ایسی کی تیسی
از رمشاء حسین

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایسی کی تیسی از رمشا حسین

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 1

چاہت ٹیرس کے پاس کھڑی چُھپ کر اُس کو سب سے ملتا دیکھ رہی تھی آج وہ پڑھائی کے سلسلے میں ملک سے باہر جا رہا تھا اِس لیے وہ اُس کے گھر آتا سب بڑوں اور اپنے کزنز سے مل رہا تھا وہ چاہتی تھی وہ ایک نظر اُس کو بھی دیکھتا مگر وہ یہ بھی جانتی تھی وہ سامنے والے شخص کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی وجہ اُس کا لاابالی ہونا تھا۔ وہ وہی کھڑی تھی جب کی اُس کی گاڑی کب سے گیٹ سے باہر نکل چُکی تھی اپنی منزل کی جانب

وہ بخت کے تخت پہ بیٹھا نایاب شہزادہ۔

اور میں دریچے سے جھانکتی ایک لڑکی عام سی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ عرصے بعد

انا

انا

اُٹھ جلدی جلدی نماز کا وقت نکلتا جارہا ہے۔بلقیس بیگم انا کے سر پہ کھڑی اُس کو جگانے لگی پر انا اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

امی میں نے سونا ہے۔انا کروٹ بدل کر بولی

اُٹھ رہی ہو یا میں گراؤں پانی کا جگ۔بلقیس بیگم نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

اُٹھ گئی پڑھ لوں گی اب میں نماز آپ جا کر دادو کو جگائے۔انابیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اُن سے بولی

مجھے صبح صبح کسی کیڑے نے نہیں کاٹا جو اُن کے پاس جا کر زلیل ہونے جاؤ۔بلقیس بیگم سر جھٹک کر بولی

اب ایسی بات بھی نہیں آپ تو بس میری دادو کے ہاتھ پیر دھو کر پیچھے پڑی ہیں۔انابیڈ سے اُٹھتی اُن سے بولی

پہلے ٹھیک سے جُملا بولنا سیکھ۔بلقیس بیگم نے طنزیہ کیا جس کو وہ نظر انداز کرتی اپنی دادو کے کمرے میں گئی۔

دادو۔انا اُن کے کمرے میں آئی تو خالی کمرے نے اُس کا استقبال کیا۔

نو۔انا خالی کمرے کو دیکھتی بڑبڑائی پھر بنا ایک منٹ کی دیر کیے وہ اُپر چھت کی جانب بھاگی جہاں وہی منظر دیکھنے کو ملا جو اُس کے تصور کیا تھا۔

شرم حیا نام کی تو اب کوئی چیز ہی نہیں رہی زمانے میں۔انا آنکھوں کو چھوٹی کیے اپنے برابر والے گھر کی چھت پہ کھڑے بزرگ کو دیکھ کر بولی جو اِشاروں کناروں میں اُس کی دادو

شیلا بیگم سے بات کر رہے تھے اور اُس کی خود کی دادی شرمانے میں مصروف تھی جب انا کی آواز آئی تو وہ دونوں بُری طرح سے گڑبڑا گئے۔

میں تو نماز پڑھنے آئی تھی۔ شیلا بیگم نے ہاتھ میں موجود جائے نماز کو سینے سے لگائے بتایا

اور میں تو ایکسر سائز کرنے آیا تھا بڑی فائدیمند ہوتی ہے انسان تندرست رہتا ہے۔ برابر والی چھت پہ کھڑے شخص جن کا نام فیضل تھا وہ یکدم اپنی صفائی میں بولے تو انا نے آنکھیں گُھمائی

ہاں ہاں میرے ماتھے پہ تو بڑا سا پاگل لفظ لکھا ہوا نہ سب سمجھتی ہوں میری نظریں آپ پہ ہوتی ہیں میں وارن کر رہی ہوں میری معصوم دادو کو اپنے جال میں پھنسانا چاہا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔ انا نے اپنی طرف سے دھمکی دی۔

ہاں اتنی تم تیسمار خان دبنگ خاتون جو میرے ہٹے کٹے دادا کو دھمکا رہی ہوں میری مانو تو اپنا راستہ ناپو پھپھو کٹنی بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دادا کا پوتا میدان میں کودا جس پہ دادا گردن تان کے کھڑے ہو گئے۔

تم مچھر دانی پہلے بات کرنا سیکھو پھپھو کٹنی نہیں ہوتا اور میں نے تمہیں کتنی بار منع کیا ہے اپنی اِن چیپ حرکتوں سے باز آجاؤ مگر تم اپنے نام کے ایک ہو ڈھیٹ۔انا تو دانیال کو دیکھ کر جل پڑی۔

ارے ارے پیارے بچوں آپس میں لڑنا اچھی بات نہیں ہوتی۔شیلا بیگم نے بات سنبھالنا چاہی۔

شیلا بے بی یہ آپ اپنی اِس نالائق پوتی کو سمجھائے۔دانیال نے فدا ہوتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

چل شریر۔شیلا بیگم تو سرخ ہی ہو گئ۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے دادو کے لیے اتنا چیپ ورڈیوز کرنے کی۔انا کمر پہ ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

میرے ہمت کی بات مت کرو اگر تم میری جانو اور جانو کے دلبر یعنی میرے دادا کی لو سٹوری کے بیچ گھسی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔دانیال نے رعب سے کہا

ابے چل آیا بڑا اپنی ہمت دیکھانے۔انا اپنی چپل اُتار کر اُس کی طرف پھینک کر بولی جو برابر والی چھت پہ تو نہیں مگر نیچے لان میں پودوں میں ضرور اٹکا تھا۔

جانو آپ کی پوتی کتنی بد تمیز ہے۔دانیال مصنوعی افسوس سے بولا

بس بیٹا کیا کہوں۔شیلا بیگم بھی خاصی مایوس ہوئی تو انا نے اپنی دادو کو گھورا

آپ میری دادی ہے اِس لیے آپ کو میری طرفداری کرنی ہے نا کہ اِس مچھر دانی کی۔انا نے اُن کا ہاتھ تھام کر جیسے یاد دھانی کروائی۔

یہ جلد میری دادی ہونے والی ہیں کیوں دادا۔دانیال فیضل صاحب کے ساتھ کندھے سے کندھا ٹکرا کر انا کو جلانے کی خاطر بولا

اللہ کے حکم سے۔فیضل صاحب کی تو مانو مرادِ پوری ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

ایک پیر قبر میں ہے اور میاں شادی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔انا زبردستی اپنی دادو کو نیچے لے جاتی طنزیہ بولی

میرے تو دونوں ہی پیر گھر کی چھت پہ ہیں۔ فیضل صاحب انا کا طنز یہ سمجھے بنا اپنے پیروں کو دیکھ کر بولے

وہ تو ہے ہی بلائینڈ ایک کیا دو پیر قبر میں ہو پر اُس کے ہم نیچے چلتے ہیں ناشتہ ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ دانیال کو اچانک بھوک ستائی تو کہا

ہاں یہ صحیح ہے چلو۔ فیضل صاحب اُس کی بات سے متفق ہوئے۔

کر آئے دیدارِ یار۔ وہ دونوں جیسے ہی ناشتے کی ٹیبل پہ آئے تو اخبار پڑھتے قدوس صاحب نے اپنے باپ فیضل صاحب سے پوچھا دانیال اپنی ہنسی کنٹرول کرتا چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

باپ سے کوئی ایسے سوال کرتا ہے ایسے بات کرتا ہے کیا زمانہ آ گیا ہے لاحول ولا قوۃ۔ فیضل صاحب اپنے بیٹے کی بات سن کر گڑبڑا تو گئے تھے مگر ظاہر نہیں ہونے دیا خود شرمندہ ہونے کے بجائے اُن کو شرمندہ کر دیا۔

www.novelsclubb.com

سن رہی ہو بیگم۔ قدوس صاحب نے اپنی بیگم شمائلہ کو متوجہ کرنا چاہا۔

فلحال تو میں بس دیکھ رہی ہو وہ بھی اپنے سیل فون میں بیسٹ ڈیزائنر جوڑے جس میں مجھے یہ جاننا ہے کونسا اپنے لیے سلیکٹ کروں کیونکہ آنے والی پارٹی میں مجھے سب سے شاندار

سب سے خوبصورت جوڑا پہن کر اُس بلقیس کو جلانا ہے۔ شائلہ بیگم پوری طرح اپنے سیل فون کی جانب متوجہ ہوتی بولی

ہاں اچھی بات ہے میں نے بھی ایک ڈیل کرنے کا سوچا ہے مسٹر شیخ سے بس وہ پراجیکٹ مجھے مل جائے پھر تو اُس سہیل کے چھکے چُھڑ جائے گے۔ قدوس صاحب نے کہا

اِن دونوں کے ہوتے ہوئے آپ کی ڈولی کبھی نہیں اُٹھے گی۔ بریڈ میں جیم لگاتا دانیال اپنے ماں باپ کے منصوبے جانتا فیضل صاحب کے کان کے پاس آکر سرگوشی نما آواز میں بولا۔

ڈولی میری نہیں میری شیلا کی نکلے گی میں تو لڑکا ہوں۔ فیضل صاحب نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔ لڑکا لفظ پہ دانیال کے گلے میں بریڈ پھنس سا گیا تھا جس کو بڑی مشکل سے اُس نے نگلا۔

www.novelsclubb.com

ڈولی نہیں تو گھوڑی تو آپ نے لیکر جانی ہے نہ۔ دانیال اُن کی بات کا اثر لیے بنا بولا۔

امی سنبھالے اپنی ساس کو پاس والے فیضل صاحب سے آنکھیں مٹکا کر کے پکڑی گئ ہیں۔انا شیلا بیگم کو ہال میں لاتی بلقیس بیگم سے بولی جہاں سہیل صاحب بھی موجود ہوتے ہیں۔

آنکھیں مٹکا نہیں آنکھ مٹکا ہوتا ہے۔ سہیل صاحب نے اُس کا جُملا درست کیا

آپ بس میری بیٹی کی اُردو ٹھیک کرنا اپنی اماں صاحب کو مت سمجھانا کے اپنی عمر کا نہیں تو خاندان کی عزت کا ہی سوچ لے۔ بلقیس بیگم کی بات پہ شیلا بیگم نے تیکھی نظروں سے اُن کو دیکھا

بہو ذرہ زبان پہ قابوں پاؤ۔ شیلا بیگم نے کچھ رعب سے کہا

میں اپنی زبان قابوں میں کرلوں پر آپ اپنی حرکتوں کو مت سنبھالیے گا ماں باپ نے شیلا نام کیا رکھ لیا آپ نے تو حرکتیں بھی شیلا والی کرلی ہے اللہ کی پناہ ہے بھئ۔ بلقیس بیگم نے جوابی وار کیا جس پہ انا ہنس پڑی۔

سہیل تیری بیوی تیری ماں کو زلیل کر رہی ہے۔ شیلا بیگم نے سہیل صاحب کو گھسیٹا

آپ سب خاتون میری سمجھ سے باہر ہیں اِس لیے اپنا معاملہ خود ہینڈل کریں مجھے آفس جانے کے لیے تیار بھی ہونا ہے۔ سہیل صاحب نے ہڑی جھنڈی دیکھائی۔

پورا زن مرید ہے۔ شیلا بیگم کا منہ بن گیا۔

میں اپنے لیے آملیٹ بنانے جا رہی ہوں آپ کیا لے گی ناشتے میں ؟انا نے شیلا بیگم سے پوچھا

زہر لا دو۔ شیلا بیگم جلے کٹے انداز میں بولی

سوری یہ دستیاب نہیں کچھ اور بتائے۔انا نے معصوم شکل بنائے بولی

تم دفع ہو جاؤ ورنہ میرے ہاتھوں دھلائی ہو گی تمہاری۔ شیلا بیگم غصہ ہوئی تو انا نے دور جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

میم آپ کا جوس۔ مناہل یونی کے لیے تیار ہوتی جیسے ہی سیڑھیاں اُتر کر نیچے آئی ملازمہ نے اُس کے سامنے جوس پیش کیا۔

واٹ دا۔ مناہل جوس کا ایک سپ لیتی گلاس کو نیچے پھینکا جس سے وہ کرچی کرچی ہو گیا پاس کھڑی ملازمہ ڈر کر کچھ قدم دور ہوئی۔

کتنے سالوں سے یہاں ہوں مگر کام کرنے کا ڈھنگ ابھی تک نہیں آیا تمہیں پتا نہیں میں جوس میں چینی کم لیتی ہوں۔ مناہل اُس کے اُپر دھاڑی تو وہ تھر تھر کانپنے لگی۔

کیا ہو گیا مائے چائلڈ؟ اسفند صاحب اُس کو اتنے غصے سے بات کرتا دیکھا تو نیچے آئے۔

ڈیڈ ہڈ حرام ہیں سب یہاں کے میرا سارا موڈ خراب کر دیا اِن ڈوٹکے کے لوگوں نے۔ مناہل نے شکایتی انداز میں بتایا تو انہوں نے ملازمہ کو جانے کا اِشارہ کیا۔

اتنا غصہ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتا گہرے سانس بھرے اور خود کو پر سکون کرے۔ اسفند صاحب نے اُس کو اپنے حصار میں لیے آرام سے سمجھانے لگے۔

مجھے یونیورسٹی جانا ہوتا ہے میرا صبح سے موڈ خراب ہو گیا ہے تو سارا دن ایسے ہی ہو گا میرا پڑھائی میں دھیان نہیں ہو گا۔ مناہل کا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔

اتنی کوئی بڑی بات نہیں کم زیادہ ہوتا رہتا ہے اِس کا مطلب یہ نہیں خود سے بڑوں کی یوں انسلٹ کی جائے۔ مناہل کی ماں صبا بیگم نے اُس کی بات سنُی تو بولی

وہ ملازمہ تھی۔ مناہل نے جتایا

وہ آپ سے بڑی تھی چاہے پھر ملازمہ ہی صحیح مگر اُن کی عزت کرنا آپ کا فرض ہے۔ صبا بیگم نے ٹوکا

واٹ ایور۔ مناہل نے آنکھیں گُھمائی۔

چھوڑو اپنی ماں کی باتوں کو آپ یونی جائے وہاں اپنے فرینڈز سے ملے گی تو موڈ فریش ہو جائے گا۔ اسفند صاحب نے پیار سے کہا

یا آئم گیٹنگ لیٹ۔ مناہل اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

فرزانہ میرا یونیورسٹی بیگ گاڑی میں رکھو۔ مناہل ملازمہ کو حکم صادر کرتی باہر کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

یہ سب آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے جس سے ہماری بیٹی اِس قدر خود سر بدلحاظ ہو گئی ہے۔ صبا بیگم نے افسوس بھرے لہجے میں اسفند صاحب سے بولی۔

ٹھیک ہو جائے گی آہستہ آہستہ۔اسفند صاحب عام انداز میں کہتے ناشتہ کرنے لگے اُن کی بات پہ صبا بیگم بس اُن کا چہرہ تکتی رہ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

دیکھ کر نہیں چل سکتے۔ مناہل تیز قدموں سے اپنے ڈپارٹمنٹ جا رہی تھی جب اُس کی ٹکر کسی لڑکے سے ہوئی تبھی غصے سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

س سوری۔ عریش اپنا چشما ٹھیک کرتا معذرت خواہ لہجے میں بولا

صرف سوری میرے سارے نوٹس بکھیر دیئے تم نے۔ مناہل ایک نظر میں اُس کا پورہ جائزہ لیتی بولی جو وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے ہوئے تھا ایک طرف کندھے پہ یونی بیگ تھا چہرے پہ ہلکی شیو اور آنکھوں میں نظر کا چشما پہنے وہ اپنی عمر سے کافی کم اور کیوٹ معلوم ہو رہا تھا مگر ایسے لوگوں سے مناہل کو سخت چڑ ہوتی تھی۔

میں اُٹھا کے دیتا ہوں۔ عریش ایک بار پھر آنکھوں میں پہنا اپنا چشما ٹھیک کرتا بولا

ہمم جلدی۔ مناہل نے ایسے کہا جیسے وہ اُس کا ملازم ہو۔

یہ لیں۔ عریش نے سارے نوٹس ترتیب سے کر کے اُس کی طرف بڑھائے

آئینہ دیکھ کر چلنا اتنا بڑا چشما پہنا ہوا ہے پھر بھی نظر نہیں آتا۔نوٹس اپنے ہاتھ میں لیتی مناہل نے اُس کو سُناڈالا جس پہ عریش کوئی جواب دینے کے بجائے اپنا سر نیچے کر گیا۔

مناہل تم یہاں کھڑی ہو ہم کب سے تمہارا ویٹ کر رہے تھے چلو۔مناہل کی فرینڈز اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیکر چلی گئ۔عریش نے پلٹ کر اُس کو جاتا دیکھنے لگا۔

عریش کیا ہوا؟دانیال اُس کے پاس کھڑا ہوتا پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں۔عریش اپنا چشما ٹھیک کرتا بولا یہ اُس کی عادت تھی بات بات پہ اپنا چشما ٹھیک کرنا۔

تو چلو کلاس شروع ہونے والی ہے۔دانیال نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اچھے سے میری تصویریں کھینچ مجھے انسٹا پہ پوسٹ کرنی ہے۔بلقیس بیگم لیٹیسٹ ڈیزائن کا جوڑا پہنتی انا سے بولی جو ہر ایک تصویر پہ ہزار منہ کے زاویئے بنا رہی تھی۔

امی اب بس بھی کر دے سیل کی کیمرہ تک اب رو رہی ہے کے بہن میری جان چھوڑ دو۔انا بالآخر بیزار ہوتی بولی

زیادہ میری اماں نہ بن میری بیوٹیفل فل تصویریں کھینچ کرتا کہ میں پوسٹ کرو پاس والی شمائلہ کو بھی تو پتا چلے بلقیس چیز کیا ہے آخر۔ بلقیس بیگم نیا پوز لیتی انا سے بولی

افففف اللہ آپ نے شمائلہ آنٹی کے چکر میں میرا یونی مس کروادیا آپ کو پتا نہیں میرا کتنا اہم لیکچر تھا۔ انا نے زچ ہوتے کہا

لیکچر سے یاد آیا میں اپنے پرسنل ڈیزائنر کے پاس جارہی ہوں مسز ملیحہ نے جو پارٹی آرگنائز کی ہے میں وہاں لیٹیسٹ کلیشن والا ڈریس پہننا چاہتی ہوں تاکہ دیکھنے والا دیکھتا اور جلنے والا جلتا رہ جائے۔ بلقیس بیگم کو اچانک یاد آیا تو کہا۔

رہنے دو یہ مقابلا بازی۔ انا نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

ایویں رہنے دو کالج کے زمانے میں بڑا اِس نے مجھے تنگ کیا ہے میری ہر چیز پہ نقص نکالا میرے نوٹس میرے اسائمنٹ تک چوری

آپ کو ڈیزائنر کے پاس جانا تھا نہ۔ بلقیس بیگم جو اپنے نادیدہ آنسو صاف کر کے اُس کو بتا رہی تھی انا نے ہزار بار سُنی تقریر کو اِس بار بیچ میں ٹوکا۔

ارے ہاں میں جاتی ہوں تم گھر کو تالہ لگا دینا اور اماں کو کہی جانے مت دینا۔ بلقیس بیگم سر پہ ہاتھ مارتی اُس کو ہدایت دینے لگی۔

جی جی اُن کو میں صندوق میں بند کر دوں گی ابھی آپ آرام سے جائے۔انا اپنے بال نوچنے کے قریب تھی۔

آتے ہوئے میں صندوق لیکر آؤں گی ہمارے گھر کہاں ہیں۔ بلقیس بیگم جاتے جاتے ہوئے کہا تو انا کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ دے مارے

یا اللہ مجھے اُٹھا لے۔انا اپنے ہاتھ کھڑے کیے اللہ سے بولی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ہوش نہ خبر ہے

یہ کیسا اثر ہے

ہوش نہ خبر ہے

یہ کیسا اثر ہے

www.novelsclubb.com

تم سے ملنے کے بعد دلبر

ہاں

تم سے ملنے کے بعد دلبر

چاہت ریڈ کلر کا فراق پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے فُل میک اپ کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں فل ویلیوم کر کے اپنی کزن عزہ کے ساتھ ڈانس کرنے میں مگن تھی ڈوپٹہ ڈانس کر کے جانے کب کا گر چُکا تھا جس سے لاپرواہ وہ اپنے آپ میں مست مگن تھی اِس بعد سے سرے سے انجان کے کوئی ٹی وی لاؤنج میں آتا سخت تاثرات سجائے اور ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

توں میرا پیار ہے

توں میرے دل کا قرار

ارے یہ میوزک کیسے بند ہو گیا؟اچانک گانا بند ہونے پہ چاہت نے عزہ سے کہا جس کے چہرے کی رنگت اُس کے پیچھے کھڑے بُراق کو دیکھ کر اُڑ گئی تھی۔

پیچھے دیکھ۔عزہ نے اُس کا رُخ موڑا تو چاہت کا زور سے دھڑک اُٹھا اُس نے سٹپٹا کر اپنا ڈوپٹہ تلاش کرنا چاہا جو فرش پہ اپنی حالت پہ رونا رو رہا تھا۔

السلام علیکم آپ کب آئے ہیں۔چاہت نے جلدی سے سلام کیا۔

جب تم بے حیائی کی ساری حدود پار کر رہی تھی۔بُراق حقارت بھری نظروں سے اُس کو دیکھتا بولا

ایکسکیوزمی؟چاہت کو بہت بُرا لگا بُراق کا یوں کہنا اور ایسی نظروں سے دیکھنا۔

www.novelsclubb.com

بُراق یار تم کب آئے سوری یار مجھے وقت لگ گیا تیار ہونے میں۔بُراق کے کچھ کہنے سے پہلے عزہ کی بڑی بہن علیزے وہاں آتی بُراق سے بولی

اٹس اوکے تم ریڈی ہو؟ بُراق ہلکی مسکراہٹ پاس کرتا بولا چاہت کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا اُس کی آنکھوں میں مرچیں سی چُبھنے لگی بُراق کا علیزے کو دیکھ کر یوں مسکرانا اُس کی برداشت سے باہر تھا۔

آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں؟ عزہ نے پوچھا

ہاں ہمیں فرینڈ کی برتھ پارٹی میں جانا ہے اور یہ تم نے کیوں اتنا میک اپ تھوپا ہے؟ علیزے عزہ کو جواب دیتی مذاق اُڑانے والے انداز میں چاہت سے بولی۔

شوق ہو رہا تھا۔ چاہت نے بتایا اُس کے جواب پہ سب کے تاثرات یکدم بدلے تھے۔

یہ وقت تو تمہاری یونی کا ہوتا ہے نہ؟ بُراق نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر پوچھا

ہاں پر میں نے لیو کی کیونکہ میری فرینڈ نے نہیں آنا تھا۔ چاہت نے بتایا

www.novelsclubb.com

تم یونی پڑھنے جاتی ہو دوستیاں نبھانے نہیں اِس لیے آئندہ ایسا نہ ہو۔ بُراق نے سخت لہجے میں کہا۔

جی۔ چاہت نے سر جھکا کر فرمانبرداری کا ثبوت دیا۔

اِس کو چھوڑو ہمیں چلنا چاہیے لیٹ ہو رہا ہے۔علیزے اُس کا ہاتھ تھام کر بولی

ہاں لیٹس گو۔بُراق کو بھی وقت کا احساس ہوا۔

ہمیں چلنا چاہیے لیٹ ہو رہا ہے۔اُن دونوں کے جانے بعد چاہت نے با قاعدہ علیزے کی نقل اُتاری تو پیچھے کھڑی عزہ نے اُس کے سر پہ چپت لگائی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 2

تمہاری بہن کو مسئلہ کیا ہے اچھا خاصا ہم ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔چاہت نے منہ بنا کر کہا

www.novelsclubb.com

اچھا خاصا بات نہیں بُراق بھائی تمہیں اچھے خاصے انداز میں ذلیل کر رہے تھے۔عزہ نے اُس کی معلومات پہ اضافہ کیا۔

ہائے اِس نادان دل کو یہ بے عزتی بھی عزت لگتی ہے۔چاہت اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتی چاہت بھرے انداز میں بولی

شرم کرو لڑکی اگر بُراق بھائی کو پتا چل گیا نہ تمہاری اِن فیلینگز کا تو حشر نشر کر دینگے۔عزہ نے کہا

ایویں حشر نشر کر دینگے دل پہ کس کا زور ہے غالب۔چاہت گول گول گھوم کر بولی۔

دل پہ زور چل جائے اگر تم چلانا چاہو تو۔عزہ کندھے اُچکا کر کہتی ڈرامہ دیکھنے لگی۔

تمہیں کسی سے پیار نہیں ہوا نہ تبھی ایسا بول رہا ہوں۔چاہت نے اُس کو گھور کر کہا

مجھے ایسی محبت کرنی بھی نہیں جس میں بندہ ہر وقت زلیل ہو۔عزہ کے مزے سے کہا

وہ زلیل نہیں کرتے اُن کو میری فکر ہے تبھی تو اتنا روڈ رویہ اختیار کرتے ہیں۔چاہت خوشفہمی کا شکار ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں علیزے اور بُراق بھائی کے درمیان کوئی چکر وغیرہ کا احساس نہیں ہوتا؟عزہ نے کچھ سوچ کر کہا

نہیں ہوتا ہاں پر یہ ضرور ہوتا ہے احساس کے وہ علیزے کو اپنی جڑواں بہن سمجھتے ہیں۔چاہت شرارت بھرے لہجے میں کہتی سیڑھیوں کی جانب بھاگی۔

توبہ ہے۔عزہ اُس کی بات پہ جھرجھری لینے لگی۔

چاچا جان چاہت پہ سختی کیوں نہیں کرتے؟گاڑی ڈرائیو کرتے بُراق نے علیزے سے پوچھا جو محبت بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی مگر چاہت کے نام پہ اُس کی شکل کے زاویئے ایسے بن گئے جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو۔

لاڈلی اکلوتی ہے اولاد ہے تبھی۔علیزے نے بتایا

جو بھی پر ان کو چاہیے چاہت پہ توجہ دے دیکھا نہیں تم نے ٹی وی لاؤنج میں کیسے عزہ اور چاہت ڈانس کر رہے تھے ایسے میں کوئی باہر والا آجاتا تو کیا سمجھتا۔بُراق نے کہا

عزہ کو بھی یہ ور غلاتی ہے اور چھوڑو چاہت کو اُس کا ہمارے درمیان کیا ذکر۔علیزے نے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تو بُراق خاموش ہو گیا۔

یاسمین تجھے پکا یقین ہے شائلہ یہی ڈریس پہننے والی ہے کل شام کی پارٹی میں ؟بلقیس بیگم سیل فون پہ تصویر کو دیکھتی پاس بیٹھی سموسہ چاٹ کھاتی یاسمین سے بولی جو پاس والے گھر میں کام کرتی تھی۔

سو فیصد یقین ہے باجی انہوں نے آج بڑی احتیاط اور اپنی نگرانی میں یہ جوڑا استری کروایا ہے بتا رہی تھی بڑا مہنگا ہے تیس سے چالیس ہزار کا۔یاسمین نے آنکھوں کو بڑا کیے بتانے لگی۔

کوئی نہیں تیس چالیس کا دو ہزار کا ہو گا اور آج کیوں استری کروادیا۔بلقیس بیگم سیل فون کو رکھتی منہ بنا کر بولی

باجی اب ایسی بھی بات نہیں یہ بات تو آپ کو بھی پتا ہے وہ برینڈڈ کپڑے پہنتی ہیں۔یاسمین نے کہا

www.novelsclubb.com

برینڈڈ پہننے کے باوجود بھی کسی باندری سے مشابہت رکھتی ہے۔بلقیس بیگم مذاق اُڑانے والے انداز میں بولی

آپ یہ بتائے کرنے کیا والی ہے کہی خود کا جوڑا بھی تو ایسا نہیں بنوانی والی؟ میگزین ہاتھ میں پکڑے آتی انا نے متجسس لہجے میں پوچھا

ہٹ پڑے کیا توں نے اپنی ماں کا اسٹینڈر اتنا لو سمجھا ہے جو وہ اُس شمائلہ کی کاپی کرے گی۔ بلقیس بیگم تو انا کی بات پہ تپ اُٹھی۔

پھر کرنے کیا والی ہیں؟ انا نے بیزار سی شکل بنائی۔

کل شام کو پارٹی میں چلوں گی نہ خود دیکھ لینا۔ بلقیس بیگم پُراسرار لہجے میں بولی تو انا کندھے اُچکاتی میگزین پڑھنے لگی۔

اچھا سنو انا۔ بلقیس بیگم نے اچانک اُس کا نام لیا

سُنائیں۔ انا اُن کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تم نے اچھی سی بیوٹیشن کو تو بلوایا ہے نہ کل اُس کو بتا دینا مجھے بہت اچھا سا تیار کرے تاکہ میں ینگ لگوں۔ بلقیس بیگم گردن تان کر بولی۔

بیوٹیشن میک اپ کرتی ہیں آبِ حیات نہیں پِلاتی جو آپ ینگ دیکھنے لگے گی۔انااُن کی بات پہ طنزیہ بول کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

غیروں سے کیا شکایت جب اپنی بیٹی میرے حُسن سے جل رہی ہے۔بلقیس بیگم افسوس بھرے لہجے میں کہتی فون کی جانب متوجہ ہو گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج اُن کی ٹیسٹ کا دن تھا پروفیسر آکر سب کو اُن کی سیٹ پہ اُن کا لکھا گیا ٹیسٹ رکھنے لگے تو دانیال نے جلدی سے اپنا ٹیسٹ پکڑا اور مارکس چیک کی۔

سو میں سے چالیس۔دانیال کا منہ حیرت سے کھل گیا جب کی عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا ٹیسٹ کا رزلٹ دیکھنے لگا تو اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تجھے بڑی ہنسی آرہی ہے۔دانیال نے پاس بیٹھے عریش کو گھورا تو اُس نے اپنا ٹیسٹ دانیال کے سامنے کیا جہاں ۱۰۰ میں سے ۹۰ مارکس تھی۔

او تیری تجھے کیا فیوچر میں الرازی بو علی سینا یعقوب الکندی اب رُشد بننا ہے کیا؟ دانیال کا تو منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اپنے اتنے کم مارکس اور عریش کے اتنے پورے مارکس دیکھ کر مگر جب انا کی آواز اُس نے سُنی تو اُس کا دل کیا بھنگڑا ڈالے۔

سر میرا ٹیسٹ تو بلکل ٹھیک تھا پھر تیس مارکس کیوں۔انا اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی پریشانی سے بولی۔

مس انا آپ نے سارے جوابات غلط لکھے تھے۔پروفیسر اعجاز نے کہا

نو سر آپ ایگین چیک کرے بلکل درست فارمولے ہیں اور درست جوابات۔انا اپنی بات پہ ڈٹی رہی۔

پہلے آپ عریش اور مناہل کا ٹیسٹ چیک کرے پھر آپ کو پتا لگ جائے گا آپ سے کہاں اور کونسی غلطی ہوئی ہے۔پروفیسر اعجاز نے کہا تو وہ جھٹ سے اپنی سیٹ سے اُٹھتی دوسری روپہ بیٹھی مناہل کے پاس آئی جس کے چہرے پہ عجیب سی چمک تھی۔

۱۰۰ میں سے ۹۵ مارکس۔انا کے چہرے کی رنگت اُڑ گی اُس کے اتنے مارکس دیکھ کر۔

مارکس نہیں جوابات دیکھے کے اُنہوں نے کس سوال کا کیا جواب دیا ہے اور آپ نے کیا جواب دیا ہے۔پروفیسر اعجاز نے کہا تو انا نے ویسا ہی کرنے لگی۔

عریش تیرے پانچ مارکس مناہل کو کیسے آ گئے وہ تیری طرح ہوشیار تو نہیں اِس سبجیکٹ میں۔دانیال مناہل کا رزلٹ جان کر خاموش بیٹھے عریش سے بولا۔

انہوں نے اچھی تیاری کی ہو گی۔عریش عام انداز میں بولا پر جانے کیوں دانیال کو یقین نہیں آیا۔

میرے نمبرز غلط تھے۔انا اپنی غلطیاں پہنچاتی لب کچلنے لگی۔

بلکل اب آپ بیٹھے تاکہ میں کلاس شروع کروں۔پروفیسر اعجاز نے کہا تو وہ لٹکی شکل بنائے اپنی جگہ پہ بیٹھی۔

تیس مارکس بہت ہیں مجھے دیکھو میرے ٹیسٹ پہ بڑا سا فعل لکھا ہوا ہے مگر میں پھر بھی رلیکس ہوں۔چاہت نے ببل چھباتے انا سے کہا تو اُس نے چاہت کو گھورا جس کے چہرے پہ کوئی پریشانی نہیں تھی۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ عریش نے پروفیسر سے چوری دانیال کو اپنے ٹیسٹ کی پیکچر لیکر دیکھا تو اپنی عینک ٹھیک کرتا پوچھنے لگا۔

اُس جل ککڑی کو سینڈ کرنے والا ہوں پورے دس مارکس اُس سے آگے لیے ہیں دس مارکس۔ دانیال فخریہ انداز میں بتانے لگا جیسے یونی میں ٹاپ کیا ہو اُس نے۔

چھوڑو وہ پہلے ہی مایوس ہے۔ عریش نے اُس کو روکنا چاہا

اُس کی مایوسی کی ایسی کی تیسی۔ دانیال دانت پہ دانت جماتا بول کر پکچر انا کے نمبر پہ سینڈ کر دی۔

دوسری طرف انا نے وہ تصویر دیکھی تو اُس کو دوسرا صدمہ لگ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

لِسن عریش رائٹ۔ کلاس ختم ہونے کے بعد مناہل لائبریری آئی تو وہاں عریش کو اکیلا بیٹھا دیکھا تو اُس کے پاس آئی۔

جی۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

ویسے میں کسی کا شکریہ ادا تو نہیں کرتی پر تمہارا کرتی ہوں شکریہ اگر تم مجھے نہ بتاتے کے ٹیسٹ میں کون کون سے سوالات لازمی ہو گے تو میرا ٹیسٹ شاید اتنا اچھا نہ ہوتا۔ مناہل نے اُس کی جانب دیکھ کر کہا

میں نے تو بس بتایا تھا اصل محنت تو آپ کی تھی۔ عریش نے کہا

ہمم وہ تو ٹھیک پر بڑا مشکل ٹیسٹ تھا ویسے۔ مناہل جھرجھری لیکر بولی تو عریش مسکرایا۔

اوکے میں چلتی ہوں۔ مناہل اپنے فون پہ میسج دیکھتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا؟ مناہل گراؤنڈ میں آتی چاہت اور انا سے کہتی گھاس پہ بیٹھ کر اپنی بیگ سے چپس کا پاکٹ نکالنے لگی۔ جب کی اُس کے پوچھنے پہ چاہت نے انا کی طرف اِشارہ کیا جو یہاں سے وہاں ٹہلتی مسلسل کچھ بولتی جا رہی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کے میرے مارکس اُس چُھچھندر سے کم آئے ہو۔ انا اپنا ٹیسٹ ہاتھ میں لیتی دانت پیس کر بولی

وہ از چُھچھندر؟ مزے سے چپس کھاتی مناہل نے پوچھا

دانیال کی بات کر رہی ہے۔چاہت نے لقمہ دیا۔

شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر ہوا۔انا نے سامنے عریش کے ساتھ سینہ تان کر چلتے دانیال کو دیکھا تو طنزیہ کہا

دس ازمائے ٹیسٹ اور میں تم سے اول نمبر پہ آیا ہوں تم میرے سے نیچے ہو تو پلیز اپنی فیلینگز کا مجھ سے اظہار کرو دل میں مت چھپاؤ سو ہٹ ہارٹ ایکسپریس کرو۔دانیال اپنے کندھے سے بیگ اُتار تا دوسرے کندھے پہ ڈال کر زچ کرنے والے انداز میں بولا

گیٹ لاسٹ۔انا نے چیخ کر کہا تو مناہل اور چاہت نے بے ساختہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھوسی جب کی اُن سب سے برعکس عریش نے اپنی عینک ٹھیک کی۔

آہستہ یار کان کے پردے پھاڑوں گی کیا؟دانیال اپنے کان میں انگلیاں ٹھونس کر انا سے بولا

www.novelsclubb.com

سُنا نہیں تم نے میں نے کیا کہا؟انا ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولی

کوئی تو جل رہا ہے مزے مزے اوے مزے۔دانیال اُس کے گرد گھوم پھِر کر بھنگڑا ڈالتا تیز آواز میں بولا

یہ مزے مزے بول کر سیچ میں رانجھا رانجھا کر دی والے بھولے لگ رہے ہو۔انا اپنا اشتعال کنٹرول کرتی تپ کے دانیال سے بولی تو دانیال کی مسکراہٹ یکدم اُڑن چھو ہوئی۔ مناہل اور چاہت نے زوردار قہقہہ لگایا تھا مگر اِس بار بھی عریش نارمل انداز میں کھڑا اپنی عینک ٹھیک کرنے لگا۔

واٹ بھولا؟ دانیال کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

یس بھولا وہ بھی رانجھا رانجھا کر دی والا۔انا نے طنزیہ کیا۔

لگتا ہے ٹیسٹ کے کم مارکس نے دماغ پہ گہرا اثر چھوڑا ہے۔دانیال اُس کے ماتھے پہ چپت لگاتا بولا

دور رہو مجھ سے کمینے انسان۔انا نے زور سے اُس کو دھکا دیا تو چاہت اور مناہل اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اوو مس خوشفہمی کی دُکان تمہارے پاس آنا کون چاہتا ہے۔دانیال نے گھور کر کہا

گوٹو ہیل۔انا دانت پیس کر کہتی اپنا بیگ اُٹھا کر وہاں سے جانے لگی۔

یوٹو۔دانیال نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

کیفے چلے۔عریش نے پوچھا

ہاں چلو۔دانیال نے فورن سے کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیاہو گیاجو تمہاری مارکس اِس بار کم آئی تواُس میں اتناہائپر ہونے والی کیابات تھی؟گھر آکر چاہت نے پانی کاگلاس انا کی جانب بڑھاکر کہایونی ختم ہونے کے بعد چاہت اُس کواپنے گھر لائی تھی۔

تمہیں نہیں پتاچاہت اب وہ مجھے بار بار چڑائے گا۔انانے کہا

دفع کرواُسے یہ بتاؤشام والی پارٹی کی تیاری کسی ہے۔چاہت نے متجسس لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

میری توٹھیک ہے مگرامی جانے کیاکرنے والی ہیں؟انا پانی کاگلاس خالی کرتی بولی

ہائے کاش میں بھی اُس کالونی میں ہوتی توہم بھی انوائٹڈ ہوتے پھر میں دیکھتی کیاہوتاہے وہاں۔چاہت حسرت بھرے لہجے میں بولی

میرے ساتھ چلوا گر تمہارا دل ہے تو۔انا نے کہا

نہیں میں نے ویسے ہی کہا۔چاہت کھسیانی سی ہوئی۔

سُنا ہے تمہارا لنڈن والا کزن آیا ہے؟انا کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

پاکستان کا ہے پڑھنے کی وجہ سے لنڈن گئے تھے اب واپس آ گئے ہیں۔چاہت نے مسکرا کر بتایا

نام کیا ہے اُس کا؟انا نے دماغ پہ زور دیا مگر اُس کو نام یاد نہیں آیا تو پوچھا

بُراق نام ہیں سچی بہت ہینڈسم ہو گئے ہیں پہلے سے زیادہ۔چاہت نے پر جوش لہجے میں بتایا۔

اُس کو پتا ہے تمہاری پسندیدگی کا؟انا نے پوچھا

www.novelsclubb.com

ابھی تک تو بس میں جانتی ہوں جب وقت آ گیا تو اظہارِ محبت بھی ہو جائے گا۔چاہت کھوئے انداز میں کہتی بیڈ پہ لیٹ گئی۔

سوچ لوایسا نہ ہو کہی کوئی اور نہ اُس کو اُڑا کر لے جائے۔انا اُس کے ساتھ لیٹ کر شریر لہجے میں بولی تو چاہت نے پاس پڑا تکیہ اُس کو مارا

❤❤❤❤❤❤❤

عریش اپنے گھر آیا تو ہمیشہ کی طرح اپنے ماں باپ کو ایک دوسرے سے لڑتا دیکھا تو ایک اُداس بھری مسکراہٹ نے اُس کے چہرے پہ بسیرا کیا۔

تم سے شادی کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔اُجالا بیگم غصے سے اپنے شوہر اشرف سے بولی۔

غلطی تمہاری نہیں میری تھی جو میں نے تم جیسی خرافات دماغ والی عورت سے شادی کی جس نے مجھے ایک پل کا سکون بھی نہیں دیا میرا تو دل چاہتا تھا تم طلاق دے کر رخصت کروں مگر اپنے بیٹے کی وجہ سے تمہیں برداشت کرتا گیا۔اشرف صاحب اونچے آواز میں اُس پہ برس پڑے۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُن دونوں کو نظر انداز کر کے اپنے کمرے میں جانے لگا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے ساتھ کے لیے مری جا رہی ہوں ارے میں تم جیسے مرد کے ساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی جو بد کردار حد سے بڑھ کر کم ظرف اور گھٹیاں ہے۔اُجالا بیگم نے اُن کے چہرے پہ تھوک کر کہا۔

اپنے کمرے کے دروازے کے پاس آتے عریش نے اُن کے یہ جُملے باخوبی سُن لیے تھے وہ کمرے میں آتا کمرے کا دروازہ لاک کرنے لگا مگر اب بھی اُس کو اپنی ماں کی چیخوں کی آوازیں آ رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا اب اُس کا باپ جانوروں کی طرح اُس کی ماں کو پیٹ رہا ہو گا عریش اپنا بیگ بیڈ پہ پھینک کر واشروم کی جانب جا کر شاور آن کر دیا پھر خود اُس کے نیچے کھڑا ہو گیا تاکہ کچھ پل کے لیے ہی اُس کو سکون میسر ہو۔

میرے ساتھ کیوں؟ عریش اپنی عینک اُتارتا بڑبڑایا ضبط سے اُس کی آنکھیں سرخ ہو گئ تھی۔

www.novelsclubb.com

کہنے کو تو اشرف صاحب اور اُجالا بیگم کی شادی لو میرج تھی مگر شادی کے کچھ عرصے میں ہی وہ ایک دوسرے سے اکتا گئے تھے روز اُن کے درمیان لڑائی ہوتی پھر بات آگے جا کر چلتی مار پیٹ تک جا پہنچی جو عریش بچپن سے دیکھتا آ رہا تھا جس نے اُس کے دماغ پہ کافی گہرا

اثر چھوڑا تھا وہ اپنی اسکول لائیف میں بھی عام بچوں کی طرح نہیں تھا خاموش خاموش سا رہنے والا تھا اُس کی اپنی شخصیت کہی کھو سی گئی تھی رشتے میں بس اُس کے ماں باپ تھے جن کو اپنے کاموں سے فرصت نہیں ملتی تھی اُس کو ملازمہ کے حوالے کرتے وہ اپنی زندگی میں مگن تھے۔ جس سے بچپن میں عریش کی کئی زیادہ حسرتیں اپنے آپ دم توڑ چکی تھی۔

جیسے اُس کے فرسٹ پوزیشن آنے پہ اُس کے ماں باپ خوش ہو ہر سال اُس کی سالگرہ منائی جائے اُس کو پارک گھمانے لے جایا جائے ویکشنس اپنے ماں باپ کے ساتھ گزارنا وہ تو اسکول میں پرینٹس ڈے بھی دوسروں کے والدین کو دیکھ کر بس اُداس ہوتا کیونکہ اُس کے اپنے ماں باپ نہیں ہوتے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

موم میرے لیے کافی پلیز میرے روم میں بھیجئے گا۔ بُراق اپنے سیل فون پہ مصروف سا اپنی ماں صلحہ بیگم سے بولا

بُراق کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ لیا کرو۔ صلحہ بیگم نے شکوہ کناں لہجے میں اُس سے کہا تو بُراق سیل فون سے نظریں ہٹاتا مسکرا کر اُن کے پاس بیٹھ گیا۔

جی لے بیٹھ گیا اب بتائے کیا کوئی بات کرنی ہے آپ نے۔ بُراق اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولا

میں چاہتی ہوں اب تمہاری شادی ہو جائے ماشااللہ سے تمہارا اپنا بزنس ہے عمر بھی ہے شادی کرنے لگی۔ صلحہ بیگم اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی۔

میں ابھی شادی کے حق میں نہیں۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

کیوں حق میں نہیں میری اور تمہارے باپ کی بڑی خواہش تھی تمہاری شادی کرنے کی پر اللہ نے اُن کو مہلت نہیں دی اور وہ اِس فانی دُنیا سے کوچ کر گئے۔ صلحہ بیگم افسردہ سانس کھینچ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

امی اُداس کیوں ہوتی ہیں۔ بُراق نے اُن کو اپنے ساتھ لگایا۔

پھر کیا میں تمہاری لیے لڑکی دیکھوں مجھے چاہت

امی پلیز۔ صلحہ بیگم جو چاہت کا نام لینے والی تھی بُراق نے فورن سے اُن کی بات کو ٹوک دیا

کیا تمہیں چاہت اچھی نہیں لگتی؟صلحہ بیگم نے اندازہ لگایا

جی بلکل بھی اچھی نہیں لگتی آپ کو پتا نہیں اُس کا اِس قدر بچپنا ہے اُس میں آپ کو کیا میرے لیے بس ایک وہ ملی۔ بُراق اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن سے بولا۔

ابھی چھوٹی ہے آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی۔ صلحہ بیگم نے سمجھانا چاہا

سوری ٹو سے امی پر وہ مجھے زہر لگتی ہے۔ بُراق ناگوار لہجے میں کہتا وہاں سے چلا گیا پیچھے صلحہ بیگم اُس کی ری ایکشن کے بارے میں سوچنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تمہاری جیولری تمہارا ڈریس تو بہت پیارا ہے کہاں سے لیا؟ مسز شمس نے شائلہ بیگم کو ستائش نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگی جو سلور کلر کے خوبصورت ڈریس میں ملبوس تھی ساتھ میں انہوں نے میچنگ جیولری پہن رکھی تھی جس میں وہ پارٹی میں سب سے نمایاں لگ رہی تھی۔

عروج ڈارلنگ تمہیں تو پتا ہے میرا اپنا پرسنل ڈیزائنر ہے جو صرف میرے لیے خوبصورت ڈیزائنز کے کپڑے بناتا ہے پورا پاکستان گھوم آؤں گی تو بھی تمہیں ایسا ڈریس

نہیں ملے گا اور جیولری کی بات بھی تم نے خوب کہی تمہیں کیا نہیں پتا میرا بھائی کتنا مشہور جیولر ہے۔ شمائلہ بیگم نے مغرور لہجے میں کہہ کر اپنا ڈوپٹہ گلے سے ہٹا کر سائیڈ پہ کیا جس سے اُن کا خوبصورت نیکلیسٹ واضع ہونے لگا۔

پورا پاکستان گھوم آنے کی کیا ضرورت ہے جب پارٹی میں ایسا ڈریس موجود ہے کسی اور کے پاس۔ شمائلہ بیگم کے پاس کھڑی دوسری عورت نے کہا تو شمائلہ بیگم کو کرنٹ سا لگا

میرا ڈریس پچاس ہزار کا ہے اور میرے علاوہ اتنا مہنگا ڈریس پہن ہی نہیں سکتا۔ شمائلہ بیگم فورن سے بولی۔

پچاس ہزار کا سیریسلی۔ مسز شمس اتنا کہتی اُن دھیان سامنے کی طرف کیا جہاں بلقیس بیگم آرہی تھی اور اُن کے ساتھ اُن کی ملازمہ افروز تھی جس نے سیم ڈیزائن اور سیم کلر کا ڈریس شمائلہ بیگم کی طرح پہنا تھا۔

یہ تو بلقیس کے یہاں جھاڑوں لگاتی ہے نہ اِس کے کپڑے تمہارے جیسے کیسے ؟ مسز شمس نے پر سوچ انداز میں شمائلہ بیگم سے کہا جس کے چہرے کی رنگت زلت کے احساس سے

لال ہو گئی تھی جب کی دوسری طرف بلقیس بیگم اپنی جیت پہ گردن تان کر سب سے مل رہی تھی۔

آؤاُن سے پوچھتے ہیں۔ کسی عورت نے مسز شمس سے کہاتو وہ اُن کے ساتھ جانے لگی۔

ہائے بلقیس تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ مسز شمس بلقیس بیگم سے ملتی بولی

او تھینک یو ڈیئر۔ بلقیس بیگم اِیک ادا سے اُن سے بولی

یہ تمہاری ملازمہ ہے نہ اِس نے اتنا خوبصورت اور مہنگا ڈریس کیسے پہن لیا ہے۔ مسز شمس نے حیرت سے پوچھا

مہنگا؟ بلقیس بیگم نے مصنوعی حیرت سے کہا

ہاں دیکھو شائلہ کا بھی یہی ڈریس ہے بتا رہی تھی پچاس ہزار کا ہے۔ مسز شمس نے رازدرانہ انداز میں بتایا

www.novelsclubb.com

رئیلی پچاس ہزار۔ بلقیس بیگم نے اپنی آبرو سیکڑ کر کہا جب کی شائلہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بقلیس بیگم کا حشر نشر کر دیتی جنہوں نے اُن کی ایسی کی تیسی کر دی تھی۔

افروز ذرہ بتانا کتنے میں ڈریس لیا ہے تم نے؟ بلقیس بیگم نے کچھ تیز آواز میں کہا

باجی ہمارے گھر کے پاس جو دکان ہے وہاں سے چار ہزار میں لیا۔افروز نے رٹ رٹائے انداز میں بتایا۔

واقع اتنا پیارا سوٹ صرف چار ہزار میں۔ مسز شمس اور باقی خاتوں نے افروز کو اپنے گھیرے میں لے لیا

کتنی جھوٹی ہے شائلہ چار ہزار کا جوڑا پچاس ہزار میں کر دیا۔سب عورتیں آپس میں باتیں بنانے لگی تو بلقیس بیگم اپنے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجائے شائلہ بیگم کے پاس جانے لگی جو زخمی ناگن بنی ہوئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 3

ایکسپینسو جیولری پر سنل ڈیزائنر واہ واہ لگتا ہے تمہارا پرسنل ڈیزائنر افروز کے پاس والے گھر میں رہتا ہے۔ بلقیس بیگم شائلہ بیگم کے گرد چکر لگاتی پر سوچ انداز میں بولی شائلہ بیگم جو اپنی اِتنی بے عزتی پہ بھری بیٹھی تھی انہوں نے سائیڈ سے گزرتے ویٹر کے ہاتھ سے دو کولڈ ڈرنک کے گلاس اُٹھا کر بلیقس بیگم کے چہرے پہ گرایا جس پہ ان کے میک اپ کا تو کچھ نہیں ہوا (واٹر پروف جو تھا) مگر آنکھوں میں لگائے ہوئے کاجل کا ستیاناس ضرور ہو گیا تھا جو اُن کی آنکھوں سے بہتا گالوں تک کا سفر پل بھر میں طے کر گیا تھا وہ جو پہلے جاذب اور پر وقار لگ رہی تھی اب کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

ہاہاہاہا۔ پارٹی میں موجود لوگوں کی نظریں بلقیس بیگم پہ پڑی تو سب کی ہنسی نکل گئ۔

ہیلو بھوتنی۔ شائلہ بیگم شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر اُن کو ہیلو کرنے لگی۔

تمہاری تو ایسی کی تیسی میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔ بلقیس بیگم اپنی اتنی بے عزتی پہ جوش میں آتی اُن کے بالوں کو مٹھی میں زور سے جکڑ لیا تو جو پہلے سب ہنس رہے تھے اب حیرت سے اُن کو بچوں کی طرح لڑتا دیکھ رہے تھے۔

جھنگلی عورت میرے بال چھوڑ میں نے نیو کلر کروایا ہے۔ شائلہ بیگم اپنے بال اُن کی سخت گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی چیخ کر بولی۔

توں نے ہمت کیسے کی میرا اتنا برینڈڈ میک اپ خراب کرنے کی اب بھگتو۔ بلقیس بیگم اُن کو بالوں سے پکڑ کر گول گول گھمانے لگی تو مسز شمس اور باقی عورتیں اُن کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے لگی۔

بلقیس

شائلہ کیا ہو گیا ہے چھوڑو ایک دوسرے کو۔ مسز شمس نے درمیان میں آ کر کہا

اِس کی ہمت کیسے ہوئے میرے ڈریس کی کاپی کروا کر ملازمہ کو دینے کی۔ شائلہ اپنے کرنٹ لگے بالوں کو مشکل سے سُلجھاتی چیخ پڑی

میں نے کوئی کاپی نہیں کیا تھا۔ بلقیس بیگم اپنہ بات سے مکر پڑی۔

سب پتا ہے مجھے جھوٹ مت بولوں ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی کر دوں گی۔ شائلہ بیگم نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

ایویں بوٹی بوٹی کر دوں گی میں تمہارے ہاتھ پیر نہ توڑ دوں۔ بلقیس بیگم کو اُن کی بات سن کر پتنگے ہی لگ گئے۔

تمہاری تو۔ شمائلہ بیگم اُن کی بات پہ فورن سے حملا کرنے کے لیے بھاگی مگر سب عورتوں نے مل کر دونوں کو ایک دوسرے سے دور کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

امی والوں کو تو اِس وقت آجانا چاہیے تھا۔ انا نے پر سوچ انداز میں شیلا بیگم سے کہا جو اپنے ناخن کو نین پالش لگا رہی تھی تھی تو وہ ستر سال کی مگر خود کو بہت چست رکھا کرتی تھی۔

ضرور مہابارات شروع کی ہو گی۔ شیلا بیگم نے دور کی کوڑی پھینکی۔

ویسے یہ دونوں آپس میں اتنا لڑتی کیوں ہیں کیوں یہ چاہتی ہیں کے ایک دوسرے سے اعلیٰ لگے۔ انا نے رازدانہ انداز میں شیلا بیگم سے پوچھا۔

کالج لائیف میں اِن کو اپنے کالج کا سب سے خوبصورت لڑکا پسند آگیا تھا جو کی شمائلہ کا فرسٹ کزن تھا پر اِن کو گھاس نہیں ڈالتا تو یہ دونوں اُس کو پٹانے کے چکر میں جتن کرتی

رہی وہ تو خیر دونوں میں سے کسی کو نہیں ملا مگر یہ دونوں ایک دوسرے کی جانی دشمن ضرور بن گئ۔شیلا بیگم نے بتایا

ہاں امی ایسی لگتی تو نہیں۔انا کو منہ کھل گیا اُن کی بات سن کر۔

بیٹا چہرے پہ نہیں لکھا ہوتا انسان کے اندر کا حال تمہاری ماں جوانی میں ایسے ہی تھی نظر باز۔آخری بات شیلا بیگم نے آہستہ سے کی۔

خیر وہ تو جوانی میں تھی آپ اپنے بارے میں کیا کہے گی؟انا نے تیز نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا تو وہ سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی تو اُن کی نظر بلقیس بیگم پہ پڑی تو چیخ پڑی

بھوت

بھوت۔

www.novelsclubb.com

انا نے بھوت لفظ سُنا تو اپنے پیر صوفے کے اُپر رکھ کر پیر سمٹ کر بیٹھ گئ۔

کیا اکہاں ہیں بھوت۔بلقیس بیگم جو غصے سے آرہی تھی شیلا بیگم کی چیخ پر انا کے پاس جڑ کر بیٹھ گئ انا کی نظر اُن کے چہرے پہ گئ تو اُس کی چیخ نے پورا گھر ہلا دیا۔

آآآآآ

کون آپ۔انانے ہکلاہٹ سے کہا

انارانی مجھے تواِس آواز تیری ماں جیسی لگتی ہے۔شیلا بیگم بلقیس بیگم سے فاصلہ اختیار کرتی بولی

امی نے تو آج ڈریس بھی یہی پہننا تھا جواِس بھوتنی نے پہنا ہے۔انااُٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی مگراُٹھ نہیں پائی کیونکہ بلقیس بیگم اُس کے ہاتھ کے اُپر بیٹھ گئی تھی۔

کمبخت میں تیری ماں ہوں شرم نہیں آتی ماں کو بھوتی کہتے ہوئے۔بلقیس بیگم اُس کے گال پہ تھپڑ مار کر بولی تواانانے ہونٹ باہر کر کے رونے جیسی شکل بنائی۔

آپ کے چہرے پہ یہ کالا کالا کیا لگا ہوا ہے۔انانے آنکھیں پٹپٹا کر کہا

www.novelsclubb.com

شمائلہ چڑیل نے کیا ہے یہ سب میں اُس کو چھوڑوں گی نہیں بس ایک بار ہاتھ آجائے میرے۔بلقیس بیگم طیش کے عالم میں چلا کر بولی تواناور شیلا بیگم نے نے ساختہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا۔

اچھا اب اُٹھے تو پتا نہیں میرے ہاتھ کی کتنی ہڈیاں فوت ہو گئی ہو گی۔انا نے اُن کو احساس دلایا کے وہ کہاں بیٹھی ہیں۔

جی آپ کون ؟اور کس سے ملنا ہے۔شمائلہ بیگم تن فن کرتی سیدھا اپنے کمرے میں جانے والی تھی جب دانیال اُن کے راستے میں حائل ہوتا ہوا بولا۔

میں تھاری ماں تینوں نظر نہیں آرہا۔شمائلہ بیگم اُس کی کمر پہ ایک جہانپر رسید کرتی لاؤنج کی جانب بڑھی۔

میری ماں بن کر تو ایشوریا رائے گئی تھی یہ راستے میں چڑیل کیسے بن گئی۔دانیال بالوں میں ہاتھ ڈالتا پر سوچ انداز میں خود سے سوال کرنے لگا۔

بھو میرا دل نازک ہے ایسے میرے سامنے مت آیا کرو ہارٹ آٹیک بھی آسکتا ہے۔شمائلہ بیگم لاؤنج میں جیسے ہی بیٹھی ٹی وی دیکھتے فیضل صاحب نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر سہمی آواز میں کہا

اباجی میرا دماغ پہلے ہی گُھما ہوا ہے اِس لیے مجھ سے ایسے بات مت کرے۔ شائلہ نے تپ کے کہا

اچھا امی سُنے تو کہی آپ نے اپنے بال نیہا ککڑ سے ایکسچینج تو نہیں کروائے؟ دانیال لاؤنج میں آتا متجسس لہجے میں اُن سے پوچھنے لگا۔

دانی میں بتا رہی ہو چھترول ہو جائے گی تیری میرے ہاتھوں۔ شائلہ بیگم نے سر پہ ڈوپٹہ ڈال کر کہا

میں تو بس ایک سوال پوچھ رہا تھا کیوں دادا جان۔ دانیال فیضل صاحب کے ساتھ بیٹھ کر کندھے اُچکا کر کہا

اِس بلقیس کو تو میں چھوڑوں گی نہیں بس ہاتھ لگا جائے ایک دفع میرے۔ شائلہ بیگم دانت کچکچا کر بولی

www.novelsclubb.com

یہ بلقیس آنٹی آپ کو کب سے اتنی پیاری ہونے لگی جو آپ اُن کو کبھی نہ چھوڑنے کا کا سوچے ہوئے ہیں۔ دانیال نے جان بوجھ کر اُن کو زچ کیا

اللہ نے ایک بیٹا دیا وہ بھی خوطہ۔ شائلہ بیگم اُس کی بات سن کر تاسف سے سر ہلا کر بولی

مجھے سمجھ نہیں آتا اللہ ناقدریں ماں باپ کو اتنے قابلِ تعریف اولاد کیوں دیتا ہے۔دانیال نے افسوس بھرے لہجے میں فیضل صاحب کو دیکھ کر کہا۔

توں میرا ساتھ چلتا تو پتا چلتا اُس بلقیس نے کیا کیا میرے ساتھ۔ثمائلہ بیگم غصے سے بولی کیا کر دیا بلقیس آنٹی نے؟دانیال کے کان کھڑے ہوئے دوسری بار بلقیس نام پہ۔

بلقیس آنٹی نہیں بلقیس چڑیل بول اُس نے میرا جیسا قیمتی جوڑا اپنی اُس ملازمہ افروز کو پہنا دیا اور پارٹی میں ساتھ لا کر بولی یہ چار پانچ ہزار کا ہے۔ثمائلہ بیگم نے جلے دل کے پھپھوڑے پھوڑے۔

ہاہاہاہا سیریسلی انہوں نے ایسا کیا مزہ آگیا کاش میں آپ کے ساتھ چلتا۔دانیال اُن کی بات پہ زور سے قہقہہ لگا کر بولا تو ثمائلہ بیگم کو آگ ہی لگ گئ۔دانیال نے اُن کے تاثرات دیکھے تو فورن سے اپنے کمرے میں بھاگا۔

www.novelsclubb.com

توں نیچے آ پھر میں بتاتی ہوں۔ثمائلہ بیگم نے اُس کی پشت کو گھور کر کہا مگر دانیال اُن کی اَن سنی کرتا نو دو گیارہ ہو گیا۔

ہاہاہاہاہا

یار انا تیری ماں تو بڑی توپ چیز ہیں۔چاہت نے کال پہ انا کا ساری واقع سُنا تو اُس کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا۔

ہاں نہ یار مجھے سمجھ نہیں آتی اُن دونوں کو اِس عمر میں ایسی سوجھتی کہاں سے ہیں مطلب پارٹی میں بھی شروع ہو گئے۔انا بھی ہنس پڑی۔

پر یار اگر جیسا کے تمہاری دادی نے تمہیں اُن کی ناکام محبت کا بتایا اگر وہ دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں ملا تو پھر یہ دونوں کیوں اب تک لڑتی آ رہی ہیں بھول جائے سب کچھ۔چاہت نے کچھ حیرانگی سے کہا

یار وہ کیا کہتے ہیں پہلی محبت انسان کبھی نہیں بھول سکتا تو مجھے لگتا ہے جب امی شائلہ آنٹی کو دیکھتی ہیں تو انہیں اپنا کالج والا کرش یاد آ جاتا ہو گا اور شائلہ بیگم کو وہ اپنا کزن۔انا نے اُس کی بات کا چسکا لیکر کہا

ہاں سچ میں مزے ہے تمہارے فل انٹرٹینمنٹ سے بھرپور فیملی ہے۔چاہت نے داد دیتی نظروں سے کہا تو انا نے منہ بنایا

ایسی بھی اب کوئی بات نہیں سچی میرا دن تو بس دادی پہ نظر رکھنے پہ ہی گزر جاتا ہے کے کہی وہ پڑوس والے فیضل صاحب سے نہ ملنے چلی جائے۔انا نے منہ بگاڑ کر بتایا

اوہاں یہ تیری دادی کا کیا سین ہے۔چاہت کو اچانک خیال آیا تو پوچھ بیٹھی۔

کیا ہی کیا سین ہے ہماری خاندان میں سب نے پہلے محبت ایک سے کی پھر شادی کسی اور سے یہ پڑوس والے فیضل صاحب بھی دادی کے پُرانے چاہنے والے ہیں تب تو ظالم سماج آگیا کبھی یہ دونوں اب یہ حرکتیں کرنا چاہ رہے ہیں۔انا نے بتایا

اچھا تب ظالم سماج آگیا اب ظالم پوتی۔چاہت نے شرارت سے کہا

اور نہیں اب کیا اِس عمر میں اُن کو ایسی حرکتیں زیب دیتی ہیں۔انا نے جھرجھری لیکر کہا تو چاہت مسکرا پڑی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔مناہل نہا کر واشروم سے باہر آئی تو اپنے کمرے میں ملازمہ کو دیکھ کر سخت لہجے میں بولی

وہ بڑے صاحب نے کہا آپ کو کہوں ڈنر کب کا ریڈی ہے رات بہت ہو گئ ہے آپ کھانا کھالیں۔ ملازمہ نے ڈر کر بتایا۔

جاؤ تم اب یہاں سے آئیندہ میرے کمرے میں بنا نوک کر کے آنا۔ مناہل نے ہنوز اُسی انداز میں کہا

میں نے نوک کیا تھا۔ ملازمہ نے وضاحت کرنا چاہی۔

سُنا نہیں میں نے کیا کہا گو۔ مناہل نے کڑے چتونوں سے اُس کو گھورا تو وہ فورن سے کمرے سے باہر چلی گئ۔

اسٹوپڈ۔ مناہل بڑبڑاتی مرر کے سامنے کھڑی ہو گئ پھر اُس کو اچانک خیال آیا تو اپنا سیل فون اُٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔

عریش اسائمنٹ بنا رہا تھا جب اُس کے سیل فون پہ کال آنے لگی پہلے اُس نے نظر انداز کرنا چاہا مگر مناہل کالنگ دیکھ کر اُس نے اپنی عینک ٹھیک کی پھر کال اٹینڈ کی۔

السلام علیکم۔ عریش نے سلام کرنے میں پہل کی۔

وعلیکم السلام تم سے ایک ایک فیور چاہیے تھی۔ مناہل سیدھا اپنے مطلب کی بات پہ آئی۔

جی بتائیے۔ عریش نے کہا

مجھے اپنی فرینڈ کے برتھ پارٹی میں جانا ہے کیا تم مجھے کل کے لیے اسائمنٹ بنا کر دو گے تمہیں تو پتا ہے نہ پروفیسر جمال کتنے سخت مزاج کے ہیں اگر میں کل اسائمنٹ سمبٹ نہیں کرواؤں گی تو پورے کلاس کے سامنے مجھے بے عزت کرینگے۔ مناہل نے اپنا مسئلہ بتایا تو عریش نے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں رات کے گیارہ بج رہے تھے پھر اپنے اسائمنٹ کی طرف دیکھا جو ابھی اُن کے شروع کیا تھا اور بہت کام رہتا تھا۔

جی میں آپ کے لیے لکھ دوں گا پر کیا آپ اِس وقت پارٹی میں جائے گی؟ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا کچھ جھجھک کر پوچھنے لگا تو مناہل نے کوفت زدہ شکل بنائی۔

ظاہر ہے برتھ پارٹی اِسی وقت میں ہوتی ہے اور تھینکس اسائمنٹ کے لیے۔ مناہل نے کہا اور بنا اُس کی سُنے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

ٹوں

ٹوں

کی آواز پہ عریش نے اپنے سیل فون کی اسکرین کو دیکھا پھر اپنا اسائنمنٹ چھوڑ کر مناہل کے لیے لکھنا شروع کیا۔

دوسری طرف مناہل اپنے لیے وارڈروب سے ایک جینز پینٹ اور ریڈ کلر کی شرٹ نکالی پھر دوبارہ واشروم کی طرف بڑھی جب وہ باہر آئی تو اسفند صاحب بیڈ پہ بیٹھ کر شاید اُس کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

آپ سوئے نہیں اب تک؟ مناہل نے اُن کو اپنے کمرے میں دیکھا تو پوچھ بیٹھی

سونے والا تھا پر معلوم ہوا تم کہی جا رہی ہو۔ اسفند صاحب نے بتایا

جی میں شنزا کی طرف جا رہی ہو ہم فرینڈز نے اُس کو پارٹی دی ہے۔ مناہل نے بتایا

رات کے وقت کیوں دی بیٹا اب تمہارا اِس وقت باہر جانا مناسب نہیں۔ اسفند صاحب پریشانی سے بولے

www.novelsclubb.com

اوڈیڈ پلیز موم کی زبان مت بولے میں کوئی پہلی بار نہیں جا رہی آج سے پہلے بھی جا چکی ہوں۔ مناہل نے بیزار شکل بنائی تو اسفند صاحب خاموش ہو گئے۔

جلدی آجاناڈرائیور گارڈ دونوں تمہارے ساتھ ہو گے۔اسفند صاحب نے کہا

میں کوئی بچی تو نہیں۔ مناہل نے زچ ہو کر کہا

اگر جانا ہے تو دونوں تمہارے ساتھ ہو گے ورنہ کوئی ضرورت نہیں کہی جانے کی۔اسفند صاحب نے سخت انداز اپنایا تو مناہل خاموش ہو گی کیونکہ وہ یہ پارٹی مس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

بُراق اپنے کمرے میں موجود لیپ ٹاپ پہ آفس کا ضروری کام کر رہا تھا جب اُس کے سیل فون پہ میسج ٹون بجی اُس نے ہاتھ بڑھا کر میسج چیک کیا تو اُس کے مینجر کا تھا مگر بُراق کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے تھے جب اُس نے چاہت کو رات کے بارہ بجے آن لائن دیکھا تو اُس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ کیا اور چاہت کو کال ملائی۔

یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں؟ چاہت جو میسج پہ انا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جب اُس نے اپنے نمبر پہ بُراق کی کال کو آتا دیکھا تو غش کھاتے کھاتے بچی پھر بند ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی کال ریسیو کی۔

السلام علیکم آپ نے اِس وقت کال کی خیریت؟ چاہت نے اپنے دل کی دھڑکن کو سنبھال کر پوچھا ورنہ دل چاہ رہا تھا اوچھل کود ے ڈانس کرے۔

پہلے مجھے تم یہ بتاؤ اب تک جاگ کیوں رہی ہو؟ بُراق نے سرد لہجے میں پوچھا

جاگ تو آپ بھی رہے ہیں میں نے تو نہیں پوچھا آپ کیوں جاگ رہے ہیں؟ چاہت اُس کا سرد پن محسوس کر کے دل مسوس کر کے بولی

میں کسی ضروری کام کی وجہ سے جاگ رہا ہوں تم خود کو میرے ساتھ کمپیئر مت کرو بس اُس کا جواب دو جو پوچھا ہے۔ بُراق نے سخت لہجے میں کہا

دوست سے بات کر رہی تھی اگر یقین نہ آئے تو بتا دے میں اپنی اور اُس کی چیٹ کا اسکرین شاٹ سینڈ کر دوں گی۔ چاہت نے تکیہ گود میں رکھ کر بتایا

www.novelsclubb.com

اتنا فضول وقت نہیں میرے پاس جو تمہاری اور تمہاری دوست کی چیٹ کے اسکرین شاٹس دیکھتا رہا ہوں اب چپ چاپ اپنا فون سائیڈ پہ کر کے سو جاؤ پتا نہیں کونسی باتیں ہیں تم لوگوں کی جو رات کے اِس وقت بھی ختم ہونے کو نہیں آ رہی۔ بُراق نے اچھا خاصا سُنا ڈالا

وہ نہ مجھے بتا

مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں بس جو کہا ہے اُس پہ عمل کرو۔چاہت جو پر جوش انداز میں اُس کو سب کچھ بتانے والی تھی بُراق کے اپنی بات کاٹنے پہ اُس کا موڈ خراب ہو گیا جس سے بے نیاز بُراق اپنی بات کرتا کال کٹ کر گیا تھا۔

میں آپ کی کنیز جو ٹھیری۔بند ہوتی کال پہ دل مسوس کرتی چاہت بڑبڑائی

حکم تو ایسے کر رہے تھے جیسے میرے پاس اور کوئی کام نہیں سوائے اِس کے کہ میں اُن کے حکم کی پیروی کروں۔چاہت فون بند کرتی بیڈ پہ لیٹ کر جلے کٹے انداز میں بڑبڑانے لگی۔

بھلا یہ کیا بات ہوئی کہنے کی جو انہوں نے کہا پتا نہیں کونسی باتیں ہیں تم لوگوں کی جو رات کے بارہ بجے تک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی جب انہوں مجھ سے یہ کہا ضروری کام کر رہا ہوں تب میں نے تو اُن کو یہ نہیں کہا ایسا کونسا ضروری کام ہے جو رات کے بارہ بجے تک ختم نہیں ہو رہا پتا نہیں کیا مسئلہ ہے سب کو مجھ سے۔چاہت کروٹ بدلتے ہنوز بڑبڑانے میں مگن تھی۔

دوسری طرف بُراق نے اُس کو آفلائن ہوتا دیکھا تو خود بھی اپنا کام ختم کرتا بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹ گیا پر اُس نے جیسے ہی آنکھوں کو بند کیا تو کانوں میں اپنی ماں کے جُملے گونجنے لگے تو اُس کے چہرے کے تاثرات تن گئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤

السلام علیکم۔ صبح عریش ناشتے کی ٹیبل پہ آیا تو اُجالا بیگم اور اشرف صاحب کو سکون سے بیٹھ کر ناشتہ کرتا دیکھ کر اپنی حیرت پہ قابو پائے سلام کیا۔

وعلیکم السلام آج کافی لیٹ اُٹھے ہو یونی نہیں جانا کیا؟ اُجالا بیگم نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا

جانا ہے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا مختصر جواب دینے لگا۔

تمہیں میں نے کتنی دفع کہا ہے لینز یوز کیا کرو یہ چشمہ پہننا ٹھیک نہیں۔ اشرف صاحب نے کہا

میرے لیے یہی ٹھیک ہے۔ عریش نے سنجیدگی سے ناشتہ کرکے کہا

اشرف بلکل ٹھیک بول رہا ہے تمہیں لینزیوز کرنے چاہیے لوگ طنزیہ کرتے ہیں کے ہمارا ایک بیٹا ہے جو خوبصورت تو ہے مگر وہ ہر وقت احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے بات بات پہ اپنی عینک ٹھیک کرتا ہے کانفڈنٹ تو بلکل نہیں۔اُجالا بیگم کی بات پہ اُس کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

آپ کو میرے وجود سے اتنی شرمندگی ہوتی ہے تو مجھے جنم کیوں دیا تھا بچپن میں جب آپ سے کوئی فرینڈ ملنے آتی تو سب سے پہلے آپ مجھے کمرے میں لاک کرتی تھی کے کہیں آپ کی فرینڈز آپ کا مذاق نہ اُڑائے کے آپ ایک بیٹے کی ماں ہیں آپ کو یہ ڈر لگتا تھا کے کہی کوئی آپ کو بڑی عمر کا نہ سمجھ لے اور رہی بات احساس کمتری کو تو یہ سوال آپ لوگ خود سے پوچھے میں کیوں ہوں ایسا؟ لڑکا ہو یا لڑکی اُس کو کانفڈنٹ اپنے والدین سے ملتا ہے جب وہ ہر وقت اپنے بچوں کو سپورٹ کرتے ہیں اپنے ہونے کا احساس دلاتے ہیں کیا آپ دونوں میں سے کسی نے مجھے یہ احساس کروایا۔ عریش اپنی جگہ سے اُٹھتا اُن دونوں سے بولا تو وہ اشرف صاحب اور اُجالا بیگم اپنی جگہ شرمندہ سے ہو گئے تھے جس سے اب عریش کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ بس کچھ منٹس کے لیے ہیں تبھی وہ ایک نظر اُن دونوں پہ ڈال کر یونی کے لیے نکل گیا

www.novelsclubb.com

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اگر تم اپنی سوشل ایکویٹیز کو بند کر کے اپنے بیٹے پہ توجہ دیتی تو وہ یوں آج ہمیں باتیں ناسنا کر جاتا۔اشرف صاحب نے سارا ملبہ اُجالا بیگم کے سر پہ ڈالا تو وہ تپ اُٹھی۔

اگر اپنے بیٹے کی باتیں اتنی لگ رہی ہیں تو خود کیوں توجہ نہ دی باہر منہ ماری کرنے سے اچھا تھا اپنے اکلوتے بیٹے پہ دھیاد یتے۔اُجالا بیگم نے حساب بے باک کیا۔

تم جاہل سے بات کرنا ہی فضول ہے۔اشرف صاحب طنزیہ لہجے میں کہہ کر اٹھ کر اپنا کوٹ اُٹھا کر پہننے لگے

خود تو جیسے تم کوئی ترحم خان ہو۔اُجالا بیگم نے اُن کو گھور کر کہا۔

پہلے نام ٹھیک سے لینا سیکھو پھر بات کرنا۔اشرف صاحب اُن پہ ایک میٹھا سا طنز یہ پھینک کر چلے گئے تو وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 4

تمہارا موڈ کیوں آف ہے؟انا نے چاہت کو خاموش دیکھا تو پوچھ لیا۔

کل بُراق نے مجھے کال کی تھی۔چاہت نے بتایا

واہ کس لیے کیا بات ہوئی دونوں کے درمیان۔انا پر جوش ہوئی

زلیل کرنے کے لیے فون کیا تھا یہ باتیں ہوئی کے اب تک میں کیوں جاگ رہی ہوں۔چاہت نے منہ بسور کر بتایا

تم جاگو یا سو یہ اُس کا تو سر درد نہیں۔انا نے منہ چڑھایا

ہاں نہ۔چاہت نے فورن سے کہا

اچھا چلو اُٹھو کلاس میں چلتے ہیں۔انا سیڑھیوں سے اُٹھتی ہاتھ جھاڑ کر بولی تو چاہت بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

پڑھائی کرنا تو آتی نہیں بس یہ فٹبال گیم ہی آتا ہے۔انا نے گراؤنڈ میں فٹبال کھیلتے لڑکوں کے ساتھ دانیال اور عریش کو دیکھا تو طنزیہ کہا

کون عریش نہیں تو وہ تو بہت ہوشیار ہے پڑھائی میں۔چاہت کی نظر دانیال پہ نہیں پڑی تھی تبھی کہا

ارے میں اُس کی نہیں مچھر دانی کی بات کر رہی ہو۔انا نے اُس کی عقل پہ جیسے ماتم کیا۔ تبھی فٹبال کھیلتے دانیال کی نظر انا پہ پڑی تو اُس کو شیطانی کیڑے نے کاٹا کسی کی نظریں خود پہ نا پا کر اُس نے بال انا کی طرف پھینکا جو نیچے جھکنے کے سبب انا کو تو نہیں بلکہ انا کی جگہ کھڑی ہوتی چاہت کے سر پہ ٹھاہ سے لگا تھا۔

او تیری۔دانیال نے لبوں دانتوں تلے دبائے۔

میرا سر۔چاہت اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھتی دھڑام سے نیچے گری۔انا نے چونک کر اپنے سامنے بال پھر چاہت کو دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی

اندھے انسان یہ کیا کر دیا۔انا نے تیز آواز میں کہا تو سب آس پاس کھڑے اسٹوڈنٹس جمع ہونے لگے۔

کیا یہاں کھیل تماشا ہو رہا ہے بھاگو اپنے کلاس کی جانب۔دانیال سب پہ ایک سخت نظر ڈال کر بولا تو آہستہ آہستہ سب لوگ چاہت کو نظر انداز کیے چلتے بنے۔

چاہت

چاہت کیا ہوا ہوش میں آؤ۔انا پریشانی سے اُس کے گال تھپتھپا کر بولی

بالٹی پانی کی گراؤ خود بخود ہوش آجائے گا۔دانیال کان کی لو کُھجاتے بولا۔

بکو مت۔انا نے چیخ کر کہا

کوئی ٹرک نہیں گرا چھوٹا سا بال تھا بس اِس لیے اوور ی ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔دانیال آس پاس دیکھتا اُس سے بولا

زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں اور اگر میری دوست کو کچھ ہوا نہ تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں گی۔انا ایک نظر چاہت پہ ڈال کر دھمکی آمیز لہجے میں دانیال سے بولی

پہلے اپنا وزن اُٹھالوں پھر مجھے زمین میں گاڑھنے کے منصوبے بنانا اور کچھ نہیں ہوا تمہاری دوست کو۔دانیال بیزار شکل بنائے بولا

www.novelsclubb.com

وہ تو تب پتا چلے گا جب چاہت کو ہوش آئے گا پھر دیکھنا میں کرتی کیا ہو۔انا نے گھور کر کہا

ہاں ہاں دیکھ لینا بڑی آئی تم ترحم خان۔دانیال نے اُس کی بات ہوا میں اُڑائی۔

انہیں ہوش آرہا ہے۔عریش نے اپنی عینک ٹھیک کر کے اُن کی توجہ چاہت کی جانب کروائی۔

ہائے چاہت تمہیں ہوش آگیا کیسی ہو۔انا فورن سے اُس کی طرف لپکی تو چاہت آنکھیں جھپک جھپک کر کبھی اُس کو تو کبھی دانیال تو کبھی عریش کو دیکھتی۔

میں کہاں ہوں؟ چاہت نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا

تم مریخ میں ہو۔دانیال اُس کے سوال پہ تپ اُٹھا جب کی اُس کے جواب پہ انا نے اُس کو گھورا تو دانیال نے تگڑی گھوری سے اُس کو نوازا

چاہت کہی تمہاری یاداشت تو نہیں چلی گئ۔انا فکر مند ہوئی۔

تم مجھے دیکھی دیکھی ہوئی سی لگ رہی ہو۔چاہت نے غور سے انا کا چہرہ دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

مبارکاں یاداشت واپس آرہی ہے۔دانیال تالیاں بجاتا مصنوعی پر جوش انداز میں بولا تو عریش کی ہنسی نکل گئ جس پہ انا دانیال کو گھورنے کے بجائے حیرت سے عریش کو دیکھنے لگی۔

تم ہنستے بھی ہو حیرت ہے۔انا نے تعجب بھری نظروں سے عریش کو دیکھ کر کہا تو عریش ہنسنا بند کرتا سنجیدگی سے کھڑا ہو گیا

اِس میں حیرت کی کیا بات ہے جنوں کی طرح قہقہہ لگانا کیا صرف تمہارا کام ہے۔دانیال انا کی بات پہ بولا

تم میرے منہ مت لگو سمجھے۔انا نے اُس کو وارن کیا۔

تمہارے منہ لگنے سے پہلے میں خودکشی نہ کرلوں۔دانیال (بھانسی چڑھنے کی) اداکاری کرتا بولا

تم چلو دانیال کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔عریش نے اُن کی بحث کو بڑھتا دیکھا تو کہا

ہاں ہاں لیکر جاؤ اِس کو ٹاپر جو ہے پوری یونیورسٹی کا اگر ایک دن کلاس میں لیٹ گیا تھا پروفیسر پریشانی سے نڈھال ہو جائے گا۔انا منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی دانیال جوابی کروائی کرتا اُس سے پہلے عریش نے زبردستی اُس کو اپنا ساتھ گھسیٹا

تجھے پتا ہے اِن دونوں میں سے بس یہی ایک عقلمند ہے۔دانیال نے سامنے کی طرف دیکھ کر کہا تو عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا سامنے دیکھنے لگا جہاں مناہل کسی لڑکے کے ساتھ ہنسی

مسکرائی آرہی تھی عریش کو اپنی آنکھیں مرچین سی چُبھنے لگی تو وہ بار بار عینک کے پیچھے اپنی آنکھیں جھپک نے لگا۔

اسٹائلش ہے خوبصورت ہے کانفڈنٹ ہے کم بولتی ہے کسی کے زیادہ منہ بھی نہیں لگتی اور جب لگ جائے تو اُس کو بیزار کر کے یہ چھوڑتی ہے۔دانیال مزاحیہ انداز میں بولا

دانی ویئر از چاہت اینڈ انا۔ مناہل جس لڑکے کے ساتھ آئی تھی اُس کا ہاتھ پکڑتی اُن دونوں کے پاس آکر پوچھنے لگی۔ عریش کی نظریں اُس کے ہاتھ پہ جمی تھی جو کسی لڑکے کے ہاتھ میں تھا عریش معمول کے مطابق اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس لڑکے کا جائزہ لینے لگا جو بلو کلر کی شرٹ کے ساتھ گھٹنوں تک پھٹی ہوئی جینز پینٹ میں ملبوس تھا گلے میں دو سے تین چین لٹک رہی تھی دیکھنے میں وہ بس خوش شکل تھا عریش کو تو اُس میں اتنی خاص کوئی بات نظر نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

میرے سے زیادہ ہینڈسم تو نہیں۔ عریش تیکھی نظروں سے اُس لڑکے کو گھورتا اپنی عینک ٹھیک کرتا سوچنے لگا جس کی رنگت بھی گندمی تھی اُس کے برعکس عریش کی گوری تھی۔

وہ تو یہی ہیں تم یہ بتاؤ یہ کون ہے؟دانیال شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

اوسوری یہ ٹونی ہے مائے بیسٹ فرینڈ۔ مناہل سر پہ ہاتھ مارتی اپنے ساتھ آئے لڑکے کا تعارف کروانے لگی۔

ٹونی یہ بھی کوئی نام ہوا بھلا مسلمانوں کے نام ایسے تو نہیں ہوتے۔ عریش لڑکے کا نام جان کر ناک منہ چڑھا کت سوچنے لگا۔

اچھا نائیس ٹو میٹ یو۔ دانیال کو ٹونی نام پہ ہنسی آئی جس کو چُھپانے کی اُس نے بلکل کوشش نہیں۔

ہنس کیوں رہے ہو؟ مناہل کو اُس کا ہنسنا سمجھ نہیں آیا۔

کچھ نہیں تم اپنے دوست کو اپنی دوسری دوستوں کے ساتھ نہیں ملواؤں گی کیا؟ دانیال اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا اُس سے بولا

بڑی کوئی توپ چیز ہے نہ جو ہر ایک سے ملوانا ضروری ہے۔ دانیال کی بات عریش کو ایک آنکھ نہ بھائی۔

افکورس ملوانا ہے تبھی تو اُن کا پوچھا۔ مناہل نے کہا

وہ یہی گراؤنڈ کے پاس ہے جاؤ جلدی۔دانیال نے عجلت دیکھائی۔

اوکے ٹونی لیٹس گو۔مناہل اُس کو جواب دیتی ٹونی سے بولی تواُس نے سر ہلایا۔

تم ہنسے کیوں تھے ؟اُن دونوں کے جانے کے بعد عریش نے دانیال سے پوچھا

خود پتا چل جائے گا چلو۔دانیال ہنس کر کہتا اُس کو اپنے ساتھ لے جانے لگا جہاں انا اور چاہت تھی۔

انا چاہت میٹ مائے فرینڈ ٹونی۔مناہل نے پر جوش آواز میں انا اور چاہت سے کہا جو سیڑھیوں کے پاس تھی۔

یار انا ٹونی نام تو تمہارے کتے کا نہیں تھا۔مناہل کی بات پہ چاہت پر سوچ لہجے میں انا سے بولی جب کی اُس کی بات پہ مناہل کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی اُس کے ساتھ کھڑا ٹونی غصے بھری نظروں سے چاہت کو گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا۔دانیال کا ہنسا نکل گیا ساری بات سمجھ آنے کے بعد عریش کے چہرے پہ بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

ہاں یار کتنا پیار تھا میرا ڈوگی۔انا کو اپنا کتا یاد آ گیا۔

گائیز تم لوگ ٹونی کی انسلٹ کر رہے ہو۔مناہل نے ناگواری سے کہا

نہیں یار ہم کیوں کرے گے تمہارے دوست کی انسلٹ مجھے تو بس ٹونی نام پہ اپنا کتا یاد آ گیا۔انا نے اپنی طرف سے وضاحت دی۔

تمہاری دوستیں بہت بد تمیز ہیں۔ٹونی غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا انا اور چاہت تو ہکا بکا رہ گئ۔

تم دونوں نے مجھے بہت مایوس کیا۔مناہل افسوس بھرے لہجے میں اُن کو کہتی ٹونی کے پیچھے گئ

کمال ہے بلاوجہ بد تمیز وہ ہمیں کہہ گیا اور یہ محترمہ الگ سے خفا ہو گئ۔چاہت نے منہ بنا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

چھوڑو اِسے مجھے ٹونی یاد آ رہا ہے ہم کلاس اٹینڈ نہیں کرتے کیفے چلتے ہیں۔انا غمگیں لہجے میں اُس سے بولی

ہاں چلو ویسے ٹونی کو ہو کیا تھا۔چاہت بھی اُس کی بات سے متفق ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور ٹونی کے بارے میں پوچھنے لگی جیسے وہ کوئی کتا نہیں جانے کونسی بڑی ہستی ہو۔

ہم بھی کلاس مس کرتے ہیں۔دانیال کُسلمندی سے بولا

اسائمنٹ سمبت کروانا ہے نو ایکسکیوزس۔عریش نے اُس نے ارمانوں میں پانی گرایا۔

❤❤❤❤❤❤❤

علیزے تم یہاں۔بُراق نے علیزے کو اپنے آفس میں دیکھا تو کچھ حیران ہوا۔

اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو کونسا پہلی بار آئی ہوں بس لنچ کا وقت تھا تو سوچا لنچ تمہارے ساتھ کیا جائے۔علیزے نے مسکرا کر کہا

شیور میں بس پانچ منٹ کا کام ختم کر لوں اُس کے بعد۔بُراق نے کہا تو علیزے نے مسکرا کر سر ہلایا اور آس پاس اُس کے کیبن میں جائزہ لینے لگی جو نہایت خوبصورت تھا۔

چلے۔بُراق اُٹھ کھڑا ہوا

ہاں ضرور۔علیزے بھی فورن سے کھڑی ہوئی۔

گھر میں سب کیسے ہیں؟ بُراق نے پوچھا

سب ٹھیک ہیں تم کسی دن آؤ نہ چکر لگانے۔علیزے گاڑی میں بیٹھتی اُس سے بولی

آؤں گا امی کے ساتھ اُتوار کو اُس دن گھر میں سب موجود بھی ہو گے۔ بُراق نے مثبت جواب دیا۔

گریٹ چچی بھی بہت عرصے سے آئی نہیں اچھا ہے سب آپس میں مل کر گپ شپ کرے گے۔علیزے بُراق کی بات سن کر خوش ہوئی۔

ہمم عزہ موحد اور چاہت کی پڑھائی کیسے جا رہی ہے؟ بُراق سرسری لہجے میں اُس سے پوچھنے لگا۔

عزہ اور موحد کی پڑھائی بہت اچھی ہے مگر چاہت کا کوئی انٹرسٹ نہیں پڑھائی میں تمہیں پتا ہے اُس کا ٹیسٹ تھا جس میں وہ فعل ہو گئی تھی اور مزے کی بات یہ کے چاہت کو کوئی فکر ہی نہیں تھی۔علیزے نے مزے سے بتایا تو بُراق کی گرفت اسٹئرنگ پہ مضبوط ہوئی۔

چچا جان نے کچھ نہیں کہا اُس سے؟ بُراق نے دوسرا سوال کیا۔

کسی میل ٹیوٹر کا سوچ رہے ہیں کو چنگ تو چاہت نے جانا نہیں اچھا ہے گھر میں پڑھ لے گی اگر اُس نے پڑھنا ہوا تو۔علیزے نے بتایا۔

ہمم میں اُتوار کو آؤں گا تو چچا جان سے بات کروں گا۔بُراق کی بات پہ اُس کے کان کھڑے ہوئے۔

کیا بات کرو گے تم ؟علیزے نے اپنا رخ اُس کی جانب کیا۔

یہی کے کسی میل ٹیوٹر کا نہیں سوچے میں پڑھا لیا کروں گا چاہت کو اچھے سے۔بُراق نے گویا اُس پہ دھماکا کیا۔

آر یو سیریس بُراق تم چاہت کو پڑھاؤ گے ؟علیزے بے یقین نظروں سے بُراق کو دیکھنے لگی جس کے تاثرات نارمل تھے۔

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں ؟بُراق نے کہا

کیا کیوں تم بزنس مین ہو کوئی ٹیچر نہیں جو چاہت کو پڑھایا کرو گے اُپر سے تم خود ہی تو کہا کرتے ہو تم مصروف ہوتے ہو زیادہ تر ایسے میں چاہت کو کیسے پڑھاؤ وہ بہت نالائق ہے تمہارا دماغ خراب کر دے گی۔علیزے کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے بُراق کو رُکے۔

وہ تمہارا مسئلہ نہیں علیزے میں سب ہینڈل کر لوں گا صرف دو گھنٹوں کی تو بات ہو گی میں اپنے آفس کا کام بھی کر لیا کروں گا اور چاہت کو ٹیوشن میں دے دوں میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں۔ بُراق لاپرواہ انداز میں کہتا ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی کو بریک لگائی جب کی اُس کی باتوں سے علیزے کا موڈ بُری طرح سے خراب ہو گیا تھا۔

دو گھنٹوں کچھ زیادہ نہیں؟ سیٹ بیلٹ کھولتے علیزے نے اُس سے پوچھا۔

نہیں۔ بُراق سنجیدگی سے جواب دیتا گاڑی سے باہر اُتر گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شکریہ تم نے خود ہی اسائمنٹ سمبٹ کروالیا میرے تو ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ عریش گھر جانے والا تھا جب مناہل اُس کے پاس آ کر بولی۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں میں نے اپنا کروایا تو آپ کا بھی کروالیا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

ویسے یہ عینک تم شوقیہ طور پہ پہنتے ہو یا آنکھوں کا مسئلہ ہے۔ مناہل نے غور سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔

شوقیہ پہنتا ہوں۔ عریش نے ایسا جواب دیا جو مناہل سمجھ نہیں پائی کے جواب تھا یا طنز یہ نائیس سوٹ کرتی ہے تم پہ۔ مناہل اپنی آنکھوں میں بلیک گاگلز چڑھاتی اُس سے بول کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔ تو عریش بھی گاڑی میں جا بیٹھا۔

❤❤❤❤❤❤

تم نے لیٹ کر دی آنے میں۔ فیضل صاحب نے شکوہ بھرے لہجے شیلا بیگم سے کہا جو اُن سے پارک میں ملنے آئی تھی۔

شکر کرو آ گئی ہوں انا کے یونی سے آنے کا وقت ہے اگر اُس کو پتا چل گیا تو رولا ڈالے گی۔ شیلا بیگم بینچ پہ بیٹھتی اُن سے بولی۔

چھوڑو اپنی جلاد پوتی کا ذکر ہم پیار بھری باتیں کرتے ہیں۔ فیصل صاحب نے کہا تو شیلا بیگم اپنی چادر کا کونا مڑورتی شرمانے لگی۔

www.novelsclubb.com

آپ بھی نہ بڑے وہ ہیں۔ شیلا بیگم اُن کے بازوں پہ ہلکہ سا تھپڑ رسید کیے بولی۔

وہ کیا؟ فیصل صاحب نے محبت بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا

وہ یعنی بے شرم بے حیا۔جواب شیلا بیگم کے بجائے انا کی طرف سے آیا تھا جو جانے کب وہاں پہنچی تھی اُس کی آمد پہ وہ دونوں ہڑ بڑا کر اُٹھے۔

انا تم؟شیلا بیگم زبردستی مسکراہٹ سے بولی

جی میں اور آپ لوگ ذرہ اپنی عمر کا لحاظ کریں کیوں چاہتے ہیں کے لوگ ہم پہ ہنسے۔انا نے دونوں کو تیکھی نظروں سے دیکھ کر کہا

دیکھو بیٹا کباب میں ہڈی مت بنو۔فیضل صاحب نے ہمت کر کے کہا

آپ بھی اِس عمر میں رومیو رانجھانہ بنے۔انا نے حساب بے باک کیا۔

آؤ شیلا ہم کہی اور جاتے ہیں۔فیضل صاحب نے شیلا بیگم سے کہا

ایسے کیسے داد و آپ کے ساتھ کہی نہیں جا رہی وہ میرے ساتھ چلے گی وہ بھی گھر۔انا شیلا بیگم کا ہاتھ پکڑتی اٹل انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

پانچ منٹ گفتگو تو کرنے دو۔فیضل صاحب نے منت کی۔

گھر جا کر اللہ کا کلام پڑھے یہی عمر ہے اپنے گناہ معاف کروائے۔انا نے اُن کی بات ہوا میں اُڑائی جس سے وہ بے چارے منہ بسور کر رہ گئے جو ہمیشہ اُن دونوں کے درمیان آ کر ویلن کا رول پلے کرتی تھی۔

امی

امی

گھر آ کر انا زور زور سے بلقیس بیگم کو آوازیں دینے لگی۔

کیا ہے؟ بلقیس بیگم اپنے چہرے پہ فیشل ملتی باہر آئی۔

کبھی گھر پہ بھی دھیان دے دیا کرے۔انا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

سارا دن میں ہی دیکھتی ہوں پورے گھر کو تم یہ بتاؤ اماں جی کہاں سے ملی۔ بلقیس بیگم نے گھورتے کہا

پارک میں پڑوس کے فیضل صاحب کے ساتھ ڈیٹ پہ تھیں اور میں نے ہمیشہ کی طرح یونی سے آتے وقت رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔انا نے شیلا بیگم کی جانب دیکھ کر بتایا

ہائے اللہ اماں جی مجھے تو کچھ اور بتا کر گئی تھی آپ۔ بلقیس بیگم حیرت سے اُن کو دیکھ کر بولی

تم اپنے فیشل پہ دھیان دو اور تم انا اپنی یونیورسٹی پہ میرے پہ نظر رکھنے کی کسی کو ضرورت نہیں۔ شیلا بیگم کچھ روعب سے بولی

آپ ایسا کام ہی کیوں کرتی ہیں جس پہ نظر رکھنا پڑے۔انا اُن کے روعب میں آئے بنا بولی۔

میں تھک گئی ہو کمرے میں آرام کروں گی۔ شیلا بیگم نے جیسے بات ختم کی اُن کو جانے کے بعد بلقیس بیگم بھی اپنے کمرے میں گئی۔

www.novelsclubb.com

حد ہے یار۔انا بھی بڑبڑاتی اپنے کمرے کے راستے چل پڑی۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 5

عریش کیا تم فری ہوں؟ عریش اپنے کمرے کی بالکنی کے پاس کھڑا تھا جب اُجالا بیگم اُس کے کمرے میں داخل ہوتی پوچھنے لگی۔

میں تو ہمیشہ فری ہوتا ہوں لگتا ہے آج آپ فری ہیں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

طنز کرنا ضروری تھا۔اُجالا بیگم نے کہا

میں نے حقیقت بیان کی ہے۔ عریش نے کندھے اُچکائے۔

خیر چھوڑو یہ سب میں تم سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔اُجالا بیگم اپنا سر جھٹک کر بولی

www.novelsclubb.com

کونسی بات؟ عریش نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا۔

مسز فاروق کو جانتے ہو؟اُجالا بیگم پر جوش آواز میں اُس سے پوچھنے لگی۔

نہیں۔ عریش کے صاف چِٹے انکار پہ اُن کا جوش و خروش جاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

کتابوں کے علاوہ بھی کہی اور دیکھ لیا کرو مسز فاروق میری بہت اچھی دوست ہے اور اُس کی ایک بیٹی ہے جس سے میں تمہیں ملوانا چاہتی ہوں۔اُجالا بیگم نے کہا

آپ مجھے اُن سے ملوانا چاہتی ہیں کیا میں اُس لائق ہوں کے آپ میرا کسی سے انٹرڈیوس کروائے۔ عریش ناچاہتے ہوئے بھی دوبارہ طنز کرنے لگا۔

عریش شرمندہ کرنا بند کرو سو مل سے تمہارا ملنا ضروری ہے میں چاہتی ہوں تمہاری شادی اُس سے ہو تم ملوگے نہ ایمپریس ہو جاؤ گے وہ اتنی خوبصورت اور کانفڈنٹ لڑکی ہے ہر خوبی اُس میں موجود ہے۔اُجالا بیگم نے کہا۔

میری پڑھائی پوری نہیں ہوئی۔ عریش بتانا ضروری سمجھا۔

ٹھرڈ ایئر ہے تمہارا پتا ہے مجھے۔اُجالا بیگم نے بیزار شکل بنائی۔

میں چار پانچ سال تک شادی کا نہیں سوچ سکتا۔ عریش نے اپنا فیصلہ سُنایا

میں کونسا اِس وقت تمہارے سامنے نکاح نامہ لیکر کھڑی ہوں ظاہر ہے ابھی بس منگنی وغیرہ کی بات ہوئی اُس کے بعد آگے کے معاملات طے ہوگے۔اُجالا بیگم نے کہا تو عریش نے مزید بحث نہیں کی۔

آج لگتا ہے میں ہواؤں میں ہوں

آج اتنی خوشی ملی ہے۔

ہواؤں میں بعد میں اُڑنا پہلے اپنا فون چیک کرو پتا نہیں کون کال پہ کال کیے جارہا ہے۔چاہت جو مزے سے گانا شروع کیا تھا موحد کی آواز پہ وہ سخت بدمزہ ہوئی جو ہر بار اُس کا موڈ خراب کر دیتا تھا۔

انا ہو گی میں دیکھتی ہوں۔چاہت منہ بنا کر کہتی اپنا موبائل چیک کرنے لگی تو اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گی کیونکہ کال انا کی نہیں پانچ بار بُراق نے کی تھی

ہائے اللہ کہی ہارٹ اٹیک سے مر ہی نا جاؤں۔اسکرین پہ چمکتے نمبر کو دیکھ کر چاہت ڈرامائی انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

کیا آپ نے غلطی سے مجھے کال کی ہے؟چاہت نے کال اٹینڈ کر کے پوچھا

اتنی دیر سے کال پہ کال کیے جارہا ہوں کہاں تھی تم!دوسری طرف سے بُراق اُس پہ برہم ہوا۔

پتا نہیں تھا آپ کی کال آنے والی ہیں اگر پتا ہوتا تو ہاتھ میں چپکائے رکھتی موبائیل کو۔چاہت نے مصنوعی افسوس سے کہا

تم سے بس فضول بات کروالوں یہ بتاؤ کیا یہ سچ ہے کے تم یونیورسٹی میں ہر ٹیسٹ پہ ٹاپ کرتی ہوں۔بُراق کا لہجہ طنزیہ تھا۔

یہ تعریف تھی؟چاہت نے پوچھا

طنز تھا۔بُراق نے جتایا

آپ ہر بار مجھے زلیل کرنے کے لیے کال کرتے ہیں تو میں بتادوں میرے باپ نے آج تک کبھی مجھ سے ایسے بات نہیں کی تو میں اُن کے علاوہ یہ حق کسی اور کو بھی نہیں دیتی میں کسی ٹیسٹ میں ٹاپ کروں یا فعل ہو جاؤں یہ آپ کا سر درد نہیں۔چاہت کو اُس کی بات پہ غصہ آیا تو جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

یہ تم کس لینگویج میں مجھ سے بات کر رہی ہو؟بُراق ناگوار لہجے میں بولا

جس لینگویج میں ہر بار آپ مجھ سے بات کرتے ہیں میں کوئی آپ کی زر خیز غلام نہیں جو آپ جب چاہے جب جی چاہے زلیل کرنے آجاتے ہیں میری بھی کوئی سلف رسپیکٹ ہے۔چاہت بے خوفی سے بولی۔

فرسٹ کزن ہوں میں تمہارا۔بُراق نے جیسے یاد کروایا۔

توکزن ہی رہے باپ یا بھائی بننے کی آپ کو ضرورت نہیں۔چاہت دوٹوک انداز میں کہتی کال کٹ کر گئ۔دوسری طرح بُراق اُس کی جرئت پہ ہکا بُکا رہ گیا۔

اِس کی اتنی ہمت۔بُراق غصے سے پاگل ہوتا اپنا سیل فون دیوار پہ دے مارا

بُراق کیا ہوا؟صلحہ بیگم جو اُس کو کافی دینے کے لیے آئی تھی بُراق کو اتنا غصے میں دیکھا تو پریشانی سے اُس کی طرف بڑھی۔

اُس کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے بُراق آفندی سے ایسے بات کرنے کا سوچنے کی بھی۔بُراق غصے سے یہاں سے وہاں چکر لگاتا بولا

کون کس نے کیا بات کی تم سے ؟صلحہ بیگم کو اُس کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی تبھی اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔

آپ کی چہیتی کی۔ بُراق طنز بولا

چاہت کی بات کر رہے ہو۔ صلحہ بیگم نے دور کی کوڑی پھینکی۔

بڑا جلدی پہچان لیا۔ بُراق تو اُن کے درست تُکے پہ تپ ہی اُٹھا۔

کیا ہوا اگر اُس نے نادانی میں کچھ کہہ بھی دیا ہے تو تم بھی تو بے چاری کو ہر بار سُناتے رہتے ہو۔ صلحہ بیگم نے کہا

وہ کوئی بے چاری وے چاری ابلا ناڑی نہیں ہے۔ بُراق تیز آواز میں بولا

ابلا ناڑی مطلب؟ صلحہ بیگم کو سمجھ نہیں آیا

میرا سر۔ بُراق جھنجھلا کر کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

غصے میں فون کیوں توڑا؟ اِس فون کا کیا قصور تھا۔ صلحہ بیگم کی نظر فون کی ٹوٹی اسکرین پہ پڑی تو افسوس سے بڑبڑائی۔

کیا ہوا کس کا فون تھا؟ عزہ نے اُس کا لال بھبھو چہرہ دیکھا تو پوچھا

کسی کا نہیں بس لوگوں کو میری خوشی برداشت نہیں ہوتی۔چاہت نے تپ کے جواب دیا۔

پہلے تو خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی اب ایسا کیا ہو گیا جو غبارے کی طرح شکل بنائی ہوئی ہے۔موحد اُس کو چڑانے کی خاطر بولا

بنا پروں کے ہواؤں میں تھی اِس لیے کسی نے زور سے زمین پہ گرایا۔چاہت تیز آواز میں جواب دیتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اِس کو کیا ہوا؟عزہ کو حیرت ہوئی۔

ڈونٹ نو۔موحد نے کندھے اُچکائے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

انا باہر دیکھو سبزی والا آیا ہے جا کر لے آؤ۔انا ٹی وی پہ کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی جب بلقیس بیگم نے اُس سے کہا

جاتی ہوں۔انا انہیں جواب دیتی باہر سبزی والے کے پاس آئی جہاں دانیال پہلے سے موجود تھا۔

بھائی مجھے ٹماٹر دو کلو دے۔انا جو بنا بلقیس بیگم سے پوچھے کے کیا سبزی لانی ہے سبزی والے کے پاس آکر بس یہ بولی کیونکہ دانیال کو دیکھ کر وہ واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

ٹماٹر کے ساتھ اور کیا دوں؟سبزی والے نے انا سے پوچھا جو تنقیدی نظروں سے دانیال کو دیکھ رہی تھی جو مٹر کھانے میں مصروف تھا۔

بس یہی۔انا کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو کہا

آپ کو تو پتا ہے مہنگائی کا دور ہے کچھ لوگ کھانے میں ٹماٹر نہیں ڈالتے تو کچھ لوگ بس ٹماٹر کھانے میں گزارا کرتا ہیں۔دانیال نے بڑے دُکھی انداز میں کہا۔

یہ تم مجھے بول رہے ہو۔انا کمر پہ ہاتھ ٹِکائے بولی۔

میں تمہیں کیوں کہوں گا تم ہو کون میں تو بس جنرل بات کر رہا ہوں پئسانہ ہونے کی وجہ سے اب لوگ یہی کر رہے ہیں بس اللہ اُن کا حامی و ناصر ہو۔دانیال زچ کرنے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتا بولا۔

بھائی چار کلو آلو بھی دے۔انا غصے سے دانیال کو دیکھتی سبزی والے سے بولی۔

ویسے بھائی سُنا ہے آلو کا دام بہت کم ہو گیا ہے اب بہت سستے میں بِکتے ہیں۔دانیال پر سوچ انداز میں سبزی والے سے بولا جو آلو اور ٹماٹر کا تھیلا انا کی جانب بڑھا رہا تھا۔

ہم نے تو ایسا کچھ نہیں سُنا ہے مہنگائی نے توت ؔرا نکال دیا ہے۔سبزی والے نے جواب دیا۔

واقع ترا تو نکال دیا ہے مہنگائی نے اِس لیے اب گھر گھر میں آلو پکتے ہیں۔دانیال اپنا قہقہہ ضبط کرتا جوابً بولا

بھائی ایک کلو پالک تین کلو گاجر بھی دے۔انا کے چہرے کی رنگت پل بھر میں سرخ انار ہو گئ تھی وہ دانیال کی چلا کی سمجھے بنا سبزی والے سے بولتی چلی گئ دوسری طرف دانیال بڑے سے کھڑا اُس کی حالت سے لطف اندروز ہو رہا تھا۔

یہ لے بہن۔سبزی والے نے اُس کو ایک اور تھیلا دیا تو انا نے اپنی پرس سے پیسے نکال کر اُس کو دیئے۔

پہلے تو میں آیا تھا ایک کلو ٹماٹر لینے آپ نے مجھے نہیں دیا اِس ابھی آئی لڑکی کو دیا۔دانیال کو جب پتا چلا اب انا سبزیاں واپس نہیں لوٹا سکتی تو سبزی والے سے بولا جب کی اُس کی بات پہ انا کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

اِس کا مطلب یہ مجھے چِڑا رہا تھا اور کامیاب بھی ہو گیا۔انا کی حالت رونے والی ہو گئ۔

میں کیسے اِس کی جال میں پھنس گئ۔اُس کو خود پہ غصہ آیا۔

ایک کلو ٹماٹر میں ایک ٹماٹر میری طرف سے زیادہ ڈال دیجئے گا مہنگائی کا دور ہے لوگ ٹماٹر کم ڈالنے لگے ہیں اپنے سالن میں۔انا نے ایک ہی وار میں دانیال سے حساب بے باک کیا تو دانیال نے دانت پہ دانت جمائے کیونکہ اپنی باتوں سے وہ خود ہی پھسا تھا۔

یہ ایکسٹرا ٹماٹر۔سبزی والے نے رحم بھری نظر دانیال پہ ڈال کر کہا تو دانیال نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں چاہیے اپنے پاس رکھو۔دانیال تپ کے کہتا بنا ٹماٹر لیے اپنے گھر کے راستے چل دیا۔

ہاہاہاہا انا سے پنگا ناٹ چنگا۔انا اُس کے ری ایکشن پہ خوشی سے نہال ہوتی گھر کی جانب بڑھی۔

یہ کیا کیا اُٹھالائی ہو ان سب کی ضرورت تو نہیں تھی۔انا جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی بلقیس بیگم نے حیرت سے اُس کو دیکھ کر کہا

ابھی ضرورت نہیں کل یا پرسو تو ہو گی نہ تو میں نے سوچا روز روز سبزی والے کی شکل دیکھنے سے اچھا ہے ابھی لیکر آؤں۔انا نے مزے سے بتایا۔

گھر میں تین چار رہتے ہیں وہ سب کیا یہ کھائے گے۔بلقیس بیگم کی حیرانی کم نہیں ہو رہی تھی۔

چھوڑ دے یہ بچت کرنا چار فرد ماشااللہ سے بہت ہیں۔انا پر جوش آواز میں کہتی کمرے کی طرف جانے لگی۔

یہ سبزیاں کچن میں تو رکھ آتی۔بلقیس بیگم نے آواز دی جو انا نے سُنی ہی نہیں۔

نکمی اولاد۔بلقیس بیگم بڑبڑاتی خود ہی کچن کی جانب بڑھی۔

دانی تجھے تو میں نے ٹماٹر لانے کا کہا تھا خالی ہاتھ واپس آ گئے۔ شمائلہ بیگم نے اُس کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھا تو کہا

امی گھر میں ملازم ہیں نہ یہ کام انہیں کہا کرے مجھے نہیں۔ دانیال اُن کو جواب دیتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

حد ہے ایک دو قدم باہر کیا نکالے موصوف کی شان میں کمی آ گئی۔ شمائلہ بیگم کو اُس کا جواب بلکل پسند نہیں آیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج اُتوار کا دن تھا چاہت کو جیسے ہی بُراق کے آنے کا پتا چلا تھا وہ انا کی طرف چلی گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی بُراق کال پہ ہونے والی بات اُس کے گھر والوں کے سامنے کرتا۔

السلام علیکم۔ بُراق اور صلحہ بیگم آئے تو وہ سب لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جس میں مرید صاحب (چاہت کے والد) مریم بیگم (چاہت کی والدہ) سمارا بیگم (علیزے عزہ موحد کی والدہ) اور خود علیزے عزہ موحد وہاں سب گپ شپ کرنے میں مصروف تھی۔

مرید آفندی آپس میں تین بھائی تھے بڑے بھائی کا نام سراج آفندی تھا جو بُراق کے والد تھے سراج صاحب کی بس ایک اولاد تھی بُراق دوسرے بھائی کا نام شیراز آفندی تھا جن کی تین اولاد تھیں خود مرید صاحب تیسرے نمبر پہ تھے اُن کی بھی بس ایک بیٹی تھی چاہت۔

سراج صاحب اور شیراز صاحب کا روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے انتقال ہو گیا تھا بُراق اپنے باپ کی وفات کے بعد اُن کا سارا بزنس خود سنبھال رہا تھا جب کی شیراز صاحب کی وفات کے بعد ان کی بیگم اور بچوں کی زمیداری مرید صاحب نے اپنے سر لے رکھی تھی بُراق اور صلحہ بیگم کو اپنے ساتھ گھر میں رہنے کا انہوں نے بہت کہا تھا مگر بُراق نہیں مانا تھا۔

وعلیکم السلام آج کیسے ہم یاد آ گئے۔ان دونوں کو دیکھ کر سب ملنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

بُراق ہی مصروف رہتا ہے اب آج اُتوار تھا تو اُس نے کہا آپ لوگوں کی طرف چکر لگاتے ہیں۔ صلحہ بیگم نے مسکرا کر کہا

چچی جان بیٹھے۔عزہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن سے بولی تو صلحہ بیگم مسکرا کر بیٹھ گئی بُراق کی نظریں چاہت کی تلاش میں تھی جو اُس کو کہی نظر نہیں آئی۔

چاہت نہیں کیا گھر پہ؟ بُراق کے من میں آیا سوال صلحہ بیگم نے پوچھا

وہ اپنی دوست کی طرف گئی ہے۔جواب مریم بیگم نے دیا جس کو سن کر بُراق کا موڈ بُری طرح سے خراب ہوا تھا۔

اور سُناؤ تم بُراق کیسا چل رہا ہے سب؟ مرید صاحب نے مسکرا کر بُراق سے پوچھا

سب ٹھیک ویسے آپ یہ سوال چاہت سے بھی پوچھ لیا کریں اُس کی پڑھائی کے بارے میں ہر ایکٹویٹی کے بارے میں۔ بُراق ہلکی مسکراہٹ سے بولا

بُراق۔ صلحہ بیگم نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری بات کا مطلب؟ مرید صاحب سنجیدہ ہوئے۔

یاد ہے آپ نے کہا تھا آپ کا بزنس چاہت سنبھالے گی تو وہ کیسے سنبھالے گی اگر اُس کو کسی چیز میں دلچسپی نہیں ہو گی تو کبھی آپ کے چیک کیا ہے اُس کی یونیورسٹی میں پڑھائی کا رکارڈ کیسا ہے؟ بُراق نے بتایا۔

کیا کچھ ہوا ہے؟ مریم نے باتوں میں حصہ لیا باقی سب خاموش تماشائی کا رول ادا کر رہے تھے۔

ہمم بہت کچھ ہوا ہے خیر سنا ہے آپ چاہت کے لیے کسی ٹیوٹر کی تلاش میں ہیں تو نہ کرے میں اُس کو کل سے پڑھا لیا کروں گا۔ بُراق کی بات پہ مرید صاحب اور مریم بیگم کو جہاں خوشی ہوئی تھی وہی صلحہ بیگم اپنی جگہ حیران سی ہوئی تھی۔

سچ بیٹا یہ تو پھر بہت اچھا ہو گا۔ مریم بیگم مسکرا کر بولی۔

جی بس آپ کل سے چار بجے کے وقت اُس کو بھیج دیا کرنا۔ بُراق سنجیدگی سے بولا تو انہوں نے سر کو جنبش دی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہی ہو؟ چاہت چڑ کر بولی

مجھے یقین نہیں آ رہا۔انا کے انداز میں بے یقینی صاف عیاں تھی۔

کس چیز پہ؟چاہت کو سمجھ نہیں آیا

تم نے کیا واقع میں یہ سب بُراق آفندی سے کہا جو سب مجھے بتا چکی ہو؟انا اُس کی ساری بات سننے کے بعد بے یقینی کا شکار تھی

ہاں میں نے کہا وہ بھی ڈنکے کی چوٹ پہ میں بھلا کیا اُن کی زر خیز غلام ہوں۔چاہت نے ناک منہ چڑھا کر کہا

زر خرید غلام ہوتا ہے۔انا نے اُس کا جملا دُرست کیا۔

ہاں جو بھی ہوتا تو ہے نہ تم بس میری اُردو سنوارتی رہنا۔چاہت کوفت سے بولی

تم تو کہتی تھی تمہیں بُراق آفندی سے بہت محبت ہے۔انا نے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں تو میں کب انکار کر رہی ہوں مجھے اُن سے محبت ہے مگر میری پہلی ترجیح میری عزت نفس اور میری انا ہے اُن کے لیے ایسی سؤ محبتیں قربان کر سکتی ہوں مگر اپنی عزت کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کروں گی اگر وہ میری عزت نہیں کر سکتے تو محبت کیا خاک

دینگے مجھے ایسی محبت نہیں چاہیے اُن سے جہاں اُن کے دل میں میرے لیے عزت نہ ہو کل کلاں کو اگر ہماری شادی ہو جاتی ہے تو کیا وہ تب بھی ایسے مجھے پہ طنز کے تیز چلائے گے لوگوں کے سامنے مجھے شرمندہ کرے گے اگر اُن کو میری اتنی پرواہ ہے میری رزلٹ سے اُن کو مایوسی ہوتی ہے تو یہ بات وہ آرام سے بھی کہہ سکتے ہیں محبت پیار سے مجھے سمجھا بھی سکتے ہیں کیا زلیل کرنا ضروری ہے اور کیا اگر وہ میری بے عزتی کرے تو میں خاموشی سے سر جھکا دوں کیونکہ مجھے اُن سے محبت ہے تو محبت ہے تو میری عزت کا کیا جو اُن کے سامنے بار بار مجروح ہوتی ہے۔چاہت جذباتی ہو گئ۔

رلیکس یار میرا وہ مطلب نہیں تھا۔انابلا وجہ شرمندہ ہوئی۔

آئے نو پریار تم خود سوچو کیا میں چاہتی ہوں میرا رزلٹ کم ہے یا میں فعل ہو جاؤں میں اپنی سی کوشش تو کرتی ہوں نہ اگر رزلٹ ٹھیک نہیں آتا تو میں کیا کروں۔چاہت نے کہا۔

ویسے مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آتی وہ بس تمہارے معاملے میں دلچسپی کیوں لیتے ہیں مطلب عزہ اور موحد بھی تو ہیں۔انا کا انداز پر سوچ تھا۔

اُن کو بیڑ بس مجھ سے ہیں۔انا منہ بسور کر بولی۔

کہیں اُن کو تم سے سائلنٹ لو تو نہیں؟انا اچانک پر جوش آواز میں بولی

اگر یہ محبت ہے تو مجھے نہیں چاہیے میں نے سُنا تھا محبت کی شروعات عزت سے ہوتی ہے رشتہ کوئی بھی ہو اگر اُس میں عزت نہ ہو تو کھوکھلا سا رہتا ہے مجھے بس بُراق آفندی کے وجود کی چاہ نہیں ہے مجھے اُن سے پہلے عزت احترام محبت اور یقین چاہیے مجھے بُراق اِس لیے اچھے نہیں لگتے کے وہ ہینڈسم ڈیشنگ پرسنائلٹی کے مالک ہیں مجھے بس اُن سے عجیب قسم کی اٹریکشن محسوس ہوتی ہے ورنہ پیارے لڑکوں کی کمی نہیں ہماری یونی میں مثال کے طور پہ عریش ہی دیکھ لو کتنا پیارا ہے۔چاہت کا لہجہ آج حد درجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا۔

ہاں ہے وہ بہت پیارا پر وہ مجھے کیوٹ لگتا ہے جب بات پہ بات اپنی عینک ٹھیک کرتا ہے لیکن فلحال تم اُس کو چھوڑو اپنے بارے میں بتاؤ مجھے نہیں لگتا تھا تم اتنا گہرا سوچتی ہو گی دیکھنے میں تو بے وفوق سی ہو۔انا نے ہنس کر کہا

www.novelsclubb.com

تو ضرور تو نہیں جو لڑکی خود کو لاابالی ظاہر کر رہی ہے اُس کو صحیح غلط کی پہچان نہ ہو ہر لڑکی میں بچپنا ہوتا ہے ساتھ میں سمجھداری بھی جو وہ وقت آنے پہ ظاہر کرتی ہے۔چاہت نے اِترا کر کہا

ماننا پڑے گا تمہیں۔انا ایمپریس ہوئی۔

میں تو حق مہر میں تا عمر عزت مانگوں گی اپنے اُن سے۔چاہت نے شرمانے کی ناکام کوشش کرتے کہا۔

ابھی میں خوامخواہ تمہیں عقلمند سمجھ رہی تھی پر تم نے بتا دیا کے تم بے وقوف چاہت ہی رہوں گی۔انا نے اُس کو شرماتا دیکھا تو تاسف بھرے لہجے میں کہا تو چاہت قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

عقلمندی کا مظاہرہ انسان عقلمند لوگوں کے سامنے کرتا ہے تم کونسا عقلمند ہو۔چاہت ہنسی کے درمیان بولی تو انا نے ایک تھپڑ اُس کی کمر پہ رسیدا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 6

مناہل کہاں جا رہی ہو؟صبا بیگم نے مناہل کو باہر جاتا دیکھا تو پوچھا

فرینڈ سے ملنے جا رہی ہوں کیوں؟ مناہل نے جواب کے بعد سوال کیا۔

کوئی کام تو نہیں بس جلدی آ جانا۔صبا بیگم ایک نظر اُس کی ڈریسنگ پہ ڈال کر بولی مناہل اِس وقت وائٹ شرٹ اور بلیک جینز پینٹ میں ملبوس تھی بال جب کاندھوں پہ بکھرے پڑے تھے انہوں نے بہت کوشش کی تھی مناہل کو مشرقی لڑکیوں کی طرح بنانے کی مگر وہ کامیاب نہ ہو پائی ان کو افسوس ہوتا تھا اپنی تربیت پہ اور کہی نہ کہی اسفند صاحب پہ جن کے لاڈ پیار نے اُس کو بگاڑ دیا تھا جو وہ کسی کی بھی نہیں سُنتی تھی۔

وہ تو جانے کے بعد پتا چلے گا واپسی کب ہونی ہے۔مناہل اُن کو جواب دیتی باہر کی جانب بڑھی۔

یااللہ میری بیٹی کو ہدایت دے۔صبا بیگم تاسف سے سر کو جنبش دیتی اپنے میں مشغول ہو گئی۔

کیاانو وے میں نہیں جاؤں گی بُراق کے پاس وہ بھی ٹیوشن لینے۔چاہت جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی تو مراد صاحب اور مریم بیگم نے اُس کو بتایا تو چاہت تقریباً چیخ پڑی۔

تم سے پوچھ نہیں رہے کل سے تم بُراق کے پاس جاؤں گی اور یہ بات طے ہو چکی ہے تمہیں کیا اندازہ آج ہمیں بھابھی کے سامنے کتنی شرمندگی اُٹھانی پڑی کے ہماری اکلوتی اولاد وہ بھی نکمی نالائق۔مریم نے اچھی خاصی اُس کی طبیعت صاف کی تو چاہت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ڈیڈ آپ کیوں خاموش ہیں پلیز کچھ کہے۔چاہت کو کوئی اور نہ سوجھا تو مراد صاحب کے پاس گئی۔

تمہاری ماں ٹھیک بول رہی ہے۔مراد صاحب نے کہا تو اُس کے ارمانوں میں جیسے کسی نے ٹھنڈا پانی گرا دیا

www.novelsclubb.com

ڈیڈ۔چاہت نے احتجاج کرنا چاہا

اپنے کمرے میں جاؤ۔مریم بیگم نے دروازے کی جانب اِشارہ کیا تو چاہت اُن دونوں پہ ایک نظر ڈالتی سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔

کمرے میں داخل ہوتی سب سے پہلے اُس نے دروازہ لوک کیا پھر اپنا ڈوپٹہ اُتار کر بیڈ پہ پھینکا پھر چلتی ہوئی سائیڈ ٹیبل پہ آئی وہاں سے ریموٹ کنٹرول اُٹھا کر اُس نے تیز آواز میں گانا چلا دیا جو کے یہ تھا۔

دروازے کو کنڈی مارو

کوئی نہ بچ کے جانے پائے

ڈی جے کو سمجھا دو

میوزک غلطی سے بھی رُک نہ جائے۔

www.novelsclubb.com

گانا چلانے کے بعد چاہت بیڈ پہ چڑھتی بھنگڑا ڈالنے لگی۔

آہاں

آہاں

اوہو

اوہو

اہاں

مزے مزے

بیڈ پہ زور زور سے وہ جمپ لگاتی پاگلوں کی طرح ڈانس کرنے لگی۔

ہاں اللہ اتنی خوشی اتنی خوشی مجھے آج تک نہیں ملی مطلب مجھے اب بُراق پڑھائے گے واہ واہ۔چاہت ڈانس کرتی ایکدم رُک کر پر جوش آواز میں خود سے بولی مرید صاحب اور مریم بیگم کے سامنے کیسے اُس نے اپنی خوش کنٹرول میں کی تھی بس وہ خود جانتی تھی۔

اچھا بس بس اتنا شوخی ہونے کی ضرورت نہیں یہ بُراق خود کو سمجھتا کیا ہے میں کیا خود نالائق ہوں جو اُس کی ٹیوشن کے بغیر پڑھ نہیں پاؤں گی۔چاہت اچانک سے سنجیدہ رویہ اختیار کرتی اپنے سیل فون کی جانب بڑھی بُراق کا نمبر ڈائل کرتی وہ اپنا گلا کھنکھارنے لگی۔

www.novelsclubb.com

یقین سوری کرنے کے لیے کال کی ہو گی؟ دوسری جانب بُراق پہلی ہی بیل پہ کال ریسیو کرتا اُس سے بولا تو چاہت فون کان سے ہٹاتی اسکرین کو گھورنے لگی۔

بڑے آپ فیروز خان۔ چاہت منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی فون دوبارہ سے اپنے کان پہ رکھا اور کہا

جی نہیں میں بس یہ کہنے کے لیے کال کی ہے کے یہ آج آپ نے کیا شوشہ چھوڑا ہے میرے والدین کے سامنے کے اب آپ مجھے یعنی چاہت آفندی کو ٹیوشن پڑھایا کرے گے کیونکہ وہ نکمی نالائق سپلی لانے والی شاگرد ہے مگر جب آپ پڑھانے لگے گے تو وہ یونیورسٹی میں ٹاپ کرے گی نکمی سے ہوشیار نالائق سے سمجھدار ہو جائے گی۔ چاہت سنجیدگی اختیار کرنے کے تمام رکارڈ توڑتی بُراق سے بولی تو بُراق کا ماتھا ٹھٹکا اُس کے حساب سے چاہت یہ خبر سننے کے بعد خوشی سے پاگل ہونے کے درپہ ہو گی جو کی ایک لحاظ سے دُرست بھی تھا مگر چاہت اِس بات کی خبر کسی اور کو ہونے دے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

ہمم بجا فرمایا۔ بُراق طنزیہ بولا

مجھے آپ کی ٹیوشن کی ضرورت نہیں۔ چاہت نے نخرا دیکھایا

اوکے۔ بُراق نے کہا

کیااوکے ؟چاہت کو سمجھ نہ آیا

تمہیں میری ٹیوشن کی ضرورت نہیں تواوکے میرا قیمتی وقت بچ جائے گا جو میں تم پہ ضائع کرنے والا تھا۔ بُراق کی بات پہ حیرت کی زیادتی سے اُس کا منہ پورا کھل گیا اُس کو بُراق سے ایسے جواب کی توقع نہیں تھی اُس کے حساب سے پیر نہ بھی پڑتا منانے کے لیے مگر تھوڑا انسٹنٹ ہی کرتا مگر یہاں تواولٹی گنگا تھی صاف چِٹے الفاظ میں اوکے جیسے بول رہا ہوں میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ

آپ کو پتا ہے آپ بہت مین ہیں۔ چاہت ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزرتی۔

یہ بتانے کے لیے کال کر کے میرا قیمتی وقت برباد کیا۔ بُراق شانِ بے نیازی سے کہتا ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھنے لگا۔

نہیں بلکہ یہ بتانے کے لیے کے مجھے آپ بلکل پسند نہیں میں آپ سے ٹیوشن تو کیا درس بھی لینا پسند نہیں کروں گی بلکہ مجھے تو آپ کی شکل ہی نہیں دیکھنی جب میں آپ کی شکل

دیکھتی ہوں تو میرا پورا دن خراب گزر جاتا ہے۔چاہت اِس بات سے بے نیاز اُس کے یہ الفاظ ایک دن پہ بہت بھاڑی پڑنے والے ہیں بس بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی جب کی اُس کی باتوں سے بُراق کا رنگ سرخ ہو گیا تھا اگر چاہت اُس کے سامنے ہوتی تو یقیناً وہ چاہت کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیتا۔

کل چار بجے آجانا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔بُراق دانت پہ دانت جمائے بولا

آپ سے بُرا کوئی ہو سکتا بھی نہیں میں جانتی ہوں یہ آپ کا نیا طریقہ ہے مجھے زلیل کرنے کا۔چاہت نے بنا تاخیر کیے کہا تو بُراق جواب دیئے بنا کال کٹ کر گیا۔

ٹوں

ٹوں

www.novelsclubb.com

ٹوں کی آواز سے چاہت نے اپنا سیل کان سے ہٹایا تو اُس کا چہرہ لال بھبھو ہو گیا۔

اتنی بے عزتی اتنی بے عزتی آج تک میری کسی نے نہیں کی۔اپنا فون وہ بیڈ پہ پھینکتی دانت پیس کر بڑبڑانے لگی۔

او یاد آیا خیال آیا اب آیا یہ گُڈ نیوز بریکنگ نیوز لیٹسٹ نیوز انا کو تو بتائی ہی نہیں۔چاہت کو اچانک یاد آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مارتی دوبارہ سے پیار سے محبت سے نرمی سے اپنے سیل فون کی اسکرین کو سہلایا پھر انا کا نمبر ڈائل کیا۔

کیا تمہیں اپنے گھر چین نہیں ابھی تو میرے دماغ کا دہی کر کے گئی ہو اور پھر سے کال۔انا کال اٹینڈ کر کے شروع ہو گئی۔

تمہیں گُڈ نیوز بریکنگ نیوز لیٹسٹ نیوز دینے کے لیے۔چاہت نے سسپینس پھیلایا

تمہاری یہ گُڈ نیوز بریکنگ نیوز لیٹسٹ میرے لیے کسی شاکنگ نیوز سے کم نہیں ہوتی۔انا اُسی کے انداز میں بولی تو چاہت ہنس پڑی۔

اگر ایسا ہے تو اپنا دل تھام لو کیونکہ تمہیں پتا ہے میں کیا بتانے والی ہوں آج بُراق نے امی اور ڈیڈ سے کہا کل سے وہ خود مجھے پرسنلی ٹیوشن دیا کرے گے۔چاہت نے پر جوش آواز میں بتایا

کس چیز کی ٹیوشن زلیل کرنے کی؟انا کی اِس بات پہ چاہت کا سارا جوش جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔

اگر تم میرے سامنے ہوتی تو تمہارا گلا میرے ہاتھ میں ہوتا۔چاہت دانت پیس کر بولی۔

یار کیا ہے بتاؤ نہ کس چیز کی ٹیوشن۔انا ایسے بولی جیسے اُس کو کچھ پتا ہی نہ ہو۔

میرے یونی کورس کی اور کس کی۔چاہت ان بیزار ہوئی۔

نہ کرو یہ سڑیل نے خود کہا؟انا اب بے یقین ہوئی۔

یار سڑیل نہ بولو۔چاہت بُرا مان کر بولی۔

اچھا جی میں سڑیل نہ بولو اور جو تم ابھی اُس کی شان میں اتنی گُستاخیاں کر کے گئی ہو اُس کا کیا۔انا نے جیسے اُس کس یاد کروایا

یار تب تو میں غصے میں تھی دل سے تھوڑی کہا تھا کچھ بس زبان سے کہا اور تم کیا جانوں جب آپ کسی سے سب سے زیادہ چاہوں اور وہ آپ سے ایسے برتاؤ کرے تو کیسا محسوس ہوتا ہے سچی بُرا تکلیف دہ لمحہ ہوتا ہے۔چاہت ایک بار پھر جذباتی ہوئی۔

اچھا اب پھر سے شروع مت ہو جانا۔انا بیزار ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تم محبت سے بیزار ہو تمہاری نزدیک محبت کیا ہے؟ چاہت نے اُس کی بیزاری کا اندازہ لگایا تو پوچھا

میرے نزدیک محبت دھوکہ ہے جس کا لفظ استعمال کر کے لوگ بس دلوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔انا نے اپنی راے بتائی۔

محبت کو کھیلنے سمجھنے والے

ایک دن یہ تمہارے ساتھ بھی کھیل کھیلے گی۔

انا کی بات سن کر چاہت نے شعر عرض کیا۔

www.novelsclubb.com

بکومت۔انا نے ٹوکا

اچھا سنو نہ یہ بتاؤ تمہیں کیسا لگا یہ خبر سن کر۔چاہت واپس اپنے موضوع پہ آئی۔

میری سُنو تم تو خوشی سے پاگل ہو گئی ہو گی اپنے والدین سے کہا ہو گا بُراق سے شکر ادا کر دیتے۔انا نے میٹھا طنز کیا۔

ایویں کیا تم نے مجھے ایسا سمجھا ہوا ہے میں نے بہت اوور ری ایکٹ کیا جیسے مجھے اُن کی بات پسند ہی نہ آئی ہو بلکہ مجھے تو پسند آئی تھی بس اپنا برہم بھی تو قائم کرنا تھا نہ ورنہ وہ کیا سوچتے ہماری بیٹی اتنی اُتاولی کیوں ہو رہی ہے۔چاہت نے فخریہ بتایا۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔انا تاسف سے بولی

یہ تو ہے۔چاہت ہنس کر بولی تو انا کی بھی ہنسی نکل گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شام کا وقت تھا جب اُجالا بیگم گھر میں موجود پول سائیڈ پہ آئی جہاں عریش پہلے سے بیٹھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

عریش میں نے تمہارا ڈریس نکال دیا ہے تم تیار ہو کر جا رہے ہو کلب۔اُجالا بیگم نے عریش سے کہا

آپ کو پتا ہونا چاہیے میں ایسی جگہوں پہ نہیں جاتا۔عریش نے سنجیدگی سے کہا

وہ کوئی خراب جگہ تھوڑی ہے جو تم کترا رہے ہو اِس لیے ضد مت کرو اور جاؤ صنم تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔اُجالا بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

مجھے کسی صنم میں دلچسپی نہیں اور نہ میں اُس سے ملنے جا رہا ہوں۔ عریش نے صاف انکار کیا۔

میں ہوں میں تمہاری کیا تمہارے نزدیک میری بات کی اتنی سی بھی اہمیت نہیں۔اُجالا بیگم نے اُس کو ایموشنلی بلیک میلنگ کرنا چاہا جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئ۔

میں ملنے چلا جاتا ہوں پر ایک بات میں ابھی سے واضع کر دیتا ہوں میں فلحال شادی نہیں کروں گا آپ کی پسند سے تو بلکل بھی نہیں۔ عریش نے سنجیدہ لفظوں میں بہت کچھ باور کروایا۔

ایک بار تم اُس سے ملو تو پھر دیکھنا خود شادی کے لیے اُتاولے ہو جاؤ گے۔اُجالا بیگم اُس کی بات پہ خوش ہو کر بولی۔

ہو ہی نہ جاؤ۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بڑبڑا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

عریش کو فت بھری نظروں سے کلب کو دیکھنے لگا اُس کو ایسے جگہیں قطعیً پسند نہیں تھی مگر اُس کو اپنی ماں نے یہاں بھیجا تھا۔

شہر کے سارے ریسٹورنٹ پتا نہیں کہاں تھے جو موم کو یہ جگہ ملی۔ عریش بیزاری سے سوچتا اندر داخل ہوا تو ایک لڑکی نے راستے میں ہی اُس کو روک لیا۔

تم عریش ہو؟ لڑکی نے اشتیاق بھری نظروں سے اُس کو دیکھا۔

جی میں عریش ہوں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کو دیکھ کر بولا جس نے سلیولیس لال رنگ کی فراق کے ساتھ ٹائٹس پہنی ہوئی تھی جو اُس پہ بہت جچ رہا تھا وہ جو کوئی بھی تو بہت خوبصورت تھی بنا میک اپ کے بھی اُس کا چہرہ دیکھ کر عریش نے اندازہ لگا لیا تھا کے اُس کی ڈریسنگ چاہے جیسے بھی ہو مگر اُس نے اپنے چہرے پہ کچھ نہیں لگایا تھا بس ہونٹوں پہ لال رنگ کی ڈارک لپ اسٹک تھی۔ خود عریش وائٹ شرٹ کے اُپر ریڈ کلر کی جیکٹ کے ساتھ جینز پینٹ میں ملبوس تھا

میں صنم دیکھو کتنا خوبصورت اتفاق ہے ہم نے سیم ڈریسنگ کی ہے۔ صنم نے اپنا تعارف کروایا تو عریش کے چہرے پہ بیزاریت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے

اچھا تو میں آپ سے ملنے آیا ہو۔۔ عریش نے کہا

بلکل آؤ کہی بیٹھتے ہیں۔ صنم اُس کا ہاتھ تھامتی اندر کی طرف لے جانے لگی تو عریش نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالا جو صنم نے دوبارہ تھام لیا عریش کو یہ لڑکی بہت ڈھیٹ معلوم ہوئی۔

تم بہت کیوٹ ہو۔ صنم نے پر شوق نظروں سے عریش کو دیکھ کر کہا وہ عریش کو بلکل کونے والی جگہ پہ لیکر آئی تھی اور بیٹھتے ہی اُس نے عریش سے یہ کہا

میں کوئی لالی پاپ کھانے والا بچہ نہیں جس کو آپ کیوٹ بول رہی ہیں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا چڑ کر اُس سے بولا تو صنم کو مزید وہ کیوٹ لگا۔

واؤ تم پہ تو غصہ بھی بہت سوٹ کرتا ہے نا ئیس۔ صنم ایمپریس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں۔ عریش زچ ہوا۔

کیا تمہیں میرا بیٹھنا بُرا لگ رہا ہے؟ صنم نے پوچھا

جی بہت۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

تمہیں پتا ہے ہماری مائیں اسپیشلی تمہاری ماں چاہتی ہیں کے ہم دونوں کی شادی ہو ویسے ہمارا کپل کتنا پیارا ہو گا نہ۔ صنم نے خوشفہمی کی انتہا کر دی۔

میری ماں چاہتی ہیں پر اُن کا بیٹا ایسا کچھ نہیں چاہتا۔ عریش جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا وہ ابھی جانے والا تھا جب اُس کی نظر مناہل پہ پڑی تو آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی جو اپنے دوست ٹونی کے ساتھ ڈانس کرنے میں بُری طرح سے مصروف تھی عریش شام کے اِس وقت مناہل کو ایسی جگہ پہ ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اُس کو پہلے اپنی آنکھوں کو دھوکہ لگا مگر وہ دھوکہ نہیں حقیقت تھی وہ سچ میں کلب میں ملبوس تھی وائٹ شرٹ اور بلیک ٹائٹس میں۔ عریش غور سے اُس کا جائزہ لے رہا تھا جہاں اُس کی نظر مناہل کے پیروں پہ پڑی جو شاید اُس کی خود کی جیکٹ اُس کے پیروں پہ رُل رہی تھی پھر اُس نے ٹونی کو دیکھا جس کے ہاتھ ڈانس کرنے کے درمیان کبھی مناہل کا کندھا چھو رہے تھے تو کبھی کمر عریش جو آس پاس اچانک گھٹن کا احساس ہوا تھا

کیا ہوا؟ صنم اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔ عریش اپنے کندھے سے اُس کا ہاتھ ہٹاتا مناہل کی جانب بڑھا وہاں سے اُس کی جیکٹ اُٹھا کر مناہل کے سامنے کی۔

ارے عریش تم یہاں؟ مناہل اُس کے ہاتھ سے جیکٹ لیتی حیرانی کا تاثر دینے لگی۔

جی آپ بھی تو ہیں یہاں۔ عریش ایک نظر ٹونی پہ ڈالتا اُس کو جواب دینے لگا۔

میں تو یہاں ہر سنڈے کو آتی ہوں۔ مناہل نے ایسے بتایا جیسے جانے وہ کیا کارنامہ انجام دیتی ہو۔

میں گھر واپس جا رہا تھا تو سوچا آپ سے پوچھ لوں رات بھی ہونے والی ہیں آپ کو گھر چلنے جانا چاہیے نہیں۔ عریش کی بات پہ مناہل کو کچھ یاد آیا تو اُس نے اچانک سے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

اوہاں ہارا اچھا ہوا تم نے یاد کروا دیا موم نے کہا تھا جلدی واپس آنا اور میں ابھی تک یہاں ہوں۔ مناہل عجلت بھرے لہجے میں کہتی اپنی جیکٹ پہننے لگی۔

تو کیا ہوا ابھی رہتے ہیں یہاں میں ڈراپ کر دوں گا ناٹ آ بِگ ڈیل۔ ٹونی اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر بولا عریش کی چُبھتی نظریں ٹونی کے ہاتھ میں تھی

نو پھر کبھی۔ مناہل نے انکار کیا۔

میں ڈراپ کر دوں؟ٹونی نے کہا جب کی عریش باہر چلا گیا تھا۔

میری گاڑی ہے باہر۔ مناہل اُس کو جواب دیتی باہر آئی تو پریشان ہوئی۔

اونو شٹ یہ کیا ہو گیا؟ مناہل نے اپنی گاڑی کا ٹائر پیکچر دیکھا تو خود سے بولی۔

کیا ہوا؟اپنے پیچھے عریش کی آواز سن کر وہ جھٹکے سے پلٹی۔

نتھنگ بس میری گاڑی کے ٹائر کی ہوا نکل گئ۔ مناہل نے بتایا

او پھر آپ گھر کیسے جائے گی؟ عریش نے پوچھا

ٹونی سے کہتی ہوں وہ ڈراپ کر دے گا۔ مناہل کندھ اُچکا کر بولی

میں چھوڑ دیتا ہوں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

شیور؟ مناہل کو اُس کی پیش کیش بُری نہیں لگی۔

یس۔ عریش نے کہا۔

او کے چلو پھر پر ڈرائیونگ تیز کرنا۔ مناہل اُس کو چلنے کا اِشارہ کرتی ہوئی بتانے لگی۔

یہ ٹونی جس کو آپ بولتی ہیں ویسے اُس کا کیا اصل نام نہیں کوئی! وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو عریش نے پوچھا

ہے نہ اُس کا نام طاہر ہے جو کی اولڈ فیشن ہیں اِس لیے ہم سب اُس کو ٹونی نام سے پُکارتے ہیں۔ مناہل نے بتایا

جو کی کتوں کا نام ہوتا ہے۔ عریش کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

ایکسکیوزمی؟ مناہل کو سمجھ نہیں آیا

کچھ نہیں۔ عریش سٹپٹا کر بولا۔

ہمم۔ مناہل اتنا کہتی کھڑکی کی جانب چہرہ کیے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

آپ کا گھر آ گیا۔ عریش گاڑی رُک کر بولا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔ مناہل اُس کا شکریہ ادا کرتی اپنے گھر کے اندر جانے لگی عریش کی نظروں نے تب تک اُس کا پیچھا کیا جب تک وہ بڑا گیٹ پار نہ کر گی اُس کے جانے کے بعد عریش نے اپنی گاڑی ریورس کی۔

ٹونی تم بہت لیٹ گھر آئے ہو۔رات کے دو بجے جب ٹونی نشے میں دھت اپنے گھر آیا تو اُس کا باپ جو شاید اُسی کے انتظار میں تھا اُس کو دیکھ کر بولا

صبح بات ہو گی ڈیڈ۔ٹونی اپنا ہاتھ اُپر کرتا بول کر سیدھا کمرے میں داخل ہوا جہاں اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا اُس کے ہاتھ مار کر سوئچ بٹن آن کیے تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔

تم کون ؟ٹونی نے اپنے کمرے میں کسی اور کو دیکھا تو بار بار اپنے سر جھٹک کر ٹھیک سے اُس کو دیکھنے کی کوشش کرتا پوچھنے لگا کیونکہ نشے میں ہونے کی وجہ سے اُس کو بس یہ یہ نظر آرہا تھا کے سامنے والا بلیک ہڈی میں ملبوس ہے۔

تم سے پوچھ رہا ہوں۔ٹونی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اُس کے روبرو کھڑا ہوا تو سامنے والے نے بنا کچھ کہے جیکٹ میں چُھپا اپنا ہاتھ آگے کیا جہاں چاکوں موجود تھا اُس کو دیکھ کر ٹونی کی رنگت فق ہوئی۔

ک ک

ٹونی ہکلاتا کچھ کہنے والا تھا جب نقاب پوش بنا اُس کی سُنے اُس کے ہاتھ پہ بے رحمانہ انداز میں چاکوں سے وار کیا تو اُس کے منہ سے دلخراش چیخ نکلی جو اپنے کمرے میں موجود اُس کے باپ نے بھی سُنی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 7

ٹونی کیا ہوا میرے بیٹے؟ ٹونی کا باپ ذاکر صاحب نے اُس کے کمرے میں قدم رکھا تو اُس کو نیچے بے ہوش پڑے ٹونی کو دیکھا تو فورن سے اُس کے پاس آئے مگر فرش پہ پڑے خون کو دیکھ کر وہ آنکھیں پھاڑ کر ٹونی کا ہاتھ دیکھنے لگے جہاں سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا انہوں نے کمرے کے چاروں اطراف نظر گُھمائی جہاں کوئی نہیں تھا مگر کُھلی ہوئی کھڑکی سے وہ اتنا جان گئے کے یہاں جو کوئی بھی تھا وہ اب واپس چلا گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیاوہ بھی تمہیں ایسے دیکھتی ہے جیسے تم دیکھ رہے ہو؟ عریش جو کیفے میں بیٹھا مسلسل مناہل کو دیکھ رہا تھا چاہت کی آمد پہ ہڑ بڑاتا اپنی عینک ٹھیک کرنے لگا۔

ایک بات کہوں لڑکیان بار بار اپنا ڈوپٹہ ٹھیک نہیں کرتی ہو گی جتنا تم ایک منٹ میں بار بار اپنی عینک ٹھیک کرتے ہو۔ چاہت نے اُس کی رنگت سرخ ہوتی محسوس کی تو شرارت بھرے لہجے میں اُس سے کہا

یہ طنز تھا؟ عریش نے پوچھا

نووے بلکل بھی نہیں تم اتنے کیوٹ ہو میں بھلا پاگل ہوں جو تم پہ طنز کروں گی۔ چاہت نے فورن سے اپنے ہاتھ کھڑے کیے۔

میں کیوٹ نہیں مجھے ایسا مت بولا کرو۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

آئے نواب تم کہو گے میں بڑا ہوں لالی پاپ کھانے والا بچہ نہیں تو میں پہلے سے بتا دوں مانا کے تم لالی پاپ کھانے والے بچے نہیں پیزا برگر کھانے والے ڈیشنگ پرسنالٹی کے مالک ہو مگر تمہیں دیکھ کر کیوٹ کہنے کا دل چاہتا ہے باقی نام بعد میں آتے ہیں تم سوچتے ہو گے تمہیں ہر کوئی کیوٹ کیوں کہتا ہے تو میں بتا دوں وہ اِس لیے کے تمہاری یہ عینک بہت

پیاری ہے دوسری بات تم خود بھی پیارے ہو یہ تم پہ سوٹ بھی کرتی ہے اور جب تم بار بار اپنی عینک ٹھیک کرنے والا ہاتھ عینک ٹھیک کرنے کے بعد وہ بالوں میں پھیرتے ہو تو سچی کمال کے لگتے ہو۔چاہت اُس کو دیکھ کر بنا سانس لیے پٹر پٹر بولنے لگی عریش بس ہونک بنا اُس کی زبان کے جوہر دیکھ رہا تھا۔

انسان کو اتنا باتونی بھی نہیں ہونا چاہیے۔عریش عادت سے مجبور اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا۔

ایک فری ایڈوائیز دوں؟چاہت اُس کی بات کا بُرا مانے بنا بولی

میں نہ کہوں گا تو کونسا آپ نہیں دے گی۔عریش سر جھٹک کر بولا

کیوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ کلیور بھی ہو۔چاہت ایمپریس ہوتی زور سے اپنا ہاتھ اُس کے بازوں پہ مارا جس سے عریش ضبط کرتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

ایڈوائیز دے اور جائے۔عریش اپنا بازوں سہلاتا اُس سے بولے

بڑے ہی کوئی نازک مزاج ہو خیر میں یہ کہنے والی تھی یہ جو ون سائیڈ لو ہوتا ہے نہ وہ گلے کی ہڈی کی طرح ہوتا ہے جس کو نہ انسان اُگلتا (پا سکتا) سکتا ہے اور نہ نگل (بھول) سکتا ہے

میں تمہیں اِس لیے بتا رہی ہوں کیونکہ میں خود اِس منزل کی مسافر ہوں۔ چاہت نے ہمدرد بھرے لہجے میں کہا

اِس کشتی کا مسافر ہوتا ہے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کا آخری جُملا دُرست کرنے لگا تو چاہت تپ اُٹھی۔

تم سب بس میری اُردوں ٹھیک کرتے رہنا میرے جُملے پکڑتے رہنا پر میری بات کو سیریسلی نہ لینا۔ چاہت ناک منہ چڑھاتی رخ موڑ کر بولی تو عریش سمجھ نہیں پایا یہ اچانک اُس کو ہو کیا گیا مگر اُس نے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں لی تبھی وہاں دانیال بھی آ گیا۔

گائیز ایک بیڈ نیوز ہے۔ دانیال کیفے آتا عریش اور وہاں بیٹھے اپنے کلاس فیلوز سے بولا جن کے ساتھ چاہت بھی بیٹھی ہوئی تھی اُس کی آواز پہ دور بیٹھی مناہل بھی متوجہ ہوئی۔

کونسی نیوز؟ چاہت نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

ٹونی ہے نہ ہماری یونیورسٹی کا نیو اسٹوڈنٹ کسی نے اُس کے گھر جا کر اُس پہ حملا کیا۔ دانیال نے بتایا

ٹونی تو کوئی اسٹوڈنٹ نہیں ہماری یونیورسٹی میں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

ارے وہی ٹونی مناہل کا دوست۔دانیال نے کہا تو سب کی زبانوں سے اوو نکلا

اومائی گوڈ وہ ٹھیک تو ہے؟ مناہل نے پریشانی سے پوچھا

ہسپتال میں ایڈمٹ ہے ہم جائے گے عیادت کے لیے ویسے خطرے والی بات نہیں اُس کا بس ہاتھ زخمی ہوا ہے۔دانیال نے اُس کو تسلی کروائی جب کی عریش کو اُس کا یوں ٹونی کے لیے پریشان ہونا پسند نہیں آیا تھا

ہاتھ زخمی ہے تو اِس میں ایسی بھی کیا بات جو ہسپتال ایڈمٹ ہو گیا پٹی کر دیتا خود ہی۔عریش نے اپنی رائے دنیا ضروری سمجھا

وہی تو کونسا کسی نے اُس کا سر پھاڑا جو ہسپتال ایڈمٹ ہو گیا خوامخواہ فضول خرچہ۔چاہت عریش کی بات سے متفق ہوئی۔

ٹونی اتنا سویٹ ہے کسی کی اُس سے کیا دشمنی جو رات میں اُس پہ حملا کر دیا وہ بھی اُس کے گھر جا کر ہم کل ساتھ تھے تب تو وہ بلکل ٹھیک تھا میں ٹونی کو جانتی ہوں وہ بہت سویٹ ہے۔مناہل کو ٹونی کا بہت افسوس ہوا

شاید جس نے حملا کیا ہو اُس کو شو گر کا مسئلہ ہو۔ عریش کی بات اور اُس کا بولنے کا انداز دیکھ کر چاہت کو اتنی سیریس سچویشن میں ہنسی آ گئی۔

اِٹس ناٹ فنی یار۔ مناہل کو چاہت کا اِس قدر ہنسنا پسند نہیں آیا

سوری یار وہ بس میں عریش کی معصومیت پہ ہنس رہی تھی کیا پتے کی بات کی اُس نے جب تم نے سویٹ کہا تو عریش نے شو گر بولا مطلب سیریسلی۔ چاہت اتنا بول کر پھر سے ہنسنے لگی تو عریش اپنی جگہ چور سا بن گیا۔ دانیال نے تاسف سے چاہت کو دیکھا۔

میرے خیال سے ہمیں ہوسپٹل جانا چاہیے ٹونی سے ملنے۔ مناہل چاہت اور عریش کو اگنور کرتی دانیال سے بولی

ہاں لیٹس گو یونی کے باقی لوگ بھی جا رہے ہیں ہمیں بھی چلنا چاہیے۔ دانیال اُس کی بات سے متفق ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہم بھی چلے گے۔ چاہت سنجیدہ ہوتی ہوئی بولی

انا نہیں آئے گی کیا آج یونی؟ مناہل نے انا کو نہیں دیکھا تو چاہت سے پوچھا

کل تو اُس نے اپنی لیو کا مجھے نہیں بتایا تھا شاید وہ نہ آئے خیر ہمیں اب نکلنا چاہیے۔چاہت نے کہا

ہمم چلو۔دانیال نے کہا تو سب نے سر اثبات میں ہلایا

نکمی کی نکمی رہنا تم۔بلقیس بیگم آٹے کا ستیاناس کرتی انا سے بولی

کیا نکمی آپ کو گناہ ملے گا یوں آٹے کو مجھ سے ضائع کروا رہی ہیں۔انا اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بلقیس بیگم کو بولی۔

دیکھ انا تیری نانی لکھنو سے آ رہی ہے میں نے وہاں بڑی بڑی باتیں چھوڑی ہوئی ہیں کے انا کو سب کچھ آتا ہے اب اگر تو نے اُن کے سامنے اپنے پھوہڑ اپنا مظاہرہ کیا تو اپنا حال سوچ لیو۔بلقیس بیگم دھمکی آمیز لہجے میں اُس سے بولی

www.novelsclubb.com

بڑی بڑی باتیں چھوڑتے وقت آپ کی نظروں کے سامنے میرا چہرہ نہیں آیا اور آپ کیوں کرتی ہیں ایسا آپ کی جھوٹی باتوں کا خمیازہ بھگتنا مجھے پڑتا ہے۔انا بیزار سی شکل بنائے بولی

زیادہ باتیں مت بگاڑو جلدی سے کام کرنا سیکھو۔بلقیس بیگم نے کہا

ایک آٹا تو گوندھا آتا نہیں کوئی اور کام کیا خاک کرنا ہے میں نے آپ کو بس میرا یونی بند کروانا ہوتا ہے کیا ہوتا اگر آپ اپنے میکے والوں کو بتاتی میری بیٹی کو بس چائے کا پانی چڑھانا آتا ہے اور دوسرا انڈا بوائل کرنا آتا ہے یقین جانے کوئی کچھ نہ کہتا اُن کو پتا تھا میں آپ کی بیٹی ہو کوئی خاص امیدیں مجھ سے نہیں لگاتے وہ۔انا اپنے ہاتھ آٹے سے ہٹاتی اُن سے بولی۔

زبان بہت چلنے لگی ہے تمہاری اگر اتنے ہاتھ چلاؤ تو زیادہ بہتر ہو گا تمہاری صحت پہ۔بلقیس بیگم تو اُس کی بات پہ تپ اُٹھی۔

ناجانے وہ کونسی مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بچوں سے کہتی ہیں بیٹا جان سے چلے جانا مگر جھوٹ نہ بولنا اور یہاں ایک ہماری اماں محترمہ ہے جو خود جانے کتنے جھوٹ کے گولا باری برساتی ہیں۔انا اتنا کہہ کر رُکی نہیں تھی فورن سے کچن سے بھاگی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھاگ کہاں رہی ہیں تو رُک میں بتاتی ہوں وہ کونسی مائیں ہوتی ہیں۔بلقیس بیگم اپنی چپل پیروں اُتارتی انا کے پیچھے بھاگی مگر تب تک خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی۔

کیاوہ دیکھنے میں اتناخطرناک تھاجو تم ہاتھ کی چوٹ کے درد کے بجائے ڈر کر بے ہوش ہو گئے؟ چاہت رازدرانہ انداز میں ٹونی سے بولی جو ابھی تک ڈرا سہما تھا۔

یار چاہت کیوں بے چارے کو ڈرا رہی ہو۔ دانیال نے چڑ کر چاہت سے کہا جو جب سے ہسپتال آئی تھی تب سے اُلٹے سوال کر کے سب کو پریشان کر رہی تھی کسی اور کو بولنے کا موقع دیئے بنا

ڈرا کہاں رہی ہوں میں تو بس عیادت کرنے آئی تو اچھے سے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ چاہت منہ بسور کر بولی

ٹونی تم چاہت کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کل تو تم بلکل ٹھیک تھے پھر یہ حملہ کیسے اور کیوں کس نے کیا؟ مناہل نے بھی سوالوں میں حصہ ڈالا

مجھے نہیں پتا کون تھا اور میرے ساتھ کیوں کیا ایسا اور تم چاروں مجھے ڈپریشن میں مبتلا کر رہے ہو۔ ٹونی تقریباً چیخ کر بولا

میں نے تو ایسا کوئی سوال نہیں کیا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

اور میں نے بھی یہ فضول سوالات کرنا تو لڑکیوں کی عادت ہوتی ہے۔دانیال نے عریش کی ہاں میں ہاں ملائی۔

میں آرام کرنا چاہتا ہوں تم سب جاؤ پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں۔ٹونی نے اُن کو باہر کا راستہ دیکھا کر کوفت سے بولا

عجیب آدمی ہو یار کیا مہمانوں سے کوئی ایسا سلوک کرتا ہے ایک تو ہم اپنی کلاسس چھوڑ کر تمہاری عادت کو آئے ہو اور ایک تم ہو جس کے مزاج ہی نہیں مل رہے اور مناہل خوامخواہ تمہیں سویٹ بول رہی تھی تم تو سڑوں ہو اور حملا آور کو کوئی شوگر کا مسئلہ بھی نہیں ہو گا اچھا کیا اُس نے جس نے تمہارا ہاتھ کاٹنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی مجھے وہ اگر ایک بار مل جائے تو میں کہوں گی اُس کو تو اگلی بار ہاتھ کاٹنے کی پریکٹس ٹھیک سے کرے تاکہ خون نہ نکلے بلکہ سیدھا ہاتھ نکلے۔چاہت تو اُس کی بات اور انداز پہ بھڑک اُٹھی تبھی بنا کوئی لحاظ کیے بولتی چلی گئ

مناہل سمجھا دوں اپنی دوست کو۔ٹونی تو اُس کی باتوں سے ڈر ہی گیا جب کی اُس کی حالت پہ دانیال نے مسکراہٹ ضبط کی۔

نوٹونی تم نے واقع ہم سے مس بیہیو کیا ہے میرا دماغ خراب تھا جو تمہاری عادت کو آئے۔ مناہل تاسف سے اُس کو دیکھتی باہر کی جانب بڑھی۔

ہونہہ۔ چاہت اپنے بال جھٹک کر مناہل کے پیچھے چلی گئ۔

گیٹ وِل سون۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بول کر خود بھی باہر چلا گیا۔

ڈرو نہیں اب کوئی نہیں آئے گا۔ دانیال بھی بول کر باہر باہر کی جانب لپکا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق آج لانگ ڈرائیو پہ چلے ؟علیزے اپنے ہاتھوں پہ نیل پالش لگاتی کال پہ بُراق سے بولی'فون اُس نے اپنا اسپیکر پہ چھوڑا ہوا تھا۔

آج میں بزی ہو۔ بُراق جو اپنے آفس میں بیٹھا تھا اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

یار بُراق کبھی تو اپنی روٹین چینج کر لیا کرو میرا اتنا دل تھا۔ علیزے اُس کے انکار پہ بُرا مان کر بولی۔

تم اپنی فرینڈز کے ساتھ چلی جاؤ میں نہیں آسکتا کیونکہ میری اہم میٹنگز ہیں اُس کے بعد مجھے گھر پہ جانا ہے چاہت کو ٹیوشن جو دیتا تھا۔ بُراق نے مصروف انداز میں بتایا۔

ایک تو یہ چاہت بُراق مجھے سمجھ نہیں آتا اُس کی پڑھائی کا ٹھیکا تم نے اپنے سر کیوں لیا خوامخواہ تمہارا وقت ضائع کرے گی اور کچھ نہیں کرنا اُس نے۔ علیزے کوفت بھرے لہجے میں بولی۔

وہ میرا مسئلہ ہے علیزے میں نے اگر یہ فیصلہ لیا ہے تو کچھ سوچ کر لیا ہے۔ بُراق سنجیدگی سے بولا

آئے نو بٹ میں کہنا چاہ

مجھے کام ہے کچھ پھر بات ہو گی بائے۔ علیزے کچھ کہنے والی تھی جب بُراق اُس کی بات درمیان میں کاٹتا اپنی بات کہنے کے بعد کال کٹ کر دی جس پہ علیزے دانت کچکچا کر رہ گئ

❤❤❤❤❤❤❤

کہی باہر چلے۔ فیضل صاحب اپنے گھر کی چھت پہ کھڑے سامنے والی چھت پہ موجود شیلا بیگم سے بولی۔

انا گھر پہ ہیں۔انہوں نے آہستہ آواز میں بتایا

آج سے کئی سال پہلے جب کہتا تھا تو کہتی تھی ابا گھر پہ ہیں اور اب یہ انا۔ فیضل صاحب خاصا بدمزہ ہوئے۔

جی ہاں کیونکہ تب میرے دادا صاحب کا زمانہ تھا اور اب میرا زمانہ ہے۔ان دونوں کی ملاقات ہو اور انا کی اینٹری نہ ہونا ممکن سی بات تھی۔

تم کہاں سے ٹپک آتی ہو کیا تمہیں کوئی کام نہیں ہوتا سوائے ہماری جاسوسی کرنے کے۔ فیضل صاحب اُس کو گھور کر بولے۔

آپ دونوں اگر اپنی حرکتوں سے باز آجائے نہ تو مجھے ایسا کرنے کی مجھے ضرورت ہی نہ پڑے۔انا نے اُنہیں کے انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

انا نیچے جاؤ تم۔شیلا بیگم نے اُس سے کہا

میں نہیں جارہی آپ کو میرے ساتھ جانا ہو گا۔انا نے ضدی لہجے میں کہا

میں تم سے بڑی ہوں تم وہ کروں گی جو میں کہوں گی۔شیلا بیگم نے رعب سے کہا

بڑی آپ گھر پہ ہیں ابھی آپ مجرم ہیں ایک نامحرم سے آنکھ مٹکا کرنے کے جرم میں میں آپ کا چھت پہ آنا معطل کر دیا جاتا ہے۔انا نے گردن تان کر کہا

ایسا ظلم نہ کرنا میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گا۔شیلا بیگم سے زیادہ اِس بات کا صدمہ فیضل صاحب کو لگا۔

آپ سے معافی مانگ کون رہا ہے اور آپ چلے بہت گپ شپ کر لیا۔انا فیضل صاحب کو جواب دیتی شیلا بیگم سے بولی اور ہمیشہ کی طرح اُن کو زبردستی اپنے ساتھ لیکر چلی گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت گاڑی بُراق کے گھر کے پاس رُکواتی تیز تیز قدموں کے ساتھ گھر کے اندر کی طرف بڑھی آج وہ آنا تو جلدی چاہتی تھی مگر دیر ہو گئ تھی کچھ اُس کی غلطی تھی کہ کچھ ڈرائیور کی اور پھر ٹریفک کا مسئلا بھی ہو گیا تھا اور اب اُس کو پتا تھا بُراق اُس کی تازہ ترین بے عزتی ضرور کرے گا وہ اور ہمیشہ کی طرح اپنے ڈھیٹ ہونے کا ثبوت بھی پیش کرے گی۔چاہت ابھی ڈرائینگ روم جانے والی تھی کے اُس کی نظر لاؤنج میں بیٹھے بُراق پہ پڑی تو اُس نے اپنے قدم لاؤنج کی جانب بڑھائے

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ چاہت لاؤنج کے دروازے کے پاس کھڑی اُس سے اجازت طلب ہوئی۔

نہیں۔ جواب بُراق نے سرد سپاٹ انداز میں فورن سے دیا تھا۔

ہائے اللہ کیوں اتنی دور سے آئی ہوں پڑھنے کے لیے اور ایسے ہی چلی جاؤں یہ تو ناانصافی ہوئی۔ چاہت جلدی سے لاؤنج میں آتی اُس سے بولی

چاہت تمہاری ٹیوشن کا ٹائم چار بجے ہے اور تم پانچ بجے آئی ہو تمہارے خیال میں شاید میں کوئی دنیا جہان کا ویلا انسان ہوں جو تمہارا جب دل چاہے آجاتی ہو کوئی وقت کی پابندی ہوتی ہے۔ چاہت کی بات پہ بُراق سخت لہجہ اختیار کر کے بولا

ہائے اللہ چاہت نام کتنی چاہت سے لے رہے ہیں اگر ایسا ہی رہا تو میں نے جو تھوڑا بہت مشکل سے یاد کیا ہے اور وہ بھی بُھل جانا۔ چاہت یک ٹک اُس کی جانب دیکھ کر سوچنے لگی۔

اوہیلو تم سے بات کر رہا ہوں۔ بُراق نے چٹکی بجا کر اُس کو ہوش میں لانا چاہا

جی میں سن رہی ہوں آپ کیا بول رہے ہیں؟ ہڑبڑاہٹ میں جانے وہ کیا بول گی اُس خود بھی اندازہ نہیں ہوا۔

میں پوچھ رہا ہوں کیسی ہو کھانا کھا کر آئی ہو یا یہاں کھاؤں گی۔جواب میں بُراق نے میٹھا سا طنز یہ کیا جس پہ وہ کھسیانی سی ہو گئ۔

آپ مزاق بہت اچھے کر لیتے ہیں۔چاہت مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

میں سیریس ہوں چاہت تم کیوں ہوا تنی لاپرواہ بائیس سال کی ہو مگر ایک تمہارا لا بالی پن ہے جو جانے کا نام تک نہیں لیتا۔بُراق نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

سوری آئیندہ وقت پہ آؤں گی۔چاہت معصوم شکل بنائے بولی تو بُراق نے اُس کی معصوم شکل دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

بیٹھو۔بُراق خود بیٹھتا اُس کو بھی بیٹھنے کا اِشارہ کرنے لگا۔

شکریہ۔چاہت مسکرا کر کہتی صوفے پہ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

بوکس دو اپنی۔بُراق نے کہا تو چاہت نے جلدی سے بوکس اپنی اُس کو دی۔

چچی جان نہیں گھر پہ؟چاہت نے صلحہ بیگم کو آس پاس نہیں دیکھا تو پوچھا۔

امی اِس وقت آرام کرتی ہیں۔بُراق نے بتایا

اچھا۔چاہت نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

تم کچھ کھاؤں گی؟ بُراق اُس کی کتاب پہ نظریں جماتا پوچھنے لگا۔

ہاں نہ مجھے بہت بھوک لگی ہے کھانا نہیں کھا کر آئی آپ ایسے کرے کسی ملازم کو بریانی آلو کی چپس لانے کا کہے ساتھ میں جوس وغیرہ کباب چکن کڑاہی یہ سب اگر پیٹ بھرا ہوا ہو گا تو پڑھائی بھی اچھے سے ہو جائے گی۔چاہت تو جیسے بُراق کے پوچھنے کے انتظار میں تھی۔

کتنے وقت سے بھوکی ہو؟ بُراق اُس کے فرمائشی پروگرام کو سن کر حیرت سے بولا۔

دوپہر سے اور آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں میرے اپنے چاچا کا گھر ہے تکلف تھوڑی کروں گی وہ تو ابھی بھوک کی وجہ سے کھانوں کے نام ٹھیک سے نہیں آرہے ورنہ ٹھیک سے بتاتی۔چاہت بُراق کی خود پہ نظریں محسوس کرتی ہوئی بولی۔

وہ میں بھی سوچو آلو کی چپس کا اور بریانی کا ایک ساتھ کسی کو کھاتا نہیں دیکھا۔بُراق نے طنزیہ کیا۔

آپ ڈائیٹ کو نشئس ہیں تبھی ایسی چیزیں نہیں کھاتے ورنہ آلو کی چپس کھانے کے بعد بریانی کھانے کا ایک الگ مزہ ہے۔چاہت اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے بولی۔

میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا پہلے پڑھ لو اُس کے بعد کھانا کجھ۔بُراق نے کہا

اگر یہی کرنا تھا تو پوچھا کیوں۔چاہت کا منہ بن گیا۔

فرزانہ چاہت میڈم کے لیے کجھ کھانے کا لاؤ۔بُراق اُس کی ڈرامے بازی پہ سر جھٹکتا ملازمہ سے بولا تو چاہت کی باچھیں خوشی کے مارے پھیل سی گئ۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 8

کچھ منٹس بعد فرزانہ کھانا لیکر آئی تو چاہت نے جلدی سے ٹرے اپنی جانب کِھسکائی اور مگن انداز میں کھانے میں مصروف ہو گئی بُراق بس حیرت سے اُس کو دیکھ رہا تھا جس کے کھانے کا انداز چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کے جیسے اُس نے زندگی میں پہلی بار کھانا دیکھا تھا۔

چاہت یار آہستہ کیا ہو گیا ہے کیوں ندیدوں کی طرح کھانے پہ ٹوٹ پڑی ہو۔ بُراق کہے بنا نہ رہ پایا۔

کیوں کھانے کے لیے پیٹ بس ندیدوں کے لیے ہوتا ہے عام انسان کے پاس نہیں ہو سکتا۔ چاہت بڑے آرام سے کہتی جوس کا گلاس پینے لگی۔

آپ کھائے گے ؟ چاہت کو اچانک سے خیال آیا تو پوچھا اُس کی بات پہ بُراق نے اپنی نظریں ٹرے بھی ڈالی جہاں اُس کے لیے ایسا کچھ کھانے کا بچہ نہیں تھا جو چاہت اُس سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بڑا جلدی خیال آ گیا۔ بُراق نے طنز یہ کیا۔

خیال دیر آیا یا سویر غنیمت جانے کے آیا پر خیر آپ ٹھیرے ڈائیٹ کونشئس ہم غریبوں والا کھانا کیوں کھائے گے۔ چاہت پٹر پٹر بولتی اپنے ہاتھ صاف کرنے لگی۔

فرزانہ برتن اُٹھالو غریب عرف چاہت آفندی کھانا نوش کر چکی ہیں۔ بُراق چاہت کو گھورتا دوبارہ سے ملازمہ کو آواز دینے لگا جو اُس کی ایک ہی پُکار پہ حاضر ہو گئی تھی۔

سُنو فرزانہ کھانا تو تم نے اچھا بنایا تھا مگر بریانی کے ساتھ رائتہ دینا بھول گئی تھی اگلی بار یاد سے پہلے رائتہ میرے سامنے کرنا اُس کے کچھ اور وہ کیا ہے نہ بنا رائتے کے چاول پھیکے پھیکے سے لگ رہے تھے۔ فرزانہ برتن اُٹھانے لگی تو چاہت نے کہا

پوری بریانی کی پلیٹ چٹ کرنے کے بعد تمہیں خیال آیا ہے کے رائتہ نہیں تھا اور چاول پھیکے پھیکے سے لگے اُس کے باوجود بھی ایک دانہ تک نہیں بچایا یقیناً اگر رائتہ ہوتا تو یہ پلیٹ بھی نہ بچتی۔ بُراق چاہت کی بات پہ تپ اُٹھا۔

آپ کو کسی نے مینرز نہیں سیکھائے کے جب دو لوگ آپس میں بات کر رہے ہو تو بیچ میں بولا نہیں کرتے۔ چاہت نے فرزانہ کو ہنستے دیکھا تو اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے بولی۔

حد سے بڑھنے کی ضرورت نہیں پڑھنے آئی ہو تو اُس پہ فوکس کرو۔ بُراق نے آنکھیں دیکھائی تو چاہت چہرے کے ہزار زاویئے بنانے لگی۔

تم نے بتایا نہیں سو مل تمہیں کیسی لگی؟اُجالا بیگم نے عریش سے پوچھا جو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا۔

وہ اپنا نام صنم بتا رہی تھی اور آپ اُس کو سو مل بول رہی ہیں۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

سو مل یا صنم کیا فرق پڑتا ہے ہیں تو دونوں نام ایک بندی کے نا تم بس یہ بتاؤ وہ لگی کیسی تمہیں۔اُجالا بیگم متجسس لہجے میں بولی۔

ٹھیک تھی۔عریش نے کہا

بات آگے بڑھاؤ پھر میں؟اُجالا بیگم خوش ہوتی بولی۔

میں شادی نہیں کروں گا پہلے سے بتا چُکا ہوں پھر بار بار ایک بات کا تذکرہ کیوں؟عریش جھنجھلا کر بولا

www.novelsclubb.com

میرا بیٹا میری پسند کی ہوئی لڑکی سے شادی کرے گا۔اشرف صاحب گھر میں داخل ہوتے اُن کی باتیں سُن چُکے تھے تبھی بولے۔

رئیلی تمہیں لگتا ہے میں ایسا ہونے دوں گی۔اُجالا بیگم طنزیہ بھری نظروں سے اُن کو گھور کر بولی۔

تم سے پوچھ کون رہا ہے۔اشرف صاحب نے کوفت سے اُن کو دیکھا۔

شادی کس سے کرنی ہے کس سے نہیں یہ میرا اپنا فیصلہ ہو گا میں اِس معاملے میں آپ دونوں کو انوالو بلکل نہیں کروں گا کیونکہ مجھے پتا ہے آپ لوگوں کی پسند کیسی ہو گی۔عریش اُن دونوں کی لڑائی میں مُداخلت کرتا بول کر رُکا نہیں تھا۔

تمہاری طرح زبان دراز ہے عریش تمہارا تو پورا خاندان ہی جاہلوں سے بھرا پڑا ہے۔اشرف صاحب نے نخوت سے اُن کو دیکھ کر کہا

جی جی آپ کے خاندان والے تو تبلیغ کے ڈھول بجاتے ہیں گونگے بہرے ہیں ہونہہ۔اُجالا بیگم اُن کو کرارہ جواب دیتی واک آؤٹ کر گئی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟انا نے دانیال کو اپنے گھر کے لان میں دیکھا تو مشکوک نظروں سے اُس کو گھور کر پوچھنے لگی۔

اپنی یہ بٹن جیسی آنکھیں نیچے کرو اور میری بات غور سے سُنو وہ بھی کان کھول کر۔دانیال کہنیوں کے کف فولڈ کرتا رعب سے اُس کو بولا

اوہیلو چلغوزے کی شکل والے تم ہو کون جو میں بات سُنوں وہ بھی کان کھول کر میرے دن اتنے بُرے بھی نہیں آئے سمجھے تم۔انا نے لڑاکا انداز میں کہا

میں تمہیں چلغوزے کی شکل والا لگتا ہوں خود کیا ہو تم چلاک لومڑی سڑی ہوئی بالیووڈ کی ہارر فلم کی ڈائن آتما جن بھوتنی۔دانیال کا اپنے لیے نام سن کر صدمے کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا تبھی اُس کو نت نئے لقبوں سے نوازنے لگا۔

ساتھ میں اگر دونوں کو رکھے گے تو چلغوزہ تم سے زیادہ بہتر ہو گا اور خبردار جو تم نے میری شان میں کوئی گُستاخی کی بھی تو آتما بوتنی جن یہ سب تم اور تمہاری بیوی ہو گی میری خوبصورت سے مقابلہ تو ایشوریا رائے تک نہیں کر سکتی تم کس کھیت کی مولی ہو۔انا ناک سکوڑ کر کہا

خوشفہمی کی دُکان میں تم سے بس یہ کہوں گا شیلا بی بی سے کہو دانیال اُن کا انتظار کر رہا ہے جلدی سے تیار ہو کر آئے۔دانیال سر جھٹک کر بولا

سُنو مسٹر مچھر دانی میری دادی کا نام ذرہ تہمیز سے لیا کرو دوبارہ اُنہیں بی بی کہا نہ تو اپنا حشر سوچ لیو دوسری بات اُن کا نام شیلا ضرور ہے مگر وہ شیلا کی جوانی والی قطرینا کیف نہیں جو تیار ہو کر تمہارے ساتھ چل پڑے گی۔انا تو تپ اُٹھی۔

دیکھو بھٹکی ہوئی آتمایوں پیار کرنے والوں کے درمیان آکر تمہاری آتما کو چین تو آنا تو تو اچھا نہیں میرے دادا اور تمہاری دادی کا ملن ہو جائے کیا پتا اُس سے تمہاری بھٹکی ہوئی آتما کو چین آجائے۔دانیال اُس کے کندھے پہ بازوں رکھتا دوستانہ انداز میں بولا تو انا کے سر پہ لگی اور تلوؤ پہ بُجھی۔

ڈونٹ کراس یو ئر لمیٹس اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے بھٹکی ہوئی آتما کہنے کی۔انا اُس کا بازوں ہٹاتی غصے سے بپھری ہوئی۔

جس طرح تم اُن دونوں کی ملاقات میں ٹپک پڑتی ہو نہ اُس سے تو یہی گُمان ہوتا ہے تم سو سال ہزار سال کی بھٹکی ہوئی آتما ہو جس کو اپنا پیار نہیں ملا تو وہ اب کسی اور کا پیار دیکھ کر جل جاتی ہے اور درمیان آجاتی ہے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی۔دانیال بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں دانی مانی کانی نانی۔انا اپنی چپل اُتار کر اُس کے نام کا ستیاناس کر کے بولی۔

چپل کو دور کرو مجھ سے انا منا تنا فنا۔دانیال اپنے قدم پیچھے کی جانب کِھسکاتا اُس کو بولا جواب میں انا نے چپل اُس کی جانب اُچھالی تو دانیال جلدی سے نیچے جُھک گیا جس سے چپل اُس کو نہیں لگی۔

یااللہ تیرا شکر۔دانیال نے شکر ادا کیا

یہ والا پکا۔انا نے دوسری چپل اُس کی جانب پھینکی تو دانیال نے وہ کیچ کی وہ جوش میں آتا ہاتھ میں پکڑی چپل کو بال سمجھتا کس کرنے والا تھا مگر چپل کا خیال آتے ہی جلدی سے انا کی جانب پھینکی انا جو اِس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی سیدھا اُس کے سر پہ لگی۔

ہاہاہا مزہ آگیا دل گارڈن گارڈن ہو گیا بولے تو باغ باغ ہو گیا۔دانیال زور سے قہقہہ لگاتا اُس سے بولا جب کی انا کا چہرہ غصے سے لال بھبھو ہو گیا تھا۔

دانی۔۔۔۔۔انا دانت کچکچاتی اُس کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

ارے ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔ بلقیس بیگم اور شیلہ بیگم جو بازار جانے کے لیے باہر جانے والی تھی اُم دونوں کو نظروں ہی نظروں میں گولا بالی کرتا دیکھا تو پوچھا۔

فاتحہ پڑھ لے آپ اِس پہ۔انا دانت پیس کر بول کر دانیال کی طرح جانے والی تھی جب شیلا بیگم نے اُس کا بازوں پکڑ لیا۔

لو یو جانِ جہاں۔دانیال شیلا بیگم کو فلائنگ کس دیتا بولا

قیامت کی نِشانی۔ بلقیس بیگم دانیال کی بات پہ اور شیلا بیگم کا لال انار چہرہ دیکھتی کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

دادی چھوڑے مجھے آج مجھے کوئی نہیں رُکے گا۔انا اپنا بازوں آزاد کرواتی اُن سے بولی۔

چھوڑو اب کیا بچوں کی طرح جھگڑا کیا ہوا ہے۔ شیلا بیگم نے اُس کو ڈبٹا

www.novelsclubb.com

ایسے کیسے چھوڑوں اِس زکوٹہ جن نے مجھے آتما بھٹکتی آتما جن بھوتی اور جانے کیا کچھ کہا ہے چپل الگ سے ماری ہے مجھے اور آپ کہہ رہی ہیں میں جانے دوں کبھی نہیں۔انا غصے سے ناک پُھولا کر بولی

انسان ہے کبھی کبھی زبان سے سچ باہر آجاتا ہے ایسے لڑا تو نہیں کرتے نہ پھر۔شیلا بیگم بے دھیانی میں جانے کیا کہہ گئی اُن کو احساس تب ہوا جب دانیال کا قہقہہ سُنا

ہاہاہاہا کیا بات کی ہے شیلا جانی دل کو قرار آیا پہلی بار آیا اوانا او فنا ہو جاوا۔دانیال بانہیں پھیلا کر گانے کی ٹانگ مڑورتا انا کو آگ لگاتا اُن کے گھر سے باہر نکل گیا۔

آپ نے اچھا نہیں کیا۔انا خفگی سے اُن کو دیکھ کر کہتی چلی گئی۔

میری پھول جیسی بچی کو جن بھوتنی کہہ کر ناانصافی کی ہے۔بلقیس بیگم ہاتھ نچا کر بولی۔

تمہاری پھول جیسی بچی کسی بم گولے سے کم نہیں جہاں جاتی ہے بم دھماکا کر کے آتی ہے۔شیلا بیگم سر جھٹک کر بولی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

بُراق تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟بُراق اپنے آفس کا کام کر رہا ہے جب صلحہ بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی۔

کیا مطلب میرے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟بُراق اُن کی بات سمجھ نہیں پایا

تم نے کہا تھا تمہیں چاہت زہر لگتی ہے تو اُس کو ٹیوشن پڑھانے کا مقصد تم تو اُس کو ناپسند کرتے ہو نہ پھر یہ سب کیوں کر رہے ہو چاہت کی اسٹڈی میں تمہارا کیا لینا دینا۔ صلحہ بیگم غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا جو بے تاثر تھا۔

آپ مجھ پہ شک کر رہی ہیں؟ بُراق نے سنجیدگی سے پوچھا

کیا شک کرنے والی بات ہے؟ صلحہ بیگم نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

نہیں وہ میری کزن ہے اُس لحاظ سے میں بس اُس کی مدد کرنا چاہ رہا ہوں۔ بُراق نے جواب دیا۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ صلحہ بیگم کو یقین نہیں آیا۔

ایسا ہی ہے۔ بُراق نے ہلکہ سا مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

اتنی سیڈ۔ چاہت موبائیل میں کوئی ناول پڑھتی رونے لگی۔

ہائے مجھے پتا ہوتا اِس کی اینڈ نگ سینڈ ہو گی تو میں کبھی نہ پڑھتی۔چاہت اب کی ٹیشو پیپر سے اپنی آنکھیں صاف کرتی خود سے بولی۔

اللہ پوچھے اِن رائٹرز سے جو ہم معصوم ریڈرز کو رُلاتی ہیں بندہ ہنسی مزاق دیتا ہے ایموشنز ایک حد تک یہ کیا بات ہوئی کے پڑھنے والوں کو رونے پہ مجبور کر دیا جائے کتنے قیمتی آنسو ہیں میرے جو بے مول ہو رہی ہے۔چاہت کا رونا کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔

انا کو بتاتی ہوں وہ بھی تو روئے میں اکیلے کیوں روؤ دوست اِس دن کام نہیں آئے گی تو کس دن آئے گی۔چاہت خود سے کہتی انا کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

دوسری طرف انا گہری نیند میں تھی جب اُس کا موبائیل رِنگ کرنے لگا مگر اُس کے سوتے ہوئے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی۔

کہاں مر گئی ہے کال اُٹھاؤ انا۔چاہت دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگی مگر تب بھی جواب موصول نہیں ہوا چوتھی بار میں کال اُٹھالی گئی تھی۔

ہیلو انا۔چاہت نے جلدی سے کہا

انا کی بچی یہ وقت ہے کال کرنے کا۔انا جمائی لیتی اُس کو وقت کا احساس دلانے لگی۔

کال کرنے کے لیے وقت تھوڑی دیکھا جاتا ہے بس جب دل کرے انسان کو کرنی چاہیے خیر میری بات سُنو۔چاہت نے بُرا مانے بِنا کہا

چاہت مجھے بہتتتتت نیند آرہی ہے کل بات ہو گی۔انا نے منت کی۔

نہیں نہ یار سُنو تو میں بہت دلچسپی کہانی بتانے والی ہوں سُنو گی تو تمہاری نیند اُڑ جائے گی۔چاہت نے تجسس پھیلایا۔

نہیں نہ مجھے اپنی نیند کو کہی نہیں اُڑانا بلکہ سونا ہے وہ بھی سکون سے اِس لیے کہانی کل تک پینڈنگ پہ کرو گُڈ نائٹ۔انا جلدی سے کہتی کال ڈراپ کر گئ۔

اتنی کمینی دوست اللہ کسی کو نہ دے۔چاہت موبائل کان سے ہٹاتی انا کو کوسنے لگی۔

. . . . . .

. . . . . .

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے میں باقی کچھ کل آفس میں ڈسکس کروں گا۔بُراق سنجیدگی سے کال پہ اپنے مینجر سے بولا

جی ٹھیک ہے سر گڈ نائٹ۔دوسری طرف جیسے کسی کی جان خُلاصی ہوئی۔

ہمممم۔ بُراق اتنا کہتا موبائل سائیڈ پہ کرتا سونے والا تھا جب اُس کی نظر اسکرین پہ واٹس ایپ پہ آن لائن چاہت پہ پڑی تو اُس کے ماتھے پہ لاتعداد بلوں کا جال بچھ گیا۔

یہ ابھی تک جاگ رہی ہے۔ بُراق اُس کے نمبر کو دیکھتا دانت پیس کر سوچ کر اُس کو کال ملانے لگا۔

. . . . . .

چاہت اب واٹس ایپ پہ لوگوں کے اسٹیٹس دیکھ رہی تھی جب اُس کے نمبر پہ کال آئی نمبر کو دیکھ کر اُس نے زور سے آنکھوں کو میچا

جل توں جلال توں آئی بلا کو ٹال توں

جل توں جلال توں آئی بلا کو ٹال توں

www.novelsclubb.com

چاہت کال ریسیو کیے بنا جل تو جلال توں کا ورد کرنے لگی مگر کال آنا بند نہ ہوئی تو اُس نے گہری سانس لی۔

لوں جی آ گئی موصوف کی کال اب پھر پوچھے گے کیوں جاگ رہی ہو اب تک۔چاہت نے اپنے فون پہ بُراق کی کال کو آتا دیکھا تو بڑبڑائی

ہیل

ابھی تک جاگ رہی ہو وقت دیکھا ہے رات کے دو بج رہے ہیں۔چاہت کو ہیلو کہنے کا موقع دیئے بنا بُراق شروع ہو گیا

نہیں میں نے وقت نہیں دیکھا مجھے پتا تھا وقت بتانے کے لیے آپ کال ضرور کرینگے۔چاہت نے دانت پیس کر کہا

ابھی تک جاگنے کی وجہ ؟ بُراق اُس کی بات نظر انداز کیے بولا

آپ کی یاد او نہیں۔چاہت نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

www.novelsclubb.com

آپ کی جُدائی کا ہجر مجھے سونے نہیں دیتا رات کی نیند صبح کا چین اور دن کا سکون درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے۔چاہت ڈرامائی انداز میں بولی تو بُراق اپنے سیل فون کی اسکرین کو گھورنے لگا

تم پہلی فرصت میں کسی فلم میں کام کیوں نہیں کرتی یقین جانو تمہاری اداکاری کے جوہر دیکھ کر پہلی ہی فلم میں آسکر آوارڈ تھما دینگے۔ بُراق نے طنزیہ کا تیر پھینکنا لازمی سمجھا۔

ہائے اللہ سچی پھر کب لیکر جارہے ہیں آپ مجھے۔ چاہت پر جوش ہو کر پوچھنے لگی۔

کہاں؟ بُراق سمجھ نہیں پایا

آڈیشن پہ۔ چاہت نے چہک کر بتایا

دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔ بُراق اُس کی بات سمجھتا غصے میں بولا

دماغ خراب ہونے والی کیا بات خود آپ نے جو ابھی بولا کے مجھے پہلی فرصت میں فلم میں کام کرنا چاہیے تو میرے پاس فرصت ہی فرصت ہے بس اب آپ فرصت نکالے۔ چاہت لاڈ بھرے لہجے میں بولی تو بُراق نے بڑی مشکل سے خود پہ قابو پایا

www.novelsclubb.com

دُنیا چاند پہ پہنچ گئی مگر تم وہی کی وہی رہنا۔ بُراق نے جیسے اُس کو شرمندا کرنا چاہا

دُنیا والے تو مجھے بھی لیکر جا رہے تھے چاند پہ مگر میں نے صاف انکار کر دیا کیونکہ آپ جو زمین پہ تھے میں وہاں اکیلے چاند پہ جا کر کیا کرتی۔چاہت بڑے افسوس بھرے لہجے میں بول کر اُس کو آگ لگا گئ تھی۔

فضول بکواس مت کرو۔بُراق نے ناگواری سے کہا

فضول کہاں بول رہی ہوں میں تو بس آپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں۔چاہت نے معصومیت سے کہا

ڈوب مرو تم۔بُراق تنگ آتا بولا

آپ بھی۔چاہت بول کر لب دانتو تلے دبا گئ۔

کیا کہاں؟ بُراق آپے سے باہر ہوتا ہوا بولا

www.novelsclubb.com

میں نے کہا رات بہت ہو گئ ہے سو جائے آپ کو شوق ہو گا رات دیر تک الوؤ کی طرح جاگنے کا پر مجھے نہیں ہے۔چاہت ایک سانس میں کہتی کال کٹ کر گئ۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں۔ بُراق موبائل اسکرین کو گھورتا تصور میں چاہت سے مخاطب ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دِل دیوانہ ڈھونڈتا ہے

اِک حسیں لڑکی۔

بے سُری آواز بند کرو اپنی۔ دانیال جو یونی گراؤنڈ میں کھڑا آتی جاتی لڑکیوں کو دیکھ کر گانا گا رہا تھا سیڑھیوں کے پاس بیٹھی انا کے کانوں میں اُس کی آواز پڑی تو اُس نے کہا

ایکسکیوزمی تم نے کچھ کہا۔ دانیال کے آج رنگ روپ ہی الگ تھے۔

www.novelsclubb.com

خیر بھئی بڑے خوش لگ رہے ہو۔ چاہت سے رہا نہیں گیا تو پوچھا

جی بس کل کسی کو میں نے ماتھے پہ پیار کر کے دعا سے نوازا ہے تو موڈ بڑا فریش ہے۔ دانیال کا اِشارہ کس جانب تھا وہ چاہت تو نہیں البتہ انا اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

لوفر کمینہ۔انادانت پیس کر اُس کو گالیوں سے نواز کر وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

نوازش نوازش۔دانیال نے سر کو خم دے کر گالیوں کو وصول کیا۔

عریش نہیں آیا آج؟چاہت نے آج اُس کے ساتھ عریش کو نہیں دیکھا تو پوچھا

نہیں وہ آج نہیں آیا پڑسوا سائمنٹ ہے اُس کی تیاری میں مصروف ہے۔دانیال نے بتایا

مناہل بھی نہیں آئی انا کا موڈ بھی آف ہے۔چاہت گہری سانس بھر کر کہتی اپنے

ڈپارٹمنٹ کی جانب گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Mega Episode 9

Chahat And Biraq special ❤

تم آج یونیورسٹی نہیں گئ؟صبا بیگم نے مناہل کو سیڑھیاں اُترتا دیکھا تو پوچھا

موڈ نہیں تھا۔ مناہل اُن کو اجواب دیتی کاؤنچ پہ بیٹھ گئی۔

یہ کیسا جواب ہوا یونی انسان پڑھنے جاتا ہے اُس میں موڈ کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ صبا بیگم کو اُس کی بات پسند نہیں آئی۔

موڈ پہ ہر بات ڈیپینڈ ہوتی ہے اگر وہ نہیں ہو گا تو انسان کیا خاک پڑھے گا۔ مناہل سر جھٹک کر کہا

اگلی بار موڈ ہو یا نہ ہو تمہیں یونی جانا ہو گا۔ صبا بیگم نے سختی سے کہا

آپ کیوں صبح صبح مرچیں چُبائی ہوئی ہے۔ مناہل بیزار ہوئی۔

تمہاری معلومات کے لیے عرض ہے کے یہ صبح کا وقت نہیں ہے دوپہر کے دو بج رہے ہیں۔ صبا بیگم طنزیہ لہجے میں اُس کو بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

او اتنا ٹائم ہو گیا ہے مجھے تو اپنی دوست سے ملنے جانا تھا۔ مناہل اپنا سر ہاتھ مارتی جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

پتا نہیں کیسی دوستیں ہیں تمہاری اُن سے ذرہ ملنا جُلنا اگر بند نہیں کر سکتی تو ایٹلیسٹ کم ہی کر دو۔صبا بیگم نے تاسف بھری نظروں سے اُس کو دیکھا۔

موم پلیز ہر بار لیکچر مت دیا کرے سخت قسم کی اکتاہٹ ہوتی ہے۔مناہل بیزاری سے کہتی دوبارہ اپنے کمرے میں جانے لگی جب کی صبا بیگم اُس کی پشت کو دیکھتی ٹھنڈی سانس بھرنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج چاہت اپنے وقت سے پہلے ٹیوشن پہ آگئی تھی اور بُراق کو آج کچھ سنجیدہ بھی لگی۔

کل جو میں نے کام دیا تھا وہ کیا تم نے؟ بُراق اُس کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگا۔

ہمممم۔چاہت اتنا کہتی اپنے ناخن دیکھنے لگی۔

رجسٹر دو اپنا۔بُراق نے کہا تو چاہت بنا کوئی بات کیے رجسٹر اُس کو تھمایا۔

بُراق بغور اُس کا جائزہ لینے لگا جو لیمن کلر کے سوٹ میں ملبوس سر پہ اچھے سے ڈوپٹہ پہنے آج بڑے سوبر طریقے سے بیٹھی ہوئی تھی اُس کے چہرے پہ کہی سے بھی کوئی شرارت

نظر نہیں آرہی تھی بُراق نے سوچا تھا وہ جب آئے گی تو وہ کل رات والی بحث پہ اُس سے بات کرے گا مگر چاہت کا ایسا انداز دیکھ کر اُس نے اپنا اِرادہ ملتوی کر دیا۔

آج تم خاموش کیوں ہو اتنا؟ بُراق سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا جب کی اپنی سوچ میں گم چاہت اُس کے سوال پہ چونکی تھی۔

آپ کو پتا ہے

مجھے نہیں پتا۔ چاہت کچھ کہنے والی تھی جب بُراق پہلے بول پڑا۔

خاموش رہے گے تو میں بتاؤں گی نہ پھر لگ جائے گا پتا۔ چاہت کی بات پہ بُراق نے اُس کو گھورا۔

بتاؤ۔ بُراق نے جیسے احسان کیا

www.novelsclubb.com

میں نے نہ کل ہارٹ ٹچنگ اسٹوری پڑھی تھی اور آپ کو پتا ہے میں بعد میں بڑا روئی۔ چاہت کی شکل پھر سے رونے والی ہو گئی۔

ایسا کیا تھا اُس میں جو تم بڑا روئی؟ بُراق نے بڑا لفظ کھینچ کر ادا کیا

وہ سیڈ اینڈ نگ تھی اُس کے کزن نے اچھا نہیں کیا اُس بے چاری ابالا ناری معصوم ہیروئن کے ساتھ یہ کزن ہوتے ہی ایسے ہیں گدھے کمینے دغا باز بے وفا۔ چاہت روتے ہوئے بتاتی ایک بات یکسر فراموش کر بیٹھی تھی کے وہ خود بھی اپنے کزن کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے جو اُس کو کڑے چتونوں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

ایسا بھی کیا کر دیا تھا بے چاری ابالا ناری معصوم ہیروئن کے ساتھ اُس کے کزن پلس گدھے کمینے دغا باز بے وفا نے؟ بُراق دانت کچکچا کر اُس سے پوچھنے لگا تو چاہت کھسیانی سی ہو گئی اُس کو اب اپنے لفظوں کا احساس ہوا تھا۔

آپ کیوں مائینڈ کر رہے ہیں میں آپ کو تھوڑی کچھ بول رہی ہوں۔ چاہت سٹپٹا کر بولی

ایسا بھی کیا کر دیا تھا بے چاری ابالا ناری معصوم ہیروئن کے ساتھ اُس کے کزن پلس گدھے کمینے دغا باز بے وفا نے؟ بُراق نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا

اُن کی لو اسٹوری کا آغاز بہت دلچسپ موڑ پہ ہوا تھا اور اختتام بہت بھیانک آپ اگر جانے گے نہ تو روپڑے گے۔ چاہت نے کہا تو بُراق نے بیزار شکل بنائی۔

اب بتا بھی چکو۔ بُراق کو جانے کیوں کہانی جاننے کا اتنا تجسس تھا جس سے وہ یہ بات بھی بھول چُکا تھا کے وہ چاہت کو ٹیوشن دینے والا تھا۔

ہیروئن کے بھائی کی شادی تھی جہاں وہ اپنے ہیروں سے ملی جو اُس کی بھابھی کا کزن تھا

پہلے تو تم نے کہا ہیروئن کا کزن تھا۔ بُراق اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

ہونے والی بھابھی اُس کی کزن تھی تو اُس کی بھابھی کا کزن اُس کا بھی کزن ہوا نہ۔ چاہت نے بُراق کی عقل پہ ماتم کیا۔

اچھا پھر۔ بُراق نے کہانی جاری کرنے کا اِشارہ کیا

شادی کی ساری تقریبات میں وہ بس نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو پیار کا پیام دینے

www.novelsclubb.com

پیام مطلب؟ بُراق نے ایک بار پھر ٹوکا

پیور اُردو ڈکشنری کا ورڈ ہے آپ کے سمجھنے کا نہیں ہے اِس لیے رہنے دے۔ چاہت شانِ بے نیازی سے کہتی سلسلہ کلام پھر سے جوڑنے لگی تو بُراق محض اُس کو گھور سکا۔

شادی کی تقریبات ختم ہوئی تواُن کے جو ایک ملنے کا دیدار یار کرنے کا ذریعہ تھا وہ بھی جیسے ختم ہو گیا پھر ہیر وئن اُداس ہونے لگی تواُس کی بھابھی کو شک ہو گیا کے اُس کی نند مریضِ عشق میں مبتلا ہو گئی ہے اُس نے اپنی نند سے پوچھا تو ہیر وئن نے سب کچھ بتا دیا جو اُس کے دل میں تھا تو پھر بھابھی نے اپنے کزن کا نمبر دے دیا

اُس کی بھابھی نے نمبر دے دیا؟ بُراق کو یقین نہیں آیا

ہاں اور نہیں تو کیا میں نے دیا اور پلیز آپ ایسے بار بار ٹوکے مت کہانی کا چارم خراب ہو رہا ہے۔ چاہت بدمزہ ہو کر بولی تو بُراق خاموش ہوا۔

پھر وہ ایک دوسرے سے میسجز کالز پہ باتیں کرتے رہے بہت عرصہ بیت گیا ہیر وئن کو احساس ہوا جیسے اُس کا کزن اب بیزاری سے بات کرنے لگا ہے وجہ پوچھی تواُس سے کہا تم بے وفا ہوں میرے کزن یعنی ہیر وئن کی جو بھابھی تھی اُس کے بھائی سے باتیں کرتی ہوں پھر اِس بات پہ جھگڑا ہوتا رہا بات بڑھ گئی ہیر وئن کا رشتہ آیا اُس نے اپنے محبوب کو بتایا تاکہ وہ کچھ کرے پر اُس نے نہیں کیا بلکہ جس سے وہ بات کرتی تھی اُس کا شک یقین میں بدل

گیا کے ہیروئن اُس کو دھوکہ دے رہی ہے پھر بے چاری کی شادی کسی اور سے ہو گئی جو جواری شرابی تھا۔چاہت اتنا بتاتی سوں سوں کرنے لگی۔

سوسیڈ۔بُراق نے مروت نبھائی۔

ابھی کہاں جُملا بولنے میں آپ نے جلدی کی ہے اصل بات یہ تھی کے ہیروں غلط فہمی کا شکار تھا جو بہکانے والی ہیروئن کی بھابھی تھی ساری آگ اُن دونوں کے درمیان اُس نے لگائی تھی۔چاہت نے مزید بتایا

اُس کی بھابھی کو اگر ایسا کرنا تھا تو پہلے نمبر کیوں دیا؟۔اب بُراق اور چاہت اُس کہانی پہ ایسے تبصرے کرنے لگے جیسے اُن کے محلے کا کوئی واقع ہو۔

وہی تو پر اُس نے اِس لیے کیا کیونکہ اُس کا بھائی اُس کی نند کو پسند کرتا ہے خیر مختصر یہ ہے ہیروئن کا شوہر مر جاتا ہے نشہ زیادہ کرتا ہے اِس وجہ سے ہیروئن تنہا ہو جاتی ہے اور کمینا ہیرو شادی رچا کر بچے پیدا کر گیا اُس کی زندگی خوشگوار گزر رہی تھی اپنی بیوی سے انتہا کی محبت تھی اُجڑی کون ہیروئن جو دوبارہ اپنے باپ کی دہلیز کے پاس آ گئی تھی۔چاہت اتنا

بتاتی زور سے رونے لگی تو بُراق بونچکار کر رہ گیا اُس کی آنکھوں سے اتنے آنسوؤ کو بہتا دیکھ کر۔

ہے رلیکس چاہت کیا ہو گیا ہے وہ جسٹ ایک کہانی تھی بس۔ بُراق اپنی جگہ سے اُٹھتا صوفے پہ اُس کے ساتھ بیٹھ کر بول۔

ہیر و نے شادی کیوں کی اگر کی تو اُس کو بیوی سے محبت کیوں ہوئی اگر ہوئی تو بچے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی آخر وہ کیسے ہیر وئن کی جگہ کسی اور کو دے سکتا تھا۔ چاہت رونے کے درمیان بولی

تمہارے خیال سے اُس کو مجنوں بننا چاہیے تھا گلیوں گلیوں میں پھٹے ہوئے کپڑے پہن کر گانا گُنگُنانا چاہیے تھا پاگل ہو جانا چاہیے تھا تم لڑکیاں ایسا کیوں چاہتی ہوں اگر مرد کسی اور عورت کو آے لو یو کہتا ہے تو اُس پہ واجب ہو گیا اب وہ بس خود کو اُس کا پابند کرے کیا اُس کی اپنی کوئی پرسنل لائیف نہیں ہوتی۔ بُراق سنجیدگی سے بولا

میں نے یہ تو نہیں کہا کے بس مرد ہی لڑکی کے لیے زندگی جینا چھوڑ دے میں بس یہ چاہتی ہوں کہنا کے اگر آپ کو واقع کیسی سے محبت ہے تو آپ کو چاہیے آپ اُس کے ساتھ

مخلص رہے چاہے پھر وہ لڑکی ہو یا لڑکا ضروری نہیں ہر محبت کا انجام نکاح ہو کچھ محبتیں ادھوری ہوتی ہیں پر ہمیں چاہیے پھر اُس ایک انسان کے لیے بیٹھ جائے کسی اور کو شامل نہ کرے اپنی زندگی میں محبت نام تو قربانی ہے نہ اگر ایک پہ دل آگیا تو وہ دل کسی اور پہ کیسے آسکتا ہے یہ کیسی محبت ہوئی جو بار بار بدلتی جارہی ہے اور اگر اُس کہانی کی بات کی جائے تو محبت ایک بار ہوتی ہے اُس کو محبت تھی تو کسی کی باتوں میں آکر ہیروئن پہ شک نہیں کرنا چاہیے تھا پہلے ہیروئن سے وہ بات ڈسکس کرنی چاہیے تھی اگر پیار کیا تھا تو اعتبار بھی کرتا کیونکہ محبت نام اعتبار کا ہے ایسے کیسے وہ کسی کی باتوں میں آگیا میں تو کبھی ایسا نہ کرو۔چاہت کی بات بُراق کے دل پہ لگی۔

کیا تم محبت کو مانتی ہو؟ بُراق نے بغور اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

افکورس یس محبت کو نا ماننے والی کونسی بات ہے۔چاہت فورن سے بولی

کیا تمہیں کبھی کسی سے اِس قدر محبت ہوئی ہے کے اگر وہ تمہیں نہ ملا تو تم اُس کے لیے ساری زندگی بیٹھی رہوں گی کسی دوسرے کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرو گی؟ بُراق کے دل میں جانے کیا سمائی جو اُس سے پوچھ بیٹھا۔

ہاں اگر مجھے کسی سے محبت ہوئی تو میں ایسا کروں گی میں ایک سنسیر لڑکی ہوں محبت کو کپڑوں کی طرح نہیں بدلتی ویسے بھی محبت کا تعلق روح سے ہوتا ہے وہ ملے یا نہ ملے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا دل میں جو بیٹھ گیا سو بیٹھ گیا۔ چاہت بنا اُس کی جانب دیکھ کر بولی۔

اگر وہ تمہیں نہ ملے جس کو تم چاہتی ہو پھر کیا کرو گی؟ بُراق ایمپریس ہوتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

ایک بڑا سا پتھر اُٹھاؤں گی اُس میں رسی باندھوں گی پھر وہ گلے میں ڈال کر دریا میں کود جاؤں گی۔ چاہت نے بڑے سنجیدہ انداز میں غیر سنجیدہ بات کہی تو بُراق سخت بدمزہ ہوا۔

بُکس کھولوں اپنی دوسرا چیپٹر تمہیں ریمائینڈ کرواؤں۔ بُراق کو اب خیال آیا کے اُس کو پڑھانا بھی ہے

آپ مجھے یہ بتائے کیا آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے؟ آپ کی نظر میں محبت کیا ہے۔ چاہت نے جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں۔ جب کی بُراق اُس کے سوال پہ خاموش رہا

چُپ کیوں ہیں بتائے نہ کیا کبھی آپ کی نظر میں ایسی لڑکی آئی ہے جس کو دیکھ کر آپ کا دل نہ بڑھا ہو اور دل بار بار اُس کو دیکھنے کا چاہ رہا ہو؟ چاہت کے لہجے میں تجسس کو دیکھا

بُراق چاہت کے سوال پہ بس اُس کو دیکھ کر تھوڑا اُس کے قریب ہوا تو چاہت کا دل چار سو چالیس کی رفتار میں ڈورنے لگا اُس نے بے اختیار اپنے سوکھے ہوتے لبوں میں زبان پھیری

چاہت۔ بُراق نے گھمبیر آواز میں اُس کا نام لیا تو چاہت کو یقین نہیں آیا بُراق نے اتنے آرام سے اور چاہت سے اُس کا نام لیا ہے۔

ج.جی۔ چاہت کی زبان کی لڑکھڑاہت کا شکار ہوئی۔

پڑھنے آئی ہو نہ تو پڑھائی پہ فوکس کرو یہ محبت والا چیپٹر کلوز کرو۔ چاہت جو اُس کے منہ سے کوئی رومانٹک بات سُننے کے انتظار میں تھی بُراق کی بات پہ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورنے لگی جو دوبارہ اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا تھا

بہت بے ہودہ مزاق تھا۔ چاہت نے دانت پیس کر کہا

کونسا مزاق؟ بُراق سرے سے انجان بنا۔

یہی کے کھودہ پہاڑ اور نکلا چوہا۔ چاہت اُس کے سوال پہ جل پڑی

میں سمجھا نہیں۔ بُراق نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

اتنے پاس آکر رومانٹک انداز اپنا کر کون پڑھائی کی بات کرتا ہے۔ چاہت سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی۔

ایکسکیوزمی مس چاہت آفندی تمہیں ایسا کیوں لگا میں تم سے کوئی رومانٹک بات کروں گا ہمارے درمیان ایسا کیا رشتہ ہے کیا؟ بُراق نے آئبرو ریز کیے اُس سے پوچھا تو چاہت گڑبڑائی۔

میں نے ایسا کب کہا یہ تو آپ کی خود ساختہ سوچ ہے ایسا خیال سے آنے سے پہلے میں ڈوب مروں ویسے بھی آپ سے کوئی پاگل ہی رومانٹک باتوں کی اُمید لگا سکتا ہے اور بے وقوف انسان پیار کر سکتا ہے پر میں نہیں۔ چاہت نے اپنا بھرم قائم کیا

سیریسلی پھر تو میری ہونے والی بیوی دُنیا کی بے وقوف ترین اور پاگل لڑکی ہو گی۔ بُراق طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

کیا مطلب اِس بات کا؟ چاہت کو اپنے اندر جلن کا احساس ہوا۔

مطلب میں جس سے شادی کروں گا وہ مجھ سے پیار نہیں بلکہ انتہا کا عشق کرے گی دوسری بات میں اُس سے رومانٹک باتیں بھی خوب کیا کروں گا۔ بُراق نے سکون سے کہا

کیا آپ کی نظر میں ہے کوئی ایسی لڑکی؟ جس کو آپ نے بیوی بنانے کا سوچا ہو گا اپنی شریکِ حیات کے لیے تو آپ کا معیار بہت اونچا ہو گا؟ چاہت کا دل زور زور سے دھڑکنیں لگا

یہ میں سب تمہیں کیوں بتاؤں؟ بُراق کا انداز مزاق اُڑاتا ہوا تھا

تو نہ بتائے میں کونسا آپ کے پاؤں پڑ رہی ہو۔ چاہت تپ اُٹھی۔

پڑھنے کا اِرادہ نہیں کیا تمہارا؟ بُراق نے پوچھا

آپ کو پتا ہے یہ جو محبت ہوتی ہے نہ وہ بہت عجیب ہوتی ہے اِس میں نہ کڑیلے والی شکل والا بھی بہت پیارا لگتا ہے۔ چاہت ایک بار پھر اُس کی بات نظر انداز کیے اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

یہ کڑیلے والی شکل والا جُملا تم نے مجھے دیکھ کر کیوں کہا؟ بُراق کے ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے

میں بس نارمل بات کہی ہے۔ چاہت یہاں وہاں دیکھ کر بولی

بُکس کھولوں اپنی۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

آپ کو پتا ہے میرا دل کیا چاہ رہا ہے؟ میرا دل چاہ رہا ہے وہ اُس ہیروا ور اُس پوری کہانی کو لکھنے والی رائٹر کو گالیاں دوں وہ بھی بہت ساری اتنا سیڈ اینڈ کون لکھتا ہے آپ کو پتا ہے میں کیا چاہتی ہو کہانیوں میں فلموں میں ڈراموں میں ناولوں میں چاہے جتنا بھی درد ہو بس اُن کا اینڈ اچھا ہونا چاہیے خوشی والا جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اُس کو مل جائے کسی کی محبت ادھوری نہ رہے سچ کہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے اُن کی تکلیف ہماری اپنی ہو کہنے کو تو وہ بس ایک خود کا بنایا ہوا کردار ہے جس میں حقیقت نہیں ہوتی وہ ایک الگ سی بات ہوتی ہے وہاں وہ سب ہو سکتا ہے جو اصل زندگی میں نہیں ہوتا سب آپس میں پیار محبت کرتے ہیں ہیروں کو اگر ہیروئن سے پیار ہوتا ہے تو ہیروئن کو بھی اُسی سے ہوتا ہے یہاں اصل زندگی تو رُلاتی ہے محبت کے پیچھے آپ ایک سے کرتے ہو تو وہ دوسرے سے کرتا ہے اور پھر دوسرا تیسرے سے بس یوں ہی زندگی گزر جاتی ہے کسی کے لیے ہم خاص ہوتے ہیں تو کسی کے لیے معمولی سے کیڑے جیسی اہمیت ہوتی ہے مانا کے زندگی میں سب کچھ پرفیکٹ نہیں ہوتا بہت چیزیں لاحاصل ہوتی ہے یہ جانتے ہوئے بھی دل اُن کے پوری ہونے کی تمنا کرتا ہے مگر ایسا کچھ ہوتا نہیں یہ جو کہانیاں ہم پڑھتے ہیں اُن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور

www.novelsclubb.com

اچھی بات ہے ہم انسان حقیقت سے بھاگنے کے لیے تو یہ کہانیاں پڑھتے ہیں جہاں ہم خود کو ایک الگ دُنیا کا سمجھنے لگتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے اُن کو لکھنے والوں کی اپنی بھی کچھ خواہشات اور حسرتیں تمنائیں جُڑی ہیں۔چاہت کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی چلی گئ۔

بُراق بس اپنے ہاتھ کی مٹھی کو ہونٹوں پہ رکھتا خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ایک بات پوچھو؟ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

پوچھیں۔چاہت فورن سے متوجہ ہوئی

یہ جو تم نے اتنی بڑی تقریر کی وہ کس ناول کی لائنز تھی؟ بُراق کے سوال پہ چاہت ہنس پڑی۔

جو میں نے کہا وہ کسی ناول کی لائنز نہیں تھی یہ بس میرے دل کی باتیں تھی۔چاہت نے کہا

www.novelsclubb.com

اتنی گہری باتیں تمہاری تو نہیں ہو سکتی۔ بُراق ماننے سے انکاری ہوا۔

آپ کو میں جتنی بُری لگتی ہوں یقین جانے اِتنی بُری میں ہوں نہیں۔چاہت نے اُداس لہجے میں کہا تو بُراق خاموش ہوا۔

آپ کو پتا ہے امی بولتی ہیں یہ ناولیں مت پڑھا کرو ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اب انہیں کون بتائے حقیقت میں رہنا چاہتا کون ہے حقیقت کو دیکھنے کے لیے ناولز کی ضرورت نہیں ہوتی وہ دُنیا والے اچھے سے بتا دیتے ہیں۔اگر ناولوں میں بس حقیقت بیان ہوتی تو مجھے نہیں لگتا کوئی اتنی دلچسپی سے ناولز پڑھتا۔چاہت نے بُراق کو خاموش دیکھا تو خود ہی بولنا شروع ہوئی۔

کتابیں کھولوں۔بُراق بس یہ بولا

ویسے آپ شادی کب کرینگے مجھے کچھ ماہ پہلے بتا دیجئے گا تاکہ میں ڈانس پریکٹس کرنا شروع کر دوں۔چاہت نے جیسے آج قسم اُٹھائی تھی کے آج بُراق کی نہیں سُنی

ڈانس؟ بُراق حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہاں ڈانس میرا تو کوئی بھائی نہیں جس کی شادی کے لیے میں سوچتی یا اُس کے لیے ڈانس پریکٹس کرتی اِس لیے اپنے سارے ارمان میں آپ کی شادی میں پورے کروں گی۔ چاہت کی بات پہ بُراق کی رگیں غصے سے تن گئ۔

میں تمہارا بھائی نہیں ہوں سمجھی جس کی شادی پہ تم نے اپنے ارمان پورے کرنے ہے اگر ارمان پورے کرنے کا اتنا شوق ہے تو موحد کی شادی پہ کرنا وہ ہو گا تمہارا بھائی۔ بُراق ناگواری سے بولا

اُس کے لیے تو کروں گی پر اُس کی دو بہنیں قطار میں کھڑی ہیں میں اب اُن کا حق تو نہیں چھین سکتی ہے آپ کا غم اور میرا غم تو ایک ہے نہ آپ کی کوئی بہن ہے اور نہ میرا کوئی بھائی آپ کا بھی دل کرتا ہو گا نے کوئی بہن ہوتی جو آپ کی شادی پہ خوشیاں مناتی ڈانس کرتی آپ سے نیگ وصول کرتی ہے نہ؟ چاہت معصوم شکل بنائے آنکھیں پٹپٹا کر اُس کو دیکھنے لگی تو بُراق کو گہرے سانس لیتا اپنے غصے پہ قابو پانے لگا۔

اگر تمہیں آج پڑھنا نہیں تو واپس گھر جاؤ۔ بُراق نے تیز آواز میں کہا تو چاہت کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

جاتی ہوں ویسے بھی آپ کو پہلے خود ٹیوشن لینی چاہیے کسی کو ٹیوشن دینے کی یہ کیا بات ہوئی کے بچی آپ سے پڑھنے آئی ہے اور آپ اُس سے باتیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں آپ جیسے اُستاد دو تین اور ہو تو خوب پاکستان تعلیم سے روشن ہو گا۔چاہت اپنے حلق میں آتا دل دوبارہ سینے پہ رکھتی بُراق سے بولی۔

گیٹ آؤٹ۔بُراق کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھورتا ہوا بولا۔

تھینک یو۔چاہت اُس کی آنکھوں میں دیکھتی جلدی سے اپنی کتابیں سمیٹ کر باہر کی جانب آئی جہاں اُس کا ڈرائیور کھڑا تھا۔

ہائے اللہ چاہت تیرا کوئی جواب نہیں بنانے والے نے تجھے خوب فرصت سے بنایا ہے اور تیرے دماغ کے تو کیا ہی کہنے کیسے بُراق کو اپنی باتوں اُلجھایا نہ اُن کو رات والا قصہ کھولنے دیا اور نہ ہی اپنا یہ رجسٹر۔چاہت گاڑی میں بیٹھتی اپنا رجسٹر کھول کر دیکھتی خود سے بولے۔

ہائے اللہ کیسے ہی میرے بیٹھتے ہی پوچھا(نقل اُتارتے ہوئے)کل جو میں نے کام دیا تھا وہ کیا تم نے؟؟اگر میں نہ کہتی تو انہوں نے تو میری وہ بے عزتی کرنی تھی جو میری سات پھر

اُس کی بھی سات نسلیں یاد کرتی بھلا مجھے کیا پتا تھا انہوں نے کونسا کام کرنے کا کہا تھا میں کیا کوئی کتابی کیڑا ہوا جو ہر وقت کتابوں میں گھسی ہوئی ہوتی ہو رات گئی بات گئی بس بات ختم کل والا کام کل کو ختم ہوا آج پوچھنے کی کیا تُک بنتی ہے۔ چاہت اپنا رخ کھڑکی کی جانب کرتی مسلسل خود سے باتیں کرنے میں مگن تھی۔

. . . . . .

ارے یہ کیا چاہت چلی گئی مجھ سے ملی بھی نہ۔ صلحہ بیگم ڈرائینگ روم میں کھانے کی ٹرے لاتی بُراق سے پوچھنے لگی جو اپنا سر ہاتھوں میں گرائے میں بیٹھا تھا۔

جی چلی گئی شکر الحمدللہ۔ بُراق ہاتھ اُپر کی جانب کرتا باقاعدہ شکر ادا کرتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

بُری بات ایسے ہی جانے دیا میں اُس کے لیے کھانے کو لائی تھی۔ صلحہ بیگم کو اپنے دیر آنے پہ افسوس ہوا

www.novelsclubb.com

پریشان مت ہو جتنا وہ میرا دماغ کھا چکی ہے اُس کے بعد مزید کچھ کھانے کی گنجائش نہیں بنتی۔ بُراق دانت پیس کر بولا

کیا پاگلوں والی بات کر رہے ہو دماغ بھی کوئی کھانے والی چیز ہے۔ صلحہ بیگم عجیب نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

جی چاہت میڈم جو میرے دماغ اور میرے موڈ کا ستیاناس کر چُکی ہے اُد کے بعد تو مجھے لگتا ہے کل کو وہ مجھے پورا کا پورا کھا جائے گی مجھے ذہین مریض بنادے گی۔ بُراق اضطرابی حالت میں بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

ایسی بات بھی نہ کرو اتنی پیاری بچی ہے اتنا پیارا بولتی ہے کے بندے کا دل خوش ہو جاتا ہے وہ جب بولتی ہے تو

جی جی میں سمجھ گیا وہ جب بولتی ہے تو اُس کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں اور برستے ہیں یہ دیکھے پورا ڈرائینگ روم پھولوں سے بھرا پڑا ہے۔ بُراق اُن کی بات درمیان میں کاٹتا زچ ہو کر بولا

www.novelsclubb.com

بُراق مجھے لگ رہا ہے جیسے تم سچ میں پاگل ہو گئے ہو۔ صلحہ بیگم خالی ڈرائینگ روم میں نظریں پھیراتی فکر مندی سے بُراق سے بولی

جی میں سچ میں پاگل ہو گیا ہوں اور مجھے پاگل بنانے والی آپ کی وہ چہیتی چاہت ہے۔ بُراق تیز آواز میں بولا

کیا واقع پھر میں بھائی صاحب سے تمہاری اور چاہت کے رشتے کی بات کروں؟ صلحہ بیگم بُراق کی بات کا الگ مطلب لیکر بولی۔

آآہ کہاں پھس گیا میں۔ بُراق اپنے بال نوچنے قریب تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 10

www.novelsclubb.com

تم آ گئ۔ موحد نے چاہت کو گھر میں داخل ہوتا تو پوچھا

میری روح آ گئ ہے باقی میں خود راستے میں ہو پہنچ جاؤں گی تو کال پہ بتا دوں گی۔ چاہت اُس کو جواب دیتی ریلیکس انداز میں بیٹھنے لگی۔

ویری فنی اِن سب کو چھوڑو میرے پاس ایک خوشخبری ہے۔ موحد نے سسپینس پھیلانا چاہا جب کی چاہت اُس کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔

اللہ خیرے کریں مرد کب سے خوشخبری دینے لگے۔ چاہت عجیب نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو اُس کی بات سمجھ کر موحد کے چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی جب کی پاپ کارن کا باؤل لاتی عزہ کا جاندار قہقہہ گونجا

اب میں تمہیں کیا کہوں سارا مزا خراب کر دیا۔ موحد اُس پہ کشن پھینکتا دانت پیس کر بولا

اچھا نہ ناراض مت ہو اور بتاؤ کونسی خوشخبری ہے تمہارے پاس۔ چاہت مسکراہٹ ضبط کیے بولی تو موحد نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا۔

اِس کو چھوڑو میں بتاتی ہوں کراچی سے فون آیا تھا وہاں شادی ہے زلیخا کی۔ عزہ نے پرجوش آواز میں بتایا

www.novelsclubb.com

تو زلیخا کی شادی کونسا موحد سے ہے جو یہ بتاتے ہوئے شرم سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ چاہت کو سمجھ نہیں آیا

عقل کی اندھی بدھو بھول گی اِس کی چائلڈ ہڈ کی لو اسٹوری۔ عزہ نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتایا تو چاہت جیسے ساری بات سمجھ آ گئی۔

اچھا جی تو موصوف کو کراچی جانے کی خوشی ہے۔ چاہت موحد کو دیکھتی شرارت سے بولی۔

ایسی ویسی۔ عزہ نے اُس کا ساتھ دیا۔

اچھا کب جانا ہے پھر کراچی اور تقریبات کب سے شروع ہیں؟ چاہت نے دلچسپی سے پوچھا

آئے گیس کے ابھی ایک ہفتہ رہتا ہے اُس کے بعد ہمیں کراچی کے لیے نکلنا ہو گا۔ عزہ نے پر سوچ انداز میں بتایا

www.novelsclubb.com

کیاا ابس ایک ہفتہ؟ چاہت کی چیخ نکلی

آہستہ کان کے پردے پھاڑوں گی کیا؟ موحد نے گھور کر کہا

نہیں یار مطلب شاپنگ وغیرہ بھی تو کرنی ہے اتنے کم وقت میں کیسے ہو گا سب؟ چاہت نے پریشانی سے کہا

تمہاری شادی تھوڑی ہے جو ایک ہفتہ کم لگ رہا ہے اگر شوخیاں نہ مارو تو بندہ ساری شاپنگ ایک دن میں ہی کر لے۔ موحد نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔

ہونہہ اگر کچھ پتا نہ ہو تو بندے کو چاہیے خاموش رہو ہماری شاپنگ تم لڑکوں کی طرح نہیں تو کے جو مال سامنے آیا وہاں سے ایک سوٹ نکالا پھر دوسرے دُکان پہ پہنچے وہاں سے اپنے جوتے لیے گاڑی میں بیٹھے لو جی ہو گئی شاپنگ پہنچ گئے واپس گھر ہم لڑکیوں کی شاپنگ ایک بہت مشکل مرحلہ ہوتی ہے جو تم جیسے نالائق لڑکے نہیں سمجھ سکتے۔ چاہت نے بال جھٹکتے شانِ نے نیازی سے کہا

اِس بات پہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ عزہ اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

جی جی میں سمجھ سکتا ہوں آپ مہارانیوں کی شاپنگ آپ نے قمیض ایک دُکان سے لینی ہے پھر میچنگ ٹاؤزر کے لیے پھر دوسری دُکان کے چکر میں پڑنا ہے وہاں سارا سامان چیک کرنے کے بعد آپ میڈم کو اپنی مطلوبہ چیز ملتی ہے پھر ایک ڈوپٹے کے لیے پورا مال آپ

نے گھومنا ہے پھر جا کر وہ میچنگ اور خوبصورت ڈوپٹہ آپ کو ملتا ہے پھر کیا ہوتا کے آپ نے میچنگ جوتے بھی لینے ہوتے ہیں بندہ اُس کے لیے الگ خوار ہوتا ہے پھر اللہ اللہ کر کے وہ بھی ملتا ہے پھر آپ لوگ گھر پہنچتی ہوں پھر گھر پہنچ کر آپ کو خیال آتا ہے او اللہ ہم نے تو میچنگ جیولری لی ہی نہیں اُس کے بعد پھر آپ لڑکیاں مال میں پہنچتی ہوں۔ موحد باقاعدہ زنانہ انداز میں ہاتھ نچا نچا کر بولا تو چاہت اور عزہ کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ایسا بھی کچھ نہیں ہوتا اچھا نہ۔ چاہت اپنے پاس رکھا تکیہ اُس کی جانب پھینک کر بولی

ایسا ہی ہوتا ہے۔ موحد نے اُس کو چِڑایا

❤❤❤❤❤❤❤

اب کیسا ہے تمہارا ہاتھ؟ مناہل ٹونی کا ہاتھ دیکھ کر اُس سے پوچھنے لگی وہ اِس وقت کیفے آئے تھے کافی پینے کے لیے

www.novelsclubb.com

کچھ بہتر ہے وار کرنے والے نے جیسے کلاسس لی ہوئی تھی۔ ٹونی کو غصہ چڑھا

رلیکس جانے کون تھا اور کیوں کیا اُس نے ایسا کیا تمہیں کسی پہ شک ہے؟ مناہل اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتی بولی۔ تبھی وہاں ویٹر آیا وہ ٹیبل پہ کافی رکھنے والا تھا جب ایک کافی کا

کپ مناہل پہ گرا جس سے مناہل کا پورا ہاتھ جھلس ہو گیا جب کی ٹونی کا تھوڑا کیونکہ اُس کے ہاتھ کے اُپر مناہل کا ہاتھ تھا جس وجہ سے بچت ہو گئ

آآآہ میرا ہاتھ اندھے ہو کیا یو بلیڈی باسٹر۔ مناہل اپنی جگہ سے اُٹھتی اُس ویٹر پہ چیخی جس کے چہرے پہ گھبڑاہٹ بھرے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

س س سو سوری م میم۔ ویٹر کانپتی آواز میں معذرت خواہ ہوا۔

دفع ہو جاؤ۔ مناہل اپنا ہاتھ دیکھتی اُس سے بولی تو ویٹر گھبرا تا جلدی سے وہاں سے بھاگ گیا۔

آآ میرا ہاتھ بہت درد ہو رہا ہے۔ مناہل اپنے ہاتھ کو پھونک مارنے لگی۔

جلدی سے مرہم لگاؤ پھر ٹھیک ہو جائے گا۔ ٹونی پریشان سے اُس کا لال ہوتا ہاتھ دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

کافی بہت گرم تھی۔ مناہل کی آنکھوں میں نمی اُتری۔

سوری میم ویٹر کی جانب سے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ کیفے کا مینجر اُن دونوں کے پاس آتا شرمندگی سے بولا

جسٹ شٹ اپ کیا جاہل اندھے ملازم رکھے ہوئے ہیں جن کو نظر بھی نہیں آتا کام کیسے کرنا ہے۔ مناہل تیز آواز میں دھاڑی تو آس پاس بیٹھے لوگ بھی اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

میں اُس کو نوکری سے نکال دوں گا آپ فکر نہ کرو۔ مینجر نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا

فکر مائے فُٹ میری بلا سے بھاڑ میں جائے وہ اور آپ کا یہ کیفے میرا ہاتھ تو جل گیا نہ۔ مناہل کا غصہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا۔

میں مرہم لایا ہوں آپ وہ لگائے اور پلیز غصہ نہ کرے۔ مینیجر نے جلدی سے اپنا ہاتھ بڑھایا تو مناہل مرہم اُس سے چھینتی اُس کو دور پھینکا۔

جہنم میں جاؤ۔ مناہل کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھور کر کہتی کیفے سے باہر جانے لگی تو ٹونی بھی اُس کے پیچھے گیا۔

ہم کلنک جاتے ہیں تم ریلیکس رہو۔ ٹونی اُس کے لیے فرنٹ ڈور کھولتا بولا۔

ٹونی فلحال تم خاموش رہو میرا ہاتھ پہلے ہی بہت جل رہا ہے۔ مناہل نے ہاتھ کے اِشارے سے اُس کو خاموش رہنے کا کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یار تم اپنے کزن کو اتنی باتیں سُناتی ہو اُس کو اتنا زچ کرتی ہو تو کیا وہ جواب میں کچھ نہیں کہتا۔ چاہت نے کال پہ انا کو ساری بات بتائی تو انا حیران ہوتی ہوئی بولی۔

بولتا ہے انفیکٹ بہت بولتا ہے پر پتا ہے کیا میں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے فورن سے نکال دیتی ہوں۔ چاہت نے مزے سے بتایا

واقع تم لا علاج ہو۔ انا نے تاسف سے سر کو جنبش دی۔

یار تو میں اور کیا کرتی اگر ایسا نہ کرتی تو میری بینڈ بج جاتی۔ چاہت نے منہ بنا کر کہا

ویسے یار ایک بات ہے میرے کزنز بھی ہے پر کبھی مجھے تو رات کے وقت کال کر کے یہ نہیں پوچھا کے کیوں جاگ رہوں کس سے بات کر رہی ہوں یونی کیسا جا رہا ہے تمہارا رزلٹ وغیرہ یہ تمہارا کزن کچھ نرالہ سے ہے یونیک پرسن جس کو اپنے کام سے زیادہ دوسروں کے کام جاننے میں دلچسپی ہوتی ہے۔ انا جھرجھری لیکر بولا

میں بھی تو یونیک ہوں تو ظاہر ہے میرا کزن بھی میرے جیسا ہے اور تمہاری فکر نہیں ہو گی تمہارے کزنز کو مگر میرے کزن کو میری بڑی فکر ہے۔چاہت نے اِترا کر کہا

واہ کیا بات ہے ویسے تو بڑا کوفت کا اظہار کرتی ہو اور اب فکر کا نام دے رہی ہو۔انا اُس کی بات سن کر بولی

تو وہ تو میں بس ایویں شوخیاں مارتی ہوں ورنہ میرا دل تو لوڈو گیم کھیلنے لگتا ہے۔چاہت نے دانتوں کی نمائش کرنا لازمی سمجھا فون کی دوسری سائیڈ انا نے تاسف سے سر جھٹکا۔

وہ تم سے بیزار رہنے والا شخص ہے تم اُس کے پاؤں دھو کر وہ پانی پیو تو بھی وہ تم سے پیار نہیں کرے گا۔انا نے تھوڑی دیر بعد کہا

ایسا کیوں بول رہی ہو؟چاہت کو اُس کی بات بُری لگی۔

تم خود بتاتی ہو وہ تمہاری کزن علیزے میں انٹرسٹڈ ہے پھر خود کو اُس کے پیچھے لگانے کا مقصد؟انا نے سنجیدگی سے کہا

پتا ہے کیا میں نے نہ اپنا فیصلہ اللہ پہ چھوڑا ہے اگر وہ میرے لیے بہتر ہو گے تو بن مانگی دعا کی طرح مل جائے گے اگر نہ ملے تو مجھے کوئی شکوہ نہیں ہو گا۔چاہت نے کہا

شکوہ کیوں نہیں ہو گا؟انا نے جاننا چاہا

کیونکہ ہم سے زیادہ اللہ کو پتا ہوتا ہے ہمارے لیے کہا صحیح ہے اور کیا غلط وہ ہم سے بہتر چھین کر بہترین سے نوازتا ہے ایسے میں اگر میں شکوہ کروں گی تو ناشکری کہلاؤں گی۔چاہت نے پر سکون لہجے میں کہا

تم بہت عجیب ہو۔انا نے ہار مان لی وہ جانتی تھی وہ خود کو کتنا توپ چیز کیوں نہ سمجھ لے مگر چاہت سے باتوں میں وہ کبھی جیت نہیں سکتی تھی۔

وہ تو میں ہوں ون اینڈ اونلی عجیب پرسن۔چاہت نے ہنس کر کہا

جی جی وہ یونیک پرسن ہو گیا تو تم عجیب پرسن بن گی کیا کہنے ہیں تمہارے۔انا تو تپ اٹھی۔

اچھا میں فون رکھتی ہوں دراصل مجھے عریش سے ضروری کام ہے۔چاہت نے بتایا

www.novelsclubb.com

اوکے ٹیک کیئر۔انا نے کہا

یو ٹو۔چاہت نے جواباً کہا

عریش مجھے تم سے کام تھا۔ مناہل عریش کو کال کرتی اُس سے بولی

جی جانتا ہوں آپ بتائے کیا کام ہے؟ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا جواباً بولا

تمہیں کیسے پتا مجھے تم سے کام ہو گا؟ مناہل کو حیرانی ہوئی۔

کیونکہ آپ تبھی کال کرتی ہے جب آپ کو کام ہوتا ہے۔ عریش کی بات پہ وہ شرمندہ ہونے کے بجائے ہنس پڑی۔

دراصل میرا ہاتھ کچھ جل گیا ہے جس وجہ سے میں اُس موو

ایک منٹ۔ مناہل کچھ کہنے والی تھی جب عریش اُس کی بات درمیان میں کاٹتا اپنا سیل کان سے ہٹاتا اسکرین کی جانب دیکھنے لگا جہاں چاہت کی بھی کال آ رہی تھی۔

میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں ابھی چاہت کی کال آ رہی ہے۔ عریش دوبارہ فون کان پہ رکھتا اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

چاہت کی کال؟ پر عریش پہلے میری بات سن لو میری بات ضروری ہے۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا

چاہت کو بھی ضروری کام ہو گا ورنہ وہ رات کے نو بجے مجھے کال نہ کرتی۔ عریش اُس کو جواب دیتا کال ڈراپ کر گیا۔ جب کی اپنی کال کٹ جانے پہ مناہل کے چہرے پہ نا فہم تاثرات اُبھرے تھے۔

سمجھتا کیا ہے یہ خود کو۔ مناہل اپنے موبائل اسکرین کو گھورتی تلملائی اُس کو عریش کی حرکت سخت ناگوار لگی تھی۔

. . . . . .

بولو چاہت خیریت؟ عریش چاہت کو کال بیک کرتا استفسار ہوا۔

سوری میں نے تمہیں اِس وقت کال کی پر مجھے تم سے ضروری کام تھا اینڈ یو نو بیٹر وہ کونسا کام ہو گا۔ چاہت اپنی آنکھیں زور سے میچ کر بولی

پڑھائی میں مدد چاہیے بتاؤ کیا سمجھنا ہے تمہیں؟ عریش بیڈ پہ بیٹھتا اپنی عینک اُتار کر اُس کو سائیڈ پہ کرتا ہوا بولا۔

میتھ سمجھنی ہے تمہیں پتا ہے میں بُراق سے ٹیوشن لیتی ہوں بُراق میرا کزن ہے جس سے مجھ کو ون سائیڈڈ لو ہے اور تمہیں پتا ہے اُس نے مجھے کچھ کام دیا تھا جو میری سمجھ سے بالاتر

ہے تو پلیز مدد کر دو اور ایسے کرو کے میرے دماغ میں فٹ ہو جائے۔چاہت نے ایک سانس میں کہا

کتابیں سامنے ہیں؟عریش اُس کی ساری باتیں سُننے کے بعد بولا

ہاں سامنے ہیں۔چاہت نے فورن سے جواب دیا

اوکے پھر اپنے مطلوبہ کتاب کا مطلوبہ چیپٹر کھولو میں بتاتا جاتا ہوں پھر تم اُس کو رجسٹر پہ اچھے سے اُتارنا۔عریش نے کہا

ٹھیک ہے میں نے سوالات کی پکچرز تمہیں واٹس ایپ کی ہے اُس کو چیک کرنا۔چاہت نے بتایا۔

ہمم تم بس ایسے ہی زبانی بتانا میں سمجھا دوں گا۔عریش بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا بولا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔چاہت اُس کی بات پہ سر اثبات میں ہلاتی اُس کو بتانے لگی تو عریش اُس کو سمجھانے لگا جس کو سنجیدگی سے سُنتی چاہت جلدی سے رجسٹر پہ لکھنے لگی۔

افففف اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر اور عریش تمہارا بھی بڑا والا تھینک یووووو۔ سارا کام ہو جانے کے بعد چاہت الفاظ کھینچ کر ادا کرتی اُس سے بولی۔

مائے پلیزر۔ عریش بس اتنا بولا۔

سچی اگر تم نہ ہوتے تو بُراق نے میری ایسی کی تیسی کر دینی تھی۔ چاہت جھرجھری لیکر بولی

تو کیا ضرورت ہے ایسے کزن کے پاس ٹیوشن لینے کی۔ عریش اُس کی بات سن کر بولا

پیار کرتی ہوں نہ بس یہ وجہ ہے ایسے میں اُس کو دیکھ بھی لیتی ہوں اور باتیں بھی کر لیتی ہوں۔ چاہت نے بتایا تو عریش کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جیسے وہ اِسی جواب کی توقع کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے گُڈ نائٹ۔ عریش کی نظر وال کلاک پہ پڑی تو چاہت سے کہا

یو ٹو اینڈ تھینکس اگین۔ چاہت مسکرا کر کہتی کال ڈراپ کر گئی۔

چاہت کے کال رکھنے پہ عریش سوچ میں پڑ گیا وہ مناہل کو کال کرے یا نہیں کیونکہ اب رات کے گیارہ بج رہے تھے چاہت کو سمجھانے میں اور باتیں کرنے میں اُس کو وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔

کر کے دیکھتا ہوں کیا پتا جاگ رہی ہو۔ عریش ایک نتیجے پہ پہنچتا مناہل کا نمبر ڈائل کرنے لگا کو تیسری بیل پہ ریسیو کر لیا گیا تھا۔

مل گئی فرصت چاہت سے۔ مناہل نے کال اُٹھاتے ہی طنزیہ کا تیز پھینکا تھا۔

مطلب؟ عریش کو سمجھ نہیں آیا

کیوں کال کی ہے؟ مناہل اُس کی بات نظر انداز کیے بولی

آپ کو کوئی کام تھا مجھ سے وہ پوچھنے کے لیے کال کی ہے۔ عریش نے بتایا

www.novelsclubb.com

تھا مگر تمہیں تب چاہت سے بات کرنی تھی تو اب بھی اُس سے کرو مجھے بلکل پسند نہیں کے کوئی مجھے اگنور کر کے کسی اور کو امپورٹنس دے۔ مناہل نے ناگواری سے کہا

ٹھیک ہے پھر میں کال رکھتا ہوا۔ عریش اُس کی بات سن کر کال رکھنے والا تھا جب مناہل بول پڑی۔

تمہیں شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی؟

شرمندگی کس بات پہ؟ عریش جان نہ پایا

اِسی بات پہ کے تم نے مجھے خفا کیا ہے کسی اور کو اہمیت دی جب مجھے تم سے بات کرنی تھی۔ مناہل نے وجہ بتائی۔

بار بار چاہت کو کسی مت کہے۔ عریش بس یہ بولا

کیوں بُرا لگ رہا ہے؟ مناہل نے طنزیہ کیا

جی بہت بُرا لگ رہا ہے وہ ہماری فرینڈ ہے کلاس فیلو بھی ہے ایسے میں آپ اُس کا ذکر یوں کر رہی ہیں تو مجھے بُرا ہی لگے گا۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا

کچھ زیادہ ہی گہری دوستی معلوم ہوتی ہے تبھی تو آگ لگ رہی ہے۔ مناہل تو اُس کے جواب پہ تپ اُٹھی۔

www.novelsclubb.com

جی صحیح کہا بہت گہری دوستی ہے جو آپ جیسی نیگیٹو مائینڈڈ لڑکی نہیں سمجھ سکتی۔ عریش نے جیسے جتایا

یو

ٹوں

ٹوں

مناہل کچھ سخت کہنے والی تھی جب دوسری طرف سے عریش کال کاٹ گیا تھا مناہل گنگ ہوتی موبائل فون کی اسکرین کو گھورنے لگی اُس کو لگتا تھا وہ عریش سے بات کرتی ہے تو وہ خود کو خوشقسمت سمجھتا ہو گا مگر آج عریش کا اٹیٹیوڈ دیکھ کر وہ جل پڑی تھی اُس کا حال غصے سے بُرا ہو گیا تھا وہ جو اپنے سامنے کسی دوسرے کو نہیں سمجھتی تھی مگر اب اُس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے عریش نے اُس کو اوقات دیکھا دی ہو۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

دل میں اندھیرے ے ے ے ے ے ے

شکووں کا ڈھیر ر ر ر ر ر ہے تیری

دیوانی ہوئی تیرا قصور رررررہے

چھوٹے سے دل نوں سمجھاواں کی تیرے ےےے

نال میں لائیاں آنکھیاں

تیرے نال کیوں لائیاں آنکھیاں

تیرے ےے نال میں لائیاں آنکھیاں

تیرے ےے نال میں لائیاں آنکھیاں

تیرے ےے نال میں لائیاں آنکھیاں

آنکھیاں بعد میں لانا ابھی باہر اپنی تشریف کا ٹوکرا لیکر آؤ بُراق بھائی آئے ہیں تمہیں پڑھانے کے لیے۔چاہت جو گلا پھاڑ پھاڑ کر گانے کا بیڑا غرق کر رہی تھی موحد کی بات پہ جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی وہ جو آج یونی سے لیو کرتی گھر میں مزہ کرنے کا سوچے ہوئے تھی مگر بُراق کی آمد کا جان کر اُس کو اپنے ارمانوں پہ پانی گرتا محسوس ہوا

ہائے اللہ قسم تمہیں تمہاری پبجی گیم کی کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔چاہت اپنی کہنی سر پہ ٹکائے ڈرامائی انداز میں بولی

مجھے قسم اپنے پبجی گیم کی بھائی تمہارا ویٹ کر رہے ہیں باہر۔موحد جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

وہ کیوں آئے ہیں جانا تو مجھے چاہیے تھا نہ اور ابھی وقت ہے۔چاہت پریشانی سے گویا ہوئی تبھی بُراق دروازے کے پاس آیا جس کو دیکھ کر چاہت سٹپٹا کر اپنا بیڈ پہ پڑا ڈوپٹہ اُٹھا کر سر پہ پہنا۔جب کی بُراق کافی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

السلام علیکم۔چاہت نے سلام جھاڑا

موحد نیچے جاؤ مجھے کچھ بات کرنی ہے اِس سے۔بُراق نے موحد کو مخاطب کیے کہا

اوکے بھیا۔موحد مسکراتی نظر چاہت پہ ڈالتا باہر نکل گیا

مانا کے تمہارے اندر کی گلوکاری باہر آنے کو مچلتی ہے مگر گھر میں رہنے کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔موحد کے جاتے ہی بُراق اُس پہ گرج پڑا جس پہ چاہت نے خاموشی سے سر جھکا لیا وہ سمجھ گئی تھی بے عزتی کا سلسلہ طویل ہونے والا ہے۔

اب یوں معصوم شکل بنائے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم معصوم ہو اور میں جلاد قسم کا ہوں مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کوئی تمہیں تمہاری حرکتوں پہ ٹوکتا کیوں نہیں تمہیں اتنی آزادی کیوں دے رہے ہیں جس سے تم سُدھرنے کے بجائے مزید بِگڑتی جا رہی ہو۔ بُراق اُس کو تیکھی نظروں سے اُس کو گھورتا بولا

مجھے نہیں تھا پتا آپ اِس وقت آئے گے کیوں کے ٹیوشن پڑھنے (زلیل ہونے) تو میں آتی ہوں آپ یہاں تھوڑی آتے ہیں پڑھانے (زلیل کرنے)۔ چاہت سر اُٹھاتی ایک سانس میں بولی

مجھے ضروری میٹنگ میں جانا تھا جو لاہور میں ہے سوچا پہلے تمہارے پاس آؤں مجھے اچانک خیال آیا کے تم نے تو ہوم ورک وغیرہ کل دیکھایا ہی نہیں تھا۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

اگر آپ کی ضروری میٹنگ تھی تو آج چھوٹی کر لیتے یہاں آنا ضروری تو نہیں تھا۔ چاہت چہرے پہ زبردستی قسم کی مسکراہٹ سجا کر بولی

اپنا یونی بیگ لاؤ ڈرائینگ روم میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔ بُراق ایک اچٹتی نظر اُس پہ ڈال کر چلا گیا۔

توبہ ہے یار۔چاہت پاؤں پٹخنے لگی وہ سخت بدمزہ ہوئی تھی۔

.....

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 11

اتنی جلدی آگئی تھوڑا آرام سے آتی۔بُراق جو دس سے پندرہ منٹ تک اُس کا انتظار کر رہا تھا چاہت کو اب آتا دیکھا تو میٹھا سا طنز یہ کیا۔

آپ انتظار کر رہے تھے تو میں نے سوچا جلدی سے آجاؤں یوں کسی کو زیادہ انتظار کروانا اچھی بات تھوڑی ہوتی ہے۔چاہت بُراق کے طنز پہ شرمندہ ہونے کے بجائے بڑی ڈھٹائی سے بولی

www.novelsclubb.com

بڑا احسان کیا۔بُراق تو اُس کی ڈھٹائی پہ تپ اُٹھا۔

اب شرمندہ تو نہ کرے کزن پلس اُستاد ہیں آپ میرے اتنا تو میں آپ کے لیے کر ہی سکتی ہوں۔چاہت شان بے نیازی سے کہتی سِنگل صوفے پہ بیٹھ گئ۔

آج ہم

بُراق کچھ کہنے والا تھا جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا۔

ایک منٹ ویٹ۔بُراق چاہت کو اِشارہ کرتا کال ریسیو کرنے لگا۔

ہیلو کیوں کیا ہوا؟دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا تھا جس پہ بُراق بولا

اوکے

نہیں میں آتا ہوں۔بُراق سنجیدگی سے کہتا کال کٹ کر گیا۔

یہ چیک کرے میرا کام۔چاہت نے اپنا رجسٹر کھول کر اُس کے سامنے کیا

www.novelsclubb.com

ابھی نہیں۔بُراق بنا اُس کی جانب دیکھے بولا

کیا مطلب ابھی نہیں؟ابھی نہیں تو کبھی نہیں آپ کو ابھی دیکھنا پڑے گا میری رات جگی محنت کا سوال ہے۔چاہت جذباتی ہو گئ۔

مجھے ضروری کام سے جانا ہے سمجھ نہیں آرہی تمہیں۔ بُراق اپنی جگہ سے اُٹھتا ناگواری سے بولا

نہیں آتا سمجھ ایک تو آپ وقت سے پہلے آ گئے اُپر سے رعب جمارہے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔ چاہت کا منہ بن گیا تھا۔

تم سے بات کرنا فضول ہے۔ بُراق تاسف سے سر کو جنبش دیتا ڈرائینگ روم سے باہر جانے لگا۔

یہ اچھا نیا طریقہ تلاش کیا ہے مجھے زلیل کرنے کا اللہ پوچھے آپ سے ایک دن چُن چُن کر اپنی ہر ایک بے عزتی کا بدلا لوں گی اگر نہ لیا تو میرا نام بھی چاہت آفندی نہیں۔

ارے بُراق کہاں چلا گیا میں تو اُس کو یہی بیٹھا کر گئی تھی۔ مریم بیگم ہاتھ میں ٹرے لاتی چاہت سے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

صوفے کے نیچے چُھپ ہوئے ہیں۔ چاہت جل کر بولی

چاہت بکو مت بتاؤ کہاں گیا میں اُس کے لیے مینگو شیک لائی تھی۔ مریم بیگم کی بات پہ چاہت کی نظر اُن کے ہاتھوں پہ پڑی تو آنکھوں میں چمک اُبھری۔

وہ یہ مینگو شیک نہیں پیتے مجھے دے میں پیتی ہوں۔چاہت ایک جمپ لگا کر اُن تک پہنچتی مینگو شیک کا گلاس اپنے ہاتھ میں لیتی بولی۔

چاہت اپنا ندیدہ پن کم کیا کرو اور یہ بات بھی خوب کہی بہت شوق سے پیتا تھا بچپن میں وہ۔مریم بیگم اُس کے بازوں پہ چپت لگا کر بولی۔

جی پیتا تھاااوہ بھی بچپن میں اب وہ بڑے ہو گئے ہیں اُن کی پسند بدل گئی ہے ورنہ پہلے تو میں بھی اُن کو پسند ہوتی تھی میں نظر نہ آتی تو بے چین ہو جاتے تھے اور اب دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں شکل ایسی بن جاتی ہے جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو۔چاہت ایک گھونٹ میں سارا گلاس خالی کرتی مریم بیگم سے بولی۔

فضول کم بولا کرو۔مریم بیگم نے ایک جہانپڑ اُس کے بازوں پہ رسید کیا۔

اوہو اللہ میاں واٹس رونگ وِد یو امی؟چاہت اپنا بازوں سہلاتی مریم بیگم سے بولی

اُونٹھ جتنی ہو گئی ہو مگر مجال ہے جو انگریزی کا ایک جُملا بھی تم سے ٹھیک سے بولا گیا ہو۔مریم بیگم افسوس بھرے لہجے میں بولی

مجھے پوری انگریزی آتی ہے یہ جان لے جلد ہی میں اپنی خود کی اِیجاد کی انگریزی دُنیا کے سامنے لاؤں گی وہ تو میں آپ کے سامنے کم بولتی ہوں کے کہی آپ احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائے۔چاہت گردن تان کر بولی۔

تجھے تو ابھی میں بتاتی ہوا احساس کمتری کا مطلب۔مریم بیگم کا ہاتھ اپنے پاؤں کی جوتی کو پہنچا تھا جس کو دیکھ کر چاہت سٹپٹاتی وہاں سے بھاگی۔

بھاگ کہاں رہی ہو رُکو۔مریم بیگم تیز آواز میں بولی مگر چاہت کے پیروں میں تو جیسے کسی نے مشن فٹ کی تھی جو نہ رُکی اور نہ تھمی سیدھا اپنے کمرے میں دم لیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آرہی ہوں بابا صبر۔باہر کا دروازہ ناک ہوا تو انا نے تیز آواز میں کہا

ہیلو چپکلی۔انا نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو دانیال نے بڑے محبت سے کہا

تم چھلے ہوئے آلو پھر یہاں آگئے۔انا تو اُس کو دیکھ کر تپ اُٹھی""ساتھ میں اُس کے کلین شیو ہونے پہ زبردست قسم کا ٹونٹ مارے بنا نہ رہ پائی۔

ہاں پولیو کی مریضہ سوچا تمہیں پولیو والی انجیکشن لگا دوں۔دانیال جلے کٹے انداز میں بولا

اصل کام بتاؤ کیوں اپنے قدموں کو زحمت دی یہاں آنے پہ۔انا نے گھور کر کہا

اپنے باپ سے کہو دانیال ملنے آیا ہے۔دانیال اپنا کالر جھاڑ کر بولا

کیوں تم کہی کے پرائم منسٹر لگے ہوئے ہو؟ یا پاکستان کی نامور شخصیت ہو جس سے ملنے میرا باپ آئے گا۔انا نے ٹھیک ٹھاک سُناڈالا

پتا ہے کیا میرا دل کیا چاہتا ہے۔دانیال اُس کو دیکھ کر بولا

تمہیں پتا ہے میرا دل کیا چاہتا ہے؟انا اُس کو کھا جانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

میرا دل چاہتا ہے تمہاری یہ قینچی کی طرح چلتی زبان کو قینچی سے کاٹ کر کتوں کے آگ کروں۔دانیال نے دانت پیس کر کہا

اور میرا دل چاہتا ہے میں تمہارا درتی سے نام و نشان تک مٹادوں تاکہ زمین پہ تھوڑا بوجھ تو کم ہو۔انا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی

تم خود سمجھتی کیا ہو؟ دانیال اُس کی طرف قدم بڑھاتا بولا

جو میں ہوں۔انا اپنے قدم پیچھے لیتی اُس سے بولی

ہو کیا تم ایک چیونٹی۔دانیال نے جیسے اُس کا مذاق اُڑایا۔

چیونٹی مچھروں سے اچھی ہوتی ہے مچھر دانی۔انا نے شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

دیکھو انا میرے منہ مت لگا کرو۔دانیال اُس کو انگلی دیکھاتا وارن کرنے لگا۔

تمہارے منہ لگتی ہے میری جوتی بوتھا دیکھا ہے اپنا۔انا نے سر جھٹک کر کہا

ہاں دیکھا ہے پر لگتا ہے تم نے نہیں دیکھا۔دانیال دوبدو بولا

یہ تم میرے گھر آکر میری بیٹی کو کیا کیا باتیں سُناتے ہو؟بلقیس بیگم لان میں آئی تو دونوں کو لڑتا دیکھا تو دانیال سے بولی

السلام علیکم۔دانیال سیدھا کھڑا ہوتا سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام یہاں آنے کی زحمت کیوں کی؟بلقیس بیگم منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی"انا نے اُس کو زبان دیکھائی تو دانیال نے آنکھیں دیکھائی۔

انکل سے ملنے آیا ہوں ڈیڈ کا کام تھا۔دانیال نے بتایا

www.novelsclubb.com

وہ گھر پہ نہیں ہیں بزی انسان ہے اگلی بار اپائمنٹ لیٹر لیکر آنا ملنے یہاں نہیں اُن کے آفس میں آنا۔ جواب اِس بار انانے دیا جس پہ دانیال دانت کچکچاتا رہ گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مناہل لائبریری آئی تو اُس کی نظر کتابوں میں سر دیئے عریش پہ پڑی اُس کو دیکھ کر مناہل کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات نمایاں ہوئے پھر کچھ سوچ کر وہ اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھ گئ۔

السلام علیکم۔ عریش کو اپنے سامنے والی چیئر پہ کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام یہاں کیا کر رہے ہو گھر نہیں جانا کیا آج تو چاہت بھی نہیں آئی تھی یونی اور اب تو چار بج رہے ہیں۔ مناہل اُس کو تنقیدی نظروں سے گھور کر بولی۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں آپ نے گھر نہیں جانا؟ اب تو آپ کا دوست ٹونی بھی نہیں آتا زخمی جو ہے وقت بھی بہت ہو گیا ہے چار بجنے والے ہیں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کے سوالات اُس کو لوٹائے تو مناہل کے ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے اتنا روڈ بیہیو کیوں ہو گیا ہے تمہارا؟ مناہل تھوڑا غصے سے بولی

اُس دن آپ اپنی دوستوں سے کیا بول رہی تھی عریش ایک چابی کا گُڈھا ہے جس کو آپ اپنی مرضی سے چلانا چاہتی ہے ایک فرینڈ ہونے کے ناطے میں نے آپ کی مدد کیا کر دی آپ نے مجھے جانے کیا سمجھ لیا۔ عریش اپنی جگہ سے اُٹھتا بولا تو مناہل کی رنگت پل بھر میں سرخ ہوئی تھی۔

تم سے کس نے کہا یہ سب؟ مناہل نظریں چُرا کر بولی

کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں تھا آنکھوں سے دیکھا تھا اور کانوں سے سُنا تھا۔ عریش سنجیدگی سے کہتا اپنی کتابیں وہاں سے اُٹھا کر چلا گیا۔

افففف اللہ اِس کو کیسے پتا چلا اب مجھے اسائنمنٹس کون بنا کر دے گا۔ مناہل کو بس اپنی فکر ستانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تمہارے رشتیدار کے یہاں شادی کب ہے؟ انا نے ویڈیو کال پہ چاہت سے پوچھا

ابھی ہے وقت تم بتاؤ میرے ساتھ چلو گی نہ کراچی؟ چاہت نے بتانے کے بعد پوچھا

یار سچ کہوں تو میرا بڑا دل ہے مگر امی اور ڈیڈ سے بھی تو پوچھنا پڑے گا نہ وہ ایسے ہی تو مجھے کہیں بھی جانے نہیں دے سکتے نہ۔انا نے بتایا

ہمم یہ بات تو ہے پر کتنا اچھا ہوتا اگر تم اور مناہل بھی ساتھ ہوتی۔چاہت حسرت سے بولے

پر ایسا نہیں ہے نہ۔انا نے مایوسی سے کہا

اچھا کوئی نہیں یہ بتاؤ شاپنگ پہ تو چل رہی ہو نہ؟ چاہت نے پر جوش آواز میں کہا

بلکل۔انا نے فورن سے کہا

❤❤❤❤❤❤❤

عریش اپنے کمرے کی بالکنی کے پاس کھڑا اُس دن کو یاد آرہا تھا جب وہ یونیورسٹی میں دانیال کو تلاش کرتا کیفے پہنچا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○

www.novelsclubb.com

کیاہوااتنے غصے میں کیوں ہو تم؟ عریش نے دانیال کالال بھبھو چہرہ دیکھاتواپنی عینک ٹھیک کرتااُس سے پوچھنے لگا۔

کیا تمہیں مناہل سے محبت ہے؟دانیال نے سنجیدگی سے استفسار کیا

یہ کیساسوال ہے؟عریش کو حیرت ہوئی

جو پوچھاہے عریش اُس کاجواب دو کیا تمہیں اُس مغرور؛اناپرست؛ گھمنڈی لڑکی سے محبت ہے یانہیں۔دانیال نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا

افکورس ناٹ وی آرجسٹ فرینڈز۔عریش نے بھی سنجیدگی سے جواب دیاتودانیال کے تاثرات کچھ ڈھیلے ہوئے۔

گُڈاپنی اِس بات پہ قائم رہنا۔دانیال اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا

www.novelsclubb.com

ہواکیاہے تم نے آج یہ سوال کیسے کرلیا؟عریش نے جاننا چاہا

کچھ نہیں بس مناہل اپنی فرینڈز سے بول رہی تھی کے جیسے یونی کے باقی لڑکے اُس پہ فدا ہے تم بھی اُنہیں میں سے ایک ہو جانے کیا سمجھتی ہے خود کوایک شکل کیااچھی مل گئی سب

کو اپنے پاؤں کی نوک پہ رکھنا چاہتی ہے اِس سے اچھی تو وہ انا ہے چاہے جیسی بھی اُس میں غرور تو نہیں کسی بات کا بس نام کی انا ہے ورنہ انا نہیں اُس میں۔ دانیال نخوت سے بولتا انجانے میں انا کی تعریف کر گیا تھا جس کا احساس اُس کو خود بھی نہیں ہوا تھا۔

وہ ایسے نہیں کہہ سکتی۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کی بات سے انکاری ہوا

مجھے پتا تھا تم میری بات کا یقین نہیں کرو گے تبھی ویڈیو ہے میرے پاس کہو سینڈ کروں؟ دانیال نے طنزیہ کہا۔

ویڈیو سینڈ کرو۔ عریش کی بات پہ دانیال اپنی جیب سے موبائل نکالنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یو ہرٹ می بیڈلی۔ عریش حال کی دُنیا میں واپس آتا اپنے فون میں مناہل کی تصویر دیکھتا اُس کو مخاطب ہوا۔

السلام علیکم۔چاہت نے ڈرائینگ ہال میں بیٹھے بُراق کو سلام کیا جو سنجیدگی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔

وعلیکم السلام آ گئی تم۔بُراق لیپ ٹاپ سائیڈ پہ کرتا اُس کو دیکھ کر بولا

ظاہر ہے آ گئی ہوں تبھی تو آپ کو نظر آ رہی ہوں نہ آپ بھی نہ ہر وقت مذاق کے موڈ میں رہتے ہیں۔چاہت آرام سے صوفے پہ بیٹھتی بُراق سے بولی تو وہ محض ہمیشہ کی طرح اُس کو گھور سکا۔

تمہارا ہر وقت فضول بولنا لازمی ہوتا ہے؟بُراق نے دانت پیس کر کہا

میں نے کب فضول بولا انفیکٹ میں تو آئی ہی اب ہوں۔چاہت مصنوعی حیرانگی کی حدیں پار کیے بولی۔

www.novelsclubb.com

کتابیں کھولوں اپنی۔بُراق سر جھٹک کر بولا

یہ لے ایک ایک لفظ درست لکھا ہے۔چاہت اُس کی جانب اپنا رجسٹر بڑھاتی فخریہ انداز میں بولی

ایسا تو میرے خواب میں بھی نہ ہو۔ بُراق رجسٹر کھولتا اُس سے بولا تو چاہت کا منہ بن گیا۔

یہ تم نے لکھا ہے؟ بُراق اُس کا رجسٹر چیک کرتا پوچھنے لگا اُس کو جانے کیوں یقین نہیں آرہا تھا۔

افکورس۔ چاہت نے فخریہ لہجے میں بتایا۔

یہ واقع تم نے لکھا ہے؟ بُراق کے لہجے میں حیرت صاف عیاں تھی اُس کو یقین نہیں آرہا تھا چاہت نے اتنی صفائی سے سارے پروبلمز حل کیے تھے اُس کو کہی سے ڈھونڈنے سے بھی کمی پیش نظر نہیں آرہی تھی۔

پڑوسن کی حاجرہ نے لکھ کے دیئے ہیں۔ چاہت نے اُس کے دوسری بار پوچھنے پہ بڑی سنجیدگی سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

بکومت۔ بُراق نے ڈپٹا

آپ اپنے سوال پہ بھی تو غور کریں نہ افکورس یہ میں نے خود اپنے پرسنل مائینڈ سے سوچ کر اپنے پرسنل ہاتھوں سے لکھا ہے۔ چاہت نے چہرے کے زاویئے بگاڑ کر کہا۔

ہمم تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں میں ایک الگ کجھ دیتا ہوں وہ تم یہاں سولو کروں گی۔ بُراق کی بات پہ چاہت کی سِٹی گم ہوئی

ایک کیا میں تو دو بھی لکھ دوں مطلب سولو کر لوں۔ چاہت نے چوَل ماری

ٹھیک ہے تین دیتا ہوں۔ بُراق اُس کی رجسٹر پہ کجھ لکھتا سکون سے بول کر چاہت کو بے سکون کر گیا۔

آپ کو پتا ہے میں نے چائے بنانی سِیکھی ہے۔ چاہت بُراق کو دیکھ کر اپنا ہاتھ بیگ میں ڈال کر بولی

مجھے نہیں تھا پتا۔ بُراق نے جواب دیا

میں بہت اچھی چائے بناتی ہوں آپ پیئے گے ؟ چاہت نے پر جوش لہجے میں بتایا ساتھ میں بڑی چلاکی سے اپنے بیگ سے موبائیل لیکر ڈوپٹے کی آر میں چُھپایا۔

پہلے جو کام دیا ہے وہ کرو۔ بُراق اتنا کہتا دوبارہ سے اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔

وہ کونسا مشکل کام ہے میرے بائے ہاتھ کا کھیل ہیں میں کچن میں چائے بھی بناؤں گی اور پھر سے آپ نے میرے رجسٹر میں پرو بلم ڈالی ہیں اُن کو سولو بھی کروں گی۔چاہت نے اپنی بات پہ زور دیا

اچھا جاؤ۔بُراق نے جان چُھڑائی۔

شکریہ۔چاہت جلدی سے کہتی رجسٹر ہاتھ میں پکڑتی کچن کی طرف بھاگی۔

مشکل کیا ہے اب اِس دُنیا میں؟

ہاں مشکل کیا ہے اب اِس دُنیا میں؟

ہائے اللہ گوگل کا ہے زمانہ

www.novelsclubb.com

ہائے اللہ گوگل کا ہے زمانہ

کچن میں آتی چاہت اپنی نظروں کے سامنے سیل فون کرتی گول گول گھوم کر اپنا ایجاد کیا گیا گانا گانے لگی ساتھ میں اُس کی انگلیاں موبائل کچھ سرچ کرنے میں بزی تھی۔

چاہت آفندی کا دماغ ہے شیطانی

ہاں چاہت آفندی کا دماغ ہے شیطانی۔

کوئی کیوں کرتا ہے اُس سے چلاکی۔

ہاں کوئی کیوں کرتا ہے اُس سے چلاکی

چاہت گانا گاتی ساتھ میں رجسٹر کھول کر اپنے سامنے کرنے لگی ایک نظر وہ کچن کے دروازے پہ بھی ڈال دیتی

www.novelsclubb.com

ٹوں ٹوں ٹوں ٹن ٹن

ٹوں ٹوں ٹن ٹن

ہائے اللہ

یوٹیوب گوگل کا ہے زمانہ۔

چاہت کو اپنا مطلوبہ جواب مل گیا تو وہ جلدی سے اُس کور جسٹر پہ اُتارتی خوشی سے نعرہ لگانے لگی اُس بیچ وہ اپنا گانا گانے کا فرض بھی خوب انجام دے رہی تھی ساتھ میں اُس میں لیریکس بھی دینے لگی۔

اب جلدی سے چائے بناتی ہوں۔چاہت پرجوش آواز میں کہتی جیسے ہی پلٹی تو سامنے سینے پہ بازوں فولڈ کیے بُراق سرد نظروں سے اُس کو گھور رہا تھا بُراق کو اپنے سامنے دیکھ کر چاہت کا حلق تک خُشک ہو گیا تھا اُس کو آج پہلی بار بُراق سے خوف اور ڈر محسوس ہوا تھا کیونکہ بُراق کی نظروں میں اُس کے لیے غصہ اور نفرت صاف عیاں تھی۔

آآپ می میں چائے بنان بنانے والی تھی ک کے انا کی کال آ گئ۔چاہت نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کی۔

کتنا جھوٹ بولوں گی چاہت؟اور کتنا میری نظروں سے گروں گی؟بُراق سرد نظروں سے اُس کو دیکھتا سپاٹ لہجے میں بولا

ایسا نہ

شٹ اپ چاہت۔چاہت اپنی موبائل کی جانب اِشارہ کرتی وضاحت کرنے والی تھی جب بُراق اُس کے ہاتھ سے موبائل چھینتا زور سے فرش پہ پھٹخی تو چاہت ڈر کر کچھ قدم دور ہوئی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟صلحہ بیگم کچن میں آتی تعجب سے اُن دونوں کو دیکھتی پوچھنے لگی"صلحہ بیگم کو دیکھ کر چاہت کی جان میں جیسے جان آئی وہ فورن سے اُن کے پاس جانے والی تھی جب بُراق نے اُس کا بازوں سختی سے دبوچا۔

چھ چھوڑے۔چاہت اپنا بازوں اُس کی گرفت سے آزاد کروانے کی جدوجہد کرتی بولی اُس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی بُراق کی اتنی بے حسی پہ۔

بُراق یہ بدتمیزی ہے چھوڑو چاہت کا بازوں۔صلحہ بیگم سخت لہجے میں بُراق سے بولی تو بُراق نے ایک جھٹکا دے کر اُس کو چھوڑا جس سے وہ گرتے بچی۔

بُراق۔ صلحہ بیگم چاہت کو اپنے ساتھ لگاتی غصے سے اُس کو دیکھنے لگی۔

آپ بیچ میں مت آئے امی یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا ہے ہر بار مجھے بیوقوف بنائے گی اور میں بن جاؤں گا آخر یہ خود کو اتنی توپ چیز اور مجھے پاگل سمجھتی کیوں ہے۔ بُراق دھاڑا۔

س سوری۔ چاہت کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا بُراق اِس قدر اُس پہ غصہ ہو سکتا ہے۔

ہو کیا گیا ہے تمہیں ایسا بھی کیا کر دیا اِس بچی نے جو تم نے اِس قدر اُس کو خوفزدہ کر دیا ہے جو یہ کانپ رہی ہیں۔ صلحہ بیگم چاہت کو لرزتا محسوس کرتی اُس سے پوچھنے لگی۔

اِس کو کہے یہاں سے دفع ہو جائے اور آئیندہ اپنی یہ منحوس شکل مجھے نہ دیکھائے زہر لگتی ہے یہ مجھے۔ بُراق کھا جانے والی نظروں سے صلحہ بیگم کے پیچھے چُھپتی چاہت کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

آپ ہوگے منحوس میرا اتنا لیٹیسٹ نیو موبائل تک توڑ دیا جس کو جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے تھے پھر بھی میں تو نہیں کر رہی اتنا غصہ پھر یہ کیوں کر رہے؟ چاہت سوں سوں کرتی اپنے آنسو صاف کیے بولی تو بُراق کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھ گیا۔

چاہت بیٹے ایسے نہیں بولتے بُراق بڑا ہے تم سے۔ صلحہ بیگم نے بُراق کی سرخ ہوتی رِنگت دیکھی تو اُس کو سمجھایا جس کو اتنی پیچیدہ صورتحال میں بھی اپنے موبائل کا غم کھا رہا تھا۔

آپ کو نہیں پتا چچی ڈیڈ نے کتنی منتوں کے بعد موبائل لیکر دیا تھا اور آپ کے بیٹے نے توڑ دیا۔ چاہت اپنے ڈوپٹے سے آنسو صاف کرتی بولی

مجھے غصہ مت دلاؤ۔ بُراق ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اُس سے کہا

آپ کو غصہ کب نہیں آتا؟ کوئی نئی بات کرے میرا موبائل ڈھائی لاکھ کا تھا ڈیڈ نے کہا تھا اِس بار لیکر دے رہا ہوں اگر موبائل کو کچھ ہوا تو اگلی بار اٹھارہ ہزار کا بھی نہیں لیکر دوں گا اپنی پڑھائی پہ دھیان دو اب میرا کیا ہو گا موبائل میں میری تصویریں بھی تھی۔ چاہت کو اپنا نیا غم یاد آیا تو اور زور سے رونے لگی۔

چاہت کیوں بچوں کی طرح رو رہی ہو۔ صلحہ بیگم پریشانی سے اُس کو بولی جس نے رو رو اپنا حال بے حال کر دیا تھا۔

تم دفع کیوں نہیں ہو جاتی۔ بُراق دندناتا اُس کے پاس آکر صلحہ بیگم سے علیحدہ کیا۔

قیامت کے دن آپ کا گریبان میرے ہاتھوں میں ہو گا میں فرشتوں کے سامنے اپنے پیسے مانگوں گی اِس لیے مجھے ابھی میرے ڈھائی لاکھ دے قیامت کے دن تو ویسے بھی آپ کا سب کچھ ڈوب جائے گا۔چاہت اپنے آنسو صاف کرتی بولی تو صلحہ بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا۔

گیٹ آؤٹ۔بُراق پوری قوت سے چِلایا۔

آہستہ اگر گلا خراب ہو گیا تو پھر آپ نے مجھے ہی زلیل کرنا ہے۔چاہت اتنا کہتی کچن سے باہر نکل گئ۔اُس کے جانے کے بعد بُراق گہرے سانس لیتا خود کو پر سکون کرنے لگا۔

معصوم بچی کا اتنا نقصان کر دیا ڈانٹ الگ سے دیا بے چاری کتنی سادہ دل کی ہے۔صلحہ بیگم افسوس بھرے لہجے میں بولی تو بُراق کو آنکھیں بند کیے کھڑا تھا جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولتا صلحہ بیگم کو دیکھنے لگا۔

اُس معصوم سے شیطان بھی پناہ مانگتا مجھے بلیٹ پریشر کا مریض کر کے چھوڑے گی آپ دیکھنے اور خوب کہا کے سادہ دل کی ہے۔بُراق کے تن بدن میں آگ لگ گئ تھی۔

بُراق کیوں اُس سے اتنا چڑتے ہو

زہر لگتی ہے وہ مجھے۔بُراق اُن کی بات درمیان کاٹتا بولا تو صلحہ بیگم بس اُس کو دیکھتی رہ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 12

چاہت باہر آئی تواُس کا ڈرائیور بھی کھڑا نہیں تھا اُپر سے اُس کے پاس موبائل بھی نہیں تھا جو گھر میں کسی کو کال کرتی اُس کو جی بھر کر آج اپنی غُربت کا احساس ہوا تھا۔

اب کیا پیدل جانا پڑے گا کیب کے تو میرے پاس پیسے بھی نہیں۔چاہت گیٹ عبور کرتی بڑبڑائی

بی بی آپ کہے تو میں ڈرائیور سے کہوں گاڑی نکالے؟ گیٹ پہ کھڑے چوکیدار نے اُس کی بڑبڑاہٹ سُنی تو پوچھا

www.novelsclubb.com

غریب ہوں مگر خوددار ہوں آپ سر کی تو گاڑی میں کبھی نہ بیٹھو۔چاہت تیز نظروں سے اُس کو گھور کر کہتی اپنا ڈوپٹہ خود پہ اچھی طرح لپیٹ کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

ہائے ویسے آج اپنا آپ معصوم بے بس ہیروئن کی طرح لگ رہا ہے جو ایسے ہی سڑک پہ چلتی ہے کسی لفٹ کی تلاش میں اور ہیروں کی گاڑی سے ٹکڑا جاتی ہے مگر ہائے رے قسمت میرا ہیروں تو سکون سے اپنے گھر میں بیٹھا ہو گا اور میرے اِس دل کی ایسی کی تیسی جو غلط جگہ پہ بڑے زور سے لگا ہے۔چاہت روڈ کی ایک سائیڈ پہ چلتی مسلسل بڑبڑانے میں مصروف تھی تبھی اُس کو احساس بھی نہیں ہوا کے کوئی مسلسل اُس کو آوازیں دے رہا ہے

چاہت

چاہت۔

اِس بار کوئی گاڑی اُس کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتی رہی تو چاہت نے چونک کر اُس کی جانب دیکھا جہاں عریش ہاتھ ہلاتا اُس کو اندر آنے کا کہہ رہا تھا۔

عریش تم یہاں؟ چاہت کھڑکی کے پاس جُھکتی اُس سے استفسار ہوئی

تم روئی ہو؟ اور یہاں اکیلے پیدل کہاں جا رہی ہو؟ تمہاری گاڑی کہاں ہیں؟ عریش اُس کا سوال نظر انداز کرتا غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا

کیا تم مجھے گھر تک چھوڑ دو گے سچی پھر سب بتاؤں گی۔چاہت نے پوچھا

ہاں کیوں نہیں تم آؤ۔ عریش نے کہا تو چاہت شکر کا سانس ادا کرتی فرنٹ سیٹ کی جانب بیٹھی

اب بتاؤ کیا بات ہے؟ عریش اُس کے بیٹھتے ہی پوچھنے لگا۔

میں بُراق کے یہاں گئی تھی چار بجے جاتی ہوں چھ بجے واپس اپنے گھر جاتی ہوں مجھے لگتا تھا ڈرائیور یہی میرے انتظار میں ہو گا مگر وہ نہیں تھا پھر اُس کے کال کرنے کا سوچا تو یاد آیا بُراق نے بڑی بے رحمی سے اُس کو توڑا پھر خیال آیا رکشہ یا کیب کرتی ہوں پھر دوسرا خیال آیا کے میرے پاس تو پیسے بھی نہیں ہے۔ چاہت نے بڑے افسوس سے اپنے غم اُس سے بیان کیا۔

تمہارے کزن نے تمہارا سیل فون کیوں توڑا؟ تم نے تو وہ ایک ماہ پہلے لیا تھا نہ؟ عریش ڈرائیونگ کرتا اُس سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہی تو میرا نیا فون تھا ڈھائی لاکھ کا۔ چاہت کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی۔

کیوں توڑا؟ عریش نے اپنا سوال دوبارہ رپیٹ کیا۔

تمہیں یاد ہے اُس دن میں نے تمہیں کال کی تھی اسٹڈی کے مطلق پوچھنے کے لیے؟ چاہت اُس کی جانب رخ کیے بولی

ہمم یاد ہے؟ عریش نے جواب دیا

اُن کو کہا تھا یہ میں نے لکھا ہے جو سچ بھی تھا تو لکھا تو میں نے تھا نہ وہ الگ بات ہے بتایا تم نے تھا پر اُس کو یقین نہیں آیا پھر سے لکھنے کا بولا میں کیا کرتی مجھے آتا تو نہیں تھا نہ تمہیں پتا تو ہے میتھ میرے سر پہ سے گزرتی ہے میں کسی بہانے سے کچن میں گئی اور گوگل یوٹیوب سے چیک کیا مگر وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھا کسی بھٹکی ہوئی آتما کی طرح پتا نہیں کیسے کچن میں آگیا اور پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی۔ چاہت پہلے پر جوش آواز میں بتاتی پھر مدھم آواز میں بولی

یہ تو کوئی بات نہیں تم بس یہ کہتی پہلے تمہیں آیا تھا تم نے فرینڈ کی ہیلپ لی اِس لیے آسانی سے ہو گیا اب نہیں ہو رہا بات ختم پھر وہ تمہیں سمجھاتا۔ عریش ساری بات جاننے کے بعد اپنی عینک ٹھیک کیے اُس سے بولا

وہ سمجھاتا نہیں بس زلیل کرتا ہے۔ چاہت ہنکارہ بھر کر بولی

پھر بھی تمہیں اُس سے محبت ہے۔ عریش سر جھٹک کر بولا

تمہیں بھی تو مناہل سے محبت ہے۔ چاہت اُس کی بات پہ مسکرا کر بولی

ایسا کچھ نہیں ہے۔ عریش نے سہولت سے ماننے سے انکار کیا

چاہت آفندی کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ چاہت نے بال جھٹک کر کہا۔

❤❤❤❤❤❤

امی

امی

لائیٹ کیوں چلی گئی؟۔ انا اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب اچانک سے لائیٹ چلی گئی تھی تبھی وہ اپنے موبائل فون کی ٹارچ آن کرتی بلقیس بیگم سے بولی جو کچن میں کھڑی موم بتیاں جلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا مجھے بتا کر نہیں گئی اگر بتاتی تو میں تمہارے علم میں بھی ڈالتی۔ بلقیس بیگم نے سنجیدگی سے جواب دیا

امی یار مذاق مت کریں میرے دماغ کا فیوز پہلے ہی اُڑا ہوا ہے اتنی مشکل سے اسائمنٹ بنایا تھا لائیٹ چلی گی لیپ ٹاپ بند ہو گیا میں نے فائل سیو بھی نہیں کی تھی۔انا نے اپنا رونا رویا۔

پڑوس سے دانیال سے کہو تمہارے دماغ کے فیوز کا پتا نہیں مگر لگتا ہے ہماری بجلی کا فیوز ضروری اُڑا ہوا ہے کیونکہ آس پاس کے گھروں میں بجلی ہے۔بلقیس بیگم نے مصروف انداز میں کہا

اُس مچھر دانی سے کیا کہوں؟انا نے منہ کے زاویئے بگاڑے۔

یہی کے لائیٹ چیک کرے اُس کو پتا ہو گا تمہارا باپ تو ویسے بھی شہر سے باہر ہے اِس وقت ایک وہ ہے جو مدد کر سکتا ہے۔بلقیس بیگم نے کہا

میں اُس سے ہر گز مدد نہیں مانگوں گی۔انا نے ناک منہ چڑھایا۔

مرضی ہے بیٹھی رہو پھر۔بلقیس بیگم کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

کیا مطلب بیٹھی رہو مجھے اپنا لیپ ٹاپ چارج کرنا ہے ضروری اسائمنٹ بنانا ہے ایسے میں کیسے بیٹھ جاؤں۔انا پاؤں پٹخ کر بولی

پھر جاؤ پڑوس میں میرا دماغ خراب مت کرو کیونکہ اگر میرے دماغ کا فیوز اُڑ گیا نہ تو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔ بلقیس بیگم نے اب کی بار وارن کیا۔

کیا دن آ گئے ہیں دے مجھے ایک موم بتی تاکہ جاؤں کوئی روشنی تو ہو۔ انا نے ایک موم بتی اُن سے لینی چاہی جو بلقیس بیگم نے فورن سے اُس کی پہنچ سے دور کی۔

بیٹا جی ہماری گھر کی لائیٹ بند ہے پورے ملک کی نہیں باہر قدم رکھو تو پتا چلے نکمی اولاد نہ ہو تو سارا دن چھوڑ کر رات کے وقت پڑھنا یاد آتا ہے۔ بلقیس بیگم نے ٹھیک ٹھاک اُس کو سُنا ڈالی۔

قائدِ اعظم بھی تو دیر رات تک پڑھتا تھا اگر میں نے پڑھ لیا تو کونسی بڑی بات ہو گی لوگ فخر سے بتاتے ہیں کے قائدِ اعظم دیر رات تک پڑھتا تھا ایک آپ ہیں جن کو یہ بات ناگوار لگ رہی ہیں سچ کہوں تو کبھی کبھی مجھے آپ سوتیلی ماں لگتی ہے۔ انا بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئ

تمہیں قائدِ اعظم کا نیوایکسپائر ورژن بننے کی ضرورت نہیں انا ہو انا بن کر رہو۔ بلقیس بیگم نے بھگو بھگو کر طنز کا تیر مارا

قائدِاعظم کا نیو ایکسائر ورژن؟انا کا تو مانو حیرت سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

جی درست فرمایا وہ ہمارے ملک کا بانی سارا دن محنت کرتا تھا تمہاری طرح یہ نہیں کے سارا دن مٹر گشتی کرو پھر رات کے وقت کتابیں کھول کر بیٹھ جاؤ۔بلقیس بیگم سر جھٹک کر کہتی کچن سے باہر چلی گئ۔اُن کے جانے کے بعد انا بھی بیزار شکل بناتی گھر سے باہر گئ۔

دانیال کے گھر کے پاس رُکتی اُس نے بیل پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو بجایا' پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی کوئی نہیں آیا تو انا نے دوبارہ اپنا ہاتھ بیل پہ رکھا اور ہٹانا بھول گئ۔

آرہا ہوں صبر نام کی ب

دانیال جو مسلسل بولتا آرہا تھا جب دروازہ کھولنے کے بعد نظر انا پہ پڑی تو اُس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

www.novelsclubb.com

وہ آئے ہمارے گھر کی گیٹ کے پاس

خُدا کی قدرت

کبھی ہم اُن کو دیکھتے تو کبھی اپنے گھر کی گیٹ کو۔

دانیال دروازے سے ٹِکائے کھڑا ہوتا شعر کی ٹانگیں توڑ موڑ کر بولا

اگر تمہارا ہو گیا ہو تو میں کچھ عرض کروں؟انا نے دانت پیستے اُس سے کہا کیونکہ فلوقت اُس کو دانیال سے مدد درُوکار تھی تبھی ادب کے دائرے میں رہنا بہتر سمجھا۔

اِرشاد

اِرشاد۔

دانیال اپنا ہاتھ منہ کے پاس کرتا سر کو خم دیتا بولا۔

ہمارے گھر کی بجلی خراب ہو گئی ہے۔انا نے کہا

تو؟دانیال کو سمجھ نہیں آیا کے وہ یہ بات اُس کو بتانے کے لیے کیوں آئی ہے؟

تو یہ کے تم آ کر فیوز چیک کرو۔انا نے اُس کو گھور کر کہا

www.novelsclubb.com

میں کونسا الیکٹرانک کا کام کرتا ہوں جو گھروں کے فیوز چیک کرتا پھروں۔دانیال اُس کو ڈبل گھوری سے نوازتا بولا

دیکھو اپنے گھر کا بھی تو چیک کرتے ہو گے ہمارے گھر کا بھی چیک کرو مجھے ضروری اسائمنٹ بنانا ہے۔انا ہاتھوں کی مٹھیا بھینچ کر بولی تو دانیال کے چہرے پہ شیطانی قسم کی مسکراہٹ آئی۔

اچھا تو یہ کہو نہ تو مس افلاطون عرف انا محترمہ کو دانیال داجینٹل مین کی ضرورت پڑی ہے۔دانیال زچ کرتی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجاتا اُس سے بولا

آ رہے ہو یا نہیں؟انا نے پوچھا

گھر تمہارا بجلی کا جو فیوز اُڑا تمہارے دماغ کی طرح تو اگر میں اُس کو ٹھیک کروں گا تو مجھے کیا ملے گا؟دانیال ٹھوڑی پہ انگلی رکھتا پر سوچ لہجے میں بولا

جو چاہیے لے لینا مگر میرے ساتھ چلو ابھی۔وہ دانیال کی باتیں کیسے برداشت کر رہی تھی وہ بس خود جانتی تھی دل تو بڑا چاہ رہا تھا منہ توڑ جواب دینے کو مگر ہائے رے مجبوری اُس کو آج ایک کہاوت اپنے آپ پہ سوٹ لگ رہی تھی کے (ضرورت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔

تم پیار سے کہو دانیال ہمارے گھر کی بجلی کچھ خراب ہو گئی ہے پلیز تم آ کر میری مدد کرو۔دانیال نے مزے سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں ایسا کچھ نہیں کہنے والی۔اناتو اُس کی بات پہ تپ اُٹھی

توں میں بھی نہیں آ رہا ویسے بھی مجھے بہت گہری نیند آ رہی ہے۔دانیال جمائی لیتا بولا

دانیال ہمارے گھر کی بجلی خراب ہو گئی ہے پلیز آ کر تم ایک بار میری مدد کرو۔اناگہری سانس بھرتی اُس سے بولی

مزہ نہیں آیا کچھ فیل نہیں ہوا تمہارا انداز محبت بھرا نہیں ہے احسان جتانے والا ہے تم یہ جُملا پیار سے بولوں دل کی گہرائی سے ادا کرو تاکہ میرا دل بھی راضی ہو تمہاری مدد کرنے پہ۔دانیال نفی میں سر ہلاتا بولا

www.novelsclubb.com

دانی میرے صبر کا امتحان مت لو چپ چاپ چلو میرے ساتھ۔اناچیخ کر بولی۔

پہلے پیار سے کہو نرمی سے کہو چاشنی بھرے لہجے میں بولو۔دانیال جیسے آج سارے حساب بے باک کرنے میں تھا

دیکھو ایسی ہی چلو بھائی نہیں

اوہیلو مجھے کوئی شوق نہیں یہ بھائی چارہ بنانے کا تمہیں ہی مُبارک ہو توبہ تمہارے جیسی بدزبان نک چڑھی منہ بولی بہن سے میری توبہ۔دانیال انا کی بات درمیان میں کاٹتا کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا

اور مجھے بھی تمہاری گٹر جیسی شکل والے بھائی کی ضرورت نہیں۔انا نے تو آج حد ہی پار کر دی۔

کیا کہا؟ گٹر جیسی شکل خود کی شکل دیکھی ہے کبھی بونی کہیں کی۔دانیال کا تو مانوں کلیجہ منہ کو آیا ایسی بات سن کر۔

تم خود بونی تمہاری بیوی بونی ارے میں تو کہتی ہوں تمہاری آنے والی نسل بونی ٹونی نونی۔انا اُس کو دھکا دیتی بولی

www.novelsclubb.com

ڈونٹ کروس یور لمٹس۔دانیال اُس کو شہادت کی اُنگلی دیکھاتا وارن کرنے لگا۔

پہلے اِس سیہ نٹینس کی اسپیل تو یاد کرو پھر بولنا ڈونٹ کروس یور لمٹس۔انا اُس کی نقل اُتارتے ہوئے بولی۔

میں اب تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔دانیال کی بات پہ اچانک انا کو یاد آیا وہ یہاں کیوں آئی تھی اُس نے بے ساختہ لب دانتوں تلے دبائے۔

دیکھو ایک پڑوسی ہی دوسرے پڑوسی کے کام آتا ہے آج تم میری مدد کرو گے کل میں کروں گی۔انا اپنا لہجہ ٹھیک کیے اُس سے بولی۔

ہونہہ (نقل اُتارتے ہوئے) کل میں کروں گی اوبی بی جب ہمارے گھر کی بجلی کا فیوز اُڑے گا نہ تو میں خود دیکھ لوں گا تمہیں زحمت نہیں دوں گا وہ رات کے اِس وقت۔دانیال ہر ایک لفظ پہ زور دیتا بولا۔

پلیز دانیال چلو نہ سچی مجھے بہت ضروری اسائمنٹ بنانا ہے۔انا کا لہجہ خود ہی منت بھرا ہو گیا تھا اور اُس نے شاید پہلی بار خود سے دانیال کا نام اتنا آرام سے لیا تھا۔

اچھا چلو۔دانیال کو بھی اُس پہ ترس سا آ گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اب جاؤ۔انا کا گھر روشن ہوا تھا اُس نے دانیال سے کہا۔

کیا مطلب جاؤ اپنی جان پہ کھیل کر میں نے بجلی کی موجودگی میں بجلی میں ہاتھ ڈالا ہے جس میں مجھ کرنٹ بھی لگ سکتا تھا میں مر بھی سکتا تھا تمہیں کوئی احساس ہے۔دانیال تو اُس کے پل میں بدلتے رنگ دیکھ کر حیران ہوا۔

تمہاری اِس فضول سی تقریر کا مقصد؟انا نے کوفت بھری نظروں سے اُس کو دیکھا۔

شکریہ دانیال بولوں۔دانیال سینہ تان کر کھڑا ہوتا اُس سے بولا

شکل دیکھی ہے اپنی۔انا نے جیسا اُس کا مذاق اُڑایا

دیکھو انا بہت وقت ہو گیا ہے مجھے سونا ہے اِس لیے میرا شکریہ ادا کرو تمہارے گھر کا یہ فیوز پھر سے خراب ہو سکتا ہے۔دانیال نے اُس کو وارن کیا۔

تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی تم پُھوٹو یہاں سے۔انا کمر پہ ہاتھ ٹِکاتی اُس سے بولی

www.novelsclubb.com

تم شکریہ نہیں بولوں گی؟دانیال نے کنفرم کرنا چاہا

نہیں بولوں گی۔انا نے ڈنکے کی چوٹ پہ کہا

سوچ لو؟دانیال نے ایک موقع دیا

سوچ لیا۔انا نے بناتا خیر کیے کہا

ٹھیک ہے پھر میں یہ فیوز اپنے گھر لے جاتا ہوں۔دانیال اتنا کہتا ابھی کچھ کہتا جب انا بول پڑی

نہیں نہیں ایسا مت بولنا میں بولتی ہوں تمہارا شکریہ اور بہت بہت شکریہ تمہارے جیسے پڑوسی تو اللہ ہم بد نصیبوں کو ہی دیتا ہے۔انا کی آخری لائن نے اُس کا بیڑا غرق کیا۔

اچھا بد نصیبوں کو۔دانیال تنقیدی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا تو انا سٹپٹاتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

شکریہ دانی اب جاؤ۔انا نے جیسے احسان کیا۔

ابھی تو میں جا رہا ہوں مگر اگلی بار مجھ سے مدد کی توقع مت رکھنا۔دانیال جاتے جاتے اُس کو وارن کرنا نہ بھولا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

چچا کو پتا چلا نہ تو وہ بُراق سے بہت ناراض ہو گے۔عزہ نے چاہت کی ساری بات جاننے کے بعد کہا

کوئی ناراض نہیں ہوگے بلکہ کہے گے بیٹا تم نے تو میری سالوں بھری مراد پوری کی ہے اور جب میں بتاؤں گی تو کہے گے پھر سے کہو کہتے رہو اچھا لگتا ہے۔چاہت جلے دل سے بولی

چچا ٹِک ٹاک نہیں دیکھتے۔عزہ نے اُس کو گھورا

ایک ڈھائی لاکھ موبائل کی قیمت تم کیا جانو عزہ بے بو۔چاہت ماتھے پہ کہنی ٹکائے ڈرامائی انداز میں بولی

بے بو؟عزہ کا منہ کھل گیا۔

اب میں تمہیں مہیش بابوں کہنے سے تو رہی۔چاہت کے کندھے اُچکائے تو عزہ نے تھپڑ اُس کے بازوں پہ رسید کیا۔

کیا ہے؟چاہت اپنا بازوں سہلاتی اُس کو گھورنے لگی۔

www.novelsclubb.com

نا بے بونا بابوں او نلی عزہ اور تم مجھے ایک بات بتاؤ اتنی اولڈ فلمز اور گانے تمہارے دماغ میں آتے کہاں سے ہیں۔عزہ نے جاننا چاہا

مائے لِٹل شائے بے بو اولڈ از گولڈ۔چاہت نے بال جھٹک کر بتایا

چھوڑو بے بو کو میرے پاس ایک بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ عزہ نے سسپینس پھیلایا

کونسا آئیڈیا؟ چاہت کے کان کھڑے ہوئے۔

اگلے ہفتے تمہاری سالگرہ ہے تو تم چچا سے کہنا گفٹ میں تمہیں نیا فون دے یا اپنا فون تمہیں گفٹ کرے۔ عزہ نے پر جوش آواز میں کہا

ڈیڈ کا فون دیکھا ہے کتنا مہنگا ہے ایک دن مجھے یوز کرنے کے لیے نہ دے اور تم بول رہی ہو میں اُن سے وہ گفٹ میں دینے کا بولوں مجھے جائداد سے عاق ہی نہ کر دے۔ چاہت کی بات پہ عزہ کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

ایک بار بولنے میں کیا جاتا ہے۔ عزہ نے کہا

نہیں اب مجھے خود پیسے جمع کرنے پڑے گے تمہیں پتا ہے جب ڈیڈ سے کہا تھا فون کا تو کیسے امی نے رُکاوٹیں ڈالی تھی۔ چاہت پر سوچ انداز میں اُس سے کہا

www.novelsclubb.com

توبہ ہے یار چاہت تم نے موبائل کے ٹوٹنے کا غم کسی روگ کی طرح پالیا ہے اور اب ایسے بتا رہی ہوں جیسے خدانخواستہ تمہارا محبوب فوت ہو گیا ہو۔ عزہ جھرجھری لیکر بولی

مرے میرے محبوب کے دُشمن کیااول فول بکے جارہی ہو۔چاہت توتڑپ اُٹھی۔

ویسے کیا کوئی ہے تمہارا محبوب؟عزہ اُس کے پاس تھوڑی جُھکتی رازدرانہ انداز میں بولی۔

دفع ہو جیسے تمہیں تو کچھ پتا ہی نہیں نہ۔چاہت نے کھینچ کر کشن اُس کے منہ پہ مارا

سچی یار وہ تمہارا اور میرا جیجا ہے تم کوئی اور پٹاؤ۔عزہ نے کہا

جیجا ہو گا تم دونوں بہنوں کا وہ میرے تھے اور میرے رہینگے تمہاری بہن جیسی سوعلیزے بھی بُراق کو مجھ سے چھین نہیں سکتی۔چاہت جذباتی ہوئی۔

اوکے بی سیریس چاہت جس کو تم نے پایا نہیں اُسے کوئی تم سے کیسے چھین سکتا ہے بُراق بھائی کو کل تم میں انٹرسٹ تھا یا نہیں سیریسلی آئے ڈونٹ نو بٹ ناؤ

ناؤہاؤ کو چھوڑو عزہ اُن کو کل انٹرسٹ تھا یا نہیں آج ہے یا نہیں سیریسلی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ایک بات میں اسٹیمپ پیپر پہ لکھ دوں اُن کو ہونا میرا ہی ہے بُراق آفندی صرف چاہت آفندی کا ہے۔چاہت اُس کی بات درمیان کاٹ کر بولی اُس بات سے انجان کے کوئی دروازے کے پاس کھڑا اُس کا جُملا سُن چُکا تھا۔

وہ نفرت کرتے ہیں تم سے۔عزہ نے سنجیدگی سے کہا

نفرت کو محبت میں بدلنے میں وقت نہیں لگتا۔چاہت کا لہجہ پُر اعتماد تھا

پچھتاؤں گی۔عزہ نے اُس کو باز رکھنا چاہا

بنا کوشش کیے اگر اپنی محبت سے ہاتھ کھڑے کروں گی تو یقیناً پچھتاوا میرا مقدر ٹھیرے گا۔چاہت کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ آپی سے شادی کرینگے اور تم بس دیکھتی رہ جاؤں گی۔عزہ کو چڑ ہونے لگی۔

چاہت آفندی کی محبت اتنی کمزور نہیں جو اتنی آسانی سے اُس کو کسی اور کا ہونے دے۔چاہت نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

www.novelsclubb.com

بغاوت کروں گی؟عزہ نے جاننا چاہا

بغاوت میری تربیت میں نہیں۔چاہت مبہم مسکراہٹ سے بولی۔

پاگل ہو تم۔عزہ نے تاسف سے سر کو جنبش دی۔

ویسے یار میرا موبائل کتنا پیارا تھا اُس کی رزلٹ ڈیٹا چار جز اسٹوریج اور بھی بہت کچھ۔ چاہت کو پھر سے اپنے موبائل کا دورہ پڑا تو عزہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی_کی_تیسی_# : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر_رمشا_حسین#

#Episode_13

بُراق تمہیں چاہت سے معافی مانگنی چاہیے۔ صبح بُراق آفس جانے کے لیے تیار ہوتا سیڑھیاں اُتر رہا تھا جب صلحہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

میں اُس چھٹانگ بھر کی بدتمیز لڑکی سے کبھی معافی مانگنا تو دور معافی مانگنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ بُراق سر جھٹک کر بولا

www.novelsclubb.com

اُس چھٹانگ بھر لڑکی کو تم نے چھوٹی سی بات پہ زلیل کیا ہے تمہیں اندازہ ہے اُس کا کتنا دل دُکھا ہوگا۔ صلحہ بیگم نے ناگواری سے کہا

مجھے اُس کی تنکے برابر پرواہ نہیں اور آپ سے میری ریکوئسٹ ہے اُس کا ذکر میرے سامنے مت کیا کرے وہ زہر لگتی ہے مجھے۔ بُراق نے دوٹوک کہا

بزنس نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے سٹیا گئے ہو تم اپنا علاج کرواؤ کہیں دیر نہ ہو جائے۔ صلحہ بیگم اُس کو کھڑی کھڑی سُناتی چلی گئی بُراق بس گنگ سا اُن کی پشت کو دیکھنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤

بڑا افسوس ہوا تمہاری سیل فون کے ٹوٹنے کا سُن کر۔ دانیال مصنوعی افسوس بھری شکل بناتا چاہت سے بولا جو جب سے یونی آئی تھی بس اپنے موبائل کا سوگ منا رہی تھی تبھی دانیال نے سوچا کیوں نہ افسوس کیا جائے۔

ہاں بہت اچھا تھا سیل فون تمہارا بس اچھی چیزوں کی عمر کم ہوتی ہیں۔ مناہل نے تو افسوس کرنے میں حد ہی پار کر دی۔ چاہت بس اپنی سوچوں میں گم تھی جب کی انا کبھی مناہل کو گھورتی تو کبھی دانیال کو اِن بیچ عریش چاہت کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک سیل فون غم واقع کسی روگ کی طرح پال لیا تھا۔

میری دوست پریشان ہے اور تم دونوں اُس کے زخموں پہ نمک چھڑک رہے ہو۔انا چاہت کے دفاع میں بولی

ہم تو بس افسوس کر رہے ہیں۔ مناہل دانیال کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتی ہنس کر بولی۔

ہنس لو ہنس لو جب اپنا فون ٹوٹے گا تب پوچھوں گی۔چاہت نروٹھے پن سے بولی۔

یار چاہت پلیز اپنی مایوسی ختم کرو اچھا نہیں لگ رہا۔اناچاہت کو زور سے ہگ کرتی محبت سے بولی۔

ایک گیم کھیلتے ہیں۔دانیال نے شوشہ چھوڑا

کونسی گیم؟چاہت نے تجسس سے پوچھا

ٹرتھ اینڈ ڈیئر۔دانیال نے بتایا

www.novelsclubb.com

واؤ۔مناہل نے ہونٹوں کو گول شیپ دیا۔

یہ نہیں پرچیاں بناتے ہیں اُس میں جو پرچی میں لکھا ہو گا اُس انسان کو وہ کرنا ہو گا۔انا کو دانیال کا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔

سیدھا یہ بولو نہ تمہیں ڈر لگ رہا ہے اِس گیم سے۔دانیال نے چڑانے والے انداز میں کہا

میں کسی سے ڈرتی نہیں بلکہ ڈر مجھ سے ڈرتا ہے۔اناشانِ بے نیازی سے بولی

اوورایٹیٹوڈ۔دانیال نے اُس کو گھورا

گیم سٹارٹ کرے؟چاہت نے دونوں کو لڑتا دیکھا تو مُداخلت کی۔

ہاں بلکل کیفے چلتے ہیں وہاں سے ایک بوتل لینگے پھر ہم ایک ٹیبل کے گرد بیٹھے گیں اُس کے بعد بوتل کو گول گُھمائے جس پہ وہ رُکی اُس سے جو سوال پوچھے گے وہ بتانا پڑے گا۔مناہل پر جوش آواز میں بتانے لگی۔

اچھا اِس گیم میں ایسا کرنا پڑتا ہیں بوتل لینی پڑتی ہے ٹیبل کے گرد بیٹھا جاتا ہے پھر بوتل کو گھومانا بھی ہوتا واہ یار کیا معلومات فراہم کی ہے مجھے تو آج سے پہلے پتا ہی نہیں تھا۔چاہت مصنوعی حیرانگی بھرے تاثرات سجاتی مناہل سے بول کر اپنا بدلا اچھے طریقے سے وصول کیا

مجھے بھی اب پتا چلا۔اناُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ مار کر ہنس کر بولی تو مناہل نے دانت پیسے۔

اگر ہو گیا ہو تو چلیں؟ دانیال چاہت اور انا کو دیکھ کر نفی میں سر ہلاتا اُن سب سے بولا

تم لوگ جاؤ مجھے لائبریری جانا ہے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

ہم سب جا رہے ہیں تم بھی چلو نہ یہ کیا بات ہوئی کے لائبریری جا رہا ہوں۔ انا عریش کی بات سن کر بولی

مجھے ضروری لیکچر ڈسکس کرنا تھا اپنے کلاس فیلو سے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

بعد میں کر لینا ہم سب چلے گے لائبریری پر ابھی چلو کیفے بہت مزہ آئے گا۔ چاہت نے منت کی تو عریش انکار نہیں کر پایا تھا۔ مناہل دونوں کو دیکھ کر آنکھیں گھمائی گئ۔

لو جی یہ رہی بوتل پر اس کو گُھمائے گا کون؟ کیفے پہنچنے کے بعد دانیال ایک بوتل ٹیبل پہ رکھتا ہاتھ مسلتا متجسس ہوا۔

www.novelsclubb.com

میں

میں

میں۔

چاہت انا مناہل تینوں ایک ساتھ بولی پھر ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر اُن کی ہنسی نکل گئ جب کی عریش نے اپنی عینک ٹھیک کی۔

بکری کی طرح میں میں میں کیوں کر رہی ہوں اپن اِس کو گول گول گھمائے گا۔دانیال اُن تینوں کا مذاق اُڑاتا اپنی شرٹ کا کالر جھاڑ کر بولا اُس بیچ اُس نے اپنے لیے (میں) کا لفظ استعمال نہیں کیا۔

بوتل کو گھماؤ ہمارا سر نہیں۔انا نے گھور کر کہا تو دانیال نے بوتل کو گول گھمایا تو جب تک بوتل گھومتی رہی عریش کے علاوہ اُن چاروں نے سانس تک نہیں لی تھی بس ایک عریش تھا جو بوتل کے بجائے کیفے کے اِطراف نظریں گُھما رہا تھا۔

پہلی ہی بار میں مجھ پہ رکا۔چاہت بدمزہ ہوئی۔

ٹرتھ یا ڈیئر؟ کسی اور کے پوچھنے سے پہلے عریش نے پوچھا

ٹرتھ۔چاہت نے بنا تاخیر کیے کہا

سوال میں کروں گا؟ دانیال نے اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کیے۔

نوپرو بلم۔چاہت مسکرائی۔

ایسی کوئی بات جو تمہارے علاوہ کسی کو پتا نہ ہو؟دانیال نے اپنا سوال آگے کیا۔

اممم بظاہر تو کچھ نہیں کیونکہ میں ہر بات انا سے شیئر کرتی ہوں اور جو انا سے نہیں کر پاتی وہ اپنی کزن عزہ سے کرتی ہوں تو میری ایسی کوئی بات نہیں جو کسی کو پتا نہ ہو۔چاہت نے بہت سوچنے کے بعد کہا

انٹر سٹنگ۔دانیال ہنستا بوتل کو دوبارہ گُھمانے لگا تو وہ عریش پہ رُکی۔

ٹرتھ یا ڈیئر؟انا نے پوچھا

ٹرتھ۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

اوکے میں پوچھوں گی کیا تمہاری زندگی میں کوئی راز والی بات ہے؟چاہت متجسس لہجے میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

میری پوری زندگی ایک راز ہے۔عریش کے جواب پہ سب حیران ہوئے تھے۔

ایسا بھی کیا ہے۔انا نے جاننا چاہا

سوال ایک ہونا تھا۔ عریش نے کہا تو انا بدمزہ ہوئی۔ جب کی اِس بار چاہت نے بوتل گُھمائی تو وہ انا پہ روکی۔

ٹرتھ یا ڈیئر؟ مناہل نے پوچھا

ڈیئر۔ انا نے کانفڈنس سے کہا

ڈیئر میں دوں گا۔ دانیال کی آنکھوں میں شیطانی چمک آئی۔

مجھے دینا تھا۔ چاہت نے منہ بسورا

اگلی بار دینا۔ دانیال نے اُس کو بچوں کے انداز میں پچکارہ۔

جو دینا ہے دو گیم شروع بھی کرنی ہے۔ انا نے بیزاری سے کہا

تم سر مقیم کے پاس کے جاؤں گی اور اُن سے کل کے نوٹس لیکر آؤں گی۔ دانیال شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو انا کے چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

یہ کیسا ڈیئر ہوا؟اور نوٹس تو کل والے میرے پاس ہیں میں پریزنٹ تھی۔انا سٹپٹا کر بولو'سر مقیم اُن کی یونی کا سخت مزاج پروفیسر تھا اور پڑھائی کے معاملے میں سختی بھی کچھ زیادہ کر جاتا تبھی دانیال نے اُس کو ایسا کام کرنے کا کہا تھا۔

تمہیں پتا ہے تمہارے پاس نوٹس ہیں مجھے پتا ہے تمہارے پاس نوٹس ہے انفیکٹ ہم سب کو پتا ہے تمہارے پاس نوٹس ہیں مگر ڈیئر انا یہ بات سر مقیم کو پتا نہیں ہے تم نے یہ بول کر نوٹس مانگنے ہیں کے تم نوٹس بنانا بھول گئی ہو۔دانیال نے مزے سے ساری بات اُس کو سمجھائی۔چاہت اور مناہل کو انا کی اُڑی ہوئی رنگت دیکھ کر ہنسی تو بہت آ رہی تھی مگر ضبط کیے ہوئی تھی۔

میں ٹرتھ چوز کرتی ہوں۔انا نے جلدی سے کہا تو سب اُس کو گھورنے لگے

یہ ہمارے اصولوں کے خلاف بات کہی ہے محترمہ آپ نے جو پہلے چوز کر لیا تو کر لیا اُس کے بعد کسی دوسرے کی گنجائش نہیں نکلتی۔چاہت خالص بڑی اماؤں والے انداز میں کہا تو سب کی ہنسی نکل گئی۔

بہت زلیل عورت ہو تم۔انا نے اُس کے بازوں پہ تھپڑ مارا

آفٹر آل ہم ناچیز کو آپ کے دوست ہونے کا شرف حاصل ہے۔چاہت مزے سے بولی۔

اچھا بس باتیں ختم کرو اور انا تم جلدی سے نوٹس لاؤ تاکہ گیم شروع ہو۔مناہل نے مداخلت کی۔

سر نے میری بڑی بے عزتی کرنی ہے بنا لحاظ کیے ٹھیک ٹھاک سُنانی ہے۔انا انگلی دانتو تلے دبائے بولی۔

میری بھی تو ہوتی ہے ایک دن تمہاری ہو جائے گی تو کونسا قیامت آجائے گی۔چاہت نے اُس کو اپنی طرف سے یہ دلاسہ دیا۔

اگر نہیں جانا چاہ رہی تو ہار مان لو۔دانیال بیزارگی سے بولا

انا نام ہے میرا اور انا کبھی ہار نہیں مان سکتی۔انا نے کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھورا

www.novelsclubb.com

میری مانو تو کھائی سے چھلانگ مارنے سے بہتر ہے ہار مان لو ہم بس سزا کے طور پہ تمہارے پئسو سے ایک ہفتہ کیفے کا کھائینگے پیئے گے۔چاہت نے اُس کو سمجھانا چاہا

کھانے کے علاوہ بھی کچھ سوچ لیا کرو یہاں میری جان کے لالے پڑے ہیں اور تمہارے کھانے پینے کی سوجھ رہا ہے۔اناُس کی بات پہ تپ اُٹھی۔

جان کے لالے پڑے ہیں تبھی بولا۔چاہت منہ بسور کر بولی۔

میں جاتی ہوں اور تب تک نہیں آؤں گی جب تک میرے ہاتھ میں نوٹس نہ ہو۔انا اپنی جگہ سے اُٹھتی پُر عزم لہجے میں بولی اُن سے سب سے لاتعلق عریش تھا جس کا پورا دھیان اِس وقت اپنے سیل فون پہ تھا۔

اللہ نگہبان۔دانیال نے کہا تو انا اُس کو گھورتی جانے لگی۔

یاد سے سر مقیم کے ہی نوٹس ہو۔مناہل نے اُس کو جاتا دیکھا تو ہانک لگائی۔

ہم فالو کرتے ہیں کیا پتا کسی کلاس فیلو سے نہ لائے۔چاہت اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی

زندگی میں شاید پہلی بار تم نے کوئی عقلمندوں والی بات کہی ہے۔دانیال اُس کی بات پہ فورن سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

تم بھی وہ واحد شخص ہو جس کو میری کوئی بھی بات عقلمندوں والی تو لگی۔چاہت اُس کی بات پہ بُرا ماننے کے بجائے اُس کا ساتھ دیتی بولی۔

تم نہیں چلو گے ؟دانیال نے عریش کو اُٹھتا نہ دیکھا تو کہا

میں یہی تم لوگوں کا ویٹ کر رہا ہوں۔عریش نے کہا تو انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

مے آئے کمنگ سر؟انا سر مقیم کے آفس کے دروازے کے پاس آتی اُن سے اِجازت طلب ہوئی

یس کمنگ۔بھاری گھمبیر آواز میں اجازت ملی تو انا کے قدم چلنے سے انکاری ہوئے

سر مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔انا نے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر کہا

جلدی سے کہے میں مصروف ہوں میرے کلاس لینے کا وقت بھی ہونے والا ہے۔سر مقیم نے سنجیدگی سے کہا تو انا نے بے اختیار دانیال کو کوسا۔

www.novelsclubb.com

ہائے میری دوست نے تو بڑی دلیری سے چھلانگ لگائی کھائی میں اِس کو اب باہر کون نکالے گا؟چاہت نے انا کو آفس میں جاتا دیکھا تو کہا وہ سر مقیم کی آفس کے تھوڑا دور

کھڑے آپس میں کھڑے ہو کر ایسے ظاہر کر رہے تھے جیسے پڑھنے میں مصروف ہو مگر اُن کا سارا دھیان اُن کی آفس کی جانب تھا۔

سر وہ میں نے یہ نوٹس بنائے تھے آج آپ ہماری کلاس میں نہ آئے ورنہ میں تب آپ کو دیکھاتی مگر معذرت کے ساتھ آپ نہیں آئے تو میں نے یہاں آنے کا سوچا مجھے ایسا لگ رہا ہے کے نوٹس میں کچھ غلطیاں ہو گئ ہے اگر آپ وہ بتاتے تو اچھا ہو جاتا۔انا ایک سانس میں بولی۔آفس کے دروازے کے پاس (دیوار کے پاس) کان لگائے دانیال نے اُس کے جُملے سُنے تو عش عش کر اُٹھا اُس کو انا سے ایسی کسی چلاکی کی توقع نہیں تھی۔

دیکھے بس دو منٹ رہتے ہیں میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے آپ یہ نوٹس یہاں رکھ دیے میں دیکھ لوں گا۔سر مقیم اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس سے بولا تو انا کا چہرہ توفق ہوا مگر دانیال کے چہرے پہ جاندار مسکرائٹ آئی۔

www.novelsclubb.com

آئے نو سر آپ بہت مصروف انسان ہے۔انا نے اتنا کہا تو مقیم سر کی گردن فخریہ انداز میں کھڑی ہوئی۔

پر سر ایک مسئلہ ہے پڑ سو ٹیسٹ ہے اور آج میری پرائیوٹ ٹرانسپورٹ بھی آنے والی ہے مجھے جلدی گھر جانا ہو گا ویری پرسنل ایشو ہے آپ ایسا کرے مجھے اپنے نوٹس دے تاکہ میں خود دیکھ کر آپ کو آپ کے صحیح سلامت نوٹس واپس کروں گی مجھے پتا ہے آج آپ نے جونیئرز کا ٹیسٹ لانا ہے آپ کے پاس اُن کے پیپرز ہو گے میرے نوٹس کہاں آپ کو نظر آئنگے اِس لیے اچھا نہیں آپ اپنے نوٹس مجھے دے ایسے میں آپ کا قیمتی وقت بھی ضائع نہیں ہو گا اور میرا کام بھی ہو جائے گا۔انا آہستہ آہستہ اپنی بات اُن کے سامنے کرنی لگی جس سے سر مقیم کو اُس پہ کوئی شک نہیں بھی نہیں ہوا جبکہ کی دانیال کے پاس کھڑی چاہت اُس کی باتیں سن کر گرنے والی تھی مگر مناہل نے جلدی سے اُس کو پکڑ لیا۔

پرائیویٹ ٹرانسپورٹ یہاں آئے گی؟ دانیال اپنے کان کی لو کُھجاتے بڑبڑایا تو مناہل اور چاہت نے اُس کو چونک کر دیکھا

www.novelsclubb.com

چلاک لومڑی۔دانیال جل کر سوچتا اُس کو نئے لقب سے نوازنے لگا۔

بات تو آپ نے بلکل ٹھیک کہی ہے مس انا ایسا کرے آپ یہ نوٹس اپنے پاس رکھے کل میں آپ سے لوں گا مگر میرے نوٹس بہت قیمتی ہے اُس کا خاص خیال رکھنا ہو گا اور کسی

سے شیئر نہیں کرنے۔ سر مقیم ٹیبل سے کچھ کاغذات ہٹا کر نوٹس انا کی طرف بڑھا کر بولے تو انا کا دل باغ جاغ ہو گیا آنکھوں میں فاتحانہ چمک اُبھرنے لگی سر مقیم سے اُس کے نوٹس لینے اُس کو کسی جنگ فتح کرنے سے کم نہیں لگا۔

رائٹ سر میں اپنی جان کی بازی لگادوں گی مگر آپ کے نوٹس پہ ایک آنچ تک نہیں آنے دوں گی۔انا کا نوٹس حاصل کرنے کی خوشی میں دماغ سٹیا گیا۔

رائٹ سر میں اپنی جان کی بازی لگادوں گی مگر آپ کے نوٹس پہ ایک آنچ تک نہیں آنے دوں گی (نقل اُتارتے ہوئے) محترمہ ڈائیلاگ بازی تو ایسے کر رہی ہے جیسے بندوق پکڑے کسی بارڈر پہ کھڑی ہے اور کہنا یہ چاہ رہی ہو سر میں اپنی جان کی بازوں لگادوں گی مگر اپنے ملک کی مٹی پہ آنچ تک نہیں آنے دوں گی۔دانیال تو جل کر کوئلہ ہو گیا تھا انا کی جیت پہ۔

www.novelsclubb.com

انا کی طرح تمہارا دماغ بھی سٹیا گیا ہے ملک کی مٹی نہیں اپنے ملک کے معصوم جانوں کا ہوتا ہے۔ مناہل دانیال کے ماتھے پہ چپت رسید کرتی بولی۔

میرے خیال سے تم دونوں کا دماغ سٹیا گیا ہے سر مقیم نے جیسے کہا میرے نوٹس بہت قیمتی ہیں اُس لحاظ سے انا نے یہی کہنا تھا۔ چاہت نے مخلص دوست ہونے کا فریضا انجام دیا تو مناہل اور دانیال نے بے ساختہ اُس کو گھورا تو چاہت گڑبڑا کر اُن کو سامنے دیکھنے کا اِشارہ کرنے لگی۔

ایکسکیوزمی؟ سر مقیم ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے تو انا نے زبردستی مسکرائٹ چہرے پہ سجائی۔

آپ کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے کیونکہ دو منٹ ہو گئے ہیں آپ کو جانا تھا نہ۔ انا نے کہا تو دروازے کے پاس کھڑے وہ تینوں سوؤ کی اسپیڈ سے وہاں سے بھاگے تھے۔

اوہاں شکریہ۔ سر مقیم ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر وہاں سے چلے گئے تو انا نے نوٹس کو اپنے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

توں ہی میری جُند

توں میری جان وے

انا اُچھل کود کر گُنگناتی آفس سے باہر نکلتی کیفے پہنچی جہاں سب کی شکل سڑی ہوئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق تمہیں چاہت سے معافی مانگنی چاہیے۔

اُس چھٹانگ بھر لڑکی کو تم نے چھوٹی سی بات پہ زلیل کیا ہے تمہیں اندازہ ہے اُس کا کتنا دل دُکھا ہو گا۔

بُراق اپنے آفس کے کیبن میں بیٹھا اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا جب علیزے اُس کے کیبن میں داخل ہوئی۔اُس کے کانوں میں بار بار صبح صلحہ بیگم کی کہی باتیں گونج رہی تھی جو اُس کو پریشان کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کہاں کھوئے ہوئے ہو؟علیزے اُس کے سامنے ہاتھ لہرا کر بولی۔

تم کب آئی؟ بُراق چونک کر اُس کو دیکھ کر بولا

بس ابھی آئی ہوں تم بتاؤ سب ٹھیک ہے؟علیزے نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے آنا ہوا؟ بُراق اپنا سر جھٹک کر پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

لنچ ٹائیم تھا سوچا تمہارے ساتھ کیا جائے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں تمہیں تو پتا ہے میں اِس وقت اِسی وجہ سے آتی ہوں۔ علیزے مسکرا کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھ کر بولی۔

شیور چلتے ہیں ساتھ میں بھی بس نکلنے والا تھا۔ بُراق ہلکی مسکرائٹ سے بولا

چلو پھر اور تم اپنی ٹف روٹین سے کچھ وقت نکالو۔ علیزے اپنی جگہ سے اُٹھتی اُس کو بولی

کس لیے وقت؟ بُراق نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

کراچی میں شادی ہے مجھے شاپنگ تمہارے ساتھ کرنی ہے میں نے ابھی تک نہیں کی۔ علیزے نے بتایا تو وہ دونوں کیبن سے باہر آئے۔

www.novelsclubb.com

ہمم اُتور کو چلینگے میں تمہیں پِک کرنے آؤں گا۔ بُراق نے کہا

او تھینک یو یہ بھی ٹھیک ہے پر تم کراچی آؤں گے نہ؟ علیزے نے اُس کی جانب رخ کیے کہا

نو آئیڈیا میں مصروف ہو شاید نہ آپاؤں۔ بُراق کندھے اُچکا کر بولا

پلیز ایسے مت کرنا تمہیں آنا چاہیے ورنہ میرا بھی دل نہیں لگے گا یو نو میں نے ڈانس کرنے کے لیے سونگز بھی سلیکٹ کیے ہیں ہم ساتھ ڈانس کرینگے۔ علیزے پہلے منت پھر پرجوش آواز میں اُس سے بولی۔

اوکے دیکھتے ہیں ابھی تو چلو۔ بُراق ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتا اُس سے بولا

کبھی میرے لیے بھی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کیا کرو کتنا اچھا لگے گا۔ علیزے اپنے لیے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کر اُس سے بولی

خود بھی انسان کھول سکتا ہے۔ بُراق سرسری انداز میں بولا تو علیزے نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ دیکھو میں جیت گی کیونکہ انا نے کبھی ہارنا سیکھا ہی نہیں۔ انا نوٹس ہاتھ میں لہراتی اِترا کر بولی

اب گیم شروع کرے۔ دانیال خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

شیور۔اناشانِ بے نیازی سے بولی تو دانیال بے دلی سے بوتل کو گُھمانے لگا۔

شٹ یار۔بوتل گول گول گُھومتی مناہل پہ رُکی تو اُس کا منہ بن گیا۔

ٹرتھ یا ڈیئر؟دانیال نے پوچھا

اممممم ٹرتھ۔مناہل پر سوچ انداز میں بولی اناکا ڈیئر دیکھنے کے بعد اُس میں ہمت نہیں ہوئی ڈیئر چوز کرنے کی کیا پتا اُس کو کسی پروفیسر کے نوٹس کے بجائے یونی انتظامیہ کا لیپ ٹاپ لانے کا ہی نہ بول دیتے۔

میں سوال کروں گی۔انا نے اپنا ہاتھ اُپر کیا

نہیں میں کروں گی سوال۔چاہت نے جلدی سے اُس کا ہاتھ نیچے کر کے اپنا ہاتھ اُپر کیا

اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو میں کروں سوال؟عریش سب پہ ایک نظر ڈالتا اپنی عینک ٹھیک کیے بولا

اوکے تم ہی کرو۔چاہت نے کہا تو عریش مناہل کی جانب متوجہ ہوا جو اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیاآپ نے کسی کے ساتھ چیٹ کیا؟عریش کے سوال پہ اچانک خاموشی چھا گئی تھی اُن سب میں سے کسی کو بھی عریش سے ایسے سوال کی توقع نہیں تھی۔

ایکسکیوزمی؟مناہل کے ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے

کیاآپ نے کسی کے ساتھ کبھی چیٹ کیا ہے؟عریش نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا

عریش گیم کو گیم تک رکھو۔دانیال نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

گیم کے حساب سے ہی سوال ہے۔عریش نے کہا

میں نے کبھی کسی کے ساتھ چیٹ نہیں کیا۔مناہل پُراعتماد لہجے میں کہا توانااور چاہت کی رُکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی۔

آپ نے کہا تھا آپ سچ بولے گی۔عریش اُس کی بات کے جواب میں بولا اُس کے چہرے پہ عجیب قسم کی مسکرائٹ نے احاطہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ سچ ہے۔مناہل نے اپنی بات پہ زور دیا۔

گائیز یونی کی بیک سائیڈ پہ کسی نے دو اسٹوڈنٹس کا بے رح*می سے ق*ت*ل کر دیا ہے۔وہ سب گیم دوبارہ شروع کرنے والے تھے جب اُن کی یونی کا ایک اسٹوڈنٹ پُھولے ہوئے سانس کے درمیان بولا تو سب اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ مناہل بے یقین لہجے میں بولی۔

کوئی مذاق نہیں کر رہا ہے۔انا نے کہا

قتل؟ وہ بھی یونی میں۔چاہت بھی پریشان کن انداز میں بولی جب کی عریش نے ہمیشہ کی طرح اپنی عینک ٹھیک کی۔

چل کر دیکھنا ہو گا۔دانیال نے کہا تو سب باری باری کیفے سے باہر نکلتے گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 14

فرحان کہاں ہے وہ جن کا قتل ہوا ہے؟ وہ سب یونی کی بیک سائیڈ آئے تو وہاں کسی چیز کا نام و نشان نہیں تھا تبھی دانیال نے اُس لڑکے سے پوچھا جو اُن کو یہاں لایا تھا چاہت اور انا آس پاس نظریں گُھما رہی تھی مگر اُن کو ایسا کچھ نظر نہیں آیا جب کی مناہل کی نظریں بیک سائیڈ میں موجود دروازے پہ جمی ہوئی تھی۔

میں نے خود دیکھا تھا یہ تھی لاشیں پر اب کہاں گئی؟ فرحان خود پریشان ہوا۔

کیا پتا وہ دونوں سو رہے ہو اور تم نے اُس کو مرا ہوا سمجھ لیا ہو جب کی وہ دونوں اپنی نیند پوری کرنے کے بعد اُٹھ کر چلے گئے ہو۔ عریش کی اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا تو بیک سائیڈ پہ موجود سب اسٹوڈنٹس نے اُس کو گھورا

عریش کی بات میں دم ہے ورنہ یونی میں کہاں قتل ہوتا ہے اور اگر ہوا بھی تو کس کا کیوں ہوا کس نے کیا؟ آج سے پہلے تو کوئی مشکوک خبر نہیں ملی سُننے کو۔ چاہت عریش کی بات پہ اتفاق کرتی بولی

گائیز تم لوگوں کو کیا لگتا ہے میں اتنی بڑی بات ایسے ہی کروں گا میں نے خود دیکھا اُن کی سانسیں تک چیک کی۔ فرحان نے اپنی بات کا یقین دِلانا چاہا

اگر یہاں کوئی مرا بھی ہے تو صرف تم نے کیوں دیکھا کسی اور نے کیوں نہیں اور تم یہاں کر کیا رہے تھے؟ عریش کے سوال پہ سب نے اپنی نظریں فرحان پہ ٹکائی تو فرحان پریشانی کا شکار ہوا کے اب وہ کیا جواب دے۔

ہاں جواب دو اور شکر کرو کسی پروفیسر اور ایڈمن کے پاس تمہاری گوہر افشائی نہیں پہنچی ورنہ ایسی جھوٹی خبر پہ وہ تمہیں بخشتے تو بلکل بھی نہ۔انا نے اُس کو آڑے ہاتھوں لیا

میں یہاں ویسے ہی آیا تھا مگر جو سین یہاں نظر آیا وہ ناقابل یقین تھا مجھے کیا پتا اچانک وہ دونوں لڑکے غائب ہو جائے گے۔فرحان وضاحت دیتا بولا

تم نے کہا تھا دو اسٹوڈینٹس تو وہ کس ڈپارٹمنٹ کے تھے کیا اُن کو تم جانتے تھے؟ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا دوسرا سوال پوچھنے لگا۔

یہ آج تم کیوں پولیس آفسر بنے ہوئے ہو نظر نہیں آرہا فرحان کتنا کنفیوز ہے ایسے میں تم اُس کو مزید کنفیوز کر رہے ہو۔فرحان کے کچھ کہنے سے پہلے مناہل چڑ کر بولی

اِس کے کنفیوز ہونے پہ آپ کو کیوں پریشانی ہو رہی ہے میں آپ سے تو نہیں پوچھ رہا۔عریش مناہل کی بات کے جواب میں بولا تو مناہل کو چپ لگ گئ۔

یہاں ایسا ویسا کوئی سین نہیں اِس لیے ہمیں اب چلنا چاہیے۔انا نے کہا تو سب کے سر اثبات میں ہلا یا۔

کسی کے قدموں کے نشان بھی نہیں جن کو دیکھ کر ہم اُن نشانوں کا پیچھا کرے۔چاہت آہستہ آہستہ چلتی نیچے غور سے دیکھ کر انا سے بولی

تمہیں اور عریش کو تو ماہرِ جاسوسوں میں شُمار کرنا چاہیے۔انا اُس کی بات پہ تپ اُٹھی مگر چاہت نے کوئی جواب نہیں دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

شکریہ تمہارے ساتھ دن بہت اچھا گزرا۔بُراق نے مناہل کو اُس کے گھر کے پاس چھوڑا تو اُس نے مسکرا کر کہا

نو مینشن۔بُراق سنجیدگی سے بس یہی بولا

اندر چلو امی تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائے گی۔مناہل نے اُس کو آگے بھرتا نہ دیکھا تو کہا۔

نہی

بُراق کچھ کہنے والا تھا جب اُس کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی رُکی جس میں چاہت باہر آئی اور بنا اُن دونوں پہ ایک نظر ڈالے اندر کیطرف جانے والی تھی جب مناہل نے کہا

ادب اخلاق بھول چکی ہوں نظر نہیں آرہا ہے بُراق آیا ہے اُس کو سلام کرو۔ مناہل کے طنزیہ بھرے لہجے پہ چاہت نے پلٹ کر دونوں کو دیکھا جہاں بُراق سپاٹ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا تو مناہل ناگواری سے

سوری میں نے ٹھیک سے سُنا نہیں کیونکہ میرے کانوں میں ایئر فون تھی۔ چاہت اپنے کانوں سے ایئر فون نکالتی مصنوعی افسوس سے بولی

ڈرامہ ہے اگر سُنا نہیں تو پلٹی کیسے سیدھا یہ بولوں نہ سلام کرنے سے موت پڑ رہی۔ مناہل نے تپ کر کہا

اوہیلو جب میں نے سوری بول کر کہا نہ میں نے ٹھیک سے سُنا نہیں تو مطلب ٹھیک سے سُنا نہیں اُس کے لیے تمہیں مجھ سے ایسے لہجے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں بھول ہے تمہاری کے میں تمہارا ایسا لہجہ برداشت کروں گی چاہت آفندی نام ہے میرا اگر چاہوں تو

ایک منٹ میں ہر ایک کی اوقات یاد دِلا سکتی ہوں۔چاہت ناگوار لہجے میں مناہل کو سُناتی آخری بات کہتے بُراق کو دیکھنے لگی تو اُس کی کشادہ پیشانی پہ بل نمایاں ہوئے

اخلاق تو تم نے سیکھا ہی نہیں۔بُراق کہے بنا نہ رہ پایا

جی بجا فرمایا سیکھنے والی تھی مگر آپ لوگوں نے اتنا سیکھا کے اخلاق میرے لیے بچا نہیں۔چاہت اُس کو کرارہ سا جواب دیتی رُکی نہیں تھی۔

یہ بد تمیزی چھوڑو اِس کو مناہل نے بُراق کو غصے میں دیکھا تو اپنی شیطانی مسکراہٹ کو چُھپاتی بُراق کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی تو بُراق اُس کا ہاتھ جھٹکتا اپنی گاڑی میں بیٹھا

بائے۔علیزے نے اُس کی گاڑی کو گیٹ سے باہر جاتا دیکھا تو تیز آواز میں کہا اور خود گھر کی جانب بڑھتی اپنے کمرے کے بجائے چاہت کے کمرے میں آئی جو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہاں کیوں آئی ہو؟چاہت نے پلٹ کر اُس کو گھورا

تمہیں وارن کرنے۔علیزے آرام سے بیڈ پہ بیٹھ کر اُس سے بولی

کس چیز کے لیے؟ چاہت نے بیزاری سے پوچھا

بُراق سے دور رہا کرو۔علیزے نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تھا تو چاہت کے ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے

اُن سے میں دور ہی رہتی ہوں ہر وقت چپکنے کی عادت تمہاری ہے میری نہیں۔چاہت سر جھٹک کر بولی تو علیزے غصے سے اُس کی طرف بڑھی

اُس دن عزہ سے کیا بول رہی تھی؟علیزے کھا جانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں تو اُس سے ایک دن میں جانے کیا بول جاتی ہوں مگر تمہیں کیوں بتاؤ۔چاہت کوفت سے کہتی بیڈ پہ پاؤں لٹکا کر لیٹ گئی۔

دیکھو چاہت بُراق صرف میرا ہے وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اِس لیے ہر ایک کے سامنے یہ راپ راپنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بُراق آفندی چاہت آفندی کا ہے کیونکہ وہ بُراق آفندی بنا ہی علیزے آفندی کے لیے ہے۔علیزے اُس کا پر سکون چہرہ دیکھتی دانت پہ دانت جمائے بولی

جاتے وقت کمرے کی لائیٹ اور دروازہ بند کرتی جانا بڑی سخت والی نیند آرہی ہے۔چاہت نے جیسے اُس کی بات سُنی نہیں آرام سے انگڑائی لیتی بولی تو علیزے کے تن بدن میں آگ لگ گئ۔

علیزے سخت نظروں سے اُس کو گھورتی بنا لائیٹ بند کیے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کرتی چلی گئ۔

بُراق آفندی صرف میرا ہے علیزے آفندی کا ہے پاگل نہ کہ ہو تو بول کر ایسے گئ ہے جو وہ کوئی چیز ہو بہن اگر وہ تمہارا ہے تو اُٹھا کر فریم کروا کر اپنے کمرے میں چسپاں دو میری جان چھوڑ دو۔علیزے کے جانے کے بعد وہ اُس کے نمبر پہ میسج چھوڑتی مزے سے سو گئ اپنا سیل فون ٹوٹنے کی وجہ سے اُس نے کچھ وقت کے لیے انا سے فون لیا تھا پر سم اُس کی اپنی تھی جب کی دوسری طرف رہی سہی کسر اُس کے سینڈ کیے گئے میسج نے پوری کر دی تھی علیزے کے اندر آگ کا شعلہ بھڑک رہا تھا جو جانے کب پھٹتا۔

انا ایک خوشخبری ہے اگر سُنو گی تو عش عش کر اُٹھو گی۔ بلقیس بیگم انا کے کمرے میں آتی پرجوش آواز میں بولی

اللہ خیر امی اِس عمر میں آپ خوشخبری سنائیں گی تو سچ میں مجھے عش عش کر ہی اُٹھنا ہے یہ سب کرنے سے پہلے میری ریپو کا تو سوچتی یونی میں سب کیا کہیں گے جب میری شادی کا وقت آرہا ہے تو میری ماں ششی شی کتنا عجیب لگتا ہے۔انا بلقیس بیگم کی بات سُنتی صدمے جھر جھری لیتی بولی تو ساری بات سمجھتی بلقیس بیگم نے پانچوں انگلیاں کھول کر اُس پہ لعنت بھیجی

کیا ہے امی ایسے نہ کیا کرے چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ۔انا اپنا رخ دوسری جانب کیے تپ کے بولی

بے شرم بے حیا اپنی ماں سے ایسی بات کر کے تمہیں ذرہ وی حیا نہ آئی۔ بلقیس بیگم نے تپ کر کہا

آپ کو خوشخبری سُناتے ہوئے نہ آئی تو مجھے بیان کرنے میں کیوں آئے گی۔انا بھی اپنے نام کی ایک کی تھی۔

نالائق میں تیرے رشتے کی بات کرنے آئی ہو تیری خالہ کی نند کا بیٹا ہے دبئی اُس کی اپنی ورکشاپ ہے۔ بلقیس بیگم نے دانت کچکچا کر بتایا

پاکستان میں جگہوں کا کال پر گیا تھا جو دبئی میں ورکشاپ کھولی ہے اور امی کیا گارنٹی ہے وہ ورکشاپ آپ کی بہن میری خالہ کے نند کے بیٹے کی ہو گی۔ انا کمر پہ ہاتھ ٹِکا کر بولی

زیادہ تفتیش شروع کرنے کی ضرورت نہیں یہ پکڑ منیر کی تصویر اور ہاں تصویر کے پیچھے منیر کا سیل فون نمبر بھی ہے۔ بلقیس بیگم اُس کو تصویر پکڑاتی بولی۔

میں کسی منیر سے شادی نہیں کروں گی نام ہی اتنا اولڈ فیشن ہے میں تو کسی اسٹائلش منڈے کے نام والے کے ساتھ نکاح کروں گی نہ کی کسی ورکشاپ میں کام کرنے والے سے۔ انا بال جھٹک کر شانِ بے نیازی سے بولی

ابھی میں نے اپنی چپل اُتار کر تمہاری وہ چھترول کرنی ہے نہ تو ستاروں کے ساتھ ساتھ اسٹائلش منڈے بھی نظر آنے لگے گے اور نظروں سے غائب بھی ہو جانے ہیں۔ بلقیس بیگم خطرناک تیوروں سے اُس کو گھور کر بولی

میرا ابھی ماسٹر کمپلیٹ نہیں ہوااور آپ میری شادی کروانے کے چکروں میں ہیں کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ کہاں اچانک سے میری شادی کا سوجھی۔انا زچ ہوئی۔

رشتہ اچھا آیا ہے تبھی میں نے پڑسوں اُن کو بُلایا ہے اللہ کے حکم سے اُن کو تمہاری یہ بوتھی بھی پسند آئے گی اور رشتہ بھی ڈن ڈناڈن ہو جائے گا۔بلقیس بیگم اُس پہ ایک کے بعد ایک بم گراتی کمرے سے باہر چلی گئ۔پیچھے انا ہُکا بُکا رہ گئ۔

توں آپُتر سب سے پہلے تیرے یہ پیلے دانت توڑنے ہیں میں نے۔انا تصویر کی جانت دیکھ کر پُر عزم لہجے میں بڑبڑائی جہاں کسی لڑکے کی مسکراتی تصویر تھی۔

پتا نہیں وہ کیسی مائیں ہوتی ہیں جو اپنی بیٹیوں کے لائیر انجنیئر ڈاکٹروں کا رشتہ لاتی ہے اور ایک یہاں میری اماں ہے جس کو ملا بھی تو پیلے دانتوں والا۔انا تپ کر سوچتی اُس تصویر کو مڑورنے والی تھی جب نظر نمبر پہ پڑی تو چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی۔

چاہت میری مدد ضرور کرے گی۔انا مسکرا کر سوچتی اپنا سیل فون اُٹھائے گروپ میں میسج چھوڑا۔

میرے گھر کے پاس والے پارک پہنچو ضروری ڈسکشن کرنی ہے۔انااِس چیز سے بے نیاز کے گروپ میں اب دانیال اور عریش بھی ایڈ ہیں خود تصویر ہاتھ میں لیتی باہر کی جانب بڑھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اب اِس کو کیا موت پڑ گئی۔چاہت نے گروپ میں انا کا میسج دیکھا تو تپ کر بڑبڑاتی بیڈ سے اُتر کر اپنی سلیپر پہننے لگی۔

. . . . . .

یہ کیا محترمہ نے ضروری ڈسکشن کرنی ہے ضروری ڈسکشن حیرت انگیز بات ہے۔دانیال اپنی ڈاڑھی میں ہاتھ پھیرتا انا کا میسج دیکھ کر طنزیہ انداز میں بڑبڑایا

کیا پتا سچ میں کام پڑ گیا ہو چلتے ہیں پھر۔دانیال کچھ سوچ کر اُٹھتا مرر میں اپنا چہرہ دیکھ کر بال ٹھیک کرتا گاڑی کی چابی اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عریش مجھے تم سے ایک کام تھا۔ عریش لیپ ٹاپ پہ کچھ دیکھ رہا تھا جب اشرف صاحب اُس کے کمرے میں آتے بولے۔

جی کہیے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُن سے بولا

مجھے تمہارا لیپ ٹاپ چاہیے تھا۔ اشرف صاحب نے کہا

میرا لیپ ٹاپ کیوں؟ عریش نے سنجیدگی سے پوچھا

ضروری کام کرنا ہے میرے لیپ ٹاپ میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے کام ارجنٹ ہے تبھی تم سے لینا پڑ رہا ہے جلدی سے دو مجھے کچھ میلز کرنی ہے اور کچھ چیزیں ہیں جس پہ کام کرنا ہے۔ اشرف صاحب کے لہجے میں عجلت تھی۔

سوری پر میں آپ کو اپنا لیپ ٹاپ نہیں دے سکتا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

www.novelsclubb.com

تم اپنے باپ کو ایک لیپ ٹاپ دینے سے انکار کر رہے ہو؟ اشرف صاحب بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے

جی آئم سوری ٹو سے مگر میں نہیں دے سکتا آپ نیو لیپ ٹاپ منگوائے یا موم سے لے مجھے ایک اسائمنٹ پہ کام کرنا ہے جو بہت ضروری ہے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا سنجیدگی سے بولا

تمہارا اسائمنٹ میرے کام سے ضروری نہیں تمہیں پتا ہے زرہ سے تاخیر پہ میرا کتنا بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔اشرف صاحب نے اُس کو گھورا

آپ پلیز جائے مجھے ڈسٹربنس ہو رہی ہے۔ عریش اپنی نظریں لیپ ٹاپ پہ جمائے بولا تو اشرف صاحب کا حال غصے سے بُرا ہونے لگا۔

عریش۔اشرف صاحب نے سخت لہجے میں اُس کا نام لیا

پلیز۔ عریش نے جیسے التجا کی۔اشرف صاحب غصے سے بھرپور نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

سوری انا میں نہیں آ سکتا مجھے ضروری کام ہے۔اشرف صاحب کے جانے کے بعد عریش نے اپنا فون اُٹھایا تو انا کا میسج چمک رہا تھا تبھی اُس کو ریپلائے دیتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

تبھی اُس کی فون پہ میسج اُبھرا عریش نے سیل فون ہاتھ میں لیے میسج اوپن کیا تو کسی ویڈیو کا لنک تھا اُس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ کر کے ویڈیو لنک اوپن کی تو آنکھوں میں عجیب سے تاثرات نمایاں ہوئے

○ ○

ایسی نافرمان اولاد اللہ کسی دُشمن کو بھی نہ دے۔کمرے میں آتے اشرف صاحب تپ کر یہاں وہاں ٹہلتے بڑبڑائے

کیا کر دیا عریش نے؟ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اُجالا بیگم جو کسی پارٹی میں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی اشرف صاحب کو غصے میں دیکھا تو اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیتے اُن سے استفسار ہوئی۔

www.novelsclubb.com

مجھے اپنے باپ کو ایک لیپ ٹاپ نہیں دیا یوز کرنے کے لیے جیسے جانے کونسا قارون کا خزانہ اُس میں قید ہو۔اشرف صاحب نے ناگواری سے بتایا

وہ اپنا لیپ ٹاپ تمہیں کیوں دیتا اُس کو اپنی یونی کا کچھ کام ہو گا۔اُجالا بیگم نارمل لہجے میں کہتی اپنا پرس اُٹھانے لگی

یہ سب تمہاری تربیت کا نتیجہ ہے اگر پارٹیوں سے زیادہ بیٹے پہ توجہ دی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔اشرف صاحب نے اُن کی بات سن کر گھور کر کہا

آپ بھی اگر بزنس سے زیادہ بیٹے پہ توجہ دیتے تو آج اُس کے ایک لیپ ٹاپ کا محتاج نہ ہونا پڑتا۔اُجالا بیگم نے اچھے سے اُن کو لتاڑہ۔

تم

ابھی اشرف صاحب کچھ کہنے والے تھے جب اُن کا موبائل فون رِنگ کرنے لگا انہوں نے ایک اچٹتی نظر اُجالا بیگم پہ ڈال کر کال رسیو کی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو

کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟دوسری طرف جانے کیا کہا گیا تھا جو اشرف صاحب اوسان خطا کر گئے۔اُجالا بیگم جو باہر جانے والی تھی اُن کی اُڑی رنگت دیکھ کر وہی کھڑی ہو گئ۔

میں آتا ہوں تب تک سب ہینڈل کرو۔اشرف صاحط ہڑ بڑا کر کہتے کال ڈراپ کر گئے۔

اشرف کیا ہوا ہے ؟اُجالا بیگم نے اُن کے چہرے پہ پریشانی بھرے تاثرات دیکھے تو پوچھا

کل رات گودام میں سامان پہنچا تھا اب پتا نہیں کیسے وہاں آگ لگ گئ ہے سارا سامان جل کے راکھ ہو گیا ہے اتنا نقصان ہوا ہے کے تمہاری سوچ ہے۔اشرف صاحب عجلت میں اُن کو جواب دیتے باہر کی جانب بھاگے جب کی اُن کی بات سن کر اُجالا بیگم ہاتھ اپنے منہ پہ پڑا تھا۔

الہیٰ خیر۔اُجالا بیگم پریشانی سے بڑبڑاتی بیڈ پہ بیٹھتی چلی گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھنے لگا جہاں پانچ بجے کا وقت ہو رہا تھا اُس نے اپنی گھڑی پہ سے نظر ہٹائے سامنے داخلی دروازے کی جانب دیکھا

وہ نہیں آئے گی آج انتظار بیکار ہے۔صلحہ بیگم اُس کے سامنے کافی کا کپ رکھتی سنجیدگی سے بولی

کس کی بات کر رہی آپ ؟بُراق نے جان کر انجان بننے کا ڈرامہ کیا۔

جس کا تمہیں نے صبری سے انتظار ہے جس کے لیے تم آج آفس سے بھی جلدی آئے ہو۔صلحہ بیگم نے آرام سے کہا

ایسی کی کوئی بات نہیں اگر آپ کو لگ رہا میں چاہت کا انتظار کر رہا ہوں تو غلط لگ رہا ہے کیونکہ میں نے شام میں کچھ لوگوں کو یہاں انوائیٹ کیا ہے بزنس کے معاملے میں باتیں کرنی ہے تو بس اُن کا انتظا ہے۔بُراق اُن کی جانب دیکھتا لاپرواہ انداز میں بولا

بُراق کیا تمہیں واقع چاہت کا احساس نہیں؟صلحہ بیگم افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

مجھے اُس کا احساس کیوں ہو گا موم اُس کے لیے آپ سب ہیں نہ۔بُراق سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اچھا ہوا تم آ گئی۔انا نے چاہت کو آتا دیکھا تو کہا

میں بھی آیا ہوں۔دانیال نے اپنی موجودگی کا احساس کروایا

تم کو کس نے ایڈ کیا گروپ میں؟انا نے گھور کر کہا

ہم نے کیا تھا اور یہ بات چھوڑو اصل بات پہ آؤ کیوں اِس وقت ہماری یاد آئی۔ چاہت نے کہا

امی نے میرے لیے یہ لڑکا پسند کیا ہے دبئی میں رہتا ہے۔ انا نے منہ بسور کر تصویر چاہت کی طرف بڑھانی چاہی جو دانیال نے کھینچ لی۔

ہاہاہا کیا دانت ہیں لگتا ہے پابندی سے کولگیٹ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتا ہے کچھ سیکھو اپنے ہونے والے مجازی خدا سے۔ دانیال نے تصویر دیکھ کر قہقہہ لگا کر کہا

بُری بات ایسے کسی کا مذاق نہیں بناتے۔ چاہت نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوکا جب کی انا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ دانیال کو نظروں ہی نظروں میں نگل جاتی۔

دیکھو تو۔ دانیال نے اُس کی جانب تصویر بڑھائی پر چاہت نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تصویر کو دیکھ کر مذاق کرنا اُس کی عادت تھی مگر وہ کسی کا مذاق نہیں اُڑایا کرتی تھی۔

ہمیں کیا ٹریٹ دینے کے لیے بلایا ہے۔ چاہت اچانک سے پر جوش ہوئی

جی نہیں فوٹو کی بیک پہ سیل نمبر ہے اِس لڑکے کو بھگانا ہے تاکہ یہ پڑسونہ آجائے ہمارے گھر اگر ایسا ہو گیا تو ترسوامی نے مجھے رخصت کرنا ہے۔ انا نے پریشانی سے کہا

لو یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی نمبر ملاؤ جو جو میں کہتا جاؤ وہ بس کسی طوطے کی طرح کہتی جانا پھر یہ کیا کوئی بھی تم سے شادی کرنے سے اچھا برج خلیفہ سے چھلانگ لگانا پسند کرے گا۔دانیال نے کالر جھاڑ کر کہا

مجھے نہیں کرنی کوئی بات۔انا نے سر جھٹک کر کہا

میں کرتی ہو اُس کو کال اور کہوں گی میں انا ہوں۔چاہت نے کہا

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔انا خوش ہوتی اپنا سیل فون چاہت کی طرف بڑھانے لگی۔

ایک بار

دو بار

تین بار

www.novelsclubb.com

نور سپانس

اُٹھا نہیں رہا۔چاہت موبائل کان سے ہٹاتی مایوسی سے انا سے بولی

دوبارہ ٹرائے کرو اُس کو کونسا پتا ہے کے اُس کی نا ہونے والی بیوی کال پہ کال کیے جا رہی ہے۔دانیال نے کہا تو چاہت نے اپنی مسکراہٹ کنٹرول کیے دوبارہ سے کال کی جو اُٹھالی گئ تھی۔

ہیلو۔چاہت نے جلدی سے کہا

جی کون؟دوسری طرف بھاری آواز میں پوچھا گیا تو چاہت نے اپنی سوالیہ نظریں اُن دونوں پہ ٹِکائی

کہو انا بات کر رہی ہو۔انا نے آہستہ آواز میں اُس سے کہ

کہوں چڑیل بات کر رہی ہوں۔دانیال نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

چپ کرو تم۔انا نے اُس کو وارن کیا

www.novelsclubb.com

احتیاط سے آج تمہیں میری اشد ضرورت ہے۔دانیال نے کہا تو انا نے منہ کے زاویئے بگاڑے

انا بات کر رہی ہو۔چاہت نے کہا

اوانا جی آپ کیسی ہیں سوری مجھے پتا نہیں تھا آپ کال کر رہی ہیں ورنہ پہلی بار میں کال ریسیو کر لیتا مجھے اماں نے آپ کا بتایا تھا اور مجھے پتا تھا میری خوبصورتی دیکھ کر آپ بے تاب ہو جائے گی مجھ سے بات کرنے کے لیے۔دوسری طرف سے منیر کے لہجے میں شہد گھل گیا تھا

یار انا میری مان ڈن کر دے اتنی عزت تو میری ماں نے مجھے نہیں دی جتنی تمہارا انا ہونے والا شوہر دے رہا ہے آپ آپ بول کر۔چاہت موبائل کان سے ہٹاتی انا سے بولی تو اُس نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

بے وقوف اِس کو بول تمہیں دھوکے میں رکھا جا رہا ہے۔دانیال نے جلدی سے کہا تو چاہت نے منہ بنایا

جی بھیا آپ کو دھوکہ دیا جا رہا۔چاہت بس یہ بولی

ارے انا جی بھیا تو نہ بولے۔منیر تڑپ اُٹھا بھیا لفظ پہ تو چاہت نے فون اسپیکر پہ ڈالا کہو میں بیالیس سال کی ہوں۔دانیال نے کہا تو انا نے اُس کو گھورا

میں بائیس سال کی ہوئی ہو۔انا نے جلدی سے کہا

شادی کرنی ہے کیا۔دانیال نے طنزیہ کیا

نہیں پر بیالیس سال زیادہ ہیں۔انا نے احتجاج کیا

چپ رہو تم کونسا چاہت کے پاس جادوئی پینسل جو یہ بیالیس سال بولے گی اور تم بیالیس سال کی ہو جاؤ گی۔دانیال نے کہا تو انا خاموش ہو گئ۔

میں بیالیس سال کی ہوں آپ کی ماں کی عمر آپ کیسے مجھ سے شادی پہ رضامند ہو سکتے ہیں۔چاہت نے رٹے رٹائے لہجے میں کہا

کیاااا۔منیر کی چیخ نکلی۔

میرے تین بچے ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک شرارتی ہیں۔دانیال نے آہستہ آواز میں چاہت کو سبق پڑھایا

www.novelsclubb.com

خُدا کا خوف کرو میں کنواری ہو۔انا کا دل اُچھل پڑا

چپ رہو تم کونسا چاہت کے پاس جادوئی پینسل ہے جو یہ تین بچے کہے گی اور تمہارے تین بچے ہو جائے گے۔دانیال نے پہلے کی طرح اُس کو خاموش کروا دیا

میرے تین بچے ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک شرارتی ہیں اگر مجھ سے شادی کرنی ہے تو ان کو بھی اپنانا پڑے گا ڈائیپر بھی چینج کرنا پڑے گا نہلانا بھی پڑے گا سُلانا بھی پڑے گا کپڑے بھی دُھونے ہوگے کھانا بھی پکانا ہوگا جھاڑو بھی لگانا ہوگا او

ٹوں

ٹوں

ٹوں

ابھی چاہت خود کی باتیں ایڈ کرتی جا رہی تھی جب دوسری طرف سے کال ڈراپ کر دی گئی تھی انا اور دانیال جو بڑی مشکل سے چاہت کی گوہر افشانی پہ قہقہہ ضبط کیے ہوئے تھے کال بند ہوتی جان کر اُن کا زوردار قہقہہ گونج اُٹھا جس کا ساتھ چاہت نے بھی بھرپور دیا۔

لگتا ہے میرے نا ہونے والے جیجا جی ڈر گئے۔ چاہت اپنا قہقہہ ضبط کیے بولی

نہیں شاید بُرج خلیفہ سے چھلانگ مار لی ہو۔ دانیال نے کہا تو چاہت نے اُس کے ہاتھ پہ تالی ماری۔

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 15

عریش تم یہاں سکون سے بیٹھے ہو پتا بھی ہے ہو کیا رہا ہے گھر میں ؟اُجالا بیگم عریش کے کمرے میں آتی اُس سے بولی

کیا ہو رہا ہے ؟عریش پیپرز جمع کرتا مصروف انداز میں پوچھنے لگا

صدقے جاؤں تمہاری اِس بے نیازی پہ آگ لگی ہے گودام میں۔اُجالا بیگم کی بات پہ عریش نے حیرت دے اُن کو دیکھا

آگ گودام میں لگی ہے پر کیسے ؟عریش بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

مجھے کیا پتا تم جاؤ اشرف پریشان ہو گا پتا نہیں کیسے لگی آگ۔اُجالا بیگم پریشانی سے بولی

میں جاتا ہوں پریشان نہ ہو آپ۔عریش سنجیدگی سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا

اپنا لیپ ٹاپ تو بند کر کے جاؤ۔اُجالا بیگم نے اُس کا کھلا لیٹ ٹاپ دیکھا تو اُس کو آواز دی

جی کرتا ہوں۔ عریش واپس آتا لیپ ٹاپ کو بند کرنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤

انا گھر آئی تو فلائنگ چپل نے اُس کا استقبال کیا ہے۔

افففف اللہ خیر کیا ہے امی؟ انا ایک نظر چپل کو دیکھتی نا سمجھی سے بلقیس بیگم کو دیکھنے لگی جو آگ اُگلتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

تیری ماں کی عمر ابھی پچاس سال کی نہیں ہوئی تو بیٹا جی تیری بیالیس سال کیسے ہوئی میں نے پیدا ہوتے ہی تجھے جنا تھا کیا؟ بلقیس بیگم دوسری چپل اُس کی جانب پھینکتی تپ کے بولی تو انا کی رِنگت پل بھر اُڑی تھی۔

کیا ہو گیا ہے امی کیا پچاس بیالیس کا حساب لے بیٹھی ہیں۔ انا سٹپٹا کر بولی

تو رُک نالائق اولاد تجھے تو آج میں ٹھیک کرتی ہوں بیٹھے بیٹھائے اتنا اچھا رشتہ خراب کر دیا۔ بلقیس بیگم خطرناک تیور لیے اُس کی طرف آنے لگی تو انا نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اندر کی طرف بھاگنے لگی۔

دادو

دادی

مجھے اپنی جلاد بہو سے بچائے۔انا یہاں وہاں راہ فرار تلاش کرتی شیلا بیگم کو آوازیں لگانے لگی جو اپنے کمرے میں موجود گانا سن رہی تھی۔

آج تجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔بلقیس بیگم کے ہاتھ جو چیز آرہی تھی اُس کی جانب پھینکتی بولی۔

ساجن۔۔۔۔۔ساجن

تیری دولہن۔۔۔ تجھ کو پُکارے۔۔۔

آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔جا

آکر میرے ہاتھوں میں

مہندی توں ہی رچا جا

www.novelsclubb.com

انابھاگتی شیلا بیگم کے کمرے میں آئی تواُس کے کمرے میں بجتے میوزک نے کانوں کے پاس دستک دی

دادی یہاں میرے پیچھے جن چمٹا ہوا ہے اور آپ اِس عمر میں اپنے ساجن جی کو بُلانے میں مصروف ہیں۔۔۔ تھوڑا خدا کا خوف کرے یہ دُنیا محض دھوکہ ہے ایک دن سب کو جانا ہے مثال آپ اپنی لے ہاتھ میں تسبی لے۔انا شیلا بیگم کے پیچھے چُھپتی ایک سانس میں بولی۔

کیا جن؟ شیلا بیگم کے ہاتھ سے ریموٹ چھوٹ کر قالین پہ گرا۔۔۔انہوں نے توانا کی باقی کی تقریر سُنی ہی نہ تھی سوئی بس "جن "لفظ" پہ اٹکی ہوئی تھی۔

ہاں جن عرف آپ کی بہو عرف میری ماں جن کے پیروں میں تو جنت ہیں مگر ہاتھ میں چپل ہے جن کا نشانہ میرا سر ہے۔انا کی سانسیں بُری طرح سے پُھول گئی تھیں۔

کیا بول رہی ہوں۔شیلا بیگم کے سر سے اُپر گزری یہ اُس کی باتیں۔

میرا محبوب میرا وہ

صنم آرہا ہے

ہم تو مر ہی چُکے تھے

اب جنم آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بلقیس بیگم انا کے پیچھے کمرے میں آئی تو گانا ابھی بھی چل رہا تھا

اماں جی آپ کے محبوب عرف مجازی خدا کو اِس دنیا سے گئے ہوئے دس سے اُپر وقت گزر چُکا ہے اب تو اُن کی ہڈیاں بھی گ ّل چُکی ہوں گی کفن پھاڑ کر بھی نہیں آ سکتے اب تو وہ بھی نہیں بچا ہو گا۔ بلقیس بیگم نے شیلا بیگم کو طنزیہ لہجے میں کہا جس سے اُن بیچاری کا منہ بن گیا تھا پر انا کی نظریں اُن کے ہاتھ پہ جمی ہوئی تھی جہاں اب چپل کے بجائے "بیلن" تھا۔

www.novelsclubb.com

شرم کر تیرا سسر تھا۔ شیلا بیگم نے اُن کو گھورا

امی دادی کو نسا دادی جی کو بُلا رہی وہ تو اِشاروں کنایوں سے پڑ سو کے فیضل صاحب کو بُلا رہی ہیں اب تو وہ ہیں اِن کے ساجن پُرانی محبت سینا چیر پھاڑ کر باہر آنے کو بے تاب ہیں۔انا نے بلقیس بیگم کو اپنی باتوں میں اُلجھائے اُن کا دھیان اپنی طرف سے ہٹاتی شیلا بیگم سے کہا جو اُس کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے سالم نگل جانے کا اِرادہ ہو۔

ویسے اماں جی بڑی شرم والی بات ہے مجھے ڈر اپنی جوان بیٹی کے بجائے آپ کا ہوتا ہے کے کہیں آپ پڑوس والے فیضل صاحب نے بھاگ کر وہاہ نہ کر دے۔بلقیس بیگم کی بات پہ انا کی ہنسی نکل گئ جو دباتی ہو وہ آہستہ آہستہ قدم باہر کی جانب کِھسکانے لگی۔

بڑی ہوں تم سے ایسے بات نہیں کر سکتی تم۔شیلا بیگم نے اپنے بڑے ہونے کا رعب جمایا

بڑی تو بس نام کی ہے ورنہ کرتی کیا ہیں آپ؟ کبھی مونی بدنام ہوئی گانا سُنتی ہیں تو "مجھے نیند نہ آئے "اور اب "ساجن "گانا سُنا جا رہا ہے۔بلقیس بیگم اب پوری طرح سے شیلا بیگم کی جانب متوجہ ہو گئ تھی جس کا فائدہ انا بھرپور طریقے سے اُٹھاتی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئ۔

میرے گانے بعد میں گانا پہلے اپنی بیٹی کی پھٹنی لگاؤ جو تمہیں بڑے آرام سے الو بنا کر گئی ہے۔شیلا بیگم دانت پیس کر بولی تو بلقیس بیگم کو اب یاد آیا وہ یہاں کیوں آئی تھی۔

آپ کے گانے ؟اتنی آپ نصیبوں لال اور دانت ذرہ کم پیسے گنتی کے تین چار دانت بچے ہیں ایسا نہ ہو یہ بھی گر پڑے قالین پہ۔بلقیس بیگم جلدی سے اپنا جُملا پوری کرتی وہاں سے خود بھی نو دو گیارہ ہوئی اُن کو پتا تھا اگر ایک منٹ وہاں رُکتی تو یقیناً شیلا بیگم نے اُن کے دانتوں کا بیڑا غرق کرنا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم نے پیکنگ کر لی ہے کل ہم نے کراچی کے لیے نکلنا ہے؟عزہ چاہت کے کمرے میں آتی اُس سے استفسار ہوئی۔

ہاں میں نے پیکنگ کر لی تھی اب بس کراچی فلائے کرنا ہے۔چاہت نے مزے سے بتایا

فلائے تو ایسے بول رہی ہو جیسے ہم دوسرے ملک جا رہے ہیں۔عزہ اُس کی بات پہ سر جھٹک کر بولی۔

ایک ہی بات ہے۔چاہت نے شانِ بے نیازی سے کہا

اچھا تمہیں پتا ہے؟عزہ اُس کی جانب تھوڑا کھسک کر آتی بولی

مجھے نہیں پتا۔چاہت ٹھیک اُسی انداز سے عزہ کی جانب کِھسک کر بولی تو عزہ نے اُس کو گھورا

علیزے آپی اور بُراق بھائی وہاں ڈانس کرینگے وہ بھی ٹو گیدر۔عزہ نے بتایا تو چاہت کا منہ بن گیا۔

کر ہی لے نہ وہ ڈانس اور اُن کا تو پتا نہیں میں اور موحد ضرور ڈانس کرینگے وہ بھی ٹو گیدر۔چاہت نے منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہتے جیسے اُس کو جتایا۔

علیزے آپی نے خود کہا ہے اور دیکھنا ایسا ضرور ہو گا۔عزہ نے مزے سے بتایا

پھر تو اسٹیج ہی ٹوٹ جائے گا۔چاہت طنزیہ بولی

www.novelsclubb.com

مانا تمہیں بُرا لگ رہا ہے مگر ایسا ہو گا اِس لیے اپنے ایکسپریشنز پہ قابو پانا۔عزہ نے سنجیدگی سے کہا

مجھے سب پتا ہے تم مت سِکھاؤ۔چاہت بیزار ہوئی۔

اچھا ٹھیک تم بھی سو جاؤ میں بھی سونے جا رہی ہوں کل کا دن بزی ہونے والا ہے کیونکہ کراچی جو جانا ہے۔ عزہ بیڈ سے اُٹھ کر بولی

ہمم گُڈ نائٹ۔ چاہت نے کہا

گُڈ نائٹ۔ عزہ جواباً کہتی اُس کے کمرے سے باہر آئی تو علیزے جو دروازے کے پاس کھڑی تھی اُس کا بازوں پکڑے اپنے کمرے میں لائی۔

کیا ہے آپی چھوڑے مجھے درد ہو رہا۔ عزہ اپنا بازوں اُس کی گرفت سے آزاد کرواتی ہوئی بولی

تم میری بہن ہو یا اُس چاہت کی ڈیٹیکٹیو؟ علیزے نے کھا جانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

آپ کی بہن۔ عزہ اپنا بازوں سہلاتی جواب دینے لگی۔

اُس بد تمیز لڑکی سے دور رہو۔ علیزے نے حکم صادر کیا۔

وہ کزن ہے ہماری اور ساتھ میں میری دوست تو سوری ٹو سے میں اُس سے دور نہیں رہ سکتی دوسری بات یہ جو آپ اُس کے ساتھ کر رہی ہیں یہ بہت مہنگا پڑے گا میں جانت چُپ ایکدم چُپ اِس سے آگے کچھ اور کہا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گی۔ عزہ مسلسل بولتی جا رہی تھی جب علیزے نے سختی سے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا جس سے اُس کی پشت دیوار سے لگی۔

چھوڑے سانس گُھٹ رہا ہے میرا۔ عزہ نے اُس کو دھکا دیا۔

میری کوئی بھی بات تم آج کے بعد چاہت سے نہیں کرو گی۔ علیزے نے وارن کیا۔

نہیں کروں گی آپ اتنی خاص بھی نہیں جو دو لوگ آپ کو ڈسکس کرے۔ عزہ اُس کو اچھے سے آئینہ دیکھاتی ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیے کمرے سے باہر نکل گئی پیچھے علیزے نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کیا۔

www.novelsclubb.com

اتنا بڑا نقصان کیسے پورا ہو گا؟ میں نے اتنے لوگوں کے ساتھ ڈیل کی ہوئی تھی اب اگر مال ڈیلیور نہیں ہو گا تو وہ تو میرے خون کے پیاسے ہو جائے گے۔ رات کے وقت اشرف صاحب عریش کے ساتھ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح گھر میں داخل ہوئے

کیا سب کچھ ختم ہو گیا؟ اُجالا بیگم جو اُن کے انتظار میں تھی پوچھ بیٹھی

ہاں سب ختم ہو گیا میری سالوں کی کمائی ایک منٹ میں ضائع ہو گی گودام میں ایک تنکا تک نہیں بچا سب جل کے خاک ہو گیا۔ اشرف صاحب نے جواب دیا اُن کے چوڑے کندھے ڈھلک سے گئے تھے۔

کیا وہاں کسی نے فائیر بریگیڈ کو فورن اِطلاع نہیں کی تھی کیا؟ اُجالا بیگم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے؟ کیا جواب دے؟

فائیر بریگیڈ والے تب آئے جب سب کچھ جل چُکا تھا۔ اب کی عریش اپنی عینک ٹھیک کیے جواب دینے لگا

کتنی بار کہا تھا میں نے میرے بزنس میں ساتھ دو مجھے لگا تھا میرا ایک بیٹا ہے میرے بزنس کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچائے گا مگر نہیں تم ہو ہی منحوس جب سے پیدا ہوئے ہو میرا نقصان پہ نقصان ہی ہوتا جا رہا ہے۔اشرف صاحب نے اپنا غصہ عریش پہ اُتارا

میری پڑھائی پوری نہیں ہوئی تھی کیا ساتھ دیتا میں۔ عریش بس یہ بول پایا وہ ایسے رویو کا عادی تھا اُس کو اب سب کچھ محسوس ہونے کے بعد بھی کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا۔

کیا ہو گیا ہے اشرف بیٹا ہے ہمارا اور خبردار جو دوبارہ منحوس کہا بھی تو عریش بچپن سے تمہارے لیے کسی گولڈ میڈل کی طرح ثابت ہوا ہے۔اُجالا بیگم نے اُن کو گھڑکا

صرف باتیں بنا سکتے ہو سب محنت کرو تو پتا چلے۔اشرف صاحب ناگواری سے کہتے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤

یار یہ موحد کہاں رہ گیا؟ ہم نے ساتھ ڈانس کرنا تھا۔چاہت پریشانی سے بار بار ایک نمبر ڈائل کرتی عزہ سے بولی

ہم تو جب سے کراچی آئے ہیں تمہارے کسی کزن کو نہیں دیکھا۔جواب مناہل نے دیا جو چاہت اور انا کے بار بار اصرار کرنے پہ آئی تھی جب کی انا کو بھی بڑی مشکل سے اِجازت ملی تھی کراچی آنے پہ۔

نہیں موحد یہی تھا تم رُکو میں دیکھ کر آتی ہوں۔عزہ اپنا لہنگا سنبھالتی چاہت کو تسلی دینے لگی۔

جلدی کرو میرے ڈانس کا وقت ہو رہا ہے۔چاہت مشکور نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

آجائے گا اور تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو لائیک آڈول۔انا چاہت کا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ستائش بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی جو ریڈ کلر کے فراق میں کُھلے ہوئے بالوں کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی میک اپ اُس نے بہت ہلکہ کیا تھا جب کی ریڈ کلر کی لپ اسٹک بہت گہری لگائی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھینکس۔چاہت شرمانے کی ناکام کوشش کرتی بولی تبھی بیک گراؤنڈ میں گانا بجنے لگا

ہاں اِس گانے پہ تو میں نے ڈانس کرنا تھا کس نے چلایا ہے یہ؟چاہت میوزک سُنتی جلال میں آئی۔

تجھے کرنا تھا تو بھاگ اسٹیج پہ یہاں کیا کر رہی ہے؟انا نے اُس کو اسٹیج کی جانب دھکا دیا

کیا کر رہی ہو لوگ دیکھ رہے ہیں اور مجھے اکیلے کرنا نہیں تھا ڈانس میرا پارٹنر بھی تھا

موحد۔چاہت نے اُس کو گھور کر آس پاس کا ہوش دِلانا چاہا

ابھی تو یہاں سے جا اگر کوئی نہیں آیا تو میں لڑکا بن کر آ جاؤں گی۔انا نے ایسے کہا جیسے کہنا

چاہ رہی ہو ابھی تو یہاں سے دفع ہو

ہاں اگر یہ نہیں تو میں پکا آ جاؤں گی۔مناہل نے بھی انا کا ساتھ دیا تھا جو چاہت دونوں کو

اُمید بھری نظروں سے دیکھتی اسٹیج پہ ڈانس والی جگہ پہ کھڑی ہوئی تو ہر ایک کی نظروں کا

مرکز بن گئی۔

Hayee ye meri Aankhein

www.novelsclubb.com

Raat bhar Karen beatin Teri

Ye teri

Aaye Jo teri Yaadin

Ruk Ruk Chale Saansein meri

Yeh meri

Ha mojhay pyaar tum say Ha

Tujhmein Hi to mera Jahan

Piyatama

Hitha langoma Dawatemna

Huru pemaka patelena

Ruwa nari manhari

Sukumali NumbA Thama

www.novelsclubb.com

چاہت ایک نظر سب پہ ڈال کر آہستہ آہستہ ڈانس کے اسٹپ لینے لگی ساتھ میں اُس نے جی بھر کر موحد کو کوسا تھا اُس کو افسوس بھی بڑا ہو رہا تھا آج اُس کی محنت ضائع ہو جائے گی جو اُس نے اِس گانے پہ کی تھی ڈانس سیکھنے کے لیے "مگر سب کچھ اُس کو تھرا کا تھرا لگ رہا تھا

اب علیزے اچھا ڈانس کرے گی اُس کو جلائے گی۔چاہت کو بے ساختہ اپنی حالت پہ رونا آیا

Nasha sa Tera ho gaya hai

Dil yeh mera kho gaya hai

Tu Hi Tamanna hai tu hi to chahat hai

Milti hai tujhse Dil ko rahat Hai

Tu Hi Sukoon hai Tu hi junoon hai

Tu hi fitoor hai Tera Suroor Hai

Tera bina na hi jeena kubool Hai

www.novelsclubb.com

Tera bina na hi jeena fazool

اچانک سے کسی نے پیچھے سے اُس کو حصار میں لیے ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھ لیکر اُپر کی جانب کیے ڈانس اسٹیپ لینے میں اُس کا ساتھ دیا تو چاہت کا زور سے دھڑکا یہ اِس کلون کی

خوشبوں وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی تبھی بنا دیکھے ہی اُس کو اندازہ ہو گیا کے "بُراق" ہے مگر وہ کیسے اُس کے قریب اتنا چاہت کے ماتھے پہ اُلجھن بھری لکیریں اُبھری جو جلد دور ہو گئی جب نظر اسٹیج کے نیچے کھڑی عزہ پہ پڑی جو آنکھوٹے سے اُس کو بیسٹ آف لک کا اِشارہ کیے مسکرا کر رہی تھی۔ چاہت کو بے اختیار عزہ پہ پیار آیا تھا جس کو دبا کر وہ بُراق کا حصار توڑ کر پلٹ کر اپنا رخ اُس کی جانب کیا جو مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

ha mojhay pyaar tum say ha

Tujhmein Hi to mera Jahan

Piyatama

Hitha langoma Dawatemna

www.novelsclubb.com

Huru pemaka patelena

Ruwa nari manhari

Sukumali NumbA Thama

چاہت غور سے بُراق کا چہرہ دیکھ کر گول گول گُھمی تو بُراق نے اپنے قدم آہستہ آہستہ اُس کی جانب بڑھائے۔

Tera Bina Nahi meri Shaam Guza payegi

Lele Mujhe Baahon Mein Raat Sanvar jaygi

Lele Mujhe Baahon Mein Raat Sanvar jaygi

چاہت اُس کی جانب اِشارہ کیے آنکھ ونک کیے گانے پہ لپسنگ کرنے لگی تو بُراق کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی جس کو چُھپانے کے لیے اُس نے اپنا چہرہ جُھکا دیا۔

Socha Nahi kabhi ke Tu paas chali Aayegi

Hota Nahi yaqeen lage Jaan nikal jae gi

www.novelsclubb.com

بُراق اب کی بلکل اُس کے پاس کھڑے ہو کر اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا تو چاہت کو لگا وہ اب بے ہوش ہوئی کے کب۔اُس نے بُراق کو دیکھا تو دل زور سے دھڑکا جو محبت کا ایک سمندر لیے اُس کو ہی دیکھ رہا تھا چاہت کی آنکھیں شرم سے جُھک سی گئی تو اُس

کو یقین نہیں آرہا تھا بُراق اُس کے اتنے پاس کھڑا ہے وہ جو بُراق سے کبھی نہ بات کرنے کا عہد کیے ہوئے تھی اب وہ ٹوٹتا محسوس ہو رہا تھا وہ اپنی ساری ناراضگی بھولتی جا رہی تھی مگر اُس نے سوچ لیا تھا وہ اِس بار کمزور نہیں بنے گی ایک دو نخرے بُراق کو ضرور دیکھائے گی۔ بُراق اُس کے چہرے پہ گہری نظریں ڈالتا یکدم اُس سے دور ہو گیا

Haule Haule Dil yeH mera

Honay lagha hai yeh Tera

Zara zara Meri Tarha

Tu bhi Mujhe Dekhna

چاہٹ بُراق کے اِس طرح ڈانس کے درمیان غائب ہونے پہ ڈانس کے اسٹیپ کرتی اُس کو بھی تلاش کر رہی تھی جب بُراق دوبارہ اچانک سے اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا

Ha mojhay pyaar tum say Ha

Tujhmein Hi to mera Jahan

Man Hari tan Hari Sukhmari

Piyatama

بُراق گہری نظروں سے چاہت کو دیکھتا گانے کے بول بولنے لگا تو چاہت کا دل دھک دھک کرنے لگا پر اُس نے جلدی سے اپنے دل کو قابو میں کیا

Hitha langoma Dawatemna

Huru pemaka patelena

Ruwa Nari manhari

Sukhmari Numba Thama

گانا جیسے ہی ختم ہوا پورا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا چاہت بُراق سے نظریں چُراتی اِسٹیج سے اُترنے والی تھی جب بُراق نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

کیا ہے؟ پھاڑ کھانے والا انداز

پورا ڈانس کر لیا ایک بات تو پوچھی ہی نہیں۔ بُراق زچ کرنے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے بولا

کیا پوچھنا تھا؟ چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

یہی کے سونگ کے لاسٹ میں کیا ہوتا ہے؟ بُراق اُس کے کان کے پاس جھک کر بولا

میری بلا سے جو بھی ہو۔ چاہت بالوں کو جھٹکا دیتی اسٹیج سے اُتر گئی" بُراق اُس کا اٹیٹیوڈ دیکھ کر پیچ وتاب کھاتا رہ گیا۔

انا۔ چاہت اسٹیج سے اُترتی جلدی سے انا کا بازوں پکڑتی تنہا گوش میں لائی جہاں مناہل پہلے سے وہاں موجود تھی۔

واہ جی واہ آج تو براق نے اظہار محبت کیا تم خوا مخواہ اسٹیج پہ جانے کے لیے نخرہ کر رہی تھی دیکھو پھر موحد کے بجائے تمہارا بُراق آگیا کیا اینٹری تھی یار اُس کی "ایمپریسیو"۔ انا شرارتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر حسرت بھرے لہجے میں بولی

کیا خاک بس پتا نہیں وہ کیسے ٹپکے تم بس مجھے یہ بتاؤ سونگ کے لاسٹ میں کیا ہوتا ہے؟ چاہت اُس کی بات نظر انداز کیے متجسس لہجے میں اُس سے پوچھنی لگی۔

کسنگ والا سین ہوتا ہے۔ایک لڑکی واہ سے گزر رہی تھی تو اُس کی بات سن کر بولی جس پہ اُن تینوں کا مُنہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

شی شی۔انا نے جھرجھری سی لی

کیا اُس نے تمہیں کس کیا؟ یہ تو حرام ہے بغیر رشتے کے۔ مناہل اپنی پوری آنکھیں کھول کر اُس سے بولی تو چاہت نے کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھورا

وہ بُراق تھا عمران ہاشمی تھوڑی جو کس کرتا اور حلال حرام کی باتیں تم نہ ہی کرو تو بہتر ہے یہ جو تم نے جینز پہنی ہے نہ وہ بھی اسلام میں لڑکیوں کے لیے حرام ہے۔انا نے ٹھیک ٹھاک مناہل کو سُنایا۔

توبہ ہے۔ مناہل بلاوجہ شرمندہ ہوئی

www.novelsclubb.com

ویسے یار ڈانس تو بڑا رومانٹک تھا دونوں کا۔انا پھر سے چاہت کی جانب متوجہ ہوئی جس کا چہرہ اب کی گُلنار ہو گیا تھا۔

ہاں نہ میں تو خود بے یقین ہوں کے اچانک بُراق کہاں سے آ گئے مگر جو بھی میں بڑی خوش ہوں کچھ دِنوں سے جو اُداسی تھی جھٹ سے دور ہو گئی۔ چاہت نے پر جوش آواز میں بتایا

ویسے تمہاری لالی پاپ شکل والی کزن کہاں ہیں اُس نے پتا نہیں ڈانس دیکھا بھی کے نہیں۔

انا نے یہاں وہاں چہرہ کرتی علیزے کو تلاش کرنے لگی۔

ہائے کاش دیکھا ہوا گر دیکھا ہو گا تو یہی آس پاس جل کے خاک ہو گی ہو گی آؤ دیکھتے ہیں۔چاہت مناہل اور انا کو دیکھ کر آنکھ وِنک کی تو دونوں کا قہقہہ چھوٹ گیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 16

خاک بھی ڈھونڈتے ہیں میڈم مگر آپ اپنی آنکھیں تو کھولے۔عزہ سوتی ہوئی چاہت پہ پانی کا جگ گرائے بولی تو چاہت اُچھل کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

واٹ دا۔چاہت ایک نظر خود پہ ڈالے عزہ کو گھورنے لگی جو پیٹ پکڑ کر ہنس رہی تھی چاہت اپنا حُلیہ فراموش کیے آس پاس جائزہ لینے لگی جہاں وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں تھی کسی اسٹیج پہ نہیں۔

چاہت سچی بتانا کونسا خواب تھا مطلب حد ہے آدھے گھنٹے سے میں تمہیں جگانے کے جتن میں ہوں اور ایک تم ہو جو جانے کس خواب میں مگن ہوتی بڑبڑاہٹ میں مصروف تھی۔ عزہ اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر بولی۔

بہت بڑیا خواب تھا ہائے مگر خواب تھا اور وہ سڑو بس خواب میں ہی رومانٹک ہو سکتا ہے اصل زندگی میں تو ہر وقت مرچیں چباتا رہتا ہے۔ چاہت بیڈ سے اُٹھ کر بولی

کیا دیکھا خواب میں؟ عزہ متجسس ہوئی۔

اپنے ارمانوں کا خون ہوتا ہوا دیکھا۔ چاہت نے دانت کچکچا کر بتایا

تم نے لیٹ کر سوچا ہو گا کاش میں اور بُراق بھی ڈانس کرے تبھی ایسا ویسا خواب آیا ہو گا کیونکہ انسان جو سوچ کر سوتا ہے خواب میں بھی وہی سب ہوتا ہے۔ عزہ اپنے ہاتھ جھاڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

تم پانی نہ گراتی تو میں تمہاری بہن کی خاک میں تلاش کر لیتی اور بُراق سے نکاح بھی ہو جاتا میرا۔ چاہت کو اچانک خیال آیا تو عزہ کو دیکھ کر کہا

ہمم صحیح ایک دو عدد بچے بھی ہو جاتے ایسا کرو تم دوبارہ لیٹ جاؤ اپنا خواب پورا کرو ہم خود کراچی چلے جاتے ہیں۔ عزہ اُس کی حالت سے لطف اندروز ہوتی ہوئی بولی

کوئی ضرورت نہیں مرو یہی میں فریش ہو کر آتی ہوں۔ چاہت عزہ کو بازوؤں سے پکڑے بولی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہیلو عریش تم یونیورسٹی نہیں گئے نہ؟ دانیال عریش کو کال کیے اُس سے پوچھنے لگا

نہیں ایکزمز قریب ہے تو سوچا گھر میں تیاری کرلوں۔ عریش اپنے گھر میں موجود اسٹڈی رومز سے کتابیں اُٹھاتا دانیال کو جواب دینے لگا

میں بھی نہیں گیا اور میرے خیال سے ہمارے گروپس میں سے کوئی بھی نہیں گیا تو تو ایسا کر میرے گھر آجا ساتھ میں مل کر پڑھ لینگے اور بہت وقت سے چکر بھی نہیں لگایا تم نے اچھا ہے آجاؤ امی بھی تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائے گی۔ دانیال عریش کی بات سن کر پرجوش آواز میں بولا

اچھا میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔ عریش نے مثبت جواب دے کر کال ڈراپ کر دی۔

بلقیس بیگم چھت پہ کپڑے سُوکھانے کے لیے لائی تھی پاس والی گھر کی چھت پہ شمائلہ بیگم بھی وہ ہی کام سرانجام دے رہی تھی۔

افففف اللہ سویرے سویرے کس منحوس کا دیدار کر لیا اب تو سارا دن خراب گزرے گا میری بیوٹی کو نظر الگ سے لگ گئی ہو گی۔ بلقیس بیگم چور نظروں سے شمائلہ بیگم کو دیکھی بلند آواز میں بولی تو شمائلہ بیگم نے خونخوار نظروں سے اُن کو گھورنے لگی۔

اوے منحوس کس کو بولی توں منحوس تیرا پورا خاندان منحوس تیرے پاؤں منحوس تیری ہوتی سوتی منحوس تیری آتی جاتی نسل منحوس۔ شمائلہ بیگم ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کو دور کرتی لڑاکا انداز میں بلقیس بیگم سے بولی

کمینی تجھ سے بات کس نے کی اور میری آتی جاتی نسل کو چھوڑ اپنی آتی جاتی نسل کا سوچ وہ منحوس ہو گی۔ بلقیس بیگم بھی فل اپنی جون میں آئی۔

دیکھ بلن (بلقیس) میرا پہلے ہی تجھ پہ بہت غصہ ہے اِس لیے اپنی شکل گُم کر وورنہ دیوار بِھلانگ کر آکر تمہارا وہ حال کروں گی جو آئینے میں اپنا یہ بوتھا بھی پہچان نہیں پاؤں گی۔ شمائلہ بیگم نے وارن کیا۔

تم آؤ تو صحیح میرے گھر کی چھت والی دیوار بِھلانگ کر تمہاری وہ ٹانگیں توڑ مڑور کر کتوں کا لنچ تیار نہ کیا تو میں نام بلقیس سُہیل نہیں۔ بلقیس بیگم جلال میں آتی ہوئی بولی۔

بلقیس سُہیل ہو گی تم اپنے گھر میں یہاں میں کھڑی ہوں شم

شُمی ٹومی چُڑیل بھوتنی ڈائن ہے نہ یہی کہنا چاہتی ہو نہ۔ شمائلہ بیگم کی بات پوری ہونے سے پہلے بلقیس بیگم نے اُن کا جُملا اچک لیا۔

تمہاری تو

السلام علیکم پُھپھو جان! شمائلہ بیگم کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب کسی نے زوردار آواز میں اُن کو سلام کیا جس پہ بلقیس بیگم اور شمائلہ بیگم نے چونک کر نیچے دیکھا جہاں لان میں بلیک گول گلے والی شرٹ اور وائٹ جینز پینٹ پہنے عریش اپنا چہرہ اُپر کیے اُن کو دیکھ رہا تھا جس

کے سیاح سلکی بال ماتھے پہ بے ترتیب سے بکھرے پڑے تھے اور خود وہ بار بار اپنی عینک ٹھیک کر رہا تھا۔

عریش میری جان تم یہاں؟ شائلہ بیگم نے عریش کو دیکھا تو خوشی سے نہال ہوئی یہی حال بلقیس بیگم کا تھا

عریش میرے لال تم یہاں آؤ اپنی بلقیس آنٹ کے پاس کم آن کم آن فاسٹ آیم ویٹنگ۔ بلقیس بیگم نے عریش کو ایسے پچکارہ جیسے وہ کوئی پانچ سالہ کا بچہ ہو

عریش میرے کزن کا بیٹا عیرے غیرے نتھو کے پاس نہیں جاتا۔ شائلہ بیگم عریش پہ سے نظریں ہٹاتی بلقیس بیگم کو کچا چبانے والی نیت سے دیکھ کر بولی۔

اُس کا فیصلہ تم نہیں عریش کرے گا۔۔۔ عریش میں آرہی ہو میرے گھر چلنا ہے تم نے۔ بلقیس بیگم شائلہ بیگم کو جواب دیتی عریش سے بولی جو سلام کر کے پیچھتایا تھا۔

تمہاری ایسی کی تیسی۔ شائلہ بیگم نے بلقیس بیگم کو چھت سے اُترتا دیکھا تو خود بھی ڈوری نیچے کی طرف۔ اور دونوں ہی ایک ساتھ لان میں آئی تھی دونوں کے درمیان اگر کھڑا تھا تو وہ تھا" عریش "جو سمجھ نہیں پا رہا تھا اِن دونوں عورتوں کو اتنا جوش کیا آگیا تھا۔

آؤ عریش۔ بلقیس بیگم عریش کا ہاتھ پکڑے اپنے جانب کیے بولی

ایسے کیسے یہ میرے ساتھ آئے گا تم ہوتی کون ہو؟ شمائلہ بیگم عریش کا دوسرا بازوں پکڑے بلقیس بیگم کو گھورنے لگی۔۔ عریش کبھی اپنا ہاتھ دیکھتا تو کبھی گردن موڑ کر اپنا بازوں دیکھ رہا تھا اُس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے آج دونوں میں سے کسی ایک چیز سے وہ محروم ضرور ہو گا۔

بازوں چھوڑو عریش کا۔ بلقیس بیگم اُن کی بات نظر انداز کیے بولی

ہاتھ چھوڑو عریش کا۔ شمائلہ بیگم اُنہیں کے انداز میں بولی

آپ پلیز دونوں مجھے چھوڑے۔ عریش نے دونوں کو مخاطب کیے اپنا آپ آزاد کرواتا اُن سے فاصلہ پہ کھڑا ہوا۔

عریش میرے ساتھ آؤ تمہاری پسند کا گاجر کا حلوہ بنایا ہے۔ بلقیس بیگم نے جلدی سے کہا

نہیں عریش میری جان میرے ساتھ چلو تمہاری پسند کی کھیر بنائی ہے میں نے۔ شمائلہ بیگم کہاں پیچھے رہنے والی تھیں۔

میں نہ کھیر کھانے آیا ہوں نہ گاجر کا حلوہ میں بس دانیال سے ملنے آیا ہوں اگر آپ دونوں کی لڑائی ختم ہو گئی ہو تو میں جاؤں؟ عریش دونوں کی جانب دیکھتا اپنی عینک ٹھیک کیے بولا تو جہاں بلقیس بیگم کا چہرہ فق ہوا تھا وہی شائلہ بیگم کے چہرے پہ کمینگی بھری مسکراہٹ آئی تھی۔۔اپنے کمرے کی بالکنی پہ کھڑی انا حیرت سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔اُس کو سب سے زیادہ تعجب بلقیس بیگم کے شہد اور میٹھاس سے بھرے لہجے پہ ہو رہا تھا جو وہ استعمال کیے عریش کے واری صدقے ہو رہی تھی۔

اپنی اکلوتی سگی اولاد کے لیے تو گاجر کا حلوہ نہیں بنایا کبھی۔انا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

چلو پھر۔شائلہ بیگم نے کہا

لنچ میری طرف کرو گے۔بلقیس بیگم اپنی خفت مٹانے کے غرض سے بولی

جی ٹھیک ہے۔عریش ہلکی مسکراہٹ سے بولا

اندر چلو دانی انتظار میں سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہو گا یہ عورت تو ہے ہی ویلی۔شائلہ بیگم طنزیہ بھری نظروں سے بلقیس بیگم کو دیکھ کر عریش سے بولی۔

عورت کس کو بولا چالیس سال کی بھی نہیں ہوئی میں۔ عورت لفظ بلقیس بیگم کے سر پہ لگا اور تلوو پہ بُجھا۔

آپ چالیس سال کی بھی نہیں ہوئی ابھی؟ عریش حیران ہوا

ڈرامے ہیں اِس کے ورنہ عمر تو ستر سالہ ہے۔ شمائلہ بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی تو بالکنی کے پاس کھڑی انا نے اپنی مسکراہٹ دبائی کیونکہ حال میں ہی شیلا بیگم کی عمر ستر سال کی ہوئی تھی جن کی انہوں نے سالگرہ بھی منائی تھی مگر وہ اپنی عمر سے کم لگتی تھی "وجہ "اپنا بہت خیال رکھنا تھا

اِس کو چھوڑو میں تمہیں اپنی ہسٹری بتاتی ہوں

تمہاری ہسٹری جاننے کے علاوہ بھی عریش کو بہت کام ہیں۔ شمائلہ بیگم اُن کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

میری شادی تب ہوئی تھی جب میں اٹھارہ سال کی تھی اور شادی کے تین ماہ بعد میرے پیٹ میں انا آئی انا میری بچی ماشااللہ سے بائیس سال کی ہے اب تم خود حساب لگاؤ میں کتنے

برس کی ہوئی؟ بلقیس بیگم تنک نظروں سے شائلہ بیگم کو دیکھ کر عریش کو حساب کرنے کا کہنے لگیں۔

اُنتالیس سال۔ عریش بناتاخیر کیے اپنی عینک ٹھیک کیے بولا تو شائلہ بیگم کی شکل ایسے بن گئی جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو جب کی بلقیس بیگم کی باچھیں کھل گئی۔۔

کریکٹ۔ بلقیس بیگم اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ مار کر بولی۔

ہیلو عریش۔انانے بہت ٹائم کھڑے رہنے کے بعد عریش کو سلام کیا۔

ہائے۔ عریش نے ہاتھ ہِلایا

میں آتی ہوں پھر پاس والے پارک میں جائینگے کیونکہ گھر میں سکون نہیں ملے گا۔انانے اپنی طرف اِشارہ کیے کہاتو عریش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا جب کی اُن دونوں کو دیکھ کر بلقیس بیگم کے دماغ میں نئی سوچے دستک دینے لگی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

السلام علیکم۔چاہت باہر آتی اپنا بیگ موحد کی جانب بڑھائے سب کو سلام کرنے لگی۔

وعلیکم السلام۔ کیسی ہو؟سب نے سلام کا جواب دیااور صلحہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگائے محبت سے پوچھنے لگی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور آپ کب آئی؟چاہت ایک نظر علیزے سے باتوں میں مصروف بُراق پہ ڈال کر مسکرا کر صلحہ بیگم سے بولی

جب تم اپنے ہجرے میں قیام پذیر تھی تب آئے تھے۔جواب طنز سے بھرپور بُراق نے دیا تھا

ایکسکیوزمی کیا میں نے آپ کو مخاطب کیا؟چاہت آئبرو اُچکائے سوالیہ نظروں سے بُراق کو بولی توسب کے سامنے چاہت کا ایسا انداز دیکھ کر بُراق کی رنگت پل بھر میں سرخ ہوئی تھی اُس نے اپنی آگ اُگلتی نظروں سے چاہت کو دیکھا جس کو رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

چاہت۔۔۔مریم بیگم نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو گھورا

میں نے کیا کہا اپنی چچی سے بات کر رہی تھی اور یہ مجھے قطعاً پسند نہیں کے کوئی میری بات کے درمیان مداخلت کرے۔چاہت کندھے اُچکا کر کہتی بُراق کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 17

اچھا چھوڑو فضول باتوں کو اور سب گاڑیوں میں بیٹھو ایسا نہ ہو پھر فلائیٹ مس ہو جائے۔صلحہ بیگم نے سب کا دھیان دوسری جانب کیا تو سب لوگ اپنا سامان سنبھالتے گاڑی کی جانب بڑھے۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

تمہاری ماں کافی ینگ ہیں۔ عریش نے اپنی عینک ٹھیک کیے انا سے کہا وہ سب دانیال کے گھر میں موجود تھے ویسے تو اُن سب نے پارک میں جانا تھا مگر دانیال نے اِنکار کیا تو ناچار انا کو بھی یہی آنا پڑا تھا۔

شکریہ۔انا مسکرا کر بس یہی بولی

بڑا افسوس ہوا تمہارے باپ کا بہت نقصان ہوا ہے ویسے۔ قدوس صاحب ڈرائنگ ہال میں آتے عریش سے بولے

ہاں میں نے بھی کل نیوز میں دیکھا تھا پر سوری میں نہیں آپائی۔انا نے بھی معذرت خواہ لہجے میں کہا

افسوس کی کوئی بات نہیں بزنس میں یہ سب ہوتا رہتا ہے اور ڈیڈ کے لیے یہ سب عام سی بات ہے دیکھیے گا کچھ عرصے بعد دوسرا گودام بن جائے گا ڈیڈ بہت محنتی ہیں اپنا سارا وقت بزنس چمکانے میں لگاتے ہیں۔ عریش نے مسکرا کر عام لہجے میں کہا

وہ سب تو ٹھیک مگر اِس بار کوئی بزنس میں نقصان نہیں ہوا بلکہ بہت بڑا حادثہ پیش آیا ہے خدانخواستہ گودام میں اشرف بھی ہو سکتا ہے اور وہاں مزدور بھی تو ہوگے اور سُنا ہے کوئی جانی نقصان وغیرہ نہیں ہوا۔ قدوس صاحب عریش کی بات کے جواب میں بولے۔

ایسا کیسا ہو سکتا ہے؟ مطلب اتنا بڑا گودام دیکھا یا جا رہا تھا نیوز پر کیا ایک آدمی بھی وہاں موجود نہیں تھا سامان ڈیلیور ہوا تھا تو اُس کی سیکیورٹی کے لیے بھی تو بندے موجود ہوگے نہ مجھے تو یہ ایک سوچی سمجھی سازش لگتی ہے۔ انا پر سوچ انداز اپناتی کسی ماہرِ جاسوسی کی طرح بولی

ہونہہ مجھے تو یہ ایک سوچی سمجھی سازش لگتی ہے اتنی تم جیمز بونڈ۔ دانیال جواب تک خاموش بیٹھا تھا انا کی نقل اُتارتا بولا

چلغوزے کی شکل والے تم مجھ سے بات مت کرو۔ انا نے اُس کو گھور کر کہا

جی جانی نقصان نہیں ہوا جمعہ کا دن تھا تو سب اُس وقت نماز پہ گئے ہوئے تھے۔ عریش دانیال اور انا کو نظر انداز کرتا اپنا سلسلہ کلام وہی سے شروع کیا

شکر ہے انسان تو بچ گئے۔ قدوس صاحب ایک تیکھی نظر دانیال پہ ڈال کر بولے

تمہیں میرے گھر چلنا ہے یاد ہے نہ امی نے کہا تھا۔انانے عریش کو دیکھ کر کہا

ایک لیکچر ڈسکس ہو جائے اُس کے بعد چلتے ہیں۔ عریش نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا توانانے سر اثبات میں ہلایا

❤❤❤❤❤❤

چاہت فلائیٹ میں موجود اپنی سیٹ تلاش کر رہی تھی جو اُس کو مل نہیں رہی تھی اچانک اُس کی نظر علیزے اور بُراق پہ پڑی تو اُس کا ماتھا ٹھٹکا

اِن دونوں کے سیٹ نمبر ایک جگہ پہ تو نہیں آ سکتے مطلب دونوں میں سے ایک میری سیٹ پہ بیٹھا ہے۔چاہت کو ایک خیال جیسے ہی آیا دندناتی اُن دونوں تک پہنچی۔

کیا ہوا؟ بُراق کو اُس کا ایسا انداز سمجھ نہیں آیا

علیزے اُٹھو یہ میری سیٹ ہے۔چاہت بُراق کو نظر انداز کرتی علیزے سے بولی جو اُس کو ناگوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کیوں گھر سے اُٹھالائی ہو یہ سیٹ۔علیزے نے اُس کو گھورا

میں گھر سے نہیں اُٹھالائی تو تمہیں میں بھی جہیز میں نہیں ملااِس لیے میرا وقت ضائع نہ کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔چاہت نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

کہیں اور عزہ کے ساتھ بیٹھ جاؤ ہم دونوں ضروری بات کر رہے ہیں۔علیزے نے مشورہ دیا

مشورہ کا شکریہ اب اُٹھو۔چاہت نے اُس کی بات پہ کان دھرنا ضروری نہیں سمجھا جب کی بُراق سنجیدہ نظروں سے چاہت کا تپا تپا سا انداز دیکھ رہا تھا۔

فلائیٹ چلنے والی ہے بحث مت کرو اور جاؤ کیوں تماشا بنا رہی ہو۔علیزے نے آس پاس لوگوں کی نظریں خود پہ محسوس کیا تو دانت پیس کر چاہت سے کہا۔

بی بی جہاز بقول تمہارے فلائیٹ چلتی نہیں ہے فلائے کرتی ہے اتنا تو بندے کو پتا ہونا چاہیے۔چاہت نے جان بوجھ کر یہ بات زور سے کہی تو پاس والی سیٹوں سے لوگوں کی ہنسی کی آواز آئی بُراق کے چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی تھی مگر اُس نے جلدی سے اپنا چہرہ نیچے جُھکا دیا تھا مگر علیزے کی نظروں سے اُس کی مسکراہٹ پوشیدہ نہ رہی تھی زلت کے احساس سے اُس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا وہ خونخوار نظروں سے چاہت کو دیکھتی اُٹھ کھڑی

ہوئی تھی جب کی چاہت تپانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے اپنی سیٹ پہ بیٹھی جو اُس کو اتفاق سے ایک تو بُراق کے ساتھ ملی تھی دوسرا اُس کی سیٹ ونڈو والی تھی۔

بُراق تم بھی اُٹھو اور میرے ساتھ چلو۔علیزے ایک اچٹتی نظر چاہت پہ ڈال کر بولی

سوری ٹو سے مگر میری یہ سیٹ ہے اپنی انسلٹ کروانے کا مجھے کوئی شوق نہیں۔بُراق نے سہولت سے انکار کیا تو چاہت نے مسکرائٹ دبائی جب کی علیزے تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

ہائے مزے۔علیزے کے جانے کے بعد چاہت پر جوش انداز میں کہتی اپنی پرس سے ایئر پوڈ نکالنے لگی اُس نے انا سے اُس کا فون لیا تھا تا کہ وہ اپنی تصویریں بنا سکے اور اپنے خود کے فون کی اُس کو یاد نہ آئے۔

تم دونوں آپس میں اتنا جھگڑتے کیوں ہو؟ بُراق نے بات کا آغاز کیا

کیونکہ ہماری آپس میں نہیں بنتی۔چاہت نے اپنی نظریں اُس کے روشن چہرے پہ کیے جواب دیا

اور آپس میں کیوں نہیں بنتی؟ بُراق نے بلا توقف سوال کیا

آپ مجھ سے یہ سوال کس حق سے پوچھ رہے؟چاہت پوری طرح اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

کزن ہونے کی حیثیت سے۔جواب فورن سے حاضر ہوا

کزن پر سنل نہیں ہوا کرتے۔چاہت نے کندھے اُچکائے کہا

تمہیں اگر یاد ہو تو ہم بہت اچھے دوست ہوا کرتے تھے۔بُراق کو اُس کا انداز پسند نہیں آیا

جی بہت اچھے دوست تھے۔چاہت نے "تھے" لفظ پہ زور دیا تو بُراق خاموش ہوتا سر نفی میں ہلاتا سیل فون ہاتھ میں پکڑے ایک گانا سُننے لگا جس کی آواز بس وہ دونوں سُن سکتے تھے تیسرا کوئی نہیں۔چاہت اپنے کانوں میں ایئر پوڈ ڈالنے والی تھی جب بُراق کی فون میں چلتے گانے نے اُس کی توجہ کھینچی۔

www.novelsclubb.com

جادوں سا چھانے لگا

پاگل بنانے لگا

کچھ یاد آنے لگا

کچھ بھول جانے لگا

کیانہ کرے کیا کرے۔۔۔۔۔۔؟

یہ دل۔۔۔۔۔کیا کرے

اِس گانے میں ریتک ہوتانہ ہے نہ؟چاہت نے اشتیاق بھری نظروں سے بُراق کا چہرہ دیکھ کر بولی

اجے ہوتاہے۔بُراق نے کہاتوچاہت خجل سی ہوئی۔

مجھے پتاتھامیں توبس آپ کوآزمارہی تھی۔چاہت نے اپنابھرم رکھا

www.novelsclubb.com

میں سمجھ گیاتھاتبھی مزاق کیاورنہ گانے میں ریتک ہوتاہے۔بُراق نے کہاتوچاہت کامُنہ بن گیا۔

میں بھی کہوں مجھے تو یاد ہے اِس میں ریتک ہوتا ہے۔چاہت سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتی بولی تو بُراق نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

ہمم اِس میں اجے ہوتا ہے۔بُراق نے بغور اُس کے تاثرات نوٹ کیے کہا

اچھا چھوڑے یہ بتائے لڑکی کون ہوتی ہے؟چاہت نے دوسرا سوال کیا۔

رانی مکھرجی۔بُراق نے اپنا رخ اُس کی جانب کیا

میں جانتی تھی بس آپ کی یاداشت چیک کر رہی تھی۔چاہت نے فخریہ انداز میں کہا

اچھا پر گانے میں تو کاجول ہوتی ہے۔بُراق کی اِس بات پہ چاہت بھنا پڑی اِس لیے اپنا چہرہ دوسری جانب کیا مگر گانے کے ختم ہونے کے بعد تالیوں کا شور اُٹھا تو چاہت کو پھر تجسس نے آگھیرا

www.novelsclubb.com

کیا یہ گانا وہ لوگ شادی میں گاتے ہیں؟چاہت کے پوچھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لوگ اُس کے رشتیدار ہو۔جب کی اُس کے سوال پہ بُراق نے اپنا چہرہ اُس کی جانب کیا تو چاہت گڑبڑائی۔

مجھے یاد ہے میں تو بس آپ کی میمری چیک کر رہی ہوں۔چاہت کی بات پہ بُراق عش عش کر اُٹھا

نہیں شادی میں تو نہیں گاتے پیر کے گرد گھوم کر گاتے ہیں تو کبھی یہاں وہاں ٹہل کر گھومتے ہیں تو کبھی چھت پہ گانا گاتے ہیں۔ جتنی دلچسپی سے چاہت نے اُس سے سوال کیا تھا اُس سے زیادہ دلچسپ لہجے میں بُراق نے اُس کو جواب دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ دیکھو خاص تمہارے لیے میں نے قورمہ بنایا ہے چکن "بریانی" گاجر کا حلوہ بھنڈی گوشت تمہیں پسند ہے نہ وہ بھی ہے اور وائٹ چکن قورمہ الگ سے میں نے تمہارے لیے بنایا ہے۔انا عریش کو اپنے گھر لائی تو بلقیس بیگم کھانے کی ٹیبل کے پاس اُس کو لاتی مختلف لوازمات کا دیدار کروانے لگی جب کی عریش حیرت سے اپنی عینک ٹھیک کرتا کھانے سے سجی ٹیبل کو دیکھ رہا تھا انا خود حیران تھی

www.novelsclubb.com

یہ سب آپ نے اتنا سب کچھ اتنے کم وقت میں خود بنایا ہے؟ عریش کو یقین نہ آیا

امی نے نا بھی بنایا ہو گا تو کونسا ماننا ہے۔انا نے سر جھٹک کر کہا تو عریش چپ ہو گیا

افکورس ہمارے یہاں کونسا ملازمین ہے انا تمہاری ساتھ تھی باقی بچی اماں جی تو کام کے وقت ان کی نمازیں دعائیں لمبی ہو جاتی ہیں۔ بلقیس بیگم انا کو گھور کر دیکھتی عریش سے بولی اگر باتیں ہو گئی ہو تو عریش کھانا شروع کرے؟ انا اپنے لیے کرسی گھسیٹ کر کہتی بیٹھ گئی۔

ہاں ہاں کیوں نہیں آؤ بیٹھو میں اپنے ہاتھ سے تمہیں کھانا سرو کرتی ہوں۔ بلقیس بیگم سر پہ ہاتھ مار کر بولی تو عریش خاموشی سے بیٹھ گیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 18

www.novelsclubb.com

ویسے پُتر تم نے اپنے لیے کوئی کُڑی تو نہیں کی نہ پسند؟ عریش نے ابھی کھانا شروع ہی کیا تھا جب بلقیس بیگم نے مسکراہٹ چہرے پہ سجائے پوچھا

لو جی پڑ گیا پنجابی بولنے کا کیڑا۔ انا بلقیس بیگم کو دیکھ کر چپاتی کا نوالہ توڑنے لگی۔

نہیں تو۔ عریش کو اُن کا ایسا سوال پوچھنا سمجھ نہیں آیا اُس نے ایک چور نگاہ انا پہ ڈالی جو کھانے میں بُری طرح سے مگن تھی وہ بلقیس بیگم کو جواب دیتا پاس پڑی پسٹری ہاتھ میں لیے اُس کو اب بس یہاں سے اُٹھنے کی جلدی تھی۔

ہائے دل خوش کر دِتا مجھے تو لگا اپنے باپ کی طرح کوئی چڑیل ڈھونڈلی ہو گی۔ بلقیس بیگم کی بات پہ عریش کا نوالہ گلے میں اٹک سا گیا جو اُس نے ابھی پسٹری منہ میں لیے تھی اُس کو سمجھ نہیں آیا اب منہ میں توڈالی ہے اُگلے کیسے اور نِگلے کیسے۔

امی وہ ماں ہے اِس کی کچھ تو لحاظ کرے۔ انا نے عریش کی سرخ پڑتی رنگت دیکھی تو بلقیس بیگم کو ٹوکا وہ سمجھی تھی شاید عریش نے اُن کی بات کا بُرا منا لیا ہے مگر وہ الگ بات تھی عریش کو بُری طرح سے کھانسی کا دورہ پڑا تھا جس کو وہ کنٹرول میں کیے ہوئے تھا

سوری بیٹا میں نے ایویں بس مذاق کر لیا تھا۔ بلقیس بیگم اُس کے تاثرات نوٹ کرتی جلدی سے بولی جس پہ عریش نے ہاتھ کے اِشارے سے سر ہلایا پھر پانی کا گلاس ہاتھ میں لیے ایک سانس میں اپنے سینے میں انڈیل دیا تھا۔

کیا آپ نے اِس پیسٹری میں اسٹرابیری ڈالی تھی؟ عریش کی بات پہ بلقیس بیگم کے ساتھ انا بھی چونک پڑی۔

ہاں کیوں پتا نہیں میں نے بازار سے منگوائی تھی؟ بلقیس بیگم اب اپنی ساری شوخی چھوڑے فکر مند ہوئی جب کی اُس کے جواب پہ عریش اُن کو دیکھتا رہ گیا۔

عریش تمہارا چہرہ کیوں اتنا لال ہو گیا ہے؟ انا کو پریشانی نے آگھیرا

واشروم کہاں ہیں؟ عریش اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا سنجیدہ ہوا

میں لے چلتی ہوں۔ انا نے اُٹھ کر اُس کو اپنے ساتھ آنے کا اِشارہ کیا۔

شکریہ۔ عریش اتنا کہتا واشروم جانے والا تھا جب انا بول پڑی

کیا تمہیں اسٹرابیری سے الرجی ہے؟

www.novelsclubb.com

ہاں۔ عریش جواب دیتا واشروم میں داخل ہوتا دروازہ بند کر گیا جب کی انا کو شرمندگی کا احساس ہوا۔

عریش واش بیسن کے پاس کھڑا ہوتا عینک اُتار کر اپنا چہرہ دیکھنے لگا۔ کشادہ پیشانی جہاں ہلکی ہلکی پسینے کی بوندیں آ گئی تھی جب کی بھوری آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گئی تھی سفید رنگت میں سرخی ڈور گئی تھی۔ عریش نے بے اختیار اپنے ہونٹ بھینچے پھر سر جھٹکتا چہرے پہ پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوری امی کو پتا نہیں تھا اور تم نے بھی کبھی بتایا نہیں تھا ورنہ ایسا نہ ہوتا۔ عریش لاؤنج میں آیا تو انا معذرت خواہ لہجے میں بولی

کوئی بات نہیں غلطی میری تھی مجھے پوچھ کر کھانا چاہیے تھا۔ عریش نارمل لہجے میں بولا

ویسے چاہت کو بھی اسٹرابیری سے الرجی ہے۔ انا نے کہا

www.novelsclubb.com

اچھا میں اب چلتا ہوں مجھے کلنک جانا پڑے گا۔ عریش نے کہا تو انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

فلائیٹ ٹیک آف ہونے کے بعد اُن سب نے کیب منگوائی اور اُس پہ سوار ہوتے اپنی مطلوبہ جگہ پہ آ پہنچے جہاں اُن کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا تھا۔

بُراق صوفے پہ بیٹھ کر اپنا سر ٹیکائے ابھی آنکھیں موندیں لیٹا ہی تھا جب علیزے اُس کے ساتھ بیٹھنے لگی مگر اُس سے پہلے چاہت اُن دونوں کے درمیان بیٹھ گئ۔

تجھ کو لگاؤں گی میں کھینچ کے

گوا والی بیچ پہ

بے بی آنکھیں میچ کے

ٹھنڈی ٹھنڈی بیئر پیئے گے

دونوں فوٹو کھینچ کے۔

www.novelsclubb.com

چاہت تپانے والے تاثرات چہرے پہ سجائے علیزے کو دیکھ کر گانا گُنگُنانے لگی جس پہ بُراق چونک کر اپنی آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھنے لگا جس نے آج قسم اُٹھائی تھی علیزے کو زچ کرنا ہے۔

تمہیں چین نہیں ہے کے یہاں کیوں بیٹھی ہو۔علیزے نے تند نظروں سے اُس کو گھور کر کہا

چین نہیں ہے تبھی تو یہاں بیٹھی ہوں۔چاہت آنکھیں پٹپٹا کر کہتی معصومیت کے سارے رکارڈ توڑ گئی۔

یہاں بہت سارے مہمان ہیں کیوں تماشا بنوا رہی ہو اُٹھو یہاں سے مجھے بُراق سے بات کرنی ہے کیوں رنگ میں بھنگ ڈال رہی ہو۔علیزے نے دھیمی مگر سخت لہجے میں اُس سے کہا

www.novelsclubb.com

تم یہاں کھڑی ہو کر بھی بات کر سکتی ہوں چپکنے کی کیا ضرورت۔چاہت نے مزے سے کہا

چپک میں نہیں تم رہی ہو۔علیزے نے گھور کر کہا

آنکھوں کا علاج کرواؤ دیکھو پورے ایک فُٹ دور بیٹھی ہوں۔چاہت طنزیہ بھرے لہجے میں کہا

بُراق تم اِسے کچھ کہتے کیوں نہیں۔علیزے نے خاموش بیٹھے بُراق کو بیچ میں گھسیٹا

میں کیا کہوں؟ بُراق نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولا

اتنے بیبے بچے بننے کی ضرورت نہیں چاہت سے کہو یہاں سے اُٹھے مجھے بات کرنی ہے تم سے یا یہ یہاں سے اُٹھے یا تم میرے ساتھ چلو۔علیزے نے جیسے حکم دیا۔

مجھ سے اِس ٹون میں دوبارہ بات مت کرنا۔بُراق نے اُس کو ٹوکا تو چاہت ہنسی

یہ مجھے اُٹھنے کے لیے کیوں کہے گے اِن کو یہ صوفہ کونسا جہیز میں ملا ہے۔چاہت نے اپنا بولنا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

بُراق او کے آئم سوری میں ایسے بات نہیں کروں گی پر پلیز تم میرے ساتھ چلو کل کے فنکشن کے لیے بہت چیزیں تمہارے ساتھ ڈسکس کرنی ہے۔علیزے بُراق کا ہاتھ پکڑنے والی تھی جب اُس سے پہلے چاہت نے بُراق کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

گھڑی تو بہت خوبصورت ہے ایکسپینسو بھی لگ رہی ہے کتنے کی لی ہے۔چاہت مگن انداز میں بُراق کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی اُس کا جائزہ لینے لگی تو اُس کی جرئت پہ بُراق حیران سا اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جس نے پہلی بار ایسی حرکت کی تھی مگر علیزے کے جسم میں تو آگ کا شعلہ بھڑکنے لگا تھا۔

بہت ایکسپینسو ہے قیمت بتاؤں گا تو ہوش اُڑ جائینگے۔بُراق اُس کے ہاتھ سے اپنا چھڑوا کر بولا تو چاہت کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج مناہل کی سالگرہ تھی جس میں اُن سب کے کلاس فیلوز نے اُس کو سرپرائز دینے کا سوچا تھا آج اُن کی کوئی کلاس نہیں تھی اِس لیے پورا کلاس اب بس مناہل کا منتظر تھا سامنے بورڈ پہ مارکر کے ساتھ بہت خوبصورت رائیٹنگ سے ہیپی برتھ ڈے مناہل لکھا ہوا تھا انا اور دانیال نے اُس کے لیے الگ سا تحفہ لے رکھا تھا مگر اُن سب سے لاتعلق عریش کیفے میں موجود تھا یونی میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں وہ اِن سب سے جان کر انجان تھا۔

آج دیر کر دی آنے میں۔وہ یونی میں داخل ہوئی تو انا مناہل سے مل کر بولی

میرا تو آج آنے کا کوئی موڈ نہیں تھا یو نو وائے بکاز ٹوڈے از مائے برتھ ڈے۔ مناہل اپنی آنکھوں سے گاگلز اُتار کر بولی

وہ تو ہمیں پتا ہے تبھی تمہارے لیے ہم نے سرپرائز پلین کیا ہے کلاس میں چلو۔ دانیال کو اُس کا انداز تو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا مگر درمیان میں موجود دوستی کے لحاظ سے مروت نبھائی۔

اور یئلی دین لیٹس گو۔ مناہل پرجوش آواز میں بولی

تم دونوں جاؤ میں عریش کو لیکر آتی ہوں وہ کیفے یا لائبریری میں ہو گا۔ انا کو اچانک خیال آیا تو دونوں سے بولی۔

تمہیں اتنی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں اُس کو اِن فضولیات میں پڑنے کا شوق نہیں ہوتا۔ دانیال کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا۔

تم میری سالگرہ کو فضولیات کا نام دے رہے ہو؟ مناہل تو تپ اُٹھی۔

میری اتنی مجال۔ دانیال نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

مچھر دانی کو چھوڑو اور کلاس میں چلو آل اسٹوڈینٹس آر ویٹنگ فار یو۔انا سر جھٹک کر بولی۔

آل کلاس فیلوز بولو آل اسٹوڈنٹس اتنے ویلے نہیں۔دانیال نے اُس کو جُملا درست کیا تو انا نے دانت کچکچائے۔

Happy birthday to you

Happy birthday to you

Happy birthday dear Minahil

مناہل جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی تو اُس کے کلاس فیلوز اور دوستیں اُس کی جانب پھولوں کا گُلدستہ بڑھائے بولے تو اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

Thanks to all

مناہل اُن کے ہاتھ سے پھول اور تحائف بڑھاتے ہوئے بولی۔

دس از فار یو۔ٹونی کیک کی جانب اِشارہ کیے اُس سے بولا

تھینکس اگین مجھے لگا تھا تمہیں یاد نہیں ہو گا۔ مناہل نے مسکرا کر کہا

کیک کٹ کرو اُس کے بعد کارڈز ریڈ کرینگے۔انانے پر جوش آواز میں کہا

یاشیور۔ مناہل ہاتھوں میں پکڑی چیزوں کو ایک طرح کیے کیک کی جانب آئی۔

کیک کٹنے کے بعد انانے سارے کارڈز مناہل کی جانب کیے مناہل اُس کے ہاتھوں سے کارڈز لیتی اُن کو دیکھ رہی تھی جب ایک کارڈ پہ نظر پڑتے ہی اُس کو حیرت ہوئی جس میں لکھا تھا

For my beautiful lady manahil

From Areesh

فرام مائے بیوٹیفل مناہل پڑھ کر اُس کو شدید تاؤ آیا تھا وہ ہر ایک کارڈ کو نظر انداز کرتی اُس کو کارڈ کو ہاتھ میں دبوچ کر کھول کر تیز آواز میں پڑھنے لگی تو پوری کلاس میں سکوت چھا گیا۔

To my darling lady princess Minahil.....I love you very much

مناہل نے ابھی اتنا پڑھا تھا جب پوری کلاس ہوٹنگ کرنے لگی۔انانا سمجھی سے دانیال کو دیکھنے لگی جس کی نظریں مناہل کے ہاتھ میں موجود کارڈ کی فرنٹ سائیڈ پہ لکھے گئے۔

For my beautiful lady manahil

From Areesh

پہ جمی ہوئی تھی۔مناہل اِن سب کی آوازوں کو نظر انداز کیے پڑھنے لگی۔

Health shall always be with you and joy shall always be with the people you are around....God bless you my love

مناہل دانت پہ دانت جمائے پڑھتی کارڈ پہ لگی چٹ پڑھنے لگی۔پڑھ وہ رہی تھی چہرے کی ہوائیاں دانیال کی اُڑتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

Every day with you is Special, but today is extra special because it's your day,my

Sweetheart,with my all love and kisses,just for you

Happy birthday Minahil be mine

ویئر از عریش؟ مناہل کارڈ اور پھول ہاتھ میں لیتی اُن سب کو دیکھ کر بولی۔

کیفے میں پر کیوں کیا ہوا؟ ایک کلاس فیلو نے کہا

اُس بلیڈی کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے گھٹیاں پوئٹس دینے کی اور مینشن کرنے کی۔ مناہل غصے سے دھاڑی

عریش ایسا نہیں اور تم اُس کے لیے ایسی لینگویج یوز نہ کرو ہی از ویری نائیس گائے۔ انا نے فورن سے کہا اُس کو مناہل کا عریش کے لیے ایسے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا" بھلا عریش کی شخصیت سے کون واقف نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسا ہے یا نہیں اُس کو تو میں بتاؤں گی۔ مناہل ناگواری سے اتنا کہتی کلاس سے باہر جانے لگی باقی سب بھی اُس کے پیچھے گئے۔ دانیال نے نیچے گری چٹ ہاتھ میں لکھی جس میں مارکر سے لکھا گیا پھر اُس کی نظر دوسری کارڈز پہ پڑی جو پرنٹ شدہ تھے۔

How dare you?

یہ سب دے کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟

Tell me otherwise I will kill you

مناہل کیفے میں آتی عریش کے سر پہ نازل ہوتی پھول اور کارڈز اُس کے منہ پہ مارے تو عریش جو اسائمنٹ کے لیے ضروری پوائنٹس نوٹ کر رہا تھا نا سمجھی سے اُسے اور باقی سب کو دیکھنے لگا جن کی نگاہوں کا مرکز وہ بن گیا تھا۔

I didn't get you,

عریش چیئر سے اُٹھتا نا سمجھی سے اُس کا لال بھبھو چہرہ اور نیچے گرے کارڈ اور پھولوں کو دیکھ کر اپنی عینک ٹھیک کیے اُس سے بولا

Oh really?you didn't

مناہل تالیاں بجاتی طنزیہ لہجے میں اُس سے بولی

جی آپ کیا بول رہی ہیں میں واقع نہیں سمجھا۔ عریش کو خود پہ سب کی تسمخرانہ نظریں اچھی طرح سے محسوس ہو رہی تھی مگر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا مناہل کیا بات کرنے آئی ہے۔

یہ کارڈز دے کر تمہیں کیا لگا میں عام لڑکیوں کی طرح پھسل جاؤں گی ہو کیا تم؟ پہچان کیا ہے تمہاری؟ اوقات کیا ہے تمہاری جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟

مناہل۔۔انا نے اُس کو جھڑکا

Let her speak,

عریش بے تاثر لہجے میں انا سے کہتا مناہل کو دیکھنے لگا۔

مناہل اسفندیار ہوں میں تمہارے جیسے کی آئے اور کئی گئے مگر میرا معیار ایسا نہیں جہاں تم پورے آجاؤ تم ایک احساس کمتری کا شکار ہو جس کو نظریں اُٹھا کر بات کرنا تک نہیں آتا کہاں تم ہو اور کہاں میں تم سے پیار کرنا تو دور کی بات ہے تمہیں میں وقت گزاری کے لیے بھی اپنے پاس رکھنے کا نہ سوچو۔ مناہل کا لہجہ حد درجہ مغروریت اور تکبر سے بھرپور تھا۔ آس پاس کھڑے کچھ اسٹوڈنٹس عریش کو ترس اور ہمدردی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے تو کچھ طنزیہ مذاق سے بھرپور نظروں سے اُس کو سر تا پیر دیکھ رہے تھے جس کی

شخصیت میں کوئی لچک نہیں تھی مضبوط جسامت کا پر کشش مرد تھا اگر وہ چاہتا تو ایک ہی پل میں مناہل کی بولتی بند کروا سکتا تھا پر جانے کیوں وہ خاموش تھا ایک لفظ تک نہیں بولا تھا اور سب کو کمتر کیوں لگ رہا تھا شاید اِس لیے کے اُس میں واقع اعتماد کی کمی تھی۔

آپ کو کوئی غلطفہمی ہوئی ہے میں نے ایس

چٹاخ۔

عریش اپنی صفائی میں کچھ کہنے والا تھا جب مناہل نے اُس کے چہرے پہ تھپڑ رسید کیا۔اُس کی عینک نیچے گر کر ٹوٹ پڑی تھی۔

مناہل تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟انا اُس کی حرکت پہ بول پڑی۔

عریش نے بے ساختہ اپنے ہونٹوں کو بھینچا تھا ضبط کی شدت سے اُس کی سفید رنگت میں سرخی چھا گئی تھی آنکھوں میں الگ سے سرخ پن ڈور گیا تھا۔وہ سپاٹ نظروں سے مناہل اور باقی سب پہ نظر ڈالتا کیفے سے باہر نکلتا چلا گیا تھا سب کی طنزیہ نظریں طنزیہ ہنسی اُس کے دماغ میں کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔اُس کو جاتا دیکھ کر ٹونی بھی اُس کے پیچھے گیا تھا جس کا کسی نے نوٹس نہیں لیا تھا۔

کمینا بھاگ گیا ابھی رُکتا تو میں اُس کو بتاتی۔ مناہل بڑبڑانے لگی۔انا نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

آج تم نے ہر حد

چٹاخ

چٹاخ

انا تاسف سے مناہل کو دیکھ کر کچھ کہنے والی تھی جب اچانک سے دانیال کہاں سے آتا در پہ در مناہل کے چہرہ پہ تھپڑ رسید کرنے لگا۔انا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ۔

یو

شٹ اپ جسٹ اپ مناہل اسفند یار تم کیا ہو یہ بات میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں تم ایک انتہا بد تمیز بد لحاظ گھمنڈی اور امیر ماں باپ کی انتہائی بگڑی ہوئی بیٹی ہوں جس کو سوائے اپنے کسی اور کی پرواہ نہیں ہوتی۔ مناہل غصے سے جواب میں دانیال کو تھپڑ مارنے والی تھی جب دانیال نے اُس کا ہاتھ بیچ میں روک کر سختی سے مڑوڑا تھا۔

ہاتھ چھوڑو میرا جھنگلی انسان۔ مناہل کو شدید قسم کی تکلیف کا احساس ہوا تھا جس سے وہ اُس کی کوئی بات ٹھیک سے سمجھ نہیں پائی تھی کیفے میں ایک عجیب سا تماشا کھڑا ہو گیا تھا۔

لو چھوڑ دیا تمہیں چھو کر مجھے اپنے ہاتھ ناپاک نہیں کرنے اور ہاں ایک بات عریش کی اوقات کا بعد میں سوچنا پہلے کبھی آئینے میں اپنا عکس دیکھنا عریش کے پیر کی جوتی تو کیا اُس کی جوتی کی دھول کے برابر بھی نہیں۔ دانیال اُس کے ہاتھ کو جھٹکا دے کر چھوڑ کر بولا تو مناہل گرتے گرتے بچی۔

تم حد سے بڑھ رہے ہو۔ مناہل چیخی۔

حدیں تو تم پار کر چکی ہوں ایک کارڈ دیکھ کر پاگل ہو گئی جب کی وہ رائٹنگ عریش کی تھی ہی نہیں کسی نے تمہارے ساتھ شرارت کی تھی اور تم آ گئی چینگیز خان بن کر عریش کی انسلٹ کرنے ارے ایک بار یہ تو سوچتی ایسے بھی کیا تم میں سُرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں جو وہ تم جیسی بد تمیز کے لیے ایسے کارڈز لکھے گا پورا یونی جانتا ہے عریش کو اُس نے کبھی کسی سے زیادہ بات تک نہیں کی اور تم ویسے تو ہر ویک اُس کے دیئے ہوئے اسائمنٹ اپنے نام سے پریزینٹ کرتی تھی اہم پوائنٹس وہ تمہیں نوٹ کرواتا تھا تو کیا تمہیں اُس کی لکھائی یاد

نہیں۔دانیال اپنی پہ آیا تھا عریش کی انسلٹ کا بدلا تو سود سمیت لیا مگر اُس کو بھی کہیں کا نہیں چھوڑا جو لوگ پہلے عریش کو طنزیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے اب اُن کا نشانہ "مناہل" تھی جس کا چہرہ زلت کے احساس سے دمک رہا تھا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ دانیال کو شوٹ کر دیتی تھی جب کی دانیال خود اُس کو قبر میں پہچانا چاہتا تھا۔اُن سب سے الگ انا حیرت سے پہلی بات دانیال کا ایسا روپ دیکھ رہی تھی جو اُس کے لیے نیا تھا۔

گیٹ لاسٹ۔مناہل اُس کے سینے پہ تھپڑ رسید کرتی سیخ پا ہوئی

تمہارے باپ کی جاگیر نہیں یہ اور میں کوئی عریش نہیں جس تمہارا سائیکو جیسا رویہ برداشت کروں گا دانیال قدوس نام ہے میرا ہر ایک کو اُس کی اوقات یاد کروانا اچھے سے آتا ہے۔دانیال اُس کو خود سے دور کرتا اپنی شرٹ جھاڑ کر طنزیہ لہجے میں بولا تو مناہل نے غصے۔سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

واہ آج تو محترمہ کے رِنگ ڈھنگ بدل گئے ہیں۔عزہ نے چاہت کو تیار ہوتا آتا دیکھا تو شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جو وائٹ گول گلے والی میکسی میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اصل رنگ ڈھنگ تو تمہاری بہن کے بدلنے والے ہیں بس ویٹ اینڈ واچ۔چاہت اپنے کُھلے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پُراسرار لہجے میں بولی

کیا کر دیا تم نے آپی کے ساتھ؟عزہ نے مشکوک نظروں سے اُس کو گھورا

ویٹ اینڈ واچ۔چاہت ایک ساتھ سے اپنی میکسی پکڑے دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اُس کو اِشارہ کرتی جانے والی تھی جب عزہ نے اُس کا بازوں پکڑا

چاہت مجھے گُھماؤمت۔عزہ نے اُس کو ٹوکا

میں نے اُس کے ساتھ کچھ نہیں کیا قسم تمہارے لونگ ہیئرز کی۔چاہت معصوم شکل بنائے بولی

چاہت اگر میرا ایک بھی بال گرا نہ تو میں نے تمہیں گنجا کر دینا ہے۔عزہ نے اُس کو اپنے اِرادوں سے آگاہ کیا تبھی ایک بچہ چاہت کے پاس آیا

چاہت باجی یہ آپ کا فون اُس فون پہ پڑا بج رہا تھا۔بچے نے ایک سیل فون اُس کے سامنے کیے بتایا

تمہاری چاہت باجی بہت غریب ہے ایسا سمارٹ فون افورڈ نہیں کر سکتی۔ عزہ نے بھگو کر تیر مارا۔

ایویں افورڈ نہیں کر سکتی یہ میری دوست انا کا فون ہے اگر گم ہو جاتا تو اُس نے مجھے گم کر دینا تھا۔ چاہت بچے کے ہاتھ سے فون لیتی اُس کو گھور کر بولی

کس کا فون ہے ہے۔ عزہ نے اُس کو موبائل اسکرین کو گھورتا پایا تو پوچھا

شیلا کی جوانی کالنگ لکھا آرہا ہے۔ چاہت انگلی دانتوں تلے دبائے بولی

قطرینا کیف تمہیں کال کی ہے لگتا ہے ویلی ہے اب۔ عزہ ہنسی دبائے بولی

قطرینا کیف کے ستر سالہ پُرانہ ایکسپائر ورزن کی کال ہے مطلب انا کی دادی کا۔ چاہت اُس کو بتاتی سائیڈ پہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو انا ہو؟ چاہت کال ریسیو کیے اُس سے بولی۔

ہاں میں ہوں۔ دوسری طرف سے آہستہ آواز میں بتایا گیا

تمہاری آواز اتنی سلو موشن میں کیوں ہے کیا بیٹری ڈاؤن ہے؟ چاہت نے تکہ لگایا

آج مناہل کا برتھ ڈے تھا۔انا نے ابھی اتنا کہا تھا جب چاہت بول پڑی

Happy birthday Minahil in letting

یہ لیٹنگ کیا ہوتا ہے؟انا کو سمجھ نہیں آیا

رات کے بارہ بجنے سے پہلے جو برتھ ڈے وش کیا جاتا ہے اُس کو ہیپی برتھ ڈے اِن ایڈوانس کیا جاتا ہے اُس حساب سے اب دیر ہو گئ ہے تو ہیپی برتھ ڈے ان لیٹنگ۔چاہت نے مزے سے اپنا فلسفہ جھاڑا تو انا نے گہری سانس خارج کی۔

آج یونی میں بہت بڑا تماشا ہوا عریش

عریش کیا ہوا اُس کو؟چاہت اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر پریشانی سے بولی۔

یونی میں کسی کے ساتھ بھی مزاق کرنا عام سی بات ہے ٹھیک اُس طرح آج مناہل کی سالگرہ پہ کسی نے اُس مزاق کیا عریش کی طرف سے اُس کو رومانٹک پوئٹس اور آئے لو یو لکھ کر جس پہ مناہل نے عریش کی سب کے سامنے بہت بے عزتی کی عریش کو تھپڑ تک دے مارا جب کی وہ سرے سے ہر بات سے انجان تھ

مناہل ہوتی کون ہے عریش پہ ہاتھ اُٹھانے والی؟اگر عریش نے ایسا کیا بھی تواُس کو تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھااور کیا مطلب سب کے سامنے کسی نے اُس کو روکا کیوں نہیں عریش نے کچھ نہیں کہاوہ مرد ہے بنا کسی قصور کے کوئی بھی لڑکی اُٹھ کر اُس کو تھپڑ مار دیتی ہے اور وہ چپ رہتا ہے کیوں؟عریش کے کردار سے کون نہیں جانتا کسی لڑکی کو آنکھ اُٹھا کر تو وہ دیکھتا نہیں اور یہ مناہل خود کو سمجھتی کیا ہے جب دیکھو ہر ایک کو نیچہ دیکھانے کے در پہ ہوتی ہے اگر اُس کو اپنے باپ کے پیسو پہ غرور ہے تو عریش کا باپ اُس سے زیادہ امیر ہے کھڑے کھڑے اُس کے باپ کو فرش سے عرش تک پہچا سکتا ہے اور اگر اُس کو اپنی ظاہری خوبصورتی کا گھمنڈ ہے تو کبھی خود کو اچھے سے آئینے میں دیکھے عریش کے پیر کے ناخن کے برابر تک نہیں اگر وہ کسی کو کچھ کہتا نہیں اُس کا یہ مطلب نہیں کے کوئی بھی اُٹھ کر اُس کو کچھ بھی کہتا جائے اور عریش سے تو میں پوچھوں گی وہ کیوں اپنی زبان کو ہر وقت تالوں سے چپکائے لگتا ہے اور مناہل کی بھی ایسی کی تیسی کروں گی کے یاد رکھے گی۔چاہت انا کی آدھی بات سن کر بولنے پہ آئی تو سانس لینا تک بھول گئی دوسری طرف انا بس خاموشی سے اُس کو سُنتی رہی۔

مناہل کی فکر نہیں کرو تم دانیال نے اُس ایسی کی تیسی سے زیادہ بہت کچھ کر دیا ہے اگر غیرت نام کی اُس میں کوئی چیز ہو گی تو ایک ہفتے تک اپنے کمرے سے باہر نہیں آئے گی اور عریش سے معافی بھی مانگے گی۔انا نے دانیال کا انداز نوٹ کیے جھر جھری لیکر بولی

بڑی عزت سے دانیال کا ذکر کیا جا رہا ہے۔انا نے آج مچھر دانی کے بجائے دانیال کہا تو چاہت نے ٹونٹ مار کر کہا

اُس کو دو تھپڑ مارے مناہل کے چہرے پہ۔انا اُس کی بات نظر انداز کیے بولی تو اُس کو تاسف نے آگھیرا

مناہل نے جو کیا سو کیا مگر دانیال کو تھپڑ مارنا نہیں چاہیے تھا مرد عورت پہ اُٹھائے تو یہ ایک جاہلت ہے دانیال ایک پڑھا لکھا میچیور انسان ہے مجھے اُس سے ایسے کسی عمل کی توقع نہیں تھی مناہل اور دانیال اِن دونوں نے اخلاقیات سے گری ہوئی حرکت کی ہے۔چاہت سنجیدہ ہوئی۔

مجھے نہیں لگتا چاہت دانیال نے جو کیا وہ غلط تھا بلکہ ایکدم ٹھیک کیا مانا کے مرد کو عورت پہ ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیے اخلاقیات سے دور گری ہوئی حرکت ہے مگر اگر عورت مناہل جیسی

ہو تو کسی کا بھی ہاتھ بے اختیار ہو سکتا ہے مناہل لڑکی ذات ہے اُس کو ہر ایک قدم پھونک پھونک کر اُٹھانا چاہیے آج تو عریش تھا اگر اُس کے بجائے کوئی اور لڑکا ہوتا وہ اُس کی بے عزتی کرتی تو لینے کے دینے پڑ جاتے کوئی مرد اپنے سامنے عورت کی تیز آواز برداشت نہیں کرتا تو تھپڑ برداشت کرنا تو بہت دور کی بات ہے دانیال نے جو تھپڑ مارے وہ اگر بچپن میں اُس کے والدین نے مارے ہوتے تو آج نوبت یہاں تک نہ آتی وہ اتنی مغرور اور خود سر نہ ہوتی تم نہیں تھی چاہت یونی میں مگر میں نے عریش کی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی وہ احساس کمتری کا شکار نہیں ہے وہ بس لوگوں سے زیادہ میل جول نہیں کرتا اُس کو نہیں پسند کوئی اُس کی زندگی میں دخل اندازی کرے وہ خود سے خود تک رہنے والا اور ہمارا معاشرہ جانے کیوں ایسے لوگوں کو یا تو مغرور کہتا ہے یا احساس کمتری کا شکار سمجھتا ہے۔انا سنجیدہ لہجہ اختیار کیے بولی

www.novelsclubb.com

ایک منٹ میں کرسی پہ بیٹھو تم دانیال کی طرفداری کر رہی ہو یہ بات کسی کتاب میں سنہرے الفاظوں میں لکھ جانے کے قابل ہے میں اِس سے پہلے میں گر جاوں کرسی پہ بیٹھو پھر تم کہو۔چاہت جلدی سے اپنے لیے کرسی گھسیٹ کر اُس پہ بیٹھ کر بولی

میں کسی کی طرفداری نہیں کر رہی جو اصل بات ہے بس وہ بیان کر رہی ہوں تمہیں پتا ہے میری اور دانیال کی لڑائی سالوں پُرانی ہے جو ہم نے اپنے بڑوں سے سکھ کر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے لگے میں اُس کو بہت کچھ سُنا دیتی ہوں جواب میں وہ باتیں واپس لوٹا دیتا ہے مگر جو آج میں نے اُس کا روپ دیکھا ہے کوئی ایسا پل میری آنکھوں میں نہ لہرایا جس میں اُس نے مجھے کوئی غلط بات کی ہو مجھے تھپڑ مارا ہو کچھ بھی نہیں کیا پر اگر آج جو مناہل نے عریش کے ساتھ کیا وہ اگر میں یا تم کرتی تو یقیناً اُس کا ری ایکشن یہ ہوتا ہے عریش اُس کا فرسٹ کزن ہے اور مجھے آج احساس ہوا وہ اپنے کزن کے لیے بہت پوزیسیو ہے اُس سے بہت پیار کرتا ہے دانیال جیسا خود کو لاپرواہ ظاہر کرتا ہے وہ ایسا نہیں ہے اُس کو اپنے ساتھ جڑے رشتوں کی اُس کو قدر ہے اور ایسے لوگ کم ہوتے ہیں اِس دُنیا میں۔انا نے ٹھیرے ہوئے لہجے میں کہا جب کی دوسری طرف چاہت کو اپنے کانوں کی سماعت پہ یقین نہیں آرہا تھا وہ بار بار اپنے کانوں میں انگلی ٹھوس کر اُس کو صاف کر رہی تھی کہاں انا دانیال کی بُرائی میں زمیں آسمان ایک کر جاتی تھی اور کہاں آج وہ اُس کی تعریف کے پُل باندھ رہی تھی۔

مانو یا نہ مانو محبت نے تمہارے دل پہ دستک دی ہے چنگاڑی بھڑک اُٹھی ہے اب بس دھواں اُٹھنے کی دیر ہے۔چاہت سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تو انا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فون کے اندر گھس کر چاہت کا حشر نشر کر دیتی۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 19

چاہت میں یہاں تم سے ضروری بات کرنے کے لیے دادو کا موبائل لیکر کال کی ہے اور ایک تم ہو جو بونگیاں مارنے سے فرصت نہیں۔انا نے جھنجھلا کر کہا

بونگیاں چاہت آفندی نہیں مارتی وہ تو بس اندھیرے میں تیر پھینکتی جو ٹھیک نشانے پہ لگتا ہے۔چاہت فخریہ انداز میں بولی

میں عریش کے لیے پریشان ہوں اُس کا سیل آف آرہا ہے۔انا نے اُس کی بات نظر انداز کرنا ضروری سمجھا۔

مناہل نے بہت غلط کیا اگر میں ہوتی نہ آج تو یہاں تک نوبت ہر گز نہ آتی اُس کو بس اپنے اکلوتے ہونے کا گھمنڈ ہے ماں باپ کے پیار نے اُس کو بگاڑا ہے۔چاہت کو نئے سرے سے غصہ آیا

اکلوتے ہونے کا گھمنڈ؟اناطنزیہ ہنسی

چاہت میں بھی اپنے والدین کی اکلوتی ہوں انفیکٹ ہمارا پورا گروپ ہی عریش دانیال تم اور میں مناہل جو آج ہے اُس کا قصور صرف اُس کے والدین کا ہے جنہوں نے اُس کو ایکسٹرا پیار دے کر مغرور بنا دیا ہے۔اناسر جھٹک کر بولی

کونسے ماں باپ چاہتے ہیں کے اُن کی اولاد ایسی نافرمان اور مغرور بنے۔چاہت نے گہری سانس لی

والدین اچھا سوچتے ہیں مگر جب وہ وقت کے رہتے اپنے بچوں کو صحیح غلط کا مطلب نہیں سمجھاتے تو بعد میں پچھتاوے کا شکار ہوتے ہیں پیار کے ساتھ ساتھ ڈانٹ ڈپٹ بھی ضروری ہوتی ہے۔اناسنجیدگی سے بولی

اچھا تم اپنے بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ دینا ابھی میں چلتی ہوں یہاں فلم سٹارٹ ہونے والی ہے۔چاہت نے اتنا کہہ کر جلدی سے کال کٹ کر گئ۔پیچھے انا بس ہیلو ہیلو کرتی رہ گئ۔

علیزے جانی ویئر آر یو؟آئے مس یو بیڈلی۔چاہت فون ہاتھ میں لیتی آس پاس نظریں گُھما کر علیزے کو تلاش کرنے لگی وہ آج علیزے سے سارے بدلے ایک ساتھ بے باک کرنا چاہتی تھی

○ ○

آپی آپ ابھ

عزہ علیزے کے کمرے میں آتی کچھ کہنے والی تھی جب علیزے پہ نظر پڑتے ہی اُس کے باقی کے الفاظ میں ہی رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

علیزے بلیک سلیولیس گاؤن میں ملبوس فل میک کے ساتھ اچھی خاصی لگ رہی تھی مگر اُس کے بال جن کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جس اُس کو بجلی کا کرنٹ لگا ہوا۔عزہ پہلے تو حیرت

سے اُس کے بالوں کا نقشہ دیکھتی رہی پھر جو اُس کو ہنسی کا دورا پڑا تو وہ ختم ہونے کا نام ہی لینا بھول گیا۔

اومائے گوڈ ہاہاہاہا۔ عزہ کا ہنس ہنس کر پیٹ میں درد ہو گیا تھا جب کی علیزے خونخوار نظروں سے اُس کو تاڑ رہی تھی۔

یہ سب نے تم نے کیا ہے نہ ؟علیزے اُس کا بازوں دبوچ کر بولی

کیا میں نے ؟عزہ کا قہقہہ یکدم بند ہوا

ہاں تم نے ہیئر ڈرائیر تم لیکر گئی تھی نہ میرا پھر کیا کر دیا اُس کے ساتھ تم نے جو میرے بال ایسے بن گئے۔ علیزے دانت پہ دانت جمائے بولی تو عزہ کو وہ کسی چڑیل سے کم نہ لگی۔

"اصل رنگ ڈھنگ تو تمہاری بہن کے بدلنے والے ہیں بس ویٹ اینڈ واچ'

www.novelsclubb.com

عزہ کے کانوں میں چاہت کا جُملا گونجا تو بے اختیار اُس نے لب دانتوں تلے دبائے اپنی امڈنے والی ہنسی کا گلا گھونٹا

قسم آپ کے کرنٹ شدہ بالوں کی جو میں نے آپ کے ہیئر ڈرائیر کو کچھ بھی کیا ہو تو۔ عزہ معصوم شکل بنائے بولی تبھی وہاں چاہت کی اینٹری ہوئی

اور جگہ لگتا ہے کم پڑ گئی تھی جو چڑیوں نے اپنا گھونسلہ تمہارے سر پہ بنا دیا گیا۔ہاہاہاہا۔چاہت علیزے کو دیکھ کر کہتی اپنی بات کے اختتام پہ ہنسنے لگی تو عزہ کا ہنسا بھی نکل گیا۔

چاہت تمہاری یہ حرکت تم پہ بہت بھاری پڑے گی۔

You will pay heavily for it.

علیزے شعلہ برساتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

اچھا کتنے کلو میٹر؟ چاہت مصنوعی ڈرنے کی اداکاری کرتی بولی

www.novelsclubb.com

تم نے جان بوجھ کر کیا تاکہ میں فنکشن اٹینڈ نہ کر پاؤں تم جلتی ہوں کے کہی میں اور بُراق کپل ڈانس نہ کر لے۔علیزے غصے سے پاگل ہوئی۔

تم اٹینڈ کرو نہ فنکشن کتنی پیاری لگ تو رہی ہو ایسا لگ رہا ہے جیسے نیہا ککر بھارت چھوڑ کر یہاں پاکستان کے شہر کراچی میں آئی ہے۔چاہت پر سکون لہجے میں کہہ کر اُس کو مشورے سے نوازہ۔

نیہا ککر کہاں ایسا لگ رہا ہے جیسے بجلی کے شدید قسم کا شکار ہوئی ہے علیزے آپی۔عزہ نے بھرپور طریقے سے چاہت کا ساتھ دیا

اچھا میں کپل ڈانس کے لیے بُراق کو بلاتی ہوں ایسا نہ ہو اسٹیج پہ ان کے بالوں میں آیا زلزلہ دیکھ کر اپنا دل نہ پکڑ لے اچھا ہے ابھی سے دیکھ لے۔چاہت اتنا کہتی باہر جانے لگی جب علیزے نے اُن دونوں کو کمرے سے باہر ہ نکال کر دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کیا۔

بال اسٹریٹ بھی کروں گی نہ تو ہمارا وہ خراب ہو جائے تو پلیز یہ ظلم مت کرنا۔چاہت نے مزید آگ لگائی تو عزہ نے اُس کو اپنی جانب کھینچا

تم نے ہیئر ڈرائیر میں ایسا کیا کر دیا تھا جو اُن کے بال ایسے بن گئے تھے اور تم نے تو میرے بالوں کی قسم بھی کھائی تھی۔عزہ بات کرتے کرتے اُس کو گھورنے لگی۔

ہاں تو میں نے کہا تھا اُس کے ساتھ کچھ نہیں کیا یہ تھوڑی کہا تھا کے تمہارے بالوں کی قسم اُس کے ہیئر ڈرائیر کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ چاہت نے کہا تو عزہ نے اُس کے بازوں پہ تھپڑ رسید کیا۔

❤❤❤❤❤❤

مناہل میری جان کیا ہو گیا ہے دروازہ کھولو۔ صبا بیگم پریشان کن لہجے میں کہتی اُس کے کمرے کا دروازہ نوک کرنے لگی جو بہت غصے سے گھر میں داخل ہوئی تھی اور آتے ہی اپنے کمرے میں توڑ پھوڑ کرنے میں لگ گئی تھی۔

جائے آپ یہاں سے مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔ مناہل چیخ کر کہتی ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا سارا سامان نیچے پھینکا

مناہل ایسے نہ کرو تمہیں چوٹ لگ جائے گی تمہارا باپ نہیں یہاں۔ صبا بیگم کو کچھ گرنے کی آواز آئی تو اُس کو باز رکھنا چاہا

آپ کو میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آرہی آئے سیڈ لیومی آلون۔ مناہل اپنے بال نوچ کر ڈھاری تو صبا بیگم اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی کچھ قدم پیچھے لینے لگی۔

اچھا میں جا رہی ہوں مگر تم پلیز خود کو نقصان مت پہنچانا۔صبا بیگم نے فکر مندی سے کہا مگر اُس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

مناہل اسفند یار ہوں میں تمہارے جیسے کئی آئے اور کئی گئے مگر میرا معیار ایسا نہیں جہاں" تم پورے آجاؤ تم ایک احساس کمتری کا شکار ہو جس کو نظریں اُٹھا کر بات کرنا تک نہیں آتا کہاں تم ہو اور کہاں میں تم سے پیار کرنا تو دور کی بات ہے تمہیں میں وقت گزاری کے " لیے بھی اپنے پاس رکھنے کا نہ سوچو۔

عریش سارا دن بلاوجہ کی سڑکیں گھومنے کے بعد ابھی گھر جانے والا تھا جب تین گاڑیاں اُس کے سامنے رُکی۔فلحال یہ ایک سنسان ایریا تھا آس پاس کی دُکانیں بند ہوئی پڑی تھی اُن سب کے علاوہ یہاں کسی اور کی موجودگی کا شک وشبان تک نہیں تھا۔

عریش سپاٹ نظروں سے اُن کو دیکھتا گاڑی سے باہر آیا جہاں ٹونی اور کچھ لڑکے تھے جن سے عریش ناواقف تھا۔

تو مسٹر عریش اشرف کیا سوچ کر تم نے مناہل کو پرپوز کرنے کا سوچا۔ٹونی اُس کے گرد چکر کاٹ کر طنزیہ لہجے میں بولا

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ عریش اتنا کہتا خاموش ہو گیا۔

تجھے کیا لگتا ہے توں کہے گا اور ہم مان لے گیں تیری بات۔ٹونی ایک مکہ اُس کے چہرے پہ مار کر بولا تو عریش کا چہرہ ایک طرف ہو گیا تھا تبھی اُس کی نظر ایک چیز پہ پڑی پھر سامنے آتے باقی لڑکوں پہ جو ہاتھ میں اسٹک لیے اُس کی طرف آرہے تھے۔

مارو سالے کو ساری ہیرو گردی جب نکل جائے گی نہ تب پتا چلے گا۔ٹونی اُن سب کو حکم دیتا بولا تو پانچ سے سات لوگ اُس اکیلے کی جانب بڑھ کر مارنے لگے تو وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر پایا۔

اوے پولیس۔وہ ابھی عریش کو مارنے میں لگے تھے جب پولیس کے ہائرن کی آواز سن کر وہ سب الرٹ ہوئے

بھاگو۔ایک لڑکا عریش کو چھوڑتا بولا تو سب اپنی اپنی گاڑی کی جانب بڑھے مگر عریش ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا اُس کے سر پہ سے خون نکلتا سڑک کو رنگین کر رہا تھا۔

یہاں کیوں فون کیا؟ شیلا بیگم آہستہ آواز کریڈل اپنے کان کے پاس لگائے دوسری طرف بیٹھے فیضل صاحب سے بولی

بات کرنے کا دل چاہ رہا تھا ملنے تو آتی نہیں تم۔ فیضل صاحب نے شکوہ کیا

کیسے آؤں انا کو پتا چلتا ہے تو ایک تماشا کھڑا ہو جاتا ہے گھر میں۔ شیلا بیگم نے اپنی مجبوری بتائی۔ تبھی وہاں انا جو صبح کو اُٹھ کر کچن میں جا رہی تھی شیلا بیگم کو لینڈ لائن کے قریب دیکھا تو اُس کے اندر کا جاسوس جاگا وہ آہستہ قدم بڑھاتی شیلا بیگم کے پاس آتی اُن سے کریڈل لیکر اپنے کان کے پاس رکھا جب کی اُس کی آمد پہ شیلا بیگم ہڑ بڑا گئ تھی۔

افففففف میری مانو تو اُس انا کی شادی کروا دی جلدی سے ہاتھ پیلے کر دو تا کہ ہمیں تو آزادی مل سکے ایسے تو یہ ہماری لواسٹوری کی دشمن اول بن جائے گی۔ فیضل صاحب کی بات پہ انا نے آنکھیں چھوٹی کیے شیلا بیگم کو گھورا

میرے ہاتھ پیلے ہو یا نہ ہو مگر تب بھی میں آپ کو گھوڑی چڑھنے نہیں دوں گی آپ یہ حسرت لیکر اِس دنیا سے جائینگے۔انا نے دانت پیس کر کہا تو دوسری طرف فیضل صاحب کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا۔

تم۔فیضل صاحب بس یہ بولے

جی میں انا۔انا نے نام بتانا لازمی سمجھا۔

فیضل صاحب کو پتا تھا اُس سے بحث کرنا فضول ہے تبھی کال کٹ کر دی۔

یہ لے دوبارہ میں اِن سے بات کرتا نہ دیکھو بڑے آئے مشورہ دینے شادی کر دو بیٹا اِن کو قبر میں اُتارنے کے بعد ہی میں اپنے ہاتھ نیلے پیلے کروں گی۔انا کریڈل شیلا بیگم کو دے کر کہتی ہاتھ جھاڑ کر چھت کی جانب چلی گئی۔

وہ چھت پہ آئی تو دانیال پہلے ہی اپنی گھر کی چھت پہ کھڑا کبوتروں کو دانہ دے رہا تھا اُس کو دیکھ کر آج انا نے کوئی خاص ری ایکٹ نہیں کیا۔

اللہ خیر کرے بارڈر پہ سیناتان کر کھڑا ہوں مگر رقیبوں کی جانب سے کوئی گولا باری نہیں آئی۔دانیال نے انا کو اتنا خاموش دیکھا تو اپنی حیرانگی کا بھرپور اظہار کیا جس پہ انا نے تاسف سے سر ہلایا۔

لگتا ہے طوفان کے آنے سے پہلی والی خاموشی ہے۔دانیال پر سوچ انداز اپناتا بولا

طوفان کا تو پتا نہیں مگر لگتا ہے کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی مثال تم اپنی لو۔انا اپنی جوں میں آتی ہوئی اُس سے بولی

شکر اللہ کا میں تو سمجھا تھا تمہاری زبان گم ہو گئی۔مگر شکر یہی ہیں۔دانیال آسمان کی جانب ہاتھ اُپر کرتا باقاعدہ شکر ادا کرنے لگا تو انا نے اُس کو گھورا

اپنے دادا کو سمجھالوں میری دادی سے دور رہے غضب خدا کا ایک ٹانگ قبر میں ہیں مگر پھر بھی شادی اور عشق معشوقی کی پڑی ہوئی ہے۔انا کو اچانک یاد آیا تو اُس کو وارن کرنے والے انداز میں کہا

اچھا اگر اُن کی ایک ٹانگ قبر میں ہے پر تمہاری تو دونوں ٹانگیں قبر سے باہر ہیں نہ تو اُن کو اپنے پاس سنبھال کر رکھو دادا اور شیلا ڈارلنگ اُن دونوں کے درمیان گُھسانے کی ضرورت نہیں۔دانیال اُس کو گھور کر بولا

میں ٹانگ کیا پوری گُھسوں گی اور دیکھتی تم لوگوں کے یہ ناپاک اِرادے کیسے کامیاب ہوتے ہیں۔انا کو تاؤ آیا

تمہاری اِن بٹنوں جیسی آنکھوں کے سامنے ہم دو لہنیاں لیکر جائینگے۔دانیال کالر جھاڑ کر بولا

دو لہنیاں تو دور کی بات ہم اُن کا جنازہ بھی تم لوگوں کو نہ دے۔بلقیس بیگم اچانک کہاں سے ٹپک کر بولی

آپ کی ہی کمی تھی۔دیکھو بزرگ اور خاتون یہ ایک دو پیار کرنے والوں کی ایک دلچسپ کہانی آپ دونوں کیوں اِس میں گُھس کر جہنم میں جانا چاہتی ہیں۔دانیال نے ایک ساتھ دونوں کو آگ لگائی۔

بزرگ۔بلقیس بیگم کا منہ حیرانگی کی زیادتی سے پورا کھلا کا کھلا رہ گیا۔

میں تمہیں خاتون لگتی ہوں کمینے انسان۔انا کے تو سر پہ لگی اور تلوؤ پہ بُجھی۔

نیور مائینڈ مگر سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔دانیال اُن دونوں کی اُڑی رنگت کو دیکھ کر مزہ لیتا بول کر چھت سے اُتر گیا۔

ماں پہ گیا ہے پورا۔بلقیس بیگم ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولی

یونی ورسٹی آئے تو میں اِس کو چھوڑوں گی نہیں۔انا دانت پہ دانت جمائے بولی۔

❤❤❤❤❤❤❤

میرے بیٹے کو ابھی تک ہوش کیوں نہیں آیا؟اُجالا بیگم پریشان لہجے میں ڈاکٹر سے بولی۔

دیکھے ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اُن کو بہت بُری طرح سے مارا پیٹا گیا ہے سر پہ چوٹ ہے تین چار گھنٹے بعد شاید اُن کو ہوش آجائے۔ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بولے

www.novelsclubb.com

مزید تین چار گھنٹے ساری رات سے تو وہ ہسپتال کے بیڈ پہ پڑا ہے۔اُجالا بیگم نے کہا

ریلیکس رہو۔اشرف صاحب نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

جی ویسے تو یہ ایک پولیس کیس تھا مگر پیشنٹ کو پولیس لائی تھی جس وجہ سے ٹریٹمنٹ جلد شروع ہوا تھا۔ڈاکٹر اُجالا بیگم کو دیکھ کر بولے تو وہ خاموش ہوئی۔

تھینک یو ڈاکٹر۔اشرف صاحب نے اُن کا شکریہ ادا کیا تو وہ وہ سر اثبات میں ہلا کر چلے گئے۔

○ ○

السلام علیکم انکل؛عریش کیسا ہے؟دانیال ہسپتال میں آتا اشرف صاحب سے پوچھنے لگا

پہلے سے بہتر ہے مگر ابھی تک ہوش نہیں آیا۔اشرف صاحب نے بتایا

کیا میں مل سکتا ہوں؟دانیال پریشانی سے اُن کا چہرہ دیکھ کر بولا

ابھی نہیں تم یہاں آؤ مجھے بتاؤ کیا؟عریش کی کسی کے ساتھ دُشمنی تھی جو اُس کے اتنی بے رحمی سے مارا گیا ہے۔اُجالا بیگم اُس کو جواب دیتی بولی۔

عریش کی کسی کے ساتھ کیا دُشمنی ہو سکتی ہے اُس سے آپ اچھی طرح سے جانتی تو ہیں۔اُس کی بات پہ دانیال کو سب سے پہلے مناہل کا خیال آیا تھا جس کو جھٹک کر اُس نے جواب دیا

خدا غارت کے میرے معصوم بیٹے کے ساتھ ایسا کیا ہے۔اُجالا بیگم روتے ہوئی بولی تو دانیال اُن کو اپنے ساتھ لگائے دلاسہ دینے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یار کل رات تو مزہ ہی آ گیا تھا۔ٹونی اور اُس کے ساتھ جو کل رات لوگ تھے وہ اِس وقت اُس کے پرسنل فام ہاؤس میں موجود تھے جو شہر سے قدرے دور تھا۔

اور نہیں تو کیا۔ٹونی وائن کا گلاس ہاتھ میں پکڑے اُس کی بات کی تائید کرنے لگا۔

کاش پولیس والے نہ ہوتے تو اُس چشمش کی شکل میں نے ضرور بگاڑنی تھی۔دوسرا لڑکا دانت کچکچائے بولا

میں نے تیزاب بھی لے رکھا تھا کمینے پہ ہر ایک کی نظر ہوتی ہے سب لڑکیوں کا کرش تھا۔عریش ایسا عریش اتنا کیوٹ: عریش وہ؛ عریش یہ؛ بلا بلا۔ٹونی کو نئے سرے سے غصہ عود آیا

ویسے اُس کا باپ بہت بڑا آدمی ہے کہی چھان بین نہ کروائے۔پہلے والا لڑکا اب کچھ پریشان ہوا۔

ابے ساجد ہم کو کسی نے کونسا دیکھا سنسان جگہ تھی ہم کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ٹونی نے اُس کو تسلی کروائی۔

چلواِسی بات پہ پارٹی کرتے ہیں۔اچانک سرد سپاٹ آواز سن کر وہ سب بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے پہلے ایک دوسرے کو پھر پلٹ کر سامنے والے داخلی دروازہ کی جانب دیکھا جہاں ایک آدمی بلیک ہڈی میں تھا چہرے پہ نقاب بھی لگا ہوا تھا جس میں بس بلیو اوشن آئیز نظر آرہی تھی۔

کون ہے بے توں؟اور یہاں کیسے آیا؟ساجد نے تیز نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جب کی ٹونی نے جب اُس کو سرتاپیر دیکھا تواُس کے چہرے پہ پسینے کی بوندیں چمکنے لگی۔

یہ وہی ہے جس نے میرا ہاتھ کاٹا تھا۔ٹونی بہت دیر بعد بولنے کے لائق ہوا تو کہا اُس کی بات سن کر وہ سب کھڑے ہوئے تھے۔جب کی بلیک ہڈی والے کی آنکھوں میں عجیب تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

میں کون ہوں؟اُس کے رہنے دیتے ہیں۔میں کیسے آیا تو سمپل سی بات ہے یہ کچھ پہاڑی علائقہ ہے تو وہاں سے چڑھ کر یہاں تک پہنچا ہوں۔وہ اپنی ٹانگ کی مدد سے ایک کرسی

اپنی جانب کِھسکا تا اُس پہ بیٹھ کر پر سکون لہجے میں بول کر اُن ساتوں لوگوں کو بے سکون کر گیا۔

یہ تم نے اپنی ٹانگ کُرسی پہ کیسے گھمائی؟ وہ جو ٹانگ پہ ٹانگ جمائے رلیکس انداز میں بیٹھ گیا تھا اُن کے درمیان موجود ایک لڑکے کی بات پہ اُس کا جاندار قہقہہ گونجا جس پہ وہ لوگ مزید خوفزدہ ہوئے۔

ہاؤ کیوٹ یو آر؛ یہ جگہ کوئی سرکس والی جگہ نہیں اور نہ میں یہاں تم لوگوں کو اپنے کُرتب دیکھانے کے لیے آیا ہوں۔ بلیک ہڈی والے شخص اچانک گھمبیر آواز میں بولا

تم سب اِس سے اتنے ڈر کیوں رہے ہو؟ یہ ایک ہے خالی ہاتھ جب کی ہم سات ہیں اِس کا مقابلہ اچھی طرح سے کر سکتے ہیں جو اپنا چہرہ چُھپا کر آیا ہے۔ ساجد اُن سب کو ہمت دِلاتا اپنی موت کو دعوت دے گیا۔

www.novelsclubb.com

آآآآہ۔

ساجد اپنی ٹانگ پکڑتا نیچے پھینکتا چلا گیا کیونکہ اچانک سے بلیک ہڈی والے شخص نے اُس کی جانب چاکوں پھینکا تھا جس کا نشانہ اُس کی ٹانگ کی پینڈلی تھی۔

Don't talk nonsense.

وہ سرد پن سے اُس کو درد سے چیخ کر دیکھ کر بولا۔ تو ٹونی یہاں وہاں دیکھ کر اپنے بھاگنے کی جگہ تلاش کروانے لگا۔ آج پھر اُس کے پاس چاکوں دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو گیا تھا نہ اُس کو اپنا دوسرا ہاتھ کٹوانا تھا اور نہ کوئی ٹانگ

But,What was my fault.?

ساجد اپنی ٹانگ پکڑتا اُس کو دیکھ کر بولا تکلیف کی شدت سے اُس کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی۔

یہاں انگریزی کا مُقابلہ نہیں ہو رہا اِس لیے شٹ اپ۔ اُس نے بڑے آرام سے اُس کو خاموش کروایا

www.novelsclubb.com

دیکھو تمہیں جو چاہیے یہاں سے لے جاؤ مگر پلیز ہمیں کچھ مت کرو ہم بے قصور ہے۔ ٹونی نے منت کی باقی سب نے تائید میں سر اثبات میں ہلایا

ہمم اچھا سوچتے ہیں پہلے میرا چاکوں دے جاؤں مجھے۔ وہ ٹونی کی بات پہ ہاتھ کے اِشارے سے بولا تو ٹونی نے اُس وقت کو کو ساجب اُس نے زبان کھولی۔

مُجید جاچا کو دے اِسے۔ٹونی نے اپنے ساتھ کھڑے دوست سے کہا

میں نہیں جارہا۔مُجید بدک کر اُس سے دور ہوا

ٹونی پلیز آرام سے چاکوں نکالوں مجھے پین ہو رہا۔ساجد رونے والے انداز میں بولا

ٹونی ہو یا مونی واٹ ایور چپ چاپ مجھے میری چیز واپس کرو ورنہ اگر میں خود اُٹھ کر آیا نہ تو کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہو گا۔وہ اُن سے کا ڈرامہ دیکھ کر بولا

ہم تم سے ڈرتے نہیں ابھی تمہاری گرمی نکالے گے۔ایک جواب تک خاموش تھا وہ سامنے کھڑا ہوتا بولا۔

کاشی۔ٹونی نے اُس کو ٹوکا۔مگر تیر کمان سے نکل چُکا تھا

او کے لیٹس سی۔وہ جمپ لگا کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تو اُس کے بھاری بوٹوں کی آواز نے خاموش فضا میں ارتعاش پیدا کیا۔

تیری تو۔کاشی نے جیسے ہی اُس کو مکہ مارنا چاہا۔بلیک ہڈی والے نے اُس کا ہاتھ بیچ میں روک کر ایسا مڑورا جس کے ٹوٹنے کی آواز اُن سب نے باآسانی سے سُنی۔مگر وہ اب رُکا نہیں تھا

کچھ ہی پل میں اُن ساتوں کو زمین بوس کر دیا تھا مگر ٹونی پہ اُس نے کچھ خاص عنایت کی تھی۔

This matter is ends here.

وہ اُن سب پہ ایک تاسف بھری نگاہ ڈال کر اپنے ہاتھ جھاڑ کر بڑبڑایا۔اُن کے سیل فونز میں سے کسی ایک کا موبائل لیکر کسی کے پاس ایک میسج چھوڑا۔پھر ایک احتیاط بھری نظر آس پاس ڈوراتے جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 20

دانیال کہاں چلے گئے تھے عریش کو ہوش آگیا ہے۔دانیال ہسپتال کے وٹینگ ایریا میں آیا تو اُجالا بیگم نے اُس سے کہا

وہ امی کی کال آئی تھی عریش کا پوچھ رہی تھی میں نے بتادیا ہے وہ آنا چاہ رہی ہیں۔دانیال نے کہا

اچھا تمہیں اگر عریش سے ملنا ہے تو آؤ۔اُجالا بیگم نے کہا

جی آنا تو ہے۔دانیال اتنا کہتا اُن کے ساتھ چلا۔

کیسے ہو؟دانیال عریش کو دیکھ کر بولا جس کے ماتھے پہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔

کیسا ہو گا میرا بچہ اللہ غارت کرے اُن لوگوں کا جنہوں نے میرے معصوم بیٹے کو اِتنا مارا۔دانیال کے سوال پہ اُجالا بیگم پریشانی سے عریش کو دیکھ کر بولی

پہلے میرا گوندام پھر عریش کی یہ حالت سمجھ نہیں آرہا ہے کون ہے وہ جو پیٹ پیچھے وار کر رہا ہے۔اشرف صاحب پر سوچ لہجے میں بولے۔

www.novelsclubb.com

آپ کو اگر کسی پہ شک ہے تو اُس کو اریسٹ کروائے خدانخواستہ وہ پھر سے عریش کو کوئی نقصان پہچانے کی کوشش کرے تو ہم کیا کرینگے ہمارا اکلوتہ چشم وچراغ ہے۔اُجالا بیگم جذباتی ہوئی۔

موم رلیکس کچھ نہیں ہوتا۔ عریش نے آہستہ آواز میں اُن کو تسلی کروائی۔

کچھ ہو یا نہ ہو مگر انکوائری تو لازمی ہے نہ۔ دانیال مُداخلت کرتا بولا۔

آپ لوگ اب پلیز پیشنٹ کو ریسٹ کرنے دے۔ نرس دوائیاں لاتی اُن سب سے بولی

❤❤❤❤❤❤❤

ہائے۔ آج شادی کا دن تھا چاہت تیاری ہوتی جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی تو اُس کا سامنا بُراق سے ہوا

ڈوپٹہ سر پہ لو۔ چاہت جو مسکراتی نظروں سے بُراق کو دیکھ رہی تھی اُس کی بات پہ چاہت کا منہ گیا۔

لیتی ہوں۔ چاہت منہ بسور کر کہتی ریشمی ڈوپٹہ سر پہ لینے لگی۔

www.novelsclubb.com

اتنا تیار ہونے کی کیا ضرورت تھی کونسا تمہاری بارات ہے۔ بُراق اُس کا جائزہ لیتا بولا جو براؤن کلر کے کڑاہی والے سوٹ میں ملبوس تھی چہرے پہ ہلکہ سا میک اپ کیا تھا جب کی لپسٹک بہت تیز تھی جس پہ بُراق کو غصہ آیا

میری اپنی خود کی بارات ہوتی تو میں کونسا اتنے سستے میں تیار ہوتی فل میک اپ کرتی لال شرارہ پہنتی اور

اچھا بس بس اب نیچے جاؤ۔ چاہت جو آرام سے اُس کو بتانے والی تھی مگر بُراق نے درمیان میں ہی اُس کی بات کاٹ کر کہا

ویسے آپ بلکل اچھے نہیں لگ رہے اِس بلیک سوٹ میں۔ چاہت نے ناک چڑھا کر بولی کیونکہ علیزے نے بھی بُراق کو دیکھ کر بلیک کلر کی میکسی پہنی ہوئی مہندی کا فنکشن اُس نے اٹینڈ نہیں کیا تھا مگر آج اُس نے وِگ پہنی ہوئی تھی کیونکہ بہت بار بال دھونے کے بعد بھی اُس کے بال ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔ عزہ کی زبانی اُس کو پتا چل گیا تھا وہ آج ڈانس بھی کرینگے۔

بتانے کا شکریہ مگر میں مر رہیں اپنا عکس دیکھ چُکا ہوں۔ بُراق طنزیہ لہجے میں کہتا وہ سے چلا گیا کیونکہ اُس کا موبائل بار بار وائبریٹ ہو رہا تھا۔

کھڑوس۔ چاہت بڑبڑاتی عزہ کے پاس جانے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہیلو کون؟ بُراق نے کوئی انون نمبر سے کال دیکھی تو ریسیو کیے کہا۔

Non of your business,

دوسری جانب سے سرسراتی آواز سے جواب موصول ہوا تو بُراق موبائل کو کان سے ہٹاتا اسکرین کو گھورنے لگا۔

تو کال کیوں کی؟ بُراق نے طنزیہ کیا۔

I have a big opportunity for you,if you want?

وہ جو کوئی بھی تھا اتنا کہتا خاموش ہو گیا۔

میں تمہیں نہیں جانتا کوئی اپرچیونٹی کیوں لینے لگا؟ بُراق کو وہ کوئی پاگل لگا۔

Because,I want.

www.novelsclubb.com

وہ مختصر بولا

پہلے نام بتاؤ اپنا۔ بُراق سنجیدہ ہوا۔

My self Viky varma,

دوسری جانب بلآخر بتایا گیا

ایک غیر مسلم کبھی کسی مسلمان کا بھلا نہیں چاہ سکتا تمہیں تو شاید اُردو بھی نہیں آتی۔ بُراق اُس کا نام جان کر بولا

میں اب تک تمہارے اُردو کے سوالات انگلش کے ٹرانسلیٹ کرتا بتا رہا تھا مگر شاید تم میں عقل کا معدہ کم ہے۔ وِ کی بُراق کی بات پہ انگریزی لب و لہجے میں طنزی کرنے لگا۔

میں تمہاری کسی بھی ڈیل میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ بُراق نے کہا

تمہاری دلچسپی جان کون رہا ہے میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں جلدی سے کراچی سے واپس آنے کی کرو پھر مل کر سارے معاملات ڈسکس کرینگے۔ وہ اتنا کہتا کال ڈراپ کر گیا۔

عجیب کوئی سائیکو انسان تھا۔ بُراق سیل فون کی اسکرین کو گھور کر بڑبڑاتا اپنے مینجر کو کال ملانے لگا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم سر۔ دوسری طرف سے کال پہلی بار میں ہی اُٹھالی گئی تھی۔

وعلیکم السلام میں تمہیں ایک نمبر سنیڈ کر رہا ہوں ایک گھنٹے کے اندر مجھے ساری معلومات ملنی چاہیے۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

اوکے سر۔ مینجر نے مثبت جواب دیا تو بُراق کال کٹ کرتا نمبر اُس کو ٹیکسٹ میں سینڈ کر دیا۔

○ ○

بُراق کم ٹو دا اسٹیج۔ علیزے اپنی میکسی سنبھالتی بُراق ہاتھ تھام کر بولی

میں یہی ٹھیک ہوں۔ بُراق اپنا ہاتھ چھڑواتا بولا

بُراق تم بھول گئے ہمیں ڈانس کرنا تھا۔ علیزے نے اُس کو یاد کروانا چاہا

علیزے میں پہلے بھی تمہیں بتا چُکا ہوں مجھے یہ سب نہیں پسند۔ بُراق نے ٹوکا

بُراق تم میری بات سے کیسے انحراف کر سکتے ہو؟ میں تمہاری فیوچر وائیف ہو۔ علیزے کو بُراق کا انداز پسند نہیں آیا

فیوچر میں کیا ہو گا کیا نہیں یہ نہیں جانتا اِس لیے چھوڑوں اِن سب باتوں کو۔ بُراق نے کہا تو علیزے ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

اگر میری جگہ یہاں چاہت ہوتی تو کیا تم اُس کو بھی انکار کرتے ؟علیزے نے پوچھا

پہلی بات مجھے یقین ہے چاہت کبھی میرے پاس آ کر ایسی کوئی بات نہیں کرے گی دوسری بات اگر وہ آئے گی ہی نہیں تو کیا انکار اور کیا اقرار۔ بُراق کی بات اُس کو آگ لگانے کے لیے کافی تھی۔

وہ موحد کے ساتھ ڈانس کرے گی۔علیزے نے جتایا

چاہت کبھی اتنے سارے مردوں کے درمیان کھڑی ڈانس نہیں کرے گی وہ اپنی حدود اچھے سے جانتی وہ نا سمجھ نادان ضرور ہے مگر وہ ایک لڑکی ہے اُس کو پتا ہے اچھی لڑکیاں کیسے رہتی ہیں وہ نا تو تنگ لباس پہنتی ہیں اور نہ بناڈوپٹے کے گھومتی ہیں۔ بُراق نے اچھے سے اُس کی بولتی بند کروائی

تمہاری بات کا مطلب میں اچھی لڑکی نہیں ؟علیزے تیز نظروں سے اُس کو گھورنے لگی

میں نے ایک جنرل بات کہی اگر وہ تمہیں اپنی طرف لگ رہی ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔

بُراق اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا جب کی علیزے نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 21

یہ دولہے کی بہن ہے۔چاہت اسٹیج پہ ڈانس کرتی ایک لڑکی کو دیکھ رہی تھی جب عزہ اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی بتانے لگی۔

ہمم پتا ہے۔چاہت نے کہا

www.novelsclubb.com

اِس کے بعد تم نے جانا چاہا میں نے موحد کو تیار کر لیا ہے۔عزہ نے پر جوش آواز میں کہا

مجھے کہاں جانا ہے؟اور موحد کو کس چیز پہ تم نے تیار کر لیا ہے؟چاہت نا سمجھی سے عزہ کو دیکھنے لگی۔

پاگل بھول گئی تم نے جو کہا تھا تم نے ڈانس کرنی ہے موحد کے ساتھ۔ عزہ نے یاد کروایا

وہ تو میں نے ایسے ہی کہا تھا۔ چاہت نے کندھے اُچکا کر کہا

یار یہ کیا بات ہوئی شادی میں تو ہر کوئی ڈانس کرتا ہے تم کرو گی تو میں بھی کروں گی۔ عزہ نے کہا

وہ دیکھ رہی ہو؟ چاہت نے مراد صاحب کی جانب اِشارہ کیا جو خوش گپوں میں مصروف تھے۔

ہاں چاچا ہیں۔ عزہ کو اُس کا ایسا سوال سمجھ نہیں آیا۔

تو میرے موم ڈیڈ نے میری ایسی پرورش نہیں کی جو میں اِن غیر مردوں کے سامنے ناچتی پھیروں چاہے کزن کی شادی ہے مگر ہے تو سبھی لوگ نہ یہاں اور جانے کن کی نظریں کیسی۔ میں کیسے اپنے باپ کے سامنے گانا چلوا کر ڈانس کرو کتنی شرمندگی ہو گی اُن کو۔

چاہت سر جھٹک کر بولی تو عزہ جیسے ساری بات سمجھ گئی۔

اچھا سوری میں نے ویسے ہی کہا سب نے کی تو۔ عزہ معذرت خواہ ہوئی

ہم سب آپس میں کزنز موجود ہوتی تو وہ الگ بات ہے اور جنہوں نے کی اُن کی اپنی مرضی ہے اُن کو ٹھیک لگا تو کی مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا تو میں نہیں کر رہی۔ چاہت نے عام لہجے میں کہا

❤❤❤❤❤❤❤❤

کون تھے وہ؟ انا عریش سے ہسپتال ملنے آئی تو پوچھنے لگی۔

پتا نہیں۔ عریش سنجیدگی سے بولا

تم نے کسی ایک کا چہرہ تو دیکھا ہو گا نہ؟ انا نے دوسرا سوال کیا

اگر وہ بول رہا ہے اُس کو نہیں پتا تو تم کیوں بار بار ایک سوال کیے جا رہی۔ دانیال چڑ کر بولا

تمہیں کیا مسئلہ ہے میں عریش سے مخاطب ہوں اِس لیے تم اپنا اسپیکر بند رکھو۔ انا نے اُس کو لتاڑا۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں آج یونی نہیں گئے؟ اور کیا چاہت ابھی تک واپس نہیں آئی۔ عریش نے اُن کو لڑتا دیکھا تو آہستہ آواز میں پوچھا

کل سے جائے گے یونی چاہت کی فیملی کل تک پہنچ جائے گی شہر اور تم بتاؤ کب ڈسچارج ملے گا؟انا نے جواب دینے کے بعد پوچھا

ایک دو دن تک مل جائے گا۔عریش نے جواب دیا

پر ابھی یونی مت آنا جب تک تم مکمل طور پہ ٹھیک نہیں ہو جاتے۔انا نے فکر مندی سے کہا تو عریش کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہوا واقع تازہ ہوا سب کی حقارت ہمدرد بھری نظریں یاد آئی تو اُس کے تاثرات سپاٹ ہوئے

میں اب کبھی یونی نہیں آؤں گا۔عریش سنجیدگی سے بولا تو وہ دونوں حیران ہوئے

کیا مطلب تم کبھی یونی نہیں آؤ گے کیا اپنے تین سال ضائع کرو گے؟دانیال نے اُس کو لتاڑا

www.novelsclubb.com

دیکھو عریش اگر یہ سب تم

میں گزری باتیں دوہرانہ نہیں چاہتا۔میں نے ایک دوسری یونیورسٹی دیکھی ہے وہاں داخل لوں گا۔عریش انا کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا تو وہ بس اُس کا چہرہ تکتی رہ گئی۔

!کچھ دن بعد

وہ سب کراچی سے واپس لوٹ کر اپنی روٹین پہ آ گئے تھے عریش کی حالت اب بہت بہتر تھی چاہت اُس کے ساتھ پیش آئے حادثے کا پتا چلا تو وہ اُس سے ملنے گئی تھی۔جب کی بہت بار سب کے کہنے کے باوجود بھی عریش نے یونیورسٹی نہیں آیا تھا وہ اپنی ضد کا بہت پکا نکلا تھا اُس نے دوسری یونیورسٹی جوائن کی ہے یہ بات مناہل کو بھی پتا چلا تھی مگر اُس نے کوئی رسپانس ظاہر نہیں کیا تھا شروع کے دن چاہت اور انا نے اُس سے بات چیت کرنا بند کی ہوئی تھی مگر پھر مناہل کے منانے پہ انہوں نے اپنی ناراضگی ختم کر دی تھی مگر دانیال آنکھ اُٹھا کر بھی اُس کو نہیں دیکھتا تھا۔اپنی اتنی بے عزتی پہ مناہل نے بھی اپنی دوستی بحال کرنے کا نہیں سوچا تھا۔جب کی ٹونی اُور اُس کے دوستوں کا کسی کو کچھ پتا نہیں چلا تھا اُن کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا ہر کوئی اِس بات سے لاعلم تھا۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی سر؟ایک شخص بلیک ہڈی میں ملبوس چہرے پہ نقاب کیے بنا کسی پہ نظر ڈالے سیدھا چلتا جا رہا تھا جب کسی نے اُس کو آواز دے کر روکا تو وہ اُس کی آواز پہ اُس نے پلٹ کر

اپنی آنکھوں کے اِشارے سے جیسے وجہ جاننی چاہی آنکھوں میں ناپسندیدگی کے تاثرات الگ سے نمایاں ہوئے تھے۔

بنا اپائمنٹ لیٹر کے آپ بوس سے نہیں مل سکتے۔اُس نے ہڑبڑا کر کہا جانے کیوں سامنے والے کا ایسا روپ اور سرد آنکھیں دیکھ کر اُس کے وجود میں سنسنی سے ڈور گئی تھی۔

Thanks,for information now you can get lost.

وہ بے لچک انداز میں انگریزی لب ولہجے میں کہتا جانے والا تھا جب وہ ایک بار پھر اُس کے سامنے ہوا

دیکھے میری نوکری کا سوال ہے سر بہت غصے والے ہیں میری نوکری چلی جائے گی۔اُس کا لہجہ منت بھرا ہو گیا۔جب کی بلیک ہڈی والے نے اکتاہٹ سے اُس کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر تم نے مزید اپنی بکواس سے میرا ٹائیم ویسٹ کیا تو نوکری کا پتا نہیں تمہاری جان ضرور چلی جائے گی۔وہ اُس کی گردن پکڑتا ایک ہی جھٹکے میں اُس کو سائیڈ پہ کرتا سِٹی کی دُھن بجائے ایک کمرے میں چلا گیا۔پیچھے وہ اپنی اکڑی ہوئی گردن کو ٹھیک کرتا اُس کے پیچھا بھاگا۔

Good morning partner,

وہ دروازہ بنانوک کیے کھول کر آتا کُرسی پہ بیٹھے شخص کو دیکھ کر خوشگوار لہجے میں بولا۔

بُراق جو سنجیدہ تاثرات چہرے پہ سجائے لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھ رہا تھا کسی کی گھمبیر آواز سن کر اُس نے جلدی سے اپنا چہرہ اُپر اُٹھا کر سرِتا پیر اُس کو دیکھا تو ماتھے پہ تعداد بل نمایاں ہوئے۔ جس کو دیکھ کر ہڈی والا محفوظ ہوا۔

Who are you?

بُراق نے ناگواری لہجے میں پوچھا

سر میں اِن کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ زبردستی اندر گُھس آئے۔ بُراق کے سوال پہ اُس سے پہلے بلیک ہڈی والا کچھ کہتا اُس کے آفس والا بندہ اندر آ کر ایک سانس میں بولا۔

www.novelsclubb.com

تم جاؤ۔ بُراق اُس کو جانے کا اِشارہ کرتا بلیک ہڈی والے کو دیکھنے لگا جواب بڑے رلیکس انداز میں چیئر گھسیٹ کر بیٹھ چُکا تھا۔

کس کی اجازت سے اندر آئے ہو؟اور کس کی اِجازت سے اب بیٹھ گئے ہو۔ بُراق نے تیز نظروں سے اُس کو دیکھ کر ایک کے بعد ایک سوال کیا۔

اپنے دل کے کہنے پہ آیا ہوں اور دماغ کے کہنے پہ بیٹھا ہوں۔اُس نے بڑے دلچسپ انداز میں بتایا

Come to the point,

بُراق اُس کے جواب پہ سر جھٹک کر بولا

اِن پیپرز پہ سائن کرو اور میرے پارٹنر بن جاؤ پارٹنر۔وہ اُٹھ کر اپنی پینٹ کی جیب سے ایک لفافہ اُس کے سامنے کر کے بولا

میں تمہیں جانتا تک نہیں تو پارٹنر شپ کیوں کر کرنے لگا۔ بُراق ایک اچٹتی نظر اُس لفافے پہ ڈال کر اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

میں تمہیں اپنی شکل دیکھاتا ہوں کیا کرو گے۔ مگر واعدہ کرو میرا خوبصورت چہرہ دیکھنے کے بعد تم اِحساس کمتری کا شکار نہیں ہو گے۔اپنی بات کے ایسے جواب پہ بُراق نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

مجھے تمہاری شکل دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں اِس لیے یہاں سے جاؤ۔ بُراق نے دوٹوک کہا

پارٹنر لفافہ کھول کر تو دیکھو۔ اُس نے لفافہ کی جانب اِشارہ کیا۔

تمہیں لگتا ہے میری بات سمجھ میں نہیں آرہی شاید گارڈز کو بُلانا پڑے گا۔ بُراق طنزیہ لہجے میں بولا

شیور پلیز۔ بہت دنوں سے ہاتھوں میں کُھجلی ہو رہی ہے کسی سے ہاتھ صاف نہیں کیے اچھا ہے میرے ہاتھوں کو قرار آجائے گا۔ وہ بُراق کی آواز سن کر پرجوش ہوا۔

دیکھو مسٹر

وِکی ورما۔ بُراق کچھ کہنے والا تھا جب وہ اُس کی بات کاٹ کر بولا تو بُراق کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہاں اصغر میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا؟ بُراق اپنے مینجر کو کال کیے استفسار ہوا

جی سر اِس سلسلے میں نے آپ سے بات کرنا چاہی مگر آپ کا نمبر سوئچ آف آرہا تھا۔اصغر نے بتایا

ہمم تم اصل بات پہ آؤ۔بُراق نے کہا

سر جو آپ نے نمبر دیا تھا وہ ایک شائستہ نامی لڑکی کا تھا جس کو مرے ہوئے پانچ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اب یہ نمبر کس کے زِیر استعمال کے اثر ہے وہ معلوم نہ ہو پایا۔اصغر نے بتایا تو بُراق اپنی جگہ حیران ہوا۔

تم شیور ہو؟ بُراق نے کنفرم کرنا چاہا

سو فیصد سر۔اصغر کا لہجہ پُر اعتماد تھا جس کو محسوس کیے بُراق نے کال کٹ کر دی۔

○ ○

www.novelsclubb.com

تو تم وہ ہو جس نے مجھے کچھ عرصہ پہلے کال کی تھی؟ بُراق کو اب یاد آیا تو کہا

میں بھولنے والا تو کوئی نہیں مگر اب تم بھول گئے تھے تو یہ تمہاری بد قسمتی تھی۔وہ مصنوعی افسوس سے بولا

میں فضول چیزیں، فضول باتیں،اور فضول لوگوں کو یاد نہیں کرتا۔ بُراق نے جتایا

انٹرسٹڈ۔وہ اتنا کہتا اپنے چہرے سے نقاب ہٹا گیا تھا۔ بُراق نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھا جو اُس کے لیے بلکل نیا تھا اُس کو یاد نہ آیا کے کیا کبھی وہ اُس سے ملا تھا؟یقیناً نہیں اور اُس نے واقع دل میں تسلیم کیا تھا کے سامنے والے شخص کا چہرہ واقع میں بہت خوبصورت تھا مگر اُس کو کوئی اِحساس کمتری کا احساس نہیں ہوا تھا۔

آئے نو میرا چہرہ دیکھ کر تمہیں لگا ہو گا کے شاید کوئی مصر کا شہزادہ ہوں پر نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں یہاں کا باسی ہوں۔وہ اپنی ڈاڑھی میں ہاتھ پھیر کر بولا

اپنی اِس شکل پہ کافی غرور ہے تمہیں۔ بُراق نے گھور کر کہا

ہاہاہایو نو وہ کیا کہتے ہے ؟اُس نے پر سوچ انداز اپنایا پھر کہا

خدا جب حُسن دیتا ہے تو نزاکت خود بخود آ ہی جاتی ہے میری مثال بھی تم وہ ہی لو اللہ نے جب اتنا پیارا بنایا ہے تو بندہ شکر تو کرے گا نہ۔

ہو تم غیر مسلم مگر نام اللہ کا لے رہے ہو۔ بُراق کو اُس کی سمجھ نہیں آئی

ہاں کیوں کیا میں اُس کا نام نہیں لے سکتا؟اللہ تو نہ میرا ہے نہ تمہارا ہے وہ تو سب کا ہے۔ وِکی کندھے اُچکا کر کہتا اُس کو لاجواب کر گیا تھا۔ بُراق ایک نظر اُس پہ ڈالتا لفافہ پکڑ کر اُس کو کھولنے لگا تو کچھ کاغذات نظر آئے جن کو جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا ماتھے پہ بلوں کا جال بنتا جا رہا تھا۔

What nonsense?

بُراق نے غصے سے وہ کاغذات ٹیبل پہ پھینکنے والے انداز میں کہا

کول ڈاؤن پارٹنر یہ تمہارے لیے ایک بہت بڑی اپرچیونٹی ہے تو ڈونٹ مس۔وہ جیسے بُراق کے اِس رد عمل کے لیے پہلے سے تیار تھا

میں نہیں جانتا تھا تم کون ہو؟ تمہیں یہاں میرے پاس کس نے کیوں؟اور کس مقصد کے تحت بھیجا ہے مگر میں ایک بات واضع کر لوں میں آج مقام پہ جو ہو وہ اپنی محنت کی وجہ سے ہوں نا کہ کسی کے ساتھ فراڈ کر کے آسان راستہ چُنا ہے۔ بُراق ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرنے والے انداز میں بولا تو بلیک ہڈی والا مسکرایا

میں تمہیں فراڈ کرنے کا نہیں بول رہا۔اُس نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے۔

فراڈ نہیں تو اور کیا ہے؟ میں کسی قسم کا کوئی الیگل کام نہیں کرتا تم کرتے ہو گے تمہارا یہ پیشہ ہو گا مگر بُراق آفندی کا نہیں اُس نے ہمیشہ حلال کمانے کا سوچا ہے میں حلال کھاتا ہوں اور تم چاہتے ہو میں اپنے حلال کام میں حرام چیزوں کا تڑکا لگاؤں۔ بُراق سر جھٹک کر حقارت سے بولا

سوری پارٹنر میں تمہاری اِس تقریر سے ایمپریس نہیں ہوا تمہیں میرا کام کرنے پڑے گا یہ تو طے ہے۔ وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا

میں الیگل کوئی کام نہیں کرتا۔ بُراق سرد لہجے میں ایک بار پھر بلیک ہڈی والے شخص کو دیکھ کر بول جواب خاصی دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میرا کہا تو تمہیں ماننا پڑے گا۔ وہ کندھے اُچکا کر بولا

لگتا ہے ایک بار میں کہی بات تمہیں سمجھ میں نہیں آتی۔ بُراق چڑ کر بولا

میرا بھی تمہارے بارے میں کچھ ایسا خیال ہے لگتا ہے تمہیں آرام سے میری بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ وہ اپنی چیئر سے ٹیک لگائے بولا

دروازہ کھولا ہوا ہے تم اب جا سکتے ہو دوبارہ میرا وقت ضائع نہیں کرنا ناؤ یو کین گو۔ بُراق دوٹوک لہجے میں کہتا اپنے لیپ ٹاپ میں بزی ہو گیا۔ جب کی وہ اُس کا اٹیٹیوڈ دیکھ کر اپنی ڈارھی کُھجانے لگا تو اُس کی ہنسی چھوٹ گئ۔ بُراق نے تعجب سے اُس کو پاگلوں کی طرح ہنستا ہوا دیکھا

تم مجھے مینٹل کیس لگتے ہو کسی اچھے سے ڈاکٹر کے ساتھ رجوع کرو۔ بُراق نے مفت میں مشورہ دیا

تھینکس فار ایڈوائیوز۔ میں جلدی کسی اچھے ڈاکٹر کو تلاش کر کے تمہیں وہاں لے جاؤں گا کیونکہ میرے خیالات بھی تمہاری بارے میں کچھ اِس طرح ہے تو یو نو اِس بات سے کیا ثابت ہوتا ہے ؟اِس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کے ہم دونوں کے درمیان بہت ہم آہنگی ہے۔ وہ اپنی کہنیاں ٹیبل پہ ٹِکائے تھوڑا سا اُس کی جانب جُھک کر بولا

تم مجھے غصہ دلا رہے ہو۔ بُراق نے اُس ڈھیٹ انسان کو دیکھ کر دانت پیسے جو جب سے آیا تھا خوامخواہ اپنے چمکتے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا اور اُس کا قیمتی وقت بھی ضائع کر چُکا تھا۔

تمہیں پتا ہے جو بھی مجھے دیکھتا ہے تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے پھر جب میں اُن سے باتیں کرنے لگ جاتا ہوں تو پتا نہیں کیوں؟ وہ کہتے ہیں (نقل اُتارتے ہوئے) تم مجھے غصہ دلا رہے ہو۔ وہ پر سوچ انداز اپناتا بولا

میں تمہارے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنے والا تمہیں آسان لفظوں میں سمجھ کیوں نہیں آتا؟ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

میرا چہرہ جو دیکھ لیتا ہے پھر وہ زندہ نہیں رہتا۔ اُس نے بتایا

تم اِن ڈائریکٹلی مجھے دھمکا رہے ہو کے کیونکہ میں نے یہ تمہاری منحوس شکل دیکھی ہے۔ بُراق اُس کی بات پہ تپ اُٹھا

نو میں ڈائریکٹلی تمہیں وارن کر رہا ہوں کیونکہ میں اِن دھمکیوں میں نہیں پڑتا بس کر گزرنے میں یقین رکھتا ہوں۔ اور کیا کہا منحوس شکل؟ اِتنا کہتا وہ گردن پیچھے کرتا دلکش انداز میں قہقہہ لگانے لگا بُراق نے تیکھی نظروں سے اُس کے گلے کی ہڈی کو دیکھا جو گردن پیچھے کرنے کی وجہ سے اُبھری ہوئی تھی۔

میری اِس منحوس شکل پہ لڑکیاں مرتی ہیں۔ وہ اپنا قہقہہ ضبط کرتا بولا

ایسی شکل دیکھنے پہ لڑکیوں کا مر جانا ہی اچھی بات ہے۔ بُراق نے طنز کرنا ضروری سمجھا

ہاں جیسے اب تمہاری شکل دیکھنے کے بعد میرا دل چاہ رہا ہے ایک چُٹکی زہر کھا کر مر جاؤ۔ وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا اینٹ کا جواب پتھر سا دیا

کہو تو میں منگوا کر دوں؟ بُراق نے پیش کش کی۔

ہاں ضرور پر آجکل ملاوٹ ہر چیز میں زیادہ ہو گئی ہے اِس لیے زہر پہلے تم چکھ کر بتانا کے اصلی ہے یا ملاوٹی اُس کے بعد میں کھاؤں گا ایویں پہلے کھالوں اثر بھی نہ کرے تو اچھا نہیں لگتا نہ اب زہر کھانے کے لیے بھی دل گردہ چاہیے ہوتا ہے نہ۔ وہ اپنی ڈاڑھی کُھجاتا بولا

جانے کا کتنا لو گے؟ بُراق کا صبر جواب دے رہا تھا۔

اِن پیپرز پہ سائن۔ اُس نے کچھ کاغذات سامنے کیے جن کو بُراق نے کچھ قبل پہلے پھینکا تھا

www.novelsclubb.com

تمہیں پتا ہے؟ یہاں میرے آفس کی ہر جگہ پہ کیمرے لگے ہوئے ہیں یہاں میرے کیبن میں بھی تم جو الیگل کام مجھ سے کروانا چاہتے ہو اِس سب کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں پولیس والوں کو دیکھا کر تمہیں اریسٹ بھی کروا سکتا ہوں۔ بُراق ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملائے اُس کو ڈرانے کی خاطر بولا

اور تمہیں پتا ہے؟ یہاں آنے کے قبل میں نے سارے سی سی ٹی وی کیمرا ز آف کر لیے تھے۔اُس نے اب ڈھٹائی کی ہر حد پار کر دی۔

یو۔ بُراق کا صبر جواب دے گیا تھا۔

دیکھو مسٹر آفندی تمہارا اگر وقت قیمتی ہے تو میری زندگی کا ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہے جو میں تم پہ ضائع کر چُکا ہوں اب انسان کی اولاد بن جاؤ اور میرا کہا مانو۔اُس نے ایک کاغذ اُلٹا کر کے اُس کے سامنے کی تو بُراق کی نظر غیر اِرادی طور پہ پڑی تو اُس کے تنے ہوئے تاثرات جانے کیوں ڈھیلے پڑ گئے۔جب کی ہڈی والے شخص کی آنکھوں میں عجیب سی چمک در آئی تھی اُس کا چوڑا سینا اپنی فتح پہ مزید چوڑا ہو گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

گائیز ایک لیٹسٹ نیوز ہے۔دانیال گراؤنڈ میں آتا تیز آواز میں کہہ کر سب کو اپنی جانب متوجہ کر گیا۔

کونسی نیوز؟ چاہت پُر جوش ہوئی۔

ہمارے یونی میں ایک نیو پروفیسر آیا ہے جو ہماری کلاس بھی لے گا وہ بھی بزنس مینجمنٹ کی۔دانیال نے بتایا

اچھا یوں اچانک پر کون ہے وہ پہلے تو کسی نے ایسا کچھ نہیں بتایا۔اُن کی کلاس فیلو نے کہا

اتنا تو خیر مجھے بھی نہیں پتا بس نام معلوم ہوا ابتہاج ملک۔دانیال نے کہا

واؤ نام تو بہت پیارا ہے پر سنائلٹی بھی خوب اچھی ہو گی۔انا نام سننے کے بعد بولی

وہ ہمیں پڑھانے آئے گا تو اُس کی عمر لگ بھگ پچاس سال کے درمیان ہو گی تو تم اب اتنے بڑے عمر کے شخص کی پرسنائلٹی پہ فلیٹ نہ ہو جانا۔دانیال اُس کی بات پہ طنزیہ بولا تو سبھی کا قہقہہ چھوٹ گیا جب کی انا نے خون آشام نظروں سے اُس کو گھورا۔

○ ○

www.novelsclubb.com

ایک بلیک کلر کی خوبصورت کار یونیورسٹی کی گیٹ کے پاس رُکی تو گراؤنڈ میں موجود اپنے دھیان میں مگن اسٹوڈنٹس لڑکے اور لڑکیوں نے چونک کر دیکھا تھا جہاں سے ایک شخص

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بڑے شان سے باہر آیا تھا جو بلو شرٹ کے اُپر بلیک کلر کی واسکٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں فون کان کے پاس رکھتا کسی کے ساتھ بات کر رہا تھا تو دوسرے ہاتھ میں پہنی مہنگی گھڑی میں بار بار وقت دیکھ رہا تھا۔اُس کو دیکھ کر سب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا کوئی پر شوق نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا تو کوئی ستائش بھرے تاثرات سے جب کی کچھ لڑکوں کی آنکھوں میں جلن اور حسد بھرے تاثرات تھے اور کچھ لڑکیوں نے بے ساختہ اپنا دل پکڑ لیا تھا۔جب وہ ہر ایک کی نظروں سے بے نیاز اپنے دُھن میں جا رہا تھا اُس کی اِس بے نیازی نے اُس کی شخصیت مزید وقار نظر آ رہا تھا۔

Who is he?

اُس کے جانے کے بعد ہر کوئی ایک دوسرے سے استفسار کرنے لگا جس پہ سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

So dashing yar.

ایک لڑکی کھوئے ہوئے انداز میں اپنی دوست سے بولی

Uffff Attitude boy

اُس کی دوست اُس کی بات سے متفق ہوتی بولی

Very amazing personality I'm impressed.

وہ تو چلا گیا تھا مگر اب ہر کوئی اُس کے لیے کمنٹ پاس کر رہا تھا جہاں سب لوگ پہلے پڑھائی میں مگن تھے اب آپس میں چہ مگوئیاں کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

○ ○

اندھے ہو؟

مناہل اپنے دھیان میں موبائل اسکرین پہ نظر جمائے آرہی تھی جب اُس کا کسی کے ساتھ زبردست قسم کے ساتھ تصادم ہوا

www.novelsclubb.com

I'm not but, I'm sure That you are blind.

سامنے والا شخص اُس کی بات کے جواب میں طنزیہ بھرے انداز میں بولا تو مناہل جو نیچے گرے اپنے سیل فون کو دیکھ رہی تھی کسی مرد کی خوبصورت گھمبیر آواز سن کر گردن موڑ کر اُس کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔

سفید رنگت ہلکی تراشی ہوئی ڈاڑھی۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے پف سٹائیل دیا ہوا تھا خوبصورت کشادہ پیشانی ذہانت سے بھرپور ہیزل گرین آنکھیں کھڑی ناک سختی سے بھینچے ہوئے عنابی ہونٹ جو شاید سگریٹ پینے کی وجہ سے ہلکے سے براؤن ہو گئے تھے۔ مناہل کے دل نے اُس کو دیکھ کر ایک بیٹ مس کی تھی اُس یاد نہ آیا اُس نے اپنی زندگی میں کب اتنا خوبصورت مکمل مرد دیکھا تھا۔

اگر میرا اور میرے چہرے کا ایکسرا لے لیا ہو تو میرا گرایا ہوا فون اُٹھا کر دے جو آپ کی لاپرواہی کی وجہ سے فرش کو سلامی دے رہا ہے۔ مناہل جو اُس کو دیکھنے میں کھو سی گئی تھی اُس کی سپاٹ آواز سن کر وہ جیسے ہوش میں آئی اُس نے چونک کر نیچے دیکھا جہاں اُس کے فون کے کچھ دوری پہ سمارٹ فون پڑا تھا جس کی اسکرین تھوڑی ڈیمیج بھی ہو گئی تھی۔ اگر اُس کے سامنے کوئی اور کھڑا ہو کر ایسے لہجے میں بات کرتا تو وہ یقیناً اُس کو کھڑی کھڑی سُناتی

مگر سامنے والے میں جانے کیا کشش تھی جو اُس میں انکار یا بحث کرنے کی جُرئت نہیں ہوئی تھی بلکہ خود جُھک کر اپنا اور اُس کا موبائل اُٹھا کر دیا۔

اسکرین تھوڑی ٹوٹ گئی ہے۔ مناہل اپنے اندر دھڑکتے دل کو ڈپٹ کر بولی۔

I know,I'm not blind man.

وہ کھردرے لہجے میں کہتا سائیڈ سے گزرنے لگا جب مناہل نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھا

ایکسکیوزمی واٹ از یور نیم؟

Non of your business.

وہ بنا مڑے دوٹوک لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔ پیچھے مناہل اُس کا ایسا انداز دیکھ کر خاصی حیران ہوئی تھی کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا جو کسی لڑکے نے اُس میں عدم دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہو ورنہ ہر کوئی اُس سے بات کرنے کا بہانا تلاش کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

What a handsome guy.

مناہل بڑبڑاتی اپنے کلاس کی جانب بڑھی۔

تمہیں پتا ہے آج ہمارا نیو پروفیسر آئے گا ابتہاج ملک۔انا نے پر جوش آواز میں مناہل کو بتایا جو کلاس میں بیٹھ تو گئی تھی مگر اُس کے خیالوں کا محو ایک شخص تھا جس سے وہ ہال میں ٹکرائی تھی وہ چاہ کر بھی اپنی سوچیں جھٹک نہیں پا رہی تھی۔

مناہل؟انا نے اُس کو خاموش پا کر بازوں ہلایا تو وہ جیسے گہری نیند سے جاگی۔

ہاں

کیا ہوا؟مناہل ہڑ بڑا کر بولی

تمہیں کیا ہوا ہے کہاں کھوئی ہوئی سی ہو؟انا نے تعجب سے اُس کا رویہ نوٹ کیے کہا کچھ فاصلے پہ ببل چباتی چاہت بھی اُن دونوں کی جانب متوجہ ہوئی۔

Guys keep silence,

ایک لڑکا بھاگ کر کلاس میں داخل ہو کر اتنا کہہ کر سب کو ہاتھ کے اِشارے سے باہر کی جانب دیکھنے کا بولا تو سب کی نظریں کلاس کے داخلی دروازے پہ ٹِک سی گئی تھی لاشعوری طور پہ مناہل کی بھی۔

پوری کلاس میں عجیب سناٹا چھا گیا تھا۔ بھاری بوٹوں کے ٹِک ٹِک کی آواز قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ جیسے ہی پروفیسر کلاس میں داخل ہوا تو سب کی سانس جیسے ساکن ہوئی تھی۔ انا کی منہ پورا کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ چاہت کا چیونگم کھاتا ہلتا منہ ایک پل کو تھم تھا مگر پھر وہ سر جھٹک کر اپنی نظروں کا رخ رجسٹر پہ کر گئی تھی۔ اُس کو دیکھ کر دانیال پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔ مگر اِن سب سے زیادہ غیر حالت کسی کی تھی تو وہ تھی "مناہل" جس کے دل کی دھڑکن چار سو چالیس کی اسپیڈ میں دھڑک رہا تھا اُس کو اپنے پروفیسر کے روپ میں دیکھ کر آنکھیں پوری طرف سے کھل چُکی تھی۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ یہ تو پورا پیکج ہے۔ انا ٹھنی ڈیسک پہ ٹِکائے اُس پہ اپنا گال رکھ کر کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

بڑے بزرگ کہتے ہیں اُستاد ماں باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔اِس لیے اگر اُستاد عورت ہو تو اُس کو ایک ماں کی نظر سے دیکھو اور اگر اُستاد مرد ہو تو اُس کو ایسے دیکھو جیسے سامنے تمہارا باپ ہو۔چاہت نے ایک ہی منٹ میں اُس کے جذبات کا جنازہ نکال لیا تھا۔

شرم کرو۔انا اُس کی بات سن کر جھرجھری لیکر بولا

سیم ٹو یو شرم کرو اُستاد ہے وہ ہمارا چاہے ینگ ڈیشنگ کول پر سنالٹی کا ہے کم ایج کا بھی ہے مگر اُس سے رشتہ ہمارا احترام کا ہے اِس لیے اُس کو ناپاک نیت سے نہ دیکھو۔چاہت نے بھگو بھگو کر طنز کا تیر مارا

تمہارے دل میں اگر تمہارا کزن نہ ہوتا تو یقیناً سب سے زیادہ دیدے پھاڑ کر تم ہی دیکھ رہی ہوتی۔انا نے دانت کچکچا کر کہا تو چاہت نے جیسے ناک سے مکھی اُڑائی۔جب کی مناہل کو ابھی تک اپنی بینائی پہ یقین نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

Assailam o alaikum everyone,

My self Abtehaj malik and today is my first day in this class.

کلاس میں چھائی چہ مگوئیون کو بریک ابتہاج ملک کی گھمبیر آواز نے دیا تھا مگر اُس نے یہ نہیں بتایا کے وہ یہاں پروفیسر کی حیثیت سے ہے۔

خوش آمدید سر۔سب نے ایک آواز میں کہا تو اُس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ سمجھ گیا تھا چاہے وہ اپنا تعارف کسی پروفیسر کی حیثیت سے نا کروائے مگر سب اُس کو جان گئے۔

کیا گوری چٹی چمڑی ہے؟ کیا آواز ہے؟ کیا مسکراہٹ ہے؟ کیا رعبدار باوقار شخصیت ہے؟ سمجھ نہیں آرہا تعریف کس چیز کی کرو۔انا نے اُس کو مسکراتا دیکھا تو بے ساختہ بولی جس پہ چاہت نے اُس کو کہنی مار کر خاموش کروایا کیونکہ اُن کے پروفیسر کی نظریں چاروں اطراف تھی۔

شکریہ بٹ جیسا کے میرا آج پہلا دن ہے تو آپ سب لوگ پلیز اپنا انٹرڈیوس کروائے۔ابتہاج نے کہا سب لوگ ہڑبڑا کر اپنے نام بتانے لگے

میرا نام وقار ہے۔

اور میرا کشمائلا۔۔۔۔

ایک کے بعد ایک بتاتے گئے تو مروتً دانیال بھی اُٹھ کھڑا ہوا اُس کو جانے کیوں اپنا نیا پروفیسر کچھ خاص پسند نہیں آئی تھا پہلے وہ جتنا پر جوش تھا اب اُتنا ہی اُس کا منہ بنا ہوا۔

مائے سیلف دانیال قدوس۔ دانیال اتنا کہتا بیٹھ گیا تھا ابتہاج کی نظر مناہل پہ پڑی جو اُس کو ہی دیکھ رہی تھی نظروں کے تصادم پہ وہ بُری طرح سے ہڑ بڑا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

مناہل اسفندیار۔ مناہل نے بتایا تو اُس نے اِشارے سے بیٹھنے کہا اُس سے اب کوئی اور اُٹھتا انا اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

مائے سیلف انا اور میں کلاس کی جی آر ہوں۔ انا تعارف کے بعد بولی تو دانیال کو زبردست قسم کا کھانسی کا دورا پڑا تھا چاہت کا منہ مارے شاک سے پورا کھلا کا کھلا رہ گیا تھا جس نے جذبات میں آکر لمبی چھوڑی تھی۔ جب کی مناہل کو پچھتاوا ہوا تھا اُس نے کیوں اپنا اتنا پھیکا تعارف کروایا تھا۔

www.novelsclubb.com

نائیس بیٹھ جائے۔ ابتہاج اُس کی بات پہ بولا تو انا مسکراہٹ پاس کرتی بیٹھ گئی۔

کوئی اور سفید جھوٹ نہیں ملا بولنے کے لیے ہمارے کلاس کا جی آر عریش تھا۔ انا کے بیٹھتے ہی چاہت نے اُس کو ملامت کی۔

سی آر بولتی تو سب نے تمہارا نام لینا تھا اِس لیے سوچا عریش تو ہے نہیں کیوں نہ اُس کی کُرسی سنبھالی جائے۔انامزے سے بولی تو چاہت نے تاسف سے اُس کو دیکھا۔

ایکسکیوزمی مس؟ابتہاج کی آواز پہ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جب کی اُس کی نظریں چاہت پہ تھی۔

چاہت کی غیر اِرادی نظر ابتہاج پہ پڑی تو وہ ہڑبڑا گی کیونکہ وہ آنکھوں کے اِشارے سے اُس کو کھڑے ہونے کا بول رہا تھا۔چاہت کو پہلے اپنا وہم لگا تھا اُس نے اپنی جانب اِنگلی کی جیسے ابتہاج سے کنفرم کرنا چاہا۔

جی آپ نے تعارف نہیں کروایا۔ابتہاج نے کہا تو چاہت یکدم کھڑی ہوئی۔

سوری پروفیسر۔چاہت گڑبڑا کر بولی

آپ کا نام سوری ہے؟ابتہاج نے آئبرو ریز کیے تو چاہت نے زور سے نفی میں سر ہلایا

نو نیور میرا نام چاہت آفندی ہے اور میں اِس کی سی آر ہوا ایک مہینہ ہوا ہے سی آر کے رُتبے پہ فائز ہوئے۔چاہت کا لہجہ فخریہ ہو گیا تھا جس کو محسوس کیے ابتہاج ملک کو ہنسی آئی تھی جس کو دبانے کی خاطر اُس نے لب دانتو تلے دبائے تھے۔

مناہل نے اُس کی مسلسل نظریں چاہت پہ محسوس کی تو اُس کے تاثرات پل بھر میں ناگواریت میں ڈھل گئے تھے جب کی اُن سب سے لاتعلق ابتہاج ملک اُن کو اپنے لیکچر اور پڑھانے کے انداز سے آگاہی دے رہا تھا جب کی سب اسٹوڈنٹس اُس کی باتوں سے زیادہ اُس کی آواز کے سحر میں جکڑتے جا رہے تھے جیسے وہ کوئی اُن کو گانا گا کر سُنا رہا ہو۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:45 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 22

Now time is over,

www.novelsclubb.com

ابتہاج کی کلاس کا وقت ختم ہو گیا تو اُس نے پورے کلاس میں نظر پھیرا کر کہا تو اُن سب کا جیسے منہ اُتر گیا۔

تھینک یو سر۔ سب نے ایک آواز میں کہا

مائے پلیز راور ایک آخری بات کلاس کا جی آر اور سی آر میری آفس میں آئے۔ابتہاج ملک انا اور چاہت کو دیکھ کر کہتا کلاس روم سے باہر چلا گیا مگر اُس کی بات پہ چاہت کی تو نہیں البتہ انا کی رنگت پل بھر میں اُڑی تھی۔

یہ کیا ہو گیا ہمیں کیوں آنے کا کہا؟انا گڑ بڑا کر بولی

انسان کو چاہیے اُتنا جھوٹ بولے جتنا وہ اُٹھا سکے بڑی آئی تم کلاس کی جی آر شکل دیکھی ہے۔دانیال نے طنز پہ طنز کیا۔

تم خاموش رہو۔انا نے گھور کر کہا

میں نے تو کہا تھا اِس کو اتنا جھوٹ مت بولو سی آر بولتی تو بھی ٹھیک تھا تو اِس نے کہا اگر یہ سی آر لیتی تو سب میرا نام لیتے بھلا میرا نام کیوں لیتے میں ایک پاسنگ مارکس لینے والی بندی ہوں۔چاہت نے دانیال کا ساتھ دیا۔

ویٹ ویٹ عقل سے پیدل ہو گئی ہو لگتا ہے تم دونوں جی آر تو مناہل ہے اور سی آر عریش ہے۔دانیال کی بات پہ چاہت انا دونوں تو سٹپٹائی ہی تھی مناہل بھی حیران ہوئی تھی کیونکہ ابتہاج کو دیکھنے کے بعد اُس کا دماغ کام کرنے سے انکاری ہو گیا تھا۔

تواناُٹھو تم اور میں چلتے ہیں تم کہنا تم سے بتاتے وقت غلطی ہوئی تھی تم جی آر نہیں بلکہ سی آر ہوں۔ مناہل اپنی جگہ سے اُٹھتی انا سے بولی

پروفیسر نے مجھے اور چاہت کو آنے کا کہا ہے۔انا نے جیسے یاد کروایا

انہوں نے سی آر اور جی آر کو آنے کا کہا ہے۔ مناہل نے جتایا

اُن کی نظر میں تو جی آر میں ہوں اور سی آر چاہت ہے نہ۔انا نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

تو چاہت نے اُن سے جھوٹ بولا یہ بات پروفیسر کو بھی سمجھ آ گئی تھی سب کو پتا ہوتا ہے کے سی آر کا رُتبہ لڑکوں کا ہوتا ہے۔جب کی جی آر تو میں ہوں۔ مناہل نے اپنی بات پہ زور دیا

اگر تمہیں پتا ہے سی آر کا رُتبہ لڑکوں کا ہوتا ہے تو میں کیوں سی آر بن کر اپنی بے عزتی کراؤں۔انا نے منہ بسور کر کہا

میری مانوں جیسے کالج میں مانٹر اینڈ پرفیکٹ ہوتا ہے تم دونوں کہو ہماری کلاس میں بھی یہی ہے نو سی آر اور نو جی آر۔چاہت نے اپنے مفید مشورے سے نوازہ تو دونوں نے اُس کو گھورا

تم دونوں کو پڑی کیا تھی سی آر اور جی آر کا شوشہ چھوڑنے کی انہوں سے جسٹ نام پوچھا تھا۔دانیال۔نے انا کے ساتھ چاہت کو بھی لتاڑا

فرسٹ ایمپریشن از دالاسٹ ایمپریشن میں نے تو بس اُس کہاوت کا مان رکھا کتنا بُرا لگتا پروفیسر کو یہ بات جان کر کے اُن کو جو کلاس ملی ہے اُس میں سب نالائق ہے۔انا نے اپنا بھرم رکھا۔

واٹ ایور مقصود کہاں ہے؟عریش کے بعد تو وہ سی آر ہے نہ۔دانیال سر جھٹک کر بولا

وہ ایک ہفتے کی لیو پہ ہے۔چاہت نے بتایا۔

ٹھیک ہے پھر ہم دونوں چل کر پروفیسر سے بات کرتے ہیں۔انا ہمت کر کے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اور ہاں مجھے نہیں لگتا یہ پروفیسر وہ ہی جی آر اور سی آر رکھے گا جو پہلے والے پروفیسر نے رکھے تھے۔چاہت پر سوچ انداز میں بولی

انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی کوئی اچھی کر لی ہے۔مناہل اُس کی بات پہ تپ اُٹھی۔

الحمداللہ میری شکل بہت سے بھی زیادہ اچھی ہے یقین نہیں آتا خود اپنی شکل آئینے میں دیکھ لو پھر مجھ سے بات کرنا اور میری بات میں کتنی صداقت ہے یہ تو تم دونوں کو تب خود پتا چل جائے گا جب پروفیسر ابتہاج کی آفس میں جاؤ گے۔چاہت نے مناہل کو تپانے والا جواب دے کر اپنے بال جھٹکے۔

آؤ چاہت تب تک ہم کیفے چلتے ہیں۔دانیال زچ کرتی مسکراہٹ انا کی جانب پھینک کر چاہت سے بولا

ہاں چلو۔اور انا تمہیں اب پتا چلے گا پروفیسر ابتہاج ملک فل پکیج ہیں یا کچھ اور۔چاہت دانیال کو جواب دیتی انا کو تنگ کرنے لگی۔

تمہاری جیسی دوست سے اچھا ہے بندے کے پاس کوئی دوست نہ ہو۔انا نے اُس کو گھورا

ڈیئر بیسٹی میں تمہاری زندگی کے ہر میدان میں تمہارے ہمقدم رہوں گی ماسوائے زلت والے میدان میں۔چاہت شاعرانہ انداز میں کہہ کر اُس کو سلیوٹ کرتی کلاس سے باہر چلی گئ۔

○ ○

یہ پروفیسر مجھے بہت مشکوک لگ رہا ہے۔دانیال پر سوچ انداز میں چاہت سے بولا جو سموسہ کھا رہی تھی۔

مجھے تو بڑا ٹیلینٹڈ لگا اور میرے خیال سے وہ پاکستان کا نہیں ہے مطلب تم نے اُس کی اُردو چیک کی بات پہ بات انگلش والا لفظ میکس ہو رہا تھا اور اُردو بھی ایسے بول رہا تھا جیسے انگریزی ہو۔چاہت نے اپنا نظریہ پیش کیا

www.novelsclubb.com

ایک تو تم لڑکیاں ذرہ جو کوئی ہینڈسم لڑکا دیکھو پھر اُس کی وجاہت پہ پھسل ہی جاتی ہو۔دانیال نے اُس کی بات پہ کہا

اوہیلوزیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں چاہت آفندی ہوں میں اور کوئی نہیں پھسلی میں اُس کی وجاہت پہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تخلیق کی تعریف کرنا اچھی بات ہوتی ہے۔

چاہت نے اُس کو گھور کر دانت پیس کر کہا

جو بھی پتا نہیں میں اُس پروفیسر کو کیسے برداشت کروں گا۔دانیال اپنی پیشانی مسلتا بولا

پروفیسر نے کونسا آتے ہی تمہاری گردن پہ چھڑی رکھی تھی جو تم اُس سے اِتنا خار کھا رہے سویٹ بندہ ہے چِل کرو۔چاہت اتنا کہتی سموسوں سے انصاف کرنے لگی۔

کتنا وہ سویٹ بندہ ہے وہ تمہیں ایک دو دن میں پتا لگے گا ابھی تو پہلا دن تھا اُس نے اپنا اچھا ایمپریشن بھی تو دینا تھا۔دانیال نے جتایا۔

کچھ نہیں ہوتا۔چاہت لاپروائی سے بولی۔

○ ○

تو آپ جی آرہیں؟ابتہاج اپنی چیئر پہ ٹیک لگائے مناہل پہ ایک نظر ڈال کر بولا

جی۔مناہل بس یہی بول پائی

اور غالباً آپ نے اپنا تعارف جی آر سے کروایا تھا؟ابہتاج نے ابھی کی انا کو مخاطب کیا

جی پروفیسر کیونکہ میں اِس کی اسسٹنٹ ہوں تو جی آر ٹو ہی ہوئی نہ۔انا نے ایک اور بے تکہ جھوٹ بولا جس پہ دل ہی دل میں مناہل نے خوب گالیوں سے نوازہ

اواسسٹنٹ پھر تو کسی سی آر کی ضرورت ہی نہیں۔ابہتاج ملک نے طنز کیا یا نارمل بات کہی وہ دونوں سمجھ نہیں پائی۔

سر یہ طنز تھا؟انا سے رہا نہ گیا تو پوچھ لیا

نہیں تعریف تھی۔ایک اور طنز جس پہ انا نے خاموش رہنے میں عافیت جانی۔

ویل چاہت آفندی کیوں نہیں آئی نہیں آپ کے ساتھ ؟ابہتاج نے انا سے پوچھا

کیونکہ سر اُس کی زبان اکثر بات کرتے کرتے پھسل جاتی ہے آج بھی پھسل گئی تھی ورنہ وہ کوئی سر آر نہیں وہ تو ہمارا کلاس فیلو مقصود ہے جو ایک ہفتے کی لیو پہ ہے جب کی چاہت پاسنگ مارکس لاتی ہے ہر ٹیسٹ پہ۔جواب انا کے دینے سے پہلے مناہل نے دیا۔

www.novelsclubb.com

میں نے یونی جوائن کرنے ساتھ ہر اُس اسٹوڈنٹس کا تعلیمی رکارڈ چیک کیا تھا جس جس کو میں نے پڑھانا ہے اور اُن میں سے ایک چاہت آفندی کے بارے میں بھی معلوم ہوا پچھلے تین ماہ سے اُن کا تعلیمی رکارڈ بہت اچھا رہا ہے ہر ٹیسٹ میں انہوں نے فرسٹ نہیں تو سیکنڈ پوزیشن لازمی لی ہے جب کی پانچ ماہ سے آپ کا تعلیمی رکارڈ بہت خراب رہا ہے ایک دو ٹیسٹ آپ نے مس بھی کر دیئے ہیں۔ کسی اور پہ طنز کا تیر برسانے سے پہلے انسان اپنی کارکردگی پہ بھی ایک نظر ڈالے تو طنز یہ جیسے گناہ سے بچ ہی جائے گا۔ابتہاج کی بات پہ مناہل کی رنگت زلت کے احساس سے سرخ ہو گئی تھی اُس کو قطعاً اُمید نہیں تھی کے کوئی اُس سے اِس انداز میں بھی کر سکتا ہے۔

اَللّٰہُ اَکبَر یہ تو پُرانہ خاطہ کھول کر بیٹھا ہے کہی سے میرا خاطہ بھی نہ نکل آئے۔انا ایک چور نظر ابتہاج پہ ڈال کر سوچ سکی۔

www.novelsclubb.com

سر کین وی گو؟انا نے اب اِجازت چاہی

یس گو اینڈ مس چاہت کو یہاں بھیجے۔ابہتاج جواب دیتا اپنی نظریں موبائل کی اسکرین کی جانب کی جب کے انا نے سوالیہ نظروں سے مناہل کو دیکھا جس کو ابہتاج کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

کیوں سر؟انا نے بے ساختہ سوال اُٹھایا

Non of your business miss ana.

وہ موبائل فون کی اسکرین سے نظریں ہٹاتا اُس پہ نظریں ڈال کر بولا تو انا کوئی اور بات کیے بنا مناہل کے ساتھ اُس کے آفس سے باہر چلی گئ۔

○ ○

اُٹھو میڈم تمہاری پیشی ہے اب۔انا کیفے آتی چاہت سے بولی جو مگن انداز میں جوس پی رہی تھی۔

میری پیشی؟چاہت سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

ہاں پروفیسر ابتہاج کے آفس جاؤ خود لگ جائے گا پتا۔انا اتنا کہتی تھکن زدہ انداز میں کرسی پہ بیٹھ گئ۔

او کے جاتی ہوں۔چاہت کندھے اُچکا کر کہتی کھڑی ہو گئ۔

آیۃ الکرسی پڑھتی ہوئی جانا۔انا نے پیچھے سے آواز دی جس کو سن کر چاہت نفی میں سر کو ہلاتی ابتہاج کے آفس پہنچی

می آئے کم اِن پروفیسر؟چاہت دروازے کے پاس پہنچ کر اِجازت طلب ہوئی۔

یس کم اِن مس چاہت۔ابتہاج نے اُجازت دی

آپ نے بُلایا تھا؟چاہت نے کہا

جی جب میں نے پہلے کہا تھا تو آپ یہاں کیوں نہیں آئی؟کیا میں اِس کو اپنی انسلٹ سمجھو؟

www.novelsclubb.com

ابتہاج اُس کی جانب دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

نوپروفیسر ایسی کوئی بات نہیں آپ نے جی آر اور سی آر کا کہا تھا اِس وجہ سے میں نہیں آئی ورنہ آپ عمر اور رتبے دونوں میں مجھ سے بڑے ہیں میں کیوں آپ کی انسلٹ کرنے لگی۔ چاہت کی بات پہ ابتہاج ملک کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔

آپ کے گھر میں کون کون ہے؟ ابتہاج کے اِس سوال پہ چاہت اُس کو ایسے دیکھنے لگی جیسے ابتہاج کی دماغی حالت پہ شک ہو۔

جی سر؟ چاہت کو لگا شاید اُس نے غلط سُنا ہو

آپ کے گھر میں کون کون ہے؟ اُس نے اپنا سوال دوبارہ ریپیٹ کیا۔

میرے والدین اور میرے چچا کی فیملی کے بچے دوں کزنز اور ایک میل کزن۔ چاہت نے بتایا

بھائی بہن وغیرہ میں سے کوئی بھی نہیں؟ ابتہاج نے بنا جھجھکے دوسرا سوال کیا

نو سر آیم ون اینڈ اونلی۔ چاہت نے بتایا

آر یو شیور؟ابتہاج نے کہنیاں ٹیبل پہ ٹِکائی چاہت کو اُس کا انداز عجیب لگا مگر اُس نے ظاہر نہیں ہونے دیا

یس پروفیسر۔چاہت نے اعتماد سے جواب دیا۔

اوکے یو کین گو ناؤ۔ابتہاج نے کہا تو چاہت سر ہلاتی اُس کی آفس سے باہر چلی گئ۔جبکہ اُس کے جانے کے بعد ابتہاج نے کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

رونگ انفارمیشن چیک اگین۔دوسری طرف جیسے ہی کال اُٹھالی گئ ابتہاج نے سرد ترین آواز میں کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

موم میں چاہتا ہوں آپ میرے اور علیزے کے رشتے کی بات آگے چلائے۔لنچ کے وقت بُراق نے صلحہ بیگم سے کہا تو وہ حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

بُراق تم جانتے ہو مجھے چاہت پسند ہے۔علیزے بھی بہت اچھی بچی ہے مگر میں نے ہمیشہ چاہت کو تمہاری بیوی کی نظر سے دیکھا ہے۔صلحہ بیگم نے کہا

اور میں کلیئر لی آپ کو یہ بات بتا چُکا ہوں مجھے اُس نان سیریس لڑکی میں ذرہ برابر دلچسپی نہیں۔ بُراق دوٹوک انداز میں بولا

کزن ہے وہ تمہاری۔ صلحہ بیگم کو اُس کو ایسا انداز کچھ پسند نہیں آیا

میں نہیں جانتا کچھ آپ بس کچھ دن کے اندر جائے اور ہماری شادی کی تاریخ فِکس کرے۔ بُراق نے کہا تو صلحہ بیگم خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا۔

○ ○

لنچ کے بعد بُراق دوبارہ سے آفس جانے والا تھا مگر وہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھا تھا اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تبھی اُس نے گیئر شفٹ کے پاس پڑے اپنا سیل اُٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کیا

www.novelsclubb.com

Your dialed number is not responding at the moment,please try again later

دوسری جانب سے کال اُٹھانے کے بعد زچ کرنے کی خاطر کہا گیا۔

اگر تمہاری بکواس ہو گئی ہو تو میں کچھ بولوں؟ بُراق زچ ہوا

ارشاد

ارشاد۔اُس نے فورن سے کہا

کچھ دن بعد میٹنگ ہے میں نے ساری ڈیٹیل ای میل کر دی ہے تمہیں تو وقت پہ آجانا۔

بُراق نے بتایا

اگر مجھے آنا ہوتا سب کچھ دیکھنا پڑتا تو تمہیں پارٹنر کیوں بناتا؟ وِکی نے کہا

میں تمہیں نوکر نہیں۔ بُراق نے غصے سے کہا

بلکل تم میرے نوکر نہیں بلکہ پارٹنر ہو مگر دو پارٹنرز میں اکثر ایک ہائیڈن پارٹنر ہوتا ہے مجھے تم وہ ہی سمجھو۔وِکی نے کہا

www.novelsclubb.com

میں کچھ نہیں جانتا تم بس اپنی منحوس شکل لیکر آجانا آفس۔ بُراق نے کہا

مجھ غریب آدمی کو کیوں تم اِس دنیا کے سامنے ایکسپوز کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے مصنوعی افسردگی سے کہا

ای میل چیک کر لینا۔ بُراق سنجیدگی سے کہتا کال ڈراپ کر گیا۔

اتنا اٹیٹیوڈ تو مجھے اپنے باپ کا بھی نہیں پسند بُراق آفندی تو تمہارا کیسا ہو گا۔ وِ کی ہاتھ میں پکڑے سیل فون کی اسکرین پہ نظر جماتا بڑبڑایا

❤❤❤❤❤❤❤❤

صبارات کے ڈنر کے لیے اچھا سا اہتمام کرنا۔ اسفند صاحب نے صبا بیگم سے کہا

وہ تو ہو جائے گا مگر خیریت؟ صبا بیگم نے پوچھا

ہاں وہ میرے بزنس کے سلسلے میں کچھ لوگ آرہے ہیں فیملی ہی سمجھو۔ اسفند صاحب نے بتایا

اچھا آپ بتا دے کتنے لوگ ہو گے تاکہ میں اُس حساب سے تیاری کرو۔ صبا بیگم بولی

www.novelsclubb.com

تین لوگ اور تین ہم کیونکہ وہ میرا دوست اپنی فیملی کے ساتھ آرہا ہے اِس لیے مناہل سے کہنا ہے وہ تیار ہو جائے اور اچھے سے ملے۔ اسفند صاحب تاکید کرتے چلے گئے تو صبا بیگم مناہل کے کمرے میں آئی۔

مناہل۔

جی موم۔ مناہل جو ابتہاج کے بارے میں سوچ رہی تھی صبا بیگم کی اچانک آمد پہ چونک کر انہیں دیکھا

بیٹا آج ہمارے یہاں فیملی ڈنر ہے تو تیار ہو جانا رات کے کھانے کے وقت وہ آرہے ہیں۔ صبا بیگم نے بتایا

موم میرا کیا کام آپ ڈیڈ سے کہہ دے میں نہیں آسکتی۔ مناہل نے انکار کیا

بُری بات مناہل جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ ورنہ تمہارے ڈیڈ کو بُرا لگے گا۔ صبا بیگم اُس کو ٹوک کر کہتی باہر چلی گئ۔

کیا مصیبت ہے یار۔ مناہل بڑبڑا کر کہتی واشروم میں فریش ہونے کے لیے چلی گئ۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

دیوانہ ہوا

مستانا ہوا

تیری چاہت میں کتنا فسانہ ہوا

تیرے آنے کی خوشبوں

تیرے جانے کا منظر

تجھے ملنا پڑے گا اب زمانہ ہوا

صدائیں سُنو

جفائیں سنو

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

اقرار ہوا تھا

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

www.novelsclubb.com

اقرار ہوا تھا

ہے تمنا ہمیں تمہیں دولہن بنائے۔

تیرے ہاتھوں پہ مہندی اپنے نام کی سجائے۔

تیری لے لیں بلائیں

تیرے صدقے اُتارے

ہے تمنا ہمیں تمہیں اپنا بنائے

عریش خاموش نظروں سے اپنا بنا ہوا اسکیچ دیکھ رہا تھا پاس پڑے فون میں کوئی گانا گا رہا تھا جب کی اُس کی نظریں مسلسل اسکیچ سے ہٹ کر پینٹنگ پہ پڑی جو نامکمل سی تھی اُس کو دیکھ کر عریش گہری سانس بھرتا اُس کی جانب بڑھا اور ہاتھ میں برش پکڑ کر اُس کو مکمل کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

نہیں مشکل ہے وفا

زرہ دیکھو نہ یہاں

تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں

کبھی سُن تو ذرہ

جو میں کہہ نہ سکا

میری دُنیا تم ہی ہو

تم ہی آسرا

دعائیں سنو

سزائیں سنو

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

اقرار ہوا تھا

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

اقرار ہوا تھا

کہانی سُنو

زبانی سُنو

www.novelsclubb.com

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

اقرار ہوا تھا

!!!!!!مجھے پیار ہوا تھا!!

اقرار ہوا تھا۔

پینٹنگ مکمل کرتے کرتے عریش کی وائٹ شرٹ پوری طرح سے رنگین ہو گئی تھی مگر وہ لاپرواہ بیٹھا رہا۔اُس نے دانتوں کے درمیان سے برش نکالا اور ایک تنقیدی نظر پینٹنگ پہ ڈالی جواب مکمل تھی عریش کی آنکھیں اُس کو دیکھ کر مسکرائی۔وہ وہاں سے اُٹھتا آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگا جہاں گالوں پہ بھی ہلکے ہلکے نشان واضع تھے کلرز کے ابھی وہ فریش ہونے کی نیت سے واشروم جانے والا تھا جب اُس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

کون؟ عریش ایک نظر اپنے بکھرے کمرے پہ ڈال کر پوچھنے لگا۔

صاحب میں ہوں نیچے بیگم صاحبہ کھانے پہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ملازمہ نے بتایا

اُن سے کہے وہ کھالے مجھے بھوک نہیں۔ عریش اتنا کہتا واشروم میں گُھس گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیا کر رہی ہو؟ موحد ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی چاہت کے پاس آکر پوچھنے لگا۔

یوٹیوب پہ کیسی تیری خود غرضی کی آخری قسط نہیں آرہی۔ چاہت نے بہت پریشان لہجے میں بتایا تو موحد نے اُس کو گھورا

کیا کرنا ہے لاسٹ قسط کا جب شمشیر مل گیا۔ موحد سر جھٹک کر بولا

ایسے تو نہ مت کہو ساڈا دل کمزور ہے۔ چاہت نے اُس کو ٹوکا

سیکنڈ لاسٹ قسط دیکھ لو لگ جائے گا پتا۔ موحد کندھے اُچکا کر بولا

مجھے لاسٹ دیکھنی ہے اُس کے بعد یونی کا کام کرنا ہے۔ چاہت نے بتایا

www.novelsclubb.com

لاسٹ اپی یوٹیوب پہ نہیں آنے والی کیونکہ وہ سینما میں چلے گی۔ موحد کی بات اُس کے سر پہ کسی بم کی طرف گری

سینما میں کیوں؟ چاہت تقریباً چیخی

اب تم یہ ڈامے کے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر سے پوچھو مجھے کیا پتا۔ موحد نے اُس کو گھورا

ہاں بھئ شمشیر جو تھا آخری اپی تو پھر سینما میں بڑی اسکرین پہ ہی چلے گی پاکستان کو آدھا غریب تو اِن ٹیوی والوں نے کیا ہے۔ چاہت خاصے افسردہ لہجے میں بولی

مہک کو بتاتا ہوں تمہارے نیک خیالات۔ موحد نے اُس کو چڑایا

چھوڑو مہک کو مجھے گرما گرم چائے پِلادو پھر ایک بہت بڑئیاں خبر سُناتی ہوں۔ چاہت نے اُس کو لالچ دی۔

کونسی خبر؟ موحد متجسس ہوا

پہلے چائے۔ چاہت نے بال جھٹک کر کہا

نہیں پہلے خبر۔ موحد بضد ہوا۔

www.novelsclubb.com

یونو ہماری یونی کا پروفیسر چینج ہو گیا ہے۔ چاہت نے پر جوش آواز میں بتایا

تو اِس میں بڑئیاں کیا بات ہے؟ اسکول کالج یونی میں اُستاد بدلتے رہتے ہیں شکر ہے میں چائے بنانے کچن میں نہیں چلا گیا تھا۔ موحد کی بات پہ چاہت کا منہ بن گیا۔

انتہا کے پھوہڑ انسان ہو۔چاہت نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

شکریہ مگر تم سے کم پھوہڑ ہوں۔موحد نے کہا تو چاہت منہ بناتی وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 23

مناہل آناً فاناً تیار ہوتی نیچے آئی تو ڈرائینگ روم سے باتوں کی آواز نے اُس کا دھیان کھینچا۔

مناہل کچھ سوچتی ڈرائینگ روم میں آئی تو وہاں مہمانوں کے ساتھ ابتہاج ملک کو دیکھ کر خاصا خوشگوار حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

آپ؟ مناہل سب کی موجودگی کو فراموش کرتی برائے راست ابتہاج سے مخاطب ہوئی جو اسفند صاحب کے کسی بات کا جواب دے رہا تھا۔

مناہل کے یوں "آپ" لفظ پہ ہر کوئی اُس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟ابتہاج جواُس کو نظرانداز کر گیا تھا مگر مسلسل خود پہ اُس کی نظریں محسوس کیے سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا

کیا تم دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہو؟فیاض ملک نے اندازہ لگایا

جی آپ کو پتا ہے نہ میں نے آج یونی جوائن کیا تھا تو یہ میری اسٹوڈنٹ ہیں۔ابتہاج نے سرسری لہجے میں بتایا جس پہ مناہل کی پوری باچھیں کھل گئی تھی۔

السلام علیکم انکل

السلام علیکم آنٹی۔مناہل جلدی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی مسٹر فیاض اور مسز فیاض کو سلام کرنے لگی توصبا بیگم توصبا بیگم اسفند صاحب خود مناہل کے یوں سلام کرنے پہ حیران ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام۔بیٹا بیٹھو ہمارے پاس۔تحریم بیگم نے سلام کا جواب دینے کے بعد مسکرا کر کہا

شیور۔مناہل اپنے بالوں کو ایک طرف کرتی اُن کے پاس بیٹھ گئی۔

ڈیڈ میرے خیال سے اب مجھے جانا چاہیے کیونکہ میٹنگ کے لحاظ سے جو ڈسکشن ہونی تھی وہ تو ہو چکی اور مجھے کچھ کام بھی ہے۔ابتہاج فیاض صاحب سے بولا

کیوں بیٹا؟ابھی تمہیں یہاں آئے وقت کتنا ہوا ہے میں تو بھئی تم پہ خاصا حیران ہوں کیسے بزنس کے ساتھ ساتھ تم نے یونی بھی جوائن کی ہے وہ بھی ایز آپروفیسر کی جگہ پہ۔اتنی کم عمر میں وہ بھی اتنا سب کچھ تم کیسے ہینڈل کر رہے ہو؟اسفند صاحب اُس کی بات سن کر بولے۔

تیس سال کا ہوں میں اور یہ اتنی کم اج نہیں۔ابتہاج سنجیدگی سے بس یہ بولا

آپ کو دیکھ کر مجھے لگتا نہیں کے تیس سال کے ہیں۔مناہل نے کہا تو ابتہاج اُس کی جانب متوجہ ہوا

ضروری تو نہیں جو آپ کو لگے وہ درست ہو۔ابتہاج کی بات پہ مناہل کے چہرے کی رنگت فق ہوئی تھی۔

سوری بیٹا دراصل ابتہاج کو مذاق کرنے کی عادت ہے۔تحریم بیگم نے مناہل کو خاموش ہوتا محسوس کیا تو مسکرا کر کہا

اِٹس اوکے میں نے ویسے بھی مائینڈ نہیں کیا۔ مناہل زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی

بہت پیاری بچی ہو۔ تحریم بیگم اُس کے واری صدقے ہوئی۔

ابتہاج آئے میں آپ کو اپنا گھر دیکھاتی ہو۔ اسفند صاحب اور فیاض صاحب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تو مناہل نے سیل فون میں مصروف ابتہاج سے کہا

ابتہاج؟ مناہل کے یوں "ابتہاج" کہنے پہ اُس نے آئبرو ریز کیے

جی ابتہاج نہ تو ہم یونی میں ہے اور نہ یہاں آپ میرے پروفیسر تو میں آپ کا نام لے سکتی ہوں۔ مناہل نے مسکرا کر کہا

اوکے بٹ تھینکس مجھے گھر نہیں دیکھنا کیونکہ آئے ایم گیٹنگ لیٹ مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔ ابتہاج نے کہا

www.novelsclubb.com

اِس وقت آپ کو کیا کام ہے؟ آپ کے والدین بھی تو یہاں ویسے بھی ڈنر بھی نہیں لگا۔ مناہل کو اُس کا یوں بار بار انکار کرنا پسند نہیں آیا۔

اور میرے والدین Non of your business میرا اِس وقت کیا کام ہے؟ یہاں ہیں کیونکہ وہ کسی ڈیل کی وجہ سے موجود ہیں جبکہ میرے پاس اور بھی بہت کام ہوتے ہیں۔ابتہاج سنجیدگی دو ٹوک بولا

non of your business

کیا یہ آپ کا تکیہ کلام ہے؟اور آپ اتنا روڈ کیوں ہو رہے میرے ساتھ۔؟ مناہل نے بلآخر پوچھ لیا۔

میرا تکیہ کلام جاننے میں آپ کو انٹرسٹ نہیں ہونا چاہیئے دوسری بات میں آپ سے روڈ کیوں ہو گا؟اگر میں روڈ ہوں تو آپ کیا چاہتی ہیں میں آپ سے پیار بھرے لہجے میں بات کروں؟آپ کو میٹھی میٹھی نظروں سے تکا کروں؟

If you want to like that then I'm sorry because I'm not interested,whatever you wants to me .

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تو مناہل کے چہرے کی رنگت پل بھر میں سرخ ہوئی تھی اُس کو ذرہ برابر اندازہ نہیں تھا ابتہاج اُس کی بات کے جواب میں یوں اپنے منہ پھٹ ہونے کا اظہار کرے گا۔

You are very out spoken .

مناہل نے طنزیہ لہجے میں اُس کی تعریف کی۔

I know but thank you.

ابتہاج کو جیسے رتی برابر فرق نہیں پڑا۔

ضروری نہیں ہوتا جو دل میں آئے بول لیا جائے کبھی کبھی چپ رہنا بھی اچھی بات ہوتی ہے کیا پتا آپ کی باتوں سے کسی کی دل آزاری ہو رہی ہو۔ مناہل نے کہا

www.novelsclubb.com

فرسٹ آف آل میں منافق نہیں جو دل میں کچھ ہو اور زبان سے کچھ اور بیان کرو۔ اور کیا میری باتوں سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہے؟

If you say yes.then my words about you why?

یونو وائے؟ بکاز ہمارے درمیان ایسا کوئی ریلیشن شپ نہیں جو اگلے کی بات ہمیں ہرٹ کرے یا ہم زیادہ فیل کرے۔ابتہاج کی بات نے مناہل کو کشمش میں مبتلا کر دیا سامنے والا شخص اپنی باتوں میں عجیب طریقے سے اُس کو کنفیوز کر رہا تھا وہ سمجھ نہیں پائی وہ کیا جواب دے۔ کیونکہ اُس کی عام انداز میں کہے جانے والی بات بھی اُس کو کسی طنز کے تیر سے کم نہیں لگ رہی تھی وجہ اُس کا اُردو میں انگلش کا تڑکا لگانا تھا۔

کیا بنا ریلیشن شپ کے کسی کی بات ہمیں ہرٹ نہیں کر سکتی؟ مناہل نے پوچھا

نوپ۔ کیونکہ ہر آیا گیا اُس قابل نہیں ہوتا کے ہم اُس کی باتوں کو سر پہ سوار کرے۔اُس کو سوچے اور ایسا کرتے کرتے ہم ہرٹ ہو جائے۔ابتہاج نے کندھے اُچکائے

اگر کبھی کوئی اجنبی دل کے قریب ہو جائے اور اُس کی باتیں ہمیں بُری لگے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ مناہل کو اُس سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا اُس کی آواز کسی صحر میں جکڑتی محسوس ہو رہی تھی وہ اُس کو بس سننا چاہتی تھی اُس کو ابتہاج ملک کا بات کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

اُس کے دو حل ہیں میرے پاس۔ابتہاج نے کہا

کیا؟ مناہل متجسس ہوئی۔

یاتواپنے دل کا علاج کرواؤ۔یا پھر اُس کی باتیں سامنے والے کے منہ پہ مارو۔ابتہاج کے حل سن کر مناہل کا جوش بھک سے اُڑا تھا وہ عجیب نظروں سے ابتہاج کو دیکھنے لگی جو اپنا کوٹ جھاڑتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا تھا وہ شخص؟

کیا ظاہر کرنا چاہتا تھا اپنی باتوں سے؟

یہ بات مناہل کو سمجھ نہیں آئی۔پر جو سمجھ آیا تھا وہ یہ بات تھی کے ابتہاج ملک کے دل تک رسائی پانا اتنا آسان کام نہیں یہ ایک بہت مشکل مرحلہ تھا۔مرد خوبصورت عورتوں کے طلبگار ہوتے ہیں مگر ابتہاج اُس کو حُسن پرست نہیں لگا پھر جانے وہ کیا بات تھی جو ابتہاج ملک کی کمزوری تھی؟جانے وہ کیا بات ہو گی؟جس سے ابتہاج ملک زِیر ہو گا۔

یہ سب وہ باتیں تھی جو مناہل کے لیے جاننا بے حد ضروری ہو گئی تھی اُس کو ابتہاج ملک کی طلب بننا تھا۔اُس کے اندر خواہش جاگی تھی کے وہ ابتہاج ملک کو زیر کرے جو ہونا تھا بھی یا نہیں۔مگر اُس کو ایسا کرنا تھا اور یہ اُس نے خود سے عہد کر لیا تھا۔

آج چاہت کا برتھ ڈے تھا وہ صبح اُٹھی تو سب نے اُس کو برتھ ڈے وِش کرنے کے ساتھ تحفہ دیا تھا جس کو مسکرا کر اُس نے قبول کیا تھا۔ مگر علیزے نے جھوٹے منہ اُس کو برتھ ڈے وِش کرنا گنوارہ نہیں کیا تھا۔

اچھا امی میں یونی جا رہی ہو۔ چاہت ناشتے سے فارغ ہوتی اپنا بیگ اٹھاتی مریم بیگم سے بولی

آج تو یونی نہ جاؤ ٹریک دینی ہے تم نے برتھ ڈی کی۔ عزہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

ہیں ہیں ہیں کیا کہا؟ میں ٹریک دوں یا تم سب مجھے دو میری برتھ ڈے مشکل سے سال میں ایک بار تو آتا ہے محض چوبیس گھنٹوں کے لیے۔ عزہ کی بات پہ چاہت حیرانگی کی انتہا کو چھو کر بولی۔

اوبی بی سب کا برتھ ڈے سال میں ایک بار آتا ہے وہ بھی محض چوبیس گھنٹوں کے لیے۔

www.novelsclubb.com

موحد اُس کی بات پہ طنزیہ بولا

ہاں تو وہی تو میں بول رہی میں کیوں ٹریٹ دوں تم سب دو مجھے ابھی تو یونی جا رہی ہوں واپسی پہ کسی کو چھوڑوں گی نہیں چُن چُن کر سب سے ٹریٹ لوں گی۔ چاہت نے سب کو اپنے عزائم بتائے۔

پہلے تو کیک تو کھلاؤ پھر لیناٹریک۔ عزہ نے منہ بنا کر کہا

وہ بھی میں کھیلاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے جس کا برتھ ڈے وہ وہ کیک کھیلائے جب کی کھیلانا تو تم سب کو چاہیے۔ چاہت فُل لڑاکا انداز میں بولی

یونی جاؤ ہمارا دماغ خراب مت کرو۔ موحد نے اُس کو باہر کا راستہ دیکھایا

بڑے ہی کوئی کنجوس کزنز ہیں میرے۔ چاہت منہ بنا کر کہتی جانے لگی۔

تم تو بڑی جیسے سخی شہباز قلندر ہو۔ موحد نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

سخی شہباز قلندر کی کزن ہوتی تو غالباً سخی ہوتی مگر تم لوگوں کی کزن ہوں اِس لیے یقیناً کنجوس ہو۔ چاہت نے جواب دینا ضروری سمجھا

اگر سخی شہباز قلندر کی کزن ہوتی تو اِس وقت قبر میں ہوتی۔ عزہ ہنس کر کہتی موحد کے ہاتھ پہ ہاتھ مار تالی ماری تو چاہت نے دانت کچکچائے

تم لوگوں کی کزن ہوں اِس لیے فلوقت قبر سے کوسو دور ہوں۔ چاہت جواب دیتی جلدی سے دروازہ عبور کر گئی۔

ooooooooooooooo، o o o o

تم؟چاہت باہر آئی تو عریش کو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا پایا تو اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی جو بلیو ڈھیلی گول گلے والی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھا بال بے ترتیب سے ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے جبکہ آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح عینک پہنی ہوئی تھی۔

Happy birthday Chahat,

جواب میں مسکرا کر اپنی عینک ٹھیک کیے عریش نے بس یہ کہا

آآہ تمہیں یاد تھا؟چاہت خوش ہوئی۔

بلکل یاد تھا یہ تمہارا کیک اور یہ تمہارا گفٹ۔عریش اپنی گاڑی کا فرنٹ سیٹ کھول کر پیک شدہ کیک اور گفٹ نکال کر اُس کی جانب بڑھا کر بولا

www.novelsclubb.com

اِس کی ضرورت نہیں تھی تم آئے برتھ ڈے وِش کیا یہی بہت تھا۔چاہت کو ٹھیک نہیں لگا تو کہا

وی آر فرینڈز چاہت اور فرینڈ شپ میں ایسے فارمل نہیں ہوا جاتا۔عریش نے کہا

تھینکس ویسے اِس میں کیا ہے؟ چاہت گفٹ اُس کے ہاتھ میں لیکر دیکھ کر پوچھنے لگی۔

کھول کر دیکھ لو۔ عریش نے کہا

ابھی؟ چاہت کنفرم کرنا چاہا

ہاں۔ عریش نے کہا تو چاہت کندھے سے بیگ اُتار کر نیچے رکھنے لگی تو عریش نے بیگ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔ جب کی چاہت گفٹ کا ریپر کھولتی تجسس کا شکار تھی۔

ٹیرس پہ کھڑی علیزے خاصی دلچسپ نظروں سے اُن دونوں کو دیکھتی ویڈیو ریکارڈ کر رہی تھی اُس کے ہونٹوں پہ شیطانی قسم کی مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔

یہ؟ چاہت نے گفٹ کا پیکٹ کھولا تو اُس میں سیل فون کا نیو لیٹسٹ ماڈل دیکھ کر حیرت سے عریش کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تم نے ایک دفعہ بتایا تھا کے تمہارا سیل فون ٹوٹ گیا ہے تو میں نے تمہیں سیل فون گفٹ کروں کیونکہ اُس کے بعد میں نے تمہارے پاس کوئی فون نہیں دیکھا تھا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس کو بتانے لگا

وہ سب تو ٹھیک ہے عریش مگر یہ بہت ایکسپینسو ہے میں یہ نہیں لے سکتی تم سے۔چاہت ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی۔

تحفے کی قیمت نہیں دینے والے کا خلوص دیکھا جاتا ہے۔عریش نے کہا تو وہ لاجواب ہوئی۔

کیک کٹ کرے لان میں؟چاہت پر جوش آواز میں اُس سے کہا

آنہیں یہ میں تمہارے لیے لایا تو چاکلیٹ کیک تمہیں پسند ہوتا ہے نہ اور اگر تم کیک کٹ کروں گی تو یونی میں تمہاری پہلی کلاس مس ہو جائے گی۔عریش نے کہا تو چاہت نے بے اختیار لب دانتو تلے دبائے

اونو پہلی کلاس تو پروفیسر ابتہاج ملک کی ہے اور اگر میں لیٹ گئی تو یقیناً اُس نے مجھے کلاس میں داخل نہیں ہونے دینا۔چاہت اپنی عقل پہ ماتم کرتی اُس کے ہاتھ سے بیگ لیکر بولی۔

www.novelsclubb.com

ابتہاج ملک کون؟عریش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہمارے نیو پروفیسر ہے کل سے جوائن کی ہے یونی۔چاہت نے بتایا

اوکے چلو پھر میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔عریش نے پیش کش کی۔

آر یو شیور اگر تمہیں مسئلہ نہ ہو تو پلیز کیونکہ گھر میں شاید ڈرائیور بھی نہیں اور سو سوری میں نے تمہیں گھر میں آنے کا بھی نہیں کہا جبکی تمہیں پہلی بار آئے ہو۔چاہت کو اچانک خیال آیا تو شرمندہ لہجے میں کہا

کوئی بات نہیں تم آؤ بیگ اور یہ سب مجھے دو میں پچھلی سیٹ پہ رکھ دیتا ہوں۔عریش نے عام انداز میں کہا

تھینک یو اینڈ یو نو یو آر سو کیوٹ۔چاہت نے مسکرا کر کہا

Don't buttering me anymore.

عریش نے سر جھٹک کر کہا

تمہاری انگلش سن کر مجھے پروفیسر ابتہاج ملک کا خیال آرہا ہے وہ بھی سیم ایسی لینگویج یوز کرتے ہیں اور تمہیں پتا ہے اب جو کوئی بھی ایسے بات کرتا ہے تو مجھے اُن کا خیال آتا ہے کیونکہ ایک دن میں انہوں نے پیور اُردو میں ایسی انگلش میکس کی ہے کے کیا بتاؤں۔عریش نے ڈرائیونگ کرنا شروع کی تو چاہت پٹر پٹر بولنا شروع ہو گئ۔

انگلش ٹیچر ہیں؟عریش نے پوچھا

ہو گا وہ بھی کوئی پیریڈ اُن کا مگر ہمیں تو بزنس مینجمنٹ کا سبجیکٹ پڑھانا ہوتا ہے ان کو تم اُن سے ملو نہ سچی ایمپریس ہو جاؤ گے کیا ڈولے شولے ہیں اُن کے اور تو اور شرٹ واسکٹ بھی کافی فٹنگ میں پہنی ہوئی تھی جس وجہ سے وہ مزید نمایاں ہوتے ایک ہی دن میں پوری یونی کی لڑکیاں اُن کی وجاہت پہ مر مٹی ہیں سوائے میرے۔ چاہت نے اُس کی معلومات میں اُضافہ کیا۔

تم جیسے تعریف کر رہی ہو لگ تو یہی رہا جیسے تم بھی ایمپریس ہوئی ہوں۔ عریش اُس کی بات سن کر بولا

ایسا ویسا ایمپریس نہیں ہوئی اچھا والا ہوئی ہوں لائیک وہ میرے پروفیسر ہیں احترام کا رشتہ ہے ہمارے درمیان اُس لحاظ سے۔ چاہت نے اپنی بات کا مطلب سمجھانا چاہا تاکہ وہ غلط نہ سمجھ لے۔

www.novelsclubb.com

اتنا کیا ہے اُن کی؟ عریش اُس کی بات سن کر مسکرا کر پوچھنے لگا۔

ڈونٹ نو بٹ اندازً بتاؤ تو براق کی ایج جتنا ہو گا بُراق اِس سال ماشااللہ سے تیس سال کا ہو جائے گا مگر دلچسپ بات یہ ہے کے وہ دونوں تیس سال کے نہیں لگتے۔چاہت اپنی بات کے اختتام پہ خود ہی ہنس پڑی۔

اچھا۔عریش بس یہی بول پایا

ہاں ہائیٹ میں تم سے ایک یا تین انچ بڑا ہو گا مگر تمہارے ڈولے شولے نہیں اُن کے بہت ہیں و گرنہ اگر تم دونوں کو ساتھ کھڑا کیا جائے تو پہچان مشکل ہو گی۔چاہت اب غور سے عریش کو دیکھ کر اُس کو بتانے لگی۔

برتھ پارٹی پلان ہیں یونی میں؟عریش نے بات کا رخ دوسری جانب کیا

آئے ہیو نو آئیڈیا۔چاہت نے منہ بنا کر بتایا تو عریش نے سر اثبات میں ہلانے پہ اکتفا کیا۔باقی کا سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔عریش نے یونی کے پاس گاڑی روکی تو چاہت نے مسکرا کر اُس کا شکریہ ادا کیا

نو مینشن۔عریش نے کہا تو چاہت سیٹ بیلٹ کھولتی گاڑی سے اُتری۔ابھی عریش گاڑی کو واپس موڑتا جب اُس کی نظر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ پڑی جہاں چاہت کا بیگ اور کیک

دونوں وہاں پڑا تھا اور چاہت بنا بیگ کے یونی میں جا رہی تھی۔ چاہت کی عقل پہ اُس نے مسکرا کر اپنا سر نفی میں ہلایا۔

یہ تو لیتی جاؤ۔ عریش نے اپنا ہاتھ پچھلی سیٹ کی طرف بڑھا کر کیک اور بیگ اُٹھا کر گاڑی سے باہر نکل کر اُس کو آواز دی تو چاہت نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

ونس اگین تھینک یو تمہارا دیا ہوا تحفہ بیسٹ تھا اور یہ دیکھو میری عقل بنا کتابوں کے یونی جا رہی ہوں۔ چاہت مسکرا کر کہتی اپنی عقل پہ ماتم کرنے لگی۔

تبھی وہاں ٹھیک عریش کی گاڑی کے ساتھ مناہل نے اپنی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

میں چلتا ہوں۔ عریش نے کہا جب کی چاہت بنا یہاں وہاں دیکھتی یونی کے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عریش؟ عریش ابھی ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھنے والا تھا جب مناہل جلدی سے اپنی گاڑی سے باہر آتی اُس کو آواز دینے لگی۔ مناہل کے برتھ ڈے کے بعد اُن کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

مناہل کی پُکار پہ عریش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا مگر اُس کے سپاٹ تاثرات دیکھ کر مناہل بُری طرح سے کنفیوز ہوئی تھی۔

ہائے۔ مناہل کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو "ہائے" کہا

بائے۔ عریش سرد سپاٹ انداز میں کہتا گاڑی میں بیٹھ کر زن سے اُس کو بھگا گیا۔ پیچھے مناہل ہکا بکا پلٹ کر دھول اُڑاتی اُس کی گاڑی کو دیکھنے لگی۔

Weird person,

Weird behaviour,

مناہل تنک کر بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤

یہ کیا تھا؟علیزے نے چاہت کی اور عریش کی بنائی ہوئی ویڈیو بُراق کو سینڈ کر دی تھی جس کے ٹھیک پانچ منٹ بعد بُراق اُس کو کال کرتا سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

تم نے نہیں دیکھا کیا؟علیزے نے مصنوعی حیرت کا اظہار کیا

دیکھا تبھی پوچھا۔ بُراق ک لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

چاہت کالور ہے چاہت اُس سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیوں نہ ہم اُس کے لیے آسانی پیدا کرے چچا جان کو بتا کر اُن کو راضی کر کے۔علیزے نے کہا تو بُراق نے سختی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

تمہیں کب سے چاہت کی اتنی فکر ہونے لگی؟اور تم سے کس نے کہا وہ اُس کا لور ہے؟ بُراق سرد لہجے میں اُس سے بولا

ابھی کسی کے کہنے کی ضرورت ہے؟علیزے طنزیہ انداز میں بولی تو بُراق نے اپنا سر جھٹکا لک بُراق میں اُس کے لیے کیا آسانیاں نہیں چاہتی تھی یا مجھے کبھی اُس کی فکر نہیں ہوئی تم یہ بات رہنے دو ابھی اِس بات پہ غور کرو کے وہ جس طرح سے چاہت کو دیکھ رہا تھا جس انداز میں اُس کو برتھ ڈے وِش کیا اُس کا بیگ تھاما اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اُس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے نہ کے وہ دونوں ایک دوسرے کو لائیک کرتے ہیں تم نے وہ لڑکا دیکھا کتنا گُڈ لُکنگ تھا؟اور امیر بھی لگ رہا تھا تو کسی کو کیا اعتراض ہونا ہے۔علیزے کی باتیں بُراق کو جانے کیوں طیش دلا رہی تھی۔

وہ جسٹ فرینڈز بھی ہو سکتے ہیں اور اُن کا کوئی جوڑ نہیں بن رہا۔ بُراق کا دل بار بار علیزے کی بات پہ انکاری ہو رہا تھا۔

جوڑ کیوں نہیں کوئی؟ علیزے کو اُس کی بات عجیب لگی۔

تمہاری دور کی نظر شاید کمزور ہے وہ لڑکا جو بھی چاہت سے بڑا ہے ایج ڈفرنس ہیں۔ بُراق کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو کہا

وہ فرینڈز نہیں ایک یونی میں پڑھتے ہیں لڑکے کا نام عریش اشرف ہے مطلب ایک ایج کے ہیں میری قریب کی اور دور کی نظریں دونوں ٹھیک ہیں۔ علیزے نے جیسے جتایا

مجھے نہیں لگتا۔ بُراق بس یہ بولا

تمہارے لگنے سے کیا ہوتا ہے بُراق جلد چاہت خود اپنا ریلیشن شپ ایکسپوز کرے گی۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے جیسے اُس کی بات کا مذاق اُڑایا تو بُراق نے بنا کچھ اور کہے کال ڈراپ کر دی۔ وہ بار بار ایک ہی ویڈیو دیکھنے لگا جو علیزے نے اُس کو سینڈ کی جانے کیا تھا؟ جو اُس کو کھٹک رہا تھا اُس کو لڑکے سے اچھی ویبز نہیں آ رہی تھی کچھ تو تھا جو غلط تھا مگر بُراق کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا تھا؟ اُس نے عریش کے چہرے پہ ویڈیو کو اسٹاپ کیا اور زوم کر کے غور سے اُس کو

دیکھنے لگا۔سب نارمل تھا بُراق کو فیل ہوا مگر نارمل ہو کر بھی کچھ نارمل نہیں تھا اُس کو عریش کی مسکراہٹ عجیب لگی۔عینک میں چُھپی آنکھیں۔بُراق نے مزید عریش کے چہرے کو زوم کیا۔

یہ لڑکا مجھے مشکوک کیوں لگ رہا ہے؟میں تو جانتا بھی نہیں اِس کو پھر کیوں مجھے اِس کے نارمل تاثرات خطرناک لگ رہے ہیں؟بُراق عریش کی جانب دیکھتا اپنی کنپٹی دبانے لگا پھر کچھ سوچ کر اُس نے ریسیور اُٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔

میرے کیبن میں آؤ۔بُراق اتنا کہتا کال کٹ کر گیا

یس سر آپ نے بُلایا۔کچھ ہی منٹ بعد ایک لڑکا اُس کے کیبن میں داخل ہوا۔

نوریز یہ لڑکا ہے نام اِس کا عریش اشرف ہے مجھے آج شام تک اِس کی ساری انفارمیشن چاہیے کون ہے؟کیا کرتا ہے؟کس لوگوں سے اِس کی دوستی ہے؟کونسی جگہ پہ یہ بار بار جاتا ہے اِس کی ہر ایکٹویٹی مجھے جاننی ہے۔ہر ایک خبر۔بُراق ویڈیوں سے عریش کی تصویر بناتا سامنے کھڑے لڑکے "نوریز سے بولا

اوکے سر آپ کا کام ہو جائے گا۔نوریز غور سے عریش کو دیکھ بُراق سے بولا

گُڈ گو جتنی جلدی ہو سکے معلومات میرے سامنے پیش کرو۔ بُراق نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا کیبن سے باہر چلا گیا۔ جب کی اُس کے جانے کے بعد بُراق نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا اُس کا دماغ بہت سی سوچوں میں اُلجھ سا گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 24

ہیپی برتھ ڈے چاہت۔ چاہت اپنے کلاس میں آئی تو سب نے اُس کو برتھ ڈے وِش کیا۔

تھینک یو اور میرا گفٹ؟ چاہت نے دانتوں کی نمائش کیے کہا تو سب نے مسکرا کر کچھ نہ کچھ اُس کی طرف بڑھایا

www.novelsclubb.com

ہیپی برتھ ڈے۔ انا بھی اُس کے گلے مل کر برتھ ڈے وِش کیا۔

تھینک یو۔ چاہت نے مسکرا کر کہا

اب کیک کھیلاؤ خالی تھینک یو سے کام نہیں چلے گا۔انا نے ثبوت دیا کے وہ بھی اُس کی دوستی ہے۔

شرم کرو یوں منہ پھاڑ کر کیک مانگ رہی ہو پروفیسر زابتہاج آتے ہی ہو گے۔چاہت نے اُس کو شرم دِلانے کی ناکام کوشش کی۔

اُن کی گاڑی نہیں ہے شاید آج وہ نہ آئے۔مناہل کلاس میں داخل ہوتی مایوس لہجے میں بولی

کوئی نہیں ہم بورڈ پہ بڑوں حرفوں میں ہیپی برتھ ڈے چاہت لکھتے ہیں۔دانیال چاہت کو دیکھ کر اپنے ہاتھ میں مار کر لہرا کر بولا

میرے پاس کیک ہے اُس کو کٹ کرتے ہیں تم کنجوسوں سے تو مجھے کیک کی توقع نہیں۔چاہت نے عریش کا دیا ہوا کیک ظاہر کیے اُن سب سے کہا

ویٹ

ویٹ

نیو فون کس نے دیا بہت مہنگا لگ رہا ہے۔انا کی نظر اُس کے موبائل پہ پڑی تو اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا

عریش نے اور یہ کیک بھی اُس کا دیا ہوا ہے۔چاہت اُس کو جواب دیتی کیک ڈائیس پہ رکھنے لگی۔

اتنا مہنگا تحفہ عریش نے تمہیں کیوں دیا؟مناہل انا کے ہاتھ سے سیل فون لیتی دیکھ کر چاہت سے بولی

دوست ہوں میں اُس کی اِس لیے۔چاہت نے بتایا تو تو مناہل کبھی اُس کو دیکھتی تو کبھی اُس کے سیل فون کو۔

حیرت ہے بھئی اتنا مہنگا گِفٹ دیا کیک دیا یونی بھی ڈراپ کر گیا۔مناہل آہستہ آواز میں بڑبڑائی جو پاس کھڑی انا نے بخوبی سُن لیا۔

www.novelsclubb.com

عریش ہر ایک کو ایسے ہی گفٹ دیتا ہے اِس میں اتنا حیران ہونے والی کوئی بات نہیں۔انا نے کہا تو مناہل نے کوئی جواب نہیں دیا

تمہیں کیک رکھنے کے لیے یہ ڈائیس ملی تھی؟دانیال نے اُس کو گھور کر کہا

ہاں نہ ایسا لگ رہا ہے جیسے پانچ منزلہ کیک ہے۔چاہت کی بات پہ دانیال عش عش کر اُٹھا

پانچ منزلہ کیوں دس منزلہ کیک ہے۔دانیال نے طنزیہ کہا تو چاہت نے منہ بنایا۔

ویسے اچھا لگ رہا ہے مگر ڈائیس پہ تھوڑا عجیب بھی لگ رہا تم اپنی سیٹ پہ رکھو یہاں سے کب کیک گر جائے پتا بھی نہیں چلے گا۔مناہل اتنا کہتی کیک وہاں سے اُٹھا پاس والی سیٹ پہ رکھی۔

موم بتی ہے کسی کے پاس؟انا نے پوچھا

تمہارے پاس ہے؟دانیال نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا

نہیں۔انا نے بتایا

تو باقیوں کے پاس کیسے ہو گی موم بتی۔دانیال نے کی بات پہ انا تپ اُٹھی۔

www.novelsclubb.com

تم اگر خاموش رہتے تو بل نہ آجاتا مگر مچھ۔انا اُس کو نیا نام دیتی ہوئی دانت پیس کر بولی

تم خود کیا ہو تیلاب میں موجود مردہ مچھلی۔دانیال نے حساب بے باک کرنا لازمی سمجھا

میرا دما

یار بس کرو یہ بتاؤ میں کیک کٹ کیسے کروں نائیف نہیں ہے۔چاہت نے اُن سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تو پوری کلاس کا منہ لٹک گیا

حد ہے سب کو پتا تھا چاہت کی برتھ ڈے کا تو کوئی کیوں نہیں لایا کچھ۔انا نے کمر پہ ہاتھ رکھ کر کہا

تم کیوں نہیں لائی؟ ویسے تو بڑا کہتی ہو میری دوست میری دوست۔دانیال نے اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھا

تم اب میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو۔انا نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اُس سے کہا

اوریئلی تمہارے صبر اگر جواب دے گا تو کونسا تم نے دُنیا کو اِدھر سے اُدھر کرنا ہے۔

دانیال نے طنزیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو چاہت نے اپنا ماتھا پیٹا

دُنیا کا تو پتا نہیں تمہارا حشر ضرور اِدھر کا اُدھر کرنا ہے پھاپے کٹنی نہ ہو تو۔انا کھا جانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو پوری کلاس کی ہنسی چھوٹ گئ۔

What's going on?

دانیال جوابی گولا باری کرنے والا تھا جب اچانک ابتہاج ملک کی سرد آواز پہ وہ جو ایک دائرے میں کھڑے ہوئے تھے جلدی سے اپنی سیٹ پہ آکر بیٹھے جیسے پہلے کچھ ہو ہی نہیں رہا تھا۔اگر سامنے کوئی کھڑا تھا تو وہ چاہت تھی جو کبھی اپنے دغا باز کلاس فیلوز کو پلٹ کر دیکھتی تو کبھی اپنی دوست انا کو جو سرے سے ہی اُس کو نظر انداز کر گئی تھی۔چاہت نے ایک منٹ میں ہزار گالیوں سے اُس کو نواز کر گردن موڑ کر زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے ابتہاج ملک کو دیکھا جو سنجیدگی سے اُن سب کو دیکھ رہا تھا۔

Welcome to our class professor,

چاہت کے شیطانی دماغ نے جلدی سے بہانا سوچ کر کیک ابتہاج کے سامنے کر کے مسکرا کر اُس کا ویلکم کیا تو مناہل کو یکدم کھانسی کا دورہ پڑا تھا جبکہ انا اور دانیال نے داد دیتی نظروں سے چاہت کی پشت کو دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

Again,welcome?

ابتہاج ملک نے طنزیہ پوچھا یا نارمل چاہت کو سمجھ نہیں آیا۔

Not again professor,because yesterday was we not celebrating the

چاہت جلدی سے توڑ موڑ کر الفاظ ادا کر رہی تھی جب ابتہاج ملک نے بیچ میں اُس کو ٹوکا

Miss chahat Afandi,today is not my birthday and

ابتہاج ملک اپنی بات درمیان میں کاٹ کر بورڈ کی جانب اِشارہ کیا جہاں کچھ دیر پہلے دانیال نے بڑے حرفوں سے،ہیپی برتھ ڈے چاہت لکھا تھا۔

بیڑا غرق ہو تمہارا دانیال برتھ کے لیے پانچ روپے والی موم بتی اور پچاس روپے والی نائیف تو نہیں لائے مگر پوری کلاس کے سامنے انسلٹ کروانے کا پورا پکیج تیار کیا ہے۔

ابتہاج کا آدھا ادھورا طنز سن کر چاہت نے تصور میں دانیال کی گردن پکڑی۔

Sorry professor I was confused,

چاہت اپنی انگلیاں چٹخا کر بولی

Why you confused?am I monster ?

ابتہاج بازوں سینے پہ باندھتا غور سے اُس کو دیکھ کر بولا پوری کلاس میں عجیب موت جیسا سناٹا چھا گیا تھا۔ جیسے کوئی وہاں موجود ہی نہ ہو جبکہ مناہل بار بار اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گی اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا ابتہاج کیوں اِتنی سی بات کو زیادہ طویل دے رہا ہے۔

Absolutely not,

چاہت نے جلدی سے کہا اُس کو لگ رہا تھا جیسے وہ اسمبلی میں کھڑی ہوئی ہے۔

Then why you confused?

ابتہاج کی سوئی گھوم پِھر کر واپس ایک جگہ پہ آئی تو چاہت خاموش ہو گی اُس کو سمجھ نہیں آیا اب وہ کیا جواب دے اگر اپنی سالگرہ کا بتاتی بھی تو اُس کے خیال سے ابتہاج نے کہنا تھا کلاس کے وقت بنا پروفیسر کی اُجازت سے آپ کیسے کلاس کا حشر نشر کر سکتی ہیں یا کروا سکتی ہے؟ آپ کیفے میں کیوں نہیں گئی؟ چاہت کے دماغ میں بہت سے خیالات گردش کرنے لگے۔ اُس نے اُس وقت کو کوسا جب مناہل کے پروفیسر ابتہاج کے نہ آنے پہ اُس نے اپنی سالگرہ منانے کا سوچا۔

Professor can I say something?

ابتہاج کے کیے جانے والے سوال پہ انا نے چاہت کو خاموش دیکھا تو ہاتھ اُپر کیے اِجازت چاہی

یاشیور۔ابتہاج نے اِجازت دی۔

پروفیسر دراصل آج چاہت کا برتھ ڈے ہے اور ہم سے یہ کہا گیا کے آج آپ کلاس نہیں لینگے تو اِس وجہ سے ہم نے یہ سب کلاس میں پلان کیا وی آر رئیلی سوری ہمیں اگر معلوم ہوتا تو آپ فری پیریڈ میں یہ سب کرتے۔انا نے مناہل کا نام لیے بناسب کی غلطی قرار کیے معذرت چاہی۔

اوو تو یہ بات ہے؟ابتہاج ہلکہ سا مسکرایا تو چاہت کی جان میں تھوڑی جان آئی۔

www.novelsclubb.com

جی۔چاہت بس یہ بولی۔

I wish you Happy returns of the day miss chahat

Say Humble

Say Happy

And

Say healthy

ابتہاج ملک نے اُس کو برتھ ڈے وِش کیا تو پوری کلاس کو غش طاری ہو گیا۔

تھینک یو سو مچ پروفیسر مجھے اچھا لگا باقی اُستاد کی طرح آپ نے بھی مجھے وِش کیا و گرنہ میں سمجھی تھی شاید آپ کو بُرا لگا ہو۔چاہت نے مسکرا کر کہا

نو مینشن آپ میری اسٹوڈنٹ ہے وِش کرنا کوئی بڑی بات نہیں خیر آپ اپنی جگہ پہ بیٹھ جائے تاکہ میں کلاس لوں کیک آپ بعد میں کٹ کر لینا۔ابتہاج نے کہا تو چاہت سر اثبات میں ہلاتی اپنی جگہ پہ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

Sir If you don't mind can,I ask you something ?

مناہل اپنا ہاتھ کھڑا کرتی ابتہاج سے پوچھنے لگی۔

Yes?

ابتہاج نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

When is your birthday?

مناہل نے بنا ہچکچاہٹ سے پوچھا

26 December.

ابتہاج بے تاثر لہجے میں بتاتا اپنے لیکچر کے بارے میں ڈسکشن دینے لگا۔جب کے اُس کے سنجیدہ انداز میں بتانے پہ مناہل کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اُس کو لگا تھا۔ہمیشہ کی طرح اُس کے سوال پہ وہ بولے گا۔نان آف یور بزنس مگر ایسا نہیں ہوا تھا ابتہاج ملک نے اِس بار سیدھا جواب دے دیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ہمم کیا پتا چلا؟ بُراق نے اپنے سامنے کھڑے نوریز سے پوچھا

سر یہ جو عریش اشرف ہے وہ بزنس مین اشرف قریشی کے اکلوتے بیٹے ہیں اُس لڑکے کا اپنا کریکٹر بہت صاف ہے مطلب ڈھونڈنے سے بھی کوئی جھول نہیں بہت صاف سُتھری زندگی ہے نہ کسی کے ساتھ جھگڑا فساد ہوتا ہے اور نہ زیادہ لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا وہ خاموش

قسم کاانسان ہے ایم بی اے کااسٹوڈنٹ ہے۔ مگر ایک عجیب بات جو پتا چلی وہ یہ ہے کے مجھے یہ معلوم ہوا کے اشرف قُریشی نے اپنے بیٹے کو باہر کے ملک بیچا تھا چند پئسو کے عیوض

Seriously?I can not believe it,

بوریزا بھی کچھ کہنے والا تھا جب بُراق حیرت سے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

جی میں خود بھی حیران ہوا تھا اِس بات میں کتنی صداقت ہے وہ تو بس اللہ جانتا ہے مگر اُس لڑکے کی زندگی میں کافی کمپلیکشنس ہیں مطلب اپنا بچپن اُس نے کبھی یہاں کے بورڈنگ اسکول میں گزارا تو کبھی لنڈن میں یا آمریکا میں تھا اُس کو پاکستان آئے چار سال ہوئے ہیں یوں سمجھے وہ ایک مسٹری مین ہے۔ نوریز نے کہا

مسٹری مین کیوں؟ اور اگر اُس کے باپ نے اُس کو بیچا بھی تھا تو اب وہ کیسے اپنے باپ کے پاس رہ رہا ہے؟ بُراق نے ایک کے بعد سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو معلوم نہیں ہوا کیا پتا سچ نہ ہو ویسے معلوم ہوا ہے اُس کو بچپن میں اغوہ کیا گیا تھا جس بات کا ثبوت یہ ہے کے اُس کے جسم میں ٹارچر کرنے والوں نے نشان چھوڑے ہیں حبشی لوگوں نے سات سالہ بچے کو زیادتی کا نشانہ بنایا تھا آپ کو تو پتا ہے باہر کے ملکوں میں

لڑکیوں کے ساتھ ساتھ ایسے خوبصورت بچوں کی عزت اور جانوں کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔یہ بات بتاتے ہوئے نوریز کا لہجہ مایوسی سے بھرا تھا جس کو بُراق نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

رونگ انفارمیشن ہے کوئی بھی باپ اپنے بچے کو نہیں بیچے گا دوسری بات سات سال کے بچے کے ساتھ ایسا ہونا ناممکن سی بات ہے وہ بھی جو ایک لڑکا ہو تیسری اور آخری بات والدین اتنے چھوٹے سے بچے کو کیوں باہر کے ملک بھیجے گے؟ وہ بھی جو اُن کا اکلوتا ہو۔بُراق ماننے سے انکاری ہوا۔

اللہ بہتر جانتا ہے سر اور یہ عریش کے بچپن کی کچھ تصورات ہیں اور کچھ انفارمیشن جس کے اُس کے اسکول اور کالج کی معلومات آپ اپنے جاننے والے کے تھرو مزید جانکاری لے سکتے ہیں۔نوریز نے ایک انویلپ اُس کی طرف بڑھا کر مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

تم نے کچی خبر دی ہے۔بُراق نے کہا

سوری سر پر ہر جگہ یہی معلوم ہو پایا ہے کے اُس کے باپ نے اُس کو بیچا ضرور تھا۔نوریز نے پھر سے کہی بات دوبارہ دوہرائی۔

اُس کو باپ کو کیا فائدہ ہو گا؟جو وہ ایک معصوم جان کے ساتھ کرے گا ایسا وہ بھی جو اُس کا خون ہو۔بُراق تیز آواز میں بولا

مجھے اگر کچھ اور معلوم ہوا تو میں آپ کو آگاہ کروں گا۔نوریز نے کہا

ہمم تم جاؤ۔بُراق نے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتا کیبن سے باہر چلا گیا۔

بُراق انویلپ کھول کر عریش کی تصویریں دیکھنے والا تھا جب اُس کے اسسٹنٹ نے میٹنگ کا بتایا تو بُراق انویلپ ٹیبل کے ڈرار میں رکھ کر میٹنگ کے لیے کیبن سے نکل پڑا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 25

یار چاہت مجھ سے کیوں ناراض ہو؟میری وجہ سے تو ابتہاج سر نے تمہیں برتھ ڈے وِش کیا وہ بھی منفرد انداز سے۔یونی کے چھٹی کا وقت قریب ہو گیا تھا مگر چاہت اُس سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی تو انا نے اُس کو منانے کی خاطر کہا

بڑا احسان کیا خیر چھوڑو یہ کیک پروفیسر کو دے آؤ۔چاہت اُس کی ساری باتیں نظر انداز کر کے بولی تو مناہل جو اُن کے ساتھ آہستہ سے قدم اُٹھا رہی تھی چاہت کی بات پہ چونک پڑی

میں نہیں جانے والی میری توبہ سر بات کرتے وقت تھوڑا جو لحاظ کر لے۔انا نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے

بڑی مین ہو ویسے تو میرا برتھ دے تھا مگر مجال ہے جو کسی نے ویسا پروٹوکول دیا ہو۔چاہت تپ کر بولی

www.novelsclubb.com

مجھے دو میں دے آتی ہوں۔مناہل نے اُن کی بحث میں مداخلت کی۔

خیر ہے آجکل تمہارے چکر بہت لگ رہے ہیں پروفیسر ابتہاج ملک کی آفس میں کہی اپنے دل کا ٹانکا اُن کے دل کے ٹانکے کے ساتھ تو نہیں فٹ کر لیا۔انا نے اُس کی بات پہ شرارت سے کہہ کر اپنی آنکھ وِنک کی تو مناہل نے اپنے دانت پیسے

فضول مت بولو۔مناہل نے اُس کو گھورا تو چاہت ہنسی

تم یہ پکڑو اور پروفیسر کو دے آؤ۔چاہت نے کیک مناہل کو پکڑایا جو اُس نے ابتہاج کے لیے الگ سے کاٹا تھا۔

ویسے اُن کے لہجے لگاتا نہیں کے میٹھا کبھی ٹیسٹ کیا ہو گا اتنا کڑوا جو بولتے ہیں۔انا نے اپنا بولنا ضروری سمجھا۔

ہوتی ہے۔چاہت نے (Available) فل پکیج جو ہیں اور فل پکیج میں تو ہر چیز او یلبل میٹھا سا طنز یہ کیا تو انا نے اُس دن کو کوسا جب اُس نے چاہت سامنے ابتہاج ملک کو "فل پلیج" کہا تھا۔

تم ابتہاج سر کو کیوں کیک دے رہی ہو کونسا انہوں نے کھانا ہے مجھے دے دو بہت مزے کا کیک تھا۔انا نے مناہل کو جانے کی تیاری کرتا دیکھا تو ایک بار پھر کہا

بڑی کوئی ندیدی ہو پروفیسر کے کیک میں نظریں ڈال رہی ہو اور کتنا بُرا لگے گا اگر اُن کو کیک نہیں دیا تو ایک تو انہوں نے مجھے برتھ ڈے وِش کیا اُپر سے کلاس بھی اُن کی تھی اگر وہ نہ آتے تو الگ بات تھی۔چاہت نے ٹھیک ٹھاک اُس کو شرمندہ کرنا چاہا جب کی مناہل اُن دونوں کو دیکھ کر وہاں سے کھسک گئ۔

آپس کی بات ہے کیا ابتہاج ملک شادی شدہ ہو گے۔انا نے پر سوچ لہجے میں کہا

ہاں تین چار بچے بھی ہو گے جن کی شادی کی تیاری بھی اُن کے سروں پہ ہو گی۔چاہت نے جواب دیا تو انا نے اُس کو گھورا

میں سیریس ہوں۔انا نے دانت پیسے

میں کونسا کومہ میں ہوں سیریس ہی ہو۔چاہت مزے سے کہا

اچھا ابتہاج پروفیسر کو رہنے دو تمہیں پتا ہے میں نے کل پرواز ہے جنون فلم دیکھی تھی۔انا نے متجسس لہجے میں اُس کو بتایا

جس میں ہیرو حمزہ علی عباسی ہوتا ہے؟چاہت پر جوش ہوئی۔

ہاں جس میں احدرضامیر ہوتا ہے۔انانے دانتوں کی نمائش کرتے بتایاتوچاہت نے اُس کو گھورا

مین ہیرو حمزہ علی عباسی ہوتا ہے اور یہ بہت بُرانی فلم ہے میں نے دیکھی ہوئی ہے۔چاہت نے ہاتھ جھاڑ کر بتایا

اچھاویسے کیا فلم تھی۔انانے کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

رائٹر فرحت اشتیاق کی تھی نہ اوراحدرضامیر شہید ہو جاتا ہے نہ؟چاہت نے پوچھا

تم نے تودیکھی ہوئی ہے پھر پوچھ کیوں رہی ہو؟انانے چڑایا

پُرانی ہے نہ دوہزار اٹھارہ کی توبس اینڈ تھوڑا بھول گئی ہوں تم بتاؤاحدرضامیر شہید ہو جاتا ہے نہ؟چاہت نے بے چینی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں حمزہ علی عباسی شہید ہو جاتا ہے۔انانے بتایا

واقع؟اچھاہوامیں نے نہیں دیکھی ورنہ یوٹیوب میں تلاش کررہی تھی کے حمزہ کی ہے اپنا فیورٹ ہیرو ہے دیکھوں اُس کی فلم پر بھیٔ صاف بات ہیں ہمیں نہیں پسند یہ سیڈ اینڈ نگ۔ چاہت اپنے ہاتھ جھاڑ کر بولی۔

سچی والی جھوٹی ہو ویسے پہلے کیسے کہامیں نے دیکھی ہوئی ہے فلم۔انانے تاسف سے اُس کو گھورا

تین منٹ پندرہ سیکنڈ کا ٹیلر پانچ مرتبہ دیکھا تھاتو یہ ہوانہ کے فلم دیکھ لی پوری۔چاہت نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اِتنا پسند آیا تھا کیا؟جو پانچ دفع دیکھا۔انا حیران ہوئی۔

نہیں ایسی بات نہیں وہ دراصل سمجھ نہیں آیا تھا پانچوں مرتبہ بھی بڑی سے سمجھ آیا کے یہ بول کیا رہے ہیں۔چاہت نے کہاتوانانے ایک ٹھوکا اُس کی کمر پہ رسید کیا۔

○ ○

کیامیں اندر آسکتی ہوں؟مناہل نے اِجازت چاہی

یس۔ابتہاج پیپرز دیکھتا اُس سے بولا

یہ آپ کے لیے چاہت نے بھیجا تھا۔مناہل اُس کے سامنے کیک پیش کرتی بولی تو ابتہاج نے نظر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جو بلیک گھٹنوں تک آتی شرٹ اور جینز پینٹ میں تھی ڈوپٹہ کی جگہ گلے میں مفلر پہنا ہوا تھا۔

ان کے گھٹنوں میں درد تھا یا پاؤں میں جو آپ نے زحمت کی یا آپ اُس کی اسسمنٹ ہیں۔ابتہاج سنجیدگی سے بولا

آپ کو میرا آنا بُرا لگا یا اُس کو نہ آنا؟ مناہل نے بے ساختہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

مجھے دونوں چیزیں بُری لگی ہیں۔ابتہاج نے کہا

تو میں کیا کیک واپس لے جاؤں؟ مناہل نے پوچھا

www.novelsclubb.com

نہیں۔ابتہاج نے اتنا کہتے کیک کا پیس اپنی جانب کیا

کین آئے گو؟ مناہل گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھ کر بولی

یس یو کین۔ابتہاج نے کہا تو مناہل اُس کے آفس سے باہر چلی گئ۔

کیاہوا تمہاری گاڑی چوری ہو گی کیا؟ دانیال یونی کے گیٹ سے باہر آیا تو انا کو یہاں وہاں دیکھتا پایا تو پوچھا

ہو گی تو چوری ہونے کا خدشا ہو گا نہ۔انا نے تپ کر کہا

مطلب؟ دانیال سمجھ نہیں پایا

مطلب آج میں کیب سے آئی تھی اور اب اُس کا انتظار کر رہی ہوں۔انا نے جان چھڑائی۔

اوو کوئی نہیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں منزل ایک ہے تو راستے جُدا کیوں؟ دانیال کالر جھاڑ کر بولا

بہت ہی گُھسا پُھسا سستا ڈائیلاگ تھا۔انا نے طنزیہ کیا

ہاں نہ تمہاری شکل دیکھ کر ایسے ڈائیلاگ ہی دماغ میں آتے ہیں۔دانیال نے مزے سے بتایا

اگر تمہارا ہو گیا ہو تو یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔انا نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا

میرا نہیں ہوا اِس لیے میں نہیں ہوتا نو دو گیارہ۔دانیال نے زچ کیا

مرو یہی۔انا اتنی کہتی وہاں سے جانے لگی جب دانیال نے بے ساختہ اُس کا بازوں پکڑا۔انا ہکا بکا اُس کی جرئت پہ اُس کو دیکھنے لگ گئ۔

کیا ہو گیا ہے میں کر دیتا ہوں ڈراپ ویسے بھی ایک جگہ جانا ہے۔دانیال اب کی سنجیدہ ہوا تھا

بازوں چھوڑو میرا اور دوبارہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔انا نے اپنا بازوں اُس سے آزاد کروا کر وارن کیا

بلے میں تو جیسے مر رہا تھا نہ آنا ہے تو آؤ ورنہ کرو انتظار کیب کا۔دانیال تپ کر کہتا اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔انا کچھ دیر تو کھڑی رہی مگر پھر کچھ سوچ کر اُس کی گاڑی میں بیٹھی۔

زیادہ اسرار کیا تم نے تبھی بیٹھی ہوں ورنہ میں مر کر بھی نہ بیٹھتی۔انا نے بھاؤ دیکھایا

بڑی مہربانی اب خاموش رہو۔دانیال کی بات پہ اُس نے دانت پیس کر اُس کو گھورا

آپ یہاں؟ چاہت کی گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تو وہ جیسے ہی گاڑی سے اُتری اُس کا سامنا بُراق سے ہوا تو اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

ہاں میں آیا تو اپنے کام سے تھا مگر پھر سوچا تمہیں برتھ ڈے بھی وِش کرتا جاؤں۔ بُراق ایک نظر اُس کے ہاتھ میں موجود سیل فون پہ ڈال کر بولا

اچھا پھر کرے۔ چاہت نے کہا

کیا کروں؟ بُراق چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔

برتھ ڈے وِش اور کیا۔ چاہت نے کہا

ہیپی برتھ ڈے گفٹ تو میں لایا تھا مگر لگتا ہے اب اِس کی ضرورت نہیں۔ بُراق نے کہا تو چاہت ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

مطلب؟ چاہت نے کہا

تم نے تو کہا تھا چچا جان اٹھارہ ہزار کا سیل فون بھی نہیں لیکر دے گے تو پھر یہ اتنا مہنگا فون تمہارے پاس کیسے آیا؟ بُراق اُس کے ہاتھ سے موبائیل لیکر اُس کا جائزہ لیکر طنزیہ انداز میں چاہت سے بولا

میں نے کب کہا یہ سیل مجھے ڈیڈ نے لیکر دیا ہے؟ چاہت نے کہا

پھر کیا تمہیں راستے میں ملا؟ دوسرا طنزیہ

جی جیسے آپ کو یہ کپڑے راستے میں ملے تھے ٹھیک اُس طرح مجھے بھی راستے میں ملا تھا یہ سیل فون "اچھا ہے نہ؟ جانے کونسے لاپرواہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی چیزوں پہ دھیان نہیں دیتے؟ مگر اُن کی لاپرواہی سے ہم غریبوں کا اچھا فائدہ ہو جاتا ہے۔ چاہت اُس کا طنزیہ سمجھتی مصنوعی حیرت اور افسردگی بھرے تاثرات سے بولی تو بُراق نے اُس کو گھورا۔

بولنے کے علاوہ کچھ آتا ہے تمہیں؟ بُراق اُس کی بات پہ تپ اُٹھا تھا۔

ہاں نہ چلنا آتا ہے چل کر دیکھاؤ؟ چاہت اُس سے اتنا کہتی یہاں سے وہاں اُس کو چل کر دیکھایا

یہ سیل فون تمہارے پاس کیسے آیا؟ بُراق ضبط کرتا اُس سے بولا

میرے فرینڈ نے گفٹ کیا ہے۔چاہت اُس کے ہاتھ سے اپنا موبائیل لیکر بولی

ریئلی؟ بُراق تمسخرانہ انداز میں ہنسا

جی اِس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ لگتا ہے آپ کو کبھی کسی نے ایسا کوئی گفٹ نہیں دیا ویل کوئی نہیں میں دے دوں گی۔چاہت کو اُس کا یوں خود پہ ہنسنا پسند نہیں آیا تو کہا۔"محبت اپنی جگہ مگر جب تک وہ کسی کو منہ توڑ جواب نہ دے سکون اُس کو بلکل بھی نہیں آتا تھا۔

Stay in your limits.

بُراق اُس کا بازوں سختی سے دبوچ کر اپنی جانب کھینچ کر وارن کرنے لگا تو چاہت کا بیگ نیچے گرا

www.novelsclubb.com

Keep distance.

چاہت ایک ہی جھٹکے میں اُس کو خود سے دور کرتی بولی اُس کو بُراق کی حرکت ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

سے سوری۔ بُراق نے کہا

کس لیے سوری کہوں میں؟ مسٹر بُراق میں چاہت آفندی ہوں میری نظر میں میری اپنی بہت عزت ہے میں کوئی آپ کی زر خرید غلام نہیں جو آپ کا جب جی چاہے گا جہاں جی چاہے گا میری انسلٹ کرے گے میری انا کو ٹھیس پہنچائے گے یوں سرد سپاٹ خونخوار نظروں سے مجھے دیکھ کر بات کرینگے مجھے پہ اپنا حکم صادر کرے گے آخر میرا کیا قصور کیا ہے؟ کیوں ہے آپ کو مجھ سے اتنی چڑ؟ چاہت اُس پہ چیخی وہ تنگ آ گئی تھی بُراق کے ایسے رویے سے

تم اپنے فرینڈ کو یہ سیل فون واپس کروں گی ڈیٹس اِٹ۔ بُراق اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا

وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ چاہت نے انکار کیا تو بُراق اپنی گاڑی کی جانب بڑھتا وہاں سے ایک ڈبہ نکالا چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی وہ سمجھ نہیں پائی بُراق کرنا کیا چاہتا ہے؟

یہ دیکھو سیم تمہارے فون جیسا ہے جو مجھ سے ٹوٹ گیا تھا یہ رکھو اپنے پاس اور یہ اُس کو واپس کرو۔ بُراق ڈبہ کھول کر اُس میں سے نیا سیل فون نکال کر اُس کے سامنے کر کے بولا تو چاہت کا ہاتھ بے ساختہ اُس سیل فون پہ پڑا جو ٹھیک ویسا تھا جیسے اُس کا پہلا موبائیل تھا کلر بھی ویسا تھا۔ چاہت نے نظریں اُٹھا کر بُراق کو دیکھا پھر جانے دماغ میں کیا سمائی جو سیل فون لیکر بُراق کی گاڑی کے شیشے پہ پوری قوت سے زور سے دے مارا جس سے موبائیل کا حشر نشر تو ہو گیا تھا بُراق کی گاڑی کے شیشے پہ بھی نشان اور ایک لکیر بن گئی تھی۔ بُراق جو بہت غور سے چاہت کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا اُس کی حرکت پہ اُس کو انتہا کا اشتعال عود آیا تھا۔

یہ کیا کر دیا؟ بُراق دھاڑا

سیم کوائسچن یہ دو ٹکے کا موبائیل مجھے گفٹ کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے تھے؟ میں کیا بکاؤں ہوں؟ جو آپ کی چیزوں پہ بِک جاؤں گی ہھر جو آپ کہے گے وہ میں کرتی جاؤں گی۔ آج سے کچھ ماہ پہلے آپ نے میرا نقصان کیا تھا جس کو آپ کو اُس دن پورا کرنا چاہیے تھا مگر افففف یہ آپ کی انا۔ (چاہت نے اُس کے سینے پہ ہاتھ مارا) جو آپ کو کوئی اچھا کام

کرنے نہیں دیتے اگر یہ فون مجھے آپ تب دیتے تو میں ہنسی خوشی اپنے ساتھ رکھ لیتی مگر اِس بار آپ مجھے نیچا دیکھانے کے لیے دے رہے تھے۔چاہت نے دوٹوک انداز اپنایا اُس کو اپنے عمل پہ کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

تم ایک سائیکو ہو۔بُراق نے اُس کو گھورا

تھینکس فار ایڈوائیز مگر میرے خیالات بھی آپ کے بارے میں کچھ اِس طرح کے ہیں کے آپ ایک سائیکو مین ہیں جلدی کسی ڈاکٹر کے ساتھ رجوع کرے۔چاہت نے طنزیہ انداز میں دوبدو کہا تو بُراق کا ماتھا ٹھٹکا

تھینکس فار ایڈوائیوز۔میں جلدی کسی اچھے ڈاکٹر کو تلاش کر کے تمہیں وہاں لے جاؤں"

"گا کیونکہ میرے خیالات بھی تمہاری بارے میں کچھ اِس طرح ہے

چاہت کے جُملے پہ بُراق کے کانوں میں بلیک ہڈی والے کی آواز گونجی تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

عمر میں بڑا ہوں تم سے لحاظ سے بات کیا کرو۔بُراق نے اُس کو ڈپٹا

بہت چھوٹی ہوں آپ سے اِس لیے مجھ سے پیار سے بات کیا کرے۔چاہت نے اُسی کے انداز میں کہا

ہاں اتنی تم کا کی جو پیار سے بات کروں۔ بُراق نے طنز کا تیر پھینکا

وہی تو اتنے آپ بزرگ جو لحاظ سے بات کروں۔ چاہت دو بدوں بولی تو بُراق اپنے بال نوچنے کے قریب ہوا

تم سے بات کرنا ایک فضول عمل ہے۔ بُراق نے کہا

سیم ٹو یو آپ سے بات کرنا انتہا کا وقت بربادی والا عمل ہے۔ چاہت نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا

ہٹو یہاں سے مجھے جانا ہے۔ بُراق نے اُس کو سامنے سے ہٹانا چاہا

میں کیوں ہٹوں؟ میرے باپ کا گھر ہے جہاں چاہوں کھڑی ہو سکتی ہوں۔ چاہت نے جیسے یاد کروایا۔ جس پہ بُراق خاصی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھتا اپنی گاڑی میں بیٹھنے والا تھا جب نظر گھاس پہ ٹوٹے پھوٹے موبائیل پڑی تو گردن موڑ کر چاہت کو دیکھا جو اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

اگر دل کر رہا ہے تو اُٹھا لائے میرے ویسے بھی کسی کام کا نہیں۔چاہت کی بات اُس کے سر پہ لگی اور تلوؤ پہ بُجھی تھی وہ خونخوار نظروں سے اُس کو گھور کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر دروازہ زور سے بند کیا۔تو چاہت اپنا سر جھٹکتی گھر کے اندر کی طرف جانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 26

ہیلو میری عریش اشرف کے ساتھ ملاقات فِکس کرو کل صبح وہ مجھے میرے آفس کے کیبن میں چاہیے دیٹس اِٹ۔بُراق فل اسپیڈ سے گاڑی چلاتا فون پہ کسی سے بولا

www.novelsclubb.com

اوکے سر آپ کا کام ہو جائے گا۔دوسری جانب سے مثبت جواب دیا گیا تو بُراق بنا کوئی اور بات کرتا کال ڈراپ کر گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

Keep the fire on.

سیاح ہڈی والا شخص اپنے لیپ ٹاپ پہ ایک ویڈیو دیکھتا کسی سے سرد لہجے میں کال پہ بولا

Done sir.

دوسری طرف سے بنا کوئی اور بات کیے مختصر سا جواب دیا۔

Hmm,by the way any new information about M.C industry of murad afandi?

سیاح ہڈی والے شخص نے پوچھا

Nope sir,but I will send you a all information in email As soon as possible.

فون کی دوسری جانب موجود شخص نے جواباً کہا۔

www.novelsclubb.com

I don't know why you West time again by again but I need to get All information about M.C industry of murad afandi.

سیاح ہڈی والا شخص اُس کی بات پہ غرایا تو اُس کے ماتھے پہ ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے کی بوندیں چمک اُٹھی

I know sir but please give me some more time to get All information then I will tell you anything.

اُس کا لہجہ منت سے بھرپور تھا

Only 3 days you have if you not get, then there is no place for you in world you get it?

غصے کی شدت سے اُس کی اوشن بلیو آئیز میں سرخ ڈورے نمایاں ہوئے تھے اِس لیے وہ غصے سے کیا بول گیا اُس کو خود بھی احساس نہ ہوا مگر کسی اور کی سانس سینے میں ضرور اٹکی تھی۔

www.novelsclubb.com

Yes sir,

فورن سے جواب حاصل ہوا تو اُس نے کال ڈراپ کر دی۔

Unbelievable,

اناویڈیو کال پہ چاہت کے منہ سے سارا واقع سن کر بس یہی بولی۔ڈنر کے بعد چاہت نے ڈائریکٹ انا کو کال کی تھی اور اُس کو سارا کچھ بتا دیا تھا۔

اِس میں اتنا حیران ہونے والی کوئی بات نہیں۔چاہت نے کہا

چاہت میں اب تمہیں کیا کہوں؟ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ تمہارا کزن ہے تمہیں برتھ ڈے وِش کرنے آیا تھا تمہیں گفٹ تک دیا وہ بھی تمہاری پسند کا اُس کے باوجود تم نے اِس کے ساتھ زبان درازی کی اُس کا دیا گیا تحفہ تک پھینک دیا بڑا افسوس ہوا۔انا تاسف سے اُس سے بولی

میں اُس کے تحفے کی بھوکی نہیں۔چاہت نے فورن سے کہا

کوئی کسی کے تحفے کا بھوکا نہیں ہوتا تم خود سوچو تم دونوں کے درمیان چاہے جتنی خلشیں ہیں مگر اُس کے باوجود بُراق کو تمہارا برتھ ڈے یاد آیا تھا تحفہ لینا یاد تھا تمہارے ٹوٹے ہوئے فون کا ماڈل اور کلر تک یاد تھا اُس نے تمہارا سوچا تمہارا احساس کیا اِس بات کا مطلب

کے اُس کو افسوس تھا اپنے عمل پہ جو اُس نے کیا تھا وہ تمہارا نقصان پورا کرنے آیا تھا اُس کے بدلے میں تم نے کیا کر دیا اُس کی انسلٹ کی۔انا نے سنجیدگی سے کہا

میں اُس کی انسلٹ نہیں کرتی انا یہ بات تم جانتی ہو وہ میری بے عزتی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔چاہت نے سر جھٹک کر کہا

وہ تمہاری انسلٹ کرتا ہے تو تم اُس کے آگے قرآن نہیں پڑھتی وہ اگر ایک بات سُناتا ہے تو تم دس باتیں سُناتی ہو ایسے پتا ہے کیا ہوتا ہے؟ بُراق کا غصہ تم پہ ختم ہونے کے بجائے بڑھ جاتا ہے وہ اگر تمہیں کچھ کہتا ہے تو خاموش ہو جایا کرو وہ تمہارا فرسٹ کزن ہے پانچ سے سات سال بڑا ہے تم سے زیادہ نہیں تو کچھ عمر کا لحاظ لیا کر لیا کرو سچ پوچھو تو پہلے تو نہیں مگر آج مجھے بہت افسوس ہوا تمہیں بُراق سے معافی مانگنی چاہیے۔انا نے کہا تو چاہت نے موبائیل اسکرین پہ اُس کے نظر آتے عکس کو گھورا

www.novelsclubb.com

میں کیوں معافی مانگوں اُس سے؟انہوں نے تو کبھی نہ کہا چاہت آئے ایم سوری۔چاہت نخوت سے بولی

برابری مت کرو چاہت تم نے جو آج کیا وہ اخلاقیات سے باہر تھا تمہیں کوئی حق نہیں تھا گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسی گفتگو کرنے کا۔انا نے ڈپٹا

تم میری دوست ہو یا بُراق کی؟ چاہت کو اب حیرانگی ہونے لگی انا کی باتوں پہ

تمہاری دوست ہوں اِس لیے بول رہی ہو کے اُس سے معافی مانگوں اگر تمہیں واقع اُس سے محبت ہے تو اگر تمہیں اپنی عزت عزیز ہے تو وہ مرد ہے اُس کو بھی اپنی انا عزیز ہو گی۔انا نے کہا

انا تمہیں میں غلط لگ رہی ہو؟ چاہت کو افسوس ہوا۔

اگر بُراق کی جگہ تمہارا اپنا بھائی ہوتا وہ اگر تم سے ایسے بات کرتا تو تم کیا کرتی؟ کیا اُس سے بھی ایسے بات کرتی اُس کو یوں جواب دیتی؟ انا نے ایک کے بعد ایک سوال کیا۔

میرا اگر کوئی بھائی ہوتا تو وہ مجھ سے پیار کرتا نہ کے ایسے بات کرتا۔چاہت نے جتایا

مثال کے طور پہ بول رہی ہوں میں۔انا نے لمبا سانس کھینچ کر کہا

اول تو کوئی بھی بھائی اپنی بہن کو ایسی باتیں نہیں کرتا پر چلو مثال کے طور پہ میں منا لیتی ہوں اگر میرا بھائی ایسا کرتا تو میں کبھی اُس کو جواب نہ دیتی میں بھلا خود سے سات سال بڑے بھائی کے ساتھ کیسے بد تمیزی سے بات کر سکتی ہوں یا اُس کو جواب دے سکتی ہوں۔چاہت نے کہا تو انا مبہم سا مسکرائی

تو بُراق کو بھی اپنا

لاحوال والا قوۃ میں کیوں بُراق کو اپنا بھائی سمجھنے لگی۔انا غلطی سے کچھ کہنے والی تھی جب چاہت اُس کی آدھی بات سن کر اُچھل کر بولی۔

اچھا سوری میری زبان پھسل گئی تھی۔انا نے معذرت کی۔

انا تم کیوں چاہتی ہو وہ مجھ باتیں سُنائے تو میں چپ رہ لیا کرو؟چاہت نے پوچھا

تب بولو جب تمہیں اپنا بولنا ضروری لگے دیکھو چاہت اگر تم ایسے ہی بُراق کو جواب دیتی رہی نہ تو یہ تمہاری عادت بن جائے گی پھر اگر اللہ کے حکم سے تمہاری شادی بُراق سے بھی ہو جائے گی تو تمہاری یہ عادت نہیں چھوٹے گی دوسرا یہ کے اگر تمہاری شادی بُراق کے بجائے کسی اور سے ہوتی ہے تو تم اُس سے بھی ایسے بات کرنے لگوں گی تو میری

دوست میں یہ کہنا چاہ رہی ہوا گر ایسا رہا تو سب کو تم بُری لگو گی سب تمہاری تربیت پہ سوال اُٹھائے گے اپنے لیے لڑنا اچھی بات ہے مگر تب لڑو جب واقع تمہیں لڑنا چاہیے مانا کے تم کانفڈنٹ ہو تمہیں کسی چیز کا ڈر نہیں مگر یار ایک لڑکی کے لیے یہ دونوں چیزیں ایک حد تک رہے تو اچھا رہتا ہے ورنہ ہوا پنا ہی نقصان کر بیٹھتی ہیں ایک طرف سے تم کہتی ہو تمہیں بُراق سے محبت ہے دوسری طرف تم اُس کو اتنی باتیں سُناتی ہوں۔انا نے اچھی خاصی تقریر کی۔

وہ پہلے ایسے نہیں تھا انا۔چاہت کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

جانتی ہوں تم بتا چکی ہو اور یہ بھی کے تمہیں شک ہے علیزے اُس کو تمہارے خلاف ورغلاتی ہے مگر پتا ہے کیا؟ سو میں سے تیس فیصد مرد ہوتے ہیں جو کسی کی باتوں میں نہیں آتے تب تک جب خود تسلی نہ کروائے مگر باقی کے ستر فیصد جو مرد ہوتے ہیں نہ کانوں کو کچے ہوتے ہیں بس جو اُن سے کہا جاتا ہے وہ اُس بات پہ یقین کر لیتے ہیں پر بُراق مجھے کانوں کا کچا نہیں لگتا وہ اگر تم سے چڑ کھاتا ہے تو اُس کی وجہ علیزے نہیں بلکہ تم خود ہو تم وہ

حرکتیں کرتی ہو جو بُراق کو ناگوار لگتی ہے تم خود کو ویسا کیوں نہیں بناتی جیسا بُراق چاہتا ہے؟یقین جانو یہ تم دونوں کے لیے اچھی بات ثابت ہو گی۔انا نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں چاہتی ہوں میں جو جیسی ہوں بُراق مجھے ایسے پسند کرے۔چاہت نے اُداسی سے کہا

تم اپنی جگہ ٹھیک ہو واقع ہمیں کسی اور کے لیے نہیں بدلنا چاہیے پر اگر ہم خود کو کسی اور کے لیے بدلتے ہیں وہ ٹھیک ہے تو اِس میں حرج کیا ہے؟انا نے کہا

میں مر کر پیدا بھی ہو جاؤں تو بھی بُراق مجھ سے خار کھائے گا۔چاہت مایوس سی ہو گئ۔

یہ تمہاری خود ساختہ سوچ ہے وہ تم سے نفرت نہیں کرتا چاہت بھلا وہ تم سے نفرت کیوں کرے گا کزن ہو تم اُس کی پر بات یہ ہے کے کسی بھی مرد کو ایسی لڑکیاں پسند نہیں ہوتی جو منہ پھٹ ہو انسان نہ دو طریقوں کا ہوتا ہے ایک وہ جو دل کے میں آئی ہر بات سامنے والے کو کہہ دے اُس کو ہم آوٹ اسپوکن کہتے ہیں مگر ادو سرا وہ جو کسی کا لحاظ نہ کرے بس جو منہ میں آئے بولتا چلا جائے بنا یہ سوچے کے وہ ٹھیک ہے یا غلط اُس کو ہم آوٹ اسپوکن نہیں کہہ سکتے وہ سیدھا بد تمیزی کی کیٹگری میں آتا ہے تمہیں اگر بُراق سے محبت ہے تو

اُس کی عزت بھی کرو ایک تو وہ تمہاری محبت ہے دوسرا یہ کے تمہیں اُس سے پیار بھی ہے تو تھوڑی بہت قُربانیاں تو دینی پڑتی ہیں نہ۔انا نے کہا

تم بھی تو دانیال کو بہت باتیں سُناتی ہو پھر یہ بھی تو اخلاقیات سے باہر ہوا نہ؟ چاہت کی بات پہ انا کا دل چاہا اپنا سر دیوار پہ مار کر لہولہان کر دے۔

میں اور دانی کہاں سے آ گئے درمیان؟ لک چاہت میرے اور دانی کے درمیان ایک تو ایج ڈِفرنس نہیں دوسرا نہ ہم کوئی سیریس لڑائی لڑتے ہیں بس یہ عادت سی ہو گئی ہے جب تک ایک دوسرے پہ طنزیہ کے تیر نہ برسائے تو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔انا نے مسکرا کر کہا

تو اِس بار میری اور بُراق کی لڑائی سیریس والی تھی؟ چاہت نے پوچھا

بلکل پہلے جو تم بتاتی تھی وہ ایک الگ طرح کی باتیں ہوتی تھی مگر آج واقع تم غلط تھی اُس نے اگر تم سے کہا تم عریش کو ایک تحفہ واپس کرو تو یہ بات زیادہ بڑی نہیں تھی تم آرام سے بھی اُس کو کہہ سکتی تھی۔انا نے کہا

اچھا پھر کل یونی میں بات ہو گی رات بہت ہو گئی ہے۔چاہت نے کہا تو انا نے سر اثبات میں ہلا کر کال کٹ کر دی۔

انا سے بات کرنے کے بعد چاہت تو پہلے بہت سوچتی رہی پھر جانے کیا سمائی جو بُراق کا نمبر ڈائل کیا۔

○ ○

بُراق لیپ ٹاپ گود میں رکھے اور مختلف کاغذات بیڈ پہ بکھرے اپنے کام میں مصروف تھا جب اُس کا فون رِنگ کرنے لگا پہلے اُس نے نظر انداز کیا مگر مسلسل کال آنے لگی تو اُس نے موبائل اسکرین کو دیکھا جہاں آفت کالنگ لکھا آرہا تھا بُراق نے اُس کا نمبر چاہت کے بجائے "آفت" نام سے سیو کیا ہوا تھا کیونکہ وہ اُس کو کسی آفت سے کم نہیں لگتی تھی بُراق نے ایک نظر گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے رات کے اِس وقت چاہت نے کبھی اُس کو کال نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو چاہت اِس وقت کال خیریت؟ بُراق اپنی سوچو کو دماغ سے باہر کرتا کال ریسیو کیے بولا تو چاہت کو شرمندگی سی ہوئی اُس کے حساب سے بُراق کال نہیں اُٹھائے گا اگر اُٹھا بھی لیتا تو طنز کرتا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

کیا آپ سو رہے تھے؟ چاہت کے بے تُکا سوال کیا

ہاں گہری نیند میں سو رہا تھا مگر تمہاری کال آئی تو میں نے گہری نیند میں ہونے کے باوجود بھی تمہاری کال اُٹھالی۔ بُراق نے اُس کے سوال پہ میٹھا سا طنز یہ کیا۔

میں سیریس ہوں۔ چاہت نے منہ بنایا

تو؟ بُراق نے آئبرو ریز کیے

کیا ہم نارمل کزنز کی طرح نہیں رہ سکتے؟ چاہت نے پوچھا

تم نے یہ بات کرنے کے لیے کال کی ہے؟ بُراق سنجیدہ ہوا

نہیں۔ چاہت نے نفی میں سر ہلایا

تو پھر وہ بات کرو جس کے لیے کال کی ہے۔ بُراق نے کہا

www.novelsclubb.com

مجھے سوری کرنا تھا آپ سے مجھے احساس ہوا آج میں آپ سے کچھ زیادہ اوور ہو گئی تھی اور بد تمیزی بھی کر لی تھی جب کے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ چاہت نے آہستہ آواز میں کہا تو بُراق اپنے کان میں انگلی ٹھونستا کان کی صفائی کرنے لگا۔

ایک منٹ ویٹ کیا کہا؟ وہ دراصل میرے کانوں میں شاید گند چلا گیا ہے جس وجہ سے ٹھیک سُن نہیں پایا۔ بُراق کی بات پہ چاہت نے دانت کچکچائے

میں نے کہا سوری۔ چاہت نے گہری سانس بھر کر کہا

دی گریٹ چاہت آفندی مجھ ناچیز کو سوری بول رہی ہے یہ میں کہی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ بُراق مصنوعی حیرت کا اظہار کرنے لگا۔

میں چاہتی ہوں آپ میری طرف سے اپنا دل صاف کر لے یقین جانے میں بُری نہیں ہوں بس مجھے اچھا نہیں لگتا جب آپ مجھ سے روڈلی بات کرتے ہیں تو۔ چاہت اُس کی بات نظرانداز کر کے صاف گوئی سے بولی

میرے دل میں تمہارے لیے میل نہیں ہے اور میں جانتا ہوں تم بُری نہیں ہو۔ بُراق کی بات پہ چاہت نے ایک بیٹ مس کی۔

www.novelsclubb.com

تو کیا آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتے؟ چاہت نے بے چینی سے پوچھا

تم سے کس نے کہہ دیا یہ؟ بُراق نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

جس نے بھی کہا ہو آپ بس جواب دے۔چاہت نے کہا

میں تم سے نفرت نہیں کرتا بس کچھ چیزیں جو پسند نہیں آتی تمہاری۔بُراق نے کہا تو چاہت خاموش رہی۔

اچھا ٹھیک ہے میں فون رکھتی ہوں۔چاہت کو کچھ اور نہ سوجھا تو کہا

گُڈ نائٹ۔بُراق نے کہا

گُڈ نائٹ۔چاہت جوابً کہتی کال ڈراپ کر گئ۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 27

آج اسائمنٹ سمبٹ کروانے کی لاسٹ ڈیٹ ہے جس نے دینا ہے وہ دے۔مناہل ایک فائل اپنے بیگ سے نکالتی انا چاہت اور دانیال سے بولی

یہ لو میرا۔انا نے بھی ایک فائل مناہل کو دی

میں سمبٹ کروا چُکا ہوں۔دانیال موبائیل میں نظریں ٹِکائے مصروف انداز میں بولا تو مناہل چاہت کو دیکھنے لگی۔

تمہارا اسائمنٹ؟ مناہل نے چاہت سے کہا

میں نے نہیں لکھا۔چاہت نے جواب دیا

ڈونٹ ٹیلی می۔انا بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

سر ابتہاج تمہیں کلاس میں بیٹھنے نہیں دینگے۔مناہل نے جتایا

یار وہ انگلش میں جانے کا فر فر اسائمنٹ کا بتا رہے تھے میں نوٹ بھی نہیں کر پائی۔چاہت نے لب دانتوں تلے دبائے کہا

www.novelsclubb.com

خود جواب دینا پروفیسر کو۔انا سر جھٹک کر بولی

کہہ دوں کچھ نہ کچھ۔چاہت نے کہا

اچھا میں آتی ہوں۔ مناہل ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُن کو کہتی وہاں سے جانے لگی۔

میں لائبریری جارہا ہوں۔ دانیال بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

میری مانو تو آج کلاس میں اینٹر مت ہونا۔ انا نے چاہت کو مفت مشورہ دیا۔

کیوں؟ چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کیونکہ ابتہاج سر کسی کو نہیں بخشتے وہ جو ہمارے سینئرز ہیں نہ وہ بتا رہے تھے اُن کے ساتھ ابتہاج سر کا رویہ بڑا سخت ہے پڑھائی کے معاملے میں خاص طور پہ جو اُن کا سبجیکٹ ہیں اُس میں چھوٹی سی بھی غلطی اُن کو برداشت نہیں کلاس میں اگر کوئی دو منٹ لیٹ آجائے تو وہ بیٹھنے نہیں دیتے۔ انا نے جس انداز میں اُس کو بتایا چاہت کو خاصا ڈر لگا۔

میں لڑکی ہو مجھے بے عزت نہیں کرے گے اُپر سے تو میں معصوم ہوں ویسے بھی آج کونسا اُن کو پتا چلے گا وہ تو کل چلے گا۔ چاہت نے خود کو تسلی دلواتے کہا

ہاں یہ بھی ہے پر خدا کے واسطے تم خود کو معصوم مت کہا کرو کیونکہ جو سچ میں معصوم ہوتے ہیں تمہاری بات سن کر اُن کی روح تڑپ جاتی ہو گی۔انا سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دیتے کہا تو چاہت نے اُس کی پیٹھ پہ ایک تھپڑ رسید کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں نے عریش سے مُلاقات فِکس کرنے کا کہا تھا اُس کا کیا بنا وہ کیوں نہیں ہے یہاں؟ بُراق صبح جیسے آفس پہنچ کر اپنے کیبن میں آیا وہاں عریش کو نا پا کر اپنے مینجر کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا

سر میری بات ہوئی تھی اُن سے وہ بولے کے صبح کے وقت ملنا ممکن نہیں کیونکہ اُن کی کلاس کا وقت ہوتا ہے تو میں نے دوپہر کا وقت دیا ہے وہ آجائے گے۔مینجر نے جواب دیا

ہمم وجہ پوچھی کیوں؟ یا یہ کے کون بُراق آفندی؟ بُراق نے کچھ سوچ کر پوچھا

نہیں ایسا تو انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا کافی کم گو شخص معلوم ہو رہا تھا ہر بات کا بس مختصر جواب دے رہا تھا۔مینجر نے بتایا

ٹھیک ہے تم جاؤ۔ بُراق نے کہا وہ اپنا سر ہلاتا اُس کے کیبن سے چلا گیا تو بُراق کے دماغ میں اچانک کچھ کلک ہوا تو جلدی سے ٹیبل کا ڈرار کھولا تو وہاں انویلپ نہیں تھا جس میں عریش کی چائلڈ ہڈ کی تصویریں تھی یہ دیکھ کر بُراق کی روشن پیشانی پہ بل نمایاں ہوئے اُس نے پورا ڈرار شان مار اٹیبل کی ساری چیزیں اُلٹ پُلٹ کر دیکھ لی مگر وہاں ایسا کوئی انویلپ اُس کو نظر نہیں آیا وہ آفس کے کسی بندے پہ شک بھی نہیں کر سکتا تھا ایک تو اُس کی غیر موجودگی میں کسی کو پرمیشن نہیں تھی کے وہ اُس کے کیبن میں آئے دوسرا ایسا پہلی بار ہوا تھا جو اُس کے آفس میں اُس کی کوئی چیز غائب ہوئی ہو۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہاں جا سکتا ہے میں نے یہی تو رکھا تھا۔ بُراق بڑبڑاتا لیپ ٹاپ پہ اپنے کیبن کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے لگا۔

ایک بار

دو بار

تین بار

www.novelsclubb.com

بار بار وہ چیک کرنے لگا مگر اُس کے علاوہ کیبن میں کوئی نہیں آیا تھا بس آفس کا ملازم تھا جو اُس کے کیبن کی لائٹس آف کرتا بنا یہاں وہاں دیکھے چلا گیا تھا بُراق نے پریشانی سے اپنی کنپٹی مسلی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اچانک اُس کے ساتھ عجیب و غریب واقعات کیوں پیش آرہے تھے اُس نے گہری سانس لی خود کو پر سکون کیا پھر ٹھنڈے دماغ سے پھر سے فوٹیج دیکھنے لگا تو اُس کو پتا چلا رات کے درمیان والے وقت میں فوٹیج پانچ منٹ کے لیے غائب تھی۔

اِس مطلب کل رات میرے کیبن میں کوئی آیا تھا؟ پر اُس کو عریش کی تصوروں سے کیا لینا دینا وہ کیوں غائب کر دی؟ بُراق لیپ ٹاپ بند کرتا پر سوچ انداز میں خود سے بولا

مگر اُس کو میرے سی سی ٹی وی فوٹیج کا کیسے پتا؟ وہ کیبن میں آیا کیسے پانچ منٹ میں سب کچھ کیسے کر گیا؟ بُراق اِس بات کے بارے میں جتنا سوچ رہا تھا اُتنا اُلجھتا جا رہا تھا۔

مجھے اُس دن وہ فوٹوز دیکھ لینی چاہیے تھی یا اپنے ساتھ لانی چاہیے تھی پر خیر میں وہ دوبارہ حاصل کر لوں گا اُور اُس انون پرسن کا پتا بھی معلوم کر لوں گا۔ بُراق خود کو پر سکون کرتا کچھ سوچ کر بولا

ابتہاج کلاس میں آیا تو اُس کو آج کلاس میں چاہت نظر نہیں آئی۔

Miss ana where is miss chahat?

ابتہاج سنجیدہ لہجے میں انا سے مخاطب ہوا جو خود چاہت کی غیر موجودگی میں پریشان ہو گئ تھی اُس نے تو مذاقً چاہت سے کلاس اٹینڈ نہ کرنے کا کہا تھا مگر اُس کو ذرہ علم نہیں تھا کے وہ واقع نہیں آئے گی۔

Professor she is in library.

انا کو جو سمجھ آیا اُس نے جواب دیا

Why?is she don't know that

www.novelsclubb.com

ابتہان سخت لہجے میں کچھ کہنے والا تھا جب ایک آواز اُس کے کانوں میں ٹکرائی

Sir may I come in ?

چاہت پُھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بولی جیسے جانے کتنا فاصلہ طے کیا ہو مگر اُس کی آواز پہ پوری کلاس کی نظریں اُس پہ مرکوز ہو چکی تھیں۔

نو۔ابتہاج نے سنجیدگی سے انکار کیا۔

بٹ وائے سر؟ چاہت کو شرمندگی ہوئی وہ تو لائبریری سے کتاب ایشو کروانے گئی تھی تاکہ اپنا اسائمنٹ لکھنا شروع کر پائے مگر اُس کو مطلوبہ کتاب تلاش کرنے میں وقت کا احساس نہیں ہوا تھا۔

آپ پانچ منٹ لیٹ ہیں اور مجھے وہ انسان بلکل پسند نہیں ہوتا جن کی نظر میں وقت کی پابندی نہ ہو۔ابتہاج نے دوٹوک لہجے میں کہا تو چاہت نے اپنے ہونٹ کُچلے۔

نیکسٹ میں خیال کروں گی بس آپ آج کلاس میں آنے دے۔چاہت نے منت کی۔

رول از رول مس چاہت اگر میں نے آج آپ کو ون چانس دیا تو کل کوئی اور ایسے کرے گا اِس لیے یو ڈونٹ ویسٹ مائے ٹائیم مجھے کلاس بھی شروع کرنی ہے۔ابتہاج نے اپنی بات پہ زور دیا تو چاہت اپنا سر جُھکاتی وہاں سے جانے لگی اُس کو ایسے پلٹ کر جاتا دیکھ کر ابتہاج کو بُرا لگا تھا مگر وہ نظر انداز کرتا کلاس کی طرف متوجہ ہوا۔

پروفیسر کچھ زیادہ ہی کھڑوس ہے ایک چانس دیتا تو کیا ہو جاتا؟ میں ایویں بُراق کو سڑو کہتی رہتی تھی مگر یہاں تو پروفیسر ابتہاج نے اُن کو بھی پیچھے کر دیا ہائے اتنی تو بُراق کی انسلٹ بُری نہیں لگتی جتنا آج ابتہاج پروفیسر کا کلاس میں داخل نا ہونے والی بات پہ عجیب فیل ہو رہا ہے۔ چاہت کیفے آتی خاموشی سے وہاں بیٹھ گئی مگر جب زیادہ خاموش رہنا نہ آیا تو خود سے بات کرنے لگی تبھی اُس کا فون رِنگ کرنے لگا اُس نے دیکھنے تو عزہ کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

عزہ خیریت اِس وقت تو تمہارا ابھی کالج ہوتا ہے نہ؟ چاہت نے کال اُٹھا کر کہا

چاہت مجھے تمہیں ایک بات بتانی ہے۔ عزہ کا لہجہ پریشانی سے بھرپور تھا جو چاہت اچھے سے بھانپ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

عزہ تم مجھے اب پریشان کر رہی ہو کیا بات ہے؟ مجھے بتاؤ کیا کالج میں کوئی مسئلہ ہوا ہے تو بتاؤ میں لیو کر کے آ جاؤں گی۔ چاہت نے ایک سانس میں کہا۔

چاہت سوری یار میں تم سے یہ بات چُھپانا چاہتی تھی پر میں نے سوچا تمہیں پتا ہونا چاہیے۔عزہ نے بس یہ کہا

عزہ۔چاہت نے تنبیہ کی۔

بُراق بھائی نے اِس بار چچی جان سے اپنے اور آپی کے رشتے کی بات کی ہے وہ فورن سے علیزے آپی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔عزہ زور سے آنکھوں کو میچ کر بولی تو چاہت جو بہت غور سے اُس کی بات سُن رہی تھی عزہ کی بات پہ اُس کے چہرے کی رنگت پل بھر میں فق ہوئی۔

ہاں۔۔۔تو؟چاہت خود کو کمپوز کرتی بولی

تو؟تم بُراق کو اپنے جذبات نہیں بتاؤ گی؟عزہ نے کہا

کونسے جذبات؟عزہ جذبات بس ایک مرد عورت کے لیے رکھ سکتا ہے اور وہ ہی ظاہر کر سکتا ہے اگر کوئی عورت کرے تو اُس کو بے باک کہا جاتا ہے اُس کے ماتھے پہ بد کرداری کا لیبل لگ جاتا ہے اور میں چاہت آفندی ہوں اپنی عزت اور کردار پہ ایک حرف

برداشت نہیں کروں گی۔چاہت اپنی آنکھوں کا نم گوشہ صاف کرتی بظاہر تو مضبوط لہجے میں بولی تھی مگر اُس کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔

ایک کوشش تو کرو بنا کوشش کیے تم کیسے ہتھیار ڈال سکتی ہو تم بہت وقت سے بُراق بھائی کو چاہتی ہوں پھر کیوں کر رہی ہو ایسا؟عزہ نے کہا

شاید اِس لیے کیونکہ میں بُراق کا جواب جانتی ہوں اور ویسے بھی مجھے اپنی قسمت اور اپنے اللہ پہ یقین ہے وہ بھی پختہ اگر بُراق میری قسمت میں ہوا تو مجھے ضرور ملے گا مگر میں جھکوں گی نہیں۔چاہت نے کہا

محبت میں جُھکنا پڑتا ہے اور یہ کیا بات ہوئی ہے کے سب قسمت پہ چھوڑ لیا جائے۔عزہ کو اُس کی بات ٹھیک نہیں لگی۔

کوئی ایسا رشتہ نہیں جو میں جھکوں اور اِس کو تم میری انا نہ سمجھنا میں ایکسپریس نہیں کر سکتی میری اندرونی کیفیت میرا چہرہ بیان نہیں کر پاتا مگر میں واقع بُراق کو چاہتی ہوں یہ بات اللہ جانتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا تو بس میں مطمئن

ہوں۔چاہت اتنا کہتی کال کٹ کر گئی تھی اُس میں مزید ہمت نہیں تھی کے وہ خود کے بہادر ظاہر کرتی۔

یااللہ اتنے سارے لوگوں میں صرف اُس سے محبت کیوں ہوتی ہے جس کی نظر میں ہماری کوئی ویلیو نہیں ہوتی؟چاہت اپنا سر ہاتھوں میں گرائے اپنے رب سے مخاطب ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ کو کوئی اور اچھا لڑکا مل جائے گا پھر کیوں آپ بس بُراق بھائی سے شادی کرنا چاہتی جس سے نہ آپ پیار کرتی ہیں اور نہ بُراق بھائی۔عزہ علیزے کے کمرے میں آتی اُس سے بولی

آج تم کالج نہیں گئی تو اِس کا یہ مطلب نہیں کے مجھ سے سوال جواب ہو۔علیزے نے اُس کو گھورا

www.novelsclubb.com

چاہت بُراق بھائی سے پیار کرتی ہیں۔عزہ نے کہا

جانتی ہو۔علیزے نے بیزار شکل بنائی

پھر بھی ایسا کر رہی آپ کو یہ بات بھی پتا ہونی چاہیے کے بُراق بھائی بھی چاہت سے پیار کرتے ہیں۔عزہ نے سنجیدگی سے کہا

بُراق مجھ سے پیار کرتا ہے۔علیزے نے اُس کو گھورا

سوچ ہے آپ کی ورنہ بُراق بھائی کو شروع سے چاہت اچھی لگتی تھی آپ کی طرف تو دیکھتا بھی نہیں تھا پھر نجانے آپ نے اُن سے کیا کہا ایسا جو وہ چاہت سے ایسا رویہ اختیار کرنے لگ گئے۔عزہ نے طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

بُراق اگر چاہت کے لیے کوئی جذبہ رکھتا ہے تو وہ صرف اور صرف نفرت کا ہے محبت کا نہیں ہو سکتا ہے سمجھی تم؟علیزے اُس کو خون آشام نظروں سے دیکھ کر بولی تو عزہ افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں نے بتایا تھا ابتہاج سر کی نیچر کا پھر بھی تم نے کلاس میں آنے پر وقت لگا دیا۔کلاس ختم ہونے کے بعد انا کیفے میں آتی گم سم بیٹھی چاہت سے بولی

انتہا کی نے وقوف لڑکی جو ہوں۔چاہت نے کہا

وہ تو تم ہو شکر ہے کے خود مان لیا اب کل کے لیے بہانا سوچو جب ابتہاج سر کو پتا چلے گا کے تم نے اُن کا دیا ہوا اسائنمنٹ نہیں لکھا تو کیا ری ایکشن ہو گا۔انا اُس کی حالت سے نے نیاز بولی

اور بھی بہت کام ہیں مجھے۔چاہت بیزار ہوئی تو انا خاموش ہو گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چائے یا کافی؟ بُراق عریش کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولا

کچھ بھی نہیں آپ وہ بات کرے جس کے لیے بلوایا ہے۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

چاہت سے تمہارا کیا تعلق ہے؟ بُراق سیدھا مدعے کی بات پہ آیا

ایکسکیوزمی؟ عریش کو لگا جیسے اُس سے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

چاہت آفندی تمہاری کلاس فیلو جو میری کزن ہے اُس سے تمہارا کیا تعلق ہے جو تم نے اُس کا اتنا مہنگا تحفہ دیا۔ بُراق کی بات پہ عریش نے اپنے ہاتھوں کی مٹھی کو بھینچا تھا۔

آپ کا کیا تعلق ہماری پرائیویسی میں دخل اندازی کرنے کا؟ عریش جواب کے بجائے اُس سے سوال کرنے لگا تو بُراق کے ماتھے پہ بلے نمایاں ہوئے بظاہر معصوم نظر آنے والا عریش اُس کو معصوم کہیں سے بھی نہیں تھا اُس کو ایسے لگ رہا تھا جیسے سامنے والا "معصوم" لفظ سے بھی ناواقف تھا۔

ایکسکیوزمی؟ بُراق نے چبا کر لفظ ادا کیا

میں چاہت کو یا کسی کو بھی کوئی بھی تحفہ دوں سستا یا مہنگا اُس سے آپ کا کیا تعلق؟ رہی بات میرے اور چاہت کے درمیان تو جان لے کے وہ میری دوست ہے اور کسی کو تحفہ دیتے وقت تحفے کی قیمت نہیں دیکھی جاتی۔ عریش نے سنجیدہ انداز میں کہا

اگر تمہاری اٹیشن چاہت کی طرف سے غلط ہے تو میں ایک بات واضع کر لوں تمہاری سچائی جاننے کے بعد چاہت تو کیا کوئی بھی لڑکی تم سے شادی نہیں کرے گی۔ بُراق طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو عریش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

آپ کی اِس فضول بات کا مطلب؟ عریش کی بات پہ بُراق نے اُس کو گھورا

تمہاری ساری زندگی کمپلیکس میں گزری ہے تمہارے ساتھ نامناسب حادثات پیش آئے ہیں بچپن میں تمہیں اغوہ بھی کیا گیا تھا۔ براق کی بات پہ عریش کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

میں کوئی لڑکی نہیں جس سے آپ ایسی قسم کی کوئی بات کرے گے تو وہ ڈر جائے گی یا گھبرا جائے گی میں نے اپنی زندگی کمپلیکس میں گزاری یا خوشحالی میں یہ آپ کا سر درد نہیں اور میرے ساتھ جو حادثات پیش آئے مناسب یا نامناسب اُس بات کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کے مجھے بچپن میں اغوہ کیا گیا تھا؟ عریش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو بُراق کو چپ لگ گئی تھی کیونکہ اُس کے پاس فلحال کوئی ثبوت نہیں تھا۔

میری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں اور نہ میں تمہیں جانتا ہوں میں بس یہ چاہتا ہوں تم چاہت سے دور رہو۔ بُراق نے کہا

www.novelsclubb.com

ہماری دوستی سے آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ عریش نے جاننا چاہا

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بُراق نے کہا

پھر آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے آپ جو مجھ سے کہے گے وہ بات میں ماں لوں گا۔ عریش نے کہا

مطلب تم میری بات نہیں مانو گے ؟ بُراق نے پوچھا

نہیں میں آپ کی یا کسی کے بھی کہنے پہ اپنی دوستی خراب نہیں کروں گا۔ عریش سنجیدگی سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا

ٹھنڈے دماغ سے سوچ لو ایک بار۔ بُراق نے کہا

جو چیز ہونی نہیں اُس کے بارے میں سوچنا وقت کا ضائع ہے۔ عریش اُس کو جواب دیتا کیبن سے باہر چلا گیا پیچھے بُراق گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 28

مناہل نے اسفند صاحب کے موبائیل سے ابتہاج کا نمبر لے لیا تھا وہ کشمش میں گھری اُس سوچ میں تھی کے کال کرے یا نہ کال کرے پھر آخر کار وہ اپنا دماغ پر سکون کرتی نمبر ڈائل کرنے لگی جو تیسری بیل پہ ریسیو کر لیا تھا۔

Assailam o alaikum,Abtahaj malik Speaking,

دوسری طرف سے کال اُٹھاتے ہی مصروف گھمبیر آواز میں بتایا گیا

Me manahil,can we talk?

مناہل اپنے دھڑکتے دل کو قابو میں کرتی اُس سے بولی

Sorry I don't know who is manahil?

ابتہاج کا لہجہ خاصا نا سمجھی اور اجنبیت والا تھا جیسے اُس نے مناہل کو پہچانہ نہ ہو مگر دوسری طرف مناہل نے اس کا لاپرواہ انداز دیکھا تو یقین نہیں آیا کیا وہ ایسی تھی جو کوئی اُس کو آسانی سے بھول جاتا یا اپنے دماغ میں سوار نہ کرتا یقیناً نہیں مگر وہ ابتہاج ملک تھا جس نے اُس کے حساب سے نا ممکن کو ممکن کر دیا تھا

Manahil Asfand your business partner Asfand yaar's daughter and your Student.

مناہل نے اپنی ناگواری پہ قابو پائے خود کا تعارف کروایا اُس کا موڈ بُری طرح سے خراب ہو گیا۔

اوو آئے سی۔ابتہاج بس یہی بول پایا

Where did you have my number from?

ابتہاج کو اچانک خیال آیا تو سنجیدگی سے پوچھا

From dad now Can we talk something ?

مناہل ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بتانے کے بعد بولی

www.novelsclubb.com

something important ?

ابتہاج پر سوچ لہجے میں اُس سے استفسار ہوا

یس۔ مناہل نے جواب دیا

Ohh, then you call me later because this time I'm little busy۔

کہنے کے ساتھ ہی ابتہاج نے کال ڈراپ کر دی تھی۔ مناہل ہکا بکا موبائیل اسکرین کو گھورتی رہ گئی۔

یہ خود کو سمجھتا کیا ہے؟ مناہل طیش میں آتی اپنا سیل دیوار پہ مار کر چیخی۔

جتنا میں اِس کو اہمیت دے رہی ہوں اُتنا یہ سڑیل مجھے اپنا اٹیٹیوڈ شو کروا رہا ہے۔ مناہل اپنے کمرے کی چیزوں کو یہاں سے وہاں پھینکتی پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کرنے لگی اُس کو ابتہاج کا یوں نظر انداز کرنا آگ لگا گیا تھا وہ سب کچھ تہس نہس کر دینا چاہتی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کل صلحہ آنا چاہ رہی ہے بتا رہی تھی کوئی ضروری بات کرنی ہے اُس کو۔ رات کے کھانے کے وقت مریم بیگم نے مرید صاحب کو بتایا تو چاہت نے اپنے کھانے کی پلیٹ سے نظر اُٹھا کر علیزے کو دیکھا جو شیطانی مسکراہٹ سے اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

خیریت سے آنا چاہ رہی وہ؟ مرید صاحب نے پوچھا

جی بھائی صاحب ماشااللہ سے میری علیزے کا ہاتھ مانگنے آئے گی بُراق کے لیے۔اِس بات اسمارہ بیگم نے خوشی سے بتایا

اچھا ماشااللہ ماشااللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔مرید سب خوش ہو کر بولے

مُبارک ہو علیزے بچے۔مریم بیگم نے مسکرا کر علیزے کو مخاطب کیا

شکریہ چچی جان۔علیزے چاہت کو گہری نظروں سے دیکھتی مریم بیگم سے بولی

ویسے کل بزنس کے سلسلے میں میرا گیسٹ بھی آنے والا ہے تو میں اُس کے ساتھ کل دوپہر کی ٹائمنگ فِکس کر دیتا ہوں۔مرید صاحب نے کہا

جو آپ کو بہتر لگے ویسے بھی صلحہ شام کے وقت آئے گی۔اسمارہ بیگم نے کہا

بہت مُبارک ہو تمہیں علیزے۔چاہت نے مسلسل خود پہ علیزے کی طنزیہ بھری نظریں محسوس کی تو سر اُٹھا کر مسکراہٹ پاس کر کے اُس کو مُبارک باد دی تو علیزے کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی تھی کہاں وہ چاہت سے رونے پیٹنے بین کرنے کی توقع کر رہی تھی اور کہاں چاہت مسکرا کر اُس کو مُبارک باد پیش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔علیزے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر اُس سے بولی۔

گُڈ نائٹ امی ڈیڈ اینڈ عزہ۔چاہت کھڑی ہو کر سب سے کہہ کر اپنے کمرے میں آ کر دروازے کو کنڈی لگا کر گہرے گہرے سانس لینے لگی پھر کچھ سوچ کر موبائل اُٹھا کر بُراق کا نمبر ڈائل کیا جو پہلی بیل میں ریسیو کیا گیا تھا

مُبارک ہو۔کال اٹینڈ ہوتے ہی چاہت نے خود کو مضبوط کیے بُراق سے کہا

کس چیز کی مُبارک؟ بُراق نا سمجھی سے بولا

آپ کا رشتہ پکا ہونے والا ہے علیزے سے جلد شادی ہو گی تو سوچا ایڈوانس میں مبارک باد پیش کروں۔چاہت نے تفصیل سے بتایا

او تھینک یو مجھے پتا نہیں تھا تم مبارک باد بھی مجھے دے سکتی ہو۔بُراق ساری بات سن کر بولا

www.novelsclubb.com

آپ کو ایسا کیوں لگا؟ چاہت نے پوچھا

ڈونٹ نو بس لگا۔بُراق نے کندھے اُچکا کر کہا

ہمم خدا حافظ۔چاہت اِتنا کہتی کال کاٹنے والی تھی جب بُراق بول پڑا

کیا بس یہ بات کرنے کے لیے کال کی تھی؟

جی اور کیا بات ہو سکتی ہے ہمارے درمیان۔چاہت کا لہجہ اجنبیت سے بھرپور تھا جس کو بُراق نے صاف محسوس کیا تھا۔

اتنا روڈ برتاؤ کیوں؟ بُراق نے جاننا چاہا

آپ بھی تو میرے ساتھ ہمیشہ ایسے برتاؤ رکھتے ہیں۔چاہت نے کہا

یہ طنز تھا؟ بُراق نے پوچھا

حقیقت تھی۔چاہت نے بنا تاخیر کیے جواب دیا

فون رکھتا ہوں۔بُراق نے بتایا

www.novelsclubb.com

ایک بات پوچھوں؟ چاہت نے اچانک سے اُس کو مخاطب کیا اُس کو ڈر تھا کہی بُراق کال کٹ نہ کر لے

پوچھو۔بُراق نے اِجازت دی۔

علیزے میں اِیسا کیا نظر آیا آپ کو جو آپ نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کا اِتنا بڑا فیصلہ کر لیا؟ چاہت کے من میں آیا سوال پوچھا تو بُراق کچھ پل خاموش رہا

وہ مجھے چاہتی ہے۔ بُراق کنپٹی مسلتا بس یہی بول پایا

اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ میرا مطلب کیا آپ بھی اُس کو پسند کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اُس میں ایسی کیا بات نظر آئی؟ چاہت نے دوسرا سوال کیا۔

میں اُس کو پسند اگر نہیں کرتا تو کیا ہوا بعد میں کر لوں گا جب شادی ہو جائے گی تو ویسے ہماری پسند اور ناپسند کافی ملتی جُلتی ہے میں نے اپنی لائیف پارٹنر ایک میچیور لڑکی کا تصور کیا ہے جس پہ علیزے پورا اُترتی ہے۔ بُراق نے بتایا

اندازہ ہے مجھے آپ کی اور اُس کی پسند اور ناپسند کا۔ چاہت مسکرا کر سر جھکائے بولی

www.novelsclubb.com

مطلب؟ بُراق کو سمجھ نہیں آیا

مطلب کے اُس کو بھی میں خاص پسند نہیں اور آپ کو بھی میں پسند نہیں۔ چاہت سنجیدگی سے اتنا کہتی کال کٹ کر گئی تھی جبکہ بُراق کان کے پاس فون لگائے جانے کب تک ایسے ہی کھڑا رہا۔

○ ○

بُراق سے بات کرنے کے بعد چاہت چلتی ہوئی وارڈروب کے پاس آئی اُس کو کھول کر ایک ڈرار کھولا تو ایک پایل اُس کو نظر آئی چاہت اُس کو ہاتھ میں لیتی پایل پہ ہاتھ پھیرنے لگی تو ماضی کا ایک واقع اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا

○ ○

اِس میں کیا ہے؟ بارہ سالہ چاہت نے ہاتھ میں موجود ڈبے کو دیکھ کر متجسس لہجے میں اُنیس سالہ بُراق سے پوچھا جو مسکرا کر اُس کی خوشی دیکھ رہا تھا۔

کھول کر دیکھو۔ بُراق نے کہا

www.novelsclubb.com

تم کھولو۔ چاہت نے ڈبہ اُس کی طرف بڑھا کر بولا

چاہت بُری بات کتنی بار بولا ہے بُراق تم سے بڑا ہے آپ کہہ کر مخاطب کیا کرو۔ لان میں بیٹھی چائے سے لطف اندوز ہوتی مریم بیگم نے چاہٹ کو ٹوکا

امی دوستی میں آپ جناب کا تکلف نہیں ہوتا ہیں نہ بُراق؟ چاہت مریم بیگم کو جواب دیتی بیچ میں بُراق کو گھسیٹا

تکلف ہو گا بھی تو کونسا تم نے کرنا ہے۔ بُراق اُس کے گال کھینچ کر بولا تو چاہت نے ہنس پڑی۔

میں دیکھتی ہوں خود ہی کھول کر۔ چاہت اتنا کہتی ڈبہ کھولنے لگی تو اُس میں موجود چیز کو دیکھ کر خوشی کے مارے اُس کی چیخ نکل گئ۔

اومائے گوڈ یہ تو وہی ہے نہ جو مجھے پسند آئی تھی تمہیں کیسے پتا چلا یہ اور میرے لیے کب لی؟ چاہت ڈبے سے پایل نکال کر پرجوش آواز میں بُراق سے بولی جو اُس کی حرکت پہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

بُراق بیٹے یہ تم نے کیا چیز اِس کو پکڑا دی اگر مرید کو پتا چل گیا تو وہ غصہ ہو گا۔ مریم بیگم پریشانی سے بُراق سے بولی

چچی جان آپ پریشان نہ ہو یہ اگر چاہت پہنے گی بھی تو آواز نہیں ہو گی۔ بُراق نے کہا تو مریم بیگم سمجھنے والے انداز میں سر اثبات میں ہلانے لگی تو چاہت پایل اپنے پاؤں میں پہننے لگی مگر لاک اُس سے بند نہیں ہو رہا تھا

لاؤ میں بند کر دیتا ہوں۔ بُراق اُس کے ماتھے پہ چپت لگاتا خود پایل کا لاک بند کرنے لگا تو چاہت مسکرا کر اُس کو دیکھنے لگی

○ ○

خوامخواہ تمہیں ابھی تک سنبھال کر رکھا ہے جب کے تمہاری ضرورت نہیں۔ چاہت حال میں واپس لوٹتی اُس پایل کو دیکھ کر بڑبڑائی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

اگلے دن بُراق اپنے آفس آیا تو بلیک ہڈی والا پہلے سے اُس کے کیبن میں موجود تھا جس کو دیکھ کر بُراق کے چہرے پہ ناگوار تاثرات نمایاں ہوئے

آج پھر تم آ گئے۔ بُراق تپے ہوئے لہجے میں بولا

Give me files,I have no free time for you,

وہ مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھتا شانِ بے نیازی سے بولا

Be in your limits

بُراق کو اُس کا انداز ایک آنکھ نہ بھایا

You know what? I still very hungry so why not have some food

وِکی اُس کی بات نظر انداز کرتا اپنے پیٹ پہ ہاتھ پھیرتا معصوم شکل بنائے بُراق سے بولا

کیا کھاؤں گے ؟ بُراق نے احسان کرنے والا انداز میں پوچھا

زیادہ کچھ نہیں چکن برگر پیزہ ایک بریانی کی پلیٹ تلے ہوئے کباب ساتھ میں ایک ٹھنڈی ٹھنڈی بوتل۔وِکی نے بتایا تو بُراق جو ریسیور تھامے ہوئے تھا حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔

یہ ہوٹل نہیں ہے۔بُراق نے دانت پیس کر کہا

اچھا واقع میں تو اِس کو فائیو اسٹار ہوٹل سمجھ بیٹھا تھا تھینکس فار انفارمیشن۔ وِکی مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کرتا بولا

یہ مختلف قسم کے کھانے تم کھاؤ گے ایک ساتھ؟ بُراق سر جھٹک کر اُس سے بولا

یس اینی پرو بلم؟ وِکی نے آئبرو اُچکائے پوچھا

پیسے دیتا ہوں کسی ریسٹورنٹ میں کھا لینا ابھی فائلز لیکر یہاں سے دفع ہو جاؤ میرے پاس فضول وقت نہیں۔ بُراق ریسیور واپس رکھتا اُس سے بولا

واقع امیر کنجوس مکھی چوس ہوتے ہیں بچپن میں یہ کہاوت سُنی تھی اللہ کے حکم سے اُس کا پیش کیا گیا ثبوت بھی دیکھ لیا۔ وِکی تاسف سے سر دائیں بائیں ہلاتا افسردگی سے بولا

یہ ایسی لینگویج اور کہاوتیں تم سُنتے کہاں سے ہو؟ بُراق سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا شکل سے تو نہیں مگر سامنے والا شخص کبھی کبھی اُس کو پینڈو لگتا تھا۔

کانوں سے سُنتا ہوں۔ وِکی کے جواب پہ بُراق نے بُری طرح سے دانت کچکچائے

تمہیں اُس دن آنا چاہیے تھا میٹنگ میں۔ بُراق مدعے کی بات پہ آیا

یہ سب اگر مجھے ہینڈل کرنا ہوتا تو میں تمہارے پاس نہ آتا پارٹنر شپ کے لیے۔وِکی نے جتایا

تمہارے پاس کیا کوئی ڈھنگ کے کپڑے نہیں ہوتے جو کبھی یا جوج تو کبھی ماجوج بن کر گھومتے ہو۔بُراق نے اُس کو دیکھ کر اکتاہٹ سے بولا

نہیں میں ایک غریب کسان کا بیٹا ہوں۔وِکی نے بتایا

سیریسلی؟بُراق کو یقین نہ آیا

یس۔وِکی نے تائید میں سر اثبات میں ہلایا

تم کہاں پیدا ہوئے تھے؟بُراق نے اُس کا انٹرویو لینے کا سوچا

ہسپتال کے ایک وارڈ میں۔وِکی نے بڑی معصومیت سے جواب دیا تو بُراق کا دماغ گھوم گیا۔

www.novelsclubb.com

میں جگہ کا پوچھ رہا ہوں مطلب کنٹری سٹی وغیرہ۔بُراق نے دانت پہ دانت جمائے کہا

دھلی میں پیدا ہوا تھا۔وِکی نے جواب دیا۔

پاکستان کیوں آئے ہو یہاں تمہارا کیا کام؟بُراق کا لہجہ سنجیدہ تھا

میرا سارا کام یہاں ہے اگر ہو جائے گا تو میں جس خاموشی سے آیا تھا اُس خاموشی سے چلا جاؤں گا۔وِکی نے پر سکون لہجے میں کہا

گھر میں کون کون ہے؟اگلا سوال

کھانے پکانے والی نسرین ہے اور جھاڑو لگانے والا اختر ہے مالی جب کی چھٹی پہ ہے۔وِکی نے سوچ سوچ کر بتایا

یہ لو فائلز اور شکل گم کرو اپنی۔بُراق کجھ فائلز اُس کی طرف بڑھاتا جلے کٹے انداز میں بولا

You are angry bird,

وِکی ناک منہ چڑھا کر بولا

And you are irritating person.

www.novelsclubb.com

بُراق نے تیز نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

What's your problem?look at me deeply how I'm innocent,how I'm poor and how I'm lovely,

بُراق کی بات پہ وِکی اُس کو اپنی خوبیاں بتانے لگا تو بُراق اپنے بال نوچنے کے قریب ہوا۔

اپنی گرل فرینڈ کے پاس جاؤ وہ دیکھے گی تمہیں ڈیپلی۔ بُراق نے تیز آواز میں اُس سے کہا یہ شخص اُس کے صبر کا کڑا امتحان لے رہا تھا اُس کو لگتا تھا اِس دُنیا میں واحد ایک چاہت ہے جو اپنی اوٹ پٹانگ باتوں سے اُس کو زچ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے مگر یہ وِکی ورما اُس کو چاہت سے بھی زیادہ پہچی ہوئی چیز لگا۔

I have no girlfriend,I'm very pure single person.

وِکی نے قدرے شرما کر کہا

تمہیں دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہوں تمہاری فیملی کو اکیس توپوں کی سلامی پیش کرنی چاہیے جو تمہیں برداشت کرتے ہیں۔ بُراق اُس کو گھور کر بولا

نو تھینکس اُس کی کوئی ضرورت نہیں۔ وِکی فائلز اپنے ہاتھ میں لیکر اُس سے بولا

جانے کتنا میرا وقت برباد کر دیا۔ بُراق ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر بڑبڑایا

کونسا تم تین ملکوں کے صدر لگے ہوئے ہو جو اتنا پریشان ہو رہے ہو۔ وِکی نے کہا

یو گیٹ آؤٹ۔ بُراق غصے سے بولا

مہمان رحمت ہوتے ہیں۔وِکی نے اُس کی معلومات میں اُضافہ کیا تو بُراق جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

اِتنے پروٹوکول کی ضرورت نہیں میں خود سے چلا جاؤں گا تمہیں دروازے تک چھوڑ آنے کی ضرورت نہیں۔وِکی اُس کے اُٹھنے کا اپنا مطلب اخذ کرتا بول کر نو دو گیارہ ہو گیا اُس کے جاتے ہی بُراق گرنے والے انداز میں بیٹھتا ٹیبل سے پانی کا گلاس اُٹھائے ایک گھونٹ میں سارا گلاس خالی کیا اُس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اگر وِکی ایک منٹ مزید یہاں رُکتا تو وہ خود نہیں جانتا تھا وہ کیا کر گزرتا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت لان میں ٹہل رہی تھی جب ایک بڑی سی گاڑی اُس کے گھر کے اندر داخل ہوئی پہلے تو چاہت ایک سرسری سی نظر اُس پہ ڈال رہی تھی مگر گاڑی سے بڑے شاہانہ انداز میں ابتہاج کو نکلتا دیکھا تو حیرت سے اُس کا منہ کھل گیا۔

پروفیسر وہ بھی یہاں؟ چاہت خود سے بڑبڑاتی ابتہاج کے پاس جانے لگی

السلام علیکم پروفیسر آپ یہاں؟چاہت نے حیرانگی سے پوچھا

وعلیکم السلام جی میں یہاں اور کیا یہ مرید انکل کا گھر ہے؟ابتہاج خود اُس کو دیکھ کر حیران ہوا تھا مگر اپنی حیرانگی چُھپائے اُس سے پوچھنے لگا۔

جی اُن کا گھر ہے اور میں اُن کی بیٹی ہو پر آپ یہاں کیسے؟چاہت ابھی بھی اُلجھن کا شکار تھی۔

جی میں ایک ڈیل کے سلسلے میں آیا ہوں۔ابتہاج نے بتایا تو چاہت کو یکدم یاد آیا

اوا چھا اچھا یاد آیا کل رات ڈیڈ بتا رہے تھے خیر آپ آئے نہ۔چاہت اپنے سر پہ چپت لگاتی ابتہاج سے بولی تو وہ مسکرا کر اُس کے ہمکدم ہوا ابھی انہوں نے چند قدموں کا فاصلہ طے کیا تھا جب ایک اور گاڑی گیٹ سے اندر آتی نظر آئی جس سے بُراق باہر نکلا۔

بُراق گاڑی کی چابی چوکیدار کی طرف بڑھاتا اپنے دھیان میں اندر جا رہا تھا جب نظر سامنے چاہت کے ساتھ کھڑے کسی لڑکے پہ پڑی تو اُس کے تاثرات یکدم سے تن سے گئے وہ سیدھا آفس سے یہاں آیا تھا صبح والا سر درد اُس کو ابھی بھی تھا جو سامنے کھڑے انجان لڑکے کو دیکھ کر مزید بڑھتا محسوس ہوا تھا۔

السلام علیکم۔چاہت نے دور سے ہی سلام کیا جب کے ابتہاج سر تا پیر اُس کا جائزہ لے رہا تھا دوسری طرف بُراق بھی تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا چاہت کے سلام کرنے پہ وہ چلتا ہوا اُن دونوں کے روبرو کھڑا ہوا۔

آپ کی تعریف؟ بُراق ایک نظر چاہت پہ ڈال کر ڈائریکٹ ابتہاج سے مخاطب ہوا

جو آپ کرے مجھے اپنی تعریف کرنا تھوڑا عجیب لگتا ہے۔ابتہاج نے جوابً بُراق سے کہا تو چاہت کی ہنسی نکل گئ۔

یہ میرے پروفیسر ہیں پروفیسر ابتہاج ملک اور پروفیسر یہ میرے فرسٹ کزن ہیں بُراق آفندی۔چاہت نے بُراق کے تنے ہوئے تاثرات دیکھے تو خود ہی دونوں کا تعارف کروایا

نائیس ٹو میٹ یو۔ابتہاج نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر کہا

www.novelsclubb.com

سیم ہیئر بٹ کیا ہم پہلے مل چُکے ہیں؟ بُراق اُس کے ساتھ مصافحہ کرتا غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا

یس وی میٹ اِن یو ئر میٹنگ ہال۔ابتہاج نے کہا تو بُراق کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

اوو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ویسے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟۔ بُراق نے کہا

انکل مرید اور میرے درمیان ڈیل ہوئی ہے تو انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی۔ابتہاج نے بتایا

تو آپ کو انکل مرید کے ساتھ ہونا چاہیے تھا چاہت کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ بُراق نے انکل مرید پہ خاصا زور دیا چاہت بس خاموشی سے بُراق کا یوں بلاوجہ بگڑنا دیکھ رہی تھی۔

کیا آپ کو کوئی مسئلہ ہے ہمارے ساتھ کھڑے رہنے سے؟ابتہاج کے سوال پہ بُراق کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔

میرے خیال سے اندر چلنا چاہیے کیونکہ ڈیڈ آپ کا انتظار کر رہے تھے۔اُس سے پہلے بُراق ابتہاج کو کچھ سخت سُناتا چاہت دونوں کے درمیان مداخلت کرتی ہوئی بولی

www.novelsclubb.com

یا شیور۔ابتہاج نے کہا

آپ اکیلے آئے ہیں چچی جان نہیں آئی؟ چاہت کو اچانک صلحہ بیگم کا خیال آیا تو بُراق سے پوچھا

آجائے گی وہ۔ بُراق پھاڑ کھانے والے انداز میں جواب دیتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

ہاؤر وڈ۔ابتہاج بُراق کی پشت دیکھتا بولا

سوری دراصل ان کے بات کرنے کا انداز ایسا ہے آپ چلے اندر۔چاہت معذرت خواہ لہجے میں کہتی اُس کو اندر آنے کا کہنے لگی تو ابتہاج نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:46 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 29

السلام علیکم انکل۔ابتہاج مراد صاحب سے مصافحہ کرتا بولا

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام

وعلیکم السلام ماشااللہ دونوں ساتھ آئے ہو۔مراد صاحب نے بُراق کو بھی آتا دیکھا تو کہا جبکہ چاہت وہاں سے چلی گئی تھی۔

میں اِن سے پہلے آیا تھا تو مجھے چاہت مل گئی جو میری اسٹوڈنٹ بھی ہے۔ابتہاج نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیتے آس پاس نظریں ڈورائی جیسے کسی کی تلاش میں ہو۔

ویسے بھئی ماننا پڑے گا تم نے کم عمری میں بہت ترقی ہے بزنس پھر یونی کو وقت دینا تمہارے لیے مشکل ہوتا ہو گا۔مرِاد صاحب نے رشک سے اُس کو دیکھ کر کہا بُراق سے مزید ابتہاج کی تعریف سُننا برداشت نہ ہوئی تو لاؤنج کی طرف چلا گیا تھا۔

مجھے عادت ہے اور خود کو مصروف رکھنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ابتہاج نے جواب دیا

آؤ اندر چل کر سارے معاملات ڈسکس کرتے ہیں۔مرِاد صاحب نے کہا تو ابتہاج سر کو جنبش دیتا اُن کے ہمکدم ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

میرا جو صنم ہے ذرہ بے رحم ہے

دے کے مجھے وہ درد مسکُراتا ہے۔

انا اپنے لان میں لگے جھولے پہ جھولا جھولتی تیز آواز میں گانا گانے میں مصروف تھی جب چھت پہ کھڑے دانیال نے اُس کو مخاطب کیا

عموماً ایسا سڑا ہوا گانا گانے وقت لڑکیاں اپنا سر دیوار پہ مار کر لہولہان کرتی ہیں اور ایک یہاں تم ہو جو مزے سے گانا گا رہی ہو وہ بھی سیڈ سونگ۔دانیال کے لہجے میں تاسف صاف عیاں تھا

مجھے لہولہان دیکھنے والے خود لہولہان ہو جائے۔انا نے ایسے کہا جیسے اُس کے پاس جادو کی چھڑی ہو

کیا نیند میں ہو؟دانیال نے اُس کی عجیب و غریب بات سن کر بولا

نہیں میں خوش ہوں۔انا نے مزے سے بتایا

www.novelsclubb.com

وجہ؟دانیال متجسس ہوا۔

تمہیں کیوں بتاؤں؟انا نے اُپر نظریں کر کے اُس کو دیکھ کر کہا

پڑوسی جو ہیں۔دانیال نے بڑی وجہ بتائی۔

بد قسمتی سے۔انا نے منہ کے زاویئے بگاڑے

میں عریش سے ملنے جارہا ہوں تمہیں یا چاہت کو ساتھ چلنا ہے تو بتادے۔دانیال اُس کی بات پہ نفی میں سر ہلاتا بولا

چاہت مصروف ہے اور میں تمہارے ساتھ جاؤں گی نہیں۔انا نے صاف چٹا انکار کیا۔

ایزیو وِش۔دانیال نے کندھے اُچکائے

ویسے تم کیوں جارہے ہو اُس سے ملنے ؟انا نے پوچھا

تمہیں کیوں بتاؤں ؟دانیال نے اُس کا جُملا اُس کے منہ پہ مارا تو انا نے دانت پیسے

شرم تو آتی نہیں تمہیں میرے ورڈز چوری کرتے ہوئے۔انا نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

شرم مجھ سے شرماتی ہے اور تمہارے ورڈز کے بھی کیا کہنے ہیں اتنے قیمتی اور سنہرے ہیں نہ جو لوگ چوری کرتے پھیرینگے۔دانیال نے طنزیہ لہجے میں کہا

اور نہیں تو کیا مجھے تو بہت بڑا لکھاری بننا تھا مگر ہائے میری ذہانت کو نظر لگانے والے پڑوسی آ گئے۔انا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

ہاں اتنی تم ذہانت سے تو اناں بھرپور لڑکی کو تو لکھاری نہیں کسی ایجنسی میں ہونا چاہیے تھا جو دُشمن کے اِرادے اُن کے سوچنے سے پہلے جان جاتی۔دانیال نے بھگو بھگو کے تیر مارا

یہ طنز تھا۔انا جھولے سے اُٹھ کر لڑاکا انداز میں اُس سے بولی

جی ہاں طنز تھا آپ کی شان میں بر اے مہربانی اِس کو قبول کرنے کا شرف حاصل کرے۔دانیال نے زچ کرنے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کہا

تم سے تو بات کرنا فضول ہے اچھا خاصا میرا موڈ برباد کر کے رکھ دیا۔انا اُس کو تیز گھوری سے نواز کر کہتی گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

گانا تو بڑا مست گا رہی تھی۔اُس کے جانے کے بعد دانیال بڑبڑاتا خود بھی وہی گانا گاتا چھت سے اُتر گیا۔

میرا جو صنم ہے ذرہ بے رحم ہے

دے کے مجھے وہ درد مسکُراتا ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت

چاہت۔

چاہ

عزہ پوری گھر میں گلا پھاڑ کر چاہت کا نام لیکر اُس کو ڈھونڈ رہی تھی مگر ڈرائینگ ہال میں مرید صاحب کے ساتھ کسی لڑکے کو دیکھ کر اُس کی آنکھیں اور منہ پورا کھلا کا کھلا رہ گیا تھا کسی لڑکی کی آواز پہ ابتہاج نے بھی سر اُٹھایا مگر سامنے کسی لڑکی کا ایسا ری ایکشن دیکھ کر اُس نے مسکراہٹ پاس کی تو عزہ گرتے گرتے بچی۔مرید صاحب بلاوجہ اپنی جگہ شرمندہ سے ہو گئے۔

عزہ بیٹے سلام کرو بھئی کو اور یہاں سے جاؤ ہم ضروری چیزیں ڈسکس کر رہے ہیں۔مرید صاحب زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کہا تو عزہ ہوش میں آتی "بھائی" لفظ پہ کڑوا سا

منہ بنانے لگی۔دوسری طرف علیزے بھی بُراق کی تلاش میں آ پہنچی تھی اُس نے بہت غور سے ابتہاج کا جائزہ لیا جو بُراؤن کوٹ پینٹ نفاست سے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

Who is dashing man?

علیزے مرید صاحب کی موجودگی کا احساس کیے بنا بے باکی سے بولی تو ابتہاج کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

آپ کا جیجو میرے سپنوں کا راجکمار۔عزہ اپنے ڈوپٹے کا کونہ مڑورتی قدرے شرما کر بولی جو صرف علیزے ہی سُن پائی۔

علیزے عزہ یہاں سے جاؤ دونوں۔مرید صاحب ابتہاج کے سامنے شرمندہ ہوتے دونوں سے سخت لہجے میں بولے تو وہ دونوں سے وہاں سے کھسک گئی۔

کنٹینو کرے؟مرید صاحب نے ابتہاج کو مخاطب کیا

شیور۔ابتہاج نے اِشارہ کیا

تم یہاں ہو اور میں تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈ رہی تھی۔ عزہ نے چاہت کو ٹیرس پہ کھڑا پایا تھا

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈ رہی تھی تبھی نہیں ملی یہاں ڈھونڈتی تو مل جاتی۔ چاہت دور خلاؤں کو دیکھتی جوابً بولی

واہ واہ کیا شاعرانہ انداز اپنایا ہے خیر میرے ساتھ چلو تمہیں تمہارے جیجو سے ملواؤ۔ عزہ نے پرجوش آواز میں کہا

میری بے بسی کا مذاق اُڑانے آئی ہو؟ چاہت نے تلخ انداز میں کہا تو عزہ کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

نہیں یار میں تو اپنے سپنوں کے راجکمار سے ملوانے کی بات کر رہی تھی اور تم جانے کیا سوچ بیٹھی ہو۔ عزہ اُس کو اپنے ساتھ لگاتی منہ بنا کر بولی

سپنو کا راجکمار؟ چاہت نا سمجھی سے بولی

ہاں نہ چچا جان کے ساتھ بیٹھا ہے سچی یار کیا گوری چٹی چمڑی تھی مجھے تو لگ رہا ہے میک اپ کر کے آیا ہے یا پھر پابندی سے فیشل کرتا ہو گا اُپر سے کلین شیو تھا ہائے میں ایویں بیئرڈ والوں کو ہینڈسم سمجھتی تھی۔ عزہ دیدے پھاڑ کر بتانے لگی۔

لو جی تم بھی پھسل گئ۔ چاہت تاسف سے سر کو جنبش دینے لگی۔

اِس بات کا مطلب؟ عزہ کو سمجھ نہیں آیا

مطلب یہ کے وہ ہماری یونی کا پروفیسر ہے ابتہاج ملک۔ چاہت اُس سے دور کھڑی ہوتی بتانے لگی۔

نہ کرو اسٹوڈنٹ نہیں وہ بھی پروفیسر ہے ارے پروفیسر تو چالیس پچاس عمر کے درمیان ہوتے ہیں اور یہ تو بیس سال کا لگ رہا تھا۔ عزہ کا منہ حیرت کی زیادتی سے پورا کھل گیا۔

www.novelsclubb.com

بیس سال کے کہاں بارہ سال کے ہیں۔ چاہت اُس کی بات پہ طنزیہ بولی

اچھا نہ مذاق مت کرو کیا واقع وہ پروفیسر ہے؟ عزہ نے پوچھا

ہمم ایک ہفتے سے اُپر ہوا ہے انہیں یونی جوائن کیے ہوئی کافی سڑو قسم کے ہیں شخصیت میں صرف سنجیدگی اور رعب ہے دیکھ کر لگتا ہی نہیں کی کبھی کسی نرم و ملائم لہجے میں بات کی ہو گی یا کبھی ایسے نرم مسکراہٹ سے دیکھا ہو گا۔چاہت جھرجھری لیکر بولی۔

ہائے کتنی لکی ہو گی وہ گرل جس کو یہ ملے گا میں تو فین ہی ہو گی اُس کی۔عزہ ہاتھوں انگلیاں باہم ملائے حسرت بھرے لہجے میں بولی

چچی آئی ہیں؟چاہت اُس کی بات نظر انداز کرتی پوچھنے لگی۔

ہاں شاید پتا نہیں۔عزہ نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

آؤ دیکھتے ہیں تاریخ کب کی پکی ہوتی ہے۔چاہت نے کہا

کیا شادی کی تاریخ بھی آج فِکس ہو گی وہ بھی اتنی جلدی؟عزہ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

میرے خیال سے کیونکہ رشتہ تو بن مانگے ہی پکا سمجھو لڑکا لڑکی نے پہلے سے ایک دوسرے کو پسند کیا ہوا ہے۔چاہت اتنا کہتی ٹیرس سے نیچے اُترنے لگی تو عزہ بھی افسردہ سانس خارج کرتی اُس کے پیچھے جانے لگی۔

السلام علیکم کہاں گم تھی؟ چاہت ہال میں آئی تو صلحہ بیگم کو اسمارہ بیگم مریم بیگم اور علیزے کے ساتھ بیٹھا پایا بُراق جبکہ وہاں نہیں تھا۔

وعلیکم السلام یہی تھی آپ کب آئی؟ چاہت مسکرا کر اُن کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

ابھی کچھ دیر پہلے۔ صلحہ بیگم نے جواب دیا۔

پھر کیا ڈیٹ فائنل ہوئی؟ چاہت نے خود کو کمپوز کیے پوچھا۔

اگلے ماہ کی تاریخ فِکس ہوئی ہے کیونکہ اِس ماہ تو علیزے کا لاسٹ سمسٹر ہے پھر یہ بھی پڑھائی سے فارغ ہو جائے گی۔ صلحہ بیگم نے بتایا

اچھا۔ چاہت بس یہی بول پائی اُس نے گردن موڑ کر علیزے کو دیکھا جس جانے کن سوچ میں گم تھی۔

ضرور اِس کا بھی دل پروفیسر پہ پِھسل گیا ہو گا۔ چاہت اچٹتی نظر اُس پہ ڈال کر سوچنے لگی

آپ نے پہلے تو کسی کے ساتھ پارٹنر شپ نہیں کی پھر یوں اچانک اِس انسان کے ساتھ کیسے کر سکتے ہیں جس کو میں یا آپ ٹھیک سے جانتے تک نہیں؟ بُراق بنا کسی کا لحاظ کیے مرید صاحب سے بولا اُس کو اُن کا فیصلہ ٹھیک نہیں لگا۔ جبکہ ابتہاج ٹانگ کے اُپر ٹانگ جمائے دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میں ابتہاج کو ایک ماہ سے جانتا

وہی تو آپ اِس انسان کو ایک ماہ سے جانتے ہیں پھر اتنا بڑا فیصلہ آپ جذبات میں کیسے لے سکتے ہیں آج بزنس پارٹنر بنا دیا کل آپ چاہت کا ہاتھ اِس کو تھما دینگے۔ بُراق بپھرا ہوا۔

Excuse me, Hold your tongue.

www.novelsclubb.com

جہاں بُراق کی بات پہ مرید صاحب نے اُس کو ناگوار نظروں سے دیکھا تھا وہی ابتہاج اونچی آواز میں اُس سے بولا

Lower your voice .

بُراق تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر دانت پہ دانت جمائے بولا

بُراق آرام سے بات کرو ابتہاج ہمارا گیسٹ ہے۔مرید صاحب نے مداخلت کی۔

آپ اِس کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرینگے۔بُراق نے جیسے اپنا حکم سُنایا

Non of your business so you stay away.

ابتہاج کو اُس کا یوں ٹانگ اڑانا ایک آنکھ نہ بھایا

You stay away because we not interested in your deal and whatever you wants.

بُراق طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو مرید صاحب نے اپنا سر پکڑ لیا

Ooh really,who ask you ?

www.novelsclubb.com

ابتہاج نے تمسخرانہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو بُراق خود پہ ضبط کرنے لگا

آپ خاموش کیوں ہیں؟بُراق تیکھی نظروں سے ابتہاج کو دیکھتا اب مرید صاحب سے بولا

تم مجھے بولنے کا موقع کب دے رہے ہو بُراق یہ ڈیل جو تم بول رہے ہو کے نہ ہو تو وہ ہو چکی ہیں ابتہاج نے بہت پیسا ہماری کمپنی پہ انویسٹ کیا ہے جس سے میں پارٹنر شپ پہ رضامند ہوا ہوں۔مرید صاحب نے کہا تو بُراق نے حیرت سے اُن کو دیکھا۔

آپ کو اگر کسی چیز میں پیسا انویسٹ کرنا تھا تو مجھ سے کہتے ہیں یوں غیروں سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت تھی۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا تو ابتہاج نے بیزاری سے اُس کو دیکھا۔

ابتہاج غیر نہیں کوئی۔مرید صاحب نے اُس کو سمجھانا چاہا تو بُراق نے سر جھٹکا

OK now I'm leaving.

ابتہاج اپنی جگہ سے اُٹھ کر کوٹ جھاڑ کر مرید صاحب سے بولا

تم نے تو کچھ لیا ہی نہیں کچھ کھاتے تو اچھا تھا۔مرید صاحب نے ٹیبل پہ سجے کھانے کے لوازمات دیکھ کر ابتہاج سے کہا

www.novelsclubb.com

Thanks but I'm done.

ابتہاج نے سہولت سے انکار کیا۔

میں گیٹ تک چھوڑ آتا ہوں۔مرید صاحب اُس کو چلنے کا اِشارہ کر کے بولے

آپ کیوں جائینگے ؟ یہ کوئی بچہ تو نہیں۔ بُراق جو ابتہاج کے چونچلے دیکھ رہا تھا مرید صاحب کی بات پہ خاموش نہ رہ پایا

آپ کو تکلف کرنے کی ضرورت نہیں میں خود چلا جاؤں گا۔ابتہاج مرید صاحب سے کہتا وہاں رُکا نہیں تھا۔

ارے بیٹا اتنی جا رہے ہو ؟ابتہاج جو بنا کسی پہ نظر ڈالے باہر جانے کا اِرادہ کیے ہوئے تھا کسی عورت کی آواز پہ رک کر پلٹ کر دیکھا جہاں تین عورتیں اور لڑکیاں اُس کو دیکھ رہی تھیں

آپ مجھ سے مخاطب ہیں ؟ابتہاج نے سوالیہ نظروں سے مریم بیگم کو دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں بلکل کیا کام ہو گیا آپ کا اتنی جلدی ؟اب کی اسمارہ بیگم نے کہا

جی بہت اچھے سے۔ابتہاج سر جھٹک کر بولا

میں آپ کو گیٹ تک چھوڑ آتی ہوں۔چاہت آگے بڑھ کر بولی تو ابتہاج نے محض سر کو جنبش دی۔

ماشااللہ بہت پیارا بچہ تھا کون تھا آج سے پہلے تو کبھی نہیں دِکھا؟ابتہاج اور چاہت کے جانے کے بعد صلحہ بیگم نے مریم بیگم اور اسمارہ بیگم کو دیکھ کر پوچھا

بھائی صاحب سے ملنے آیا تھا کسی بزنس کے کام سے۔اسمارہ بیگم نے جواب دیا تو صلحہ بیگم نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔

○ ○

یہ کیا طریقہ تھا بُراق؟تم جیسے میچیور بندے سے میں کسی ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہا تھا۔مرید صاحب خشمگین نظروں سے دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

سوری ٹو سے مگر آپ نے اچھا نہیں کیا بنا کسی سے رائے لیے اُس کے ساتھ ڈیل کر دی آپ نے۔بُراق سنجیدگی سے بولا

مجھے جو بہتر لگا وہ میں نے کیا تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔مرید صاحب دوٹوک لہجے میں بولے

یایو آر رائٹ۔بُراق افسوس سے اُن کو دیکھ کر ڈرائینگ ہال سے باہر چلا گیا تو مرید صاحب نے ٹھنڈی سانس خارج کی بُراق کا رویہ اُن کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

I want to marry.

مناہل صبا بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی ڈائریکٹ بس یہی بولی وہ کل رات اور آج کا پورا دن اپنے کمرے تک محدود تھی اور اُس نے سوچ لیا تھا اسفند صاحب سے وہ اپنی شادی کی بات کرے گی۔

ہوش میں ہو تم یہ کیا بول رہی ہو لڑکی ذات ہو کر۔صبا بیگم کو اُس کا یوں منہ پھاڑ کر اپنی شادی کا کہنا پسند نہیں تھا۔

اِس میں بُرائی کیا ہے؟آپ بس ڈیڈ سے بات کرے آئے ونٹ ٹو میری اینڈ ڈیٹس اِٹ۔مناہل ضدی لہجے میں بولی

یہ اچانک تمہیں شادی کا خیال کیسے آیا؟ابھی تو پڑھائی بھی نہیں ہوئی کمپلیٹ تمہاری۔صبا بیگم اُلجھن بھری نظروں سے دیکھ کر بولی

شادی کے بعد ہو جائے گا سب ابھی آپ بس ڈیڈ کو میری اور ابتہاج کی شادی کے لیے منائیے۔مناہل نے کہا

ابتہاج کون وہ تمہارا پروفیسر ؟صبا بیگم کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

یس۔مناہل ڈھٹائی سے بولی

شرم حیا نام کی چیز ہے کوئی تم میں وہ تمہارا ٹیچر ہے۔صبا بیگم نے اُس کو جھڑکا

Whatever,I don't care.

مناہل کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

www.novelsclubb.com

میں ہر گز تمہارے ڈیڈ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی۔صبا بیگم نے انکار کیا

اگر آپ بات نہیں کرے گی تو میں کروں گی ڈیڈ سے بات۔مناہل نے اپنا فیصلہ سُنایا

باپ کے سامنے ایسی بات کرتے وقت تمہیں شرم نہیں آئے گی؟صبا بیگم نے نفی میں سر ہلایا کر کہا۔

بلکل بھی نہیں اور میری شادی بس ابتہاج ملک سے ہو گی۔ مناہل اپنی بات کہتے جس تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی تھی اُس تیزی سے باہر نکل گئی پیچھے صبا بیگم نے اپنا سر پکڑ لیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 30

بُراق اضطراب کی کیفیت میں کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا اُس کے اندر عجیب بے سکونی نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی کچھ سوچ کر اُس نے اپنا فون اُٹھا کر چاہت کا نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو خیریت؟دوسری جانب سے تیسری بیل پہ کال ریسیو کر دی گئی تھی۔

چچا جان کو کیا ہو گیا ہے؟ بُراق سخت لہجے میں اُس سے استفسار ہوا۔

اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے ڈیڈ کو؟ میں ابھی دیکھ آتی ہوں۔ چاہت جو ابھی بھی نیند میں تھی بُراق کی بات پہ پریشان ہوئی

کچھ نہیں ہوا انہیں تمہیں ایک بات بتانی ہے۔ بُراق تپ کے بولا

جی بتائے؟ چاہت متوجہ ہوئی۔

تمہارا جو پروفیسر ہے وہ مجھے خاصا مشکوک لگتا ہے۔ بُراق نے بتایا

کیوں لگتا ہے مشکوک؟ نہ تو اُن کے ماتھے پہ تین سے چار سنگ ہیں اور نہ ڈریکولا ڈائنکولا وغیرہ جیسے بڑے بڑے سے دانت اور نہ اُن کے چلنے پہ ایسا لگتا ہے کے راکاس گھوم گیا ہے پھر وہ آپ کو مشکوک کس اینگل کس وجہ سے لگے؟ چاہت بُراق کی بات پہ بولی تو بُراق کو مزید غصہ آیا

www.novelsclubb.com

عجیب و غریب باتیں کرنے سے اچھا میری بات پہ غور کرو چچا جان سے کہو وہ ابتہاج ملک کے ساتھ کوئی بھی ڈیل نہ کرے۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

میں کون ہوتی ہوں ڈیڈ سے یہ سب کہنے والی؟ چاہت کو بُراق کی بات عجیب لگی۔

اُن کی بیٹی ہو۔ بُراق صبر کے گھونٹ بھر کر بولا

میں اُن کی بیٹی ہوں مگر اُن کے بزنس کے معاملات الگ ہیں میں اُس پہ دخل اندازی نہیں کر سکتی۔ چاہت سنجیدگی سے بولی

وہ چچا جان کو نقصان دے سکتا ٹرائے تو انڈر سٹینڈ۔ بُراق جھنجھلا کر بولا

آپ سے زیادہ ڈیڈ نے دُنیا کو دیکھا ہے اُن کو آپ سے کئی زیادہ لوگوں کی پہچان ہے آپ کو نہیں تھا ٹھیک کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ اِس لیے بہتر ہے آپ ڈیڈ کے معاملات سے دور رہے۔ چاہت نے سنجیدگی سے کہا

مطلب تم چچا جان سے کوئی بات نہیں کرو گی؟ بُراق سنجیدگی سے پوچھنے لگا

www.novelsclubb.com

بلکل بھی نہیں یہ بزنس کے معاملات ڈیڈ خود ہینڈل کرتے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی اِنوالو نہیں کرتے بزنس میں اگر کچھ اچھا ہوتا ہے تو وہ اپنی خوشی ہم سے شیئر کرتے ہیں مگر کوئی مسائل نہیں اور اگر ڈیڈ نے پروفیسر سے کام کرنے کا سوچا ہے تو یقیناً کوئی بات ہو گی

پروفیسر میں ویسے بھی پروفیسر سب کو پیسند آیا تھا امی اور چچی کو وہ بہت اپنے سے لگے۔چاہت نے سہولت سے اُس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

دیکھنا تم تمہارا یہ پروفیسر چچا جان کا سب کچھ اپنے نام کروا لے گا۔بُراق زچ ہو کر بولا

وہ بہت اچھے ہیں اُن کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں۔چاہت نے جتایا

کچھ زیادہ یقین نہیں تمہیں تمہارے اُس پروفیسر پہ؟بُراق طنزیہ بولا

ہاں شاید مجھے اُن پہ اعتبار ہے کیونکہ کسی انسان کو جاننے کے لیے ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔چاہت نے جواب دیا۔

میری بات پہ غور کرنا۔بُراق سر جھٹک کر بولا

آپ میری ایک بات پہ غور کرے اگلے ماہ آپ کی شادی ہے اُس کی تیاری کرے کارڈز بنوائے ہال بُکنگ کروائے اپنے سبھی جاننے والوں کو انویٹیشن کارڈ دے اپنے لیے کُرتا پاجامہ خریدے گھر کی سجاوٹ کروانا شروع کرے اور ایسا کرے ہنی مون کے لیے کہاں جانا ہے وہ بھی ڈیسائیڈ کر لے علیزے کے لیے کسی اچھے پارلر سے اپائنمنٹ بھی لے مگر

کسی اور کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے ڈیڈ نے تو کبھی آپ سے یہ نہیں کہا کے یہ نہ کرو وہ نہ کرو۔چاہت بولنے پہ آئی تو بولتی ہی چلی گئ۔

یہ کس انداز میں بات کر رہی ہو تم مجھ سے ؟میں یہاں ایک بات تم سے ڈسکس کر رہا ہوں اور تم کوئی اور بات کو لیے بیٹھ گئ ہو میری شادی کا یہاں کیا ذکر۔بُراق کو اُس کی باتیں سر پہ سے گزری۔

مجھے نیند آرہی ہے۔چاہت بس یہ بولی

میں نوٹ کر رہا ہوں تمہارے بات کرنے کا انداز بہت بگڑتا جا رہا ہے۔بُراق نے ٹوکا

آپ کو مجھ میں بس خامیاں ہی کیوں نظر آتی ہے ؟چاہت نے پوچھا

کوئی اچھائی ہے تم میں ؟بُراق کا لہجہ خاصا طنزیہ تھا جو چاہت کو کسی تازیانے سے کم نہ لگا اِس لیے وہ بنا کچھ کہے کال کٹ کر گئ۔

www.novelsclubb.com

ایک تو اِس کا دماغ ساتویں آسمان پہ ہوتا ہے۔ٹوں ٹوں کی آواز پہ بُراق اپنے کان سے موبائل ہٹاتا بڑبڑایا۔

کوئی اچھائی ہے تم میں؟

کال بند کرنے کے بعد سونے کے لیے لیٹی تو بھی اُس کے کانوں میں بار بار بُراق کا کہا جُملا گونج رہا تھا۔

ہاں واقع مجھ میں کوئی اچھائی نہیں اگر اچھائی ہوتی تو آپ کو میں پسند آتی وہ علیزے نہیں۔چاہت مایوسی بھرے لہجے میں بڑبڑائی ایک آنسو اُس کی آنکھ سے نکل کر تکیے میں جذب ہو گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اِتناسب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے گوارہ نہیں کیا؟اگلے دن یونی آکر اُس نے بُراق اور علیزے کے رشتہ پکے ہونے والی بات انا کو بتائی تو وہ تقریباً چیخ کر اُس سے بولی

تمہیں بتانے سے کیا ہوتا؟چاہت سر جھٹک کر بولی

تمہارا کیا ہو گا؟انا کو اُس کی فکر ہوئی

وہی جو منظورِ خدا ہو گا۔چاہت ہنس کر بولی

چاہت پلیز میرے سامنے یہ بہادری کا ڈرامہ مت کرو تمہارے اندر سے میں واقف ہوں۔انا نے اُس کی فیک مسکراہٹ دیکھی تو چڑ کر کہا

تمہیں پتا ہے کل بُراق نے مجھ سے کیا کہا؟چاہت نے اُس کو دیکھ کر کہا

کیا کہا اُس نے ؟انا نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

اُس نے کہا مجھ میں کوئی اچھائی نہیں۔چاہت اپنے آنسو کا گلا گھونٹ کر اُس کو بولی

چاہت

پلیز انا مجھے تمہارے یا کسی کے بھی ہمدرد بھرے لفظوں کی ضرورت نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں۔انا کچھ کہنے والی تھی جب چاہت اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کہاں جا رہی ہو سرابتہاج کی کلاس ہے اِس ٹائیم ؟انا نے پریشانی سے اُس کو دیکھ کر کہا

میرا کوئی موڈ نہیں کلاس لینے کا اور تم پلیز میرے پیچھے مت آنا میں کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔چاہت اُس کو جواب دیتی یونی کی بیک سائیڈ پہ آئی جو سنسان جگہ تھی یہاں

پہنچ کر اُس کو ایک واقع یاد آیا جب اُن کے کلاس فیلو نے بتایا تھا کے یہاں کسی کا قتل ہوا۔ یہ خیال آتے ہی اُس نے جھر جھری لی ایک پل کو اُس کو خوف محسوس تو ضرور ہوا مگر خود پہ حاوی نہیں ہونے دیا اور سر جھٹک کر وہاں موجود ایک بوسدہ سی بینچ پہ بیٹھ گئ۔

تمہاری طرح میں بھی بوسیدہ سی ہو گئ ہو۔ بینچ پہ ہاتھ پھیر کر وہ بڑبڑائی تبھی اُس کو کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا۔ اُس کو ایسے لگا جیسے یہاں اُس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے احتیاطاً اُس نے چاروں اطراف دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا مگر باتوں کی آواز وہ صاف سن سکتی تھی۔ چاہت نے اپنے بیگ پہ گرفت مضبوط کی اور بیگ کی فرنٹ والی زپ کھول کر اپنا سیل اُٹھایا۔

تھوڑا چلتے ہی دیوار کے ایک پار دو آدمی اُس کو نظر آئے جو آہستہ آواز میں جانے کیا بات کرنے میں مصروف تھی۔ چاہت آہستہ سے چلتی درخت کی آر میں کھڑی ہوتی اپنے سیل کی کیمرہ آن کرنے لگی اُس کے اندر کا جادو پوری آب و تاب سے جاگا تھا وجہ اُن دونوں لڑکوں کا عجیب حُلیہ تھا آج سے پہلے کبھی اُس نے اِن لڑکوں کو یونی تو کیا یونی کے آس پاس بھی نہیں دیکھا تھا۔

چاہت جو ویڈیو ریکارڈ کر رہی تھی اچانک اُس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو چہرے پہ خود کے سائے لہرائے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں چمکنے لگی اُس نے بڑی مشکل سے اپنا سوکھا گلا تر کیا۔

چاہت لگتا ہے تیرے اُپر جانے کا وقت ہو گیا ہے ہائے ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اپنی زندگی میں یا اللہ میں آ رہی ہو۔ چاہت دل ہی دل میں بڑبڑاتی جیسے ہی پلٹی سامنے سرد سپاٹ تاثرات سجائے ابتہاج کو بازوں سینے پہ باندھے کھڑا پایا تو بے ساختہ اُس کے ہاتھ سے فون چھوٹا جو گرنے سے پہلے ابتہاج نے جھک کر اپنے ہاتھ میں کیچ کر لیا تھا چاہت داد دیتی نظروں سے اُس کو دیکھنے والی تھی مگر ابتہاج کا انداز اُس کو اِس بات کی اِجازت نہیں دے رہا تھا اپنے پیچھے موت کے بجائے ابتہاج کو دیکھ کر اُس کی اٹکی سانس بحال ہونے کے بجائے گلے میں لٹک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

Miss chahat what are you doing here?

ابتہاج سرد نظروں سے اُس کو دیکھتا گھمبیر لہجے میں اُس سے بولا تو زندگی میں کبھی اُس کو بُراق سے اتنا ڈر نہیں لگا تھا جتنا ابتہاج ملک سے لگ رہا تھا۔

وہ پروفیسر یہاں دو مشکوک آدمی مجھے نظر آئے تو میں نے سوچا اُن کی رکارڈنگ کرلوں۔چاہت کے منہ سے بامشکل لفظ ادا ہوئے۔

Are you secret agent?

ابتہاج تند نظروں سے اُس کو گھور کر بولا

Absolutely not professor I'm ordinary girl.

چاہت نے جلدی سے جواب دیا

گو۔ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا

ہمیں اُن کا پتا لگانا چاہیے جانے وہ کونے تھے یہاں کس مقصد سے آئے ہیں؟پہلے بھی ہم نے بہت مشکوک باتیں سُنی ہیں۔چاہت نے ابتہاج کو بتانا چاہا

www.novelsclubb.com

Leave,

وہی سرد انداز

Professor trust me,I'm not lying.

چاہت کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات یقین کیسے دلائے۔

میری بات آپ کو سُنائی نہیں دیتی میں نے کہا جائے یہاں سے آپ یہاں پڑھنے آتی ہے تو بس اپنی پڑھائی پہ دھیان دے نہ کے کسی اور فضول ایکٹویٹی میں۔ابتہاج دھاڑا تو چاہت ڈر کر ایک قدم پیچھے لینے لگی۔

میں جاتی ہوں میرا فون واپس کرے۔چاہت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہا

نہیں ملے گا یہ آپ کو آپ جائے۔ابتہاج کی بات پہ چاہت کے چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی۔

پلیز ڈونٹ ڈو پروفیسر آپ کو نہیں پتا کتنی بڑی مشکلوں سے فون ملا ہے۔چاہت کا لہجہ التجائیہ ہونے لگا۔

مجھے کچھ نہیں جاننا بس آپ وہ کرے جو میں نے کہا ہے۔ابتہاج نے کوفت کا مظاہرہ کیا

میں یہاں کبھی نہیں آؤں گی اور نہ کسی کو کچھ بتاؤں گی آپ پلیز فون واپس کرے۔چاہت نے ایک اور کوشش کی۔

اگر آپ یہاں سے نہیں گئی تو میں آپ کے سامنے آپ کا سیل فون توڑوں گا۔ابتہاج نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

مجھے ہارٹ اٹیک آجائے گا ایسی باتیں نہ کرے میں جاتی ہوں۔چاہت دھل کر اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر بولتی حسرت بھری نظروں سے اپنے موبائل کو دیکھنے لگی جو ابتہاج کی گرفت میں تھا۔

مس چاہت ؟ابتہاج نے اُس کے نام پہ زور دیا تو چاہت ہڑبڑا گئی۔

میں جاتی ہوں پروفیسر میں چلی گئی۔کہنے کے ساتھ ہی چاہت وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی پیچھے ابتہاج پر سوچ نظروں سے اُس کے سیل فون کو دیکھنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا کر رہے ہو؟علیزے بُراق کے کیبن میں داخل ہوتی خوشگوار لہجے میں اُس سے استفسار ہوئی۔

تم ناک کر کے بھی آسکتی تھی یوں بغیر اِجازت کے آنا ضروری نہیں تھا۔بُراق خاصی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

میری تمہاری ہونے والی بیوی ہوں یہ کس انداز میں مجھ سے بات کر رہے ہو؟علیزے کو اُس کو لہجہ ایک آنکھ نہ بھایا

فرسٹ آف آل میں ایک بات کلیئر کر لوں تم میری ہونے والی بیوی ہو "ہوئی نہیں ہو" فلحال دوسری یہ کے رشتہ اپنی جگہ مگر میٹرز بھی کسی چیز کو کہتے ہیں۔ بُراق سنجیدگی سے بولا

تمہارے کہنے کا مطلب اگر ہماری شادی ہو بھی جائے گی تو مجھے کمرے میں آنے کے لیے بھی تمہاری پرمیشن دُرکار ہو گی؟علیزے بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

افکورس ناٹ مگر یہاں آتے وقت انفارم ضرور کر سکتی ہو۔ بُراق ہنوز سنجیدگی سے بولا

تمہیں پتا ہے بُراق تم نے میرا موڈ بُری طرح سے اسپوئل کیا ہے میں کتنا خوش ہو کر آئی تھی یہ سوچ کر کے ہم شاپنگ کرنے جائینگے مگر تمہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہیں کوئی انٹرسٹ نہیں شادی سے ریلیٹڈ کسی بھی چیز میں۔علیزے اُس کو دیکھ کر تاسف سے بولی

ایسا نہیں ہے میں چلوں گا تمہارے ساتھ مگر آج نہیں پھر کبھی۔ بُراق خود کو پر سکون کرتا اُس سے بولا

اگر پریشانی والی بات ہے تو مجھ سے شیئر کرو۔ علیزے غور سے اُس کا چہرہ دیکھتی ہوئی بولی

پریشانی والی کوئی بات نہیں بس آج آفس کا ضروری کام ہے سمجھ۔ بُراق نے ٹالا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہائے اللہ ایک فون تھا جو بڑی مشکل سے ملا تھا وہ بھی ہاتھ کی میل کی طرح پھسل گیا تھا اب میں نیا فون کہاں سے لاؤں میری تو قسمت خراب ہو گئی ہے تارے گردش میں ہیں میرا کیا ہو گا یا اللہ کوئی معجزہ کر دے میرا فون واپس کر دے۔ گھر آ کر چاہت کو ایک پل سکون میسر نہیں ہوا تھا بار بار اپنے فون کی یاد اُس کو ستا رہی تھی۔

آج جلدی آ گئی یونی سے۔ مریم بیگم چاہت کے کمرے میں آتی بولی

جی وہ آج کوئی خاص کلاس نہیں تو اِس وجہ سے۔ چاہت نے بہانا تراشا

اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں بات بتانے والی تھی ہفتہ اور ایک اُتوار کو ہم سب کا شاپنگ کا موڈ ہے تو تم بھی اپنی شاپنگ کر لینا تمہیں اِس لیے بتا رہی ہو کیونکہ اِن دنوں میں تم انا کے پاس چلی جاتی ہو۔ مریم بیگم نے اُس کو بتایا

یہ اتنی جلدی شاپنگ وغیرہ کا سیکشن کیوں شروع ہو رہا ہے؟ چاہت بیڈ پہ بیٹھ کر سرسری لہجے میں پوچھنے لگی۔

جلدی کہاں بس ایک ماہ تو رہتا ہے اور شادی والے گھر میں بہت کام ہوتے ہیں یوں سمجھو ڈیڑھ ماہ بہت کم وقت ہے اور کام حد سے سِوا۔ مریم بیگم نے مسکرا کر جواب دیا

میرے لیے آپ کوئی اچھی سی شاپنگ کیجئے گا میں مصروف ہو گی اسائمنٹس بنانے ہیں ٹیسٹ کی تیاری وغیرہ بھی کرنی ہیں۔ چاہت سر جھٹک کر بولی

خیریت پہلی بار شاپنگ میں تم عدم دلچسپی دیکھا رہی ہو۔ مریم بیگم کو چاہت کا رویہ حیران کر گیا۔

جی خیریت ہے بتایا جو یونی کا برڈن ہو گا سر پہ ایسے میں شاپنگ وغیرہ میرے لیے کسی رِسک سے کم نہیں۔ چاہت زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولی

اچھا ٹھیک ہے جیسا تمہیں بہتر لگے ویسے بھی مجھے تمہاری پسند کا علم ہے۔مریم بیگم سمجھنے والے انداز میں سر اثبات میں ہلا کر بولی تو چاہت نے گہری سانس خارج کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

Nice to meet you Ms Abtahaj malik

اشرف صاحب میٹنگ روم میں کھڑے ابتہاج ملک کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا کر بولے

Same Here Ms Ashraf khanzada

ابتہاج اُن سے مصافحہ کرتا گہری نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

اسفند نے مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ بتایا تھا جان کر حیرانگی ہو رہی ہے کے کوئی اتنی کم ایج میں اتنا کچھ کر سکتا ہے۔اشرف صاحب خود بیٹھ کر ابتہاج کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتے بولے

www.novelsclubb.com

کرنے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے اگر دل میں لگن ہو تو۔ابتہاج سرسری لہجے میں بولا

اور بتاؤ آگے کیا پلان ہے شادی وغیرہ کا؟اسفند صاحب جو خاموش تھے انہوں نے پوچھا کیونکہ صبا بیگم نے اُن کو مناہل کی بات بتادی تھی۔

شادی وغیرہ کا تو کوئی سین نہیں۔ابتہاج کندھے اُچکا کر بولا

تو بھئی کرلوں سین آن اِس میں کونسی بڑی بات ہے میری اگر کوئی بیٹی ہوتی تو میں نے فورن سے اُس کا رشتہ تمہارے ساتھ کرلینا۔اشرف صاحب ہنس کر بولے تو ابتہاج بھی مسکرایا

اِٹس مین آپ کی کوئی اولاد نہیں؟ابتہاج نے پوچھا

ارے ایسی بات نہیں میرا ایک بیٹا ہے عریش تمہاری ہی عمر کا ہے کبھی ڈنر پہ آؤ تو ملواؤ۔اشرف صاحب نے مسکرا کر کہا

شیور مگر وہ میری عمر کا ہے تو کیا وہ بزنس میں آپ کے ساتھ ہاتھ نہیں بٹاتا؟ابتہاج نے پوچھا جبکہ اسفند صاحب کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات ابتہاج تک کیسے پہنچائے۔

دراصل میرا بیٹا ذہنی طور پہ نارمل نہیں اُس میں بہت ساری خامیاں ہے دیکھنے میں وہ ایک پرفیکٹ انسان ہے مگر پرفیکٹ کچھ نہیں اُس میں۔اشرف صاحب گہری سانس بھر کر بولے

میں سمجھا نہیں آپ کی بات کا مطلب؟ابتہاج نے ناسمجھی کا مظاہرہ کیا

مطلب وہ شکل وصورت خوبصورت انسان ہے مگر وہ دماغی طور پہ ایکٹوا نٹیلیجنٹ نہیں ہے ایک کلاس اُس نے دو سال لگائے ہیں ایک ایم بی اے ہے جو اُس سے کلیئر نہیں ہوتا آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھایا تھا اُسے واپس آگیا کہنے لگا یہاں ایم بی اے کرنا ہے مگر نہیں ہو پارہا اُس سے اب گھر بیٹھ کر پرو ائیوٹ کلاسس لیتا ہے مگر تو ایک ہی بیٹا ہے بہت ساری اُمیدیں وابستہ تھی اُس سے مگر وہ ایک پہ بھی پورا نہیں اُتر پایا۔اشرف صاحب افسردہ لہجے میں بتانے لگے۔

www.novelsclubb.com

Feeling sad.

ابتہاج بس یہی بولا

ہمم تمہارا باپ ویسے بہت خوشقسمت ہے جو تم جیسا بیٹا پایا ہے اُس نے۔اشرف صاحب نے کہا

ویسے آپ جو بیٹا ہے عریش اُس کو کسی مینٹلی ڈاکٹر یا سائکاٹرسٹ سے رجوع کرے مطلب کیا پتا پھر وہ ٹھیک ہو جائے مطلب وہ اگر ایسا ہے تو کوئی ریزن تو ہو گا نہ۔ابتہاج نے کہا

بچپن سے ایسا ہے۔اشرف صاحب سر جھٹک کر بولے

اسٹرینج۔ابتہاج بڑبڑایا تبھی اشرف صاحب کا سیل رِنگ کرنے لگا تو وہ وہاں سے اُٹھ کر باہر کی طرف بڑھے

ویسے ابتہاج اگر مائینڈ نہ کرو تو ایک بات کہوں؟اسفند صاحب کو موقع مناسب لگا تو پوچھا جی کہیے۔ابتہاج اُن کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

ایک بیٹی کا باپ ہونے کی صورت میں مجھے ایسی بات کرنا چاہیے تو نہیں مگر پھر بھی کہنا چاہوں گا کیا تم میری بیٹی مناہل سے شادی کرو گے؟اسفند صاحب اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے

یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ابتہاج کے چہرے پہ نا فہم تاثرات نمایاں ہوئے تھے وہ یکدم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

رلیکس بیٹا ایسی کوئی بڑی بات تو نہیں کی میں نے۔اسفند صاحب نے اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کیا۔

سوری ٹو سے مگر یہاں بزنس کی باتیں ہو تو اچھا ہے مجھے ایسی باتیں پسند نہیں۔ابتہاج سنجیدگی سے بولا

یہاں بیٹھو پہلے۔اسفند صاحب نے کہا

I'm not interested in your daughter,

ابتہاج بیٹھنے کے ساتھ بولا تو اسفند صاحب نے سختی سے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔

www.novelsclubb.com

But she is,

اسفند صاحب کو لگا شاید وہ اب مان جائے

I don't care many girls are interested me,

ابتہاج نے کندھے اُچکا کر کہا

ٹھنڈے دماغ سے سوچو کتنا اچھا ہو گا جب بزنس کے ساتھ ساتھ رشتیداری بھی ہو گی۔اسفند صاحب نے کہا تو اِس بار ابتہاج پر سوچ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا

مجھے کچھ وقت چاہیے۔ابتہاج نے کہا

لو جتنا وقت چاہیے تمہیں مگر جواب "ہاں" میں ہونا چاہیے۔

دیکھتے ہیں۔ابتہاج بس یہ بولا

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:54 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 31

میرے جانے کے مجھے پتا ہے تم مجھے یاد کرو گے۔وِی دلچسپ نظروں سے بیزار بیٹھے بُراق سے بولا

I don't like wasting my time,

بُراق اونچی آواز میں اُس سے بولا تو وِکی ہنس پڑا۔

واٹ ایور پر تمہارے لیے میرے پاس ایک اور آفر ہے۔وِکی نے مسکرا کر کہا

میرا وہ ہی جواب ہے کے مجھے تمہاری کسی بھی آفر میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔بُراق نے دو ٹوک انداز میں کہا

اوکے پر زندگی میں کبھی بھی میری مدد چاہیے ہو تو مجھے آواز دے دینا میں تمہاری مدد کرنے کے لیے آجاؤں گا۔وِکی نے کہا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں خود کی مدد خود کرنے کے بجائے تمہیں آواز دوں گا؟بُراق کا لہجہ طنزیہ سے بھرپور تھا۔

www.novelsclubb.com

Because life is unexpected,

وِکی پُراسرار لہجے میں بولا

میں تمہاری بات سمجھا نہیں؟بُراق ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

بعض دفع زندگی میں ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جن کا ہم تصور تو کیا وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا ایسے حالات میں ہماری زندگی میں ایسا کجھ ہو جاتا ہے جب ہمارے اختیار میں کجھ نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو ہم بے بس ہوتے ہیں اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کر سکتے پھر کیا ہوتا ہے کے کسی اور میں ہمیں اُمید کی کرن نظر آنے لگتی ہے ہمیں لگتا ہے ہمیں اِس انسان سے تو مدد لینی چاہیے کیا پتا جو وہ خود کرنا چاہتا ہے مگر نہیں ہو رہا کسی اور کے کرنے سے ہو جائے۔وِکی کہنیاں میز پہ ٹِکائے سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگا۔

تمہیں تو اچھی خاصی اُردو آتی ہے۔بُراق کی نظروں میں حیرانی اُتر آئی جب سے وہ وِکی سے ملا تھا یہ وِکی کے منہ سے بولنے والا پہلا وہ جُملا تھا جس میں اُس نے انگریزی کا تڑخا نہیں لگایا تھا

www.novelsclubb.com

بس جیسا دیس ویسی زبان۔وِکی کندھے اُچکا کر کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

کبھی ایسا کجھ ہو گا تو نہیں ہاں اگر ہوا تو میرے پاس تمہارا نمبر ہے۔بُراق نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا جس پہ وہ بنا مڑے وہاں سے چلا گیا۔

تمہارے ڈیڈ نے بات کی ہے ابتہاج سے۔صبا بیگم نے سیپ کھاتی مناہل سے کہا جس کے چہرے پہ اُن کی بات سن کر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

مجھے پتا تھا ڈیڈ میری کوئی بات نہیں ٹال سکتے۔مناہل مغرور لہجے میں بولی

ایک بار اپنے فیصلے پہ غور کرو تم۔صبا بیگم کو یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

موم پلیز میرا موڈ خراب مت کیجئے گا۔مناہل نے اُن کو ٹوکا تبھی گھر میں اسفند صاحب داخل ہوئے تو مناہل بھاگ کر اُن کے پاس گئی۔

آئے لو یو ڈیڈ یو آر دا بیسٹ۔مناہل اُن کے گلے لگتی خوشی سے مسرور لہجے میں بولی۔

لو یو ٹو میرا بچہ خوش ہو جاؤ سب خواہشات کی طرح سمجھو تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔اسفند صاحب اُس کا ماتھا چوم کر بولے

www.novelsclubb.com

غلط کر رہے ہیں آپ یہ۔صبا بیگم پریشانی سے بولی۔

اِس میں غلط کیا ہے؟اسفند صاحب نے پوچھا

مناہل تم اپنے کمرے میں جاؤ۔صبا بیگم نے سنجیدگی سے مناہل سے کہا جو اُن کو ہی دیکھ رہی تھی۔

میں یہی ہوں آپ بات کرے ڈیڈ سے۔مناہل بضد ہوئی۔

کمرے میں جاؤ اپنے ہر بار ضد اچھی نہیں ہوتی۔صبا بیگم نے اُس کو جھڑکا تو وہ منہ کے زاویئے بگاڑ کرتی وہاں سے چلی گئی۔

آپ اپنے انتخاب پہ غور کرے مناہل تو نادان ہیں مگر آپ کیسے اُس کے کہنے پہ ابتہاج سے رشتہ طے کر سکتے ہیں جس کو ہم ٹھیک طرح سے جانتے تک بھی نہیں۔صبا بیگم نے مناہل کے جانے کے بعد اسفند صاحب کو مخاطب کیے کہا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کے انتخاب غلط ہے میرا اور میں کوئی مناہل کا دُشمن نہیں باپ ہوں اُس کے لیے اچھا ہی سوچو گا۔اسفند صاحب صوفے پہ براجمان ہو کر بولے

آپ بس ابتہاج ملک کی کامیابی اُس کے نام سے مرغوب ہوئے ہیں اگر اُس کے مزاج کا سوچا جائے تو وہ مناہل کے لیے بلکل بھی سوٹ ایبل نہیں ہے مناہل کا ایسے شخص کے ساتھ گزارا نا ممکن ہے وہ حکم سُنانے کی عادی ہے ابتہاج کا مزاج کیسا ہے اُس کا اندازہ ایک

ملاقات میں بخوبی ہو گیا ہے مناہل کے لیے ایک کول مائینڈڈ لڑکا ہونا چاہیے جس میں برداشت ہو ابتہاج کبھی مناہل کی ضد پوری نہیں کرے گا اور نہ وہ اُس کا ایسا اٹیٹیوڈ برداشت کرے گا۔صبا بیگم کے لہجے میں فکر مندی صاف جھلک رہی تھی جس کو محسوس کیے اسفند صاحب نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

ایسا تمہیں لگتا ہے ورنہ ایسا نہیں ہو گا تم دیکھنا ابتہاج مناہل کے لیے ایک اچھا شوہر ثابت ہو گا میری بیٹی کو ویسے ہی خوشحال رکھے گا جیسا میں نے رکھا ہے۔اسفند صاحب کا لہجہ پُر یقین تھا۔

اللہ کرے جیسا آپ سوچ رہے وہ سب ہو خیر یہ بتائے کوئی مثبت جواب ملا؟صبا بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا۔

ہاں ہی سمجھو۔اسفند صاحب مسکرا کر بولے تو صبا بیگم خاموش ہو گئ۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○

May I speak to you please?

مناہل اگلے دن ابتہاج کو کال کرتی اُس سے بولی۔

کال کرلی ہے تو بات بھی کر دے۔ابتہاج نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

آپ کو پتا چل گیا ہو گا؟ مناہل نے مسکرا کر کہا

کس بارے میں ابتہاج کو سمجھ نہیں آیا

ہماری شادی کے بارے میں۔ مناہل نے بتایا

ایکسکیوزمی شادی کی بارے میں نہیں شادی کے رشتے کی بارے میں جو فلوقت ہوا نہیں۔ابتہاج نے اُس کا جُملا درست کیا۔

واٹ ایور ایک ہی بات ہے۔ مناہل کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

تو کیا آپ نے یہ بات بتانے کے لیے کال کرنے کی زحمت دی؟ابتہاج سر جھٹک کر بولا

مجھے آپ کا جواب چاہیے تھا۔ مناہل نے کہا

میں نے سوچنے کے لیے وقت مانگا تھا۔ابتہاج نے جتایا

دو تین ہو گئے ہیں اِس بات کو اور سوچنے کے لیے اتنا وقت کافی ہوتا ہے۔ مناہل نے کہا

اوکے پھر میں انکل کو کال پہ اپنا جواب دے دوں گا کیونکہ یہ بات انہوں نے مجھ سے کی تھی۔ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا

مجھے بتانے میں کیا مسئلہ ہے؟ مناہل بدمزہ ہوئی

مسئلہ تو خیر کوئی بھی نہیں۔ابتہاج نے کہا

ٹھیک ہے۔ مناہل بُجھے دل کے ساتھ بولی تو ابتہاج نے کال کاٹ دی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

علیزے اور بُراق کی شادی کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو چکی تھی جس میں چاہت نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دیکھائی تھی دوسری طرف ابتہاج سوچنے کے بعد ایک نتیجے پہ پہنچا تھا کے اُس نے مناہل سے شادی پہ اپنی رضامندی دے ڈالی تھی جس پہ مناہل کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا وہ خود کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کر رہی تھی اُس نے جس کو چاہا تھا وہ اُس کو آسانی سے مل رہا تھا اُس سے زیادہ کیا بڑی بات ہونے والی تھی۔"چاہت آج یونی چار دنوں بعد آئی تھی جب اُس کو کسی نے بتایا کے پروفیسر ابتہاج نے اُس کو اپنے آفس میں بلایا ہے یہ سن کر چاہت نے اپنے قدم ابتہاج کے آفس کی طرف بڑھائے۔

May I come in?

چاہت دروازے کے پاس کھڑی اِجازت طلب ہوئی۔

Yes sure

ابتہاج جو کچھ پیپرز چیک کر رہا تھا چاہت کو دیکھ کر اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

You call me ?

چاہت نے جیسے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

Take your cell phone

ابتہاج بنا کوئی اور بات کرتا اُس کے سامنے موبائیل بڑھا کر بولا تو چاہت کی نظروں میں بے یقین اُتر آئی وہ جو یہ سمجھ بیٹھی کے شاید اُس کے چار دن کی غیر حاضری کے مطلق پوچھے گا مگر اپنا سیل واپس کرتا دیکھ کر وہ خوشی سے نہال ہو گئ۔

تھینک یو سو مچ پروفیسر۔چاہت نے کہا

تھینک یو کی کوئی بات نہیں آپ کی چیز تھی آپ کے پاس آ گئ۔ابتہاج نے کہا

آپ نے ویسے کیوں لیا تھا؟چاہت کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

ایسے ہی بائے داوے کا کانگریس ٹویو۔ابتہاج نے اُس کو دیکھ کر کہا

مبارکباد کس چیز کی؟چاہت نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

آپ کے کزن کی شادی ہے مجھے انویٹیشن ملا تھا ویسے آپ کی کزن کو میں نے دیکھا تھا کافی مختلف مزاج تھی آپ سے۔ابتہاج نے کہا

جی ہمارا بس ڈی این اے ملتا ہے خیر آپ یہ بتائے آئے گے؟۔چاہت نے سر جھٹک کر بتانے کے بعد پوچھا

آنوپ بیکاز میری اپنی خود کی شادی اِس تاریخ کو ہے ورنہ میں ضرور آتا۔ابتہاج نے کہا تو چاہت خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ریئلی پروفیسر؟چاہت بے یقین ہوئی۔

یاافکورس۔ابتہاج نے تائید کی۔

ماشااللہ آپ کو بہت بہت مبارک ہو ویسے وہ خوش قسمت کون ہے؟چاہت نے پر جوش لہجے میں پوچھا

بیٹھے۔ابتہاج نے پاس پڑی چیئر کی جانب اِشارہ کیے اُس سے کہا کیونکہ چاہت جب سے آئی تھی کھڑی ہوئی تھی۔

تھینکس۔چاہت بیٹھ کر بولی

آپ کی دوست مناہل اسفند۔ابتہاج نے بتایا تو چاہت کے چہرے کا جوش پل بھر میں اُڑا تھا۔

م۔۔مناہل؟چاہت کی زبان لڑکھڑائی

Yes ,you have any objection?

www.novelsclubb.com

ابتہاج غور سے اُس کے تاثرات نوٹ کرتا بولا

نہیں مجھے کیا اعتراض ہو گا آپ کی زندگی ہے مگر کیا میں ایک سوال پوچھ سکتی ہوں آپ سے اِف یو ڈونٹ مائینڈ؟چاہت نے ہچکچاہٹ سے کہا

یاشیور۔ابتہاج نے اِجازت دی

مناہل تو آپ کی اسٹوڈنٹ ہے پھر آپ اُس سے شادی کیسے م میرا مطلب کیا آپ اُس کو لائیک کرتے ہیں؟" یہ ہر خوبصورت مرد کی عقل گھٹنوں کو کیوں سلامی پیش کرتی ہے"۔چاہت ہچکچاہٹ سے پوچھتی آخری لائن دل میں سوچی تھی۔

میں آپ کی بات سمجھ گیا مگر کیا ہے نہ ایسا کچھ نہیں ہے میں اُس میں دلچسپی نہیں رکھتا مے بی شادی کے بعد احساسات بدل جائے مگر یہ فیصلہ میرے پرینٹس کے تحت ہوا ہے۔ابتہاج نے اپنی بات اُس کو سمجھانی چاہی

دیکھ کر تو لگتا نہیں آپ کسی کی باتوں میں آتے ہوگے یا کوئی بھی اپنا فیصلہ آپ پہ مسلط کر سکتا ہے مگر آپ کہتے ہو تو مان لیتی ہوں۔ابتہاج کے جواب پہ چاہت دل ہی دل میں بڑائی۔

www.novelsclubb.com

اوکے تو میں چلتی ہوں آپ کا بہت شکریہ میرا فون واپس کرنے کے لیے میں نے تو اُمید ہی چھوڑ دی تھی۔چاہت اپنی جگہ سے اُٹھ کر ابتہاج سے بولی۔

مائے پلیزر۔ابتہاج سر کو خم دے کر بولا

میری دعا ہے شادی کے بعد آپ کی زندگی کا آغاز مناہل کے ساتھ خوبصورت گزرے گا جس کے آثار مجھے دور دور تک دیکھائی نہیں دے رہے۔چاہت مسکرا کر کہتی پہلے کی طرح آخری بات بس دل میں سوچ سکی۔

تھینکس اگین۔ابتہاج نے جوابً کہا تو چاہت اُس کی آفس سے باہر نکلی۔

کہاں غائب ہو آجکل اور تمہارا سیل کیوں آف رہتا ہے؟چاہت یونی گراؤنڈ میں آئی تو انا اُس کے گلے مل کر بولی۔

میری چھوڑو یہ بتاؤ مناہل کہاں ہیں؟چاہت نے پوچھا۔

وہی تو تمہیں بتانا ہے اُس کی شادی ہونے والی ہے کین یو بلیو اِٹ؟انا پر جوش آواز میں اُس سے بولی۔

اُس کی شادی ہونے والی ہے اور تم خوش ہو رہی ہو۔چاہت نے افسوس سے اُس کو دیکھا کیا دُکھی ہونا ہے؟انا یکدم اپنے تاثرات سنجیدہ کرتی بولی تو چاہت نے اُس کو گھورا

تمہیں اندازہ ہے مناہل کی شادی کس ہستی سے ہو رہی ہے؟ چاہت نے اُس کو دیکھ کر پوچھا

نہیں وہ بتا رہی تھی کے دولہا سرپرائز ہے بس شادی کے دن دیکھنا چھکے چھڑ جائے گے۔انا منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی۔

مناہل کی شادی پروفیسر سے ہونے والی ہے پروفسر ابتہاج ملک سے۔چاہت نے بتایا توانا گرتے گرتے بچی۔

کیا بات کر رہی ہو مطلب سیریسلی؟ابتہاج سر مناہل سے شادی کرینگے دُنیا کا بہت بڑا جوک ہے۔انا بے یقینی سے بولی۔

یہ حقیقت ہے پروفیسر نے خود بتایا ہے مجھے اور حیرانکن اتفاق یہ ہے کے بُراق کی شادی بھی سیم تاریخ کو ہے۔چاہت نے پریشانی سے کہا

www.novelsclubb.com

اللہ اللہ خیر صلاح ویسے آپس کی بات ہے دونوں کا گزارا کیسے ہو گا؟دونوں کے ہی دماغ ساتویں آسمان کی سیر کو نکلتے ہیں اور پروفیسر مناہل سے شادی پہ کیسے مان گیا؟اور یہ مناہل بڑی چُھپی رستم نکلی۔انا نے تعجب سے کہا

اُس کو چھوڑو یہ سوچو عریش کتنا ہرٹ ہو گا۔چاہت سیڑھیوں کے پاس بیٹھ کر انا سے بولی

عریش کا کیا ذکر یہاں؟انا اُس کے ساتھ بیٹھ کرنا سمجھی سے بولی

تمہیں نہیں پتا وہ چاہتا ہے مناہل کو۔چاہت نے بتایا

پہلے مجھے بھی ایسا لگتا تھا مگر اب میرا نہیں خیال عریش کو مناہل میں یا کسی بھی لڑکی میں کوئی بھی دلچسپی ہے۔انا نے کندھے اُچکا کر بولی

میں نہیں مانتی تمہاری لاجک کو وہ چاہتا ہے مناہل کو یہ بات میں نے شدت سے نوٹ کی ہے ورنہ میرا دماغ خراب ہے جو یہ کہوں گی۔چاہت سنجیدگی سے بولی

چلو تمہاری بات میں نے مان لی مگر چاہت مناہل نے جیسے بھرے مجموعے میں اُس کی انسلٹ کی تھی اُس کے بعد عریش اُس کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گا ہرٹ ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔انا نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

شاید میں اوور سوچ رہی ہوں۔چاہت گہری سانس بھر کر بولی

تم وقع بہت زیادہ سوچ رہی ہو اُٹھو کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔انا کھڑی ہوتی اُس سے بولی تو چاہت بھی کھڑی ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کافی مصروف نہیں ہو گئے تم؟دانیال نے عریش کو دیکھ کر کہا جو لیپ ٹاپ میں ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھا۔

ہاں نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا جواباً بولا اُس کی ساری توجہ لیپ ٹاپ پہ جمی تھی۔

کوئی اسائمنٹ بنا رہے ہو؟دانیال نے اندازہ لگایا

ہاں بہت ضروری۔عریش نے جواب دیا

ٹاپک کیا ہے؟دانیال نے دوسرا سوال کیا تو ایک پل کے لیے عریش کے ہاتھ کی ٹائپنگ کرتی اُنگلیاں تھمی تھی مگر بس ایک پل کے لیے.

About business marketing.

عریش سرسری لہجے میں بولا

یہ کیسا اسائمنٹ ہے؟ دانیال کان کی لو مسل کر بولا

بزنس مارکیٹنگ کی کچھ اہم پوائنٹس ہے جو میں بنا رہا تھا خیر تم یہ بتاؤ آج میری یاد کیسے آ گئی؟

عریش نے بات بدل کر کہا۔

تم تو ہمیشہ یاد ہوتے ہو مگر تم نے خود کو مصروف کر لیا ہے تو میں نے سوچا مل آؤں خود تو تمہیں توفیق نہیں ہو گی۔ دانیال نے مزاحیہ انداز میں کہا

ایسی بات نہیں بس کام کچھ بڑھ گیا تھا۔ عریش نے کہا

ویسے آنٹی بتا رہی تھی کل تم پورا دن گھر پہ نہیں تھے خیریت؟ کہاں تھے؟ دانیال کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

www.novelsclubb.com

یہی تھا مجھے کہاں جانا ہے۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

اگر تم ہوتے تو وہ مجھ سے تمہارا کیوں پوچھتی؟ دانیال نے اُس کو گھورا

تم یہی بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ لاتا ہوں دماغ سے خیال نکل گیا تھا۔ عریش لیپ ٹاپ بند کرتا کہہ کر کھڑا ہوا۔

انٹر کام پہ کہہ دو۔ دانیال نے کہا

بس ایک منٹ کی بات ہے میں آتا ہوں۔ عریش اُس سے کہتا کمرے سے چلا گیا تھا دانیال نے کندھے اُچکائے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چلے؟ مناہل ہیل کی ٹِک ٹِک کرتی ابتہاج کے روبرو کھڑی ہوتی اُس سے بولی آج انہوں نے شادی کا جوڑا خریدنا تھا جس پہ ابتہاج نے بہانے تو بہت بنائے تھے کے نہ جائے مگر کوئی بہانا کام نہیں آیا

چلے مگر جو بھی خریدنا ہو جلدی خریدنا۔ ابتہاج ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر اُس سے بولا

میں آپ کی فیانسی ہوں۔ مناہل ونڈو کی جانب جھک کر ابتہاج سے بولی

کیا یہ بات بار بار یاد کروانا ضروری ہے؟ ابتہاج سنجیدگی سے بولی

ڈونٹ نو پر آپ میرے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول سکتے تھے۔ مناہل اُس کی بے نیازی پہ تپ کر بولی۔

آپ کے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی ہے؟ ابتہاج نے پوچھا

نہیں۔ مناہل کو اُس کا ایسا سوال سمجھ نہیں آیا

ہاتھوں میں چوٹ آئی ہے؟ دوسرا سوال

افکورس ناٹ آپ یہ سوال کیوں پوچھ رہے ہیں؟

My hands are perfectly fine,

مناہل اپنے دونوں خوبصورت ہاتھ اُس کے سامنے لہراتی بولی۔

تو آجائے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کر اور گاڑی میں بیٹھ جائے۔ ابتہاج اپنا چہرہ سامنے کی طرح کرتا بولا تو مناہل جل اُٹھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کرتے تو کتنا رومانٹک ہوتا ہر لڑکا لڑکی کے لیے ایسا کرتا ہے۔ مناہل جھنجھلا اُٹھی تو ابتہاج گہری سانس بھرتا سامنے سے ریموٹ کنٹرولر اُٹھا کر ایک بٹن پُش کیا جس پہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔

ہو گیا رومانٹک سین اب بیٹھ جاؤ۔ مناہل جو نا سمجھی سے اُس کی کاروائی ملاحظہ فرما رہی تھی ابتہاج کے منہ سے نکلنے والے فقرات سن کر اُس کا بس نہیں چل رہا تھا اپنا سر اِس ونڈو پہ دے مارتی۔

Feeling less,

مناہل ابتہاج کو نئے نام سے نوازتی کوستی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:54 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 32

چاہت بے دلی سے مال میں کپڑے دیکھ رہی تھی وہ آنا نہیں چاہتی تھی مگر مریم بیگم زبردستی اُس کو اپنے ساتھ لائی تھی کیونکہ شادی میں اب کم وقت بچا تھا۔

مس چاہت آپ یہاں؟ چاہت ایک ڈریس دیکھ رہی تھی جب اپنے پیچھے آواز سن کر پلٹ کر دیکھا جہاں ابتہاج کھڑا تھا۔

السلام علیکم پروفیسر۔ چاہت نے مسکرا کر سلام کیا۔

وعلیکم السلام آپ بھی غالباً شادی کی شاپنگ کے لیے آئی ہیں؟ ابتہاج سلام کا جواب دیتا اُس سے بولا

جی ایسا ہی ہے۔ چاہت بیزارگی والے تاثرات سجائے بولی۔

لگتا ہے آپ کو زبردستی یہاں لایا گیا ہے؟ ابتہاج اندازا لگا کر بولا

www.novelsclubb.com

ایسا ہی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا لوں اور کیا نہیں کیونکہ مجھے شاپنگ نہیں کرنی تھی اب جب آئی ہوں تو سوچ رہی ہوں کیا لوں۔ چاہت نے صاف گوئی سے کہا

اچھا آپ کس کے ساتھ آئی ہیں؟ ابتہاج نے پوچھا

امی چچی اور عزہ کے ساتھ وہ جیولری شاپ میں گئی ہوئی ہیں اور میں یہاں آگئی ہوں آپ بتائیے یہاں اکیلے آئے ہیں؟ چاہت بتانے کے بعد پوچھنے لگی۔

آنہیں میں مناہل کے ساتھ آیا تھا۔ابتہاج نے بتایا

اوآئے سی وہ کہاں ہیں؟ چاہت نے پوچھا

یہی کہی ہو گی مجھے ایک ضروری کال کرنا تھی تو میں یہاں آگیا تھا خیر میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں۔ابتہاج نے ہلکی مسکراہٹ پاس کیے کہا

آپ مدد کرینگے؟ چاہت کو یقین نہ آیا

ہاں کیوں کوئی اعتراض؟ابتہاج نے پوچھا

نو بلکل بھی نہیں۔چاہت مسکرا کر بولی تو ابتہاج نے آگے چلنے کا اِشارہ کیا تو چاہت سر کو جنبش دیتی اُس کے ساتھ چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

علیزے تمہیں اگر کچھ لینا نہیں ہے تو بتا دو مگر فار گوڈ سیک میرا وقت برباد مت کرو۔ بُراق تپے ہوئے انداز میں علیزے سے بولا جس کے ساتھ آج وہ شاپنگ پہ آکر پچھتایا تھا۔

کیا ہو گیا ہے بُراق میرے ولیمے کا جوڑا ہے دیکھ بھال کر ہی لوں گی ایسا تو نہیں نہ جو ہاتھ میں آئے گا وہ خرید لوں۔ علیزے ریلیکس انداز میں بولی تو بُراق کا بس نہیں چل رہا تھا وہ علیزے کا گلا دبا دیتا کیونکہ وہ سچ مچ اکتاہٹ کا شکار ہو گیا تھا جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے اُس کا مزاج بگڑتا جا رہا تھا ہر ایک چیز سے اُس کو ایریٹیشن ہونے لگی تھی۔

چاہت؟ علیزے کی نظر کچھ دور کھڑے ابتہاج کے ساتھ چاہت پہ پڑی تو اُس کا نام لیا جس کو سن کر بُراق چونک کر اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا تو چاہت کے ساتھ ابتہاج کو دیکھ کر اُس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

www.novelsclubb.com

میں آتا ہوں۔ بُراق اُس سے کہتا چاہت اور ابتہاج کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگا۔

یہ ٹھیک

چاہت تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ دونوں آپس میں بات کر رہے تھے جب بُراق سرد لہجے میں چاہت سے مخاطب ہوا علیزے بھی وہاں پہنچ چکی تھی تاکہ سارا ماجرہ سمجھ سکے

عمومی گوگ یہاں شاپنگ کرنے آتے ہیں لوڈو یا کبڈی راند کھیلنے نہیں۔ابتہاج نے اپنا بولنا لازمی سمجھا جس پہ بُراق نے سخت گھوری سے اُس کو نوازہ تھا جواب میں ابتہاج ایک پیاری مسکراہٹ پاس کرتا آنکھ وِنک کر گیا تھا۔

میں سب کے ساتھ شاپنگ کرنے آئی تھی۔چاہت نے جلدی سے بتایا

سب کہاں ہیں اور یہ کیا کر رہا ہے یہاں؟ بُراق دانت پیس کر پوچھنے لگا۔

وہ

ابتہاج آپ یہاں ہیں اور میں پورے مال میں آپ کو تلاش کرتی پھِر رہی تھی۔چاہت ابھی کچھ کہنے والی تھی جب مناہل آس پاس نظر ڈالے بنا ابتہاج سے بولی

میں بس آنے والا تھا۔ابتہاج نے کہا تو مناہل کی نظر چاہت پہ پڑی

چاہت تم یہاں؟ مناہل اُن دونوں پہ جانچتی نظر ڈالے بولی

فلم لگی ہوئی ہے وہ دیکھنے آئی ہے تمہیں دیکھنی ہے؟ کہو تو ٹِکٹ خرید لوں۔ بُراق کے بعد مناہل کا بھی ایسا سوال سن کر ابتہاج طنزیہ بولا

کیا ہے چڑ کیوں رہے ہیں۔ مناہل نے حیرت سے اُس کو دیکھا۔

چاہت چلو تم یہاں سے۔ بُراق مناہل اور ابتہاج پہ اچٹتی نظر ڈال کر چاہت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا تو چاہت بے یقین نظروں سے بُراق کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ سرخ ہو چُکا تھا۔ علیزے کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ چاہت کے ہاتھ سے بُراق کا ہاتھ نکالتی۔

مجھے یہ ڈریس پسند آ گئی ہے پہلے لے لوں۔ چاہت ہمت کر کے بولی

نہیں ہے اچھی اب چلو۔ بُراق سپاٹ لہجے میں کہتا اُس کو اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

عجیب انسان تھا۔ مناہل بُراق کی پشت کو دیکھ کر بڑبڑاتی ابتہاج کو دیکھنے لگی جس کی مسکراتی نظریں اُن پہ تھیں۔

میری ہیلپ کرے کونسا ڈریس سلیکٹ کرو سمجھ نہیں آ رہا۔ مناہل نے اُس کو دیکھ کر کہا

تم خود دیکھ لو کوئی مجھے لڑکیوں کی شاپنگ کا کوئی آئیڈیا نہیں۔ابتہاج کندھے اُچکا کر کہا تو مناہل نے صبر کے گھونٹ بھرا۔

○ ○

بیٹھو یہاں۔ بُراق اُس کو ایک چیئر پہ بیٹھا کر بولا

آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ چاہت حیرت سے آس پاس دیکھ کر بولی کیونکہ بُراق اُس کو فوڈ کارنر لایا تھا علیزے جب کے یہاں نہیں آئی تھی۔

یہ سب کیا تھا چاہت؟ بُراق گھٹنوں کے بل اُس کے پاس بیٹھتا سنجیدگی سے بولا تو چاہت اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھتی آس پاس کا جائزہ لینی لگی کیونکہ وہاں بیٹھے کچھ لوگوں نے بُراق کے ایسے بیٹھنے کا الگ مطلب لے لیا تھا

www.novelsclubb.com

آپ چیئر پہ بیٹھے لوگ دیکھ رہے ہیں۔چاہت نے سنجیدگی سے کہا

جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو وہ تمہارا پروفیسر تمہارے ساتھ اتنا فری کیوں ہوتا ہے؟ بُراق سرد لہجے میں بولا

ایسی کوئی بات نہیں اُن کا یہاں میرے لیے اور میرا ان کے لیے محض ایک اِتفاق تھا جیسے آپ بھی آ گئے اتفاقً۔ چاہت نے کہا

تم اُس سے دور رہا کرو۔ بُراق نے حکم صادر کیا۔

وہ میرا پروفیسر ہے مجھے دو سال اُن سے دور نہیں رہنا ورنہ میری پڑھائی کا حرج ہو گا۔ چاہت نے جتایا

اپنے سبجیکٹس چینج کرو۔ بُراق نے مشورہ دیا

آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ چاہت اِتنا کہتی کھڑی ہو گئ۔

بیٹھو ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ بُراق نے ایک بار پھر اُس کو بیٹھایا

اگر کلاسس چینج نہیں ہو سکتی تو پڑھائی کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کرنا تم اُس سے اگر وہ کرے تو تم اگنور کرنا۔ بُراق کا لہجہ بے تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے میں اگنور کروں گی۔ چاہت نے جیسے جان چھڑائی

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ہم اپنی شادی کی شاپنگ کرنے آئے تھے اور تم چاہت کو لیکر چلے گئے۔علیزے نے ناگواری سے بُراق سے کہا

مجھے کیا کرنا چاہیے یا کیا نہیں کرنا چاہیے یہ بات تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔بُراق نے اُس کو ٹوکا

میں تمہاری ہونے والی وائیف ہوں بُراق اور تمہیں میری پرواہ بلکل بھی نہیں ہے۔علیزے کو اُس کا لہجہ پسند نہیں آیا۔

مجھے تمہارے ایسے سوالوں سے اُلجھن ہوتی ہے اِس لیے خاموش رہو۔بُراق زچ ہوا۔

کب تک چلے گا ایسا تم کیوں جیلیس ہوتے ہو۔علیزے نے جاننا چاہا

کین یو پلیز شٹ اپ۔بُراق نے اب کی اونچی آواز میں کہا تو علیزے نا چاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیسے ہو؟چاہت نے آج عریش کو کال کی تھی وہ جاننا چاہتی تھی عریش مناہل کی شادی والی بات جانتا ہے یا نہیں۔

میں ٹھیک تم بتاؤ۔دوسری جانب عریش نے کہا

وہ مجھ تم سے ملنا تھاانویٹیشن کارڈ دینے کے لیے۔چاہت کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو کہا

انویٹیشن کارڈ کیوں؟عریش نے پوچھا

بُراق کی شادی ہے میری کزن سے تمہیں انوائٹ کرنا تھا۔چاہت نے بتایا تو عریش جو ٹیک لگائے بیٹھا تھا یکدم سیدھا ہوا۔

تمہارے کزن بُراق کی شادی کسی سے ہو رہی ہے پر اُس کو تو تم لائیک کرتی ہو نہ؟عریش نے پوچھا

ہاں کرتی ہوں مگر وہ علیزے کو لائیک کرتا ہے۔چاہت سرسری لہجے میں اُس کو بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

تم خوش ہو اُن کے رشتے سے؟عریش نے جاننا چاہا

وہ بہت خوش ہیں۔چاہت نے بتایا

میں تمہارا پوچھ رہا ہوں۔عریش سنجیدگی سے بولا

ہاں وہ خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں۔چاہت اپنا لہجہ ہشاش بشاش کیے بولی

تمہاری آواز سے لگ تو نہیں رہا۔عریش جانچنے والے انداز میں بولا

میری چھوڑو تم یہ بتاؤ کیا ہو رہا ہے زندگی میں؟چاہت نے بات کا رخ دوسری جانب کیا تو عریش بھی سر جھٹکتا اُس سے باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ دن بعد

آج مناہل کا نکاح تھا جس کی ساری ارینجمنٹس لان میں کی گئی تھی مہمانوں کی آمد رفت شروع ہو چکی تھی جس سے اسفند صاحب اور صبا بیگم مسکرا کر مل رہے تھے اشرف صاحب بھی اُجالا بیگم کے ہمراہ وہاں آ گئے تھے انہوں نے عریش کو بھی ساتھ چلنے کا کہا تھا مگر عریش نے انکار کر دیا تھا جس پہ کسی نے اُس کو آنے پہ زیادہ فورس بھی نہیں کیا تھا دوسری طرف مناہل تیار ہوتی خود پہ ایک تنقیدی نظر ڈالنے لگی بارات کے آنے کا وقت بھی قریب تھا اُس کو شدت سے اب انتظار تھا کے کب نکاح کی ادائیگی ہو گی؟اور اب ابتہاج جو اُس کے ساتھ بے نیازی ظاہر کرتا ہے کیسے مزید یہ بے نیازی قائم کرے

گا۔ مناہل کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی نکاح کے جوڑے میں وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی مغروریت سے اُس کی گردن تن سی گئی تھی۔

آج تو مجھے دیکھ کر تمہارے چاروں شانے چِت ہو جائے گے۔ مناہل ایک بھرپور نظر خود پہ ڈال کر آپ سے تم کا سفر طے کر گئی۔

You looking very gorgeous,

انا اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی مرر میں اُس کا عکس دیکھ کر مسکرا کر بولی

Thank you

مناہل اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

ویسے باراتیوں نے لیٹ کر دی ہے مجھے چاہت کے پاس بھی جانا تھا۔ انا نے اچانک سے اُس سے کہا

ویسے بات تو تمہاری ٹھیک ہے بیوٹیشن جانے کب سے مجھے تیار کر کے چلی گئی ہے اور اب تک تو بارات کو آجانا چاہیے تھا۔ مناہل کو تھوڑی فکر ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تم رلیکس رہو میں نیچے جا کر پتا کر کے آتی ہوں۔انا اُس کو رلیکس کرنے کا اِشارہ کرتی باہر جانے لگی تو مناہل نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

❤❤❤❤❤❤❤

چاہت بے دلی سے تیار ہوتی ہال میں آئی تھی ہال پورا مہمانوں سے بھرا پڑا تھا علیزے تیار ہونے کے لیے عزہ کے ساتھ پارلر گئی ہوئی تھی جس کو لینے موحد کو جانا تھا ویسے وہ بھی پارلر جانا چاہتی تھی مگر اُس نے اپنا اِرادہ ترک کر دیا کیونکہ اُس کو کونسا اِس نکاح کی خوشی تھی۔

چاہت نے حسرت بھری نگاہ سے اسٹیج پہ بیٹھے بُراق کو دیکھا جو نیوی بلیو کلر کے شلوار قمیض اور بلیک کلر کی واسکٹ پہنے وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔

کچھ وقت بعد میرے پاس یہ حق بھی نہیں رہے گا کے میں آپ کو دیکھ پاؤں۔چاہت نے قاضی صاحب کو آتا دیکھا تو افسوس سے بڑبڑائی۔

چاہت یہاں آنا۔اسمارہ بیگم نے اُس کو آواز دی تو وہ اپنا سر جھٹکتی اُن کے پاس چلی آئی۔

جی چچی؟ چاہت نے کہا

بیٹا عزہ کو کال کر و پوچھو کے اور کتنا وقت رہ گیا ہے تیار ہونے میں کیونکہ نکاح کی رسم کرنی ہے قاضی صاحب کو پھر جانا ہے کہی۔اسمارہ بیگم نے اُس سے کہا

جی میں کال کرتی ہوں عزہ کو موحد گیا ہے انہیں لینے؟چاہت نے جوابً کہا

موحد تو ایئرپورٹ گیا ہے بھائی صاحب کا ایک دوست ہے اُس کو ریسیو کرنے۔اسمارہ بیگم نے بتایا تو چاہت پریشان ہوئی۔

آپ لوگوں نے اُس کو کسی اور کام سے کیوں بھیجا اب اُن دونوں کو پارلر سے کون لائے گا؟چاہت نے کہا

تم پہلے عزہ کو تو کال کرو کیا پتا اُن میں وقت ہو اور موحد بھی آجائے گا۔اسمارہ بیگم نے کہا تو چاہت سائیڈ پہ آتی عزہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی جو مسلسل بند آرہا تھا۔

فون کیوں بند ہے اِس کا؟چاہت بڑبڑاتی علیزے کا نمبر ڈائل کرنے لگی جو تیسری بیل پہ اُٹھایا گیا تھا۔

چاہت۔۔۔۔۔علیزے۔۔۔۔۔۔کہیں۔۔۔۔۔چلی۔۔گئ۔۔۔ہے۔ابھی چاہت نے کال اُٹھا کر کان کے پاس کیا ہی تھا جب عزہ کی لڑکھڑاہٹ سے بھرپور آواز سن کر چاہت کو اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا۔

کیا مطلب علیزے کہیں چلی گئ ہے تم اُس کے ساتھ تھی نہ؟ پھر وہ کیسے کہاں؟اور کیوں جاسکتی ہے؟ چاہت نے نا سمجھی سے کہا

مجھے کچھ نہیں پتا تم بس یہاں آجاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔عزہ نے روتے ہوئے کہا

اچھا تم فکر نہیں کرو میں آتی ہوں۔چاہت اُس کو تسلی کرواتی کال بند کر گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا؟اشرف صاحب نے اسفند صاحب کو پریشان دیکھا تو پوچھا

یار وہ بارات ابھی تک نہیں آئی اور نمبر بھی مسلسل بند آرہا ہے۔اسفند صاحب پریشانی سے اپنی ہیشانی مسلتے ہوئے بتانے لگے

اللہ خیر کرے کوئی اور نمبر تو ہو گا نہ اُن میں سے کسی کا؟اشرف صاحب بھی پریشان ہوئے۔

نہیں ہے نمبر مہمان آ گئے ہیں اور سب نکاح کا پوچھ رہے ہیں۔اسفند صاحب نے کہا

ایڈریس دو اُن کا میں اپنے کسی آدمی کو وہاں بھیجتا ہوں تم مہمانوں کو سنبھالوں۔اشرف صاحب نے کہا تو ابھی اسفند صاحب کچھ کہتے کے اُن کے نمبر پہ میسج ٹون بجی۔

دیکھو کس کا میسج ہے۔اشرف صاحب نے کہا تو اسفند صاحب نے میسج کھولا جو انون نمبر تھا میسج دیکھتے ہی اسفند صاحب کے ہاتھ سے موبائیل چھوٹ کر نیچے گر پڑا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:55 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 33

www.novelsclubb.com

اسفند کیا ہوا؟اشرف صاحب پریشانی سے اُن کا چہرہ دیکھنے لگے۔

بارات نہیں آئے گی۔اسفند صاحب کمزور لہجے میں بولے۔

بارات نہیں آئے گی؟"اِس بات سے کیا مطلب؟گھر پورا مہمانوں سے بھرا پڑا ہوا اور تم ایسی باتیں کرنے لگے ہو؟اشرف صاحب کو اُن کی دماغی حالت پہ شک گزرا۔

میسج آیا ہے جس میں سوری فرام ابتہاج لکھا ہوا ہے ایسے موقعے پہ ایسا میسج اُس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟اسفند صاحب شکستہ خور لہجے میں بولے۔

کوئی مذاق ہو گا تم اِس نمبر پہ کال کرو۔اشرف صاحب نے سیل فون اُٹھا کر اُن کو دیا۔

بارات میں کتنا وقت رہتا ہے سب لوگ نکاح کا پوچھ رہے ہیں۔صبا بیگم اُجالا بیگم کے ہمراہ آتی اُن سے بولی۔

بھابھی جی ایک مسئلہ ہو گیا ہے؟اشرف صاحب اسفند صاحب پہ ایک نظر ڈال کر بولے۔

کیسا مسئلہ؟سوال اُجالا بیگم نے کیا۔

www.novelsclubb.com

بارات نہیں آئے گی ہماری بیٹی کی تماشا بنا دیا ہے انہوں نے۔اسفند صاحب نیچے بیٹھتے ہوئے بولے

یہ۔۔۔کیسی۔۔۔بدشگنی والی باتیں کر رہے ہیں؟صبا بیگم کا ہاتھ اپنے دل پہ پڑا۔

یہی سچ ہے بتا دو سب کو نہیں ہو گا نکاح۔اسفند صاحب نے کہا تو یہ بات انا نے بھی سُنی تھی چہرے پہ نا سمجھی والے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

یہ تو ہونا تھا وہ لڑکا پہلے ہی مجھے عجیب لگتا تھا میں نے آپ کو سمجھایا تھا مگر میری سُنتا کون ہے۔صبا بیگم تاسف سے سر اثبات میں ہلا کر بولی۔

خود کو کمپوز کرے کسی کی نظر پڑی تو خوامخواہ تماشا لگ جائے گا بیٹی کا معاملہ ہے ذرہ احتیاط کرے۔اُجالا بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔

تم مجھے ایڈریس کیوں نہیں دے رہے ؟اگر ہو گا تو میں اپنے بندوں کو بھیجوں گا وہاں۔اشرف صاحب نے کہا

کوئی ایڈریس ہو تو دوں نہ۔اسفند صاحب نے کہا

بنا کچھ جانے آپ نے ڈیل کی اور بیٹی کا رشتہ تک کر دیا کیا کہنے ہیں بھئی زمانہ غلط لوگوں سے بھرا پڑا ہے ضروری تو نہیں ہر سوٹ پینٹ پہننے والا امیر شخص ہو آجکل یہ سب کرائے پہ بھی ملتا ہے۔اُجالا بیگم طنز کرنے سے باز نہ آئی۔

تم خاموش رہو۔اشرف صاحب نے اُن کو گھورا جبکہ صبا بیگم اور اسفند صاحب کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔

مجھے تم چپ کروالوں گے زمانے کو کون اور کیسے خاموش کروائے گا؟ یہ سب لالچ کا نتیجہ ہے بھئی اگر رشتہ کر ہی دیا تھا تو کوئی چھان بھٹک کروانی تھی گھر بار دیکھنا تھا نہ اب رونے پیٹنے کا کیا فائدہ جب چڑیا چُگ گئی کھیت۔اُجالا بیگم نے آنکھیں گُھما کر کہا

اسفند تم اُٹھو پریشان مت ہو نکاح آج ہو گا میرا بیٹا ہے عریش اُس سے۔اشرف صاحب نے اسفند صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا

میرے بیٹے کا کیا ذکر یہاں؟ عریش نہ یہاں آئے گا اور نہ اُس کا نکاح ہو گا اِن کی بیٹی کو کون نہیں جانتا؟ کہاں میرا بیٹا نرم دل خوش گُفتار خاموش رہنے والا معصوم بیٹا اور کہاں اِن کی بد دماغ بدمزاج بیٹی دونوں کا کوئی جوڑ نہیں میں نے اپنے کے لیے اُس کے جیسی لڑکی دیکھی ہوئی ہے اِن کی بیٹی سے شادی ہو گی تو میرے بیٹے کی تو زندگی ہی خراب ہو جائے گی۔اُجالا بیگم تو اشرف صاحب کے فیصلے پہ اُچھل پڑی تبھی بنا لحاظ کیے جو منہ میں آیا بول دیا۔انا اُن سب پہ نظر ڈال کر فورن سے چلی گئی۔

ہر ماں کو اپنا بچہ معصوم ہی لگتا ہے۔اشرف صاحب طنزیہ لہجے میں کہہ کر اپنی جیب سے موبائل نکالنے لگے۔

مجھے سب ماؤں کا حساب نہیں لینا میں بس اتنا کہہ رہی عریش کا نکاح نہیں ہو گا اُس کی شادی بس سومل صنم سے ہو گی۔اُجالا بیگم نے اُن کو باز رکھنا چاہا پر اِس وقت اُن کی سن کون رہا تھا؟اسفند صاحب اور صبا بیگم تو کچھ کہنے کے لائق نہیں رہے تھے۔

عریش کہاں ہو تم؟اشرف صاحب عریش کو کال ملاتے ہوئے پوچھنے لگے

میں گھر پہ ہوں۔عریش آس پاس نظریں ڈوڑاتا بتانے لگا۔

ایڈریس میسج کر رہا ہوں فورن سے آجاؤ۔اشرف صاحب نے کہا تو عریش کے ماتھے پہ پر سوچ چھائیاں چھا گی اُس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں آسکتا۔عریش نے انکار کیا

عریش میرا دماغ تمہاری ماں نے پہلے ہی خراب کیا ہوا ہے مزید تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں جو کہا ہے وہ کرو۔اشرف صاحب نے سنجیدگی سے ٹوکا

ایک دو گھنٹے تک آجاتا ہوں۔ عریش اپنے کان کی لو کھجاتا سُنسان کونے میں آیا۔

ایک دو گھنٹہ نہیں دس پندرہ منٹ میں پہنچو۔اشرف صاحب نے سختی سے ٹوکا

ٹھیک ہے آدھے گھنٹے تک آجاؤں گا۔ عریش اتنا کہتا کال ڈراپ کرتا آس پاس کا جائزہ لیتا ایک بار پھر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھا۔

ٹِک

ٹوک

ٹِک

ٹوک۔

گنتی کا شروع ہونا تھا اور ایک زوردار دھماکے کا شور اُٹھا تھا پھر یکدم خاموشی کا راج شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عریش جہاں کھڑا تھا وہاں منہ کے بل گرا تھا مگر جلدی سے اُٹھ کر اپنی شرٹ جھاڑتا بازوں دیکھنے لگا جہاں خون رس رہا تھا اُس نے نیچے گرا اپنا سیل فون اُٹھایا جس کی اسکرین بُری

طرح سے ڈیمیج ہو گئی تھی مگر صد شکر کے پھر بھی آن ہو گئی تھی عریش نے سیل فون کی فرنٹ کیمرہ آن کی تو نظر اپنی پیشانی پہ پڑی جہاں چوٹ کا ہلکہ نشان تھا ٹوٹی ہوئی اسکرین سے اُس کو اپنا چہرہ ٹھیک سے نظر نہیں آ رہا تھا مگر پھر بھی وہ مطمئن تھا۔

ڈریسنگ کرنی پڑے گی۔ عریش اپنا ماتھا دیکھ کر بڑبڑایا۔

عریش اُس علاقے سے باہر جانے والا تھا جب اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سُنائی دی تو وہ فورن سے پلٹا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کال کاٹ دی۔اشرف صاحب موبائیل اسکرین کو گھور کر بولے

اچھا کیا۔اُجالا بیگم کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی جیسے "صبا بیگم نے افسوس بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا جو اُن کے زخموں پہ بڑی اچھی طرح سے نمک لگا رہی تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت ڈرائیور کے ساتھ پارلر آئی تو عزہ اُس کو باہر کھڑی نظر آئی۔

عزہ۔چاہت نے اُس کو آواز دی تو عزہ بھاگ کر اُس کے گلے لگی۔

عزہ کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہی ہو اِتنا علیزے مل جائے گی۔چاہت نے اُس کو تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

چاہت وہ تو خوش تھی بہت تیار بھی ہو گئ تھی مگر میں پانچ منٹ کے لیے واشروم گئی تو علیزے کا نام و نشان تک نہیں تھا وہاں سے پوچھا تو سب نے کہا وہ اکیلی چلی گئ ہے کہیں۔عزہ نے روتے ہوئے بتایا

ایسے کیسے اکیلی چلی گئ کہیں؟ وہ برائیڈ تھی اُن کی کسٹمر تھی اُس کا خیال کرنا اُن کی رسپانسبلٹی تھی۔چاہت بھڑک اُٹھی۔

سی سی ٹی وی فوٹیج سے پتا چل جائے گا مگر وہ مجھے یا تمہیں نہیں دیکھنے دے گے۔عزہ نے کہا

پہلے مجھے اندر جانے دو بات تو کروں ذرہ۔چاہت اتنا کہتی پارلر جانے والی تھی جب عزہ نے اُس کا بازوں پکڑا

کوئی فائدہ نہیں اُن کا جو کام تھا وہ انہوں نے کر دیا اب اگر ہم انہیں غلط کہینگے تو تماشا ہمارا ہو گا۔عزہ نے کہا

اپائمنٹ لیتے وقت اُن سے کہا گیا تھا جب تک فیملی سے کوئی برائیڈ کو لینے نہ آئے اُس کو جانے نہ دیا جائے اُس کا خیال رکھا جائے تو تم اگر اندر تھی تو وہ باہر کیسے آئی جب ہم سے کوئی اُس کو لینے نہیں آیا۔چاہت کا ری ایکشن شدت سے بھرا تھا۔

گھر میں سب کو پتا ہے؟عزہ نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

نہیں سب لوگ پہنچ گئے ہیں بُراق بھی آگیا تھا اگر اُس کو پتا چل گیا نہ تو وہ خاموش نہیں بیٹھے گا۔چاہت پریشانی سے بولی۔

اب کیا ہو گا؟عزہ مزید پریشان ہوئی۔

گھر چلو تم۔چاہت نے گاڑی میں بیٹھنے کا اِشارہ کیا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔عزہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں گاڑی میں بیٹھو۔چاہت نے اُس کو ریلیکس کرنا چاہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا تمہاری رنگت کیوں اُڑی ہوئی ہے؟انا کمرے میں داخل ہوئی تو مناہل نے پوچھا

وہ بارات نہیں آئے گی۔انانے آہستہ آواز میں کہا

What nonsense,Are you In your sense?

مناہل اتنا سُنتے ہی بھڑک اُٹھی۔

Yes I'm but you don't lost

انااُس کے پاس بیٹھتی رلیکس کرنے لگی۔

میں جا کر دیکھتی ہوں۔مناہل اپنا لہنگا سنبھالتی باہر جانے لگی تو انانے فورن سے اُس کا راستہ کاٹا۔

پاگل ہو گئ؟تماشا بنوانا ہے اپنا دولہن ہو اپنی حدودوں کو پہچانوں یوں سر جھاڑ منہ پھاڑ کر چل پڑی ہو باہر "تمہارا ایساری ایکشن ہے پر مناہل تمہارے والدین کا شدت سے بھرپور ری ایکشن نہیں ہے بلکہ اُن کا سر جھک گیا ہے یہ جان کر کے اُن کی بیٹی کی بارات نہیں آنے والی ان کی تکلیف کا تمہیں اندازہ نہیں ہے۔انانے سختی سے اُس جو جھاڑ پِلائی

I want to talk dad, how is possible?Abtahaj can't do it, I can't believe that if that truth I will never let him,

مناہل پاگل ہونے کے در پہ تھی وہ مکمل طور پہ اپنے حواس کو بیٹھی تھی وہ کیا بول رہی تھی اُس کا اندازہ اُس کو خود بھی نہیں تھا۔

مناہل ریلیکس کیا ہو گیا ہے ہوش میں آؤ۔انا نے اُس کو بیڈ پہ بیٹھانا چاہا مگر مناہل اُس کو" دور کرتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامان نیچے پھینکنے لگی۔

○ ○

یہ تمہارے ماتھے پہ چوٹ کیسے آئی؟ عریش وہاں پہنچا تھا اُجالا بیگم پریشانی سے اُس کی طرف لپکی۔

وہ ڈیڈ نے اتنی ایمرجنسی میں بلایا تھا تو راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا ایک نظر اشرف صاحب پہ ڈال کر بتانے لگا۔

تمہارے باپ کا تو دماغ خراب ہو گیا تھا تمہیں کیا ضرورت تھی جلدی میں آنے کی اور ڈریسنگ وغیرہ کیوں نہیں کروائی وہ تو کرواتے۔اُجالا بیگم نے ڈپٹا

ڈیڈ نے کہا تھا جلدی آنا ہے تو دھیان نہیں رہا ڈریسنگ کا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا تو اشرف صاحب بغور اُس کو دیکھنے لگے۔

یہ کیسا ایکسڈنٹ تھا جس میں تمہاری عینک بلکل ٹھیک ہے اور اُس پہ اتنی گہری چوٹ آئی ہے جیسے کسی پتھر سے سر ٹکرایا ہو۔اشرف صاحب جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے۔

جی جی آپ تو چاہتے تھے عینک بھی ٹوٹ جاتی تاکہ عینک کی کرچیاں میری بچے کی آنکھوں میں گھس جاتی اور وہ نابینا ہو جاتا۔اُجالا بیگم تو اشرف صاحب کی بات پہ تپ اُٹھی جب کے عریش سر جھکاتا اپنی عینک ٹھیک کرنے لگا۔

تم تو بات کو پکڑ ہی لیتی ہو خیر عریش آج تمہارا نکاح ہے۔اشرف صاحب اُجالا بیگم کو نظر انداز کرتے عریش سے بولے تو اسفند صاحب نے اُمید بھری نظروں سے عریش کو

دیکھا جس کے ساتھ اُن کا آمنا سامنا پہلی بار ہوا تھا اُنہیں عریش کسی بھی لحاظ سے ابتہاج سے کم نہ لگا مگر کچھ تھا جو ابتہاج میں نہ تھا اور منفرد سا عریش میں تھا۔

کیا نکاح؟ عریشن حیرت سے اُن کو دیکھنے لگا۔

ہاں نکاح اب اور کوئی بات نہیں ہو گی۔اشرف صاحب نے سنجیدگی سے کہا

میں نہیں کروں گا نکاح اور یہ اچانک آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ عریش سنجیدگی سے انکار کرتا بولا

اچھا فیصلہ ہے میں تمہارے ساتھ ہوں۔اجالا بیگم اُس کے واری صدقے ہوئی۔

میں تمہیں جائیداد سے عاق کر لوں گا اگر میرے فیصلے سے انحراف کیا تو۔اشرف صاحب نے گھسی پٹی مشہور دھمکی دی۔

www.novelsclubb.com

آپ کی مرضی۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا عام لہجے میں بولا جیسے اُس کو کوئی فرق نہیں پڑا ہو۔

زندگی خراب ہو جائے تو پیسا کام نہیں آتا۔اُجالا بیگم نے بھگو بھگو کر طنز مارا

عریش؟؟اشرف صاحب نے تنبیہہ کی۔""

سوری ڈیڈ یہ پوری زندگی کا معاملہ ہے میں کیسے کسی بھی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہوں۔ عریش ایک نظر اسفند صاحب پہ ڈال کر بولا۔

بیٹا میری لاج رکھ لو آج اگر نکاح نہ ہوا تو میری تو رسوائی ہو گی مگر میری بچی رل جائے گی پلیز انکار مت کرو۔اسفند صاحب نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عریش بے بس نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

تمہاری تربیت ایسی نہیں ہے کے کوئی بڑا تم سے کچھ کہے اور تم انکار کرو ہماری ایسی تربیت نہیں ہے۔اشرف صاحب نے اُس کو ایموشنل کرنا چاہا

ایسی باتیں نہ کرے کیونکہ آپ لوگوں سے مجھے کوئی "تربیت""نصیحت" حاصل نہیں ہوئی کبھی بس انتظار ہی کیا ہے۔عریش نے کہا تو وہ اشرف صاحب کے ساتھ ساتھ اُجالا بیگم بھی پہلو بدلتی رہ گئ۔

انکل مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ عریش سنجیدہ نظروں سے اسفند صاحب کو دیکھ کر بولا تو اُن کی جیسے اٹکی سانس بحال ہوئی تھی جبکہ صبا بیگم مناہل کے پاس جانے لگی اُن کو اندازہ تھا ایک الگ طوفان تو مناہل نے مچانا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ سب اِس وقت ایک کمرے میں موجود تھے چاہت نے سب کو بتا دیا تھا بُراق کو جیسے پتا چلا تھا اُس کے دماغ کی رگیں غصے سے اُبھر پڑی تھی۔ اُس کے نکاح کا پتا سر کل کے سبھی لوگوں کو تھا اگر آج نکاح نہ ہوتا تو اُس کا خوب مذاق بننا تھا۔

بھئی صاحب میں بہت شرمندہ ہوں۔ اسمارہ بیگم ندامت بھرے لہجے میں بولی۔

آپا بُراق ہم سب تم سے شرمندہ ہیں۔ مرید صاحب شرم سے نگاہ نہیں ملا پا رہے تھے۔

علیزے کو یہ سب کرنا تھا تو پہلے کیوں نہیں بتایا یوں تماشا کیوں بنایا؟ اب ہم کیا منہ لیکر باہر جائے گے؟ صلحہ بیگم سنجیدگی سے بولی۔

اگر اعتراض نہ ہو تو علیزے نہیں تو عزہ کا نکاح ہو جائے گا بُراق سے۔اسمارہ بیگم نے ہچکچاہٹ بھرے لہجے میں کہا تو چاہت نے اپنا خشک گلا تر کیا۔جبکہ عزہ بدک کر اُن سے دور ہوئی تھی۔

میں نے ہمیشہ بُراق بھائی کو اپنا بھائی سمجھا ہے۔عزہ نے کہا تو اسمارہ بیگم نے غصے بھری نگاہ اُس پہ ڈالی۔

تم خاموش رہو۔اسمارہ بیگم نے جھڑکا

بُراق اور چاہت کا نکاح ہو گا ورنہ ہم بس لوٹ جائینگے۔صلحہ بیگم پاٹ دار لہجے میں بولی تو بُراق کی نظریں بے ساختہ چاہت پہ پڑی جس کے چہرے پہ سارا خون سمٹ آیا تھا۔

چاہت کیسے ؟مریم بیگم نے اعتراض کیا

ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔مرید صاحب نے چاہت کو ایسی نظروں سے دیکھ کر کہا جس پہ چاہت اگر انکار کرنا چاہتی بھی تو نہ کر پاتی کیونکہ اُس کو اپنے باپ کا مان عزیز تھا۔

چاہت تمہیں اگر کچھ کہنا ہے تو کہو؟صلحہ بیگم نے چاہت کو مخاطب کیا جو بلکل خاموش تھی۔

جیسا ڈیڈ چاہے۔چاہت سر جھکائے بولی۔مرید صاحب نے اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا کچھ ہی وقت میں وہ چاہت آفندی سے چاہت بُراق آفندی بن گئی تھی یہ سب اُس کو ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا سب سے زیادہ اُس کو حیرت بُراق کے خاموش ہونے پہ لگ رہی تھی اُس کو لگا تھا بُراق انکار کرے گا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ابتہاج آگیا؟ مناہل نے صبا بیگم کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھا تو بے قرار لہجے میں پوچھا

ابتہاج کے قصیدے پڑھنا بند کرو اور نیچے آؤ۔صبا بیگم نے ناگواری سے کہا

ابتہاج نہیں آیا کیوں نہیں آیا؟اُس کو آنا تھا ہمارا نکاح ہے آج۔مناہل چیخی

میں نے اپنے دوست سے تمہارا نکاح کرنے کا سوچا ہے اِس لیے کوئی بحث نہیں ہو گی۔اسفند صاحب کمرے میں آتے سپاٹ لہجے میں اُس سے بولے

نو ڈیڈ ایسا نہیں ہو سکتا میں بس ابتہاج سے شادی کروں گی۔مناہل اپنا سر نفی میں ہلاتی بولی

مناہل ضد چھوڑ دو انکل کی بات مان لو اِس میں ہی سب کی بھلائی ہے۔انا نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

اگر انکار کیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔اسفند صاحب نے کہا تو مناہل نے تڑپ کر اُن کو دیکھا

ڈیڈ؟؟؟ مناہل کی آنکھ سے آنسو نکلا۔

کوئی اور بات نہیں ہو گی۔اسفند صاحب نے رخ بدلا۔

ٹھیک ہے مجھے قبول ہے آپ لوگوں کا فیصلہ۔مناہل بے دردی نے اپنے آنسو صاف کرتی سپاٹ لہجے میں بولی۔

○ ○

عریش بیزاری سے آس پاس دیکھ رہا تھا جہاں سب لوگ مہمان اُس کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی دوسری مخلوق سے تعلق رکھتا ہوں ابھی وہ اُٹھنے کا سوچ رہا تھا جب نظر سامنے صبا بیگم اور انا کے ہمراہ آتی مناہل پہ پڑی تو وہ ساکت سا اُس کو دیکھنے لگا

یہ کارڈز دے کر تمہیں کیا لگا میں عام لڑکیوں کی طرح پھسل جاؤں گی ہو کیا تم؟ پہچان کیا' ہے تمہاری؟ اوقات کیا ہے تمہاری جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟

مناہل اسفندیار ہوں میں تمہارے جیسے کئی آئے اور کئی گئے مگر میرا معیار ایسا نہیں جہاں" تم پورے آجاؤ تم ایک احساس کمتری کا شکار ہو جس کو نظریں اُٹھا کر بات کرنا تک نہیں آتا کہاں تم ہو اور کہاں میں تم سے پیار کرنا تو دور کی بات ہے تمہیں میں وقت گزاری کے " لیے بھی اپنے پاس رکھنے کا نہ سوچو۔

مناہل کو اُس کے پاس بیٹھایا گیا تھا مگر عریش کے کانوں میں پُرانی باتیں گردشاں تھی اُس نے گردن موڑ کر مناہل کو دیکھا جو کسی مجسمے کی طرح بیٹھی تھی۔

عریش۔انا نے اُس کو آواز دی تو عریش نے اپنی نظریں اُس پہ مرکوز کی۔

بیٹھ جاؤ قاضی صاحب کو نکاح پڑھوانا ہے۔انا نے گہری سانس بھر کر بتایا تو عریش نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیری اور بیٹھ گیا اُس کا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے مفلوج ہو چکا تھا۔

قاضی صاحب نے سب سے پہلے عریش سے نکاح کی رضامندی پوچھی تھی جس پہ وہ اپنے لب بھینچتا "قبول ہے" کہہ گیا تھا۔

اپنے عین پاس جانی پہچانی آواز پہ مناہل نے جھٹکے سے پاس بیٹھے عریش کو دیکھا اُس پہ نظر پڑتے ہی مناہل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی ابھی وہ ایک صدمے سے نکلی ہی نہیں تھی کے دوسرا صدمہ اُس کو لگا تھا۔

"اگر انکار کیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔"

مناہل ابھی اُٹھنے کا سوچتی تو کانوں میں اسفند صاحب کی بات گونجنے لگتی اُس کو آج اپنی بے بسی پہ جی بھر رونا آیا تھا اُس نے کبھی خود کو اتنا لاچار اور بے بس نہیں پایا تھا جتنا آج ہوئی تھی۔ قاضی صاحب نے جب اُس سے پوچھا تو دل کو مار کر اُس نے "قبول ہے" کہا تھا۔ نکاح کے بعد دعا کا سلسلہ شروع ہوا تو عریش وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تھا انا اُس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر اُس سے پہلے عریش چلا گیا تو اُس نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 2:55 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 34

صلحہ بیگم بُراق یہ دونوں چاہت سمت اپنے گھر آ گئے تھے بُراق کے سیل فون پہ کال آنے لگی تو وہ لان میں رُک گیا تھا جبکہ صلحہ بیگم چاہت کو لیے بُراق کے کمرے میں آئی تھی۔

خوش ہو؟صلحہ بیگم نے چاہت سے پوچھا جو خاموش تھی دراصل وہ اب تک بے یقین تھی کے ایسا بھی ہو سکتا تھا اُس نے ہمیشہ اپنے لیے بُراق کو سوچا تھا پر بُراق اور علیزے کی شادی کا سن کر اُس نے صبر کر لیا تھا کیونکہ اُس کو اپنے رب پہ یقین تھا وہ جو بھی کرتا ہے اُس میں بہتری ہوتی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو بہتری سے لیکر بہترین سے نوازتا ہے وہ اُس کی قدرت سے مایوس نہیں ہوئی تھی کبھی اور نہ اُس کو ہونا تھا مگر جس طرح جو ہوا ہے یہ سب ایسے کبھی اُس نے نہیں تھا سوچا۔

پر سکون ہو۔چاہت نے جواب دیا

میں نے ہمیشہ بُراق کی دولہن تمہیں چاہا تھا۔صلحہ بی نے بتایا

مگر اُن کو میں نہیں تھی پسند تو وہ بار بار انکار کر دیتے ہو گے۔چاہت نے اُداس لہجے میں کہا

تم اُس سے چھوٹی تھی اور وہ میچیور لڑکی چاہتا تھا۔صلحہ بیگم نے اُس کا دل صاف کرنا چاہا

علیزے میں جتنی میچیورٹی تھی اُس کا ثبوت وہ بُراق کو اچھے سے دے چُکی ہے۔چاہت یہ بات بس سوچ سکی۔

اچھا میں تھک گئی ہوں تو آرام کروں گی تمہیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔صلحہ بیگم کھڑی ہوتی بولی تبھی بُراق کمرے میں داخل ہوا۔

جی مجھ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو گی یا کسی سے مسئلہ ہو گا تو میں آپ کو بتا دوں گی۔آخری بات چاہت نے بُراق کو دیکھ کر کہی۔

www.novelsclubb.com

جیتی رہو۔صلحہ بیگم اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرتی کمرے سے چلی گئی تو بُراق چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

اگر انہوں نے کچھ بھی اُلٹا سُلٹا بولا تو میں خاموش نہیں رہوں گی آفٹر آل میں نے اِن کی عزت بچائی ہے مشکور ہونا چاہیے انہیں میرا۔چاہت ٹیڑھی نظروں سے خاموش بیٹھے بُراق کو دیکھ کر خود سے باتیں کرنے لگی۔

منہ میں گھی جمالی ہے یا جاتے وقت علیزے زبان ساتھ لیکر گئی تھی۔۔چاہت کو بُراق کا اِتنا خاموش ہونا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

ہائے اگر مجھے تھوڑا بھی اندازہ ہوتا کے علیزے کیا گل کھلانے والی ہے آج تو زیادہ نہیں تو میں یوٹیوب پہ ویڈیوز دیکھ لیتی تاکہ پتا تو چلتا چند گھنٹوں کی دولہن برتاؤ کیسے کرتی ہے اب میں اپنی زبان میں ہوتی کھجلی کو کیسے کنٹرول میں کروں؟جو بار بار مجھے بولنے پہ اُکسا رہی ہے۔چاہت کا بس نہیں چل رہا تھا یہاں سے فرار ہو جاتی وہ سخت اکتاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں جانتا ہوں تم یہ سب نہیں چاہتی تھی۔بُراق نے بلا آخر بات کی شروعات کی۔

بولا تو بولا کیا؟اب میں اِس بات کا کیا مطلب لوں؟بُراق کی بات چاہت کے سر پہ سے گزری۔

ہمارا رشتہ یقین تمہارے لیے ایک سمجھوتا ہو گا جس کو نبھانا تمہاری مجبوری ہو گی کیونکہ نکاح بھی تم نے کسی مجبوری کے تحت کیا اور وہ کیا مجبوری تھی؟ وہ ہم دونوں جانتے ہیں۔ بُراق اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر۔

آج کے واقعے میں اِتنا سبق تو ضرور حاصل ہوا ہے کے بعض دفع مجبوریاں بُری نہیں ہوتی بہت دلکش اور دل موہ لینے والی ہوتی ہیں اور آپ چاہتے ہیں ایسی مجبوریوں سے بار بار سامنا ہو خیر جو بھی یہ مجبوری میری زندگی کی ایک بہت خوبصورت مجبوری ثابت ہوئی ہے۔ بُراق کی بات پہ چاہت دھڑکتے دل کے ساتھ سوچنے لگی۔

تم شاید کسی اور کو پسند کرتی ہو اور شادی تمہاری مجھ سے ہو گئ۔ بُراق کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

اِن کے علاوہ بھی کسی کو پسند کرتی ہوں؟ حیرت ہے یہ بات مجھے اپنے دل نے نہیں بتائی کسی اور سے سُننے کو مل رہی اگر یہ چاہتے ہیں اِن کی بات پہ میں کہنے لگوں گی کے نہیں میں نے سچے من تن سے آپ کو چاہا ہے تو یہ سراسر اِن کی خوشفہمی ہے کیونکہ میں اِیسا کچھ نہیں

کہوں گی خوامخواہ سر پہ چڑھ کر ناچنے لگے گیں اظہار تو وہ ہوتا ہے جس کی شروعات مرد سے ہو۔۔ بُراق کی بات پہ چاہت نے بے ساختہ سوچا۔

میں نہیں جانتا علیزے نے ایسا کیوں کیا؟ مگر جو آج ہوا شاید وہ نہیں ہونا چاہیے تھا تم نے چچا جان کے لیے نکاح کر دیا۔ بُراق نے مزید کہا

آج جو ہوا وہ ہونا چاہیے تھا یا نہیں یہ معنی نہیں رکھتا معنی یہ رکھتا ہے کے میں اب آپ کے نکاح میں ہوں ہمارے درمیان وہ رشتہ بن گیا ہے جو اللہ کے نزدیک پاکیزہ رشتہ ہے۔ چاہت نے پہلی بار لب کشائی کی تو بُراق نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جس کا چہرہ میک اپ کے بنا دمک رہا تھا بُراق جانتا تھا چاہت میک اپ کرنے کی شوقین ہے مگر اب اُس کو ایسے دیکھ کر اُس کو اپنا شک یقین میں بدلتا محسوس ہو رہا تھا جیسے چاہت اِس رشتے سے خوش نہیں۔

www.novelsclubb.com

تھک گئی ہو گی سو جاؤ۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

سونے سے پہلے میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ چاہت نے جلدی سے کہا

کہو؟ بُراق اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

جیسا کے آپ جانتے ہیں میں نے آپ کی عزت بچائی

عزت بچائی؟اِس بات سے کیا مطلب تمہارا؟چاہت ابھی کچھ کہنے والی تھی جب بُراق" اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر گھور کر بولا

عزت ہی بچائی ہے ورنہ اگر میں "قبول ہے" نہ کہتی تو آپ اِس طرح مزے میں نہ بیٹھے" ہوتے سر پکڑ کر نیوز پہ خبریں سُن رہے ہوتے جس میں اینکر اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ کہتا جی تو ناظرین ہم آپ کو ایک نئی خبر سے آگاہ کر کے چلتے ہیں کے زمانہِ مشہور بزنس میں بُراق آفندی جی ہاں بُراق آفندی اِس نام کو اور شخصیت کو کون نہیں پہچانتا جس نے کم عمری میں اپنے مرحوم باپ کے ڈوبتے بزنس کو ایک نیا مقام دیا اُونچائی کی بُلندیوں پہ پُہچانے میں ہر ممکن کوشش کی مگر ایک حیرانکن انکشاف جو درپیش آیا ہے وہ یہ ہے آج بُراق آفندی کی شادی تھی "جی ہاں "آج اُن کی شادی تھی مگر ہمیں اپنے ماتحتوں سے ایک افسوسناک خبر سُننے میں آئی ہے اُن کی ہونے والی اہلیہ موقعِ نکاح پہ فرار ہو چکی تھی ج

چپ ایکدم چپ اب اور اگر لفظ کہا نہ تو اچھا نہیں ہو گا۔چاہت جو کسی ماہر رپورٹر کی طرح فر فر بولے جا رہی تھی بُراق کی ٹوکنے پہ اُس نے منہ بسور کر اُس کو دیکھا۔

میری کچھ شرائط عائد ہوتی ہیں آپ پہ جو آپ نے قبول کرنی ہے۔چاہت شانِ بے نیازی سے کہا

کونسی شرائط؟ بُراق نے آئبرو ریز کی

جو میں آپ کو بتانے والی ہوں اور آپ نے قبول کرنی ہے۔چاہت نے دانتوں کی نمائش کرنا ضروری سمجھا

میں تمہاری کوئی اُلٹی سُلٹی شرط نہیں مانوں گا۔بُراق نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے

آپ کو ماننی پڑے گی میں نے آپ کی عزت بچائی ہے۔چاہت کی وہی رٹ

بتاؤ اپنی شرائط۔بُراق نے دانت پیسے

اب آئے نہ لائن پہ ہاں تو پہلی اور سب سے ضروری شرط آپ کبھی میری انسلٹ نہیں کرینگے مجھے وہ مان دینگے جو ایک بیوی کا حق ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

دوسری مجھ پہ کبھی روک ٹوک نہیں کرے میں اگر کوئی نادانی کر بھی لوں تو

مطلب کُھلی چھوٹ دے دوں؟ بُراق جو سنجیدگی سے اُس کو سن رہا تھا درمیان میں اُس کی بات کاٹ کر بولا

ایسا ہی سمجھے بلاوجہ کا رعب بھی نہیں جھاڑے گے اور نہ حکم صادر کرینگے چلو خیر میں اِجازت دیتی ہوں آپ حکم دیا کرے آفٹر آل مجازی خُدا جو ہیں

تو تم مانتی ہوں میں تمہارا مجازی خدا ہوں تو مجازی خدا ہونے کی صورت میں میری بھی کچھ شرائط عائد ہوتی ہیں تم پہ۔ بُراق اپنے مطلب کی بات اچک کر بولا تو چاہت نے اپنے دانت کچکچائے

بہت ہو گئی باتیں اب سو جانا چاہیے۔ چاہت اپنا پورا منہ کھول کر جمائی لیتی بولی تو بُراق نے اُس کو گھورا

پہلے میری شرائط سُنو۔ بُراق نے کہا

وہ تب جب آپ میری شرائطوں پہ پورا اُتریں گے۔ چاہت نے ناک منہ چڑھایا

سُنو میری شرطیں۔ بُراق نے آنکھیں دیکھائی۔

اچھا سُنائیں۔چاہت نے احسان کیا۔

پہلی اور اہم شرط ہر صبح تم میرے لیے ناشتہ تیار کروں گی۔

مجھے صرف انڈہ بوائل کرنا اور چائے بنانا آتا ہے اگر آپ کو ناشتے میں اِن پہ گزارا کرنا ہے تو مجھے بتادے۔چاہت نے درمیان میں اُس کی بات کاٹی

میں گزارا کرلوں گا دوسری شرط میرے کپڑے تم پریس کیا کروں گی

میں نے کبھی خود کی ڈریس پریس نہیں کی اگر مجھ سے ایسے کاموں کی توقع کر رہے ہیں تو اگر پریس کرنے درمیان کبھی آپ کی پینٹ گھٹنوں کے درمیان جل جائے یا شرٹ کا بازوں کہیں سے جل جائے یہ کوٹ پورا جل جائے تو آپ مجھے کچھ نہیں کہے گے بلکہ اُن پہ گزارا کرینگے بولیں منظور ہے؟چاہت نے ایک بار پھر اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر اُنگلی کھڑی کیے کہا

www.novelsclubb.com

منظور ہے۔بُراق اپنے ہاتھ کی انگلی اُس کے ہاتھ سے ملاتا بناتا خیر کیے بولا

خیر ہے آپ میری ہر بات مان رہے ہیں۔چاہت کے اندر گُدگُدی ہونے لگی بُراق کی ایسی فرمانبرداری پہ۔

کیونکہ ابھی تمہیں کچھ نہیں کہتا آہستہ آہستہ تو سیکھ جاؤں گی نہ سب۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

اچھا۔ چاہت نے بس اتنا کہا تبھی بُراق کی نظر اُس کے ہاتھوں پہ پڑی

تم نے مہندی نہیں لگوائی؟ بُراق نے پوچھا تو چاہت چونک کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

کیونکہ مجھے پتا نہیں تھا آج میرا نکاح ہے ورنہ ضرور لگواتی ہے۔ چاہت نے گہری سانس بھر کر کہا

میں کوشش کروں گی تمہیں اپنے فیصلے پہ پچھتاوا نہ ہو میں اپنی طرف سے تمہاری ہر ضروریات کا خیال رکھوں گا۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا تو چاہت پل پل اُس کے رویے پہ حیران ہونے لگی۔

مجھے اپنے فیصلے پہ کبھی پچھتاوا نہیں ہو گا کیونکہ ایسا ہونا اللہ نے لکھا تھا اور مجھے کرنے کو میرے ڈیڈ نے کہا تو اور مجھے اپنے رب اور اپنے والد پہ یقین ہے وہ میرے لیے کبھی کچھ غلط نہیں چُن سکتے۔ چاہت نے جواب دیا تو بُراق لاجواب۔

اچھی لگ رہی ہو اِن کپڑوں میں۔ بُراق غور سے اُس کو دیکھنے لگا تو بے ساختہ اُس کے منہ سے پھسلا

آپ کی پسند کا جوڈریس ہے۔ چاہت منہ بنا کر بولی۔

میں چینج کرنے جا رہا ہوں۔ بُراق سر جھٹک کر بولا

مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔ چاہت اتنا کہتی جمائی لینے لگی۔

کیا تم چینج نہیں کرو گی؟ بُراق نے پلٹ کر حیرت سے استفسار کیا۔

نہیں۔ چاہت اتنا کہتی چادر خود پہ تان گئ۔ بُراق ایک تاسف بھری نظر اُس پہ ڈال کر واشروم میں چلا گیا

ایویں مجھے امیچیور کہا تھا اب مجھے پہ لا گو ہے امیچیور بن کر دیکھاؤں۔ چاہت اپنی آنکھیں کھولتی واشروم کے دروازے کو دیکھ کر بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

تقریبً دس منٹ بعد بُراق واشروم سے باہر آیا تو کمرے میں زیرو بلب روشن تھا بُراق نے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں چاہت اُس کے بیڈ پہ بڑے رلیکس انداز میں لیٹی ہوئی تھی۔

لگ ہی نہیں رہا اِس کا نکاح ہوا ہے۔ بُراق اُس کے پر سکون چہرے کو رشک بھری نظروں سے دیکھ کر سوچنے لگا پھر اپنے دماغ سے ہر سوچ سے آزاد کرتا بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ کر خود بھی لیٹ گیا۔

چاہت جو آنکھیں بند کیے بُراق کے سونے کا انتظار کر رہی تھی اُس کو نیند کی وادیوں میں اُترتا دیکھا تو اپنی آنکھیں کھول کر ہاتھ اُس کے چہرے کے سامنے لہرایا۔ بُراق کو نیند میں ہوتا دیکھ کر وہ آہستہ سے بیڈ سے اُتر کر بنا قدموں کی چاپ کیے کمرے سے باہر آئی۔

○ ○

چاہت تم اِس وقت یہاں؟ صلحہ بیگم نے اُس کو اپنے کمرے کے دروازے پہ دیکھا تو حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

سوری آپ کو اِس وقت ڈسٹرب کیا وہ دراصل مجھے نماز پڑھنی تھی آپ کے پاس جائے نماز ہے؟ چاہت نے معذرت خواہ لہجے میں کہا

ہاں وہ تو ہے پر تم اِس وقت کونسی نماز پڑھوں گی؟عِشاء کی نماز کا بھی وقت ختم ہو چکا ہے۔صلحہ بیگم نے پوچھا تو وہ گڑبڑائی۔

آج کوئی بھی نماز نہیں پڑی کاموں میں دن گزر گیا تھا تو سوچا قضا نماز پڑھ کر سو جاؤ۔چاہت نے ہڑبڑا کر کہا

اچھا میں دیتی ہوں ویسے جائے نماز بُراق اور تمہارے کمرے میں بھی ہے۔صلحہ بیگم نے بتایا

اچھا وہ نماز پڑھتے ہیں؟چاہت حیران ہوئی۔

ہاں خیر سے مسلمان ہے اور نماز تو ہر فرد پہ فرض ہے۔صلحہ بیگم نے جواب دیا۔

ویسے آپ سوئی کیوں نہیں؟چاہت نے پوچھا

www.novelsclubb.com

تھکن تو بہت ہے مگر نیند نہیں آرہی تھی اب دوائی کھاؤں گی تو نیند آجائے گی۔صلحہ بیگم جائے نماز اُس کی طرف بڑھا کر بولی۔

اچھا میں وضو کرنے جا رہی ہوں آپ کے واشروم میں۔ چاہت نے بتایا تو انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

○ ○

وضو کرنے کے بعد چاہت لاؤنج میں آ گئی تھی تاکہ آرام سے نماز ادا کر سکے۔

آج جو میرے ساتھ ہوا ہے جیسا بھی ہوا مانا کے سب عجیب سا تھا مگر اُس سے مجھے میری محبت مل گئی اور ایسے موقع پہ میں اگر شکرانے کے نفل ادا نہیں کروں گی تو ناشکری کہلائی جاؤں گی مگر مجھے تو آپ کے اچھے والے بندوں میں شامل ہونا ہے یا اللہ آپ کا بہتتتتتتتت سے بھی زیادہ والا شکریہ جو آپ نے میری محبت میری جھولی میں ڈال دی مجھے اُن خوشقسمت لوگوں میں شامل کیا جن کی محبت پایا تکمیل تک پہنچتی ہیں سچ بتاؤں تو اُمید چھوڑ چکی تھی اور یہ میری زندگی کا سب سے بڑا تکلیف دہ وقت تھا جب میں بُراق کو علیزے کے ساتھ سوچتی تھی تو میں نے آپ سے کبھی بُراق نہیں مانگا تھا بس اپنے لیے بہتری مانگی تھی اور آپ نے مجھے بُراق سے نواز کر بتا دیا کوئی انسان کوئی بھی چال چلے کچھ بھی کرنا چاہے پر ہوتا وہی ہے جس پہ آپ کن فرمائے جس میں آپ کی رضا موجود ہو جو

www.novelsclubb.com

آپ بہتر کرنا چاہتے ہیں کسی کے کچھ بھی چاہنے سے ہمیں فرق نہیں پڑنا چاہیے بس آپ پہ توقل ہونی چاہیے۔ شکرانے نفل ادا کرنے کے بعد چاہت اپنے ہاتھ کھڑے کرتی اللہ کے سامنے محو گفتگو ہو گئ۔اپنے دل کی ہر بات اُس کے سامنے کرنے کے بعد وہ اُٹھ کر جائے نماز کو لیکر جیسے ہی پلٹی سامنے بُراق کو کھڑا پایا

آپ تو سو گئے تھے۔چاہت اُس کی اچانک آمد پہ گڑبڑائی۔

سو تو تم بھی گئ تھی پھر یہاں؟ بُراق مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

میں دراصل نماز پڑھنے آئی تھی۔چاہت خود کو کمپوز کرتی بتانے لگی۔

یہاں کیوں آگئ پھر کمرے میں پڑھ لیتی۔بُراق نے کہا

مجھے لگا شاید آپ کی نیند نہ خراب ہو۔چاہت بس یہ بولی۔

www.novelsclubb.com

ہمم اندر چلو۔بُراق نے کہا

کیا آپ یہاں میری تلاش میں آئے تھے؟ چاہت متجسس ہوئی۔

میں پانی پینے جا رہا تھا کچن میں تو تمہیں دیکھ کر رُک گیا۔ بُراق کے جواب پہ چاہت سخت بدمزہ ہوئی۔

ایک مہینہ صرف ایک مہینہ اِس ایک ماہ کے اندر اندر میں آپ کو خود کا اتنا عادی بنالوں گی کے آپ خود بخود میرے سامنے گھٹنے ٹیک کر اظہارِ محبت کرینگے۔ چاہت اُس کے ساتھ ہمقدم ہوتی اپنے ہاتھ کی انگلیاں بُراق کے ہاتھ کی انگلیوں میں باہم پھسلا کر مسکرا کر سوچنے لگی۔ دوسری طرف اُس کی حرکت پہ بُراق نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جواب سامنے طرف دیکھ رہی تھی بُراق ایک نظر چاہت پہ ڈال کر اُس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اُجالا بیگم مرتا کیا نا کرتا کے مصداق مناہل کو عریش کے کمرے میں چھوڑنے آئی تھی مگر وہاں ایک منٹ بھی رُکنا گوارہ نہیں کیا تھا اور چلتی بنی تھی اُجالا بیگم کے جاتے ہی مناہل کے دماغ میں پھر سے جیسے جنون سوار ہو گیا تھا وہ بنا کچھ اور سوچتی کمرے کی ہر چیز کو توڑنے پھوڑنے میں لگ گئی۔

اگر میرے قریب آنے کی کوشش کی نہ تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔ عریش جو ابھی اپنے کمرے میں داخل ہوتا حیرت سے آس پاس ٹوٹی ہوئی چیزوں کی کرچیاں دیکھ رہا تھا مناہل کی بات پہ نظریں اُٹھاتا اُس کو ایسے دیکھنے لگا جیسے مناہل کے دماغ کا اُپر والا فیوز اُڑ گیا ہو کیونکہ اُس نے بات ہی کچھ ایسی کی تھی جس کے بارے میں عریش کی سوچ گئ بھی نہ تھی۔

عریش اپنا سر جھٹکتا احتیاط سے چلتا وارڈروب کی جانب آیا وہاں آ کر اُس نے فرسٹ ایڈ بوکس نکالا۔

تم نے نکاح سے انکار کیوں نہیں کیا؟ مناہل نے اُس کو خاموش دیکھا تو اُس پہ چیخی۔

Same question,

عریش اپنے ماتھے پہ لگی چوٹ کو ڈیٹول سے صاف کرتا بنا اُس کو دیکھ کر بولا

مجھے نہیں تھا پتا میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے وہ تو تب پتا چلا جب تمہارا "قبول ہے" کہنے والا جُملا سُنا۔ مناہل بیڈ سے چادر نیچے پھینک کر اُس کو بولی۔

تب بھی آپ کے پاس وقت تھا آپ چاہتی تو انکار کر سکتی تھی پھر کیوں؟اُس شخص کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کی جس کے ساتھ آپ ٹائم پاس کرنا بھی گنوارہ نہیں کرتی۔عریش کی بات پہ جہاں وہ لاجواب ہوئی تھی وہی خفت کا شکار بھی ہوئی تھی۔

میں ایموشنلی بلیک میل ہوئی تھی مگر عریش مجھ سے تم کسی قسم کی کوئی توقع مت رکھنا۔مناہل اُنگلی اُٹھا کر اُس کو وارن کرنے لگی۔

میں نے آج تک اپنے والدین سے کسی قسم کی توقعات نہیں رکھی تو آپ سے کیسے رکھوں گا۔عریش نے جیسے اُس کی بولتی بند کی۔

ابتہاج اگر مجھ مل گیا تو تمہیں مجھے چھوڑنا ہو گا۔مناہل کی بات پہ ایک پل کو اُس کے ہاتھ تھمے تھے۔

www.novelsclubb.com

کون ابتہاج؟عریش نے پوچھا

جس کے ساتھ میری شادی ہونے والی تھی۔مناہل کی آنکھیں نم ہوئی

جو شخص آپ کو بھری محفل میں رسوہ کر گیا آپ اُس کے پاس لوٹ کر جانا چاہے گی؟عریش اُس کی طرف اپنا رخ موڑ کر بولا

میں محبت کرتی ہوں اُس سے۔ مناہل نے کہا تو عریش کی آنکھوں میں عجیب تاثر نمایاں ہوا تھا۔

شاید آپ کی محبت یکطرفہ ہو۔ عریش کچھ دیر بعد بولا

محبت "محبت ہوتی چاہے یکطرفہ ہو یا دوطرفہ۔ مناہل نے جتایا

محبت کا ملنا ضروری نہیں ہوتا یہ باتیں بس کتابوں میں اچھی لگتی ہیں کیونکہ اِن کی تکمیل بس کتابوں میں ہی ہو سکتی ہے اصل زندگی میں ہر کوئی اپنے لیے جیتا ہے کسی سے وقتی کشش تو ہو سکتی ہے مگر جان لیوہ محبت نہیں ہو سکتی۔ عریش سنجیدگی سے کہتا بیڈ پہ بیٹھ گیا

مجھے میری محبت ضرور ملے گی بس اُس کے لیے تمہیں مجھے چھوڑنا ہو گا۔ مناہل نے کہا

جس کو پایا نہیں اُس کو چھوڑنا کیسا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا جوتوں کے تسمے کھولنے لگا

www.novelsclubb.com

دیکھو عریش میں جانتی ہوں تمہیں بھی مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں تو اچھا ہے نہ ہم الگ ہو جائے؟ مناہل اُس کے ساتھ کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر بولی۔

جب ابتہاج آپ کو مل جائے گا تب میں آپ کو رہائی دے دوں گا مگر میں ایک بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں جب وہ آپ کو ملے گا تو آپ اُس کے پاس جانا نہیں چاہے گی۔ عریش اُس کی جانب دیکھ کر بولا تو کچھ پل کے لیے اُس کو دیکھتی مناہل مسمرائز ہوئی تھی۔

یہ تمہاری سوچ ہے۔ مناہل نے کہا

ہو سکتا ہے۔ عریش بس یہی بولا تو مناہل اُٹھ کھڑی ہوئی۔

کہاں؟ عریش نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا

واشروم میں عینک پہنی ہوئی کیا پھر بھی نظف نہیں آرہا؟ مناہل نے طنزیہ کیا۔

مجھے تو نظر آرہا ہے پر شاید آپ کو یہ نظر نہیں آرہا ہے؟ عریش کا اِشارہ نیچے قالین پہ گری چیزوں پہ تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہارا مطلب کیا ہے؟ مناہل نے اُس کو گھورا

مطلب صاف ہے جو گند پھیلایا ہے اُس کو صاف بھی کرے۔ عریش کی بات پہ مناہل کی آنکھیں پوری طرح سے کُھلی کی کُھلی رہ گئی تھی۔

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین#

#Episode 35

دماغ ٹھیک ہے تمہارا میں یہ صاف کروں گی کیا میں کوئی کام والی ہوں؟ مناہل جلے کٹے انداز میں بولی

صفائی آدھا ایمان ہے جس کو کرنے سے کوئی کام والی یا کام والا نہیں بن جاتا اگر آپ گند پھیلا سکتی ہیں تو اُس کو صاف کرنا بھی چاہیے یہ میرا کمرہ ہے جانے آپ نے کتنا نقصان کر دیا ہے اب یہ صاف کرے مجھے پھیلاوا پسند نہیں۔ عریش کا لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔

دیکھو عریش میرا دماغ پہلے ہی خراب ہے مزید خراب مت کرو۔ مناہل نے وارن کیا۔

مجھے بہت نیند آرہی آپ جلدی سے یہ سب صاف کر دے اور یہ جو چادر بیڈ شیٹ آپ نے پھینکی ہیں نیچے وہ سائیڈ پہ کر کے وارڈروب سے الگ نکال کر بیڈ پہ سیٹ کرے۔ عریش اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا بولا

تم خود کو سمجھتے کیا ہو؟ مناہل نے خون آشام نظروں سے اُس کو دیکھا

آپ کے لیے یہ جاننا ضروری۔ عریش نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

میں یہ سب نہیں کروں گی تمہارے لیے اچھا ہے کسی ملازمہ سے کہو۔ مناہل بازوں سینے پہ باندھ کر بولی۔

وہ سب اِس وقت اپنے کوارٹرز میں ہیں اِس لیے آپ وقت ضائع نہ کرے کام پہ لگ جائے۔ عریش نے صاف چٹے انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔ مناہل نے دانت کچکچا کر کہا

شوق سے مگر پہلے یہ صاف کرے۔ عریش کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹکی ہوئی تھی۔

دیکھو عریش پلیز ڈونٹ ڈو دس میں پہلے ہی بہت ٹینشن میں ہوں۔ مناہل نے گہری سانس بھر کر کہا۔

لگتا ہے آج رات آپ کے سونے کا اِرادہ نہیں۔ عریش کی وہی بات سن کر مناہل اُس کو گھور کر دیکھتی بد دلی سے نیچے گرا پڑا سارا سامان اُٹھانے لگی مگر دل میں تہہ کر لیا تھا اِس بات کا بدلا عریش سے ضرور لے گی۔

کام زیادہ نہیں تھا مگر پھر بھی مناہل کو کمرے کی حالت سُدھارنے میں پورا ایک گھنٹہ لگ گیا ابھی وہ بیڈ شیٹ بچھانے والی تھی جب کمرے کا دروازہ نوک ہونے لگا عریش جو مناہل کو دیکھ رہا تھا دروازہ نوک ہونے پہ چونک کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

موم آپ یہاں ایور تھنگ اِز فائن؟ عریش رات کے اِس وقت اُجالا بیگم کو دیکھ بولا

تمہیں کسی چیز کا ہوش کیوں نہیں ہوتا عریش اشرف کی فیکٹری کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔ اُجالا بیگم پُھولی ہوئی سانس کے درمیان بولی۔

یہ آپ کیا بول رہی؟ عریش نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا۔

وہی جو سن رہے ہو اِس کے سبز قدم کیا گھر میں پڑے فورن سے آفت آ گری۔اُجالا بیگم طنز نظروں سے مناہل کو دیکھ کر عریش سے بولی

یہ سبز م قدموں والی آپ کسے بول رہی ہیں؟ مناہل تن فن کرتی اُن کے روبرو کھڑی ہوئی

تمہیں اور کس کو کیا کوئی اور ہیں یہاں؟اُجالا بیگم نے اُس کو گھور کر کہا تو عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا کبھی اُجالا بیگم کو دیکھنے لگتا جنہوں نے پہلے ہی دن سے اسٹار پلس کے ڈراموں والی سانس کا رول ادا کرنا شروع کیا تھا تو کبھی مناہل کو دیکھتا جس کا پورا چہرہ لال بھبھو ہو گیا تھا۔

مجھ سے تھمیز سے بات کرے آپ؟ جانتی نہیں آپ میں ہوں کون۔ مناہل مغرور لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

اچھے سے جانتی ہوں تم وہی ہو نہ جس کی بارات نہیں آئی تھی اور تمہارا باپ میرے بیٹے کے سامنے منت کر رہا تھا میری بیٹی کی عزت کا سوال ہے اُس سے شادی کر لوں بلا بلا۔اُجالا بیگم نے بھگو بھگو کر طنز کا تیر مارا تھا جس پہ زلت کے احساس سے مناہل کی رنگت

سرخ پڑ گئی تھی وہ ایک تیز گھوری سے اُن کو نوازتی بیڈ پہ بیٹھ گی اُس کا دل بھر آیا تھا زندگی میں کبھی کسی نے اُس کے ساتھ اُونچی آواز میں بات تو کیا تیز نظروں سے گھورا تک نہیں تھا اور اب زندگی اُس راہ پہ لائی تھی کے بات پہ بات طعنہ مل رہا تھا۔

گھور کیسے گئی ہے میں آنکھیں نہ نوچ لوں اِس کی۔اُجالا بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی

موم آپ جائے میں آتا ہوں۔ عریش نے بات بگڑتی دیکھی تو کہا

جلدی آجانا بیوی کے قدموں میں نہ بیٹھ جانا۔اُجالا بیگم سنجیدگی سے اُس کو کہتی وہاں سے چلی گئی تو عریش دروازہ بند کرتا مناہل کو دیکھنے لگا جو آج بار بار رونے کا شغل فرما رہی تھی عریش پہلی بار اُس کو روتا دیکھ رہا تھا۔

رونے سے کیا ہوگا؟ عریش اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر بولا

دل کا بوجھ شاید ہلکہ ہو جائے مگر میں یہاں بلکل بھی نہیں رہوں گی۔ مناہل سوں سوں کرتی ہوئی بولی

کہاں جائے گی پھر؟ عریش نے پوچھا

اپنے گھر اور کہاں۔ مناہل گردن موڑ کر اُس کو دیکھ کر بتانے لگی۔

سو جائے رات بہت گہری ہو گئی ہے۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا تو مناہل بنا کوئی اور بات کرتی بیڈ کی ایک سائیڈ پہ خاموشی سے لیٹ گئی اُس کو لیٹتا دیکھ کر عریش بھی دوسری سائیڈ پہ آکر کروٹ لیکر لیٹ گیا۔

ایک بات پوچھو؟ کچھ خاموشی کے بعد مناہل نے عریش کو مخاطب کیا۔

پوچھے؟ عریش نے اِجازت دی۔

تم نے کسی سے پیار کیا ہے؟ مناہل کے سوال پہ عریش جو آنکھیں بند کیے لیٹا تو یکدم کھولی۔

میں نے "عشق" کیا ہے۔ عریش نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

عشق "اور "محبت "میں کیا فرق ہے؟ مناہل نے دوسرا سوال پوچھا"

عشق "بس ایک سے ہوتا ہے "محبت "بہت لوگوں سے ہوتی ہیں۔ عریش نے بتایا"

تمہیں کس سے "عشق" ہے؟ مناہل متجسس ہوئی۔

وقت آنے پہ بتادوں گا۔ عریش بات گول کر گیا تو مناہل خاموش ہو گئ۔

یہ تم کیوں رات کے اِس وقت اُلو کی طرح جاگ رہی ہو؟ دانیال چھت پہ آیا تو پاس والے گھر کی چھت پہ انا کو سوچو میں گم یہاں سے وہاں چکر لگاتا دیکھا تو تعجب سے بولا

یہ سوال میں تم سے بھی پوچھ سکتی ہوں۔ انا اُس کو گھور کر بولی۔

مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں آگیا۔ دانیال کندھے اُچکا کر بولا

سیم ہیئر۔ انا نے منہ بنا کر بتایا

خیریت کہی کسی سے پیار ویار کا سین تو آن نہیں کیا؟ دانیال مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

یہ بات میں بھی تمہیں کہہ سکتی تھی مگر نہیں کی کیونکہ میں تمہاری طرح فضول باتیں نہیں کرتی۔ انا اُس کی بات پہ تپ اُٹھی۔

پھر بتاؤ اپنے جاگنے کا راز۔ دانیال اُس کی جانب متوجہ ہوا

تم سارا دن کہاں تھے ؟انا کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

کیا تم مجھے مس کر رہی تھی ؟دانیال خوشفہم ہوا۔

بکوامت تمہیں پتا ہے آج کیا ہوا؟انا سسپینس پھیلاتی بولی

صبح ہوئی تھی اُس کے بعد دوپہر پھر شام اور اب رات ہو چکی ہیں۔دانیال اپنی ڈارھی کُھجاتا پر سوچ لہجے میں بولا تو انا نے خشمگین نظروں سے اُس کو گھورا

تمہارے کزن پلس دوست کا نکاح ہو گیا ہے وہ بھی مناہل سے۔انا نے جتاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتایا تو دانیال شاک کی کیفیت میں اُس کو دیکھنے لگا۔

تمہارے کہنے کا مطلب عریش کا نکاح اُس گھمنڈی لڑکی کے ساتھ ہو گیا ہے ؟دانیال سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

جی بلکل۔انا نے کہا

لگتا ہے نیند میں ہو جاؤ کمرے میں اپنے۔دانیال سر جھٹک کر بولا

اگر یقین نہیں آتا تو خود فون کر کے پوچھ لو۔انا نے مشورہ دیا

تم سے کس نے کہا یہ سب؟ دانیال نے پوچھا

کسی نے نہیں میں خود شرکت کر کے آئی ہوں۔انا فخریہ لہجے میں بولی

عریش مجھ سے کوئی بات نہیں چُھپاتا۔دانیال ابھی بھی بے یقین تھا۔

عریش کسی سے بھی اپنی کوئی بات نہیں کرتا۔انا نے طنزیہ کیا۔

اگر جو تم بول رہی ہو وہ سچ ہے تو یہ بہت غلط ہے۔دانیال نے کہا

کیوں غلط ہے؟اور تمہیں کوئی ضرورت نہیں پھوپھے کٹنی بننے کا۔انا نے جل کے کہا

سہی کیا ہے؟تمہاری دوست عریش کو ڈیزرو نہیں کرتی۔دانیال نے تند نظروں سے اُس کو دیکھا

جوڑیاں آسمان پہ بنتی ہے مناہل کس کو ڈیزرو کرتی ہے یا نہیں یہ بات اللہ بہتر جانتا ہے۔انا سر جھٹک کر بولی

www.novelsclubb.com

تم یہ بتاؤ یہ نکاح ہوا کیسے ؟ مطلب مناہل کی شادی تو کسی اور سے ہونے والی تھی پھر یہ عریش کے ساتھ کیسے ؟ دانیال اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو انا گہری سانس لیتی اُس کو سب کچھ بتانے لگی۔

اچھا ہوا اُس کے ساتھ۔ دانیال ساری بات سن کر بولا

شرم کرو۔ انا نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

میں کیوں کروں شرم ؟ آئی بڑی ابتہاج ملک سے شادی کرنے اب کرے شادی اپنے خوابوں میں۔ دانیال ہاتھ جھاڑ کر بولا تو انا تن فن کرتی چھت سے نیچے اُترنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

صبح چاہت کی آنکھ موبائیل کی رِنگ ٹون پہ کُھلی اُس نے آس پاس نظریں گُھما کر دیکھا بُراق کہی نہیں تھا پھر ہاتھ بڑھا کر سیل اُٹھایا تو انا کالنگ لکھا آرہا تھا۔

اِس سے پہلے توں مجھے گالیاں دے میں تجھے ایک بم بلاسٹ نیوز سُناتی ہوں۔ چاہت نے کال ریسیو کر کے کان کے پاس جیسے ہی رکھی انا نے فورن سے کہا تو چاہت نا سمجھی سے موبائیل اسکرین کو گھورنے لگی۔

میں کیوں تمہیں گالیاں دوں گی؟چاہت نا سمجھی سے پوچھ بیٹھی۔

کل جو نہیں آئی تھی تیرے انویٹیشن پہ۔انا نے بتایا تو اچانک اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا پہلے اپنی محبت کسی اور کے ہو جانے کا غم پھر علیزے کا فرار ہو جانے کی ٹینشن پھر خود کا نکاح ہو جانے پہ وہ اِتنا "خوش" تھی کے اُس کو انا تو کیا کوئی بھی یاد نہ تھا پر اگر یہ بات انا کو کہتی تو ضرور اُس نے "اُردو پنجابی پشتو" ہر لینگویج میں اُس کو گالیاں دینے لگ جاتی کے رونے کے لیے میں یاد آجاتی پر خوشی پہ میں یاد نہ آئی۔چاہت نے جی بھر کر خود کو ملامت کی۔

آج میرا موڈ اچھا ہے تو چل کیا یاد کرے گی تجھے معاف کیا۔چاہت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی ریلیکس انداز میں بولی۔

تیرا موڈ اچھا ہے؟میں نے تو یہ سوچ کر کال کی کے تم نے رو رو کر اپنا حال بے حال کیا ہو گا تو تسلی دوں گی تجھے۔انا کو حیرت ہوئی۔

ہاں ہاں تمہیں تو بس ایسی ہی سوچیں آتی کچھ اچھا نہ سوچنا۔چاہت جل کے بولی

پھر بتا موڈ کیوں اچھا ہے؟ کیا چڑیل اور بُراق کے نکاح کا جان کر دماغ کی کوئی نس وس تو ڈیمیج نہیں ہو گئی؟ سن اگر ایسا ہے تو پہلے سے بتا دے تاکہ علاج وغیرہ کا بندوبست ہو جائے میں تیری دوست ہوں کسی کو نہیں بتاؤں گی کے تمہارے دماغ میں کیا مسئلہ ہوا ہے اور ویسے بھی بیماریاں آجکل بہت بڑھ گئی ہیں۔انا نے رازدرانہ انداز میں کہا تو چاہت نے دانت پیسے۔

اگر میرا موڈ اچھا نہ ہوتا تو موبائل کے اندر ہاتھ ڈال کر تیرا حشر نشر کر دینا تھا۔چاہت نے کہا تو انا نے آنکھیں گھمائی۔

میرے حشر نشر کا چھوڑو اپنے اچھے موڈ کا راز بتاؤ؟ کہیں بُراق کے دودھ میں نیند کی دوا تو نہیں ملائی تھی،؟تاکہ وہ سو جائے اور رات میں ان دونوں کے درمیان کچھ بھی پرسنل سین آن نہ ہوا؟انا اپنی آخری بات پہ خود ہی الرٹ ہوئی اور آنکھوں میں بے یقینی در آئی دوسری طرف چاہت کو انا سے ایسی بات کی ہرگز توقع نہیں پر پہلے کب انا اُس کی اُمیدوں پہ اُتری تھی جواب اُترتی۔

بہت بے باک ہو تم۔چاہت کا خوامخواہ چہرہ سرخ ہوا تھا۔

پھر بتا خود ہی کیونکہ جو میں خبر سُنانے والی ہوں اُس کو تم کھڑی ہو کر سُنو گی تو بیٹھ جاؤں اور اگر بیٹھ کر سُنو گی تو لیٹ جاؤں گی۔انا نے سسپینس پھیلایا

ایک کام کر پہلے تو بتادے کیونکہ میں لیٹ کر سن رہی ہوں۔چاہت نے طنزیہ کہا۔

تمہیں پتا ہے کل مناہل کا نکاح تھا۔انا نے اتنا ہی کہا تھا جب چاہت بول پڑی

ہاں یار جانا تو مجھے بھی چاہیے تھا پر میں جا نہ پائی خیر میں کال کر کے اُس سے معذرت کر لوں گی ساتھ میں شادی کی مبارک بھی دے ڈالوں گی۔

معذرت کر لینا پر مبارکباد نہ دینا۔انا نے کہا

وہ کیوں؟ چاہت سیدھی ہو کر بیٹھی۔

تمہیں پتا ہے ابتہاج ملک فروڈیہ نکالا۔انا نے کہا تو چاہت کی نظر واشروم سے نکلتے بُراق پہ پڑی

www.novelsclubb.com

نیند میں ہو تم ایسی ہستی کے بارے میں ایسا لفظ استعمال کرنے سے پہلے ڈوب کر مر جانا چاہیے تھا تمہیں۔چاہت بُراق پہ نظر جمائے کہتے "ابتہاج ملک "نام لینے سے پرہیز کیا کیونکہ وہ جانتی تھی "ابتہاج ملک "نام سے بُراق کو فوبیا ہے۔

میں سیریس ہوں چاہت پہلے میں بھی ایمپریس تھی مگر وہ کل بارات لیکر نہیں آیا۔انا نے کہا تو چاہت کی چیخ بے ساختہ نکلی جس پہ بُراق نے تعجب سے اُس کو گھورا تھا۔

ایک تو اِن لڑکیوں کی چیخ کے بنا آرام سے بات نہیں ہو سکتی۔بُراق تاسف سے بڑبڑاتا اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔

انا یہ تم کیا بول رہی ہو؟چاہت از حد پریشان ہوئی۔

ہاں سچ ہے یہ مناہل تو آپے سے باہر ہو گئی تھی پھر اُس کا نکاح عریش سے ہو گیا۔انا نے بتایا تو چاہت کے چہرے پہ جو پریشانی کے بھرے تاثرات یکدم ختم ہوئے تھے اندر کہی کمینی خوشی محسوس ہونے لگی مگر اپنے دل کو ڈپٹ کر انا سے بولا

اچھا اب کیا ہو سکتا ہے اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔

بیشک مگر یار اگر عریش نہ ہوتا تو؟انا اب بھی پریشان تھی۔

کہانہ اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اللہ خیر کرے کبھی کسی کے ساتھ ایسا واقع پیش نہ آئے مگر دیکھو بارات نہ بھی آئی تو مناہل کی عزت پہ کوئی آنچ تو نہ آئی ہو گی نہ نکاح تو خیر سے ہو گیا چاہے پھر کوئی بھی ہوا گر کل نکاح نہ ہوا ہوتا تو آگے چل کر مناہل کے لیے مسائل ہو سکتے تھے۔چاہت نے جان کر عریش کا نام نہیں لیا کیونکہ اُس کو پتا تھا بُراق کو "عریش" نام سے بھی فوبیا ہے۔

یہ تو ہے مگر وہ عریش کو پسند نہیں کرتی تھی۔انا نے کہا

وہ اُس کی بد قسمتی ہے۔چاہت نے کہا

ہشش۔بُراق نے اُس کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا چاہت نے نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھا جو ہاتھ میں ٹائی پکڑے اُس کو آنے کا اِشارہ کر رہا تھا

انا میں بعد میں کال کرتی ہوں۔چاہت نے جلدی سے کہا

تمہیں کوئی بات بتانی تھی۔انا نے یاد کروایا

ہاں تفصیل سے بتاتی ہوں ابھی کے لیے بائے۔چاہت اپنی بات کرتی کال کٹ کر کے جمپ لگا کر بیڈ سے اُٹھی تو بُراق نے گھورا

آرام سے ہر وقت ٹارزن بننا ضروری نہیں ہوتا۔ بُراق نے ٹوکا

آپ ٹائی تو روز خود باندھتے ہو گے پھر آج مجھے کیوں کہا؟ چاہت اُس کی بات نظر انداز کرتی ٹائی اُس کے ہاتھ سے لیکر بولی

ایسے ہی تم نے مہندی کیوں نہیں لگوائی؟ بُراق اُس کے ہاتھ دیکھ کر پوچھنے لگا۔

میرے خیال سے آپ یہ سوال پہلے بھی پوچھ چُکے ہیں۔ چاہت نے اُس کو دیکھ کر کہا

میرا نہیں خیال۔ بُراق نے کہا

مجھے نہیں تھا پتا میری شادی ہو گی ورنہ میں مہندی ضرور لگواتی۔ چاہت گہری سانس بھر کر بولی

پہلے نہیں لگوائی اب لگوالوں۔ بُراق نے مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

کون لگائے گا مہندی؟ چاہت نے آئبرو ریز کیے۔

عزہ اچھی مہندی ڈیزائنر ہے اُس کو کہنا یا میں کسی پارلر لے چلوں گا۔ بُراق کندھے اُچکائے بولا تو چاہت منہ کھولے اُس کو دیکھنے لگی۔

آپ مجھے پارلر لے جائینگے؟چاہت بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی ٹائی وہ کب کا باندھ چُکی تھی۔

ہاں کیوں کوئی مسئلہ ہے؟بُراق نے پوچھا

مسئلہ تو مجھے آپ کے دماغ کے ساتھ لگ رہا ہے خیریت تو ہے یہ کل رات سے اتنا نرم لہجہ میرے لیے آپ کیسے استعمال کر رہے ہیں۔چاہت بولے بنا نہ رہ پائی۔

اپنے دماغ میں زیادہ زور مت دو فریش ہو کر نیچے آجاؤ ہم ناشتے کی ٹیبل پہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔بُراق مسکراتے لہجے میں کہہ کر اُس کے ماتھے پہ جُھکا تو چاہت غش کھانے کے دد پہ ہوئی۔

یہ کہی مجھے خود کا عادی بنانے میں تو نہیں لگا ہوا؟جو بھی پر عادی تو بُراق صاحب بنے گے وہ بھی چاہت آفندی کے۔بُراق کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد چاہت اپنے ماتھے پہ اُس کا لمس محسوس کرنے سوچنے لگی۔

ہائے شکر ہے وہ بھاگ گئی علیزے ورنہ یہ بوسہ اُس کا مقدر بنتا؟ایک نئی سوچ اُس کے دماغ کو ندی۔

چھوڑو عریش میسنے کو تو مبارکباد دوں شادی رچالی نہ کوئی چھوارے؟نہ کوئی بریانی؟نہ کوئی ٹریٹ؟ایسے تو جانے نہیں دینا مجھے اُسے۔

چاہت اپنا سر جھٹکتی دوبارہ موبائل اپنے ہاتھ میں لیتی عریش کا نمبر ملانے لگی۔"

❤❤❤❤❤❤❤❤

مناہل آج جلد اُٹھ گئی تھی اُس کا اِرادہ آج یونی جانے کا تھا تاکہ ابتہاج سے پوچھے اُس نے ایسا کیوں کیا؟اگر ایسا ہی کرنا تھا تو نکاح پہ حامی کیوں بھری؟وہ اُنہیں سوچوں میں گم بالوں میں برش پھیر رہی تھی جب موبائیل کی رِنگٹون نے اُس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

کس کا فون بج رہا ہے؟مناہل بڑبڑائی آس پاس دیکھنے لگی تو نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑی جہاں عریش کا موبائیل رِنگ کر رہا تھا۔مناہل نے ایک نظر بیڈ پہ کروٹ کے بل لیٹے پرسکون سوئے عریش پہ ڈالی پھر چلتی ہوئی سائیڈ ٹیبل کے پاس آکر عریش کا فون اپنے ہاتھ میں لیا جہاں چاہت کالنگ دیکھ کر اُس کے چہرے پہ ناگواری بھرے تاثرات آئے۔

چاہت کیوں اتنا صبح صبح اِس کو کال کر رہی؟موبائل ہاتھ میں پکڑے اُس نے بے ساختہ سوچا

عریش؟؟؟

عریش؟؟؟

مناہل سر جھٹکتی عریش کو آوازیں دینے لگی

ہمممم کیا ہوا؟ عریش اپنی آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھنے کی کوشش کرتا پوچھنے لگا۔

تمہاری دوست کی کال ہے۔ مناہل نے تیکھے لہجے میں بتایا

کون چاہت؟؟ عریش ماتھے پہ بے ترتیب گرے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے سنوارتا سائیڈ ٹیبل پہ پڑی اپنی عینک اُٹھا کر پہن کر تُکا لگایا جو ڈائریکٹ نشانے پہ لگا۔

دانیال انامیں سے بھی کوئی ہو سکتا تھا مگر تمہیں کتنا یقین ہے چاہت کی ہی کال ہو گی۔ مناہل موبائیل اُس کے پاس رکھ کر کہتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئ۔ عریش حیرت سے اُس کو دیکھتا چاہت کو کال بیک کرنے لگا۔

سوری تمہیں صبح صبح ڈسٹرب کیا۔ عریش نے کال کی تو چاہت ریسیو کرنے کے فورن ہی بعد بولی

کوئی بات نہیں تم بتاؤ کیسی ہو؟ عریش ایک نظر تیار ہوتی مناہل پہ ڈال کر پوچھنے لگا جس کی نظریں چاہے اُس پہ نہیں تھی مگر کان اُس کی جانب ہی تھے۔

میں تو ٹھیک ہوں مگر تم بڑے جُھتم رستم نکلے۔ چاہت نے ناراض لہجے میں کہا

اچھا اور وہ کیسے؟ عریش مسکرایا" مناہل نے جلن بھری نظروں سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔

کمینہ مسکراتا کتنا پیارا ہے"۔ مناہل تیکھی نظروں سے اُس کو گھورتی دل میں سوچ سکی" اُس نے شاید پہلی بار عریش کو مسکراتا دیکھا تھا۔

شادی کر دی بتایا تک نہیں۔ چاہت کی بات پہ عریش کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی جو مناہل کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ پایا۔

www.novelsclubb.com

سب اچانک ہوا تھا۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

جو بھی مگر تھا تمہارے لیے خوشگوار اتفاق نہ؟ چاہت نے کہا

ایسی بات نہیں۔ عریش اُس کی بات سے انکاری ہوا۔

عریش میں تمہاری دوست ہوں مجھ سے تو یہ بات مت چُھپاؤ میں جانتی ہوں تمہیں مناہل شروعات کے دن ہی پسند تھی۔چاہت نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔عریش اپنی بات پہ قائم تھا۔

تم کہتے ہو تو مان لیتی ہوں مگر پتا ہے کل کیا ہوا تھا؟چاہت کا لہجہ پر جوش ہو گیا۔

کیا ہوا تھا؟عریش مناہل کو دیکھ کر اُس سے بولا

میری اور بُراق کی شادی ہو گئ۔چاہت نے خوشی سے چور لہجے میں کہا تو عریش نے چونک کر موبائیل اسکرین کو دیکھا

تمہاری شادی ہوئی؟عریش نے کنفرم کرنا چاہا مگر اُس کی بات سن کر مناہل چل کر اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے تاثرات کا جائزہ لینے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں لگا نہ زور کا جھٹکا؟چاہت نے پوچھا

ہاں بہت اینی وے تمہیں بہت بہت مبارک ہو آخر وہ ہو گیا جو تم چاہتی تھی۔عریش نے نرم لہجے میں کہا

تھینک یو سو مچ اینڈ سیم ٹو یو آخر کو تمہاری زندگی میں بھی وہ ہو گیا جو تم چاہتے تھے۔وہ چاہت تھی جس کی نظر میں "چاہت آفندی کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا تھا" مگر اُس کی گھوم پِھر کر ایک ہی بات کرنے پہ عریش نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

اُس کا برتاؤ کیسا ہے تمہارے ساتھ؟ عریش مناہل کی موجودگی کو فراموش کیے ہوئے تھا۔

بے یقین سا تم یقین نہیں کرو گے عریش وہ ایسے بیہیو کر رہا ہے جیسے ہماری لو میرج ہو۔چاہت تکیہ گود میں رکھتی آنکھیں پِھیلا کر اُس کو بتانے لگی جیسے وہ اُس کے سامنے بیٹھا ہو۔

یہ تو اچھی بات ہے نہ؟ عریش نے کہا

ہے تو مگر مجھے اُس سے ایسے ٹھنڈے ری ایکشن کی توقع نہیں تھی۔چاہت نے بتایا

جو ہو رہا ہے اُس کو ہونے دو تم اُس کی اب بیوی ہو جس کی عزت کرنا اُس پہ فرض ہے اور تمہارا خیال رکھنا اُس کی زمیداری۔ عریش نے کہا تو جہاں چاہت مسکرائی تھی وہی مناہل نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا اُس کی آنکھوں کے سامنے کل رات والا سین گردش کرنے لگا جس میں اُس نے پہلی بار صفائی جیسا کام کیا تھا۔

مناہل کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ؟اور وہ کہاں ہے؟پریشان ہو گی؟چاہت کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

نارمل۔عریش یک لفظی بولا تو چاہت سمجھ گئی وہ اُس کے پاس بیٹھی ہے۔

نارمل ہونا بھی چاہیے تم نے اُس کی عزت بچائی ہے رسوہ ہونے سے بچالیا ہے اُس کو چاہیے تمہارے احترام کرے اور بھول جائے پروفیسر کو۔چاہت سر جھٹک کر بولی۔

ہمممم۔عریش بس یہی بول سکا

ویسے عریش لڑکیاں چاہے خود کو سخت یا مضبوط کرے مگر وہ پیار اور توجہ کی بھوکی ہوتی ہیں اگر تم اُس کا خیال رکھو گے تو اُس کا دل بھی تمہاری جانب مائل ہو گا۔چاہت سنجیدگی سے کہا

اچھا میں اب رکھتا ہوں۔عریش نے مناہل کو دیکھ کر بس یہ کہا تو چاہت نے سر پہ ہاتھ مارا

او میرے خُدایا بُراق اور چچی میرے انتظار میں ہیں اور میں یہاں گپیں لگانے میں مصروف ہوں۔چاہت پریشانی سے کہتی کال کٹ کر کے کمرے سے باہر کو بھاگی جبکہ عریش اُس کی بات سنتا تاسف سے سر کو جنبش دینے لگا

کیا کہہ رہی تھی وہ جو اتنی صبح صبح تمہیں کال کی؟ مناہل بغور اُس کے تاثرات نوٹ کرتی پوچھنے لگی۔

شادی ہو گی اُس کی کزن کے ساتھ کل۔ عریش نے بتایا

اوو تمہیں افسوس ہوا ہو گا۔ مناہل نے پوچھا

مجھے کیوں افسوس ہو گا؟ عریش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

کچھ نہیں مجھے یونی چھوڑ آؤ۔ مناہل نے بات کا رخ بدلا

آپ آج یونی جائے گی؟ عریش حیران ہوا

کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟ اگر ہے بھی تو اپنے تک رکھنا۔ مناہل نے طنز لہجے میں کہا

پہلی بات مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دوسری بات میں فریش ہو جاؤ اُس کے بعد۔ عریش اپنی کہتا لحاف دور کر کے اُٹھنے لگا جب مناہل نے بے ساختہ اُس کا بازوں تھام کر کچھ کہنے والی تھی مگر اُس کے بازوں پہ ٹچ کرنے کے بعد وہ چونک کر عریش کو دیکھنے لگی جو کبھی اُس کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اُس کے ہاتھ پہ۔

یہ تم دیکھنے میں تو دُبلے پتلے سے ہو پھر بازوں کیوں لوہے جیسا معلوم ہو رہا؟ مناہل اپنی بات بھول کر حیران ہوتی عریش سے بولی تو اُس نے جلدی سے اپنا بازوں اُس کے ہاتھ سے چھڑوایا جو جانے کیوں مناہل کو ناگوار گزرا تھا۔

میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔ عریش نے جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں تھی۔

مجھے لیٹ ہو رہا ہے ویسے بھی تم نے چھوڑ کر واپس آنا ہے۔ مناہل نے کہا

چلیں پھر۔ عریش ایک نظر آئینے میں خود پہ ڈال کر اُس سے بولا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اتنی دیر لگا دی اور یہ کیا تم فریش بھی نہیں ہوئی؟ بُراق نے چاہت کو آتا دیکھا تو گھور کر کہا

امیچیور لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ چاہت اپنے لیے کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ کر اُس سے بولی تو صلحہ بیگم کو کھانسی کا دورا پڑا

www.novelsclubb.com

آپ نے بتا دیا؟ بُراق تاسف سے صلحہ بیگم کو دیکھنے لگا وہ جان گیا اب اِس بات کا طعنہ چاہت سے ہر روز کیا ساری عمر ملے گا۔

چچی نے مجھے کچھ نہیں خیر آپ جوش تو پاس کرنا۔چاہت نے مسکرا کر کہا تو بُراق نے سر جھٹکا۔

تمہارے پاس کپڑے نہیں نہ دوسرے؟صلحہ بیگم نے اُس کو کل والے سوٹ میں ملبوس دیکھا تو پوچھا

جی چچی جان دراصل کل میں نہیں لائی تھی دماغ سے بات نکل گئی تھی۔چاہت نے جواب دیا

ٹھیک ہے آج لے آنا۔صلحہ بیگم نے کہا تو اُس نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!!!!!!چٹاخ

www.novelsclubb.com

!!!!!!چٹاخ

کمبخت،بے حیا بتا کہاں سے منہ کالا کر کے آرہی ہے؟علیزے نے جیسے ہی گھر میں پاؤں رکھا تو اُس کو دیکھ کر جہاں سب حیران ہوتے اپنا رخ بدل گئے تھے وہی اسمارہ بیگم طیش میں آتی در پہ در اُس کے چہرے پہ تھپڑوں کی بوچھاڑ کرتی کوسنے لگی۔

امی

امی

کیاہو گیاہے میری بات تو سنیں پہلے۔علیزے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتی تپ کر بولی

!!!چٹاخ

ابھی بھی بولنے میں ہمت ہے تجھے ساری دُنیاوالوں کے سامنے سر تو جھکالیا میرا ابھی چین نہیں آرہا۔اسمارہ بیگم نے ایک اور تھپڑ اُس کے چہرے پہ م°ارا تو وہ جھنجھلا اُٹھی۔

امی امی میں پارلر کے واشروم میں لاک ہو گئی تھی بجائے آپ لوگ مجھے وہاں سے باہر نکالتے مجھے ساری رات وہاں رُلنے کے لیے چھوڑ دیا۔علیزے چیخ کر بولی۔

آپی جھوٹ نہ بولے آپ پارلر نہیں تھی بیوٹیشن نے خود کہا تھا آپ وہاں سے چلی گئی ہیں۔عزہ جواب تک خاموش تھی بول پڑی۔

تمہاری لاپرواہی کا نتیجہ ہے میں تو تمہیں ڈھونڈنے نکلی تھی۔علیزے اُس کو گھور کر بولی۔

www.novelsclubb.com

اپنے کرتوتوں کا زمہ اُس پہ نہ ڈالو نکلو یہاں سے جہاں ساری رات گزاری ہے وہی جاؤ۔اسمارہ بیگم اُس کو دھکا دیتی ہوئی بولی۔

میں کہی نہیں جاؤں گی میری بات کا یقین کرے۔علیزے ڈھیٹ بن کر بولی۔

چھوڑے آپ جو سو ہو گیا اِس کو کہے اپنے کمرے میں جائے۔مریم بیگم نے سنجیدگی سے کہا

بُراق سے بھی بات کرنی ہے مجھے۔علیزے نے کہا

اُس سے کیا بات کروں گی شادی ہو گئی ہے اُس کی چاہت سے تم یہی بیٹھو اب۔اسمارہ بیگم نے گویا جیسے اُس پہ دھماکا کیا

ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔۔۔بول رہی آپ؟علیزے کو اپنے سامنے چاند تارے ناچتے دیکھائی دیئے۔

وہی جو سُنا تم نے اب دفع ہو جاؤ اپنے کمرے میں۔اسمارہ بیگم نے نخوت سے سر جھٹک کر بولی

ایسے کیسے مجھے بُراق سے بات کرنی ہے وہ کیسے کر سکتا ہے ایسا میرے ساتھ میں بات کروں گی اُس کو چھوڑنا پڑے گا چاہت کو۔علیزے پاگلوں کی طرح اپنا سر نفی میں ہلاتی باہر کو بھاگی جس پہ سب نے اُفسوس سے اُس کو جاتا دیکھا۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:11 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 36

عریش مناہل کو ڈراپ کرتا گھر آیا تو اشرف صاحب کو خاموش بیٹھا پایا۔

آگ کیسے لگی؟ عریش اُن کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

بڑی جلدی خیال آگیا پوچھنے کا کل جب ساری رات میں رُل رہا تھا تب پوچھنا یاد نہیں رہا؟ اشرف صاحب نے طنزیہ کہا تو عریش خاموش ہو گیا۔

نقصان پہ نقصان ہوتا جارہا ہے اللہ جانے یہ پورا کیسے ہو گا؟اشرف صاحب اپنی پیشانی مسل کر بڑبڑانے لگے

فیکٹری میں آگ لگنا کوئی عام بات نہیں کتنے لوگ

کوئی انسان نہیں تھا شام کے سات کے بعد فیکٹری بند ہو جاتی ہے گیٹ پہ دو چوکیدار ہوتے ہیں جو وہاں سے نکل گئے تھے کسی کام سے آگ اُن کے جانے کے بعد لگی ہے اگر نقصان ہوا ہے تو میرا ہوا ہے لاکھوں کا نہیں کڑوروں کا۔ عریش کچھ کہنے والا تھا جب اشرف صاحب اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولے

سی سی ٹی وی کیمرہ وغیرہ سے معلوم کر لے کیا پتا کچھ پتا چل جائے۔ عریش نے اپنی طرف سے مشورہ دیا۔

آگ میں اگر سب کچھ جل گیا تو تمہیں کیا لگتا ہے سی سی ٹی وی فوٹیج ایش ڈی نظر آئے گی؟اُن کا خاطما نہیں ہوا ہو گا؟اشرف صاحب تو جل پڑے۔

آس پاس والی فوٹیج کی بات کر رہا ہوں میں۔ عریش نے وضاحت دی۔

وہ خراب تھی کچھ دنوں سے۔اشرف صاحب نے بتایا

تواب کیا کرینگے آپ؟پہلے گودام میں آگ لگنااوراب فیکٹری جو خاصی بڑی تھی اُس میں آگ لگناتوآپ سب کیسے ترتیب سے لائینگے کیونکہ بچہ توآپ کے پاس کچھ بھی نہیں۔عریش کالہجہ خاصاہمدردی سے بھراتھا۔

اگرتم میرے ساتھ کام میں ہاتھ بٹادیتےاِس ایم بی اے کے چکر میں ناپڑتے توشاید،شاید میرے حالات آج کے حالات سے بہتر ہوتے اکلوتے بیٹے ہوتم سب کچھ تم پہ قربان کیا تھاتمہیں لنڈن بھیجاآمریکابھیجاکیوں بھیجا؟اِس لیے نہ تاکہ تم کام سیکھ لوجتناتم نے پڑھ لیا تھااُتناکافی تھامگر نہیں باپ کی سُننی کہاں ہوتی ہے۔اشرف صاحب نخوت سے سر جھٹک کر بولے۔

ان لیگل کام تھاوہ اگر موم کوپتاچل گیانہ توایک منٹ نہیں لگائیے گاآپ کو چھوڑ کر جانے میں کتنی تکلیف ہوگی یہ جان کر کے آپ نے ساری عمرانہیں حرام کی کمائی کھیلائی ہے۔عریش اپنی جگہ سے اُٹھ کر عینک ٹھیک کرتابولاتواشرف صاحب اُس کو گھور کر دیکھنے لگا۔

جس کو تم حرام بول رہے ہو اُسی کمائی سے آج تم اتنے بڑے ہوئے ہو اِسی کمائی سے تمہاری تعلیم اور دیگر اخراجات پورے ہوئے ہیں۔اشرف صاحب آس پاس دیکھ کر اُس کو بولے۔

ٹھیک ہے میں ہو گیا بڑا مگر میں نہیں چاہتا کوئی اور حرام کمائی کھائے۔عریش سنجیدگی سے بولا

مناہل کی بات کر رہے ہو؟حیرت ہے بھئی پہلے تو نکاح کے لیے رضامند نہیں تھے اور اب اُس کا عشق سر پہ سوار ہے خیر ابھی تو ایک دن ہوا ہے شادی کو کچھ دن بعد مناہل کی ساری جائیداد اسفند اُس کے نام کر لے تو چھوڑ دینا تم اُس کو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔اشرف صاحب ہاتھ جھاڑ کر بولے تو عریش نے ضرور اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا تھا دل بہت کچھ کرنے پہ اُکسا رہا تھا پر اُس کو دل کی نہیں سُننی تھی دماغ سے کام لینا تھا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مناہل تم آج یہاں حیران کر دیا۔انا نے مناہل کو یونی میں دیکھا تو حیرت سے کہا۔

ابتہاج سے بات کرنی ہے مجھے پتا نہیں کیوں نہیں آیا اب تک۔ مناہل نے سنجیدگی سے اُس کو جواب دیا۔

پروفیسر اب نہیں آئے گا۔انا نے بتایا

کیا مطلب نہیں آئے گا کیوں نہیں آئے گا وہ؟ مناہل کا دل زور سے دھڑکا

ابتہاج ملک شاید کسی گینگ کا حصہ تھا یونی میں آنے کا اُس کا ایک مقصد تھا شاید وہ کوئی ان لیگل کام کرتا ہے وہ غائب تو ہوا ہے مگر یونی کی کچھ لڑکیاں بھی غائب ہوئی ہے جانے انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ معصوم لڑکیاں۔انا کا لہجہ آخر میں افسردہ ہو گیا تھا

یہ جھوٹ ہے ابتہاج ایسا بلکل نہیں۔ مناہل نے بامشکل خود کو گرنے سے بچایا

تم یا میں اُس کو جانتے کتنا ہے ہماری کلاس کی پانچ لڑکیاں غائب ہیں سینئرز کی دو آئمہ اور صائمہ جو بہنیں ہوتی ہیں وہ بھی غائب ہیں۔انا نے طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

ہے مناہل تمہاری شادی ہونے والی تھی نہ پروفیسر ابتہاج سے

سُنا ہے کل وہ بارات لیکر نہیں آیا؟

دیکھنے میں تو کمال کا تھا مگر اپ پتا چلا اُس کی ریپوا چھی نہیں تھی۔ مناہل انا کو آپس میں کھڑا دیکھ کر ایک لڑکیوں کا گروپ اُس کے پاس آ کر بولا تو مناہل کا سر پھٹنے لگا وہ سب کو دھکا دیتی یونی سے باہر جانے لگی۔

مناہل؟"

مناہل؟

رکو کہاں جا رہی ہو؟

انا اُس کے پیچھے جا رہی تھی جب دانیال اُس کے راستے میں حائل ہوا۔

کیا ہو گیا ہے تم کہاں جا رہی کلاس کا ٹائیم ہو گیا ہے؟ دانیال ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُس کو بتانے لگا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کلاس کی پڑی ہے وہاں مناہل پریشانی سے باہر گئی ہے۔ انا نے اُس کو گھورا

کلاس کی اِس لیے پڑی ہے کیونکہ ہم یہاں کلاس لینے آتے ہیں اور چھوڑو اُس کو ہمیشہ دوسروں کو پریشان کرتی ہے تھوڑا خود پریشان ہو تو پتا چلا۔ دانیال سر جھٹک کر بولا

کتنے مین ہو تم۔انانے تاسف سے اُس کو دیکھا

تم بھی مین بن جاؤاور کلاس میں چلو۔دانیال مزے سے بولا توانانے صبر کا گھونٹا بھرا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق یہ میں کیا سن رہی ہوں تم نے شادی کرلی وہ بھی چاہت سے ؟علیزے بُراق کی آفس میں آتی سیدھااُس کے کیبن میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔

تم یہاں ؟بُراق کی رگیں غصے سے تن گئ تھی اُس کو دیکھ کر۔

لِسن بُراق کسی نے میری بات کا یقین نہیں کیا پلیز تم تو کرو۔علیزے نے منت کی۔

آؤٹ نکل جاؤمیرے آفس سے اور دوبارہ اپنی شکل مت دیکھانا۔بُراق غصے سے اُس پہ دھاڑا

www.novelsclubb.com

بُراق کیا ہو گیا ہے میری سُنو تو۔علیزے بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سُننی تمہاری وجہ سے کل میری ریپوٹیشن پہ سوال اُٹھنے والا تھا۔بُراق نے سخت لہجے میں کہا

میرا یقین کرو کل جو ہوا وہ سب عزہ اور چاہت کی پلاننگ تھی مجھے پارلر میں ایک واشروم میں بند کر دیا تھا۔علیزے کی بات پہ اُس کا دماغ ٹھٹکا

چاہت پہ کوئی الزام لگانے کی ضرورت نہیں اور کیا بات کہی ساری واشروم میں تم لاک ہو گئی اُور کسی کو پتا بھی نہیں چلا کیا پارلر والے سب سوئے ہوئے تھے۔ بُراق طنزیہ لہجے میں بولا

تمہیں میری بات پہ یقین نہیں آرہا۔علیزے کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔

ہاں نہیں آرہا مجھے تمہاری بات پہ یقین اب جاؤ۔ بُراق سر جھٹک کر بولا

میں جانتی ہوں تمہیں چاہت پسند نہیں تم اُس کو چھوڑ دو گے تمہیں تو میں پسند تھی نہ بُراق۔علیزے زچ ہوتی بولی۔

چاہت مجھے پسند تھی یا نہیں اِس میں تمہارا کوئی لینا دینا نہیں وہ اب میری بیوی ہے میرے سارے جذبات اُس کے لیے ہیں چاہے پھر وہ پسند کے ہو یا نہ پسندیدگی کے ہو تمہیں میں لائیک کرتا تھا یہ بات تو تم بھول جاؤ۔ بُراق نے بغیر لگی لپیٹی کے ساتھ کہا تو وہ اُس کا منہ تکتی رہ گئی جہاں رحم کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

آئے لو یو بُراق۔علیزے کو لگا شاید وہ اب پگھل جائے گا۔

بٹ آئے کانٹ لو یو۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا

تم چاہت کو چھوڑ دو دیکھنا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔علیزے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولی

ڈونٹ ٹچ می علیزے اسٹے اوے۔بُراق اپنے قدم پیچھے لیتا اُس سے بولا

اوکے اوکے آئے ڈونٹ بٹ پلیز بُراق ایسا مت کرو۔علیزے اپنے ہاتھ کھڑے کیے بولی۔

چاہت کو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ اب میرے نکاح میں ہے اور مرتے دم تک میرے ہی نکاح میں رہے گی میری بن کر۔بُراق شدت سے گویا ہوا۔

تمہیں تو وہ امیچیور سی لڑکی پسند نہیں تھی تو پھر اب کیا ہوا؟ کہاں گئی وہ تمہاری نفرت تمہارا چڑچڑا پن؟ ہے کیا اُس میں ؟علیزے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر تیکھے لہجے میں بولی۔

اُس امیچیور لڑکی میں ہے حیا ہے وہ تمہاری طرح بے باکی سے میرا ہاتھ نہیں پکڑ لیتی اور نہ یوں منہ پھاڑ کر نامحرم مرد سے اِظہارِ محبت کرتی ہے۔ بُراق نے کہا تو علیزے کی رنگت زلت کے احساس سے سرخ ہوئی تھی۔

ایک رات صرف ایک رات میں تم مجھ سے اِتنے بد گمان ہو گئے ہو؟ علیزے اب بھی بے یقین تھی۔

مجھے ضروری کام کرنا تو پلیز تم جاؤ یہاں سے تمہاری موجودگی مجھے ڈسٹرب کر رہی ہے۔ بُراق نے بیزاری سے کہا تو علیزے ایک نظر اُس پہ ڈال کر کیبن سے چلی گئ۔

بُراق علیزے کے جانے کے بعد ابھی بیٹھا ہی تھا جب اُس کا سیل رِنگ کرنے لگا۔ بُراق نے موبائل اسکرین کو دیکھا تو چاہت کالنگ لکھا آ رہا تھا جس پہ نظر پڑتے ہی اُس کے تنے ہوئے تاثرات نرم ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔ بُراق نے کال ریسیو کیے کہا

آپ کب تک گھر آئینگے۔ چاہت نے پوچھا تو بُراق کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

بڑی بات ہے خاصا بیویوں والا انداز اپنایا ہے ایک ہی دن میں۔ بُراق چیئر سے ٹیک لگا کر بیٹھ کر اُس سے بولا

بیوی ہوں بیویوں والے ہی سوال کروں گی نہ۔ چاہت بُرا مان کر بولی۔

کیا تمہیں میری یاد آرہی ہے؟ بُراق نے پوچھا

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں دراصل مجھے امی کے پاس جانا تھا آپ ہیں نہیں اور اکیلی میں جانا چاہتی نہیں کیونکہ شادی کے بعد لڑکیاں جب پہلی بار اپنے میکے جاتی ہیں تو اُن کا شوہر اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ چاہت نے وجہ بتائی۔

میں تو شام میں آؤں گا تم ایسا کرو شام میں تیار رہنا میں تمہیں وہاں لے چلوں گا ویسے شادی کے اگلے دن تو میکے والوں کے طرف سے ناشتہ بھی آتا ہے وہ کیوں نہیں آیا؟ بُراق نے اُس کی بات سن کر پرسوچ لہجے میں بولا تو چاہت موبائل کان سے ہٹاتی اسکرین کو گھورنے لگی۔

زیادہ آپ کو روایتی ساس بن کر طعنے مارنے کی ضرورت نہیں ناشتہ نہیں آیا تو سب پریشان ہو گے آپ کو بات سمجھنی چاہیے اور آپ کو ضرورت کیا تھی آج کے دن بھی

آفس جانے کی کیا آپ کی شادی علیزے سے ہوئی ہوتی تو آپ اِس وقت آفس میں ہوتے؟ چاہت بُراق کی بات سن کر جھنجھلاہٹ سے پوچھنے لگی۔

ضروری میٹنگز ہیں میری اِس لیے آیا ہوں اور تم سے کہا جو شام میں تیار رہنا پھر چلیں گے۔ بُراق اب سنجیدہ ہوا۔

کپڑے نہیں ہے یہ بات شاید میں صبح بتا چکی ہوں۔ چاہت نے طنز یہ کیا۔

ڈرائیور سے منگوالو۔ بُراق نے مشورہ دیا۔

ٹھیک ہے۔ چاہت جواب دیتی کال کاٹ کر گئ۔" بُراق بھی خود کو پر سکون کرتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

مناہل گھر آکر سیدھا اپنے کمرے میں آکر زار و قطار رونے لگی اُس کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا زندگی نے کیسا کھیل کھیلا تھا اُس کے ساتھ۔

آپ رو کیوں رہی ہیں اور اتنی جلدی واپس آگئ؟ عریش واشروم سے فریش ہوتا باہر آیا تو اُس کو روتا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

میرے ساتھ دھوکہ ہے میرے جذبات میرے احساسات کا۔ مناہل روتی ہوئی بتانے لگی تو عریش نے گہری سانس خارج کی۔

آپ روئے مت ایسے انسان کے لیے تو بلکل بھی نہیں جس نے آپ کو چیٹ کیا۔ عریش کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر اُس سے بولا

تمہیں کیا پتا میں محبت کرتی ہوں اُس سے ابتہاج کا یوں چلے جانا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ مناہل نے کہا

آپ کو اُس سے محبت نہیں تھی ایک وقتی اٹریکشن تھی جو آج نہیں تو کل ختم ہو جائے گی۔ عریش پر سکون لہجے میں بولا تو مناہل عجیب نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

تمہیں میری محبت وقتی کشش لگتی ہو گی مگر ایسا ہے نہیں۔ مناہل کے لہجے میں کاٹ میں تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو اُس سے کشش تھی جو ایک فطری عمل تھا جب کسی انسان کو ہر طرف سے پیار """ توجہ ملتی ہے تو وہ اُس کا عادی ہو جاتا ہے مگر جب کوئی ایک انسان اُس کے لیے کوئی خاص ری ایکشن نہ دے تو اُس کی ساری توجہ ایک انسان پہ اٹک جاتی ہے جو اُس کو نظر انداز کرتا

ہے شاید یہ وجہ ہے جو آپ کو ابتہاج کی طرف لے جانے پہ اُکسانے لگی اگر وہ بھی اپنی نظروں میں پسندیدگی لائے آپ کو دیکھتا تو آپ اُس کو باقیوں کے طرح نظر انداز کرنے لگ جاتی ہے۔ عریش اپنی بات پہ ڈٹا رہا جس پہ مناہل بے ساختہ اپنی نظریں چُرانے لگی۔

آپ بیٹھے میں کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں۔ عریش اُس سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

سنو۔ مناہل نے اُس کو مخاطب کیا

سُنائیں۔ عریش پلٹ کر سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

تم اتنی ڈھیلی شرٹ کیوں پہنے ہو؟ مناہل غور سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

آپ جینز کیوں پہنتی ہیں عام لڑکیوں کی طرح شلوار قمیض ڈوپٹہ کیوں نہیں لیتی؟ عریش نے سوال کے جواب دینے کے بجائے سوال کیا تو مناہل نے اُس کو گھورا

www.novelsclubb.com

صاف کہہ دیتے جواب نہیں دینا میں نے تو بس اِس لیے کہا کیونکہ اگر تم اپنی ناپ کی شرٹس پہنو گے تو بہت اچھے لگوں گے۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا

کبھی آپ مشرقی کپڑے پہنا کر یقین جانے بہت سوٹ کرینگے۔اب کی عریش کی بات پہ وہ تپ اُٹھی۔

مجھے بدلنے کی کوشش مت کرو۔ مناہل تپ کے بولی۔

Exactly,

آپ مجھے چینج کرنے کی کوشش نہ کرے میں جیسا ہوں جو ہوں جس طرح کی ڈریسنگ کرتا ہوں اُس سے میں بہت مطمئن ہوں آپ مجھے ایسے مشورتب دے جب آپ میرے کسی مشورے پہ عمل کرنا چاہے۔ عریش سنجیدگی سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

سائیکو انسان۔ عریش کے جاتے ہی وہ بڑبڑائی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں ایک پھول میری پھول کے لیے۔ فیضل صاحب نے پھول شیلا بیگم کی جانب بڑھائے دلکش انداز میں کہا آج وہ دونوں بہت وقت بعد پارک میں ملنے آئے تھے۔

شکریہ۔ شیلا بیگم شرماہٹ کا شکار ہوتی اُن کے ہاتھ سے پھول پکڑ کر بولی۔

یہ کلر تم پہ بہت سوٹ کرتا ہے۔ فیضل صاحب نے تعریفی انداز میں کہا

اچھا اب ایسی باتیں تو نہ کرے یہ کوئی عمر ہے ایسی باتیں کرنے کی۔ شیلا بیگم نے اُن کو ٹوکا

عمر کو چھوڑو دل جوان ہونا چاہیے جو میرا ہے۔ فیضل صاحب نے فخریہ انداز میں بتایا

آپ اپنا جوان دل جوان گردہ پھیرا اپنے پاس رکھے۔ اچانک انا کی آواز پہ وہ دونوں پلٹے جہاں انا خشمگین نظروں سے اُن کو دیکھ رہی تھی۔

تم اِس بار بھی آ گئی؟ فیضل صاحب خاصی بیزاریت کا شکار ہوئے

جی بلکل آپ کو کیا لگا آپ یہاں گل کھلائے گے اور مجھے کانوں کان خبر بھی نہیں ہو گی۔ انا نے گھور کر کہا

سماجے دُشمن تمہیں کیا مسئلہ ہے اِن لو برڈز سے؟ جانو اور داد و آپ اپنی ڈیٹنگ جاری رکھے اِس کو میں سنبھال لوں گا۔ دانیال بھی جانے کہاں سے داخل ہوتا انا سے مخاطب ہوتا فیضل صاحب اور شیلا بیگم سے بولا

جیتی رہو پُتر۔ فیضل صاحب کا سینہ چوڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

تم مارو اپنے دادا کے ساتھ ڈیٹنگ میں جا رہی ہوں اپنی دادو کو لیکر۔انا نے طنزیہ لہجے میں کہا میں تمہیں ایسی گُستاخی کرنے کی قطعاًاِجازت نہیں دوں گا۔دانیال اُس کے سامنے تن کر کھڑا ہوا

تم سے اِجازت لے کون رہا ہے اب ہٹو سامنے سے آیا بڑا اِجازت نہ دینے والا شوخانہ ہو تو۔انا نے گھور کر اُس کو سامنے سے ہٹانے کی کوشش کرتے کہا۔

ارے بچوں لڑو تو نہیں۔شیلا بیگم کھڑی ہوتی اُن سے بولی۔

تو چلیں پھر گھر غضب خدا کا یہ عمر ہے آپ دونوں کی جو ڈیٹ مار رہے ہیں۔انا کانوں کو ہاتھ لگاتی دانیال کو بلقیس بیگم کی کاپی لگی۔

اپنے ماں جیسا بننے کی ضرورت نہیں۔دانیال نے طنزیہ کیا۔

www.novelsclubb.com

اوہیلو تم میری ماں کو درمیان میں نہ لاؤ اور میں کیوں نہ اپنی ماں جیسی بنوں۔انا تپ کے بولی۔

میری بلا سے جو جی میں آئے کرو مگر ڈارلنگ یہاں سے کہی نہیں جائے گی اگر جانا ہے تو تم جاؤ۔دانیال نے ہاتھ کھڑے کیے۔

میری دادو کو ڈارلنگ مت کہو۔انا نے دانت کچکچائے۔

انہیں نہ کہوں تو کیا تمہیں کہوں؟دانیال ایک قدم اُس کی جانب بڑھاتا شرارت سے بولا

اپنی۔۔۔۔حد میں رہو۔انا کھینچ کر الفاظ ادا کرنے لگی۔

تم بھی اپنی حد میں رہو شیلا جانوں نہیں جائے گی یہاں سے۔دانیال نے صاف لہجے میں کہا

دادووووووووووو۔انا نے زور سے شیلا بیگم کو مخاطب کیا تو دانیال نے بے ساختہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا۔

چلتی ہوں بے چارے معصوم کے کانوں کے پردے مت پھاڑو۔شیلا بیگم منہ بناتی اُس کے سامنے کھڑی ہوتی بولی

www.novelsclubb.com

نو شیلا جانی آپ نہیں جائے گی۔دانیال اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولا

ہاتھ چھوڑو میری دادو کا ضعیف ہاتھ ہیں جو تم نے اپنی معشوقہ کا سمجھ کر پکڑا ہوا ہے اگر کھینچنے پہ ہڈی یہاں سے وہاں ہوئی نہ تو الزام تم پہ لگا کر میں نے پولیس اسٹیشن کے آگے دھڑنا لگانا ہے۔انا شیلا بیگم کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر دانیال کو وارن کیا تو دانیال کرنٹ کھا کر شیلا بیگم سے دور کھڑا ہوا

چلیں اب آپ۔انا دانیال کو زبان دیکھاتی شیلا بیگم کو اپنے ساتھ لے جانے لگی۔

یہ لڑکی کبھی ہماری محبت کو پورا نہیں ہونے دے گی۔فیضل صاحب دُکھ بھرے لہجے میں دانیال سے بولے۔

اگر جوانی میں ہمت پیدا کی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔دانیال نے ٹھیک ٹھاک آج اُن کو بھی سُنا دی تو وہ بے چارہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

[15/02, 3:12 pm] 🙃: Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 37

بُراق گھر آیا تو چاہت ہال میں چکر لگاتی اُس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔

السلام علیکم آپ آ گئے فریش ہو جائے پھر چلتے ہیں۔چاہت نے بُراق کو آتا دیکھا تو کہا

ہاں پر امی کہاں ہے وہ نظر نہیں آ رہی؟ بُراق آس پاس نظریں پھیرتا چاہت سے پوچھنے لگا۔

اُن کے سر میں درد تھا تو دوائی کھا کر آرام کر رہی ہیں۔چاہت نے بتایا

سر میں درد زیادہ تھا کیا؟ بُراق فکر مند ہوا

نہیں وہ ٹھیک ہے اب میں نے میڈیسن دی تھی پھر پوچھنے بھی گئی تھی پر وہ سوئی ہوئی تھی تو میں واپس آ گئی۔چاہت نے مسکرا کر بتایا

ٹھیک ہے میں آتا ہوں فریش ہو کر۔بُراق نے کہا تو چاہت نے سر اثبات میں ہلایا

!کچھ دن بعد

تم کونسا کام کرتے ہو جو ہر وقت لیپ ٹاپ میں مصروف ہوتے ہو؟ مناہل جو کب سے عریش کو یک ٹک لیپ ٹاپ میں جُھکا پایا تو پوچھے بنا نہ رہ پائی۔

رات بہت ہو گئی ہے سو جائے۔ عریش بنا اُس کی جانب دیکھ کر بولا

یہ میرے سوال کا جواب نہیں اور تم مجھے میری بات کا جواب کیوں ٹھیک سے نہیں دیتے؟ مناہل اِس بار تپ کے یا جھنجھلا کر نہیں بلکہ نارمل لہجے میں اُس سے پوچھنے لگی۔

کیونکہ میرے پاس فلحال آپ کے سوالوں کا جواب نہیں۔ عریش گہری سانس بھر کر بولا

اچھا تو پھر ایک بات بتاؤ تمہیں "عشق" کس سے ہے؟ مناہل متجسس لہجے میں بولی۔

اپنے ملک سے۔ عریش نے بلآخر بتا دیا تو مناہل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

کس سے "عشق ہے؟ مناہل نے کنفرم کرنا چاہا اُس کو لگا شاید اُس نے غلط سُن لیا۔

اپنے وطن سے۔ عریش نے سنجیدگی سے جواب دیا

ملک، وطن کیا تم کوئی ایجنٹ یا فوجی ہو جو ملک سے پیار عشق کا دعوا کر رہے ہو؟ مناہل نے جیسے اُس کا مذاق اُڑایا

کیوں کیا اپنے وطن سے پیار کرنے کے لیے انسان کا آرمی فورس میں ہونا ضروری ہے؟ اُس کو کسی ایجنسی کا حصہ ہونا چاہیے؟ کیا تو ہی وہ اپنے وطن سے پیار کا اظہار کر سکتا ہے کیا عام پاکستانی یہ نہیں بول سکتا کے مجھے اپنے ملک سے پیار ہے مجھے اُس پاکستان سے پیار ہے جس کو آزاد کروانے میں لوگوں نے کئی قُربانیاں دی اب جو ہم اِس وقت آزاد ہیں یہ آزادی ہمیں بیٹھے بیٹھائے تو نہیں ملی نہ؟ اور جنہوں نے ہمارا ملک آزاد کروایا تھا اُن کے دل میں بھی پاکستان سے محبت اور لگن تھی کوئی ایجنٹ یا آرمی میں نہیں تھا۔ عریش کے جواب میں مناہل ٹھیک ٹھاک شرمندہ ہوئی تھی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ مناہل نے کہا

www.novelsclubb.com

کچھ کھائے گی؟ عریش بات بدل کر پوچھنے لگا وہ جانتا تھا ڈنر اور لنچ اُس نے ٹھیک سے نہیں کیا تھا

ہاں وہ برگر۔ مناہل نے ہچکچاہٹ سے بتایا اُس کو اب عریش سے عجیب قسم کی شرمندگی ہونے لگی تھی اُس کا جیسا رویہ تھا اُس کو دیکھ کر جب خود کا رویہ یاد آتا تو دل میں تمنا جاگتی کے وہ عریش سے معافی مانگیں پرانا بیچ میں آجاتی۔

برگر کے لیے تو باہر جانا پڑے گا۔ عریش گھڑی میں وقت دیکھ کر بولا

اِس وقت تو رات بہت ہو گئی ہے چھوڑو پھر کل کھلا دینا۔ مناہل نے کہا۔

آپ کو بھوک تو ابھی لگی ہے نہ تو کل کیوں کھانا؟ عریش مُسکرایا۔

گھر میں کچھ تو ہوگا نہ کھانے کو؟ مناہل نے اُلٹا اُس سے سوال کیا۔

ٹھیک ہے میں ملازمہ سے کہتا ہوں کھانا گرم کرنے کو۔ عریش لیپ ٹاپ سائیڈ پہ کرتا بولا۔

www.novelsclubb.com

تمہارا فون یوز کروں میں؟ مناہل نے اُس کو جاتا دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی۔

جی کر لے۔ عریش نے اِجازت دی

پاسورڈ؟ مناہل نے لوک دیکھا تو پوچھا۔

ڈبل ون، ایٹ، ڈبل فائیو، ون، سیون ایٹ۔۔۔ عریش پاسورڈ اُس کو بتاتا کمرے سے باہر چلا گیا پیچھے مناہل کُھلے منہ دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے عریش گیا تھا۔

موبائل نہیں تھی دینی تو صاف اِنکار کر دیتا یہ کیسا پاسورڈ بتا کر چلا گیا۔ مناہل موبائل واپس رکھتی بڑبڑائی۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عریش کمرے میں آیا تو مناہل نے کہا"

کل چلی جایئے گا۔ عریش نے جواب دیا

خود پاسورڈ کھول کر دو۔ عریش کے جواب پہ مناہل کی نظر اُس کے سیل فون پہ پڑی تو کہا دے۔ عریش نے کہا تو مناہل نے جلدی سے اُس کا سیل بڑھایا تو عریش نے پاسورڈ کھول کر دیا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔ مناہل اُس کے ہاتھ سے لیتی بول کر سب سے پہلے کال لِسٹ چیک کرنے لگی جہاں نمبرز کی تعداد تھی مگر لڑکیوں سے صرف تین نمبرش تھے "انا" "چاہت" اور ایک وہ

خود۔ مناہل ایک چور نظر اُس پہ ڈالتی عریش اور چاہت کے میسجز دیکھنے لگی جو آج سے سات ماہ پہلے کے تھے۔

کتنا اِتنے وقت سے دونوں نے ایک دوسرے کو میسج نہیں کیا؟ مناہل پر سوچ نظروں سے بڑبڑائی پھر میسج پڑھنے لگی جس میں حال احوال کے علاوہ کچھ خاص نہیں تھا۔

کھانا آگیا ہے۔ مناہل جو جانے موبائل میں کیا دیکھ رہی تھی عریش کی آواز پہ چونک کر اُس نے سر اُٹھایا

تم کل میرے ساتھ میرے گھر چلنا۔ مناہل ٹرے اپنی جانب کِھسکا کر اُس سے بولی۔

میں کیوں؟ عریش ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ایسے ہی موم ڈیڈ سے ملنے میں تو پہلی بار جا رہی ہوں تو تم بھی ساتھ چلنا۔ مناہل نے سرسری لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

مجھے کل ضروری کام ہے اِس لیے آپ کو بس ڈراپ کر کے واپس آجاؤں گا۔ عریش نے سنجیدگی سے جواب دیا تو مناہل خاموش ہو گئی۔

چاہت تمہاری دوست آئی ہے میں نے اُس کو ڈرائنگ روم میں بیٹھایا ہے۔چاہت اپنا کمرہ سیٹ کر رہی تھی جب صلحہ بیگم نے اُس کو بتایا

اچھا میں دیکھتی ہوں۔چاہت نے جواب دیا تو صلحہ بیگم مسکرا کر چلی گئ۔

چاہت جیسے ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی زوردار کشن اُس کے منہ پہ پڑا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔چاہت نے انا کو گھورا

بدتمیزی کا مطلب تو میں آج تجھے اچھے سے بتاتی ہوں۔اتنا کہتی انا اپنے پیروں سے چپل اُتارنے لگی تو چاہت سٹپٹائی۔

رُکو انا کیا ہو گیا ہے؟چاہت اپنے بچاؤ کے لیے آس پاس نظریں ڈوراتی اُس سے گڑبڑا کر بولی

www.novelsclubb.com

ایسے کیسے رُک جاؤں تم جیسی کمینی دوست میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی۔انا چپل اُس کی طرف پھینک کر بولی جس پہ چاہت یکدم سائیڈ پہ ہوئی۔

اب تو دیکھ لی نہ تو پھر غصہ کیوں؟چاہت اُس کا جوتا پکڑ کر معصوم شکل بنائے بولی۔

انا بُراق علیزے کو لائیک کرتا ہے اناوہ کسی اور کو لائیک کیوں کرتا ہے؟ کیا میں اُس کو "" نظر نہیں آتی؟(انا نقل اُتارتے ہوئے)

اناوہ ہر وقت غصہ کرتا رہتا ہے اناوہ ایسا کیوں کرتا ہے؟

انا اُس کا اور علیزے کا رشتہ پکا ہو گیا ہے وہ تو میرا تھا نہ پھر وہ کسی اور سے شادی کیسے کر سکتا ہے؟

انا یہ اناوہ۔ رونا رونے کے لیے تمہیں انا یاد آجاتی تھی شکایات کرنے کے لیے آدھی رات کو کال کرنے لیے انا یاد آجاتی تھی مگر کمینی نکاح کے لیے انا تو یاد ہی نہیں آئی ایک ہفتہ شادی کو ہو گیا مگر میرے کانوں میں جوں تک رینگنے نہ دی۔ ایسی بے وفا دوست اللہ کسی کو نہ دے۔ انا کے ہاتھ جو چیز آرہی تھی وہ اُس پہ پھینک کر بولتی جارہی تھی جس پہ چاہت دانت کچکچاتی کبھی اُس کو گھورتی تو کبھی ڈرائنگ روم کے داخلی دروازے کو۔

بس کر دو یہ میرا سسرال ہے کیوں عزت کا فالودہ بنوانے پہ تُلی ہوئی ہو۔ چاہت اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھتی دانت پیس کر بولی۔

بات نہ کرو تم مجھ سے۔ انا نے رخ موڑ کر کہا

اچھا نہ یار سوری ناراض تو نہ ہو میں تمہیں بتانے والی تھی مگر دن ایسے ہی گزر گئے۔چاہت اُس کو اپنے ساتھ لگاتی ہوئی بولی۔

رہنے دو تم جب کوئی کام کرنا نہ ہو تو بہانے ہزار نکل آتے ہیں۔انا نے طنزیہ کیا۔

آج میں تمہارے پاس آنے والی تھی۔چاہت نے بتانا چاہا

تم آنے والی تھی مگر میں آچکی تھی وہ بھی تمہارے گھر جہاں مجھے معلوم ہوتا ہے کے چاہت کی تو شادی ہو چکی ہے۔انا نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا

سوری تو بول رہی ہوں۔چاہت زچ ہوئی

بڑی مہربانی۔انا منہ بسور کر کہتی بیٹھ گئ۔

یہ بتاؤ کیا کھاؤں گی؟چاہت نے پوچھا

www.novelsclubb.com

پہلے تم مجھے یہ بتاؤ تمہاری شادی بُراق کے ساتھ کیسے ہوئی اور اب بُراق کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟انا نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔

بُراق کا رویہ ضرورت سے زیادہ اچھا ہے اور علیزے شادی کے دن جانے کہاں چلی گئ تھی اگلے دن واپس آئی تو میری شادی بُراق سے ہو چکی تھی۔چاہت نے مختصر بتایا

وہ کہاں چلی گئ تھی؟انانا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

ڈونٹ نو اُس کا کہنا ہے وہ پارلر کے واشروم میں لاک ہو گئ تھی۔چاہت کندھے اُچکا کر بولی

اچھا مذاق ہے پارلر میں لاک ہو جائے گی اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔انا اُس کی بات ماننے سے انکاری ہوئی۔

یقین تو مجھے بھی نہیں آیا تھا۔چاہت نے کہا

ویسے کتنا عجیب اتفاق ہے پہلے بُراق اور علیزے ابتہاج ملک مناہل کی شادی ایک دن میں ہونا پھر دونوں سے ایک کا دولہا غائب دوسری میں دولہن غائب۔انا پر سوچ لہجے میں اُس سے بولی۔

اللہ کی کرنی ہے بس اللہ چاہے تو کیا سے کیا ہو سکتا ہے۔چاہت پر سکون لہجے میں بولی

ہاں یہ تو ویسے بات تمہاری ٹھیک ہے۔انا اُس کی بات سے متفق ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چُپ کیوں ہو گئی ہو اِتنا۔صبا بیگم مناہل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی جو جب سے آئی تھی اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔

کیا بات کروں؟ مناہل نے پوچھا

سسرال میں سب کیسے ہیں؟ صبا بیگم نے خود ہی کوئی بات نکالی۔

سسرال میں جو ہے وہ بس عریش ہے اُس کے ماں باپ کبھی گھر میں نہیں ٹکتے۔ مناہل نے بتایا

یہ کیا بات ہوئی؟ صبا بیگم حیران ہوئی

www.novelsclubb.com

یہی بات ہے عریش کے باپ تو جو میں شادی کے دوسرے دن دیکھا تھا اُس کے بعد وہ کبھی گھر میں نظر نہیں آئے اور عریش کی جو ماں ہے وہ بھی بہت شوشل ہے ہر وقت باہر پائی جاتی ہیں۔ مناہل نے تفصیل سے بتایا

بڑا عجیب ماحول ہے گھر کا۔صبا بیگم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔

ایسا ویسا مجھے تو عریش پہ حیرت ہو رہی ہے وہ کیسے پلا بڑا ہے۔مناہل نے کہا

بچہ تو وہ اچھا ہے تھمیز اور اخلاق والا۔صبا بیگم عریش سے مرغوب تھی۔

ہمم۔مناہل نے گہری سانس خارج کی۔

آج یہی رہوں گی نہ؟صبا بیگم نے پوچھا

نہیں واپس جاؤں گی۔مناہل نے بتایا

واپس کیوں اتنے دنوں بعد آئی ہو اور رات رہ بھی نہیں رہی کیا عریش نے منع کیا ہے؟صبا بیگم کسی خدشتے کے تحت پوچھنے لگی۔

عریش روک ٹوک نہیں کرتا اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے اُسے وہ تو بس میں ایسے ہی بول رہی تھی۔مناہل نے اُن کی غلطفہمی دور کی

اچھا۔صبا بیگم بس یہی بولی۔

میں عریش کو کال کرتی ہوں مجھے لینے آجائے۔مناہل اُن کی گود سے سر اُٹھا کر بولی۔

جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔صبا بیگم نے مزید اصرار نہیں کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تمہیں مناہل سے شادی نہیں کرنا چاہیے تھی وہ تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی۔دانیال سنجیدہ لہجے میں عریش سے کہا

ہماری شادی ہونا لکھی ہوئی تھی۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

تمہارے پاس انکار کا آپشن تھا تم اُس کو یوز کر سکتے تھے اب یوں قسمت پہ سارا کچھ نہ دو۔دانیال نے اُس کو گھورا

تمہیں وہ اتنی بُری کیوں لگتی ہے! عریش نے پوچھا

کیونکہ وہ بُری ہے۔دانیال نے اپنی بات پہ زور دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بُری نہیں بس ضدی ہے۔ عریش نے کہا

تم تو اب ایسا ہی کہو گے نہ آخر کو بیوی جو ہے۔دانیال سر جھٹک کر بولا

چھوڑو ان باتوں کو تم یہ بتاؤ گھر میں سب کیسے ہیں تمہارا کیا پلان ہے آگے کا؟ عریش نے باتوں کا رخ بدلا

گھر میں سب ٹھیک ہے فلحال میرا تو کوئی خاص پلان نہیں یہ ڈیڑ سال گزر جائے پھر کوئی اچھی جاب تلاش کروں گا۔ دانیال نے بتایا

شادی وغیرہ کا کیا کوئی سین نہیں؟ عریش نے پوچھا

شادی؟؟؟ دانیال اُس کا لفظ دوہرا تا ہنس پڑا

ہاں شادی کیوں اِس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟ عریش کو اُس کو یوں ہنسنا سمجھ میں نہیں آیا۔

نہیں کچھ خاص نہیں بس شادی کے بارے میں سوچا نہیں۔ دانیال نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

انا کا بتاؤ وہ کیسی ہے؟ میری بات نہیں ہو پاتی ہے اُس سے۔ عریش نے بتایا

پھاپھے کٹنی ہے پوری۔ دانیال نے بتایا تو عریش ہنس پڑا

کیوں اب کیا کر دیا اُس نے؟ عریش نے جاننا چاہا

کیا کرنا ہے اُس نے خوامخواہ ڈارلنگ اور دادو کی لواسٹوری کی ویلن بن گئی ہے۔دانیال نے بتایا

ویسے اُن دونوں کو بھی لواسٹوری اِس عمر میں شروع کرنی تھی۔عریش کی زبان پھسلی تو دانیال نے اُس کو گھورا

تم دونوں کو بہن بھائی ہونا تھا ایک سیم ٹو سیم ایک جیسی سوچ ہے۔دانیال سر جھٹک کر بولا

ت

عریش کچھ کہنے والا تھا جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا نام دیکھا تو مناہل کالنگ لکھا آرہا تھا جو دانیال بھی دیکھ چُکا تھا۔

لو آگئی محترمہ کی کال۔دانیال نے کہا تو عریش تاسف سے اُس کو دیکھتا ٹیبل سے اپنا سیل اُٹھا کر کال ریسیو کر گیا

www.novelsclubb.com

کہاں ہو؟ مناہل نے چھوٹتے ہی پوچھا

کیفے دانیال کے ساتھ۔عریش نے بتایا

مجھے پِک کرنے کے لیے آجاؤ۔ مناہل نے کہا

آپ کو تو رات وہی رہنا تھا نہ؟ عریش اُس کی بات سن کر بولا

ہاں پر موڈ چینج ہو گیا ہے۔ مناہل نے بتایا

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔ عریش جواب دیتا کال کٹ کر گیا۔

اب تو کیا اُس کو اپنے آنے جانے کی اپڈیٹ دیتے رہتے ہو؟ دانیال نے طنز کرنا ضروری سمجھا

ایسی بات نہیں دراصل وہ اپنے والدین کے گھر گئی ہوئی تھی تو وہاں سے پِک کرنا ہے۔ عریش نے بتایا۔

تم نے خوامخواہ اُس کو سر پہ چڑھایا ہے اپنے ڈرائیور کے ساتھ بھی آسکتی تھی تمہیں کیوں کہا؟ اتنے وقت ایک ساتھ بیٹھے تھے اب تم جا رہے ہو۔ دانیال بُرا مان کر بولا

پھر ملتے ہیں نہ۔ عریش نے مسکرا کر کہا تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔

مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔چاہت بُراق کے پاس بیٹھ کر بولی

بولو کیا بات؟بُراق نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

آپ نے مجھے تحفہ نہیں دیا۔چاہت نے یاد کروانا چاہا

تحفہ میں نے دیا تھا جو تم نے خوشی سے توڑ ڈالا تھا۔بُراق کی آنکھوں میں کوئی اور واقع لہرایا تو طنزیہ کہا جس پہ چاہت گڑبڑا سی گئ۔

ہاں تو میں کونسا اُس تحفے کی بات کر رہی میں تو منہ دیکھائی کی بات کر رہی ہوں آپ نے کیوں نہیں دیا؟چاہت نے کہا

یاد نہیں رہا تھا۔بُراق نے سر جھٹک کر کہا تو چاہت نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا

اب آگیا یاد تو مجھے چاہیے وہ بھی اچھا والا۔چاہت نے ضدی لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے کل شاپنگ پہ چلنا لیکر دوں گا جو تم چاہو۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا

ویسے علیزے کے لیے تو کوئی تحفہ لے رکھا ہو گا؟چاہت اپنے لہجے کو سرسری کیے پوچھنے لگی۔

اُس کا یہاں اِس وقت یہاں کیا ذکر؟ بُراق کو اُس کا سوال پسند نہیں آیا

چڑ کیوں رہے میں نے تو جسٹ ایک بات کہی۔ چاہت نے کہا

میں نے اُس کے لیے بھی کوئی تحفہ نہیں لیا تھا۔ بُراق نے بتایا

میں تو نہ مانوں۔ چاہت سوچ سکی۔

ویسے آپ کو علیزے کتنی پسند ہے؟ چاہت نے دوسرا سوال کیا تو بُراق نے صبر کا گھونٹ بھر کر اُس کو دیکھا۔

چاہت ہم کوئی اور بات کرے؟ بُراق اُس کو دیکھ کر بولا

فلم دیکھتے ہیں کوئی اچھی سی۔ چاہت پر جوش لہجے میں کہا۔

اچھا کونسی؟ بُراق نیم رضامندی دیتا بولا

www.novelsclubb.com

پہلے آپ لیپ ٹاپ تو آن کرے۔ چاہت نے کہا تو بُراق نے لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھا جبکہ چاہت خوش ہوتی بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ کر اُس کے پاس بیٹھ گئ۔

تمہیں اندر آنا چاہیے تھا۔ مناہل نے ڈرائیونگ کرتے عریش سے کہا

مجھے اِس وقت اندر آنا مناسب نہیں لگا۔ عریش نے جواب دیا

یہ کیا بات ہوئی موم بار بار مجھے بول رہی تھیں کے میں تمہیں آنے کا کہوں۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا

نیکسٹ ٹائیم ان شاءاللہ۔ عریش نے ٹالا

مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے تم مجھے نظرانداز کرتے ہو۔ مناہل نے عریش سے کے ہاتھ کو دیکھ کر جس کی گرفت اسٹئرنگ پہ مضبوط ہوتی جارہی تھی۔

ایسا کچھ نہیں۔ عریش جواب دیتا اُس کی سائیڈ کی ونڈو بند کرنے لگا۔

یہ کیوں کیا؟ مناہل نے ناسمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہوا آرہی تھی۔ عریش نے بات مکمل کی ہی تھی جب ایک گاڑی عین اُس کے سامنے رکی تو عریش نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا تھا۔

یہ کون ہے؟ مناہل سامنے دیکھتی عریش سے پوچھنے لگی۔

باہر مت آنا۔ عریش اُس سے کہتا گاڑی سے اُترا۔

کیسے ہو جانی؟ عریش جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلا سامنے والی گاڑی سے ایک مشٹنڈہ باہر آتا موچھوں کو تاؤ دیتا بولا

اپنی گاڑی سامنے سے ہٹاؤ۔ جواب میں عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا اُس سے بولا

باتیں شاتیں کرتے ہیں۔ سامنے کھڑے آدمی نے کہا

میں نے کہا اپنی گاڑی سامنے سے ہٹاؤ۔ عریش دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولا دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی کچھ کرنے کی مگر خود پہ وہ ضبط کیے ہوئے تھا دوسری طرف مناہل سے رہا نہیں گیا تو گاڑی سے باہر اُتری جس پہ اُس آدمی کی نظریں مناہل پہ پڑی۔

www.novelsclubb.com

واہ ایسے شوق پہ پالتے بھی ہو۔ وہ خباثت سے مناہل کے وجود پہ نظریں گاڑھ کر بولا تو عریش جھٹکے سے مناہل کو دیکھا جس کی نظریں اُس آدمی پہ تھی۔

باہر آنے سے منع کیا تھا اندر جاؤ۔ عریش پہلی بار اُس سے سخت لہجے میں بولا جس نے سلیولیس شرٹ کے ساتھ پینٹ پہنی ہوئی تھی دودھیالی بازوں صاف عیاں تھی کیونکہ شرٹ کے ساتھ والی جیکٹ اُس نے گاڑی میں رکھ لی تھی۔

یہ کیسے بات کر رہے ہو تم مجھ سے اور یہ کون ہے؟ مناہل کو عریش کا لہجہ پسند نہیں آیا تبھی اُس کے پاس کھڑی ہوتی بولی

میں کروادیتا ہوں اپنا تعارف اچھے سے۔ وہ شخص مناہل کے روبرو کھڑا ہوتا اپنی بات کہہ اُس کے بازوں پہ اپنا ہاتھ رکھنے والا تھا جب ضبط کی انتہا کو چھوتا عریش نے بیچ میں ہی اُس کا ہاتھ روک کر دوسرے ہاتھ سے ایک زوردار مکہ اُس کے منہ پہ مارا جس سے وہ یکدم نیچے گرا تھا۔ مناہل اپنی پوری آنکھیں پھاڑ کر اُس آدمی کو دیکھا جس کی گردن ایک طرف کو لڑھک سی گئی تھی اُس آدمی سے ہٹ کر اپنی سہمی ہوئی نظروں سے عریش کو دیکھا جو اب اپنی گردن کو دائیں بائیں ہلاتا سرد نظروں سے نیچے گرے آدمی کو دیکھ رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 38

یہ تم نے کیا کر دیا؟ مناہل نے اٹکتے ہوئے کہا

جب باہر آنے سے منع کیا تھا تو ضروری تھا باہر آنا آپ پہ فرض ہے کیا میری ہر بات پہ انکار کرنا۔ عریش اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا تو مناہل حیرت سے پہلی بار اُس کا ایسا انداز دیکھ رہی تھی۔

کون ہو تم؟ مناہل عینک میں چُھپی اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتی بے ساختہ سوال کر بیٹھی۔

گاڑی میں بیٹھے ہمیں گھر بھی جانا ہے۔ عریش نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

www.novelsclubb.com

پہلے میرے سوال کا جواب دو کون ہو تم؟ اور پنچ سے کوئی انسان بیہوش نہیں ہو جاتا پھر تمہارے ایک مار پہ یہ اِتنا کٹا انسان کیسے ہو گیا؟ مناہل کے لہجے میں اُلجھن تھی۔

میں جارہاہوں اگر آنا ہو تو گاڑی میں بیٹھ جایئے گا۔ عریش دوٹوک انداز میں کہتا گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی پر مناہل اپنی جگہ سے نہیں ہلکی۔

آجائے ورنہ میں سچ میں چلا جاؤں گا۔ عریش اُس کے سامنے گاڑی کھڑا کرتا بولا

میں ایسے مشکوک انسان کے ساتھ نہیں جاؤں گی پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ مناہل بضد تھی۔

گھر چلے آپ رات بہت ہو گئی ہے۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا

واعدہ کرو گھر سب بتادو گے ؟ مناہل نے واعدہ چاہا۔

ہمممم۔ عریش نے بس "ہمممم" کہنے پہ اکتفا کیا جبکہ مناہل آگ بڑھ کر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

تم میں اِتنی طاقت ہو گی دیکھنے میں لگ تو نہیں رہا۔ مناہل چہرہ اُس کی جانب کر کے بولی تو عریش نے کوئی جواب نہیں دیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہاں تو اب بتاؤ۔ کمرے میں پہنچ کر ہی مناہل نے پوچھا

سو جائے دماغ پہ زیادہ زور نہ دے۔ عریش کی بات پہ مناہل نے اُس کو گھورا

مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے تم ایک مشکوک انسان ہو۔ مناہل تپ کے کہتی کمرے سے باہر جانے لگی جب عریش اُس کے راستے میں حائل ہوا اُس کا بازوں دبوچ گیا تھا۔

مجھے چھوڑ کر جانے کے لیے آپ کو کسی بہانے کی ضرورت نہیں جب آپ کو آپ کا ابتہاج ملک مل جائے گا تو میں خود ہی آپ کو چھوڑ دوں گا بنا آپ کی راہ میں رُکاوٹ بنے۔

بازوں چھوڑو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ مناہل نے جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں۔

لِسن مناہل آج کے بعد تم ایسی ڈریسنگ نہیں کرو گی تب تک جب تک میرے نکاح میں ہو اور یہ بات مجھے دوبارہ نہ کرنی پڑے۔ عریش اُس کے بازوں پہ گرفت نرم کرتا سنجیدگی سے بولا

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عریش تم جانتے ہو میں اچھی ڈریسنگ کرتی ہوں پھر تم کیوں ایسا رویہ اختیار کر رہے ہو؟ مناہل کو تکلیف ہوئی۔

میں کچھ نہیں جانتا بس آج کے بعد آپ مجھے ایسے کپڑے پہنے نظر نہ آئے۔ عریش اُس سے دور ہوتا بولا

میری جو مرضی ہو گی میں وہ کروں گی تم اگر مجھ سے اپنی پہچان چُھپا رہے ہو تو بھول ہے تمہارے کے میں کوئی بات نہیں مانوں گی۔ مناہل نے دو ٹوک کہا

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے میں مشکوک ہوں یا میری پہچان سے آپ انجان ہے ؟۔ عریش اُس کے روبرو کھڑا ہوا تو مناہل نے بے ساختہ اُس کی آنکھوں سے عینک اُتاری۔

مجھے پتا چلا تھا کچھ لوگوں نے تم پہ حملا کیا تھا تو اُس وقت جب تمہیں لوگوں نے اِتنا مارا تو تب کیوں تم نے جوابی وار نہیں کیا اور اب کیسے چھوٹی بات

چھوٹی بات ؟ وہ آپ کے لیے چھوٹی بات ہے ہاتھ لگانے والا تھا وہ آپ کو۔ مناہل ابھی کچھ کہنے والی تھی جب عریش اُس کے دونوں بازوں پکڑتا طیش کی عالم میں دھاڑا

تو تم مجھے بتاتے کیوں نہیں عریش میں جان گئی ہوں تم ویسے ہی نہیں جیسے نظر آتے ہو۔ مناہل اُس کے چہرے پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔

مجھے جان کر آپ کیا کرے گی جبکہ رہنا آپ نے ابتہاج کے سنگ ہے۔ عریش اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولا

تم بار بار "ابتہاج ملک" کا ذکر کیوں کر رہے ہو اُس کا کیا کام ہمارے درمیان۔ مناہل زچ ہوئی۔

ہمارے درمیان اگر کچھ ہے تو وہ "ابتہاج ملک" ہی ہے۔ عریش نے جتایا

شرٹ اُتار واپنی۔ مناہل اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی

واٹ؟ عریش نے اُس کو گھورا

میں نے کہا شرٹ اُتار واپنی مجھے دیکھنا ہے کے تم اتنے لوز کپڑے کیوں پہنے تو؟ مناہل نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

وہ میں آپ کو ایسے ہی بتا دیتا ہوں کے مجھے پسند ہیں۔ عریش نے کہا

مجھے خود دیکھنا ہے تم شرٹ اُتارو میں بیوی ہوں تمہاری۔ مناہل نے بیویوں والا رعب رکھنا چاہا

تو شوہر ہونے کے ناطے میں نے تو کبھی آپ سے ایسی فرمائش نہیں کی۔ عریش کے طنز پہ وہ سٹپٹائی

بے ہودگی مت بکو۔ مناہل نے اُس اُس کو گھورا

آپ کو بھی میں یہی مشورہ دوں گا۔ عریش سر جھٹک کر کہتا بیڈ کی جانب بڑھا

دیکھو عریش تم مجھے ٹال نہیں سکتے۔ مناہل اُس کے پیچھے آتی اُس کا رُخ اپنی طرف کیا۔

مجھے نیند آرہی ہے آپ خود بھی سو جائے مجھے بھی سونے دے۔ عریش نے اکتاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

تم میری ایک بات مان کر شرٹ اُتارو پھر میں تمہاری ایک بات مانوں گی۔ مناہل نے اُس کو لالچ دی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو مجھے بنا شرٹ کے دیکھنے کی خواہش کیوں جاگی ہے؟ عریش اب زچ ہوا

اگر تمہیں شرم آرہی ہے تو بنیان پہن لو مجھے تو بس تمہارے مسلز دیکھنے ہیں۔ مناہل نے حل نکالا۔

اگر آپ کو لگتا ہے میرے ڈولے شولے ہو گے تو اِس غلطفہمی سے نکل آئے کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ عریش نے کہا

اگر ایسا نہیں تو تم ٹال کیوں رہے ہو مان کیوں نہیں لیتے؟ بلاوجہ بحث کیوں کر رہے ہو؟ مناہل نے ایک کے بعد ایک سوال کیا تو عریش زچ ہوتا اپنی شرٹ اُتارنے لگا۔

لے دیکھ لیں۔ عریش اپنا چہرہ دوسری طرف مناہل سے بولا جو شدسی کبھی اُس کا سینہ تو کبھی بازوں دیکھ رہی تھی۔ عریش کو پانچ منٹ تک مناہل کی آواز سُنائی نہیں دی تو اُس کو دیکھا جس کا پورا کھلا ہوا تھا عریش وجہ تو جانتا تھا مگر جان کر انجان ہوتا سر نیچے کیے خود پہ ایک نظر ڈال کر دوبارہ سے اپنی شرٹ پہننے لگا تو مناہل ہوش میں آئی۔

تمہارے سِکس پیکس ہیں؟ ہمیں کبھی پتا کیوں نہیں چلا اور تم کیا اِس وجہ سے لوز ڈریسنگ کرتے ہو تم پھر کسی اور کی مار کیوں کھائی تھی؟ مناہل حیرانگی کا مجسمہ بن کر بولی

میں لڑکا ہوں میری فگر آپ کے جیسی تو ہونے رہی دوسری بات حیران ہونے والی کوئی بات نہیں آپ کیا چاہتی ہیں میں اشتعار لگاتا پھیرتا۔ عریش بیڈ پہ بیٹھ کر بولا

نہیں پر تم کیوں اتنے معصوم بنتے ہو؟ مناہل اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

میں معصوم نہیں بنتا شکل ایسی ہے۔ عریش نے کہا

خیر شکل تو تمہاری اچھی خاصی غُنڈے جیسی ہے۔ مناہل نے ناک سے مکھی اُڑائی تو عریش حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔

لائیک سیریسلی؟ عریش نے اپنا سر جھٹکا

ویسے عریش تم کب سے ایسے ہو تم تو مطلب اچھے خاصے ڈیشنگ ہو پھر کیوں اپنی پہچان چُھپائی پہچان سے مرادیوں خود کو ظاہر کرنا۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات کیسے عریش کو سمجھائے۔

یہ کارڈز دے کر تمہیں کیا لگا میں عام لڑکیوں کی طرح پھسل جاؤں گی ہو کیا تم؟ پہچان کیا ہے تمہاری؟ اوقات کیا ہے تمہاری جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟

مناہل اسفندیار ہوں میں تمہارے جیسے کئی آئے اور کئی گئے مگر میرا معیار ایسا نہیں جہاں" تم پورے آجاؤ تم ایک احساس کمتری کا شکار ہو جس کو نظریں اُٹھا کر بات کرنا تک نہیں آتا

کہاں تم ہو اور کہاں میں تم سے پیار کرنا تو دور کی بات ہے تمہیں میں وقت گزاری کے """ لیے بھی اپنے پاس رکھنے کا نہ سوچو۔

مناہل کی بات پہ عریش کے دماغ میں پُرانی بات تازی ہوئیں تھی اُس نے غور سے مناہل کو دیکھا جس کی نظروں میں ایک تجسس تھا۔

آپ بھی میرے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کرے تو اچھا ہے۔ عریش احساس سے عاری لہجے میں کہتا لیٹ گیا۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا یہ اچانک عریش کو ہو گیا۔

مجھے تمہیں پہچاننے میں بہت بڑی غلطی ہو گئ۔ مناہل آہستہ آواز میں بڑبڑاتی بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر خود بھی لیٹ گئ۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

آرہی ہوں بابا کیا مسئلہ ہے۔ بار بار دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پہ انابیزار آواز میں بول کر دروازہ کھولنے لگی تو ایک لڑکا کھڑا تھا جس کو دیکھ کر انا چونکی۔

نوید تم؟اناخوشگوار حیرت سے سامنے والے شخص کو دیکھ کر بولی۔نوید اُس کا خالہ زاد کزن تھا جو پنڈی میں رہتا تھا۔

ہائے کیسی ہو؟اور کیسا لگا میرا سرپرائز۔نوید پر جوش آواز میں پوچھنے لگا۔

جاگنگ سے لوٹتا دانیال نے کسی انجان کو دیکھا تو وہی رُک گیا وہ کبھی نوید کو دیکھتا تو انا کا چہرہ جس کی ایک سائیڈ ہی اُس کو نظر آ رہی تھی۔

میں ٹھیک اور تمہارا سرپرائز مجھے کیا امی کو بھی بہت پسند آئے گا تمہیں دیکھ کر ہی وہ خوش ہو جائے گی۔انا نے مسکرا کر کہا

قائدِاعظم کی اولاد ہے نہ جو اِس کو دیکھ کر سب خوش ہو گے۔دانیال کے کانوں میں انا کی آواز پہنچی تو ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل منہ پہ لگتا بڑبڑایا

تو اب اندر آنے کی اِجازت بھی دو۔نوید نے کہا تو انا سر پہ ہاتھ مار کر سائیڈ پہ ہوئی جس پہ نوید گھر میں داخل ہوا۔

انا دروازہ بند کرنے والی تھی جب نظر دانیال پہ پڑی تو گھور کر اُس نے دروازہ بند کیا۔

پاگل سائیکو کی مریض اِس کو تو پاگل خانے میں ہو جانا چاہیے تھا۔دانیال اُس کے بلاوجہ گھورنے پہ تپ کے بڑبڑاتا اپنے گھر میں داخل ہونے لگا۔

○ ○

ارے نوید بیٹا تم؟ بلقیس بیگم نے انا کے ساتھ نوید کو آتا دیکھا تو خوش ہوئی۔

السلام علیکم خالہ جان۔نوید مسکرا کر اُن سے ملا

وعلیکم السلام وعلیکم السلام کیسے ہو اور یوں اچانک۔بلقیس بیگم اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولی۔

جی بس ویکشن تھی سوچا آپ کی طرف آجاؤں۔نوید نے بتایا

اچھا کیا بہت۔انا نے کہا تو نوید بھی مسکرایا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت آج مرید صاحب کی طرف آئی تھی جب اُس کا سامنا علیزے سے ہوا۔

کیسی ہو؟ چاہت نے خیریت دریافت کی۔

تمہیں کیسی نظر آ رہی ہوں؟علیزے نے تند نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

ویسی جیسا تم مجھے دیکھنا چاہتی تھی۔چاہت نے آرام سے جواب دیا۔

زیادہ ہواؤں میں اُڑنے کی ضرورت نہیں اِتنا پر سکون زیادہ دیر تک میں تمہیں رہنے نہیں دوں گی۔علیزے نے گھور کر کہا

تمہیں جو کرنا ہے وہ تم کرو پر تم مجھ سے بُراق کو نہیں چھین سکتی۔چاہت نے سنجیدگی سے کہا

میں تمہیں ایسا کر کے دیکھاؤں گی تم بس انتظار کرو اُس دن کا جب بُراق تمہیں دھکے مار کر گھر سے باہر کرے گا۔علیزے چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔چاہت کا لہجہ مضبوط تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دن میں لا کر رہوں گی ہر بار تمہاری قسمت تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔علیزے نے جتایا

ہم اپنی زندگی میں خوش ہیں اِس لیے تمہیں پھاپھے کٹنی کا کردار ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔چاہت اُس کو دیکھ کر بولی

رہ لو خوش بعد میں تو رونا ہی ہے۔علیزے نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔

ویسے کتنا اچھا ہوتا جو تم کبھی واپس نہ آتی۔چاہت حسرت بھرے لہجے میں بولی

کیا تم مجھ سے ڈر گئ؟علیزے اُس کی بات کا اپنا مطلب اخذ کرتی بولی۔

ویل ڈرتی تو تم سے میری دو ہزار والی جوتی بھی نہیں وہ تو بس میں اِس لیے کہہ رہی تھی

تاکہ زمین پہ سے بوجھ کم ہو۔چاہت نے بتیسی کی نمائش کرتے کہا

تم

ارے چاہت تم کب آئی بیٹا؟علیزے کچھ کہنے والی تھی جب مریم بیگم کی آواز پہ اُس کو

خاموش ہونا پڑا

بس ابھی آئی ہوں۔چاہت اُن سے مل کر بولی

www.novelsclubb.com

بتا کر آتی تو تمہاری پسند کا کچھ بنا دیتی۔مریم بیگم نے کہا تو چاہت مسکرائی۔

وہ میں نے علیزے کو بتا دیا تھا اُس نے کہا وہ میرے لیے بریانی بنائے گی۔ چاہت مسکرا کر بولی تو جہاں مریم بیگم حیران ہوئی تھی وہی علیزے نے اُس کے جھوٹ پہ جلتی نظروں سے دیکھا۔

علیزے نے تم سے ایسا کہا؟ مریم بیگم ایک نظر علیزے پہ ڈال کر چاہت سے پوچھا

ہاں نہ اصل میں علیزے نے کہا میں آج آجاؤں باتیں کرینگے میں تمہارے لیے بریانی بناؤں گی سیکھی تو اُس نے بُراق کے لیے تھی پر علیزے بہت اچھی ہے دل کی اُس نے کہا میں بہت خوش ہوں بُراق کے نصیب میں تم تھی اور میرے ہاتھ کی بریانی تم کھاؤ یا بُراق ایک ہی بات ہے میں اگر اُس کی چچازاد بہن ہوں تو بُراق چچازاد بھائی اب اگر میری اور بُراق کی شادی ہو گئی ہے تو میرے اور علیزے کے ایک یا دو نہیں تین تین رشتے نکلتے ہیں ایک کزن ہونے کا دوسرا اگر بُراق اِس کا چچازاد بھائی ہوا تو میں اِس کی بھابھی اور اگر میں اُس کی چچازاد بہن ہوں اُن سب کو چھوڑ کر

کیا بول رہی ہو تم۔ چاہت جھوٹ پہ جھوٹ بولتی جا رہی تھی جب علیزے نے اُس کو ٹوکا

علیزے ڈارلنگ کیا ہو گیا ہے آئے نو پہلے تم دُکھی تھی مگر اب تم نے سچے دل سے دل کی گہرائیوں سے بُراق کو اپنا بھائی تسلیم کر لیا ہے تو اِس میں کونسی بڑی بات ہے گھبرانے کی یا شرمانے کی بات نہیں ہے۔ چاہت اُس کے دونوں ہاتھ تھامتی اپنے لہجے میں چاشنی گھول کر علیزے سے بولی تو اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ چاہت کا گلا گھونٹ دیتی۔

اچھا چھوڑو آو بیٹھو۔ مریم بیگم سر کو جنبش دیتی چاہت سے بولی۔

علیزے میں تو شام تک یہی ہوں تم ابھی سے بریانی بنانا شروع کر دو اور ہاں مصالحہ ذرا کم کرنا۔ چاہت مریم بیگم کے ساتھ جاتی ہوئی اُس کو تائید کرتی اپنی آنکھ ونک کر گئ تھی علیزے جبکہ صبر کے گھونٹ بھرتی رہ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مناہل فریش ہو کر کمرے میں آئی تو کمرہ خالی تھی شاید عریش باہر چلا گیا تھا مگر کھولے ہوئے لیٹ پہ نظر پڑتے ہی مناہل بجلی کی تیزی کی طرح لیپ ٹاپ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

دیکھو تو سہی یہ کرتا کیا ہے سارا دن لیپ ٹاپ کو پکڑے۔ مناہل احتیاطی نظر کمرے میں ڈالتی لیپ ٹاپ کو دیکھنے لگی جو اُس کی خوشقسمتی اور عریش کی بدقسمتی سے کھلا ہوا تھا

ڈاکیومنٹس میں جاؤں یا فائل وغیرہ میں؟ مناہل لیپ ٹاپ پہ نظر جماتی پر سوچ انداز میں خود سے پوچھنے لگی۔

پکچرز اور ویڈیوز چیک کرتی ہوں۔ مناہل پر جوش سی خود سے بولی۔

نہیں نہیں۔ مناہل لیپ ٹاپ بیڈ پہ رکھتی کمرہ کے دروازہ بند کیا پھر وارڈروب کی طرف آتی اپنے سامان سے یو ایس پی نکالی بیڈ کی جانب آئی۔

سارا ڈیٹا کاپی کرتی ہوں پھر آرام سے ہر چیز دیکھوں گی۔ مناہل اپنی عقل کو داد دیتی کام میں جت گئ۔

جلدی کاپی ہو جا

جلدی کاپی ہو جا۔ مناہل کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا ایسا کام اُس نے کیا بھی پہلی بار تھا۔

www.novelsclubb.com

یاہو۔ سارا پروسیس کمپلیٹ ہوتے ہی اُس نے پر جوش ہو کر نعرہ لگایا تبھی بہت زور سے دروازہ نوک ہوا تھا جس پہ مناہل کا دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا۔ سب سے پہلے وہ لیپ

ٹاپ کو اپنی جگہ پہ ویسے ہی ٹھیک سے رکھتی یو ایس پی کو اپنی پینٹ کی پوکٹ میں رکھ کر خود کو پر سکون کرتی دروازے کی طرف آئی۔

تم اتنی تیز آواز میں دروازہ کیوں نوک کیا میں واشروم میں تھی۔ مناہل عریش کو دیکھ کر بولی تو عریش بنا اُس کو جواب دیئے اُس کو سائیڈ پہ کرتا کمرے میں آیا جہاں اپنے لیپ ٹاپ کو ٹھیک سیم پوزیشن پہ دیکھ کر اُس نے پر سکون سانس خارج کی۔

کیا ہوا؟ مناہل انجان بن کر اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں۔ عریش جواب دیتا لیپ ٹاپ بند کرنے لگا۔

کچھ تو ہوا ہے؟ مناہل نے اُس کو ٹٹولا

کچھ بھی نہیں ہوا۔ عریش نے اپنی بات پہ زور دیا۔

www.novelsclubb.com

کاش جو مجھے پتا ہوتا تم لیپ ٹاپ کو ایسے رکھ کر گئے ہو تو میں واشروم میں نہ جاتی بلکہ اِس کا ایکسر انکال لیتی۔ مناہل نے خود کو پوری طرح سے انجان پایا۔

عریش غور سے اُس کا چہرہ دیکھتا کمرے میں نظریں ڈورانے لگا۔

دیکھ بھی لیتی تو کیا ہو جاتا کونسا اِس میں راز دفن ہیں۔ عریش سر جھٹک کر بولا

جتنا تم اِس میں گُھسے ہوئے ہوتے ہو معلوم کچھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مناہل نے جتایا

آپ کو میں نے ایسی ڈریسنگ سے منع کیا تھا تیار ہو جائے ہم شاپنگ پہ جائینگے۔ عریش اُس سے کہتا وارڈروب کی طرف بڑھا

میں اپنی ڈریسنگ نہیں بدلنے والی۔ مناہل نے اُس کو گھورا

ہر بات پہ ضد کرنا لازمی نہیں ہوتا۔ عریش اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا

تم خود کو سمجھتے کیا ہو؟ مناہل زچ ہوئی

آپ کا شوہر۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا تو مناہل کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اُس کو پہلی بار عریش ایسا کرتے ہوئے کیوٹ لگا تھا دوسرا اُس کا لفظ "شوہر" کہنا اُس کو عجیب احساسات میں گھیرنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں مانوں گی تمہاری بات۔ مناہل اُس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی فیصلہ کن لہجے میں بولی۔

کیوں؟عریش اُس کو بازوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تو اُس کی جرئت پہ مناہل کے آنکھوں کی پتلیاں پھیلی۔

حد میں رہو۔مناہل نے گھورا

حد میں ہی ہو۔عریش نے اپنے دونوں بازوں کا گھیرا اُس کے گرد پھیلایا تو مناہل بیہوش ہونے کے در پہ تھی اُس کو عریش سے ایسے کسی عمل کی توقع نہیں تھی وہ بس حیرت سے عریش کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں آج عجیب سے تاثرات تھے۔

تیار ہو جائے پھر چلتے ہیں۔عریش ایک بار پھر بولا

نہیں۔مناہل نے نفی کی۔

کیوں نہیں؟یقین جانے وہ کپڑے آپ پہ بہت سوٹ کرینگے۔عریش کا ایک ہاتھ اُس کی کمر پہ جبکہ دوسرا ہاتھ کمر سے نیچے رینگ رہا تھا جو مناہل اپنی حیرانگی میں ہونے کی وجہ سے نوٹ یا محسوس نہیں کر پائی۔

میں۔۔۔۔۔۔ایسی۔۔۔۔ہی۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہوں۔مناہل کی زبان پہلی بار عریش کے سامنے لڑکھڑائی تھی

پر میں ان کپڑوں میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ عریش اتنا کہہ کر اُس کے چہرے پہ پھونک ماری تو مناہل کو اپنا آپ عریش کے صحر میں جکڑتا محسوس ہونے لگا اُس کی آنکھیں خود بخود بند ہوئی تھی۔

عر۔۔یش۔ مناہل نے ٹکڑوں میں اُس کا نام لیا۔

ہوں؟ عریش اُس کے گال پہ جھولتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے کرتا متوجہ ہوا۔

کیا یہ خواب ہے؟ مناہل کو یقین نہیں آرہا تھا وہ حقیقت میں عریش کے اِتنے قریب کھڑی ہے۔

آآہ۔

یہ کیا تھا؟ مناہل جو اپنی آنکھیں بند کیے کھڑی عریش کا لمس محسوس کر رہی تھی بازوں پہ زور سے کاٹنے کی وجہ سے وہ ایک جھٹکے سے عریش سے دور کھڑی ہوتی اپنا بازوں سہلا کر عریش کو گھور کر بولی جس نے جواب میں اُس کے بازوں پہ زور سے چٹکی کاٹی تھی۔

میں اگر کہتا یہ حقیقت ہے تو شاید آپ کو یقین نہ آتا تو سوچا چٹکی کاٹ کر آپ کو یقین دِلا دوں۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا معصوم لہجے میں بولا تو مناہل کو پہلے جتنا عینک ٹھیک کرتا ہوا اچھا لگا تھا اب اُس سے زیادہ بُرا لگا تھا۔

بہت ہی مین انسان ہو تم۔ مناہل دانت پیس کر کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی اُس کے جانے کے بعد عریش کے ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ آئی تھی یکا یک اُس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا جہاں یو ایس پی موجود تھی یو ایس پی کو دیکھ کر عریش نفی میں سر ہلاتا ہنس پڑا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 39

چاہت انتظار میں ہے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اسمارہ بیگم کچن میں کھڑی علیزے کو گھور کر بولی

آپ بتائے میں نے کبھی پانی تک اُبالا ہے جو اُس مہارانی کے لیے بریانی بناؤں گی؟علیزے طنزیہ انداز میں بولی۔

اگر بنانی نہیں تھی تو کہا کیوں اُس کو؟اسمارہ بیگم نے اُس کی بات پہ گھورا

میں نے نہیں کہا تھا ایسا کچھ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔علیزے زچ ہوئی۔

بر حال جو بھی وہ انتظار کر رہی ہے تم جلدی سے اپنا کام کرو ویسے بھی بریانی بنانا تمہیں آتی ہے۔اسمارہ بیگم سر جھٹک کر بولی

آپ میری ماں ہیں یا اُس کی؟علیزے تپ کے بولی۔

بد قسمتی سے تمہاری ماں ہوں۔اسمارہ بیگم جواب دیتی کچن سے باہر چلی گئ۔۔۔پیچھے علیزے گہرے سانس بھرتی خود کو پر سکون کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

○ ○

السلام علیکم۔بُراق لاؤنج میں داخل ہوتا مریم بیگم کو دیکھ کر سلام کرنے لگا۔

وعلیکم السلام بیٹا آؤ بیٹھو۔مریم بیگم نے مسکرا کر کہا۔

آنہیں چچی میں چاہت کو لینے آیا ہوں۔ بُراق اُن کو جواب دیتا چاہت کو دیکھنے لگا جو عزہ اور موحد کے درمیان بیٹھی باتوں میں مگن تھی۔

چاہت کو پر وہ تو رات یہی رہنے والی تھی۔ مریم بیگم نے آہستہ سے کہا

جی میں نے چچی کو بھی بتایا تھا اور آپ کو کال کی تھی مگر آپ کی طرف سے رسپانس نہیں ملا تھا۔ چاہت نے کہا۔

میں مصروف تھا خیر تم کسی اور دن رہ لینا ابھی چلو میرے فرینڈ کی طرف ہم انوائٹڈ ہے۔ بُراق نے کہا تو چاہت کا منہ اُتر گیا۔

اُن کے پاس کسی اور دن جائینگے۔ چاہت نے کچھ سوچ کر کہا تو بُراق نے اُس کو گھورا

نہیں چاہت تم بُراق کے ساتھ جاؤ ایسے ٹھیک نہیں لگتا۔ مریم بیگم نے مُداخلت کی۔

www.novelsclubb.com

پر بریانی؟ چاہت کی سوئی بریانی پہ اٹک گئ۔

وہ تم اگلی بار دوبارہ سے بنوا لینا۔ اِس بار عزہ نے کہا تو چاہت کو اُس کی بات دُرست لگی۔

اچھا ٹھیک ہے۔ چاہت اِتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی

میں باہر گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ بُراق اُس سے کہتا باہر چلا گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے پہلے تو نہیں بتایا کسی ڈنر کے بارے میں۔ چاہت ڈرائیونگ کرتے بُراق سے بولی کیونکہ کوئی ڈنر پہ نہیں جا رہے ہم۔ بُراق پر سکون لہجے میں بولا تو چاہت اُس کو گھورنے لگی۔

اِس بات سے کیا مطلب کے آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا؟ چاہت کو یقین نہیں آیا بلکل۔ بُراق نے تائید کی۔

نوٹ فیئر بُراق مجھے امی طرف رُکنا تھا۔ چاہت منمنائی۔

مجھے اچھا نہیں لگا تھا تبھی واپس لے آیا۔ بُراق نے جواب دیا

یہ کیا بات ہوئی وہ میری امی کا گھر تھا آپ کو اچھا کیوں نہیں لگا؟ چاہت کو سمجھ میں نہیں آیا۔

ہم کوئی اور بات کرتے ہیں۔ بُراق اُس کی گود میں پڑا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا تو چاہت بُراق کو دیکھنے لگی جو مسکرا کر اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

خیر ہے؟ آج کافی خوش نظر آرہے ہیں آپ؟ چاہت متجسس ہوئی۔

میں تو ہر وقت ایسے ہی ہوتا ہوں۔ بُراق نے جواب دیا۔

اچھا پر آج زیادہ ہیں۔ چاہت نے اندازہً کہا

ہو گا پھر یہ بتاؤ تم یونی کب سے دوبارہ جوائن کرنے والی ہو؟ بُراق نے پوچھا

اُتوار سے۔ چاہت نے بتایا۔

ہمم ٹھیک ہے۔ بُراق نے سر اثبات میں ہلایا تب تک گھر بھی آ گیا تھا۔ مگر بُراق نے "اُتوار لفظ پہ زیادہ غور نہیں کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا کچھ گم ہو گیا ہے آپ کا؟ عریش کرکیٹ دیکھتا بہت وقت سے مناہل کی حرکتین ملاحظہ فرما رہا تھا جو کمرے کی چیزیں یہاں سے وہاں کر کے جانے کیا کر رہی تھی۔

ہاں نہیں کچھ نہیں۔ مناہل نے گڑبڑا کر کہا

اگر گم ہو گیا ہے تو بتادے میں مدد کر دیتا ہوں۔ عریش نے پیش کش کی۔

نہیں شکریہ بہت۔ مناہل نے انکار کیا۔

اچھا مجھے لگا آپ یہ ڈھونڈ رہی ہیں۔ عریش اپنے ہاتھ میں یو ایس پی لہراتا بولا تو مناہل تیر کی تیزی سے اُس تک آئی اور ہاتھ سے یو ایس پی لی۔

تمہیں کہاں سے ملی؟ مناہل خود کو کمپوز کرتی پوچھنے لگی۔

یہی پڑی تھی کمرے میں۔ عریش نے بتایا

اچھا۔ مناہل اتنا کہتی یو ایس پی کو ہاتھ میں زور سے قید کی۔

ویسے کیا اِس میں کچھ خاص ہے؟ عریش بغور اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

ہاں وہ میری کچھ تصویریں ہیں اِس میں بہت اچھی۔ مناہل نے کہا تو عریش سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دینے لگا

یوایس پی ٹی وی میں کنیکٹ کر دے ساتھ میں مل کر تصورات دیکھ لیتے ہیں۔ عریش نے کہا تو مناہل سٹپٹائی

نہیں مجھے نہیں دیکھنی۔ مناہل نے کہا

پر مجھے دیکھنی ہے۔ عریش بضد ہوا

ضد نہیں کرو۔ مناہل نے اُس کو گھورا

ضد آپ کر رہی ہیں میں تو بس بول رہا ہوں۔ عریش نے کہا

مت بولو۔ مناہل اتنا کہتی وارڈروب کی جانب بڑھی۔

اچھا آپ کو یاد ہے آپ نے کہا تھا میں اگر شرٹ اُتاروں گا تو آپ میری بات مانیں گی؟ عریش نے یاد کروایا

www.novelsclubb.com

ہاں یاد ہے۔ مناہل نے بتایا

تو کرے وہ کام۔ عریش نے کہا

کونسا کام کروں؟ مناہل اُس کو دیکھ کر نا سمجھی سے بولی۔

برتن دھوئے گی آپ۔ عریش نے کہا تو مناہل اُس کو ایسے دیکھنے لگی جیسے عریش نے جانے کیا کہہ دیا ہو۔

تمہارا دماغ لگتا ہے خراب ہو گیا ہے۔ مناہل نے اُس کو گھورا

اِس میں دماغ خراب ہونے والی کیا بات ہے میں نے آپ کی بات مانی ہے اب آپ مانے چلیں شاباش۔ عریش اتنا کہتا بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا

عریش کیا ہو گیا ہے اِتنی سردی میں تم مجھ سے برتن دُھلواؤ گے اور مجھے نہیں آتے برتن دھونے۔ مناہل نے اُس کو باز رکھنا چاہا

کرنے کے لیے سب آسان ہوتا ہے آپ آئے میں بتاتا ہوں۔ عریش اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

عریش پلیز نہیں میرے ہاتھ خراب ہو جائے گے۔ مناہل نے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا

ہاتھ کیوں ہونے لگے خراب ہر لڑکی کرتی ہے آپ ایک بار کرے گی تو کچھ نہیں ہو گا۔ عریش آرام سے کہتا سیڑھیاں اُترنے لگا۔

میں تمہارے پاؤں دبادوں گی سر بھی دبادوں گی بازوں بھی دبادوں گی مگر اتنی ٹھنڈ میں برتن نہیں۔ مناہل نے ہر ممکن کوشش کی وہ اب کہی سے بھی مغرور مناہل نہیں لگ رہی تھی اِن دِنوں میں وہ چاہ کر بھی خود پہلے جیسا نہیں بنا پا رہی تھی۔

میں تمہارے پاؤں دبادوں گی سر بھی دبادوں گی بازوں بھی دبادوں گی اُس کے بعد گلا بھی دبادے گی۔ عریش سیڑھیاں اُترنے کے بعد (نقل اُتارتے ہوئے) جیسے جُملہ مکمل کیا۔

فضول مت بولو اور میرا ہاتھ چھوڑو مجھے نہیں دھونے برتن۔ مناہل نے سر جھٹک کر کہا

برتن تو آپ کو دھونے پڑے گے زبان دی تھی اب اُس کا پاس تو رکھنا پڑے گا۔ عریش اُس کو اپنے روبرو کھڑا کرتا ہوا بولا

تو زبان دی تھی اُس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کے تم مجھ سے برتن دھلاؤ۔ مناہل چڑ کر بولی۔

کچن میں چلے برتن آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ عریش دونوں اُس کے ہاتھ تھامتا بولا

عریش نو۔ مناہل کچن میں داخل ہونے کے بعد بھی یہی بولی

مناہل یس۔ عریش اُس کو سینک کے سامنے کھڑا کرتا بولا جہاں برتنوں انبار کھڑا تھا۔

گھر میں تو ہم دو ہیں پھر یہ برتنے اتنے کیوں ہے؟ مناہل حیرت سے عریش سے بولی۔

پتا نہیں آپ بس کام پہ لگ جائے میں یہی ہوں۔ عریش اسٹول پہ بیٹھ کر بولا

میں نے نہیں دھونے برتن۔ مناہل بضد تھی۔

برتنوں کے علاوہ ایک آپشن ہے۔ عریش نے کہا

اچھا وہ کیا؟ مناہل جھٹ سے پوچھ بیٹھی۔

میرے کپڑے ہیں اگر وہ آپ دھوئے تو۔ عریش نے جیسے احسان کیا

میں برتن دھوتی ہوں۔ مناہل اُس کو گھور کر بولی تو عریش نے برتنوں کی طرف اِشارہ کیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت

www.novelsclubb.com

چاہت۔

بُراق ہاتھ میں اپنی شرٹ پکڑتا پورے گھر میں چاہت کو تلاش کر رہا تھا جو جانے کہاں تھی۔

صاحب وہ بیگم صاحبہ کے کمرے میں ہیں۔ ملازمہ نے بتایا تو بُراق دندناتا صلحہ بیگم کے کمرے میں آیا

یہ کیا ہے؟ بُراق سنجیدگی سے چاہت سے بولا جو صلحہ بیگم کی گود پہ سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔

یہ آپ کی شرٹ ہے۔ چاہت معصومیت سے بتانے لگی۔

اور یہ؟ بُراق تپ کے پوری شرٹ کو سیدھا کھڑا کیا جہاں شرٹ کے بیچوں بیچ ایک گول دائرہ کھڑا تھا۔

یہ کس نے کیا؟ صلحہ بیگم اُس کی جلی ہوئی شرٹ دیکھ کر حیرت سے بولی

آپ کی چہیتی نے میری نئی شرٹ کا یہ حشر کیا ہے۔ بُراق شرٹ پھینک کر دانت پیس کر بولا

www.novelsclubb.com

ہاں تو کونسا جان بوجھ کر کیا غلطی سے ہو گیا۔ چاہت نے اپنا دفاع کیا۔

اگر ٹھیک سے کرتی تو ایسا کیوں ہوتا؟ بُراق نے تیکھے چتونوں سے اُس کو گھورا

آپ کی شرٹ کی قسمت میں جلنا جلانا لکھا ہوا تھا اِس لیے میرے پہ کوئی دوش (الزام) مت دے۔ چاہت نے منہ کے زاویئے بگاڑے

کبھی اپنی غلطی مان بھی لیا کرو بڑا احسان ہو گا۔ بُراق چڑ کر بولا

جب کوئی غلطی کروں گی تو ضرور۔ چاہت اپنے بال جھٹک کر بولی

مطلب

بُراق بس ایک شرٹ تھی جل گئی بات ختم تم دوسری پہن لو۔ بُراق کچھ کہنے والا تھا جب صلحہ بیگم نے اُس کو ٹوکا

آپ چاہت سے بول دے میری چیزوں کا یوں بیڑا غرق نہ کرے۔ بُراق نے کہا

اِس بات سے کیا مطلب ہے ہر چیز تو ٹھیک سے رکھتی ہوں آج اگر تھوڑی شرٹ کیا جل گئی آپ کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے ہیں۔ چاہت لڑاکا انداز میں بولی۔

تھوڑی نہیں پوری۔ بُراق نے اُس کا جُملا دُرست کیا

www.novelsclubb.com

اچھا تو آج اگر تھوڑی یا پوری جل گئی تو آپ شکایات کے انبار لگا دینگے مگر جو اتنے وقت سے میں نے آپ کے کام سلیقے سے کیے ہے اُس پہ کبھی ایک لفظ تعریف کا تو بولا نہیں جاتا تو شکایت کیوں کر رہے ہیں؟ وہ بھی نہ کرے۔ چاہت بیڈ سے اُتر کر اُس کو گھور کر بولی تو صلحہ بیگم نے اپنا سر پکڑا

بات ابھی کی ہو رہی ہے تو ابھی کی کرو۔ بُراق گڑبڑا گیا۔

جی نہیں اگر بات نکلی ہے تو سارے حساب بے باک کرے۔ چاہت اٹل انداز میں بولی۔

یہ ٹوم اینڈ جیری کی لڑائی اپنے کمرے میں کرو میرا دماغ خراب مت کرو۔ صلحہ بیگم نے دونوں کو گھورا تو بُراق تیکھی نظروں سے چاہت کو دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مس مناہل؟؟ مناہل آج بنا عریش کو بتائے اپنے گھر جانے کے لیے نکلی تھی جب اپنے نام کی پُکار پہ اُس نے جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا جہاں فل بلیک پینٹ کوٹ میں کوئی اور نہیں ابتہاج ملک کھڑا تھا۔

تم؟؟؟ مناہل بے یقین نظروں سے اُس کو گھورنے لگی۔

Can we talk anywhere?

ابتہاج اُس کو دیکھ کر بولا تو پہلے مناہل کا دل چاہا منہ پہ انکار کر دے مگر جانے کیوں اُس نے ایسا نہیں کیا بلکہ سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔

کیا بات کرنی ہے؟ وہ دونوں اب کیفے میں موجود تھے جہاں آ کر ہی مناہل نے سنجیدگی سے پوچھا

How are you?

ابتہاج نے اُس کا حال دریافت کیا تو مناہل ہنس پڑی۔

کیسی ہو؟ مناہل نے اُس کا سوال دوہرایا

www.novelsclubb.com

یس۔ابتہاج بس یہ بولا

تمہارے سامنے ہوں بتاؤ کیسی لگ رہی ہو؟ اور میں جیسی بھی ہوں آپ کو اور سوری تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ مناہل کہنیاں میز پہ ٹِکائے اُس سے بولی۔

I know you angry with me, but I was not interested to marry you.

ابتہاج کندھے اُچکا کر بولا

تواب مجھے کیوں یہاں لائے ہو؟ مناہل نے جاننا چاہا

مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تو سوچا مل کر تم سے بات کر لی جائے۔ابتہاج نے وجہ بتائی۔

کیا بات؟ مناہل سمجھ نہیں پائی۔

میری اور تمہاری شادی کی بات اگر تم چاہوں تو؟؟ابتہاج نے کہا تو مناہل نے غصے سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

www.novelsclubb.com

تمہیں کیا لگتا ہے تم اگر شادی کے دن نہیں آؤ گے تو میں تمہارے انتظار میں بیٹھی رہوں گی شادی ہو چکی ہے میری اور اُمید ہے دوبارہ ہماری مُلاقات نہیں ہو گی۔ مناہل اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی سپاٹ انداز میں بولی۔

بیٹھو ریلیکس انداز میں بات کرو۔ابتہاج نے کہا۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ تمہاری کوئی بات میں سُننا پسند کروں گی مجھے تو خود پہ حیرت ہوتی ہے جو میں تمہاری ظاہری شخصیت سے متاثر ہوئی تھی۔مناہل سخت لہجے میں بولی تو ابتہاج کہنیاں میز پہ رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں باہم ملا کر ایمپریس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

لگتا ہے تین ہفتوں میں اپنے شوہر سے محبت ہو گئی ہے۔ابتہاج بغور اُس کے تاثرات ملاحظہ کرتا بولا تو ایک پل کے لیے مناہل کو چپ لگ گئی تھی مگر جب بولی تو لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔۔۔

تمہیں اُس سے غرض نہیں ہونا چاہیے۔

بلکل مجھ اِس بات سے کوئی غرض نہیں پر اتنی جلدی شادی کی وجہ سمجھ نہیں آئی عموماً ایسے حالات میں کم لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے۔ابتہاج اپنی ہلکی ڈاڑھی پہ ہاتھ پھیر کر کہتا اُس کو سر تا پیر تپا گیا تھا۔

عریش کم ظرف نہیں ہے اور میں تو اب شکر ادا کرتی ہوں کے میری شادی تم سے نہیں ہوئی۔ مناہل نے اپنی بھڑاس نکالی۔

Impressive,

ابتہاج اتنا کہتا گردن نیچے کر کے ہنسا تو بے اختیار مناہل کے سامنے عریش کا مسکراتا چہرہ لہرایا۔

گوٹو ہیل۔ مناہل دانت کچکچا کر کہتی کیفے سے باہر جانے لگی پیچھے ابتہاج بہت دیر تک ہنستا رہا پھر سر جھٹک کر اُس نے اپنے لیے ایک کپ کافی آرڈر کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں نہ؟ پارک میں کھیلتے بچوں کو دیکھ کر انا مسکرا کر نوید سے بولی جس کے کہنے پہ وہ پارک موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں بہت۔ نوید نے اُس کی بات پہ تائید کی۔ تبھی وہاں دانیال آیا۔

تم پپو کے بیٹے ہو نہ؟ دانیال نے سیدھا نوید کو مخاطب کیا جس پہ انا نے اُس کو گھورا تھا

کون پپو؟اور آپ کون ہے؟

پپو وہ ہی جو گدھا گاڑی چلاتا تھا اور ایک بچہ بھی ہوتا تھا ساتھ میرے خیال سے وہ تم ہو؟دانیال مصنوعی پر سوچ انداز اپنا اُس سے بولا

جی نہیں یہ کسی پپو ڈپو کا بیٹا نہیں میری خالہ کا بیٹا ہے۔اِس بار انا اُس کو کڑے چتونوں کے ساتھ گھور کر بولی

کیوں تمہاری خالہ کا شوہر پپو نہیں ہو سکتا؟دانیال زچ کرتی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے بولا

ہاں نہیں ہو سکتا اور تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔انا نے کہا

میں کیوں یہاں سے جاؤں؟کیا تم نے یہ پارک بُک کروایا ہے؟دانیال نے طنزیہ کیا۔

www.novelsclubb.com

انو یہ ہے کون؟نوید نے عجیب نظروں سے دانیال کو دیکھ کر انا سے پوچھا

انو واہ کیا نِک نیم چوز کیا ہے اِس منو نے۔دانیال "انو" لفظ پہ جانے کیوں سلگ اُٹھا جبکہ انا کے سیل فون پہ کال آنے لگی تو وہ دونوں پہ ایک نظر ڈال کر سائیڈ پہ ہوئی۔۔

جی میں پیار سے انا کو انو کہتا ہوں۔انا کے جانے کے بعد نوید اپنی شرٹ ٹھیک کرتا اُس سے بولا

اواچھا اکثر بھائی اپنے بہنوں کے کی نام رکھتے ہیں۔۔ہم نے بھی ایک دوسرے کے کی نام رکھے ہیں۔۔دانیال انا کی چھوڑی ہوئی سیٹ پہ بیٹھ کر اُس سے بولا جس کا چہرہ "بھائی" لفظ پہ اُتر سا گیا تھا یا ایسا دانیال کو محسوس ہوا۔

تم انا کو کیسے جانتے ہو؟نوید نے پوچھا

ہم پڑوسی ہے تو ظاہر سی بات ہے بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور میری اور انا کی ماں کی آپس میں بہت بنتی بھی ہے جس وجہ سے میری اور انا کی بھی آپس میں بہت بنتی ہے اسکول،کالج،اور اب یونی بھی ہمارا ایک ہے اب باقی کا اندازہ تم خود سے لگالوں۔دانیال آرام سے بول کر اُس کو بے آرام کر گیا۔

www.novelsclubb.com

ریئلی؟مگر انا نے تو کبھی تمہارا ذکر نہیں کیا؟نوید کو یقین نہیں آیا

Because, she is little shy,

دانیال انگڑائی لیکر بتانے لگا۔

انا تو ایسی نہیں۔۔۔نوید ابھی بھی بے یقین تھا۔۔

وہ کیسی ہے یہ بات میں تم سے بہتر جانتا ہوں کیونکہ ایک تو ہم پڑوسی ہے۔۔دوجا ہمارے گھر میں ایک دوسرے کا آنا جانا بہت ہے۔۔تو جا ہم بہت اچھے دوست ہیں بہت وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارا ہے۔دانیال نے مزے کہا تب تک انا بھی وہاں آ گئی تھی جس کو دیکھ کر دانیال الرٹ ہوا۔

نوید چلیں۔انا نے نوید سے کہا

بُری بات انا نوید تم سے بڑا ہے ادب سے مخاطب کیا کرو بھائی بولا کرو۔دانیال افسوس سے سر دائیں بائیں ہلاتا انا سے بولا

مجھے بُرا نہیں لگتا۔نوید نے فورن سے کہا

یہ اچانک تم کب سے ادب و آدب کے پارٹ پڑھانا شروع ہو گئے؟انا کمر پہ رکھتی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھ کر بولی

جب سے پتا چلا تم دونوں میں بہن بھائی جیسا پیار ہے۔دانیال مسکرا کر بولا تو انا نے سر جھٹکا

واٹ ایور اُٹھو نوید گھر جانا ہے۔انا نے نوید سے تو وہ اِس بار فورن سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

کہاں چلی گئی تھی آپ؟ میں کب سے آپ کا نمبر ڈائل کر رہا تھا کال ریسیو کیوں نہیں کی آپ نے؟ عریش جو ہال میں چکر کاٹتا مناہل کا منتظر تھا اُس کو جیسے ہی اندر داخل ہوتا دیکھا تو پریشانی سے پوچھنے لگا۔ جس پہ مناہل نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ اُس کے لیے پریشانی اور فکر مندی والے تاثرات تھے۔

آپ خا

ابھی عریش بات کر رہا تھا جب مناہل آگے بڑھتی اُس کے گلے لگ گئی تھی۔ عریش ہکا بکا مناہل کو دیکھنے لگا جو پہلے اُس کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتی تھی اور اب اُس کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ ٹھیک ہے؟؟ عریش اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تفتیش بھرے لہجے میں پوچھنے لگا۔

تم نے ٹھیک کہا تھا۔ مناہل اُس کے کندھے پہ سر رکھتی بس یہی بولی

میں نے کیا کہا تھا؟ عریش نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔۔

یہی کے جب ابتہاج ملک میرے سامنے آئے گا تو میں اُس کے پاس نہیں جاؤں گی تب مجھے لگا تھا میں بھاگ کر اُس کے پاس جاؤں گی مگر ایسا نہیں ہوا میں نہیں گی اُس کے پاس۔ مناہل نے کہا تو عریش خاموش ہو گیا۔

آپ کیوں نہیں گئ؟ کچھ توقع کے بعد عریش نے پوچھا

کیونکہ چاہے میں مغرور قسم کی ہوں میرا اڈریسنگ سینس بھی خراب ہو گا مگر عام لڑکیوں کی طرح مجھے بھی اپنی عزت اور وقار عزیز ہے میں ایک ایسے شخص کے پاس کیسے چلی جاتی جس نے مجھے بھری محفل میں رسوہ کیا تھا۔ مناہل اُس سے کچھ فاصلے پہ کھڑی ہوتی بولی

آپ رسوہ نہیں ہوئی تھی۔ عریش سنجیدگی سے بس یہی بولا

مگر کثر تو نہیں چھوڑی تھی نہ اُس نے کوئی۔ مناہل سر جھٹک کر بولی تو عریش نے گہری سانس خارج کیا۔

آپ کہاں گئ تھی؟ وہ آپ کو کب کہاں کیسے ملا؟ عریش نے جاننا چاہا

میں اُس کے بارے میں مزید بات کرنا نہیں چاہتی۔ مناہل نے بتایا

جیسے آپ کی مرضی۔ عریش نے ہتھیار ڈال دیئے۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 40

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ آج صلحہ بیگم موجود نہیں تھی انہوں نے اپنا ناشتہ کمرے میں کر لیا تھا۔۔ بُراق آفس کے لیے تیار ہوتا نیچے آیا تو چاہت پہلے سے وہاں موجود ہوں

تم تیار نہیں ہوئی؟ بُراق اپنے لیے کُرسی گھسیٹ کر بیٹھتا اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

کسی کی شادی ہے؟ چاہت اُس کے سامنے پلیٹ سرو کرتی پوچھنے لگی۔

شادی کے علاوہ بھی دماغ میں کوئی اور بات سوچ لیا کرو۔ بُراق نے طنزیہ کیا۔

مسئلًا کیا؟ کیونکہ میں تو ٹھیری ایک امیچیور لڑکی جس کے دماغ میں بس اوٹ پٹانگ خیالات ہی گردش کرتے ہیں۔۔چاہت ہاتھ جھاڑ کر کہتی بیٹھ گئ۔۔

ہر بار یہ "امیچیور" لفظ استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے؟ بُراق تپ کے بولا

ضروری تو نہیں ہوتا مگر وہ بات دماغ میں بیٹھالی جائے نہ جس سے آپ کو یہ معلوم ہو کے آپ کیا ہے؟ چاہت کندھے اُچکا کر بولی تو بُراق سر جھٹکتا اپنے لیے انڈہ پاس کیا جو چاہت نے اُبالا ہوا تھا اُس کے لیے۔۔

یہ کیا ہے؟ بُراق انڈھے کو دیکھ کر دانت پیس کر چاہت سے بولا جو بریڈ کھانے میں مصروف تھی۔

کیا ہے؟ چاہت بنا دیکھے بولی۔

اپنی نظریں کرم یہاں نوازوں تو پتا چلے کے کیا ہے؟ بُراق نے بھگو بھگو کر تیر مارا تو چاہت کی نظریں اُس کے سامنے پلیٹ میں چھلکے ہوئے انڈے پہ پڑی تو بے ساختہ اُس نے اپنا تھوک نگلا کیونکہ اندر سے وہ کچا تھا۔

ماشااللہ ماشااللہ انڈہ پریگننٹ تھا۔۔چاہت اپنا سر جھٹک کر پر جوش لہجہ اپناتی بولی تو بُراق جو اُس سے معافی کی توقع کر رہا تھا اُس کی ایسی بات پہ صبر کا گھونٹ بھر تا رہ گیا۔

اپنے لفظوں پہ غور پہ کرو۔۔بُراق نے خود پہ ضبط کیے کہا۔

چھوڑے تو یہ دیکھے ہے کیا۔۔۔؟ یااللہ مجھے معاف کیجئے گا میں نے انجانے میں ایک معصوم کی جان لے لی۔چاہت بُراق کو جواب دیتی ہاتھ اُپر کیے اللہ سے بولی تو بُراق اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

ناشتہ تو کرے۔۔۔چاہت اب شرمندہ ہوئی۔۔۔

تم کرو۔۔۔بُراق اتنا کہتا جانے لگا جب یکدم چاہت اُس کے روبرو کھڑی ہوئی۔۔

سامنے سے ہٹو۔۔بُراق نے اُس کو گھور کر کہا

www.novelsclubb.com

خالی پیٹ باہر نہیں جایا جاتا۔۔۔چاہت نے معصوم شکل بنائے بتایا

میرا پیٹ تمہاری باتوں سے بھر گیا ہے اب ہٹو سامنے سے۔بُراق نے آنکھیں دیکھائی۔

اچھانہ سوری جانے آج کیسے ایسا ہو گیا ہے ورنہ پہلے تو میں ٹھیک سے اُبالتی تھی نہ آپ کے لیے۔چاہت نے اُس کو منانا چاہا

مجھے پتا ہے تم نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے۔بُراق سر جھٹک کر بولا

اب ایسا الزام بھی مت لگائے میں کیا کوئی ظالم بیوی ہوں جو اپنے شوہر کو یوں بنا ناشتہ کروائے بھیجے گی۔۔۔آپ پلیز بیٹھے پندرہ بیس منٹ کی تو بات ہے۔چاہت اُس کو کندھوں سے پکڑتی چیئر پہ بیٹھانے کے بعد بولی۔۔۔

نہیں بس آج میں بریڈ کھاؤں گا۔بوئل انڈے سے میری توبہ۔۔بُراق نے کہا۔۔

توبہ کیوں روز تو ایسا نہیں ہوتا ایک دن کیا ہو گیا آپ نے تو میری ساری ریاضیت ہی بھولا دی۔چاہت ڈرمائی انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

ریاضیت؟بُراق نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔"

اِس کے بارے میں پھر کبھی بات ہو گی ابھی آپ یہ کھائے۔۔۔چاہت آرام سے اُس کی بات نظر انداز کرتی بریڈ جیم پاس کرنے لگی۔۔۔

کل سے نیو ایکسکیوز تم نے یونی جانا ہے بس۔ بُراق نے حکیمہ لہجے میں کہا۔

کل اُتوار ہے۔۔۔۔چاہت نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

تو؟؟ بُراق کا دھیان کھانے میں تھا۔

تو یونیورسٹی بند ہوتی ہے۔۔چاہت اتنا کہتی پانی کا گلاس پینے لگی تو بُراق کو زبردستی کھانسی کا دورا پڑا تھا اُس نے خشمگین نظروں سے چاہت کو دیکھا جو خود کو لاتعلق ظاہر کر رہی تھی۔

تم نے اُس دن مجھے بے وقوف بنایا؟؟ بُراق کو تاسف سے اُس کو دیکھنے لگا۔

اُس دن کس دن؟ چاہت انجان بنی۔۔۔

اُس دن واپسی پہ تم نے میرے پوچھنے پہ یہ کہا تھا نہ کے تم یونی اُتوار سے جوائن کرو گی؟ بُراق پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو ایسا کچھ یاد نہیں۔۔چاہت نے اپنے دماغ پہ زور دیتے کہا

بنو مت تم نے کہا تھا۔۔ بُراق نے اُس کو گھورا

مے بی کہا ہو ویسے بھی رات گئی بات گئی۔۔میں پُرانی باتوں کو یاد نہیں رکھتی۔۔چاہت شانِ بے نیازی سے بولی۔۔۔تو بُراق پیچ وتاب کھاتا رہ گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مجھے لگا تھا تم آج یونی نہیں آؤں گی۔۔دانیال سیر ھیوں پہ انا کے پاس بیٹھتا بولا

تم ایسا کیوں لگا؟انا نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

تمہارا کزن برادر جو آیا ہے تو میں نے سوچا کیا پتا تم اُس کو کمپنی دو۔۔دانیال سرسری لہجے میں بولا۔۔۔

اوو تو تم میرے بارے میں سوچتے بھی ہو امپریسیو۔۔۔انا بغور اُس کو دیکھ کر بولی۔

میں نے جسٹ ایک بات کہی تم اب خوشفہمی کا شکار مت ہو جانا۔۔۔دانیال نے چڑایا

جی جی مجھے تمہارے بارے میں ایسی کوئی خوشفہمی پالنی بھی نہیں۔۔انا سر جھٹک کر کہتی اپنی نظریں کتاب میں کی۔

ویسے تمہارا کزن برادر میرڈ ہے؟؟دانیال کچھ توقع کے بعد پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں کیوں؟؟انا نے جواب دینے کے بعد پوچھا

ایسے ہی جنرل نالیج۔۔۔دانیال نے کندھے اُچکائے۔

اُس کی شادی امی کروائے گی اب کیونکہ وہ اپنی زندگی میں سیٹل ہو گیا ہے بہت اچھی جاب ملی ہے اُس کو۔۔۔انا نے بتایا۔

اونائیس۔۔دانیال بس یہ بولا۔۔

ہممم کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔انا اتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی تو دانیال کو بھی اُٹھنا پڑا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کے وقت مناہل کی آنکھیں پیاس کی وجہ سے کُھلی۔۔وہ کمرے کی لائیٹ آن کرتی کچن میں جانے والی تھی جب نظر بیڈ کی دوسری سائیڈ جو خالی تھی اُس پہ پڑی۔

www.novelsclubb.com

عریش کہاں گیا رات کے اِس وقت؟ مناہل گھڑی میں وقت دیکھتی تعجب سے بڑبڑانے لگی۔

شاید واشروم میں ہو۔یہ سوچ آتے ہی وہ اُٹھ کر واشروم کے دروازے کے پاس کھڑی ہوئی۔

عریش کیا تم اندر ہو؟ مناہل نے آواز دی مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو اُس نے آہستہ سے دروازے کو پُش کیا تو وہ کُھلتا چلا گیا۔۔۔

واشروم بھی خالی۔یہ گیا کہاں؟ مناہل کو پریشانی ہونے لگی۔

یااللہ کہی یہ غلط ایکٹویٹی میں تو نہیں ہوتا۔خود کو ایسے معصوم شو کروانا اُس کے بعد یوں ایسا پنچ مارنا جس پہ کوئی بندہ اُٹھ بھی نہ پائے۔۔مناہل کمرے میں بے چینی سے ٹہلتی خود سے تانے بانے جوڑنے لگی۔۔

یو ایس پی؟ اپنی یو ایس پی یاد آتے ہی وہ جھٹ سے اُٹھ کر وارڈروب کی جانب بڑھی وہاں سے اپنی یو ایس پی اور لیپ ٹاپ اُٹھائے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

آئے ایم ڈیمن شیور کے کچھ نہ کچھ ایسا ضرور معلوم ہو گا جو عریش اپنے بارے میں چُھپاتا ہے۔مناہل خود سے بات کرتی لیپ ٹاپ آن کیے دیکھنے لگی تو اُس کی آنکھیں اور منہ لفظ اُس کا منہ چُڑا رہا تھا۔"Empty" دونوں کھلا کا کھلا رہ گیا۔کیونکہ سامنے

ہاؤاز پوسیبل۔۔ مناہل حیرت سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھتی یو ایس پی نکال کر اُس کو پھونکیں مار کر دوبارہ سے لیپ ٹاپ میں کنیکٹ کرنے لگی مگر اُس سے بھی کام نہیں بنا تو لیپ ٹاپ اُٹھا کر وہاں یو ایس پی والی جگہ پہ پھونک ماری کے کیا پتا اُس میں کوئی خرابی ہو گئ ہو مگر بے سود یو ایس پی پوری خالی تھی جو اُس نے کاپی کیا تھا وہ تو نہیں تھا مگر جو اُس کے ویڈیوز یا یونی کی اسائمنٹ وغیرہ ہوتے تھے وہ بھی نہیں تھے۔

وائرس تو نہیں پڑ گیا یو ایس پی؟ مناہل اپنا دماغ لڑاتی لڑاتی پاگل ہونے کے در پہ تھی۔

جان ہتھیلی پہ رکھ کر سارا ڈیٹا کاپی کیا تھا۔اِس سے تو اچھا تھا عریش کے لیپ ٹاپ میں ہی دیکھ لیتی۔ مناہل خاصی بدمزہ ہوئی۔

یہ سب تو بعد میں سوچوں گی مگر یہ عریش کہاں چلا گیا؟ رات کے تین بجنے والے ہیں۔ مناہل اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بڑبڑاتی سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائیل اُٹھا کر عریش کا نمبر ڈائل کیا جو بند تھا۔۔

نمبر بھی بند ہے یااللہ میں کیا کروں ؟۔ مناہل تھک ہار کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئ۔۔ تین سے چار پھر ساڈھے چار بج گئے مگر عریش کا کچھ پتا نہیں لگا تھا۔۔انتظار کرتے کرتے مناہل نیند کی وادیوں میں اُتر گئ تھی۔۔

دوبارہ اُس کی آنکھ تب کُھلی جب کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

عریش تم ساری رات کہاں تھے ؟ مناہل جلدی سے اُٹھ کر عریش سے پوچھنے لگی۔

یہی تھا۔۔۔ عریش دو لفظی جواب دیتا واشروم میں بند ہو گیا جبکہ اُس کے جواب میں مناہل واشروم میں دروازے کو گھورنے لگی۔۔۔

سچ بتاؤ عریش ؟ بیس منٹ بعد عریش واشروم سے باہر آیا تو مناہل نے سنجیدگی سے پوچھا

سچ ہی بتایا ہے اور پلیز مجھے سونا ہے تم اپنے سوالوں کا سیکشن ملتوی کر لوں۔ عریش اب کی کچھ بیزاری سے جواب دیتا بیڈ پہ دراز ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

یہ اس انداز میں بات کیوں کر رہے ہو ؟اور تمہارے چہرے کی رنگت زرد کیوں ہو گئ ہے کیا تمہیں بخار ہے ؟ مناہل نے ایک بار پھر پوچھا

مناہل مجبور مت کرو کے میں یہاں سے چلا جاؤں مجھے آرام کرنا ہے تو پلیز مجھ سے کوئی سوال مت پوچھو میرے پاس تمہارے کسی بھی قسم کے سوال کا جواب نہیں۔ عریش سنجیدگی سے دوٹوک انداز میں بولا۔

شوہر پوری پوری رات گھر سے باہر رہے اور بیوی پوچھے بھی نہ؟ مناہل ناگواری سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

Don't act like typical wife,

عریش اِس بار خاصے روڈ لہجے میں بولا تو مناہل کو جانے کیوں چپ لگ گئی تھی۔۔اِس وقت اُس کو عریش میں "ابتہاج ملک" نظر آنے لگا تھا۔۔۔

آج رات میں بھی گھر سے باہر گزاروں گی۔۔ عریش سر پہ بازوں ٹِکائے لیٹا ہوا تھا جب مناہل کی اچانک ایسی بات پہ اُس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کو کھولا۔

کیا بکواس تھی یہ؟ عریش کی نظروں میں ناگواری پن سا اُتر آیا۔۔

تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ مناہل نے اُس کو گھورا

مجھے مسئلہ ہو گا۔ عریش نے دوبدو کہا۔۔

Don't act like typical Husband,

مناہل اُس کے الفاظ واپس لوٹاتی واشروم میں بند ہو گئ۔ عریش بس اُس کی پشت کو تکتا رہ گیا۔

شادی نہ کر لی زندگی کا عذاب پال لیا۔ عریش جھنجھلا کر کہتا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پہ پڑی چیزیں (لیپ ٹاپ) زور سے نیچے پھینکی تو درد کی ایک شدید لہر اُس کو اپنے پورے وجود میں پھیلتی محسوس ہوئی۔۔ شور کی آواز پہ مناہل واشروم سے باہر آئی تو نیچے اپنے لیپ ٹاپ پہ نظر پڑی تو گھور کر عریش کو دیکھا جس نے اب خود پہ لحاف اُڑا تھا۔

عریش تم نے میرا لیپ ٹاپ توڑ دیا۔۔ مناہل اُس کے سر پہ کھڑی ہوتی غصے سے بولی مگر عریش نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ مناہل کو اُس کا خاموش ہونا غصہ دِلانے لگا۔۔

عریش۔۔۔۔ مناہل نے اب کی اُس کے بازوں کو جھنجھوڑا تو ہاتھ میں کچھ گیلا پن محسوس ہوا۔۔۔

عریش؟؟ مناہل نے لحاف زبردستی اُس پہ سے ہٹایا۔۔۔

مناہل تمہارا مسئلہ کیا ہے مجھے اِس وقت نہیں کرنے کوئی بات بھی اِس لیے خدا کا واسطہ ہے خاموش ہو جاؤ۔ عریش بیڈ سے اُٹھ بیٹھتا کوفت بھرے لہجے میں بولا۔۔ مناہل جو اُس سے کوئی اور بات کرنے والی تھی یوں عریش کے آج آپ کے بجائے "تم" کہنے پہ خاموش نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔ مناہل سپاٹ انداز میں کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔اُس کے جانے کے بعد عریش نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آج آپ آفس سے جلدی آجایئے گا۔۔۔چاہت نے کال پہ بُراق سے کہا

کس خوشی میں؟ بُراق نے وجہ جاننا چاہی۔

لونگ ڈرائیو پہ جانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔چاہت نے بتایا

تو؟؟؟ بُراق نے بس یہ کہا

تو یہ کے میں اکیلے جانے سے تو رہی اِس لیے آپ جلدی آجایئے گا۔۔چاہت نے کہا

اگر میں نہ آؤں تو؟ بُراق نے جانچا۔

تو میں آپ کے آفس آجاؤں گی پھر وہی سے چلینگے۔چاہت نے پورا پلان ترتیب دیا۔۔۔

میں آجاؤں گا تم زحمت مت کرنا۔ بُراق نے مسکرا کر کہا

میں کیوں نہ آؤں کیا آفس میں کسی لڑکی سے پیار محبت کا چکر چلایا ہے؟ چاہت الرٹ ہوئی تو بُراق بدمزہ ہوا۔۔۔

تم اتنا فضول سوچ کیسے لیتی ہوں؟ بُراق تپ کے پوچھنے لگا۔۔

دماغ سے۔۔جواب خاصا پُراعتماد میں دیا گیا تھا۔۔۔

میٹنگ ہے میری کال رکھتا ہوں۔ بُراق نے کہا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پر یاد رہے آج جلدی آنا ہے۔۔۔۔چاہت نے کہا

آجاؤں گا۔۔۔بُراق اتنا کہتا کال کٹ کر گیا جبکہ دوسری طرف چاہت بُراق سے بات کرنے کے بعد مناہل کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

السلام علیکم کیسی ہو؟دوسری طرف کال ریسیو ہوئی تو چاہت نے جھٹ سے پوچھا

وعلیکم السلام بڑا جلدی یاد آگیا مجھے کال کرنا۔۔مناہل سلام کا جواب دیتی طنزیہ بولی۔۔اُس کا موڈ عریش کے رویے کی وجہ سے بہت خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔

سوری یار بس کچھ بزی تھی۔۔چاہت نے کہا

اچھا سُنا ہے تمہاری بھی شادی ہو گئی ہے۔۔۔مناہل نے کہا

ہاں میرے کزن بُراق سے۔چاہت نے پر جوش لہجے میں بتایا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔مناہل بس یہی بولی۔

تمہیں ایک ضروری بات بتانی تھی میں نے۔چاہت نے بتایا

کونسی بات؟مناہل متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کل فائیو فروری ہے۔چاہت کا لہجہ پر جوش تھا۔

تو؟؟؟مناہل کو سمجھ نہیں آیا۔

تو یہ کے کل فائیو فروری کو عریش کا برتھ ڈے ہوتا ہے۔چاہت نے بتایا تو مناہل نے یکدم سیدھی ہوئی۔

مجھے نہیں تھا پتا۔مناہل نے کہا

تو اب چل گیا نہ تمہیں چاہیے عریش کو کوئی سرپرائز دو۔۔۔اُس نے تمہارے لیے بہت کچھ کیا ہے۔۔چاہت نے کہا تو مناہل کو اُس کی بات ٹھیک لگی۔۔۔

ہاں میں ایسا کروں گی پر کیا کروں؟ مناہل کنفیوز ہوئی

سرپرائز پارٹی ارینج کرو اور اُس کا شکریہ بھی ادا کرنا۔۔چاہت نے کہا۔

ہمم تھینک یو تم نے بتایا ورنہ اتنا اسپیشل ڈے مس ہو جاتا۔۔۔مناہل نے کہا تو وہ آج چاہت کو بدلی بدلی ہوئی سی لگی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگ رہا ہے اب تم عریش کے ساتھ خوش ہو۔چاہت بولے بنا نہ رہ پائی۔۔

ایسا ہی ہے۔۔مناہل نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

That's fantastic,

چاہت خوش ہوئی۔۔

مجھے تم سے ایک اور بات کرنا تھی۔ مناہل نے کچھ ہچکچاہٹ سے کہا

ہاں کہو کیا بات ہے؟ چاہت نے مسکراتے لہجے میں پوچھا۔

میں عریش سے معافی مانگنا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں میں نے اپنی سالگرہ کے دن جو کچھ عریش کو سُنایا جن جن لوگوں کے سامنے بھی سُنایا اُن کو عریش کی سالگرہ پہ انوائٹ کرو پھر عریش سے اپنے عمل کی معافی مانگوں۔ مناہل نے کہا

یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ یقیناً عریش خوش ہو جائے گا اور مجھے خوشی ہوئی کے تمہیں خود سے احساس ہو گیا اپنی غلطی کا۔ چاہت نے کہا

ہاں پر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ مناہل نے بتایا

www.novelsclubb.com

ڈر وہ کس چیز کا؟ چاہت سمجھ نہیں پائی۔

اِس بات کا کے کہی عریش وہ سب نہ کرے جو میں نے اُس کے ساتھ کیا ہے۔۔ مناہل کسی خدشے کے تحت بولی۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا عریش بہت اچھا ہے وہ پُرانی باتوں کو دل پہ نہیں لگاتا۔چاہت نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا

کاش ایسا ہو جائے۔مناہل ٹھنڈی سانس خارج کرتی بولی۔

ایسا ہی ہو گا اب تم اپنا دماغ پارٹی میں لگاؤ اُس کی تیاری کرو۔چاہت نے کہا

تم آؤں گی؟ مناہل نے پوچھا

Absolutely yes,

چاہت نے کہا تو مناہل لمبا سانس اپنے اندر کھینچتی کال ڈراپ کر گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

موسم کتنا اچھا ہے نہ؟ چاہت ونڈو کے باہر کے مناظر دیکھتی ڈرائیونگ کرتے بُراق سے بولی۔

www.novelsclubb.com

ہاں بہت۔بُراق سرسری لہجے میں بولا۔

ویسے اگر آپ کی شادی مجھ نہ ہوئی ہوتی تو آج کتنی بور نگ زندگی آپ گزار رہے ہوتے۔چاہت شریر نظروں سے بُراق کو دیکھ کر بولی تو اُس نے گردن موڑ کر چاہت کو دیکھا

بور نگ کیسے ؟بُراق سمجھ نہیں پایا

وہ ایسے کے آپ ابھی میرے ساتھ زندگی کھل کر جی رہے ہیں ورنہ اس وقت اپنے آفس میں قیام پزیر ہوتے۔چاہت نے منہ بنا کر کہا

سوچ ہے تمہاری ورنہ میری پر سکون زندگی ہی ہوتی نہ میری کسی سے روز لڑائی ہوتی نہ مجھے روز آفس جانے کے لیے لیٹ ہو جاتی۔بُراق نے آرام سے کہا

اچھا جی اگر ایسا ہے تو میں ایک بات واضع کر لوں میں اگر نہ ہوتی تو آپ سالوں بعد مسکراتے یہ میری کرم نوازی ہے آپ پر جو آپ کے چہرے پہ مسکراہٹ آتی ہے اب بھی اگر میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں تو آپ میرے پیچھے رونے لگ جائینگے۔۔چاہت کی بات پہ بُراق کی گرفت اسٹئرنگ پہ مضبوط ہوئی تھی۔۔

تمہیں فضول بولنے کے علاوہ کچھ اور نہیں آتا؟بُراق ناگواری سے بولا

فیوچر بتا رہی ہوا بھی وقت ہے میری قدر کرے ورنہ بعد میں پچھتاوا رہ جائے گا۔چاہت فخریہ انداز میں بولی تو بُراق نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا۔

اب اگر کچھ فضول بولا نہ تم نے تو میں نے چلتی گاڑی سے تمہیں باہر پھینکنا ہے۔بُراق نے اُس کو وارن کیا

تھوڑا رحم کرے اکلوتی بیوی ہوں آپ کی۔چاہت اُس کی دھمکی پہ احتجاجاً بولی۔

مجھے تمہارے ساتھ آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔بُراق کو افسوس ہوا۔

اب افسوس کرنے کا کیا فائدہ جب آپ آ چکے ہیں۔چاہت مزے سے بولی تو بُراق تاسف سے اپنے سر کو جنبش دینے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 41

دانیال اپنے کمرے میں موجود لاشعوری طور پہ انا کے بارے میں سوچ رہا تھا اور وہ اُس کے بارے میں کیوں سوچ رہا تھا؟ یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی اُس کو بس سوچے جا رہا تھا۔۔ کچھ سوچ کر وہ اپنا سیل اُٹھاتا انا کے نمبر پہ ایک میسج چھوڑا۔

ہائے۔۔۔

انا جو لاؤنج میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی میسج ٹون کی آواز پہ اُس نے اپنا فون چیک کیا۔۔ جہاں دانیال کا میسج روشن تھا۔۔

آج یہ مجھے کیسے میسج کر رہا ہے؟ انا حیرت سے موبائیل کو تکتی میسج کا ریپلائے دینے کے بجائے ڈائریکٹ کال کی۔

سب خیر ہے آج مجھے میسج کہی غلطی سے تو نہیں کر دیا۔دانیال نے کال ریسیو کی تو انا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آنہیں میں نے خود کال کی۔دانیال اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بتانے لگا۔

اچھا خیریت؟ انا متوجہ ہوئی۔

وہ کل عریش کا برتھ ڈے ہے۔دانیال کو کچھ اور نہ سوجھا تو یہی کہہ دیا۔

مجھے پتا ہے۔انا نے بتایا

اچھا پھر تم جاؤ گی اُس کو وِش کرنے؟دانیال نے جاننا چاہا

ہاں مناہل نے کہا ہم سب آئے تمہیں بھی آنے کا کہا تھا خود پر سنلی نہیں کہا کیونکہ تم اُس سے بات وغیرہ نہیں کرتے۔انا نے جواب دیا

ہمم اچھا۔دانیال کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے

تمہیں کچھ پوچھنا ہے کیا؟انا نے اندازہ لگایا۔

ہاں وہ تمہارا کزن واپس گیا یہاں ابھی تک یہی پڑا ہے؟دانیال کا لہجہ آخری لائن پہ خود بخود جلن سے بھرپور ہو گیا

www.novelsclubb.com

یہ تمہیں میرے کزن سے کیا مسئلہ ہے؟انا نے جاننا چاہا

مجھے کوئی مسئلہ نہیں میں نے بس پوچھا۔دانیال نے صفائی دی۔

یہی ہے وہ لمبی چھٹیوں پہ آیا ہے۔انا نے بتایا۔

اچھا پھر میں کال رکھتا ہوں۔دانیال نے کہا

اوکے۔انا نے کہا پھر نا چاہتے ہوئے بھی دانیال نے کال کٹ کر دی۔

❤❤❤❤❤❤❤

تمہارے بال اِتنے چھوٹے کیوں ہیں؟لینتھ اگلی بار مت کاٹنا۔عریش بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ بیٹھی مناہل کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا جو کوئی انگلش ناول پڑھ رہی تھی۔۔عریش نے اب آپ جناب کا تکلف چھوڑ دیا تھا۔۔

ناراض ہو؟عریش اُس کو کوئی جواب دیتا نہ پایا تو سوال داغا

تمہیں کیا۔پھاڑ کھانے والا انداز

میں کل پریشان تھا پھر آپ کے ایسے سوالات مجھے مزید پریشان کر رہے تھے۔۔عریش نے وضاحت دی۔وہ تم سے آپ اور آپ کا سفر بہت جلدی سے طے کر رہا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے عریش کل تم مجھے اُن مردوں جیسے لگے جو باہر لوگوں کا غصہ گھر آ کر اپنی بیویوں پہ اُتارتے ہیں۔۔۔مناہل نے کہا تو عریش کچھ پل اُس کو دیکھتا رہا۔

میں اُن مردوں میں سے نہیں ہوں۔ عریش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

مگر کل تم مجھے ویسے لگے۔۔ مناہل نے کہا

غلط لگا۔ عریش نے فورن سے جواب دیا

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی۔ مناہل ناول بند کرتی عریش کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا تم مجھے سمجھنا چاہتی ہو؟ عریش نے غور سے اُس کے تاثرات جانچے

بلکل میں جاننا چاہتی ہوں تم میرے شوہر ہو۔ مجھے تمہاری ہر بات کا پتا ہونا چاہیے۔ مناہل نے جھٹ سے کہا

میں کوئی غلط کام نہیں کرتا اور مجھے بھی کل افسوس ہوا تھا۔ جب تم مجھے شک بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ عریش نے کہا تو وہ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

تم خود سوچو میری جگہ اگر تم ہوتے تو کیا کرتے؟ مناہل نے پوچھا

میں جو بھی کرتا مگر شک ہرگز نہ کرتا اُس پہ تو بلکل بھی نہیں جو میرے نکاح میں ہو۔ جس کو میں نے قریب سے جانا ہو۔ عریش نے جواب فورن سے دیا۔

تم مجھے شرمندہ کر رہے ہو۔ مناہل نے کہا

میں بس اپنے دل کی بات کر رہا ہوں۔ عریش نے کندھے اُچکائے

کبھی کبھی تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو اور کبھی کبھی مشکوک تو کبھی کبھی بہت بُرے جانے کیوں تمہارے حوالے سے میری ایک رائے نہیں ہوتی۔ مناہل کا لہجہ آخر میں اُلجھ سا گیا تھا۔

کیا تم میرے بارے میں سوچتی ہو؟ عریش اُس کا چہرہ دیکھتا جانے کیا کھوج رہا تھا۔۔

پہلے تو نہیں مگر اب بہت سوچتی ہوں۔ مناہل اُس کی آنکھوں سے عینک اُتار کر پہنے لگی تو عریش کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تم بہت بدل گئی ہو۔ عریش نے بتایا

www.novelsclubb.com

تم نے کچھ نہ کرتے ہوئے بھی مجھے بدل دیا ہے۔ مناہل اُس کے پاس بیٹھ کر موبائیل کی کیمرہ آن کرتی بولی۔

عینک تم پہ سوٹ کر رہی ہے۔ عریش نے بتایا۔

پہلی بار تم نے میری تعریف کی ہے۔ مناہل سر اُٹھا کر اُس کو کہا۔

اچھا تو تم چاہتی ہو میں ہر وقت تمہاری تعریف کروں؟ عریش نے جاننا چاہا

پہلے تو نہیں مگر اب ایسا چاہتی ہوں۔ مناہل نے اپنا جُملا میں رد و بدل کی۔۔

کیمرہ تو آف کرے۔۔ عریش نے ٹوکا

میں خوش ہوں آج کیوں نہ اِس مومنٹ کو قید کیا جائے۔۔ مناہل ویڈیو ریکارڈ کرتی پر جوش لہجے میں بولی۔

عینک تو اُتار دے خوامخواہ سر میں درد ہو جائے گا آپ کے۔۔ عریش نے کہا

نہیں ہوتا اور اگر ہو جائے تو تم کافی پِلا دینا۔ مناہل نے مفید مشورہ دیا۔

میں بات کرنا چاہتا ہوں اور تم ویڈیو بنانے میں مصروف ہو۔ عریش کو بُرا لگا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا کونسی بات؟ مناہل موبائیل رکھ کر اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر جاؤں گا تو آپ یہاں رہے گی یا اپنی امی کی طرف؟ عریش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

شہر سے باہر کیوں جا رہے ہو تم؟ مناہل نے بس یہ کہا

میرا ایک دوست ہے اُس سے ملنا تھا مجھے۔ عریش نے بتایا۔

میں بھی ساتھ چلوں؟ مناہل نے پوچھا

تم وہاں بور ہو جاؤ گی۔ عریش نے ٹالا

بور کیوں ہونے لگی میں۔۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا

کیونکہ میں تو اپنے دوست کے ساتھ مصروف رہوں گا گھر بھی اُس کا ہو گا تو آپ کیسے رہے گی۔۔ عریش اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں بولا

اچھا کب جاؤ گے؟ اور کتنوں دنوں کے لیے؟ مناہل نے پوچھا

تین چار دنوں تک اور واپسی کا کچھ پتا نہیں۔ عریش نے کندھے اُچکائے کہا

یہ کیا بات ہوئی کے پتا نہیں۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا۔۔

www.novelsclubb.com

تم اِن سب کو چھوڑو یہ بتاؤ اگر میں نہ رہوں تو کیا تم مجھے یاد کرو گی؟ عریش کے سوال پہ مناہل کا دل زور سے دھڑکا تھا عریش نے وہ سوال کیا تو جس کے بارے میں اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا یہ سوچنا چاہتی نہیں تھی۔

یہ کیسا سوال ہے؟ مناہل اتنا کہتی عینک عریش کو واپس تھمائی۔

آپ جواب دے۔ عریش نے زور دیا۔

میں نے سوچا نہیں۔ مناہل بنا اُس کو دیکھ کر بولی۔

سوچنے میں وقت کتنا لگتا ہے ابھی سوچ لے۔ عریش نے زور دیا۔

کیا تم مجھے چھوڑنے کا سوچ رہے ہو؟ مناہل سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ عریش نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

پھر ایسے سوال پوچھنے کی وجہ؟ مناہل چڑ کر بولی۔

زندگی کا کیا بھروسہ۔ عریش نے کہا۔

مجھے تمہاری باتوں سے خوف آرہا ہے۔ مناہل نے کہا

اِدھر آؤ۔ عریش نے بازوں پھیلائے کہاتو مناہل خاموشی سے اُس کے قریب بیٹھی۔۔

خوف کیوں؟ عریش اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پوچھنے لگا۔

بس ہو رہا ہے تم یہ چھوڑنے والی، یاد کرنے والی، زندگی پہ کوئی بھروسہ نہیں ہوتا، یہ والی باتیں مت کرو۔۔ مناہل نے کہا تبھی اُن کے کمرے کا دروازہ کھول کر اُجالا بیگم اندر آئی۔

دیکھنے میں تو پڑھی لکھی ایک میچیور خاتون ہے مگر آپ کو اِتنا نہیں پتا کے کسی ہسبنڈ وائف کے کمرے میں جاتے ہیں تو دروازہ نوک کرتے ہیں۔ مناہل سیدھی ہو کر بیٹھ کر طنزیہ لہجے میں اُجالا بیگم سے بولی۔

یہ میرے بیٹے کا کمرہ ہے اور اچھا ہو گا جو تم میرے منہ مت لگو۔ اُجالا بیگم نے گھور کر کہا جبکہ اُن دونوں سے لاتعلق بیٹھا عریش اپنی عینک پہننے لگا۔

اپنا جُملا دُرست کر لے یہ آپ کے بیٹا کا کمرہ تھا پر اب یہ ہمارہ کمرہ ہے۔ اِس لیے جب دوبارہ آنا ہو تو دروازہ نوک کرنے کی زحمت کیجئے گا۔ مناہل نے دوبدو جواب دیا۔

تمہاری شرم کہاں مر گئی ہے؟ یہ لڑکی تیری ماں کو اتنی باتیں سُنا رہی ہیں اور تم بس اپنی عینک ٹھیک کر رہے ہو؟ اُجالا بیگم نے عریش کو درمیان میں گھسیٹا

آپ کسی کام سے آئی تھی۔۔؟عریش اُن کی بات نظرانداز کرتا بولا

ہاں اگر بیوی کے پہلو میں بیٹھنے سے فرصت مل گئی ہو تو باہر آجانا تمہارا باپ انتظار کر رہا ہے۔اُجالا بیگم نے کہا تو اُس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔مناہل سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اپنا ناول اُٹھا کر دوبارہ پڑھنے لگی۔۔

میں آتا ہوں۔عریش اُن کو جواب دیتا بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا تو اُجالا بیگم بھی ایک اچٹتی نظر مناہل پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

○ ○

آپ کو کوئی کام تھا ڈیڈ؟عریش لاؤنج میں آتا اشرف صاحب سے بولا جہاں اُن دونوں کے درمیان تیسرا کوئی اور نہیں تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں کام ہے۔۔۔بیٹھو۔اشرف صاحب نے بیٹھنے کا اِشارہ کیا۔

آپ پریشان ہیں؟عریش نے اندازہ لگایا۔۔

بہت پریشان ہوں۔تم اگر چاہو تو میری پریشان حل کر سکتے ہو۔اشرف صاحب نے بتایا۔

پریشانی کی نوعیت بتائے۔۔عریش نے کہا تو انہوں نے ہنکارہ بھرا پھر اپنی جیب سے ایک لفافہ نکال کر اُس کے سامنے کیا۔

کھولو اِس میں ایک تصویر ہے۔۔اشرف صاحب نے کہا تو عریش ایک نظر اُن پہ ڈالتا لفافہ کھولنے لگا۔

یہ کیا؟ عریش نا سمجھی سے تصویر دیکھنے لگا جہاں تصویر میں وہ شخص جو کوئی بھی تھا پورا بلیک ہڈی میں تھا آنکھوں کے سوائے کچھ اور ظاہر نہیں تھا چہرے سے لیکر ہاتھ تک کور تھے۔۔

اِس کا چہرہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا اگر دیکھا بھی ہے تو اُس شخص نے پھر کسی اور کو نہیں دیکھا کیونکہ یہ شخص اُس کو ختم کر دیتا تھا۔۔اشرف صاحب نے بتایا تو عریش نے اپنی عینک ٹھیک کی۔۔

یہ ہے کون نام وغیرہ؟ عریش نے جاننا چاہا۔

اِس کا اصلی نام کیا ہے اُس میں کنفیوزن ہے۔کسی کے لیے یہ وکی ورما ہے کسی کے لیے آکاش انصاری تو کسی کے لیے علی بابا تو کہیں یہ پان بیچنے والا شخص ہے۔اشرف صاحب یہاں سے وہاں ٹہل کر بتانے لگے۔۔۔

آپ کی نظر میں یہ کون ہے؟ عریش نظریں اُٹھا کر اُن کو دیکھ کر بولا۔

میجر بالاج سکندر۔۔اشرف صاحب واپس بیٹھ کر بولے۔

آپ کا اور اِس کا کیا تعلق ہے؟ عریش نے پوچھا

میرا اِس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بھلا چور اور پولیس کبھی دوست ہوئے ہیں؟ اشرف صاحب اپنی بات کہہ کر تائید بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگے تو عریش نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔

تو بس میں اور یہ شخص کیسے دوست ہو سکتے ہیں۔اشرف صاحب اتنا کہہ کر صوفے پہ بیٹھ گئے۔

میں نے نیوز میں سُنا تھا بالاج سکندر تو شہید ہو گیا تھا ممبئ کے ایک کلب میں ریڈ لگائی تھی اُس نے وہاں معصوم بچیوں کی عصمت کے ساتھ کھیلا جا رہا تھا اُن بچیوں کو تو بالاج نے بازیاب کروا دیا تھا مگر خود شہید ہو گیا تھا۔۔۔۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بتانے لگا۔

شہید نہیں ہوا بچ گیا تھا سالہ بس چہرہ پورا جھلس چُکا ہے ایک یہی وجہ ہے اُس کی جو یہ اپنا چہرہ ظاہر نہیں کرتا۔۔اشرف صاحب سر جھٹک کر بولے۔

مجھ سے کیا چاہتے ہیں آپ؟ عریش مدعے کی بات پہ آیا۔

سُننے میں آیا ہے یہ لاہور میں ہے اِس کا اگلا مشن ہے کوئی اور یہ وہاں میرے کام میں بھی دخل اندازی کرے گا

آپ کا کونسا کام؟ عریش اُن کی بات کے درمیان بولا۔

مجھے دبئ میں لڑکیوں کو بھیجنا ہے۔۔ مگر عین وقت پہ یہ آگیا یہ اِس کی کوئی ٹیم تو میرے لیے مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہ

لڑکیاں کتنی ہے؟ عریش نے دوبارہ سے ٹوکا اُس کے لہجے میں بے قراری صاف عیاں تھی جو اشرف صاحب اپنی پریشانی میں محسوس نہیں کر پائے۔

پچاس کے قریب ہیں بیس بارہ سال کی ہیں اُن کو فلحال نہیں بھیجنا۔ اُپر سے آرڈر نہیں ملا۔۔۔ اشرف صاحب نے بتایا

www.novelsclubb.com

مجھے کیوں انوالو کرنا چاہتے ہیں آپ؟ دوسرا سوال

دیکھو عریش تم میرے بیٹے ہو میرے بعد یہ سب تمہارا ہے۔۔تم اِس بار انکار نہیں کر سکتے تمہیں ٹرک محفوظ طریقے سے باہر بیجنا پڑے گا۔۔ورنہ میرے لیے مسئلہ بن جائے گا۔۔اشرف صاحب نے سنجیدہ لہجے میں بولا۔

آپ لڑکیوں کو دبئ ٹرک میں بھیجے گے ؟ عریش ہنسا۔

بلکل نہیں بس لاہور کی حدود تک بخیریت ٹرک گزر جائے اُس کے بعد تمہارا کام ختم ہے میرے آدمی سب سنبھال لینگے۔۔اشرف صاحب نے کہا

ٹھیک ہے میں پہلی اور آخری بار آپ کی مدد کر رہا ہوں۔۔۔عریش نے کہا تو اشرف صاحب کو گویا سکون میسر ہو گیا۔۔

شکر ہے تم نے کبھی عقلمندی کا ثبوت دیا۔۔۔اشرف صاحب نے کہا تو عریش نے اپنی عینک ٹھیک کی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق مجھے شاپنگ کرنی ہے۔۔چاہت بُراق کے پاس منڈلاتی بولی۔۔

ایک ہفتہ پہلے تم نے شاپنگ کی تھی۔بُراق نے یاد کروایا۔

وہ مجھے یاد ہے پر اس بار میرے فرینڈ کی برتھ ڈے ہے اُس کے لیے تحفہ لینا ہے۔۔چاہت نے بتایا۔

کس دوست کی برتھ ڈے؟ بُراق فائلوں سے دھیان ہٹاتا اُس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

وہ عریش کا۔۔۔چاہت نے آہستہ آواز میں بتایا

تم نہیں جا رہی وہاں۔ بُراق نے آرام سے کہا تو چاہت کا مُنہ کھل گیا۔۔۔

بُراق وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔چاہت نے فورن سے کہا

لڑکا اور لڑکی آپس میں دوست نہیں ہوا کرتے۔۔بُراق نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا۔۔

جو بھی پر ہم ایک ساتھ پڑھے ہیں ڈھائی سال ہم نے ایک اچھا وقت گزارا ہے۔۔چاہت نے بتانا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

چاہت میں جب بول رہا ہوں مجھے تمہارا اُس کے ساتھ دوستی کرنا پسند نہیں تو کیوں ضد کر رہی ہو؟ پہلے بھی میں نے منع کیا تھا مگر تب تم نے کہا میرا کوئی حق نہیں تو بتا دو اب میرا تم پہ حق ہے۔۔ بُراق نے اپنی بات پہ زور دیا۔۔

آپ اپنے حق کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔۔ چاہت کو بُرا لگا۔۔

تمہیں ایسا لگتا ہے۔۔۔ بُراق نے کہا

ایسا ہے تبھی لگ رہا ہے پلیز بُراق جانے دو یہ تم بھی ساتھ چلو اچھا نہیں لگتا۔۔۔ چاہت نے اُس کو منانا چاہا۔۔۔

تمہاری نظر میں میری بات کی اہمیت ہے بھی یا نہیں؟ بُراق نے اُس کو گھورا

ہے بلکل ہے پر بُراق عریش کی شادی پہ بھی میں نہیں گئی تھی اور اب تو ہماری آدھی یونی وہاں ہو گی ایسے میں اگر میں نہیں گئی تو مجھے بھی بُرا لگے گا۔ چاہت متانت بھرے لہجے میں بولی۔۔

اُس کی شادی ہو گئی ہے؟ بُراق کی سوئی ایک بات پہ اٹک گئی۔۔

ہاں آپ کی بھی تو ہوئی ہے حیران کیوں ہو رہے پھر یہ جان کر؟ چاہت کو بُراق کا اتنا حیران ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔

کب ہوئی اُس کی شادی؟ بُراق اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا۔

جس دن ہماری شادی ہوئی تھی ٹھیک اُسی دن۔۔ چاہت نے بتایا۔۔۔

اوو اچھا ٹھیک ہے تم آخری بار اُس سے مل آؤ۔۔ بُراق احسان کرنے والے انداز میں بولا۔

خدانخواستہ میں مرنے والی تھوڑی ہوں جو آخری بار ملنے جاؤ۔ چاہت منہ بسور کر بولی۔

چاہت یہ کل سے کیا تم منحوسیت والی باتیں کر رہی ہو؟ دوبارہ میں ایسی کوئی بات نہ سنوں۔ بُراق نے سختی سے اُس کو ٹوکا۔۔۔

کیا آپ کو میرے مرنے سے فرق پڑے گا۔۔۔؟ چاہت دلچسپی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔

www.novelsclubb.com

چاہت؟؟ بُراق نے تنبیہہ کی۔۔

اچھا اچھا اوکے بی سیریس آپ بتائے کے آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں؟ چاہت اُس کی گود میں پڑی فائلز ہٹا کر وہاں اپنا سر رکھ کر اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔ جبکہ

بُراق اُس کی حرکت پہ اب گھور رہا تھا۔۔جو مزے سے اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔

تم کیا کوئی بچی ہو؟ بُراق نے گھور کر کہا

آپ کی بیوی ہوں اور یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔۔چاہت منہ بسور کر بولی۔۔

تم سے کس نے کہا مجھے تم سے محبت ہے؟ بُراق آئبرو اُپر کرتا اُس سے پوچھنے لگا۔۔

تو کیا نہیں ہے؟ چاہت رونی شکل بنائے بولی۔۔

شاید۔ بُراق نے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے۔

میں آپ کی بیوی ہوں۔چاہت نے دانت پیس کر کہا

جانتا ہوں۔جواب تُرنت آیا۔۔

www.novelsclubb.com

پچیس دن ہو گئے ہیں ہماری شادی کو تو کیا آپ کو ابھی تک مجھ سے پیار نہیں ہوا؟ چاہت کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

تم چاہتی ہو مجھے تم سے پیار ہو؟ اب کی بُراق اُس کو چھیڑنے لگا۔

ہر لڑکی چاہتی ہے کے اُس کا شوہر اُس سے پیار کرے۔۔چاہت اتنا کہتی اُٹھ بیٹھی۔

سیریس کیوں ہو گئی ہو؟ بُراق نے اپنی ہنسی دبائی۔

کیونکہ آپ ایک بہت بُرے اور محبت کے معاملے میں کنجوس انسان ہیں۔۔چاہت اتنا کہتی پاس پڑا تکیہ اُس کے منہ پہ پڑا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ بُراق نے اپنی سائیڈ پہ پڑا تکیہ اُٹھا کر اُس کی طرف پھینکا جو سیدھا چاہت کی ناک پہ لگا۔

بدتمیزی یہ نہیں ہے وہ ہے جو آپ کر رہے ہیں۔چاہت نے ایک ساتھ دو تکیے اٹھا کر مارے تو بُراق اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پاس پڑی پین اُٹھا کر اُس کی طرف ماری۔

درد ہوتا ہے بُراق۔۔چاہت وہی پین زور سے اُس کے بازوں میں گُھسا کر بولی تو بُراق بُلبلا اُٹھا۔

www.novelsclubb.com

تمہارے بہت پَر نکل آئے ہیں۔۔بُراق اُس کو اپنی طرف کھینچ کر بولا

ہاں تو آپ کو کوئی اعتراض؟ چاہت اُس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی ناک سے مکھی اُڑانے والے انداز میں بولی۔

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں پر اب جو میں کروں گا اُس سے تمہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔ بُراق کی بات پہ چاہت کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی سُنائی دی۔ اُس نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا جو اُس کی اُڑی رنگت اور ایسے دیکھنے پہ اپنی آنکھ وِنک کر گیا تھا۔ چاہت نے ایک مکہ اُس کے کندھے پہ مارا تو بُراق کا جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کے وقت عریش اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اُس کو لگا جیسے وہ غلط جگہ پہ آ گیا ہو۔ پورا کمرہ بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔ عریش آج اپنا کمرہ کم پھولوں کی دُکان زیادہ لگا۔ وہ اپنی عینک ٹھیک کرتا مناہل کی تلاش میں نظریں گھمانے لگا جو اُس کو کہی نظر نہیں آئی۔۔

مناہل؟؟؟

عریش نے اُس کو آواز دی۔۔ساتھ میں ایک تنقیدی نظریں اطراف میں ڈالی اُس نے ابھی ایک سے دو قدم اُٹھائے تھے کے اُس کے چہرے پہ پھولوں کی پتیاں گرنے لگی عریش نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو یہ سب اُپر لگے فانوس کا کمال تھا۔۔وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پتیاں بالوں سے ہاتھ کی مدد سے گرائی۔۔۔اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ تین چار گھنٹے گھر سے باہر کیا چلا گیا کمرے ایسا ڈیکوریٹ کس نے اور کیوں کیا؟ یہ سب مناہل نے اُس کے لیے کیا ہے؟ یہ بات وہ ماننے پہ راضی نہیں ہو رہا تھا۔

ہر لمحہ میری آنکھیں۔۔۔۔۔۔

تجھے دیکھنا ہی چاہے۔۔۔

ہر راستہ۔۔۔۔میرا۔۔

تیری۔۔۔۔۔طرف ہی جائے

بے پناہ پیار۔۔۔ تجھ سے۔

www.novelsclubb.com

توں کیوں جانے نہ۔۔۔۔۔۔

ہوا اقرار تجھ سے۔۔۔

توں کیوں مانے۔۔۔۔۔۔۔

بے پناہ پیار۔۔۔ تجھ سے۔

توں کیوں جانے نہ۔۔۔۔۔۔

ہوا اقرار تجھ سے۔۔۔

توں کیوں مانے۔۔۔۔۔۔۔

اچانک ہلکی پلکی میوزک کی آواز پہ عریش پلٹا تو سامنے مناہل کو دیکھ کر وہ سانس تک لینا بھول گیا۔۔۔جو ریڈ کلر کی سیلیولیس میکسی زیب تن کیے چہرے پہ ہلکا سا میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔کندھوں تک آتے بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔اُپر سے اُس کے چہرے پہ موجود جان لیوا مسکراہٹ دیکھ کر عریش نے بے ساختہ اپنی نظروں کا رخ

بدلا۔۔وہ ابھی تک بے یقین تھا۔۔جبکہ دوسری طرف مناہل مسکراتی آہستہ آہستہ اپنے قدم اُس کی طرف بڑھنے لگی۔۔

تیرے قریب ہوتے ہی مجھ میں جان سی آجائے"

تیرے دور جاتے ہے میری یہ سانسیں بھی تھم جائے۔۔۔۔۔

تیرے قریب ہوتے ہی مجھ میں جان سی آجائے

'تیرے دور جاتے ہے میری یہ سانسیں بھی تھم جائے۔۔۔۔۔

آج کے دن یہ نہیں چلے گا۔۔مناہل اُس کو خود کے ساتھ فانوس کے نیچے کھڑا کرتی عینک اُتار کر بولی تو اُس کے ایسے کرنے پہ عریش بار بار اپنی آنکھیں جھپکنے لگا۔۔

دل بے صبر ہے میرا

آسن لے کو تیرا،۔۔۔۔۔ کہیں دِنوں سے ہی نہیں ہے سویا۔۔۔

یہ سب کیا ہے؟ عریش بلآخر پوچھ بیٹھا۔۔ جس پہ مناہل کے چہرے پہ مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

ہر لمحہ میری آنکھیں۔۔۔۔۔۔

تجھے دیکھنا ہی چاہے۔۔۔

ہر راستہ۔۔۔۔ میرا۔۔

تیری۔۔۔۔۔ طرف ہی جائے

بے پناہ پیار۔۔۔ تجھ سے۔

توں کیوں جانے نہ۔۔۔۔۔۔

ہوا اقرار تجھ سے۔۔۔

www.novelsclubb.com

توں کیوں مانے۔۔۔۔۔۔۔

بے پناہ پیار۔۔۔ تجھ سے۔

توں کیوں جانے نہ۔۔۔۔۔۔

ہوا اقرار تجھ سے۔۔۔

توں کیوں مانے۔۔۔۔۔۔۔

Happy birthday Hubby,

مناہل اُس کے کندھوں پہ بانہوں کا حصار بناتی وِش کرنے لگی تو عریش بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جیسے مناہل نے جانے کیا بات کہہ دی ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کس نے بتایا؟ عریش نے پوچھا کیونکہ وہ کم ہی اپنی سالگرہ مناتا تھا اُس کو تو یاد بھی نہیں ہوتی تھی۔۔

جس نے بھی بتایا ہو تمہیں تو وِش سب سے پہلے میں نے کیا نہ؟ مناہل نے مسکرا کر بتایا۔۔

اِس سب کی ضرورت نہیں تھی۔ عریش ایک نظر اُس پہ ڈال کر بولا۔۔

ویسے عموماً ایسے وِش لڑکا لڑکی کو کرتا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کے یہ میں نے تمہارے لیے کیا ہے۔۔ مناہل نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا۔۔

شکریہ۔۔۔ عریش نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

تمہیں پسند آیا یہ سب ؟ مناہل نے پرجوش لہجے میں پوچھا

بہت۔۔ آپ چھبیس دنوں میں بہت بدل گئی ہیں۔۔ عریش گہری نظروں سے اُس کو دیکھ کر آپ جناب کا تکلف کیے بولا تو مناہل ہنس پڑی۔۔۔ عریش نے پہلی بار اُس کو کھل کر ہنستا دیکھا تھا۔۔۔

ڈانس ؟؟ مناہل نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو عریش ایک نظر اُس پہ ڈال کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ کہنا چاہتی ہیں ؟ عریش ایک ہاتھ اُس کی کمر پہ جبکہ دوسرے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ لیے پوچھنے لگا۔۔۔ وہ محسوس کر رہا تھا خود پہ مناہل کی نظریں۔۔

دوسری طرف مناہل بنا کوئی اور بات کیے اُس کے قریب ہوئی۔۔

آئے لو یو عریش۔۔ مناہل عریش کے کان کے پاس جھکتی آہستہ آواز میں بولی تو اچانک عریش کی آنکھوں میں عجیب تاثرات نمایاں ہوئے۔۔اُس نے مناہل کو سامنے کھڑا کیے گول گھما کر اُس کی بیک اپنے قریب کی پھر کان کے پاس جھک کر سرسراتی آواز میں بولا۔

ہے کون ہے آپ؟؟

عریش کا جُملا مناہل کے اُپر بجلی بن کر گرا تھا۔۔وہ سمجھ نہیں آئی یہ اچانک عریش کا لہجہ کیسے بدل گیا؟اُس کی ساری خوشی سارا جوش بھک سے اُڑا تھا۔وہ عریش سے دور ہونا چاہا مگر عریش نے اپنی گرفت اُس پہ مضبوط کی۔

اوقات کیا ہے آپ کی؟؟؟ عریش اُس کے جُملے واپس اُس کے منہ پہ مار رہا تھا۔۔ مناہل کے وجود میں سنسنی خیزی سے ڈور گئی وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی اپنے اظہار پہ عریش ایسا رویہ اختیار کرے گا۔

ع۔۔۔ر۔۔یش۔۔؟ مناہل نے ٹکڑوں میں اُس کا نام لیا۔

جو لڑکی مجھے ٹائم پاس کرنے کے لیے بھی چوز نہ کرے اُس کو مجھ سے پیار کیسے ہو گیا؟ عریش اُس کے کندھے پہ اپنی ٹھوڑی ٹِکا تا پر سوچ انداز اپنائے بولا تو مناہل نے دور ہونے کی مزاحمت کی جو عریش نے ترک کی۔۔

ایسے۔۔۔ کیوں بول۔۔۔۔ رہے۔۔۔۔ مناہل کی آنکھوں میں نمی اُتری۔۔۔۔ اُس کا رونا محسوس کیے عریش نے جھٹکا دے کر اُس کو اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔

ششششششش۔

آنسوؤ نہیں آنا چاہیے۔ عریش اُس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھتا وارن کرنے لگا تو مناہل بس اُس کو دیکھتی رہ گئی جس کے مزاج آج بے حد مختلف تھے۔۔ عریش اُس کو آج الگ بدلا ہوا سا لگا۔۔۔۔

میں اپنے رویے کی معافی مانگنے والی تھی۔۔ مناہل کی آنکھوں سے ایک موتی گرا۔۔۔

رو کیوں رہی ہو میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔ عریش اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا تو مناہل پھٹی پھٹی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جو اتنی بڑی بات کہنے کے بعد نارمل لہجے میں بول رہا تھا کے یہ مذاق ہے؟

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

[15/02, 3:12 pm] 🙃: Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 42

م۔۔ذاق۔؟ مناہل اٹک اٹک کر بولی۔۔

ہاں جیسے تم میرے ساتھ کرتی ہوں۔۔ عریش اتنا کہہ کر اُس سے دور کھڑا ہو گیا۔

میں نے کونسا مذاق کیا ہے تمہارے ساتھ؟ مناہل کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

یہی کے تمہیں مجھ سے پیار نہیں ہو سکتا تمہیں کسی ابتہاج ملک سے پیار ہے اور آج تم یہ سب کر کے میرے سامنے محبت کا اِظہار کر رہی ہو تو اِس کو میں کیا سمجھو؟ عریش کا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔

میں واقع تم سے پیار کرنے لگی ہوں۔۔ مناہل نے یقین دلوانا چاہا

میں کیسے مان لوں؟ عریش بیڈ پہ آرام سے بیٹھ کر اُس سے پوچھنے لگا۔

میں کیا کروں جو تمہیں اعتبار ہو جائے گا؟ مناہل نے سب کچھ اُس پہ چھوڑا۔۔

تمہیں لوگوں کی پہچان نہیں ہے اور یو نو واٹ تم کبھی کسی سے محبت کر ہی نہیں سکتی۔۔ عریش افسوس سے بولا۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔ مناہل ہرٹ ہوئی۔۔

ایسی ہی بات ہے مناہل تمہیں کسی سے محبت نہیں ہوتی تم بس ظاہری خوبصورت شخصیت پہ مر مٹنے والی لڑکی ہو۔۔ اگر ایسی بات نہیں تو دو ڈھائی سال ہم ایک کلاس میں پڑھے تمہیں تب مجھ سے پیار نہیں ہوا؟ کیونکہ میں بقول تمہارے ایک احساس کمتری کا انسان تھا جس کو سر اٹھا کر بات کرنا تک نہیں آتی وہ تمہارا لائیف پارٹنر کیسے بنے گا؟۔ پھر یکا یک تمہاری نظر ابتہاج ملک پہ پڑتی ہے جو ظاہری شخصیت پہ ایک بہت خوبصورت اور مکمل انسان تھا تمہیں اُس سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی۔ تم نے شادی تک کا فیصلہ کر لیا بنا اُس کے بارے میں کچھ اور جانے۔ پھر کیا ہوتا تمہاری شادی ابتہاج ملک کے بجائے مجھ سے

ہوتی ہے کچھ دن مجھے لعن طعن کرنے کے بعد تمہیں سمجھ آجاتا ہے اب یہی زندگی ہے اِسی انسان کے ساتھ گزارنی ہے تو کیوں نہ محبت "ہے محبت ہے کا کھیل کھیلا جائے کیونکہ عریش تو ایک بے وقوف انسان ہے ایک کٹھ پتلی ہے جس کو جو انسان جس طرح کرے گا وہ اُس طرف مڑ جائے گا۔ عریش ایک کے بعد ایک انکشاف کرتا جا رہا تھا جس پہ مناہل سوائے ساکت نظروں سے دیکھنے کے اور کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔

تم کتنے بدزن ہو مجھ سے۔۔ مناہل کو اپنا دل کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا۔ زندگی میں پہلی بار اُس نے اپنے اندر عجیب احساسات محسوس کیے تھے اور جس کے لیے کیے تھے وہ شخص اُس کو سوالیہ بنا گیا تھا وہ چاہ کر بھی اُس کے اندر سے اپنا آپ صاف نہیں کروا سکتی تھی کیونکہ وہ جو کچھ بول رہا تھا اُس میں وہ سراسر مجرم تھی۔ اُس کی زندگی میں کی گئی نادانیوں کا سبق تھا یا شاید کفارہ کرنے کا وقت آگیا تھا۔ وہ سمجھتی تھی جب محبت ہو جاتی ہے تو محبوب کی ہر کڑوی بات بھی اچھی لگتی ہے مگر آج اُس کو احساس ہو رہا تھا جب آپ کسی سے پیار کرو جواب میں وہ تھوڑی سی بھی سختی کا مظاہرہ اگر کرے بھی تو دل ٹوٹ سا جاتا ہے جس کے ٹوٹنے کی آواز کانوں میں صاف گونجتی ہیں۔ وہ سمجھ گئی تھی جب کوئی آپ کی محبت کو

ٹھکرائے آپ کے جذبات کی توہین کرے تو بہت درد محسوس ہوتا اور اُس درد سے وہ اچھے سے واقف ہو گئی تھی۔۔

کیا میں غلط ہوں؟ عریش نے استہزایہ انداز اپنایا۔

میں بہت خطاکار ہوں مگر عریش میں واقع تم سے محبت کرتی ہوں۔ جانے کتنے آنسو اُس کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوئے تھے۔۔

میں اگر ایک بات بتاؤں یا میں اپنی وہ اصلیت بتاؤ جس سے تم سرِے سے انجان ہو تو شاید تم یہ کہنے میں دیر نہ کرو کے عریش میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ عریش کی بات پہ اُس کا سر خود بخود نفی میں ہلنے لگا۔۔۔

میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے میں یہ سب مانتی ہوں غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہے مجھ سے بھی ہوئی۔ ابتہاج ملک کی شخصیت سے میں مرغوب ضرور ہوئی تھی مگر وہ میری ضد بن گیا تھا اُس کا نظر انداز کرنا مجھے پسند نہیں آتا تھا۔۔۔ اور۔ مناہل اپنے قدم کچھ اُس کی طرف بڑھائے۔۔

اور جب میں تمہارے ساتھ رہنے لگی تو مجھے پتا چلا ظاہری شخصیت کچھ نہیں ہوتی۔۔مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے۔۔عادت محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور تم نے مجھے اپنا عادی بنایا مجھے ایسے حالات میں لا کر اب تم مجھ سے غافل نہیں ہو سکتے میں بیوی ہوں تمہاری۔ تم جیسا چاہو گے میں ویسا کروں گی۔۔ تمہیں میرا جینز پہننا پسند نہیں میں واعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی جینز نہیں پہنوں گی۔ تمہیں لمبے بال پسند ہیں میں اب کبھی اپنے بالوں کی کٹنگ نہیں کرواؤں گی خود کو ایسا بنا دوں گی جیسا تم چاہتے ہو۔۔مناہل اُس کا چہرہ تھام کر کہتی کوئی دیوانی لگ رہی تھی۔۔عریش بس خاموش نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔عریش بے ساختہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُس کا چہرہ صاف کرنے لگا جس سے مناہل کے رونے میں روانگی آ گئی تھی۔

میں اب بھی یہی کہوں گا تمہیں مجھ سے محبت نہیں۔۔عریش سنگدلی کی حدیں توڑ کر بولا تو مناہل اپنا رونا بھول کر اُس کو دیکھنے لگی جس کے تاثرات سپاٹ تھے۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ پر سکون رہنے والا چہرے پہ جس کے ہر وقت نرم تاثرات ہوتے تھے آج وہ ہی شخص مناہل کو کسی جابر بادشاہ سے کم نہ لگا۔۔۔ مگر جواب عریش نے الفاظ اپنے منہ سے ادا کیے اُس پہ وہ جہاں تھی وہی کی وہی رہ گئ۔۔

تم نے کسی اور کے نکاح میں ہو کر دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ عریش کی باتوں پہ اب مناہل کو جھٹکے لگ رہے تھے وہ آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنے لگی جس کا ہر انداز اب قدرے مختلف تھا۔۔

یہ جھوٹ ہے بہتان ہے۔ مناہل فورن بولی۔

بہتان نہیں سچائی ہے یاد کرو آج سے تین سال پہلے کیا تم نے ایڈونچر کے نام پہ نکاح نہیں کیا تھا؟ کیا تم نے انجان آدمی کو بیچ میں کھڑا کیے اُس کو نکاح کی آفر نہیں کی؟ عریش اُس کا بازوں دبوچ کر بولا تو مناہل کے دماغ میں اچانک سے کچھ کلک ہوا تھا۔ پھر اُس نے غور سے عریش کو دیکھا جیسے کچھ کھوجنا چاہ رہی ہے

و۔۔۔۔وہ. ایک گیم تھا۔۔۔۔ مناہل کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی

نکاح تمہارے لیے ایک گیم ہے؟ عریش کو دھچکا لگا۔۔

وہ نکاح نہیں تھا عریش میں تمہیں ساری بات سمجھاتی ہوں وہ جسٹ ایک ڈیر تھا جس کو میں نے کرنا تھا اُس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ مناہل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتی یقین دلانے لگی۔اُس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کے وہ ایسے کسی کے سامنے منتیں کرنے لگی۔۔

قاضی کا ہونا گواہ کی موجودگی میں قبول کرنا نکاح نامے پہ سائن کرنا کیا یہ سب ایک ڈیر تھا؟ نہیں وہ حقیقت تھی مس مناہل جو پورے ہوش و حواس میں تم نے۔

قبول ہے۔۔

قبول ہے

قبول ہے

کیا تھا۔۔

عریش اِس بار بولا نہیں بلکہ دھاڑا تھا۔۔۔

مس مناہل؟؟؟ مناہل اُس کے دو لفظوں پہ ساکت نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

بتاؤ مجھے کیوں کیا تم نے ایسا؟ عریش کی آنکھوں میں وحشت ٹپکنے لگی۔۔

Trust me,I'm innocent,

مناہل نے آہستہ آواز میں صفائی پیش کرنا چاہی۔

No you are not you are a big player,

تمہیں لوگوں کے دلوں کے ساتھ اور جذباتوں کے ساتھ کھیلنا آتا ہے۔۔۔ عریش اپنا سر نفی میں ہلاتا بولا۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری ہر بات ٹھیک مگر یہ سب تمہیں کس نے بتایا؟؟ مناہل نے باتوں کا رخ دوسرا طرف کرنا چاہا

وہ تمہارا جاننا ضروری نہیں۔۔۔ عریش نے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

میرا جاننا ضروری ہے عریش کیونکہ اول تو وہ نکاح اصلی نہیں تھا دوسرا اگر تھا بھی تو کیا ہمارے درمیان ناجا

کیا ہمارے درمیان کچھ ہے؟؟؟ مناہل جذبات میں آکر کچھ کہنے والی تھی جب عریش اُس کی بات درمیان کاٹ کر بولا تو بے ساختہ اُس نے اپنی نظریں چُرائی۔

تم نے مجھے کبھی مس مناہل نہیں کہا تو آج کیسے بول دیا؟ مناہل کو خیال آیا تو پوچھ بیٹھی۔ماحول میں چھائی تلخ پن کا اثر وہ زائل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

چوہے بلی کا کھیل میں ختم کر دینا چاہتا ہوں۔اگر تمہیں مجھ سے واقع میں محبت ہے تو میری بات تحمل سے سنوں گی تمہارے ری ایکشن کے بعد مجھے پتا چلے گا۔کے واقع تمہیں مجھ سے محبت ہے یا دل بہلانے کی باتیں ہیں۔۔ عریش اتنا کہتا صوفے پہ بیٹھ گیا تو مناہل نا سمجھی سے عالم میں چل کر اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ گئ۔

کیا تم نے مجھے سے کچھ چُھپایا ہے؟ مناہل کسی خدشے کے تحت بولی۔۔۔

پہلے تم مجھے یہ بتاؤ دوسرا نکاح کرتے وقت تمہیں خوف محسوس نہیں ہوا؟ کیا تمہیں اتنا بھی نہیں پتا کے نکاح کے اُپر نکاح کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ عریش گردن موڑ کر اُس کو دیکھ کر بولا

میرا یقین جانوں میں نے نکاح نہیں کیا تھا۔۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات کا اعتبار کیسے کروائے۔۔۔

میرے پاس ثبوت ہے تم نے نکاح کیا تھا اور پتا ہے وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ میں تھا۔ عریش کے انکشاف پہ مناہل کو شدید قسم کے حیرانگی کا جھٹکا لگا تھا بے ساختہ اُس نے اپنا ہاتھ منہ پہ رکھا تھا۔۔۔

یہ جھوٹ ہے تم وہ نہیں تھے۔۔ مناہل بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہوئی۔۔

کیوں وہ میں نہیں ہو سکتا تھا؟ عریش کا لہجہ طنزیہ تھا۔

جہاں تک مجھے یاد ہے وہ ایک عام شکل وصورت کا مالک تھا۔۔۔ مناہل نے اپنے دماغ پہ زور دیتے کہا۔۔۔

میں نے کہا تھا نہ تمہارے لیے ظاہری خوبصورتی میٹر کرتی ہے۔۔۔ عریش افسوس بھرے لہجے میں بولا تو مناہل نے نظریں نیچے کر لی تھی۔۔۔۔

مجھے سب جاننا ہے میرا نکاح تمہارے ساتھ کیسے ہوا؟اور اگر ہوا ہے تو اصلی نکاح کونسا تھا وہ جو تین سال پہلے ہوا تھا؟ یا جو میرا تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔۔پلیز عریش میری کنفیوزن دور کرو۔ مناہل اُس کو دیکھ کر منت بھرے لہجے میں بولی۔

سب سے پہلے میں ایک بات بتادوں میں عریش نہیں ہوں۔۔۔ایک اور دھماکا جو عریش نے اُس پہ کیا تھا مگر جواب عریش نے کہا تھا وہ سن کر مناہل کو لگا وہ پاگل ہو جائے گی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق واشروم سے نہا کر آیا تو چاہت کو بُری طرح روتے ہوئے دیکھ کر اُس کے اوسان خطا کر گئے۔۔۔وہ ہاتھ میں پکڑا تولیہ پھینک کر ایک ہی جست میں اُس تک پہنچا۔۔

چاہت کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ بُراق اُس کا چہرہ اپنی طرف کرتا پوچھنے لگا تو چاہت نے روتے ہوئے اُس کو دیکھا جو فکر مندی سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

بُراق وہ۔۔۔۔چاہت اتنا کہتی پھر سے رونی لگی۔۔۔۔

کیا وہ مجھے بتاؤ؟ کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ یا طبیعت خراب ہے؟ بُراق کسی خیال کے تحت اُس کا ماتھا چھونے لگا۔۔۔

م۔۔یں۔ٹھیک۔۔۔ہوں پر وہ۔۔چاہت سوں سوں کرتے ہوئے کہتی اُس کے کندھے پہ اپنا سر رکھ گئی۔۔

تم مجھے پریشان کر رہی ہو اب؟ بُراق چڑ کر بولا۔۔۔

بُراق وہ مر گیا۔۔۔چاہت نے کہا تو بُراق کا ماتھا ٹھٹکا۔۔

کون عریش؟ بُراق کے ایسے تُکے پہ چاہت بدک کر اُس سے دور کھڑی ہوئی۔

خدا کا کچھ خوف کرے کیوں اُس معصوم کے پیچھے پڑے ہیں وہ بھی ہاتھ منہ دھو کر۔چاہت نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

تو تم مجھے بتا دو کون مر گیا ہے تمہارے چچا کا بیٹا؟ بُراق جل کے بولا۔

چچا کے بیٹا تو آپ ہیں۔چاہت نے اِشارے سے بتایا تو بُراق نے اُس کو گھورا۔۔۔

www.novelsclubb.com

شرم کرو۔۔بُراق نے اُس کو شرم دلانی چاہی۔۔۔

پر بُراق وہ کیوں مر گیا؟ابھی تواُس نے بہت کچھ کرنا تھااپنی زندگی میں پر جانے کیوں یہ زندگی اِتنی بے وفااور بے رحم سفاک ہوتی ہے۔۔۔چاہت اُس کی بات نظرانداز کرتی روتے ہوئے بولی۔۔۔

چاہت۔۔۔بُراق نے اب کی تنبیہہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔۔

زارون مر گیا بُراق۔۔۔چاہت اتنا کہتی زوردار آواز میں رونے لگی۔۔مگر"زارون"لفظ سن کر جہاں بُراق کے چہرے پہ پہلے فکرمندی اور پریشانی والے تاثرات تھے وہ یکدم غائب ہوئے تھے اُس کی جگہ غصے نے لی تھی۔۔۔

کون زارون؟بُراق تیز گھوری سے اُس کو نواز کر بولا۔۔۔

آفرین کا شوہر۔۔۔چاہت اُس کی حالت سے بے نیاز بتانے لگی۔۔۔

شرم کرو کسی اور کے شوہر کے لیے اپنے شوہر کے سامنے بیٹھی اُس کا غم منا رہی ہو۔۔۔بُراق تو تپ اُٹھا۔۔

یہ غم تو اب میرے ساتھ قبر میں جائے گا۔۔۔چاہت ڈرامائی انداز میں بولی۔۔

ایک لگاؤں گا نہ کان کے نیچے سارا غم ہوا کی طرح باہر نکل آجائے گا۔۔۔بُراق ہاتھ اُپر کیے بولا تو چاہت سٹپٹا کر اُس سے دور ہوئی۔۔

کیا ہو گیا ہے بُراق میں اب اپنے ہیروں کا غم بھی نہ ملاؤ آپ ناول نہ پڑھنے والوں کو کیا پتا جب کہانی کا اصل کردار مر جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔آپ میرا غم سمجھ ہی نہیں سکتے آپ وہ شوہر ہی نہیں جو بیوی کے غم کو اپنا غم سمجھے۔۔چاہت کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی۔۔

ناول کا ہیرو؟؟بُراق کا دماغ بھک سے اُڑا تھا یہ جان کر کے اُس کی بیوی محض ایک ثانوی حیثیت رکھنے والے ناول کے کردار کے لیے اتنا ماتم کناں تھی۔۔

ہاں نہ جو ابھی میں پڑھ رہی تھی اور آپ کو پتا ہے؟آفرین پریگننٹ تھی لاسٹ ویک تھا اُس کا زارون کے مرنے کی خبر سن کر وہ بھی اندر سے مر گئی تھی بس اپنا بچہ پیدا کیا پھر اُس کی بھی روح پرواز کر گئی۔۔۔چاہت کا لہجہ بہت غمزدہ تھا۔۔

بھول جاؤ بس ایک ناول کا تھا۔۔اور میں تمہیں فری ایڈوائیزدوں کا تم ناول مت پڑھا کرو اور اگر پڑھو تو پلیز یہ مت پڑھا کرو جس میں ہیروئن کا کزن کمینہ ہو یا ہیروئن کا ہیرو مر جاتا ہو۔۔۔ بُراق کو چاہت کا بچھلا قصہ یاد آیا تو سر جھٹک کر بولا۔۔

کہانی کا اختتام کیا ہوتا ہے وہ تو کہانی کے آخر میں پتا چلتا ہے شروع سے مجھے الہام تھوڑی ہو گا۔۔۔چاہت نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔۔

واٹ ایور تم یہاں آؤ۔ بُراق نے کہا تو وہ منہ بناتی اُس کے بازوں پہ سر رکھ گئ۔۔۔

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا تم ایسے ہی روؤ گی؟ بُراق نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

آپ کو کچھ نہیں ہو گا اور پلیز ایسی منحوسیت والی باتیں مت کرے۔۔چاہت کا دل کانپا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

As a example,

بُراق نے زور دیا۔۔۔

اگر آپ کو کچھ ہو گیا نہ تو میں خود کو رونے کی فرصت بھی نہیں دوں گی بنا ایک منٹ ضائع کیے آپ کی طرف آجاؤں گی۔۔چاہت نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھ کر کہا تو اُس کی بات پہ بُراق حیرت بھرے تاثرات سے اُس کو دیکھنے لگا جس نے گہری بات عام انداز میں کہی تھی۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔بُراق جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولا۔۔۔

میں نے کہی پڑھا تھا۔۔۔چاہت مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر اِتنا بولی۔

کیا پڑھا تھا؟ بُراق سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

یہی کے اگر دُنیا میں میاں بیوی کے آپس میں گہری محبت ہو تو اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی اُن کو ساتھ رکھتا ہے۔۔۔چاہت اُس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھسا کر بتانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

تو؟ بُراق کو ہنسی آئی اُس کی بات سن کر جس کی سوچیں جانے کہاں تک پہنچی ہوئی تھی۔۔

تو کیا یہ سچ ہے اگر ہم ایک دوسرے سے بہت پیار کرینگے تو اللہ ہمارا ساتھ جنت میں بھی" دے گا۔۔؟آپ کو پتا ہے زارون اور آفرین ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے

تھے۔۔پھر اللہ نے اُن کا ساتھ جنت میں بھی رکھ دیا یہ سب زارون کی ماں نے اپنے خواب میں دیکھا تھا کے وہ بہت خوش ہیں۔چاہت کی آخری بات پہ بُراق سخت بدمزہ ہوا تھا۔۔

تمہارا تو نہیں پتا مگر مجھے تو حوریں ملے گی۔۔بُراق اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھوں سے نکالنے کی کوشش کرتا بولا تو چاہت نے اپنے ناخنوں کا پنجا اُس کے ہاتھ کی پشت پہ مارا تو بُراق بُلبلا اُٹھا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو؟بُراق تپ کے بولا۔

آپ فرش پہ بھی میرے ہیں اور عرش پہ بھی میرے ہیں۔۔لہٰذا یہ حوروں والا خیال اپنے دماغ سے نکال دے غضب خدا کا اللہ نے بنا مانگے ایک حور دُنیا میں کیا نوازدی آپ کے تو مزاج ہی رنگین ہو گئے ہیں۔چاہت باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی تو بُراق ہکا بُکا اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

رنگین مزاج؟بُراق کو اپنے لیے ایسا لفظ ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔

مطلب اب اللہ ہر ایک تو حوروں سے نہیں نوازے گا نہ آپ کو تو بلکل بھی نہیں۔۔چاہت نے صاف الفاظوں میں کہا۔

مجھے کیوں نہیں؟؟ بُراق آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورنے لگا۔۔۔

کیونکہ اللہ کو پتا چل گیا ہے جیسے آپ میری قدر نہیں کر رہے ٹھیک ویسے ہی حوروں کی بھی نہیں کرینگے مانا کے نام چاہت ہے مگر خوبصورتی میں تو حوروں کو بھی مات دے دوں۔۔۔چاہت کی آخری بات پہ بُراق عش عش کر اُٹھا۔۔

بڑی خوشفہیاں ہے تمہیں خود کے مطلق؟ بُراق سر کو جنبش دیتا بولا۔

اور نہیں تو کیا ضروری تو نہیں جس کی شکل پیاری ہو ہم اُس کو حور یا پری یا شہزادی کا نام دے چہرے سے لوگوں کی پہچان تو ہم انسان دیتے ہیں جبکہ اللہ کی نظر میں ہر شخص کی پہچان اُس کے اعمال اور کردار سے ہوتی ہے۔۔۔اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔چاہت جانے کیوں سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔

میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔بُراق کو لگا شاید وہ اُس کی بات کا بُرا مان گئی ہو۔۔

میں جانتی ہوں کیونکہ میں تو ہر لحاظ سے خوبصورت ہوں دلنشین ہوں اللہ نے مجھے فرصت سے جو بنایا ہے۔چاہت دوبارہ اپنی ٹون میں آتی بولی تو اِس بار بُراق ہنس پڑا

آپ بتائے پھر ستر حوریں چاہیے یا ایک چاہت آفندی؟چاہت نے مسکرا کر پوچھا۔۔

چاہت آفندی چاہیے کیونکہ بقول تمہارے تمہارا حسن تو حوروں کو بھی مات دیتا ہے۔۔۔بُراق نے کہا تو چاہت قہقہہ لگانے لگی۔۔۔

سو تو ہے۔۔چاہت نے تائید کی۔

اچھا اب مزید میرا دماغ خراب مت کرو اور سکون سے سو جاؤ۔بُراق خود پہ لحاف ڈالتا اُس سے بولا۔

آج تو مجھے نیند ہی نہیں آئے گی۔۔۔چاہت نے بتایا

www.novelsclubb.com

کس خوشی میں ہے؟بُراق نے ناسمجھی سے اُس کو دیکھا۔۔

داگریٹ بُراق آفندی کو ستر حوروں سے غرض نہیں ہے اُس کو بس ایک چاہت آفندی چاہیے۔سچی یہ بات جان کر دل گارڈن گارڈن ہو گیا ہے اب نیند کس کمبخت کو آنی

ہے۔۔چاہت اُس کو شوخ نظروں سے دیکھ کر بولی تو بُراق نے اُس وقت کو کوسا جب اُس نے یہ بات کہی۔۔۔

اگر تمہارا ڈرامہ ہو گیا ہو تو سو جاؤ۔بُراق سر جھٹک کر بولا۔۔۔

ہاں سوتی ہوں۔۔چاہت اتنا کہتی بیڈ پہ جیسے ہی لیٹ اُس کے سیل پہ کال آنے لگی۔۔۔

اب کس کو کیڑے نے کاٹا؟بُراق جھنجھلا کر بولا تو چاہت نے لب دانتوں تلے دبائے۔۔

میری دوست انا کی کال ہے؟چاہت نے بتایا

وہ کیوں تمہیں اِس وقت کال کر رہی ہے میسج بھیجو کے کل بات ہو گی۔۔بُراق نے حکم صادر کیا۔۔

سن لوں آخر بات کیا کرنی ہے اُس نے۔۔اور میں آپ کہتے ہیں تو اسپیکر بھی آن کرتی ہوں۔چاہت اتنا کہتی کال ریسیو کر گئ تھی ساتھ میں اسپیکر آن کر کے اپنی شامت کو بھی دعوت دے گئ۔۔

www.novelsclubb.com

کمینی یونی آنے کا دل نہیں کر رہا کیا؟ شادی کیا ہو گی آنکھیں ماتھے پہ ٹِکا دی ویسے تو بڑا" کہتی میرا کزن بُراق بڑے سڑو قسم کا جلاد ہے۔ جب دیکھو بے عزتی کرتا رہتا ہے نالائق ہونے کا طعنہ دیتا ہے تو کیا اب وہ تمہارا کزن بھنگ پی کر سو گیا ہے کیا؟ پہلے تو بڑا تمہیں پڑھائی درس دیتا تھا بڑا کزن ہونے کا رعب جماتا تھا اب کیا ہو گیا؟ جب بیوی بن گی تو کچھ کہتا نہیں تمہیں؟ چاہت کے کال ریسیو کرنے کی دیر تھی انا نے جتنے کتنے وقت کی بھڑاس ایکدم سے نکالی۔۔ جس پہ چاہت گڑبڑا کر بُراق کو دیکھنے لگی جو اُٹھ کر بیٹھتا کبھی خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا تو کبھی موبائیل اسکرین کو۔۔ چاہت نے اسپیکر آف کرنے کی کوشش تو بہت کی تھی مگر بُراق کی ایک گھوری نے اُس کے کام میں خلل ڈالا تھا۔۔

ایسی بات نہیں۔۔ اُس سے پہلے انا مزید گوہر افشانی کرتی چاہت بول پڑی۔

ایسا نہیں تو کیسا ہے؟ کزن تھی تو بڑی ٹیوشن پڑھانے کا احسان کرتا تھا اب جب بیوی ہو تو اُس کا خیال نہیں آتا گھر میں ایک ساتھ رہتے ہو۔ انا تو جیسے جلتے توے پہ بیٹھی تھی۔ چاہت کا بس نہیں چل رہا تھا انا اُس کے سامنے ہوتی اور ہاتھوں میں اُس کی گردن ہوتی۔۔

انہوں نے کہا تھا۔ چاہت زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بُراق کو دیکھ کر بولی۔

اچھا پھر تم نے کیا کہا؟انا تھوڑی نرم ہوئی۔

میں نے کہا اُتوار سے جاؤں گی۔۔(بیڑا غرق زبان کا)

ہاں ہاں پھر تم بُراق صاحب نے بڑے پیار سے چاشنی سے گھول کر کیا شہد جیسے میٹھاس لہجے میں کہا ہو گا اوکے میری جان تمہارے لیے میں اُتوار کو بھی یونی کُھلوا دوں گا۔۔پھر تم جانا اور خاندان کا نام روشن کرنا جیسے ثمینہ نے ماؤنٹ ایورس کی چوٹی پاڑ کی تھی ٹھیک تم بھی وہ چوٹی پاڑ کرنا۔انا نے بھگو بھگو کر طنز کا تیر مارا تو چاہت نے کال ڈراپ کرنے میں عافیت جانی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

www.novelsclubb.com

تحریر رمشا حسین

Episode 43

میں کیا ہوں؟چاہت اپنا فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے لگی تو بُراق تند نظروں سے اُس کو گھور کر بولا

آپ لونگ کیئر نگ انسان ہیں۔۔چاہت زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولی۔۔۔

سڑو"جلاد"قسم کاانسان ہوں تمہاری بات پہ بات انسلٹ کرتا رہتاہوں؟بُراق جیسے جیسے بول رہاتھاٹھیک ویسے چاہت کاسر نفی میں ہل رہاتھا۔۔۔

ایسی تو کوئی بات نہیں وہ تو بس انا کی زبان کی بریک فیلز ہیں کچھ بھی کہی بھی بول دیتی ہے۔۔۔چاہت نے وضاحت دینی چاہی۔۔۔۔

اُس کو تم نے یہ سب کہا تھا یا نہیں؟بُراق سنجیدگی سے بولا

بچی کو ڈرا کیوں رہے ہیں؟رات گئی بات گئی آپ بھی سو جائیے میں بھی سو جاتی ہوں قسمے بڑی نیند آرہی ہے۔۔۔چاہت جمائی لیتی بیڈ پہ لحاف اُوڑھ کر سو گئی تو بُراق کو مزید تاؤ۔

بات نہ کرنا تم۔۔بُراق نے وارن کیا

www.novelsclubb.com

سوچ لے۔۔چاہت نے مسکراہٹ ضبط کی۔

سوچ لیا۔۔بُراق اتنا کہتا کروٹ بدل کر خود بھی سو گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تم عریش نہیں ہو اِس بات سے تمہارا کیا مطلب؟ مناہل کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تھا۔۔

میں وہ ہوں جس سے تمہارا آج سے تین سال پہلے نکاح ہوا تھا۔۔ عریش آرام سے صوفے پہ بیٹھ کر بولا۔

تم وہ نہیں ہو جس سے میں نے چھوٹے نکاح کا کہا تھا۔۔۔ مناہل اُس کی بات سے انکاری ہوئی۔

غور سے دیکھو کیا پتا یاد آجائے۔۔۔ عریش اپنا چہرہ اُس کے قریب کرتا بولا۔۔

تم۔۔ وہ نہیں ہو۔۔ مناہل دھڑکتے دل کے ساتھ بولی۔۔

میں وہ ہوں جس سے تم نے نکاح کیا تھا اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔ میں وہ ہوں جو تمہاری یونیورسٹی میں ایز آپروفیسر ابتہاج ملک بن کر آیا تھا۔۔ میں وہ ہوں جس کی شخصیت پہ تم مرمٹی تھی جس سے تم نے شادی کرنے کا سوچا تھا اور وہ عین شادی کے وقت نکاح پہ آیا بھی تھا تو عریش بن کر آیا تھا" ابتہاج ملک "بن کر نہیں آیا تھا۔۔ عریش اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا حقیقت سے پردہ اُٹھا رہا تھا۔۔ مناہل کے

آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھی یہ کیسی انکشافات کی رات تھی جس نے اُس کو نچوڑ کے رکھ دیا تھا۔۔۔

تم کہو گے اور میں مان لوں گی؟ کیا اتنی بے وقوف نظر آتی ہوں جو چہرہ نہ پہچان پاؤں۔ جانے کتنے لمحے خاموشی کے نظر ہوئے تھے۔۔۔اُس کے بعد مناہل ہنس کر اُس کی بات سے انکاری ہوئی تھی مگر عریش کے تاثرات میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

تمہیں پتا ہے آجکل چہرہ بدلنا مشکل نہیں ہوتا ایوین میرے لیے تو بلکل بھی نہیں میں ایک دن میں دس الگ پہچان لوگوں کی زندگی جی سکتا ہوں۔ عریش اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولا۔

تم کیا ہو عریش؟ کیوں ایسا بول رہے ہو؟ مناہل کو تکلیف ہوئی۔۔

میں تنگ آگیا ہوں اِس لیے سوچا ساری حقیقت تمہیں بتادوں۔۔ عریش نے کہا

مجھے نہیں جاننی۔۔ مناہل بضد ہوئی۔

پر مجھے بتانی ہے۔۔ عریش نے کہا

اچھا اگر ایسا ہے تو بتاؤ کیسے تم چہرہ بدل سکتے ہو؟ یہ بھی بتا دینا اگر تم عریش نہیں ہو تو کون ہو؟ کیا یہ چہرہ جو میں دیکھ رہی ہو وہ اصلی ہے یا نقلی؟ مناہل سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔

یہ خوبصورت چہرہ تو عریش کا ہے۔۔ عریش نے شاید قسم اُٹھائی ہوئی تھی اُس کو زچ کرنے کی۔۔

مجھے وہ ثبوت دیکھنا ہے جو تمہارے پاس ہے۔۔ مناہل نے کہا

وہ بعد میں ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تم یہ بتاؤ اگر میں تمہیں یقین دلا دوں میں ابتہاج ملک ہوں تو تمہارا کیا ری ایکشن ہو گا؟ عریش غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا۔۔

پہلے یقین دلاؤ۔ مناہل نے کہا

www.novelsclubb.com

As you wish.....

عریش اتنا کہتا ہاتھ پکڑ کر اُس کو اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔

میرا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ مناہل ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

کیونکہ اِس بار میں تمہارے سامنے ابتہاج ملک بنوں گا۔۔ عریش نے بتانے کے بعد اپنے وارڈروب کی جانب بڑھ کر ایک سوٹ نکالا اُس کے بعد کچھ شاپرز نکالے۔۔ مناہل ناسمجھی سے بس اُس کو دیکھے جا رہی تھی وہ کبھی عریش کے سامانوں میں نہیں گُھسی تھی مگر جواب عریش کر رہا تھا۔ وہ اُس کے لیے ناقابلِ یقین تھا۔۔

ابتہاج ملک کے چہرے پہ بیئرڈ نہیں ہوتی تھی۔۔ مناہل بیگ میں نقلی ڈاڑھی کو دیکھ کر حیران تو ہوئی تھی مگر اپنی حیرانگی پہ قابو پائے بس یہی بولی۔۔

وِکی ورما کے پاس تو ہوتی تھی نہ۔ عریش سکون سے بولا

وِکی ورما کون؟ مناہل کو سمجھ نہیں آیا۔۔

جس سے تمہارا نکاح ہوا تھا۔۔ عریش مصروف لہجے میں بولا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا میرا نکاح نان مسلم سے ہوا تھا۔۔ مناہل کو دھچکا ہی تو لگا تھا۔۔۔

یہ تو تمہیں نکاح کی آفر کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔ عریش طنزیہ کہتا ایک خال (ماسک) مناہل کے سامنے کر گیا۔۔

یہ کیا؟ مناہل نے جاننا چاہا مگر عریش اُس کا سوال نظر انداز کرتا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ مناہل آہستہ سے چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے کونے میں بیٹھ کر عریش کی حرکتیں ملاحظہ کرنے لگی۔۔۔۔

عریش بڑی دلجمعی کے ساتھ اُس خال (ماسک) کو اپنے گالوں سے لیکر ٹھوڑی سے لگا رہا تھا۔۔۔ مناہل کی آنکھیں پھٹنے کے قریب تب ہوئی جب وہ خال (ماسک) اُس کے چہرے پہ ایسے فٹ ہوئی جیسے وہ کوئی آرٹیفیشل چیز نہ ہو۔۔ عریش اُس کی حیرانی کا اثر لیے بنا دوبارہ بیگ کی جانب متوجہ ہوا وہاں سے ایک ڈبی نکالنے کے ساتھ ساتھ کچھ میک اپ کا سامان تھا۔۔۔۔

یہ سب۔۔ مناہل کچھ کہنے والی تھی جب عریش نے اُس کو خاموش رہنے کا اِشارہ کیا۔۔

میک اپ کرو میرا۔۔ عریش نے کہا تو مناہل کی آنکھیں اُبل کر باہر آئی۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ مناہل کو اُس کی دماغ حالت پہ شک ہوا۔

بلکل ٹھیک ہے اب جلدی سے اچھے سے میک اپ کرو دو سے تین چار کلو ماتھے پہ بھی کرنا اُس کے بعد میں نے لینز اُتارنے ہیں۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا۔۔

یہ آنکھیں بھی تمہاری نہیں؟ مناہل اپنے بال نوچنے کے قریب ہوئی۔۔

ہاں لینز ہیں۔۔۔ عریش سرسری سا بتانے لگا تو مناہل اُس کے کہے مطابق بات پہ عمل کرنے لگی۔۔

جس طرح میں کرنے کا کہوں ویسے کرنا۔۔۔ عریش نے ہدایت دی جس پہ وہ محض سر ہلا پائی۔۔

تین سے چار گھنٹے وہ عریش کی ہدایات پہ عمل کرتے کرتے تھک چُکی تھی۔۔۔ آخر جب وہ میک اپ کے فارغ ہوئی تو عریش اپنی آنکھوں سے لینز اُتارنے لگا تو مناہل کی نظریں چہرے کے بجائے آنکھوں پہ پڑی جو اب بھورے رنگ کے بجائے اوشن بلو آئیز تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com Look at me,

عریش اپنے بات کرنے کا لہجہ بدل کر اُس سے مخاطب ہوا تو مناہل نے ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا۔۔

!!! چٹاخ

جھوٹے ہو تم فراڈیہ ہو تم۔۔ مناہل اُس کی شکل دیکھتی گریبان پکڑ کر دھاڑی۔۔

تمہیں تھپڑ مارنے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے؟ عریش اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

تم کسی مافیا گینگ کا حصہ ہو مجھے تو پہلے بھی تمہاری حرکتیں مشکوک لگی تھی۔۔ مگر مجھے یہ نہیں تھا پتا تم ایسی چیزوں کا استعمال کر کے اپنا نام اپنی پہچان بدل کر میرے سامنے آ کر اپنی بے عزتی کا بدلا ایسا لوگے ابتہاج ملک بن کر مجھے بول رہے تھے کے میں لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتی ہو تو خود تم کیا ہو؟ میں تمہیں کیا کہوں اب؟ وکی ورما ابتہاج ملک؟ یا پھر عریش جس کو تم ماننے کو تیار نہیں ہو۔۔ مناہل کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو نکلنے لگے تھے۔۔

میں نے کوئی بدلا نہیں لیا تھا۔ عریش سنجیدگی سے بولا۔

تم نے بدلا ہی لیا تھا میری سالگرہ کے دن جو تماشا ہوا تھا اُس بات کا اُس دن جب تم پہ کچھ لوگوں نے حملہ کیا اُس کا بات کا بھی بدلہ مجھ سے لیا۔۔ مناہل اُس کو دھکا دے کر بولی۔۔

وہ سب میرا پلان کیا ہوا تھا تم نے مجھ پہ تھپڑ اِس لیے مارا کیونکہ میں نے وہ اختیار تمہیں" دیا تھا ورنہ تم تو کیا کوئی بھی مجھ پہ ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا وہ لیٹرز میں نے ہی لکھے تھے اپنے بائیں

ہاتھ سے تمہارے ری ایکشن کا اندازہ مجھے شروع سے تھا پھر اُس دن وہ ہوا جیسا میں چاہتا تھا۔۔ تم نے سب کے سامنے مجھے زلیل کیا ہاتھ اُٹھایا۔۔ کیونکہ مجھے بہانا چاہیے تھا یونی چھوڑنے کا۔۔ عریش اُس کے بازوں دبوچ کر جانے کیا کیا انکشاف کرتا جا رہا تھا۔۔۔

نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے بہت زیادہ نفرت تم مر جاؤ عریش اللہ کا واسطہ ہے مر جاؤ تمہارا یہ چہرہ دیکھ کر مجھے تم سے خود سے نفرت ہو رہی ہے میں پاگل ہو رہی ہو تم سے بار بار دھوکہ کھا کر تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا آخر میرا کیا قصور تھا جس کے لیے بار بار تم نے میرے جذبات کی توہین کی کبھی ابتہاج بن کر تو کبھی عریش بن کر جہنم میں جاؤ دفع ہو جاؤ تم۔۔ مناہل اُس کے سینے پہ مکے برساتی چیخ چیخ کر بولی۔

میں تو سیدھا جنت میں جاؤں گا۔۔ عریش اُس کے گال صاف کر کے بولا تو مناہل نے اُس کے ہاتھ جھٹکے۔۔

www.novelsclubb.com

تم جیسے دغا باز کی جگہ جہنم ہوتی ہے اور ان شاءاللہ تم جلد وہی پہنچو گے۔۔ مناہل اُس کو بددعا دیتی بولی تو عریش زیر لب مسکرایا۔۔۔

کتنی جلدی ہے تمہیں مجھ سے چھٹکارا پانے کی کچھ دیر پہلے تو بہت محبت کے دعوے ہو رہے تھے۔۔ عریش اُس کو دیکھ کر بولا

بے وقوف تھی میں دماغ خراب ہو گیا تھا میرا جو تمہارے ہاتھوں استعمال ہوتی چلی گئی۔ تمہیں ذرہ شرم نہیں آئی میرے ساتھ ایسا کرتے ہوئے؟ مناہل جلتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی اُس کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

محبت ہو گئی تھی تم سے۔۔۔ عریش کے پہلی بار ایسے کہنے پہ مناہل کا دل عجیب انداز سے دھڑکا تھا۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری محبت مجھے نفرت ہے تم سے بہت زیادہ نفرت تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو تمہاری ساری سچائی بتا دوں گی۔۔ مناہل اُس کو زور سے دھکا دے کر کمرے سے باہر نکالنے لگی۔۔ تو عریش کمرے سے باہر ہوتا اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔

سوچ لو ایسے مجھے نکال رہی ہو اگر میں واقع چھوڑ کے چلا گیا نہ تو کبھی نہ واپس لوٹنے کے لیے جاؤں گا پھر میرے لیے رونا مت اور نہ مجھے آواز دینا کیونکہ جو لوگ چلے جاتے ہیں وہ واپس نہیں آتے۔۔۔ عریش آرام سے اپنی بات کہہ کر اُس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔۔ مگر اُس

کی بات سے مناہل اندر تک ہل چکی تھی عریش کے دور جانے کی بات نے اُس کو تڑپا دیا تھا مگر وہ یہ سب عریش کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔

سوٗشکرانے کے نفل ادا کروں گی جب تم جاؤ گے تب۔۔ مناہل بہادری کا مظاہرہ کر کے زور سے دروازہ بند کرنے لگی تھی جب درمیان میں عریش نے اپنا پاؤں پھسایا۔۔

سوٗشکرانے کے نفل بہت ہیں ابھی سے پڑھنا شروع کرو۔۔۔ عریش اُس کی خفگی غصے ناراضگی کا اثر لیے بنا اپنا پہلا عقیدت بھرا لمس اُس کے ماتھے پہ چھوڑ کر کہتا وہاں رُکا نہیں تھا چلا گیا تھا اور مناہل کو لگا جیسے اُس کا وجود برف کا بن گیا ہے وہ کبھی اب اپنی جگہ سے ہل نہیں پائے گی۔

❤❤❤❤❤❤

تین سال قبل!

www.novelsclubb.com

یار آج کچھ نیا کرتے ہیں۔ وہ چار کالج فرینڈز ریسٹورینٹ میں آپس میں بیٹھی ہوئی خوش گپوں میں محو تھی جب اُن کی ایک دوست آئینہ نے شوشہ چھوڑا

جیسے کیا نیا؟ مناہل اپنے بالوں کو جھٹک کر سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

مطلب اب جب کوئی بھی ریسٹورنٹ میں داخل ہو گا لڑکوں میں سے ہم اُس کو پرپوز کرینگے پھر دیکھتے ہیں کونسان لڑکا کس کا پرپوزل قبول کرتا ہے ایک طرف سے یہ ہمارا ایڈونچر بھی ہو جائے گا۔آئینہ نے پرجوش ہو کر بتایا۔۔

یہ بہت رِسکی ہے۔۔اُن کی دوست مومل نے کہا

اِتنا بھی نہیں میں تو پکا جیت جاؤں گی۔۔مناہل مضبوط لہجے میں بولی۔۔

اتنا غرور۔آئینہ ہنسی۔۔

غرور نہیں یقین ہے پرپوزل تو کیا میں اگر کسی کو شادی کا بھی کہوں تو وہ انکار نہ کرے۔۔مناہل کندھے اُچکاتی لاپرواہی سے بولی۔۔

چلو پھر شروعات تم سے کرتے ہیں ابھی جو ریسٹورنٹ میں داخل ہو گا تم اُس کو صرف نکاح کا کہو گی نہیں بلکہ نکاح کرو گی بھی۔۔مومل معنی خیز نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔

پاگل ہوا ہو یں میں راہ چلتے انسان سے نکاح کر لوں۔۔مناہل نے گھورا

افففف کونسا ریئل میں ہو گا نکاح۔۔۔اِس بار خاموش بیٹھی سویرہ نے کہا

پھر کیا ہو گا۔؟ مناہل نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا۔

یہ جسٹ ایک ٹاسک ہو گا جو تمہیں کرنا ہے پھر یہ اب تم پہ ہے تم کیسے اُس لڑکے کو کنونس کرتی ہو؟ آئینہ نے کہا

کنونس کیا میرے کہنے کی دیر ہے پھر وہ جو بھی ہو گا گھٹنے ٹیک دے گا۔ مناہل خاصے پُر اعتماد لہجے میں بولی۔

یہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ آئینہ نے کہا پھر اُن چاروں کی نظریں سامنے داخلی دروازے کی طرف ٹِک گئ۔۔

دعا کرنا کوئی ساٹھ سال کا بوڑھا نہ آجائے۔۔ مومل نے مزاحیہ انداز میں کہا تو اُن سب نے ایک آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

!!! شٹ اپ

وہ دیکھو ینگ سمارٹ مین آگیا۔۔ آئینہ پر جوش ہو کر بولی۔۔

یہ کہی فوجی تو نہیں ہے؟ مناہل غور سے سامنے کی جانب دیکھ کر بولی جہاں فل بلیک بلیک شرٹ کے ساتھ جینز پینٹ میں ملبوس لڑکا اپنے آستینوں کے کف فولڈ کر رہا تھا بالوں کا اسٹائل فوجی کٹ تھا جس سے مناہل کو تو یہی لگا۔۔

جو بھی ہو تمہیں اپنا ٹاسک پورا کرنا اُٹھو شاباش۔۔ مومل نے کہا

نو یار یہ نہیں کسی دوسرے کا ویٹ کر لیتے ہیں۔۔ مناہل نے کہا۔

یہ کیوں نہیں؟ یہی ہو گا مکرو مت اب۔ سویرہ نے گھورا

میرے ٹائیپ کا نہیں کوئی ڈیشنگ پرسنالٹی کا ہونا چاہیے۔ مناہل آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔

تم نہ اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ یہ اتنا خاصا بندہ تمہیں ڈیشنگ نہیں لگ رہا؟ مومل کا منہ کھل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈر گئی ہے کہی وہ انکار نہ کر دے۔۔ سویرہ نے لقمہ دیا۔۔

وہ ماں کا لال ابھی پیدا ہی نہیں ہوا جو مناہل اسفندیار کو ریجیکٹ کرنے کی صلاحیت رکھے۔۔ مناہل اتنا کہتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔

اوکے آل دابیسٹ۔۔۔آئینہ نے تھمب کا نشان دیا تو مناہل اپنے بال سیٹ کرتی اُس لڑکے کے پاس گئی جو کسی سے کال پہ مصروف تھا۔۔

ایکسکیوزمی؟ مناہل نے اُس کو مخاطب کیا تو وہ جو کال پہ بات کرنے میں محو تھا ایک اچٹتی نظر اُس پہ ڈال کر رخ موڑ گیا جبکہ مناہل اُس کی حرکت پہ منہ کھولے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

مسٹر میں تم سے مخاطب ہوں۔۔مناہل نے اُس کا رُخ اپنی طرف کیا۔۔

What the heck?you silly girl,

وہ جو کوئی بھی تھا مناہل کی اِس حرکت پہ خاصی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔اِس بیچ وہ کال کٹ کرتا سیل اپنے کوٹ میں ڈال چُکا تھا۔۔

I want to marry you,

www.novelsclubb.com

اُس کے برعکس مناہل نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔۔

Excuse me?are you in your sense?

وہ جھنجھلا اُٹھا۔۔

Yes I'm

مناہل نے کندھے اُچکا کر جواب دیا۔۔

But I'm not,now you excuse me,

وہ دوٹوک لہجے میں کہتا سائیڈ سے گزرنے لگا جب مناہل اُس کے راستے میں حائل ہوئی۔۔۔

It just a dare so you please don't act like mam's boy,

مناہل اُس کے بار بار انکار پہ تپ اُٹھی اُس کو کہاں عادت تھی اپنی ریجیکشن کی وہ تو سوچے ہوئے تھی یہ عام شکل وصورت دیکھنے والا آدمی اُس کی بات سن کر خوشی سے اُچھل پڑے گا مگر یہاں تو وہ اُس کو ٹھیک سے دیکھ تک نہیں رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

It's non of my business, understanding?

وہ اُس کو تیز گھوری سے نواز کر بولا۔۔

Nope,

مناہل زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

Then go to hell,

وہ اُس کا بازوں پکڑ کر سائیڈ پہ کھڑا کرتا کہہ کر خود جانے لگا تو اُس کے انداز پہ جہاں مناہل کو شرمندگی کا گہرا احساس ہوا تھا وہی اُس کی دوستوں نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

Why you don't understand?

مناہل ایک بار پھر اُس کے سامنے کھڑی ہوئی تو وہ جو کب سے اُس کو برداشت کر رہا تھا اُس کا ہاتھ پکڑ کر قدرے کونے والی جگہ پہ کھڑا کرتا اُس کے ماتھے پہ پستول رکھ گیا تھا۔ مناہل ہکا بکا اُس کی کاروائی دیکھنے لگی اُس کو تو یہ بھی سمجھ نہیں آیا سامنے والے نے کب؟ اور کہاں سے پ*س*تول برآمد کی؟

www.novelsclubb.com

Are you mad?

مناہل کو اپنا سانس سینے پہ اٹکتا محسوس ہوا۔

اب بتاؤ کیا کرنا چاہتی ہو؟ وہ اُس کی اُڑی رنگت دیکھ کر محفوظ ہوتا پ*س*ت*ول کی نوک اُس کی ٹھوڑی پہ ٹکائی تو مناہل نے بے ساختہ تھوگ نگلا۔۔

ک۔۔۔ کچھ۔۔ نہیں۔۔۔ مناہل نے جان چھڑوانی چاہی۔۔

کیا کہا؟ سُنائی نہیں دیا۔۔ وہ اپنا کان اُس کے قریب کرتا بولا تو مناہل نے اُس وقت کو کوسا جب اُس نے شادی کی پیش کش کی۔۔

مجھے جانے دو پلیز۔۔ مناہل نے جلدی سے کہا اُس کو اپنا آپ اُس کی پہلوان جیسی شخصیت کے سامنے دبتا محسوس ہونے لگا۔۔۔

وہاں باہر کھڑی کیا کہہ رہی تھی؟ وہ تو جیسے اُس کی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

میری دوستوں نے شرط لگائی کے میں تمہیں شادی کے لیے پرپوز کروں اور نکاح کروں جو کی نقلی ہو گا۔۔ مناہل نے ہمت کر کے بتایا۔۔۔

Huh!!!interesting.

اُس نے ہنکارہ بھرا

www.novelsclubb.com

مگر مجھے تم جیسے سائیکو انسان کے ساتھ فیک نکاح بھی نہیں کرنا۔۔مجھے تو پہلے بھی تم کوئی خاص نہیں لگے تھے بس رنگت ہی گوری ہے۔۔۔مناہل بنالحاظ کیے بولی مگر اُس کے لفظوں پہ سامنے والے پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

دراصل میں لڑکیوں کی بہت عزت کرتا ہوں اسپیشلی خوبصورت لڑکیوں کی تو کوئی بھی بات میں نہیں ٹالتا تو ہمارا نکاح ضرور ہو گا۔۔وہ پ*س*تول اپنی جیب میں ڈالتا دوستانہ انداز میں بولا تو مناہل حیرت سے اُس کا بدلتا انداز دیکھنے لگی۔۔پہلے کہاں کچا چبانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا اور اب تو اُس کی ٹون ہی بدل گئی تھی۔۔

کیا تم پاگل ہو؟اگر ہاں کرنی تھی تو پہلے اِتنا ڈرامہ کیوں رچایا؟مناہل اُس کو گھور کر بولی۔۔

کیونکہ میں تمہارا کانفڈنٹ چیک کرنا چاہتا تھا۔وہ پر سکون لہجے میں گویا ہوا۔۔

تمہارا نام کیا ہے؟مناہل غور سے اُس کا جائزہ لیکر پوچھنے لگی۔۔

Non of your business,

وہ شانے اُچکا کر بولا تو مناہل نے دانت پیس کر اُس کو دیکھا۔

بنانام جانے نکاح کیسے ہو گا؟ مناہل نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔۔

کیا تم نے پوری زندگی میرے ساتھ گزارنی ہے؟ وہ معنی خیز نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو مناہل سٹپٹائی۔۔

Absolutely not,

مناہل جھٹ سے بولی۔۔

اوکے اگر فیک نکاح ہے تو تمہارے لیے یہ جاننا ضروری نہیں ہونا چاہیے۔۔اُس نے کہا

ہاں بلکل تم نقلی قاضی نقلی گواہوں کا بندوبست کرو اور ہاں رجسٹر پہ اپنا نام کوئی اور بتانا جو اصلی نہ ہو۔۔ مناہل سمجھنے والے انداز میں سر کو ہلا کر اُس کو ہدایات دینے لگی۔۔

رجسٹر کی کیا ضرورت؟ وہ بغور اُس کو دیکھ کر بولا۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے ہی اچھا ایڈونچر ہو جائے گا۔۔ مناہل نے کہا

اوکے پر میری ایک شرط ہے؟ وہ کچھ سوچ کر بولا

کونسی شرط؟ مناہل سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

وہ فیک کاغذات میرے پاس ہو گے۔۔اُس نے شرط بتائی۔۔

ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی اُن کو اپنے پاس رکھ کر میں نے کرنا کیا ہے۔مناہل نے کوئی بحث نہیں کی۔۔

جب وہ شخص گہری نظروں سے اُس کو دیکھتا نکاح کی تقریب کا انتظام کرنے لگ گیا تھا جہاں سب گواہوں کی موجودگی تھی اُن کے سائن سب کچھ تھا بس ایک مناہل تھی جس نے اُس کے نامے جاننے میں دلچسپی نہیں لی تھی اُس کو بس ایک بات کی خوشی تھی کے وہ اپنا ڈیر جیت چُکی ہے۔۔پھر اُس کی ملاقات کبھی اُس انسان سے نہیں ہوئی تھی کالج کے بعد اپنے اُن دوستوں کے ساتھ رابطہ بھی نا ہونے جیسا تھا جس وجہ سے وہ یہ واقع ہر طریقے سے فراموش کر چُکی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 44

یہ جو تم بلاوجہ چمچ پلیٹ میں گُھماتی ہو بہت زہر لگتی ہو۔۔ بُراق نے تپ کر چاہت سے کہا

اچھا اور کیا بُری عادت لگتی ہے میری آپ کو؟ چاہت ٹھوڑی پہ ہاتھ ٹِکاتی دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

اگر میں بتادوں تو کیا یہ عادات تم چھوڑ دو گی؟ بُراق نے جاننا چاہا

بلکل بھی نہیں میں تو اِس لیے پوچھ رہی تھی تاکہ وہ بار بار کر کے آپ کو چڑاؤ۔ چاہت مزے سے کہتی آملیٹ کھانے لگی۔۔

انتہا کی فضول ہو۔۔ خیر امی سے ناشتے کا پوچھو اُس کے بعد تیار ہو جانا یونی کے لیے۔۔ بُراق نیپکن سے ہاتھ صاف کر کے اُس سے بولا۔۔

یونی

www.novelsclubb.com

چاہت باجی باہر آپ سے کوئی عریش نامی لڑکا ملنے آیا ہے۔۔ چاہت بُراق سے کچھ کہنے والی تھی جب گارڈ نے آکر اِطلاع دی۔۔ جس کو سن کر چاہت خاصی حیران ہوئی تھی۔۔ جبکہ بُراق کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھ گیا تھا۔۔

اندر کیوں نہیں بُلایا؟ چاہت اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی بولی۔

میں نے کہا مگر وہ نہیں آئے۔ گارڈ نے بتایا

اچھا میں دیکھتی ہوں۔ چاہت اتنا کہتی باہر گیٹ کی طرف آئی۔۔

اب یہاں بھی ٹپک پڑا۔۔ بُراق بڑبڑاتا اپنی کا گلاس اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

السلام علیکم۔ چاہت جیسے ہی باہر آئی عریش نے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام عریش تم ٹھیک ہو؟ یہ کیا حال بنایا ہوا ہے؟ چاہت اُس کو سلام کا جواب دیتی حیرت سے پوچھنے لگی اُس نے پہلی بار عریش کو ایسے شکن زدہ کپڑوں اور بکھرے بالوں سمیت دیکھا تھا۔۔۔

ہاں میں تو

www.novelsclubb.com

اوسو سوری مجھے یاد آیا آج تو تمہاری سالگرہ ہے، ہیپی برتھ ڈی رُکو میں نے تمہارے لیے ایک تحفہ لیا وہ لاتی ہوں۔۔ عریش کچھ کہنے والا تھا۔ جب چاہت کو اچانک یاد آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر کہتی اندر جانے والی تھی جب عریش نے بے ساختہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر رُکا

تھا۔۔یہ منظر اپنے کمرے کی بالکنی پہ کھڑے بُراق نے جلتی نظروں سے دیکھا تھا۔۔اُس کے کمرے کی کھڑکی باہر لان کی جانب کُھلتی تھی۔۔۔اور عریش اور چاہت بھی ٹھیک سامنے کی طرف کھڑے تھے۔۔عریش کی آمد کا سن کر بُراق کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا تبھی وہ کمرے میں آتا بالکنی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا جہاں اب عریش کی حرکت نے مزید نمک کا کام کیا تھا۔۔

گفٹ پھر کبھی ابھی میں تم سے ملنا آیا تھا۔۔۔عریش نے بتایا۔

اچھا خیریت؟ ویسے مجھے بھی تم سے پوچھنا تھا تم نے برتھ ڈے پارٹی کینسل کیوں کروائی؟ چاہت نے پوچھا۔ہاتھ اُس کا ابھی بھی عریش کے ہاتھ کی گرفت میں تھا جس کو مزید دیکھنا بُراق کے بس کی بات نہیں تھی تبھی وہ وہاں سے ہٹتا اپنا رخ باہر کی طرف کر گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کسی کام سے جا رہا تھا وہاں ایک یا دو ماہ لگ سکتے ہیں اِس لیے سوچا تم سے مل کر جاتا ہوں ویسے بھی بہت وقت سے ہماری ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی اور نہ میں تمہیں ٹھیک سے شادی کی مُبارک آباد دے پایا تھا۔۔عریش نے کہا تو چاہت مسکرائی۔۔

اندر تو آؤنہ پچھلی بار بھی جب میری سالگرہ کا وقت آیا تھا تم ایسے ہی چلے گئے تھے۔۔چاہت نے کہا۔۔۔

چاہت تم نے میرا لیپ ٹاپ کہاں رکھا تھا؟ عریش کوئی جواب دینے والا تھا جب بُراق اچانک وہاں آتا چاہت سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

وہ تو بیڈ پہ ہی رکھا تھا۔۔۔چاہت عریش کو دیکھ کر اُس کو جواب دینے لگی۔۔۔

مجھے نظر نہیں آیا۔۔بُراق آرام سے اُس کا ہاتھ عریش کے ہاتھ سے آزاد کروایا تھا جس پہ چاہت کا رنگ شرمندگی کی وجہ سے سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

میں چلتا ہوں۔۔عریش ہلکی مسکرائٹ سے بولا۔

اندر آتے تو اچھا تھا۔۔۔چاہت نے ایک بار پھر کہا

www.novelsclubb.com

ان شاءاللہ پھر کبھی۔۔عریش نے ٹالا

تمہاری عینک کہاں ہے؟ بُراق پہلی بار اُس سے مخاطب ہوا۔۔جس پہ چاہت نے بھی چونک کر عریش کو دیکھا جو آج بنا عینک کے تھا۔۔

ٹوٹ گئی تھی۔ عریش سرسری لہجے میں بولا

اوو ویسے تم یہاں کسی خاص وجہ سے آئے؟ بُراق نے دوسرا سوال داغا تو چاہت نے اُس کو گھورا۔۔۔

جی چاہت سے ملنے آیا تھا۔۔۔ عریش اُس کو دیکھ کر بتانے لگا۔۔۔

معاز پہ جا رہے ہو؟ بُراق نے طنز کیا۔۔

جی فلحال تو نہیں پر اگر جانا پڑا تو آپ کو ساتھ چلنے کا ضرور کہوں گا۔۔ عریش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

چاہت تم اندر جاؤ۔۔ عریش کے جواب پہ بُراق نے چاہت سے کہا۔۔

ہیں کیوں؟ چاہت کا منہ کھل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ میں بول رہا ہوں۔۔۔ بُراق تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو چاہت منہ کے زاویئے بگاڑتی اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔

دوبارہ چاہت کے آس پاس دیکھائی مت دینا۔۔۔ بُراق نے وارن کیا۔

کیوں؟عریش نے دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔

دیکھوو کی

عریش ہوں میں۔۔بُراق انگلی اُٹھا کر کچھ کہنے والا تھا جب عریش پر سکون سا اُس کی انگلی نیچے کرتا بولا۔۔۔

Whatever,

بُراق نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔

یار تم مجھ سے جلتے کیوں ہو؟اتنا معصوم سا تو ہوں میں۔۔۔عریش اُس کے کندھے پہ بازوں رکھتا معصوم شکل بنائے بولا تو بُراق نے اُس کو گھورا۔۔۔

نہ میں تم سے جلتا ہوں اور نہ یہ تمہاری پلاسٹک والی شکل سے کوئی جل سکتا ہے۔۔بُراق دانت پیس کر بولا۔۔

www.novelsclubb.com

ڈونٹ ٹیل یار۔۔عریش بے ساختہ ہنسا۔۔

دیکھو مسٹر میری بیوی سے دور رہو۔۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا

تمہاری بیوی ہونے سے پہلے وہ میری دوست ہے۔۔ عریش زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا۔۔

اگر ایسا ہے تو تمہاری دوست ہونے سے پہلے وہ میری کزن ہے تو میں یہی کہوں گا۔۔۔اُس سے دور رہو۔۔ بُراق سرد لہجے میں بولا

جو بھی تم سے زیادہ حق اُس پہ میرا ہے اِس لیے تم یا کوئی بھی مجھے چاہت سے دور رہنے کا نہیں کہہ سکتا۔۔۔ عریش نے پر سکون ہو کر کہا۔۔

لِسن وکی ورما اگر تم چاہتے ہو تمہیں میں پولیس کے حوالے نہ کروں تو اچھا ہے مجھے اپنا یہ بوتھا مت دیکھانا۔۔ بُراق دانت پیس کر بولا۔۔

بوتھا؟؟ عریش دیر تک ہنسا پھر بازوں سینے پہ باندھتا مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آمریکا کی پولیس نہیں پکڑ پائی۔۔ الیگل طریقے سے پاکستان میں داخل ہوا تو آرمی والے نہ پکڑ پائے تو تمہیں کیا لگتا ہے یہ پاکستان کی سُست پولیس مجھے پکڑ پائے گی؟ عریش بُراق کی دھمکی سے کافی محفوظ ہوا۔۔

Who are you ?

بُراق اُلجھ سا گیا۔۔۔

بس جو میں نظر آتا ہوں وہ نہیں ہوں۔۔ عریش نے بتایا۔۔۔

اگر تمہاری یہ نظریں چاہت پہ ہے تو میں بتا دوں اُس سے دور رہنا۔۔۔ بُراق اُس کا گریبان پکڑ کر بولا۔۔۔

There are two reasons why I tolerate you. One reason is Chahat, the other is that I don't think it is necessary to tell, but if someone touches my collar, I find it very offensive. I can't control my self and wouldn't care about others. So don't put your hands on my collar again.

(یو نو واٹ دو وجوہات ہے تمہیں جو میں برداشت کرتا ہوں۔۔ایک وجہ تو چاہت ہے دوسری میں فلوقت بتانا ضروری نہیں سمجھتا پر اگر کوئی میرے گریبان تک پہنچے یہ بات

مجھے سخت ناگوار لگتی ہے میں خود میں نہیں رہتا اور نہ کسی کا لحاظ کرتا ہوں اِس لیے اپنے ہاتھ دوبارہ میرے گریبان تک مت پہچانا)۔۔۔عریش

اُس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا سخت ناگوار لہجے میں بولا تھا اُس کو بُراق کی حرکت سخت ناگوار لگی تھی۔۔

Now let me say one thing. I don't like it at all if someone takes my wife's name so rightly, I find that existence very disgusting, so I will warn you for the last time, don't take my wife's name with your tongue again because of what I will do to you after that. I don't even know it myself.

(اب میں ایک بات کہوں؟ مجھے بلکل پسند نہیں کوئی میری بیوی کا نام اتنے حق سے لے مجھے سخت ناگوار لگتا ہے وہ وجود اِس لیے میں تمہیں آخری بار خبردار کروں گا کے دوبارہ

میری بیوی کا نام اپنی زبان سے مت لینا کیونکہ اُس کے بعد میں جو تمہارے ساتھ کروں گا اُس کا اندازہ مجھے خود بھی نہیں)۔ بُراق تند نگاہوں سے اُس کو گھورتا باور کروا گیا تھا۔۔

Your craziness aside but I'll say it again. You or anyone else can't take me away from chahat.

(تمہارا پاگل پن ایک طرف مگر میں ایک بار پھر کہوں گا۔ تم یا کوئی اور مجھے چاہت سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔) عریش کا لہجہ خاصا مضبوط تھا۔۔۔

You

بُراق غصے سے کچھ کہنے والا تھا جب چاہت نے بالکنی کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگائی۔۔

میرے دوست کی کمپنی اگر اتنی پسند آ گئی ہے تو اُس کو اندر آنے کی بھی دعوت دے ڈالے۔۔

www.novelsclubb.com

آ رہا ہوں میں۔۔ بُراق اُس کی بات نظر انداز کرتا ایک اچٹتی نظر عریش پہ ڈال کر کہتا اپنے قدم گھر کی جانب لے جانے لگا۔۔۔

تم یونی جا رہی ہو؟انا تیار ہوتی باہر جا رہی تھی جب نوید اُس کے سامنے کھڑا ہوتا پوچھنے لگا۔۔

ہاں کیوں کیا تمہیں کوئی کام ہے؟انا نے مصروف انداز میں پوچھا۔۔

مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنا تھی۔۔نوید نے کہا

یونی سے واپس آ کر سُنوں گی ابھی یونی کے لیے لیٹ ہو رہا ہے۔۔انا عجلت میں کہتی باہر جانے لگی تو نوید نے محض سر اثبات میں ہلایا۔۔

مچھر دانی تم ابھی تک یونی نہیں گئے؟انا گھر سے باہر آئی تو دانیال کو کو اپنی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا پایا تو خاصے متعجب لہجے میں بولی۔۔

میں تو جانے والا تھا مگر تبھی نظر تمہاری گاڑی پہ پڑی جس کے ٹائیر کی ہوا نکلی ہوئی ہے تو سوچا تمہیں بھی ساتھ لے چلوں۔۔۔دانیال شانے اُچکا کر بولا تو انا کی نظر اپنی گاڑی کے ٹائر پہ پڑی تو اُس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

اوہ اللہ یہ کیسے ہو گیا؟انا پریشانی سے بولی۔۔

جیسے بھی ہوا ہے۔۔اگر تمہیں ساتھ چلنا ہے تو بتادو ورنہ میں چلا جاؤں ویسے بھی مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔دانیال ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتا احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔

بڑی مہربانی تمہاری میں پبلک ٹرانسپورٹ سے چلی جاؤں گی۔۔انا نے گھورتے ہوئے کہا

مرضی ہے تمہاری میں نے اِس لیے کہا تا کہ پہلی کلاس نہ مس ہو جائے کیونکہ وہ پروفیسر احمد کی ہے جو بہت سخت گیر ہیں۔۔۔دانیال لاپرواہی سے کہتا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جانے والا تھا جب انا بول پڑی۔۔

اچھا اگر تم اتنا اصرار کر رہے ہو تو میں ساتھ چلوں گی۔۔۔اُس کی بات پہ دانیال کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی جس کو وہ چُھپاتا انا کی جانب پلٹا

چلو پھر۔۔دانیال نے کہا تو انا جلدی سے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی۔۔

تمہارا کزن کب واپس جائے گا اپنے گھر؟ڈرائیونگ کے دوران دانیال نے پوچھا۔۔

رہ تو ہمارے گھر رہا ہے پھر تمہیں کیا مسئلہ ہے؟انا نے گردن موڑ کر اُس کو گھور کر کہا۔۔

مرچیں کیوں چُھبا رہی ہو میں تو جسٹ پوچھ رہا ہوں۔۔کیونکہ اب تو میں یا کوئی اور اُس کو مہمان نہیں بول سکتا کیونکہ مہمان تین دنوں کا ہوتا ہے جو تین ہفتوں سے رہے اُس کو زحمت کا نام دیا جاتا ہے۔دانیال نے بھی گردن موڑ کر اُس کو دیکھ کر کہا

وہ مہمان ہے یا زحمت ہے جو بھی ہے ہمارے گھر کا ہے تمہارے گھر کا نمک ختم نہیں ہو رہا۔۔انا نے اپنی نظریں سامنے کی جانب کی۔۔

او تو مطلب اُس زحمت کی وجہ سے تمہارے گھر کا نمک ختم ہو رہا ہے۔۔دانیال اُس کی بات کا اپنا مطلب لیتا اُس کو چڑانے کے غرض سے بولا

بکو مت۔۔۔انا نے دانت پیسے۔۔

تم نے بتایا نہیں۔۔دانیال نے کہا

www.novelsclubb.com

کیا نہیں بتایا؟انا زچ ہوئی۔۔

تمہارا کزن کب واپس جائے گا اپنے گھر؟دانیال نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا

پتا نہیں امی اُس کے لیے رشتہ تلاش کر رہی ہیں۔انا نے جواب دیا

کیوں اُس کی ماں نہیں ہے کیا؟دانیال نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی توانانے بے ساختہ اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو زخمی ہونے سے بچایا۔۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے یوں اچانک گاڑی کیوں روکی؟انانے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا سو سوری۔دانیال شرمندہ ہوا۔۔۔

میری خالہ اللہ کے کرم سے زندہ ہے وہ تو نوید نے کہا تبھی۔۔انانے سر جھٹک کر جواب دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔دانیال اتنا کہتا گیئر شفٹ پہ اپنی گرفت مضبوط کر گیا تھا۔۔۔

ویسے خیریت ہے؟تم میرے کزن میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی لینے لگے ہو؟انانے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

خیریت ہی ہے۔۔۔اور میں کیوں لینے لگا تمہارے کزن میں دلچسپی وہ کونسا کہیں کا مصر کا شہزادہ ہے۔۔۔دانیال سر جھٹک کر بولا توانا خاموش رہی۔۔

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:12 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 45

آ گئی تم تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔انا جیسے ہی دانیال کے ساتھ یونیورسٹی داخل ہوئی اُس کا سامنا چاہت سے ہوا جو شاید اُس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

تم آج آ گئی۔۔۔انا پر جوش آواز میں کہتی اُس سے گلے ملنے والی تھی۔۔۔جب یکدم چاہت اپنے پاؤں سے چپل اُتارتی سامنے کر گئی تھی۔۔۔دانیال ایک نظر دونوں پہ ڈال کر لائبریری میں جانے لگا۔۔۔

یہ کیا ہے؟انا حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

چپل جس سے میں تمہاری چھترول کرنے والی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا کہتے ہی چاہت چپل اُس کو دے ماری جو ٹھیک اُس کے ماتھے پہ لگی تھی۔۔۔حملا اچانک ہوا تھا جس پہ وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

چاہت آر یو میڈ؟انا نے تند نگاہوں سے اُس کو گھورا۔۔۔

یس آئے ایم۔۔۔چاہت نے اُس کا اب گلا پکڑا۔۔تو انا نے فورن سے اُس کو خود سے دور کیے ڈوڑ لگائی۔۔۔

بھاگتی کہاں ہو کمینی؟پڑ سو تو بڑی ریس لگی ہوئی تھی تمہاری زبان کی جو خاموش ہونے کا نام تک نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔چاہت اُس کے پیچھے بھاگتی ہوئی بولی۔۔۔ گراؤنڈ میں بیٹھے لوگ خاصی حیرانکن نظروں سے اُن کو دیکھنے لگے۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟یا کوئی جن چمٹ گیا ہے جو میرے خون کی پیاسی بن گئ ہو۔۔۔انا بھاگتی ہوئی پلٹ کر اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

میرا دماغ واقع خراب ہو گیا تب سے جب سے تم نے کال کر کے اپنی زبان سے پھول برسائے تھے۔۔۔چاہت دانت پیس کر بولی۔۔۔

تو سچ کہا تھا کونسا جھوٹ بولا تھا۔۔۔انا منہ بسور کر بولی وہ بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔پر ستم تو یہ تھا وہ رُک بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ورنہ چاہت کا کیا بھروسہ جو اُس کا گلا دبا کر اُپر جانے والی ٹِکٹ اُس کے لیے کنفرم کر آتی۔۔۔

جھوٹ کی کجھ لگتی موبائیل اسپیکر پہ تھا۔۔۔تمہاری گوہر افشانی بُراق نے بھی سن لی۔۔۔۔چاہت نے کہاتوانا کے قدم کو بریک لگی وہ حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم نے فون اسپیکر پہ چھوڑا تھا؟انا پُھولی ہوئی سانس کے درمیان بولی۔۔۔۔

مت ماری گئی تھی میری۔۔۔چاہت نے اُس کو گھورا۔۔۔

اچھا خیر چھوڑ رات گئی بات گئی۔۔۔۔اتنے دنوں بعد اپنی بوتھی دیکھائی ہے گلے تو مل۔۔انا نے بڑی چلاکی سے اُس کا دھیان دوسری جانب کیا۔۔۔۔

مجھ سے ہوشیاری کرنے سے پہلے سوچ لیا کر میں تیری ہی دوست ہوں۔۔۔۔۔چاہت نے اُس کی کمر پہ زور سے چٹکی کاٹ کر کہاتوانا بُلبُلا اُٹھی۔۔۔۔۔

یہ بتاؤ بُراق نے پھر کجھ کہا تم سے؟انا نے پوچھا

www.novelsclubb.com

ضرور کہتے پر نہیں کہا کیونکہ میں نے سونے کا ڈرامہ کیا۔۔۔۔۔۔چاہت نے بتایا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں۔۔۔مناہل سے ملنے جائے۔۔۔۔انا نے کہا

مناہل سے؟چاہت نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں مناہل سے اُس نے انوائٹ کیا تھا عریش کی سالگرہ پہ جو ہوئی نہیں تو ہمیں اُس سے ملنے جانا چاہیے۔۔۔۔۔انا نے کہا

اممم بات تو تمہاری ٹھیک ہے میں بُراق سے پوچھ کر بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔چاہت پر سوچ لہجے میں بولی تو انا نے محض سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں نے تمہیں منع کیا ہے یہاں آنے سے۔۔۔۔۔بُراق نے علیزے کو اپنے کیبن میں داخل ہوتا دیکھا تو سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

پلیز بُراق اتنا روڈ مت بنو میری پہلے بات سن لو۔۔۔۔۔علیزے نے کہا

مجھے تمہاری کسی بھی بات میں دلچسپی نہیں۔۔۔۔بُراق سر جھٹک کر بولا۔۔۔۔

بُراق ہم اچھے دوست رہ چکے ہیں ہم کزنز بھی ہیں تو پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔۔علیزے ملتجی لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔۔بُراق گہرا سانس بھری کر بولا۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔علیزے شکر کا سانس خارج کرتی بولی۔۔۔

تم شادی کی رات کہاں تھی؟ بُراق نے سنجیدگی سے پوچھا

میں سچ میں ساری رات پارلر میں لاک ہو گئی تھی۔۔۔علیزے نے کہا

میں نہیں مان سکتا کیونکہ یہ ایک ناممکن سی بات ہے۔۔۔۔۔۔بُراق اُس کی بات سے انکاری ہوا۔۔۔

میں سوچ بول رہی ہوں۔۔۔۔علیزے نے اپنی بات پہ زور دیا۔۔۔

کوئی ثبوت؟ بُراق نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو علیزے کو چُپ لگ گئی کیونکہ فی الوقت اس کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جس کے بھروسے وہ کسی کو بھی اپنی بات کا یقین دلاتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نو۔۔۔۔علیزے نے اپنا سر جھکایا۔۔۔

تو میں کیسے مان لوں تمہاری بات کا؟ بُراق طنزیہ مسکراہٹ سے بولا۔۔۔۔

اگر ثبوت پیش کروں تو؟علیزے نے پوچھا

تو میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔۔ بُراق کندھے اُچکا کر بولا

اوکے پھر میں ثبوت ضرور دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔علیزے کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!!!!ماضی

پیاری لگ رہی ہوں نہ میں ؟علیزے برائیڈل میک اپ کے ساتھ اپنی تصویریں کلک کرتی خاموش بیٹھی عزہ سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہمممم پر کیا آپ ٹھیک کر رہی ہیں ؟عزہ نے سنجیدگی سے پوچھا

آج میرا موڈ اسپوئل مت کرنا۔۔۔ورنہ میرا میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علیزے نے بیزاری سے کہا

www.novelsclubb.com

آپی پلیز ابھی بھی وقت ہے۔یہ نکاح مت کرے۔۔۔ بُراق بھائی سے چاہت بہت پیار کرتی ہے کیوں اُس کی آہ لے رہی ہیں۔۔۔؟عزہ نے ایک آخری کوشش کی۔۔۔۔اُس کو منانے کی۔۔۔

بہت بُری لگتی ہو تم مجھے جب چاہت کی سائیڈ لیتی ہو۔۔۔علیزے نے کاٹ دار نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا۔۔۔

مجھے بھی آپ بہت بُری لگ رہی ہیں اِس برائیڈل ڈریس میں کیونکہ اِس وقت یہاں اِس جگہ پہ چاہت کو ہونا چاہیے تھا آپ کو نہیں۔۔۔۔عزہ سنجیدگی سے کہتی وہاں سے اُٹھ گئی۔۔پیچھے علیزے اُس کی بات پہ پیچ وتاب کھاتی رہ گئی۔۔۔۔

مجھے واشروم جانا تھا۔۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد علیزے نے ایک لڑکی سے کہا

میں آپ کو لیکر چلتی ہوں۔۔۔۔وہ لڑکی اُس کی طرف آتی بولی تو علیزے واشروم جانے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔واشروم میں داخل ہوتے ہی اُس کو لگا تھا جیسے کسی کے دروازہ بند کیا ہے۔۔۔۔وہ جلدی سے دروازہ کی طرف آئی تو دروازہ لاک دیکھ کر اُس کو کسی انہونی کا احساس سے شدت سے ہوا تھا۔۔۔

کوئی ہے؟؟؟

میں یہاں دروازہ کھولے جانے کیسے لاک ہو گیا ہے؟وہ دروازے کو زور سے پیٹتی اُونچی آواز میں بولی۔۔۔۔

کیا بیہودہ مذاق ہے دروازہ کھولو۔۔۔

عزہ

عزہ تم کہاں ہو پلیز اوپن داڈور۔۔۔۔علیزے مسلسل آواز دیتی جارہی تھی مگر دوسری جانب سے کوئی بھی جواب اُس کو موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دو دن ہو گئے تھے وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی اور نہ کسی نے اُس کی خبر گیری لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔اُس کو شدت سے عریش کی یاد ستانے لگی تھی جو گیا تو دو دن کوئی رابطہ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔اُس کو خود پہ حیرت ہونے لگی تھی وہ اب جاننے لگی تھی اپنے بارے میں اُس کی زندگی کیا تھی؟اور اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔عریش کی یادوں نے پوری طرح سے اُس کو اپنے حصار میں جکڑا تھا۔۔اگر وہ اُس سے چھٹکارا پانا چاہتی بھی تو جان سے جاتی۔۔۔۔وہ عریش کی عادی ہو گئی تھی جو اُس کو خود کا عادی بنا تا منظر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔شاید اُس کو تڑپانے کے لیے۔۔۔اُس کو سکون میسر ہوتا ہو گا۔۔۔۔۔

کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔شکل تک نہیں دیکھوں گی اُس کی۔۔۔میں اُس کو""""

کمرے میں داخل ہونے ہی نہیں دوں گی۔۔۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ خود سے عزم کرنے لگی۔۔یہ سوچتے ہی دل کی حالت غیر ہونے لگی تھی مگر وہ نظرانداز کر گئ تھی۔۔۔آنکھوں کے پپوٹے سوجھ گئے تھے۔۔۔اِن دو دنوں میں کوئی ایسا وقت نہیں تھا جس میں اُس کی آنکھوں سے گرم سیال نہ بہے ہو۔۔بار بار اپنی نادنیاں یاد آرہی تھی تو کبھی یوں عریش کے ہاتھوں خود کا استعمال ہونا یاد آرہا تھا۔۔۔بھلا وہ کیسے اتنی بے وقوف ہو سکتی ہے؟کیسے ایک انسان سے بار بار دھوکہ کھا سکتی ہے؟

آجاؤ۔۔وہ خود سے لڑنے میں مگن تھی جب دروازہ نوک ہونے پہ بیزاری سے اِجازت دی۔۔۔

آپ کو صاحب نیچے بُلا رہے ہیں۔۔۔ملازمہ نے آکر بتایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عریش آگیا ہے؟مناہل کچھ دیر پہلے کیے خود سے عزائم بھول کر ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی دل زور سے دھک دھک کر رہا تھا جیسے ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

نہیں جی اُن کی واپسی کا پتا نہیں آپ کو تو بڑے صاحب آواز دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ملازمہ عجیب نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگی۔۔آج اُس کو مناہل ٹھیک نہیں لگی۔۔کہاں وہ ہر وقت خود کو تیار کیے ہوتی تھی۔۔اور اب کہاں بکھرے بال سوجھی آنکھیں سُرخ گال وہ کہی سے بھی اُس کو مناہل نہ لگی جس کے چہرے پہ ہمیشہ مغروریت والے تاثرات ہوا کرتے تھے۔

اچ۔۔اچھا۔۔۔مناہل کی آنکھوں میں جلتے دیئے بُجھ گئے تھے۔۔۔۔

○ ○

السلام علیکم۔۔۔مناہل فریش ہو کر باہر آتی اشرف صاحب کو سلام کرنے لگی۔۔۔۔جو ڈائینگ ٹیبل پہ اُجالا بیگم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔مناہل نے پہلی بار دونوں کو ایسے ساتھ بیٹھا دیکھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام بیٹا اپنے کمرے سے باہر ہی نہیں آتی۔آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔اشرف صاحب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔مناہل اتنا کہتی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔تو ملازمہ اُس کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگی۔۔۔

انکل وہ عریش کہاں گیا ہے؟دو دن ہو گئے ہیں اُس سے میری بات نہیں ہوئی۔۔۔۔مناہل کچھ سوچ کر اشرف صاحب سے پوچھنے لگی۔۔۔۔جانتے ہوئے بھی کے اُس نے بتایا تھا وہ کسی کام سے اپنے دوست کے پاس جانے والا ہے۔۔۔۔

سکون کا سانس تو ہر ایک کو چاہیے ہوتا ہے میرے بیٹے کو بھی چاہیے تھا۔۔اِس لیے وہ" چلا گیا ہے۔۔۔جواب اُجالا بیگم نے اُس کو دیا تو وہ بے دردی سے اپنے ہونٹ کُچلنے لگی۔۔۔۔۔جبکہ اشرف صاحب نے ناگواری سے اُجالا بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔۔

میرے کام سے گیا ہے۔۔۔ان شاءاللہ رات آجائے گا۔۔۔۔اشرف صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو آپ کی اُس سے بات ہوتی ہے؟مناہل کے لہجے میں بے چینی "بے قراری صاف عیاں تھی۔۔۔۔

ہاں بس دو بار ہوئی ہے۔۔۔اشرف صاحب نے بتایا تو اُس کا دل مزید اُداس ہو گیا۔۔ کیا وہ اُس سے خفا تھا؟ یا بیزار ہو گیا تھا جو یوں لا تعلق بن گیا تھا۔۔۔ مناہل کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

میرا کھانے کا موڈ نہیں ہے۔۔ مناہل اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی۔۔۔

کچھ لیا ہی نہیں تم نے تو۔۔۔اشرف صاحب اُس کی پلیٹ کو دیکھ کر بولے جو جوں کی توں پڑی تھی۔۔۔

بھوک نہیں۔۔۔۔ مناہل سنجیدگی سے کہہ کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔۔

نخرے ہیں مہارانی کے۔۔۔اُجالا بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی۔۔۔

بہو ہے تمہاری یہ کیسا ٹیپیکل ساس والا رویہ شروع کیا ہے تم نے اُس کے ساتھ؟ اشرف صاحب دبی دبی آواز میں اُن پہ غرائے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان چاہی بہو ہے جس کو آپ نے میرے اور عریش کے سر پہ تھوپا ہے ارے وہ تو شادی کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔ مگر آپ نے زور زبردستی کی اُس کے ساتھ۔۔۔اُجالا بیگم زہر خند لہجے میں بولی تو اُن کے الفاظ مناہل پہ کسی بجلی کی طرح گرے تھے جو واپس اشرف صاحب

سے بات کرنے کے لیے آئی تھی۔۔ مگر اُجالا بیگم کی بات نے اُس کو پتھر کا کر دیا تھا۔۔اُس کو یہ نہیں تھا یاد کے وہ خود بھی اِس شادی کے حق میں نہیں تھی۔۔ کتنی بد تمیزی کی تھی اُس نے پہلی رات عریش سے۔۔اُس کو اگر کچھ یاد پڑ رہا تھا تو وہ یہ تھا۔۔ عریش اُس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ یہ جان کر بھی کے وہ انجانے میں ہی ٹھیک پر اُس کے نکاح میں تھی۔۔اگر وہ نکاح نہ کرتا کوئی اور کرتا تو وہ کتنی بڑی گنہگار بن جاتی جس نے نکاح کے اُپر نکاح کیا۔۔۔۔ مناہل کو اچانک ماحول سے وحشت ہونے لگی۔۔۔دل الگ سے بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اپنے آنسو پہ قابوں پاتی وہ بنا چاپ کیے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ جبکہ اشرف صاحب اور اُجالا بیگم کی بحث ابھی تک جاری تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

تیار ہو جاؤ ایک پارٹی میں جانا ہے۔۔۔۔ بُراق آفس سے گھر لوٹتا ہے چاہت سے بولا جو پاپ کارن کھاتی کوئی ڈرامہ دیکھنے میں محو تھی۔۔۔

میں نے نہیں جانا میں تھک گئی ہوں۔۔ابھی یونی سے تو آئی ہوں۔۔چاہت منہ بنا کر بولی

۔۔

پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں ہم نے جانا ہے۔۔تیار ہو جاؤ جلدی سے۔۔۔۔بُراق اُس کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچتا پاپ کارن دور کرتا بولا تو چاہت حیرت سے بُراق کو دیکھنے لگی۔۔۔

آپ جائے نہ میرا کیا کام؟چاہت اکتاہٹ سے بولی۔۔۔

نخرے کیوں کر رہی ہو؟تمہیں ساتھ لے جا رہا ہوں تو ضرور تمہارا وہاں ہونا بھی ضروری ہے نہ۔۔۔بُراق تپ کے بولا۔۔

بُراق میرا کیا کام وہاں؟چاہت نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

دس منٹ ہیں جلدی سے تیار ہو جاؤ۔بُراق گھور کر بولا تو چاہت سخت بدمزہ ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

انتہا کے کوئی اَن رومانٹک انسان ہیں۔۔۔اور دس منٹ تو بس منہ دھونے میں لگے گے۔۔آپ بیٹھے میرا انتظار کرے دو تین گھنٹوں میں تیار ہو کر آجاؤں گی۔۔۔چاہت انگڑائی لیکر کہتی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

شرافت سے تیس منٹ میں تیار ہو جانا۔۔بُراق نے وارن کیا۔۔۔

میری مرضی۔۔۔چاہت ناک سے مکھی اُڑانے والے انداز میں کہتی واشروم میں چلی گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا بات ہے نوید اور یہ سب کیا ہے؟انا حیرت سے اپنے گھر کا لان دیکھنے لگی جہاں پھول اور غباروں کے ساتھ لان کو سجایا گیا تھا۔۔۔۔

وہ دراصل میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا تھا تم سے۔۔نوید نے تھوڑی ہچکچاہٹ سے کہا۔۔

بات کرنے کے لیے یہ سب کیوں کیا؟انا کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ اِن سب کے بنا بات نہیں ہو سکتی تھی۔۔نوید اِتنا کہتا اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تو انا کو مزید حیرانی ہوئی۔۔۔

یہ ایسے کیوں بیٹھے ہو؟انا جز بز ہوتی بولی۔۔تو

نوید اُس کی مسکرایا پھر اپنی جینز کی پاکٹ سے ایک ڈبی نکال کر رنگ اُس کے سامنے کی۔۔

Will you marry me?

نوید کے ایسے اظہار پہ انا کی شاک کی کیفیت میں اُس کو دیکھنے لگی وہ سمجھ نہیں پائی یہ اچانک نوید کو شادی کا خیال کیسے آیا۔۔؟

ہر قدم میں تمہارا ساتھ دوں گا۔۔بس تم ایک بار ہاں کہہ دو۔۔نوید نے مزید کہا۔۔ مگر ہر بال نو سٹاپ بولنے والی انا کو چپ لگ گئی تھی۔۔

May I?

نوید نے اُس کے ہاتھ کی جانب اِشارہ کیا تو انا غیر شعوری طور پہ اپنا ہاتھ اُس کو دینے والی تھی۔۔جب نظر سامنے کھڑے دانیال پہ پڑی تو حواس جھنجھلا اُٹھے۔۔۔اُس کو پتا نہیں چلا کب دانیال وہاں کھڑا ہو گیا تھا۔وہ یک ٹک دانیال کو دیکھنے لگی جس کی نظروں میں جانے کیا تھا جس سے انا ڈھل کے رہ گئی تھی۔ہوش تب آیا جب دانیال کو واپس جاتا دیکھا۔۔۔

کیا ہوا؟نوید نے مسکرا کر کہا

ایک منٹ۔۔۔اناُس کواِشارہ کرتی باہر کی جانب جانے لگی۔۔نوید اپنی جگہ سے اُٹھتا حیرت سے اُس کو جاتا دیکھنے لگا۔۔۔

دانی

دانیال

ایک منٹ رکو تو کیا ہو گیا ہے ؟انا مسلسل دانیال کے پیچھے بھاگتی اُس کو آوازیں دینے لگی جو اُس کو نظر انداز کرتا تیز تیز قدم اُٹھاتا اپنے گھر جا رہا تھا۔۔انا اچانک اُس کے راستے میں حائل ہوئی تو وہ خون آشام نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

سامنے سے ہٹو۔۔دانیال نے سنجیدگی سے کہا

تم کسی کام سے آئے تھے ؟اناُس کی بات نظر انداز کرتی بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آیا تو کام سے تھا مگر سوری تمہارا اور تمہارے کزن کا پرائیوٹ مومنٹ خراب ہو گیا میری وجہ سے۔۔۔دانیال طنزیہ انداز میں بولا

شٹ اپ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔۔انا کو اُس کی بات پسند نہیں آئی۔۔

اگر یہ بکواس ہے تو وہ کیا تھا جو میں نے دیکھا۔۔دانیال اُس کا بازوں پکڑ کر ایک جھٹکا دیا توانا آنکھیں پھاڑے اُس کی جرئت پہ دیکھنے لگی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟انا نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا

وہ کیا تھا جو میں نے دیکھا؟دانیال نے اپنی گرفت اُس پہ مضبوط کی۔۔

You hurt me.

انا نے اُس کو احساس دلوانا چاہا

میرا دماغ پہلے سے ہی خراب ہے اِس لیے مزید خراب کرنے سے اچھا ہے جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو۔۔۔دانیال سرخ ہوتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو انا اُس کو دیکھنے لگی جو آج بہت سنجیدہ سا اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ش۔۔۔شادی۔۔۔کرنا۔۔۔چاہتا۔۔۔ہے۔۔۔مجھ۔۔۔سے۔انا کی پہلی بار زبان لڑکھڑائی وہ بھی دانیال کے سامنے جس کے چودہ طبق وہ روشن کر دیا کرتی تھی۔۔

انکار کر دو۔۔۔دانیال نے حکم صادر کیا۔۔۔

کیوں؟انانے اُس کو گھورا۔۔۔

کیونکہ میں بول رہا ہوں۔۔۔دانیال نے ڈبل گھوری سے اُس کو نوازہ۔۔۔

اور تم میرے ابے ہو جو میں تمہاری بات مانوں۔۔۔اناتپ اُٹھی۔۔۔

چپ چاپ اُس کو انکار کر دینا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔دانیال اُس کو دونوں بازوں سے پکڑتا اپنے روبرو کھڑا کیے دانت پیس کر بولا توانا کو اُس سے خوف محسوس ہوا۔وہ آج خود پہ حیران تھی وہ کیوں دانیال کی منمانی برداشت کر رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔کروں گی۔۔۔انانے ہڈ دھرمی کا مظاہرہ کیا تو دانیال نے اپنی گرفت کا دباؤ بڑھایا توانا کے چہرے پہ تکلیف بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔۔

میں نے سُنا نہیں۔۔دانیال اپنا کان اُس کے قریب کیے بولا توانا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُس کے بال نوچ لیتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری زندگی ہے میری مرضی تم کون ہوتے ہو؟اپنے فیصلے مجھ پہ مسلط کرنے والے۔۔۔انا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔

میری برداشت کا ناجائز فائدہ مت اُٹھاؤ۔دانیال کا دل چاہا ایک لگائے اُس کے کان کے نیچے۔۔

ہاتھ ہٹاؤ اپنے مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔انا نے سنجیدگی سے کہا اُس نے اپنی عقل کو کوسا وہ کیوں دانیال کے پیچھے پاگلوں کی طرح بھاگ کر آئی۔۔۔

پہلے میری بات کا جواب دو۔۔۔دانیال نے کہا

تمہاری فضول گوئی کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔۔انا نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔پھر میری بات کان کھول کر سن لو اگر جو تم نے اپنے کزن کا پرپوزل قبول کیا تو اُس کا انجام جو ہو گا اُس کی زمیدار تم خود ہو گی۔۔۔دانیال ایک جھٹکے سے اُس کو خود سے کرتا کہہ کر وہاں رُکا نہیں تھا۔۔۔مگر انا جانے کتنے پل اپنی جگہ ساکت رہی تھی۔اُس کو دانیال کی سمجھ نہیں آئی وہ کیوں اُس پہ اپنا رعب جما رہا تھا؟پہلے تو کبھی اُس نے ایسا نہیں کیا پھر آج کیوں؟اُس کو آخر نوید سے کیا مسئلہ تھا؟انا اپنی سوچ کے مطابق تانے بانے جوڑنے لگی مگر کچھ بھی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا یا وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔بر حال جو بھی تھا اُس کے لیے عجیب سا اُس کی سوچ سے پرے تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت کے بار بار نا کہنے کے باوجود بھی وہ پارٹی میں پہنچ گئے تھے جہاں بُراق کے بزنس سرکل کے لوگ تھے۔۔۔وہاں آکر بُراق نے چاہت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر وہاں موجود لوگوں اور اپنے دوستوں سے اُس کا تعارف کروا رہا تھا۔۔جس سے چاہت کی ساری بیزاری اُڑن چھو ہوئی تھی۔کیونکہ لوگ اُس کو مسز بُراق کے نام سے مخاطب کر رہے تھے۔۔اُپر سے بُراق کا والہانہ انداز واللہ وہ جی جان سے اُس پہ فدا ہوئی تھی۔۔۔

ہائے ایسی پارٹیاں تو میں اللہ سے روز مانگوں۔۔۔چاہت بُراق کے ہمقدم ہوتی دل ہی" دل میں بڑبڑانے لگی پھر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جو بُراق کے ہاتھ میں چُھپ سا گیا تھا۔۔۔

تمہیں کچھ چاہیے؟ بُراق اُس کو ایک جگہ کھڑا کیے پوچھنے لگا تو چاہت کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں چاہیے۔۔۔چاہت ایک قدم اُس کی جانب بڑھا کر بولی۔۔

کیا چاہیے؟ بُراق کچھ حیرانی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔کہاں پہلے چہرہ غبارے کی طرح پُھولا یا ہوا تھا اور اب اُس کا معنی خیز انداز۔۔۔

اِن سب کے سامنے اِظہارِ محبت کرے۔۔۔چاہت قدرے شرما کر بولی تو بُراق نے اُس کو گھورا۔۔

تم سے ایسی کسی پچکانی بات کی ہی اُمید تھی۔۔۔بُراق سر جھٹک کر بولا۔۔۔

کم بیویاں ہی ہوتی ہیں جو اپنے شوہروں کی اُمیدوں پہ پورا اُترتی ہیں اور ماہ بدولت نے کبھی آپ کو مایوس نہیں کیا اِسی خوشی میں میری بات مان لے ویسے بھی یہ کوئی پچکانی بات نہیں ہے۔۔۔چاہت اُس کا ہاتھ تھامتی لاڈ سے بولی۔۔۔

تم

بُراق کچھ کہنے والا تھا جب ایک اسٹائیلش لڑکی اُن دونوں کے پاس آئی۔۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرینگے؟وہ لڑکی ڈائریکٹ بُراق سے بولی تو چاہت نے اُس کو گھورا جو غلط وقت پہ آئی تھی۔۔۔

ضرور کرتے مگر میرے شوہر کا نامحرم لڑکیوں سے پردہ ہوتا ہے تو وہ آپ سے ڈانس کیسے کرینگے؟اِنہوں نے تو خود مجھ سے کہا ہوا ہے وہ کبھی کسی غیر لڑکی سے ڈانس نہیں

کرینگے۔۔۔جواب بُراق سے پہلے چاہت نے دے ڈالا۔تو جہاں بُراق نے اُس کو گھورا تھا وہی لڑکی ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

کیا آپ کی مسز پاگل ہیں؟وہ لڑکی براہ راست پھر سے بُراق سے مخاطب ہوئی تو اُس کی بات پہ بُراق نے بے ساختہ لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی کو ضبط کیا تھا وہی چاہت نے تند نگاہوں سے اُس کو گھورا تھا

جی جی سہی پہچانا ہم دونوں ہی پاگل ہیں صرف میں نہیں۔۔حیدر آباد میں جو پاگل خانہ ہوتا ہے نہ جس کو گندوبدر کہتے ہیں وہی ہمارا قیام تھا پر ہم دونوں رات کی تاریخی سے وہاں فرار ہو گئے تھے اب اکیس ملکوں کے ڈاکٹرز ہماری تلاش میں اگر وہ یہاں بھی آئے نہ تو پلیز ہماری موجودگی کا اُن کو مت بتایئے گا۔۔۔چاہت مسکین شکل بنائے اُس کو بتانے لگی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اِن کا علاج کروائے۔۔۔وہ لڑکی ہمدرد بھری نظروں سے چاہت کو دیکھ کر بُراق سے کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ چاہت کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُس کے بال نوچ لیتی۔۔۔۔

مجھے تمہیں یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ بُراق اُس کو خشمگین نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

ہاں ہاں اب تو یہی کہے گے میری وجہ سے رنگ برنگی لڑکیوں سے ڈانس کرنے سے جو محروم رہ گئے۔۔ چاہت کی بات پہ بُراق کا پورا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

رنگ برنگی لڑکیاں؟ بُراق تند نگاہوں سے اُس کو گھورنے لگا۔۔

ہاں تو اور کیا؟ اتنی پیاری دلنشین لڑکی آپ کے سامنے کھڑی ہے اُس سے اظہارِ محبت ہوتا نہیں بس ڈانٹنا ہوتا ہے۔۔۔ چاہت منہ بنا کر بولی تو بُراق کو وہ بچی لگی۔۔۔۔۔

یہاں میں اپنے بزنس کے کام سے آیا ہوں نا کے تمہارے چونچلے اُٹھانے۔۔۔ بُراق نے بتانا ضروری سمجھا۔۔

بزنس کے کام سے آئے ہیں تو وہ کرے نہ میرے ساتھ کیوں کھڑے ہیں۔۔؟ ویسے بھی میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کے بزنس کے کام کو مجھے تو اب سمجھ آیا یوں ٹپ ٹاپ تیار ہو کر کیوں آئے ہیں؟ تاکہ سب کو پتا چلے آپ کتنے ڈیشنگ ہیں اور بیوی کیسی ہے نکمی سی

جس کو پڑھنے اوڑھنے کا ڈھنگ بھی نہیں۔۔اب اِن لوگوں کو کیا پتا؟آپ نے مجھے تیار ہونے ہی نہیں دیا۔۔۔چاہت جذباتی ہو گئ۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے اگر جو تھوڑا بھی تم خاموش رہو تو بہت پیاری لگو گی۔۔۔بُراق نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا چاہت کو ساتھ لانے کا فیصلہ اُس کو احمقانہ لگا۔۔۔۔

میرے بولنے سے اتنا مسئلہ ہے تو کسی گونگی سے شادی کرنا تھی نہ مجھ سے کیوں کی؟اگر ہو گئ ہے تو ایسا کرے گرم لاوا میری زبان پہ رکھ دے تاکہ میں بولنے کی سماعت سے ہی محروم ہو جاؤں خوش ہو جایئے گا پھر آپ۔۔۔چاہت کمر پہ ہاتھ رکھ کر بولی تو بُراق کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:13 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 46

چاہت تم بہت بول رہی ہو اب۔۔۔بُراق صبر کے گھونٹ بھر کر بولا۔۔۔۔

بات نہ کریں آپ۔۔۔چاہت ناک سکوڑ کر بولی۔۔۔

تم

ہیلو کیا ہو رہا ہے؟ بُراق چاہت سے کچھ کہنے والا تھا جب دوبارہ کسی نے مداخلت کی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ بُراق زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا کیونکہ سامنے اُس بزنس کے لوگ تھے جن کے ساتھ اُس نے ڈیل فائنل کرنا تھی۔۔۔

اپنی خوبصورت بیوی کا تعارف نہیں کرواؤ گے؟ وہ شخص ایکسرے کرتی نظروں سے چاہت کو دیکھ کر بولا تو بُراق کی رگیں یکدم تن گئی تھی۔۔ جبکہ چاہت خاصی ناگوار نظروں سے اُس شخص کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میری بیوی ہے اور میں نہیں چاہوں گا کوئی غیر اُس کے بارے میں ایسی بات کرے۔۔۔۔ بُراق چاہت کو اپنے پیچھے کھڑا کرتا سرد لہجے میں اُس شخص سے بولا

غصہ کیوں کر رہے ہو یار جسٹ چِل وہ تو بس تمہاری بیوی دل کو بھا گئی تھی تو سوچا ایک را

میں جان سے م°ار دوں گا سالے اگر اِس سے آگے ایک لفظ اور کہا بھی تو۔۔۔"

وہ شخص جو کوئی گھٹیاں بات کرنے والا تھا۔۔ بُراق اُس کی بات کا مطلب سمجھتا ایک پنچ اُس کی ناک پہ م°ارا جہاں سب اچانک اُن کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔

یہ ایڈیٹ تم جانتے نہیں میں کون ہوں؟ وہ شخص اپنی ناک پہ ہاتھ رکھتا غصے سے بُراق کو دیکھ کر بولا

تمہارا تو پتا نہیں مگر اب میں بتاؤں گا۔۔۔ بُراق آفندی ہے کون؟ بُراق اپنا کوٹ چاہت کو پکڑاتا سپاٹ انداز میں اُس کو بولنے لگا۔۔۔۔

کر کیا لے گا تو میرے ایک اِشارے پہ میرے آدمی تمہیں مار سکتے ہیں۔۔ وہ طنزیہ بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا۔۔۔

چاہت باہر گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔ بُراق تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھتا چاہت سے بولا جو بت بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ج۔۔۔جی۔۔۔ چاہت ہوش میں آتی بس یہی بولی۔۔۔ وہ خود اِتنے لوگوں کی نظریں خود پہ محسوس کیے پریشان تھی۔۔۔

ارے کہاں

ابھی وہ شخص چاہت کو دیکھ کر دوبارہ کوئی بکواس کرتا جب بُراق اُس پہ ٹوٹ پڑا۔۔۔

چاہت منہ پہ ہاتھ رکھتی بُراق کو دیکھنے لگی جو پاگلوں کی طرح اُس انسان کو م*ارے جا رہا تھا۔۔۔

بُرا۔۔۔ بُراق۔۔۔ چاہت نے اُس کو روکنا چاہا۔۔۔ مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

میری بیوی ہے میری عزت ہے میرا عشق ہے تیری ہمت کیسے ہوئی اُس پہ غلیظ نظریں ڈالنی کی میں تمہاری آنکھیں نکال لوں گا۔۔۔ بُراق جذبات کی رو میں بہہ کر جانے کیا کچھ بول گیا اُس کو خود بھی اندازہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ دس قدموں کی مسُاوات پہ اضطراب کی حالت میں کھڑی چاہت نے بُراق کے الفاظ بخوبی سُنے تھے۔۔۔ شادی کے ایک ماہ بعد سُننے والا اظہارِ محبت بلا آخر اُس نے سُن لیا تھا چاہے پھر وقت "حالات" انداز جیسا بھی تھا۔ مگر اُس سے پہلے چاہت خوشی سے پاگل ہوتی اِتنے شور کی آواز پہ وہ لہرا کر بیہوش ہو کر گری تھی۔۔۔

مسٹر بُراق چھوڑے اِنہیں اپنی بیوی کو دیکھے جو بیہوش ہو گئی ہیں۔۔۔وہاں کھڑے ایک آدمی نے بُراق سے کہا تو بُراق کا ہاتھ بیچ میں رہ گیا تھا وہ ایک جھٹکے تھے اُس شخص کو چھوڑتا پلٹ کر دیکھا جہاں چاہت ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی۔۔بُراق کا ایسا جنونی رویہ دیکھ کر کسی میں ہمت نہیں ہوئی تھی کے کوئی چاہت کے پاس جاتا۔۔

چاہت؟؟؟؟

چاہت؟؟؟؟

تم ٹھیک ہو؟ بُراق کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی تھی وہ ایک ہی جست میں اُس تک پہنچتا گال تھپتھپا کر چاہت کو ہوش دلوانا چاہا مگر بے سود۔۔

یہ پانی۔۔۔ایک خاتون نے پانی کا گلاس بُراق کی جانب بڑھایا تو وہ حواس باختہ ہوتا چاہت کے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مارنے لگا تاکہ اُس کو ہوش آجائے پر چاہت کے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی جس پہ بُراق مزید وقت ضائع کیے بنا اُس کے وجود کو بانہوں میں بھرا۔۔

تم کہاں چلی گئی تھی بنا مجھے جواب دیئے؟نوید لاؤنج میں بیٹھی انا کو مخاطب کیے بولا تو انا جو مسلسل دانیال کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔نوید کی بات پہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

جواب کیسا نوید؟میں نے کبھی تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچا۔انا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

پہلے نہیں سوچا تو اب سوچ لو میں گارنٹی کے ساتھ بول رہا ہوں ہمیشہ تمہیں خوش رکھوں گا۔۔۔نوید نے کہا

سوری نوید پر میرا شادی کرنے کا کوئی اِرادہ نہیں پلیز تم دماغ سے میرا خیال نکال دو۔۔۔انا نے گہری سانس بھر کر کہا۔

کیا کمی ہے مجھ میں؟اُپر سے ہم کزنز اور سب سے بڑی بات ایک اچھے دوست ہیں۔نوید نے اپنی سی ایک کوشش کی۔۔۔

ہاں تو بس کزن اور دوستی تک یہ رشتہ رہے تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔رہی بات کمی کی تو تم میں کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔انا نے کہا

تو کیا تم کسی اور کو چاہتی ہو؟نوید نے پوچھا توانا کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔انا بہت دیر بعد بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں بھی پھر تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔نوید نے کہا توانا مسکرائی۔۔۔

تھینک یو تم بہت اچھے ہو۔۔۔انا صدق دل سے اُس کو دیکھ کر بولی تو نوید نے ہنکارہ بھرا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

پریشانی والی کوئی بات نہیں آپ کی مسز بس کسی شاک کی وجہ سے بیہوش ہوئی تھی۔۔اب آپ اُن سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔بُراق چاہت کو ہسپتال لایا تو ڈاکٹر اُس کا معائنہ کرنے کے بعد تسلی بخش لہجے میں بُراق سے کہا جو بے حد پریشان کھڑا تھا۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔بُراق اُن کو جواب دیتا چاہت کے پاس آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

چاہت؟بُراق اُس کے پاس اسٹول کھینچ کر بیٹھ کر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جو اُپر چھت پہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔

ہممم۔چاہت نے بس "ہمم" کہنے پہ اتفا کیا۔۔۔

کیسی ہو؟ بُراق پریشان نظروں سے اُس کے تاثرات نوٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔چاہت نے کندھے اُچکائے۔۔

کیا مطلب؟ اگر تم ٹھیک نہیں تو میں ڈاکٹر سے کہتا ہوں۔۔۔۔ بُراق فکر مندی سے کہتا اُٹھ کر جانے والا تھا جب چاہت نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا۔۔۔

کیا ہوا؟ بُراق نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔۔

بیٹھے۔۔چاہت گردن موڑ کر اُس کو دیکھتی ہوئی بولی تو بُراق بیٹھ گیا۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ نے سب لوگوں کے سامنے کیا کہا تھا؟ چاہت بڑے سنجیدہ لہجے میں اُس کو دیکھ کر بولی جبکہ آنکھوں کے تاثرات بے حد مختلف تھے۔۔۔

کیا کہا تھا؟ بُراق کو یاد نہیں آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نے کہا تھا بُراق آفندی کو چاہت آفندی سے عشق ہے۔۔۔۔۔یہ بتاتے ہوئے چاہت کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

مذاق مت کرو۔۔۔ بُراق نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے علیحدہ کیے کہا

یہ مذاق نہیں حقیقت ہے جو میرے لیے نا قابل یقین تھی۔۔ مطلب مجھے پتا تھا ایک دن آپ اِظہارِ محبت ضرور کرینگے مگر ایسے کرینگے اِیسے انوکھے انداز کا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا اور مزے کی بات آپ نے کہا آپ کو محبت نہیں عشق جو کی سچ ہے مرد تو واقع عشق کرتے ہیں۔۔۔ چاہت پر سکون لہجے میں بولی۔۔۔

ڈونٹ ٹیل می کے تم اِس بات پہ بیہوش ہوئی تھی۔۔۔ بُراق عجیب نظروں سے اُس کو گھورتا بولا

ہاں واقع میں آپ کے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر بیہوش ہوئی تھی بھلا کب آپ نے ایسا کچھ کیا ہے میرے لیے۔۔ چاہت فورن سے تائید بھرے لہجے میں بولی جس پہ بُراق کو تاسف نے آگھیرا

پاگل ہو تم۔۔ بُراق نے کہا

اچھا سُنے تو۔۔۔ چاہت نے اُس کا ہاتھ تھاما

سُناؤ۔۔ بُراق نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔

I love you,

چاہت یہاں وہاں دیکھتی اُس سے بولی تو بُراق کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

Thank you

بُراق سر جھٹک کر بولا تو چاہت نے اُس کو گھورا۔۔۔

زیادہ امامہ ہاشمی بننے کی ضرورت نہیں ہے ڈائریکٹ آئے لو یو ٹو بولے۔۔۔چاہت سخت بدمزہ ہوتی بولی۔۔۔

امامہ ہاشمی کون؟ بُراق ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

آئے لو یو ٹو بولے۔۔۔چاہت نے اپنی بات پہ زور دیا۔۔۔

آئے لو یو ٹو۔۔بُراق نے بلا آخر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ ہی دیا۔۔

کب سے؟ چاہت متجسس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پتا نہیں۔۔۔بُراق نے لاعلمی کا اِظہار کیا۔۔۔۔

اچھا میرا تُحفہ؟ یوں ہسپتال کے وارڈ میں اگر اِظہارِ محبت کیا ہے تو تحفہ بھی لانا چاہیے تھا۔۔۔چاہت نخرے دیکھاتی بولی۔۔۔

تحفہ تمہارا اُدھار رہا ابھی اُٹھو گھر چلنا ہے۔۔۔ بُراق اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولا۔۔

جیسے یہاں لائے ٹھیک ویسے ہی گھر بھی لے جائے۔۔۔ چاہت بانہیں پھیلاتی شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔

زیادہ شوخی مت بنو اور اُٹھو اِتنی وزنی ہو میرے بازوں ہی سُن ہو گئے ہیں۔۔۔ بُراق نے آنکھیں دیکھا کر کہا

کوئی نہیں میں وزنی اور اگر بیوی کو اُٹھا نہیں سکتے تو یہ ڈولے شولے کیوں بنائے ہیں؟ اگر ایک نازک بیوی کو بانہوں میں اُٹھانا نہیں ہوتا تو۔ایویں شوخیاں تو خود مار رہے ہیں۔۔۔ چاہت منہ بسور کر اُٹھتی شکوہ کرنے لگی تو بُراق بس اُس کی نوٹنکی دیکھنے لگا۔۔۔

○ ○

www.novelsclubb.com

دیر کر دی آنے میں تم دونوں نے میں انتظار کر رہی تھی۔۔ وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو صلحہ بیگم جو ہال میں اُن کا انتظار کر رہی تھی اُن کو آتا دیکھا تو بول پڑی۔۔

جی بس راستے میں دیر ہو گئی۔۔۔ بُراق نے بتایا

اچھا ٹھیک ہے تم دونوں آ گئے میں بھی اپنے کمرے میں جاتی ہوں۔۔صلحہ بیگم دونوں پہ مسکراتی نظر ڈال کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔چاہت بھی جانے والی تھی جب بُراق نے اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لی۔۔

کیا؟چاہت نے آبرو اُپر کیے اُس کو دیکھ کر پوچھا تو بُراق اُس کو کوئی سمجھنے کا موقع دیئے بنا بانہوں میں اُٹھایا تو چاہت کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل چُکی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں نیچے اُتارے۔۔چاہت سٹپٹا کر بولی۔۔۔

کیا ہی کیا کر رہا ہوں تم نے ہی کہا تھا ایسے ڈولے شولے کس کام کے جس میں نازک بیوی کو اُٹھایا نہ جائے۔۔۔بُراق پر سکون لہجے میں کہتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔

میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔چاہت نے جلدی بتایا

واٹ ایور۔۔۔بُراق نے آنکھیں گُھمائی۔۔۔۔

آپ نہ اپنے دماغ کا علاج کروائے۔۔چاہت نے بُراق سے کہا جواب پاؤں کی ٹھوکر سے اپنے کمرے کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

کس ہسپتال سے؟حیدر آباد کے گندو بدر سے جو پاگلوں کا ہو سپٹل ہے اور جہاں سے ہم دونوں بھاگ آئے ہیں اور اب اکیس ملکوں کے ڈاکٹرز ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ بُراق جس انداز میں بولا تھا اُس سے چاہت کا قہقہہ چھوٹ گیا تھا۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔چاہت نے مزے سے کہا تو بُراق بھی اِس بار ہنس کر اُس کو آرام سے بیڈ پہ لیٹایا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

لڑکیاں کہاں قید ہیں؟عریش بے تاثر لہجے میں اشرف صاحب کے آدمیوں سے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ اُس طرف ہیں سب پر صاحب نے کہا تھا وہاں کوئی تب تک نہ جائے جب تک وہ اِجازت نہ دے۔۔۔ایک آدمی نے بتایا۔۔

ہمم تم سب ٹرک تیار کرواؤ۔۔عریش ایک تنقیدی نگاہ آس پاس ڈالتا اُن سے بولا تو وہ آدمی سر کو جنبش دیتے وہاں سے چلا گئے۔۔۔

وہاں کسی کو نہ پا کر عریش نے اپنا رُخ کارخانے کے اندر کیا۔۔۔اپنی مطلوبہ جگہ کا دروازہ لاک دیکھ کر اُس نے جیب سے ایک پِن نکال کر تالا کھولا۔۔اندر داخل ہوتے ہی سامنے کا منظر دیکھ کر عریش نے بے ساختہ نظریں نیچے کی تھی جہاں موجود سب لڑکیاں نیم برہنہ حالت میں تھی۔۔ عریش کا خون کھول اُٹھا تھا مگر اُس کو داخل ہوتے ہی سب لڑکیاں ہراساں نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی تھیں۔۔۔ عریش اپنا رخ پلٹتا کان میں لگے ایئر پیس پہ ہاتھ رکھ کر بہت آہستہ آواز میں بولا۔۔۔

I need some girls dresses quickly arrange it۔

مجھے کچھ لڑکیوں کے کپڑوں کی ضرورت ہے۔جلدی سے اُس کا بندوبست کرو۔۔

How long have you been dressing up for girls?

سر آپ کب سے لڑکیوں والے کپڑے پہننے لگے ہیں؟دوسری جانب سے کافی شوخ لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔

Don't say stupid things

.بیوقانہ باتیں مت کرو۔ عریش جو پہلے ہی پریشان تھا اُس کی بات پہ مزید بھڑک اُٹھا۔۔"

Why do you need girls dresses?

آپ کو لڑکیوں کے کپڑوں کی ضرورت کیوں ہے؟

اُس نے جاننا چاہا

Are you so unaware?

"کیا تم اتنی لاعلم ہو؟ عریش نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔۔۔"

No sir

اُس نے فورن سے کہا

We have short period of time

Nothing should be a mess

"ہمارے پاس وقت کم ہے۔۔ کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔۔ عریش سر جھٹک کر محض اتنا بولا۔۔

اوکے سر۔۔دوسری طرف مثبت جواب ملا تو عریش اُن لڑکیوں کی جانب متوجہ ہوا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی بات کہاں سے شروع کرے؟اُن کی نظروں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر اُس کو ندامت نے آگھیرا تھا۔۔۔

You guys don't be afraid of me I will help you all

آپ سب مجھ سے خوفزدہ نہ ہو میں آپ سب کی مدد کروں گا۔۔۔عریش نظریں"""
جُھکا تا بولا مگر کوئی بھی جواب نہیں ملا وہ لڑکیاں بس کبھی ایک دوسرے کو دیکھتی تو کبھی "سامنے کھڑے لڑکے کو۔۔۔

I am very embarrassed in front of you guys I assure now everything will be fine

میں آپ سب کے سامنے بہت شرمندہ ہوں۔مگر میں اب آپ کو یقین دلواتا ہوں"""
"سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔اُن کو خاموش دیکھ کر عریش نے مزید کہا۔۔۔۔

Your embarrassment cannot return our honor

آپ کی شرمندگی ہماری عزت نہیں لوٹا سکتی۔۔ایک لڑکی جو زخموں سے چور تھی" "عریش کی بات سن کر طنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔

I know, but no more you will suffer, you are all innocent and I will bring you all Justice

میں جانتا ہوں۔پر مزید آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔آپ سب بے گناہ ہیں اور میں" آپ سب کو انصاف دلواؤں گا۔۔عریش سنجیدگی سے بولا

These are only lip services, we had no more faith of Man kind when we prisoned here & stabbed us to our honor

www.novelsclubb.com

کہنے اور سُننے کی باتیں ہیں۔۔ہمارا یقین مرد ذات پہ تبھی اُٹھ گیا تھا جب ہمیں یہاں قید" کیا گیا تھا اور ہماری عزت کو لوٹا تھا۔۔۔وہ لڑکی عریش کی بات پہ نفرت انگیز لہجے میں "بولی

I will not ask you to belive in man,i will just say you to help me to achieve our goals

میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ مردوں پر یقین کرے، میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ" لوگ میری مدد کریں تاکہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ عریش اُن سب کی "کیفیت سمجھتا نرمی سے بولا

For what purpose do you want to use us now?

(اب آپ کس مقصد کے لیے ہمیں استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ وہ غور سے عریش کو دیکھ کر پوچھنے لگی باقی سب خاموشی سے اُن کی باتیں سُننے لگے۔۔۔۔)

I don't want you to be used & then i am not wrong

www.novelsclubb.com

میں آپ سب کو استعمال نہیں کرنا چاہتا دوسرا میرا مقصد غلط نہیں ہے۔۔۔ عریش" گہری سانس خارج کرتا بولا اُس کا لہجہ خاصا مضبوط تھا جس پہ ایک بار پھر خاموشی طاری

ہو گئی تھی۔۔ عریش کچھ سوچ کر واپس جانے والا تھا جب ایک آواز نے اُس کے قدموں میں زنجیر ڈالی۔۔۔

ਮੈਨੂੰ ਬਾਹਰ ਲੈ, ਚਾਚਾ.

""مجھے یہاں سے نکالوں انکل""

۔عریش آواز کی سمت دیکھنے لگا تو اُس کو لگا جیسے کسی نے اُس کا دل مٹھی میں جکڑا ہو کیونکہ آواز ایک نوسالہ معصوم بچی کی تھی جو پھٹے ہوئے کپڑوں میں تھی۔۔

"ਤੂੰ ਕਿੱਥੋਂ ਆਇਆ ਹੈਂ ਬੇਟਾ?

آپ کہاں سے ہو بچے؟ عریش اپنی حالت پہ قابو پاتا اُس بچی کے پاس گھٹنوں کے بل' بیٹھ کر ٹھیک اُسی کے لب و لہجے میں استفسار کرنے لگا۔ جس پہ اب وہ سہمی ہوئی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ਭਾਰਤ ਤੋਂ

انڈیا سے "اُس نے آہستگی سے دوبارہ سے پنجابی میں بتایا"

ਮੈਂ ਤੈਨੂੰ ਬਾਹਰ ਕੱਢ ਦਿਆਂਗਾ, ਚਿੰਤਾ ਨਾ ਕਰੀਂ

گڑیا میں آپ کو یہاں سے نکالوں آپ پریشان مت ہو" عریش اُس کے جواب پہ "

ٹھنڈی سانس خارج کرتا پچکارنے لگا۔۔۔۔۔

ਮੈਂ ਪਿਆਸ ਹਾਂ

مجھے پیاس لگی ہے۔" وہ معصومیت سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگی۔۔۔۔"

ਮੈਂ ਤੈਨੂੰ ਪਾਣੀ

میں آپ کے لیے پانی لاؤں گا" عریش نے مسکرا کر کہا اُس کو اپنے باپ پہ انتہا کا غصہ آیا"

تھا جنہوں نے ایک معصوم بچیوں کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

ਕੋਈ ਭੋਜਨ ਨਹੀਂ ਦਿੰਦਾ

www.novelsclubb.com

کوئی کھانا بھی نہیں دیتا" بچی نے جیسے شکایت لگائی۔۔۔"

ਅੱਜ ਤੁਹਾਨੂੰ ਭੋਜਨ ਮਿਲੇਗਾ

آپ کو آج کھانا ملے گا""" عریش ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر بولا اُس بچی کا معصوم چہرہ" اور ایسی حالت دیکھ کر اُس کو گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔۔

ਇੱਥੇ ਸਾਰੇ ਲੋਕ ਗੰਦੇ ਹਨ

یہاں سب لوگوں گندے ہیں" بچی نے مزید بتایا"""

ਮੈਨੂੰ ਪਤਾ ਹੈ

میں جانتا ہوں"۔۔ عریش نے محض اتنا بولا وہ سب لڑکیاں اپنی تکلیف فراموش کیے" اُس بچی کو دیکھنے لگے جو پل بھر میں عریش سے ایسے باتیں کرنے لگی تھی جیسے جانے کتنے وقت کی جان پہچان ہو۔۔۔

ਉਹ ਸਿਰਫ ਮਾਰਦੇ ਹਨ.

بس مارتے ہیں" بچی نے اپنی گردن اُس کے سامنے کی جہاں سگریٹس کے نشان دیکھ کر" عریش کو تکلیف ہوئی۔۔

ਮੈਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਸਜ਼ਾ ਦਿਆਂਗਾ

میں اُن کو سزا دوں گا" عریش عزم سے بولا"

ਮੈਨੂੰ ਲਗਦਾ ਹੈ ਕਿ ਤੁਸੀਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਮਾਰਨ ਜਾ ਰਹੇ ਹੋ.

میں آپ پر یقین کرتی ہوں آپ اُن کو خوب مارنا"" وہ بچی اچانک پر جوش ہوتی عریش" سے بولی۔۔۔

ਮੈਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਬਹੁਤ ਮਾਰਾਂਗਾਹੁਣ ਤੁਹਾਨੂੰ ਸਭ ਨੂੰ ਲਈ ਭੋਜਨ ਲੈ ਸਕਦਾ ਹੈ, ਜੋ ਕਿ ਇਸ ਲਈ ਮੈਨੂੰ ਜਾਣ.... ਮੈਂ ਤੁਹਾਨੂੰ ਭਾਰਤ ਭੇਜ ਦਿਆਂਗਾ.

میں اُنہیں بہت ماروں گا۔ابھی میں جاتا ہوں تاکہ آپ سب کے لیے کھانا لاؤں۔۔اور میرا واعدہ ہے آپ سے میں آپ کو انڈیا با حفاظت پہنچاؤں گا۔۔ عریش سنجیدگی سے کہتا اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ਝੂਠ ਨਹੀਂ ਬੋਲਦੇ?ਮੈਂ ਘਰ ਜਾ ਰਿਹਾ ਹਾਂ, ਠੀਕ ਹੈ?ਕੀ ਤੁਸੀਂ ਬਾਕੀ ਦੇ ਵਾਂਗ ਮਰਨ ਜਾ ਰਹੇ ਹੋ?

جھوٹ تو نہیں بول رہے نہ؟ میں سچ میں اپنے گھر جاؤں گی نہ؟ آپ باقیوں کی طرح مارینگے تو نہیں نہ؟ اُس نے عریش کو جاتا دیکھا تو آس بھری نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"""""ਮੈਂ ਸੱਚ ਬੋਲ ਰਿਹਾ ਹਾਂ."۔۔۔

بلکل سچ بول رہا ہوں۔۔۔۔ عریش اُس کو جواب دیتا لمبے لمبے ڈُگ بھرتا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

کیا وہ کسی ایجنسی کا بندہ تھا؟ عریش کے جانے کے بعد وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگیں۔۔

میجر تھا۔۔۔اچانک کسی لڑکی کی آواز پہ اُنہوں نے چونک کر پلٹ کر دیکھا جہاں سفید جوڑے میں ایک لڑکی بیٹھی تھی۔اُن کو یاد تھا یہ نئی لڑکی تھی جس کو یہاں لایا گیا تھا پر کسی نے بھی اُس کو جسمانی یا دماغی تشدد نہیں کیا تھا۔۔۔بس جب سے آئی تھی خاموش رہتی تھی۔۔

ਉਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਨਾਮ ਕੀ ਸੀ?

اُن کا نام کیا تھا؟"میجر "لفظ پہ وہ بچی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔باقی سب کو اُس کا جُملا سمجھ تو نہیں آیا تھا مگر اپنی سوالیہ نظریں اُس لڑکی پہ ضرور ٹِکائی تھی۔۔۔

ای

وہ اُن کو بتانے والی تھی۔۔جب اندر اچانک سے تین سے چار لڑکیاں داخل ہوئی تھی۔۔۔جن کے ہاتھوں میں شاپرز تھے۔۔۔

کپڑے جلدی سے اِن میں سے پہن لو تم سب اور یہ فروٹس کے ساتھ پانی کی بوتلیں ہیں آپ سب کچھ کھا پی لو ہمارے پاس وقت کم ہیں۔۔اُن میں سے ایک لڑکی بے لچک لہجے میں بولی۔۔

آپ سب کون ہیں؟ایک لڑکی نے پوچھا

زندہ یہاں سے بچ نکلیں گے تو فرصت سے اپنا تعارف کروائے گے۔۔۔دوسری لڑکی نے جواب دیا تو وہ سب خاموش ہو گئ۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ دن بعد

عریش کمرے میں داخل ہوا تھا نظر مناہل پہ پڑی جو گم سم بیٹھی تھی۔۔۔وہ ایک گہری نظر اُس پہ ڈالتا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا وہ اُس انتظار میں تھا۔۔ مناہل کوئی بات یا غصہ ضرور کرے گی مگر اُس کے برعکس مناہل کافی خاموش تھی جو عریش کو عجیب لگنے لگی۔۔۔

ضرور اپنے عشق کے پاس گئے ہو گے اتنے دن۔۔ مناہل نے اچانک اُس کو مخاطب کیا تو عریش چونک کر اُس کو دیکھنے لگا جس کی نظریں غیر معی نقطے پہ جمی تھی۔۔۔

ہاں اُس کے پاس ہی تھا۔۔۔ عریش نے بلا جھجھک اعتراف کیا۔۔۔۔

تو ابھی بھی اُس کے پاس رہنا تھا نہ یہاں کیوں آئے ہو؟ مناہل اب کی زور سے چیخی تو وہ زِیرلب مسکرایا۔۔۔۔۔

ہچکیوں پہ ہچکیاں آ رہی تھی تم جو اتنا یاد کر رہی تھی تو سوچا تمہارے پاس آ جاؤں پھر اپنے عشق کی بانہوں میں سو جاؤں گا۔۔۔ عریش اُس کو دیکھ کر آنکھ وِنک کرتا بولا تو مناہل نے نفرت سے اپنا سر جھٹکا۔۔

سوچ ہے تمہاری ورنہ میں مر کر بھی تمہیں یاد نہ کروں میں تو بس تمہارے مرنے کے انتظار میں ہوں۔۔۔۔ مناہل طنزیہ لہجے میں بولی۔۔

تم جو یوں جھولی بھر بھر میرے مرنے کی دعائیں کرتی ہوں نہ ایک بات بتادوں میرے مرنے کی خبر سن کر تمہارے پاؤں کے نیچے زمین کِھسک جائے گی۔۔۔ رونا چاہوں گی تو آنسو تمہاری آنکھوں سے نہیں بہے گیں۔۔۔ چیخ کر مجھے آوازیں دے کر بُلانا چاہوں گی بھی تو گلے سے آواز نہیں نکلے گی۔۔۔ عریش پر سکون لہجے میں بولا تو مناہل اُس کو دیکھتی رہ گئی جس کو رتی برابر فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

کیوں مجھے اتنے تکلیف دے رہے ہو؟ مناہل نے بے ساختہ شکوہ کیا۔۔

میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا۔۔ عریش نرمی سے اُس کو دیکھ کر بولا

اتنے دن کہاں تھے؟ مجھ سے کوئی رابطہ کیوں نہیں کیا؟ مناہل نے ایک کے بعد ایک سوال کیا۔۔

اب آگیا ہوں نہ واپس تمہیں سب کچھ بتا دوں گا اپنے بارے میں۔۔۔ عریش نے اُس کو اپنے حصار میں لیا تو مناہل نے کوئی مزاحمت نہیں بس اُس کے گلے لگتی رونے لگی۔۔ وہ اِس وقت بھول چُکی تھی کے عریش سے کبھی نہ بات کرنے کا عزم کیا تھا۔۔

روؤمت مجھے ملال ہو رہا ہے۔۔۔ عریش اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔

میں تمہیں بہت چاہنے لگی ہوں۔ پلیز کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔ مناہل اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی تو عریش نے اُس کے بالوں کا بوسہ لیا۔۔۔

کھانا وقت پہ نہیں کھاتی تھی کیا؟ بہت کمزور ہو گئی ہو۔۔۔ عریش اُس کی بات کے جواب میں یہ بولا تو مناہل اُس کے کندھے سے سر اُٹھاتی اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

آنکھیں دیکھوا پنی۔۔ عریش افسوس سے اُس کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر اپنے ہاتھ کی پوروں سے اُس کے آنسو صاف کیے۔۔

www.novelsclubb.com

تم نے جواب نہیں دیا؟ مناہل اُس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔

میں تمہارے پاس ہوں تمہیں چھوڑ کر جاؤں گا تو مر جاؤں گا۔۔اِس لیے ایسی باتیں مت کرو۔۔۔ عریش ہلکی مسکراہٹ سے بولا تو مناہل دوبارہ اُس کے سینے سے لگی۔۔۔

تمہارا پتا نہیں مگر میں واقع مر جاؤں گی۔۔۔ مناہل نے عجیب انداز میں کہا

مجھے تمہیں اپنے بارے میں کچھ بتانا ہے۔۔۔ عریش نے کہا

میں نے تمہارے بارے میں جتنا جانا ہے وہ بہت ہے مزید جاننے کی دلچسپی نہیں۔۔ مناہل سر جھٹک کر بولی۔۔۔

ابھی تم نے کچھ نہیں جانا۔۔۔ عریش ہنس کر بولا مگر مناہل خاموش رہی وہ اِس وقت بس اُس کو محسوس کرنا چاہتی تھی جو جانے کہاں چلا گیا تھا لا تعلق بن کر۔ اتنے دنوں بعد اُس کو سکون میسر ہوا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:13 pm]

www.novelsclubb.com

تحریر رمشا حسین

Episode 47

امی جلدی آئے۔۔۔انا ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتی بلقیس بیگم کو آواز دینے لگی آج اُن کو شاپنگ کرنے جانا تھا۔۔۔

تم مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہو؟ دانیال اچانک اُس کے سامنے کھڑا ہوا تو انا نے اُس کو نظر انداز کیا۔۔۔اُس دن کے بعد دونوں کے درمیان یہ پہلی مُلاقات تھی۔۔۔نوید بھی اپنے شہر واپس جا چُکا تھا جو دانیال اچھے سے جانتا تھا اور یہ بات جاننے کے بعد وہ اُس کو خوشی ہوئی تھی۔۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔دانیال کو اُس کا اٹیٹیوڈ ایک آنکھ نہ بھایا

پر میں تم سے بات کرنا نہیں چاہتی۔۔انا نے سنجیدگی سے جواب دیا

وجہ؟ دانیال نے پوچھا

تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔انا نے صاف لہجے میں کہا تو دانیال نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی

تم خود کو سمجھتی کیا ہو؟ دانیال کو غصہ آیا

تمہیں اُس سے کیا۔۔انا نے اُس کو گھورا

میں

چلو انا دیر ہو جائے گی واپس میں۔۔ بلقیس بیگم اچانک گھر سے باہر آئی تو دانیال کی بات بیچ میں رہ گئی۔۔۔

السلام علیکم۔دانیال نے سلام کیا

وعلیکم السلام تم یہاں؟ بلقیس بیگم اُس کو دیکھ کر منہ کے زاویئے بگاڑنے لگی۔۔

جی کیا میں یہاں نہیں ہو سکتا؟ دانیال مسکرا کر بولا

تم اور تمہاری ماں تو کبھی بھی کہیں بھی موجود ہو سکتی ہیں پر خیر ہمیں شاپنگ پہ جانا ہے۔۔۔ بلقیس بیگم دانیال کو جواب دیتی انا سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کو میں کال کروں گا پہلی بیل پہ ریسیو کر لینا بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔انا جیسے ہی بلقیس بیگم کے پیچھے جانے لگی۔۔دانیال اُس کے کان پہ آہستہ آواز میں بولا

میں نہیں اُٹھاؤں گی۔۔۔انا نے ناک سے مکھی اُڑانے والے انداز میں کہا

دیکھتے ہیں۔۔دانیال وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

❤❤❤❤❤❤

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔علیزے عزہ کے کمرے میں آتی بولی۔۔

کہیں؟عزہ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

مجھے بس یہ بتاؤ کیا پارلر میں مجھے لاک تم نے کیا تھا؟علیزے سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

میں کیوں کروں گی ایسا؟عزہ نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

تم کر سکتی ہو ایسا کیونکہ چاہت عزیز جو ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔علیزے طنزیہ انداز میں" بولی

www.novelsclubb.com

مانا کے میں یہ نہیں چاہتی تھی کے شادی ہو پر میں ایسی گھٹیاں حرکت کیوں کروں گی؟میں نے ایسا نہیں کیا تھا اور نہ کرنے کا سوچا تھا۔عزہ نے دوٹوک انداز اپنایا

میں کیسے مانوں تمہاری بات؟علیزے کو یقین نہیں آیا

نہ مانے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔عزہ نے کندھے اُچکائے جس پہ علیزے نے دانت پیسے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایک بات پوچھو؟چاہت کافی کا کپ بُراق کو دیتی پوچھنے لگی۔۔

پوچھو۔۔بُراق نے اِجازت دی۔۔

کیا آپ واقع مجھ سے پیار کرتے ہیں؟چاہت نے پوچھا تو بُراق چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔۔

اِس سوال کا مقصد؟بُراق کو سمجھ نہیں آیا

مقصد کوئی نہیں بس آپ کے اِظہار نے عجیب کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔اگر آپ کو مجھ سے محبت تھی تو آپ علیزے سے شادی کیوں کرنا چاہتے تھے مجھ پہ غصہ کیوں ہوتے ہیں؟چاہت نے جاننا چاہا

www.novelsclubb.com

میں پُرانی باتوں کو دوہرانا نہیں چاہتا۔۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا

کیوں؟چاہت کو سمجھ نہیں آیا

بس ایسے ہی میں چاہتا ہوں بس جو ہو رہا ہے اُس کو ہونے دو کل کیا ہوا تھا اُس کو رہنے دو۔۔ بُراق نے جیسے ساری بات ختم کر دی۔۔۔۔

تو آپ کبھی نہیں بتائے گے مجھ سے آپ کو پیار کب اور کیسے ہوا تھا؟ چاہت مایوسی سے بولی۔۔۔

مجھے تم عزیز ہو تمہارے لیے یہ بات جاننا اہم ہونا چاہیے۔۔ عزیز کیوں اور کیسے ہوئی یہ ایک فضول سولات ہیں اِس میں مت پڑو۔۔۔اِس بار بُراق قدرے نرمی سے بولا

ہمم ٹھیک ہے۔ چاہت نے مسکرا کر کہا تبھی اُس کا موبائیل رِنگ کرنے لگا تو دانیال کالنگ دیکھ کر اُس کو تعجب ہوا۔ چاہت ایک نظر بُراق پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئ جس کا خاص نوٹس بُراق نے بھی نہیں لیا تھا بس وہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

ہیلو دانیال خیریت؟ چاہت لاؤنج میں آتی اُس کو کال بیک کیے بولی

ہاں وہ چاہت مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا۔۔ دانیال زور سے آنکھوں کو میچ کر بولا

کہو میں سن رہی ہو۔۔ چاہت پوری طرح سے متوجہ ہوئی۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔دانیال اتنا کہتا چپ ہو گیا۔۔۔

میرے خیال سے یہ بات تمہیں اپنی ماں کو بتانی چاہیے تھی دوسری بات یہ کے تم تو کہتے تھے پہلے پڑھائی اُس کے بعد جاب پھر اگر شادی کا موڈ بنا تو اُس کے بارے میں سوچا جائے گا تو خیال اچانک کیسے آیا تمہارے دماغ میں؟ چاہت کچھ حیران ہوتی بولی۔۔

بس موڈ ہو گیا ہے اور تمہیں بتانے کا مقصد یہ کے مجھے تم سے یہ کہنا تھا میں انا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔دانیال کی بات پہ چاہت کو چپ لگ گئی تھی اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا۔۔

ایک منٹ ویٹ کرنا۔۔۔چاہت اُس کو کہتی اپنے کان میں اُنگلی ٹھونس کر اپنے کان کو صاف کیا پھر موبائیل کان سے ہٹا کر دوسرے کان پہ بھی یہی عمل کیا۔۔۔

ہاں اب بولوں کیا بول رہے تھے دراصل میرے کانوں میں شاید مسئلہ ہو گیا ہے۔۔ٹھیک سے سُنائی نہیں دے رہا۔۔۔چاہت نے کہا تو دانیال نے گہری سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا وہ جانتا تھا چاہت کا ایسا ہی کوئی رد عمل ہو گا پر اس وقت اُس کو چاہت کی ضرورت تھی جو اُس کے کام آسکتی تھی تبھی سوچ وبچار کے بعد اُس نے چاہت سے بات

کرنے کا ٹھانی تھی۔ حیران تو وہ بھی اپنے فیصلے پہ تھا جو اُس نے اچانک لیا تھا پر وہ نہیں چاہتا تھا انا اور اُس کے درمیان کوئی دوسرا نوید آئے اُس کو برداشت نہیں تھا انا کے گرد کوئی اور مرد۔۔۔اُس کو نہیں تھا پتا کب لڑتے لڑتے انا اُس کو پسند آ گئی تھی جو وہ شادی کرنے کا اِتنا بڑا فیصلہ لے چُکا تھا۔۔۔

میں انا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔دانیال نے ایک بار پھر کہا تو چاہت ہنسی ہنستی ہی چلی گئی۔۔۔

لگتا ہے آج تم مذاق کے موڈ میں ہو۔۔۔چاہت ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتی بولی۔۔۔

I'm serious,

دانیال اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

لگ تو نہیں رہا شاید تمہیں نیند کی ضرورت ہے ہاہاہا۔۔۔چاہت اتنا کہتی ایک بار پھر ہنسنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

چاہت یار پلیز بی سیریس میں یہاں تم سے اتنے سنجیدہ موضوع پہ بات کر رہا ہوں اور تمہیں ہنسنے سے فرصت نہیں ہے۔۔۔دانیال چڑ کر بولا تو چاہت کو مجبورن سیریس ہونا پڑا۔۔۔۔

تم واقع انا سے شادی کرنا چاہتے ہو؟ چاہت نے پوچھا

بلکل۔۔۔دانیال نے جواب دیا

کیوں؟ چاہت کو حیرت ہوئی۔۔

شادی کیوں کی جاتی ہے؟ دانیال نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

تم دونوں اتنا لڑتے تھے ایک دوسرے سے پھر شادی کا خیال کیسے کیا لڑتے لڑتے پیار کا سین آن ہو گیا؟ چاہت اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے انا کا نہیں پتا میں چاہتا ہو تم میرے بارے میں اُس سے پوچھو کے اُس کے کیا"

خیالات ہیں میرے مطلق۔۔۔دانیال نے کہا

وہ تو بنا پوچھے بتا دوں گی کافی بُرے خیالات ہیں اُس کے تمہارے مطلق۔۔۔چاہت خاصے افسوس بھرے لہجے میں بتانے لگی۔۔۔

اچھا مگر میں اُس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔دانیال جواباً بولا

تمہاری یہ چاہت کیا تمہاری ماں کو پتا ہے؟اگر تمہیں یاد نہ ہو تو میں ذرہ روشنی ڈالتی چلوں گی کے تمہاری ماں اور انا کی ماں کا ایک دوسرے سے بہت پرخاش ہیں۔۔انا کی ماں تمہاری شادی انا سے کرانا تو دور کی بات اُس کا ٹوٹا ہوا اگر ایک بال بھی دے تو اِس کو غنیمت جاننا اور اگر تمہاری ماں کی بات کی جائے تو تمہاری سوچ ہے کے وہ انا کا رشتہ لینے جائے گی اُن کے گھر جن کو شریکوں کا گھر سمجھتی ہیں۔۔۔چاہت نے سکون سے دانیال کا سکون غارت کیا تھا کیونکہ وہ تو یہ بات سرے سے بھول چکا تھا۔۔۔۔

امی مان جائے گی۔۔۔دانیال نے جیسے خود تسلی کروائی۔۔۔

ہی ہی ہی امی مان جائے گی اتنے جلدی نہ انا مانے گی اور نہ دونوں طرف کی پارٹی اِس لیے میرا مُفید مشورہ ہے انا سے شادی کا خیال نکال دوں ورنہ ہر روز کوئی نہ کوئی جھنگ ہو گی۔۔۔چاہت نے ہنسی کے درمیان کہا

مشورہ دینے کا شکریہ مگر میں سب سنبھالوں گا۔۔۔دانیال پختگی سے بولا

اتنے تم ھاشم کاردار۔۔۔چاہت نے منہ کے زاویئے بگاڑے۔۔۔

کچھ کہا تم نے؟دانیال کو سمجھ نہیں آیا تبھی پوچھا

ہاں وہ میں نے کہا اچھی بات ہے۔۔۔۔چاہت سر جھٹک کر بولی۔۔۔۔۔

کچھ کہا تم نے؟دانیال کو سمجھ نہیں آیا تبھی پوچھا

ہاں وہ میں نے کہا اچھی بات ہے۔۔۔۔چاہت سر جھٹک کر بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کال رکھتا ہوں کیونکہ میرا مشن اب انا کو راضی کرنے کا ہے۔۔۔دانیال نے بتایا

اوکے آل دا بیسٹ۔۔۔چاہت مسکرا کر کہتی کال کٹ کر گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔عریش نے اشرف صاحب سے پوچھا جنہوں نے اُس کو اسٹڈی روم میں بلوایا تھا۔۔

لڑکیاں کہاں ہیں؟اشرف صاحب سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے

کیا مطلب لڑکیاں کہاں ہیں مجھے کیا پتا اُن کا؟میرا کام بس اُن کو لاہور سے نکالنا تھا کسی شپ میں اُن کو سوار کرنا یا سمندر دریا وغیرہ کے ذریعے دوسرے ملک بھیجنا آپ کا کام تھا جس کا مجھے نہیں تھا پتا۔۔۔عریش سر جھٹک کر بولا

وہ پورا ٹرک آرمی والوں کے ہاتھ لگ گیا۔۔۔ساٹھ کے قریب لڑکیاں تھی اُس میں پچاس بچیاں الگ ٹرک میں سوار تھی میرا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے میں نے ڈیل کی تھی اب کیا ہو گا؟اشرف صاحب درشتگی سے بولے

مجھے نہیں تھا پتا اگر لاہور میں ایسا کچھ ہوتا تو آپ مجھ سے پوچھ سکتے تھے مگر میں نے وہ کام ٹھیک سے کیا جو آپ نے کرنے کا کہا تھا اب ٹرک آرمی کے ہاتھ لگا یا کسی ایجنسی کا مجھے کوئی علم نہیں۔۔۔عریش کندھے اُچکا کر بولا

لڑکیاں میرے ہاتھوں سے نکل گئی ہے سمجھ آرہا ہے؟"لڑکیاں "لکڑیاں نہیں جو تم اتنا ٹھنڈا ری ایکشن دے رہے ہو۔۔۔اشرف صاحب کو عریش کا پر سکون ہونا اُلجھنے پہ مجبور کر رہا تھا۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں میں کیا کروں؟اگر آپ کو مجھ پہ اعتبار نہیں تھا تو ایسا کام دینے کا کیوں کہا؟میرے پاس کونسا تجربہ تھا۔۔۔عریش بازوں سینے پہ باندھ کر بولا

میں تم پہ شک نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم میرے بیٹے ہو مگر جو ایسا ہوا اِس بیچ تمہارا ہاتھ تو میرے ب*ند*وق کی گو*لی*اں تمہارے سینے میں پیوست ہو گی۔۔۔اشرف صاحب وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے مگر عریش کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ ہنوز پر سکون کھڑا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:13 pm]

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 48

Balaj And manahil 😻

""""یہ ایک فرضی کہانی ہے۔جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے""""

مطلب آپ کا بزنس اپنی اولاد سے زیادہ اہم ہے؟ عریش تاسف بھری نظروں سے ان کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔

بلکل اگر اولاد غدار نکلے تو ایسی اولاد سے بے اولاد ہونا چاہوں گا میں۔۔۔۔اشرف صاحب سرد لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلے گئے جس پہ عریش ہنس کر چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔اُور گزرے ہوئے واقعے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

: کچھ دن قبل

میجر کیا آپ کو لگتا ہے اتنی جلدی لڑکیاں باحفاظت اپنے گھروں کو لوٹ سکتی ہے؟ کرنل صاحب سنجیدہ نظروں سے اپنے سامنے آرمی یونیفارم پہن کر کھڑے بالاج سکندر سے بولے۔۔

ان شاءاللہ سر ہر لڑکی تو نہیں کیونکہ کچھ والدین نے ابھی سے اُن کو اپنی بیٹیاں ماننے سے انکاری کیا ہے جن کے لیے ہم نے الگ بندوبست کر لیا ہے۔۔۔ جہاں وہ اپنی زندگی اپنے مطابق گزار سکتی ہیں۔۔۔ بالاج پختہ انداز میں بولا۔۔۔

ہمم اچھا پر جو بھی اب مزید ہم کوئی تاخیر نہیں کر سکتے اُن معصوم بچیوں کو بازیاب کروانے کے بعد ہم نے اپنا اگلا مشن شروع کرنا ہے۔۔۔ کرنل صاحب نے ہنوز سنجیدہ لہجے میں کہا

ہم ہر مشن کے لیے تیار ہیں۔۔۔۔ بالاج کی اوشن آئیز میں چمک آ گئی تھی جس پہ کرنل صاحب ہلکہ مسکرائے تھے۔۔۔

We proud of you,

www.novelsclubb.com

کرنل صاحب نے کہا۔۔۔

Thank you

بالاج اتنا کہہ کر سلیوٹ کیے اُن کی آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

السلام علیکم میجر۔۔۔بالاج تیز تیز قدموں سے جا رہا تھا جب اُس کے دو ساتھی بائیں اور دائیں طرف کھڑے ہو کر اُس کے ہمقدم ہوئے۔۔ایک طرف کیپٹن اسجد تھا تو دوسری طرف کیپٹن حور تھی۔۔۔

وعلیکم السلام اینی نیو اپ ڈیٹ؟ بالاج سلام کا جواب دیتا استفسار ہوا۔۔۔

ایجنٹ اے آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔کیپٹن حور کی بات پہ بالاج کے قدم ایک پل کو سُست ہوئے تھے مگر جلدی سے اُس نے خود کو کمپوز کر لیا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔آپ سُرنگ والی جگہ پہ جائے اور میم طاہرہ سے کُنیکٹ کرے پوچھے جو اُن کو کام کرنے کا کہا تھا وہ ابھی تک ہوا کے نہیں؟اب ہمارے پاس جسٹ تین آورز ہیں۔۔۔بالاج اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُن سے بولا تو وہ جلدی سے سلیوٹ کر کے اپنے کام میں لگ گئے تھے۔۔اُن کے جاتے ہی بالاج ٹھنڈی سانس خارج کرتا لفٹ کی جانب بڑھا۔۔۔۔

بالاج لفٹ سے باہر آ کر ایک کمرے میں آیا تھا جہاں ایک وجود بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا چہرے پورے پہ اُس کے پٹی بندھی ہوئی تھی بس اُس کی آنکھیں اور ہونٹ تھے جو پٹی سے آزاد تھے۔ جبکہ ڈریس بھی مریضوں والا پہنا ہوا تھا۔۔۔

مُبارک ہو ہم اپنی منزل کے قریب ہیں۔۔۔ بالاج اُس کے سامنے چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے بولا تو اُس وجود نے گردن موڑ کر بالاج کو دیکھا تو چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ نے احاطہ کیا جس کا اندازہ بالاج کو اُس کی بھوری آنکھوں سے ہو گیا تھا۔۔۔

تمہارے مسکرانے کی وجہ میں جانتا ہوں۔۔۔ بالاج کندھے اُچکا کر بتاتا پاس فروٹ" باسکٹ سے ایپل اُٹھا کر منہ کو لگایا۔۔

Congratulations,

ایجنٹ اے کے ہونٹوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔۔

فار واٹ ؟ ابھی ہمارا مشن پورا نہیں ہوا اور اگر تمہیں لگتا ہے میں پہلے شہید ہو جاؤں گا تبھی ایڈوانس میں مبارکباد دے رہے ہو تو ڈونٹ وری شہید لوگ زندہ ہوتے ہیں میں ہر

روز تمہارے خواب میں آؤں گا پھر دینا مبارک آباد ویسے بھی ایک ہفتے تمہارے چہرے سے پٹی ہٹ جائے گی۔۔

And I'm very excited. ۔

بالاج خاصے پر جوش لہجے میں اُس کو بتانے لگا۔۔

شادی کی مُبارکباد دے رہا ہوں۔۔۔ایجنٹ اے نے کہا تو بالاج کھسیانا سا ہے گیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ بالاج ہنس کر بولا۔۔۔

کس شُناخت کے ساتھ نکاح کیا؟ایجنٹ اے نے پوچھا

نکاح بس اصل شُناخت پہ ہو سکتا ہے۔۔۔ بالاج نے بتایا

تمہیں اُپر سے آرڈر نہیں ملا ابھی۔۔۔۔ایجنٹ اے نے یاد کروایا۔۔

www.novelsclubb.com

اُن کی نظر میں میرا تعارف عریش اشرف ہے جو کی تم ہو اور اشرف صاحب کو لگتا ہے بالاج سکندر کو انہوں نے مار دیا تھا اُس کا پورا چہرہ جھلس چُکا تھا جبکہ حقیقت اُس کے برعکس ہے میں بالاج سکندر ہوں جو اُن کے گھر میں اُن کے بیٹے کا رول ادا کر رہا ہے۔کتنے تعجب

کی بات ہے نہ دولت کی حوس میں اُس نے اپنے بیٹے کا ہی نقصان کر دیا۔۔۔وہ تو جانتے بھی نہیں جس کلب میں انہوں نے بالاج سکندر پہ حملا کیا تھا جہاں آگ لگوائی تھی وہ بالاج سکندر پہ نہیں جبکہ ایجنٹ اے یعنی عریش اشرف پہ کیا تھا آگ میں جھلس بھی وہ ہوا تھا انہوں نے اپنے بیٹے کا خوبصورت چہرہ بِگاڑ دیا تھا۔۔۔بات کرتے وقت آخر میں بالاج کا لہجہ نفرت انگیز ہو گیا تھا۔۔۔۔

اُس واقعے کے بعد بالاج سکندر دُنیا کے سامنے شہید ہو گیا تھا۔۔مگر در حقیقت بالاج سکندر نے اپنے چہرے کی سرجری کروائی تھی۔۔اپنے وطن کی محبت میں اُس نے بس نام کی پہچان نہیں بدلی تھی اپنے چہرے کی قُربانی بھی دی تھی عریش اشرف بن کر۔۔۔کیونکہ یہ مشن اگر سب سے زیادہ کوئی پورا کر سکتا تھا تو وہ تھا عریش اشرف جو اپنے ڈیڈ کا بائیاں اور دائیاں بازوں بن کر اُن کو معذور کر سکتا تھا۔۔۔ایجنٹ اے (عریش) نے جیسے اُس کی بات مکمل کی تو بالاج بانہیں پھیلا تا خوشدلی سے اپنے سر کو خم دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمارے وطن کے لیے ہمارے جسم کا ایک خون کا قطرہ بھی قُربان ہے۔۔جب ہم کفن پہن کر گھر سے نکلتے ہیں تو چہرہ بدلنا کونسی بڑی بات ہے۔۔۔۔بالاج رلیکس ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔۔

ہاں بات تمہاری ٹھیک ہے مگر حیرت مجھے اپنے والدین پہ ہیں جو اپنی اولاد کا لمس تک نہیں پہنچان سکتے۔۔۔عریش کے لہجے میں افسوس در آیا۔۔

جو بھی تمہاری فیملی کسی اسٹار پلس ڈرامے سے کم نہیں تمہیں میں اکیس توپوں کی سلامی پیش کروں تم نے اِتنے سال اُن کے ساتھ گزارا کیسے کر لیا۔۔۔۔بالاج کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا تو عریش اُس کی حالت پہ محفوظ ہوا جب دوبارہ بالاج نے بات کا سلسلہ کلام جوڑا۔۔۔

میں خواجہ سرا بنا وہ ایک طرف وِکی ورما بنا وہ ایک طرف ابتہاج ملک بنا وہ بھی ایک طرف مگر جو یہ ایک میں نے پہچان عریش اشرف بنائی سچ میں اُس نے میرا ترا نکال دیا۔۔۔میں نے یہ سال کس ضبط سے بِتائے ہیں یہ میں جانتا ہوں اور میرا اللہ مطلب اتنا کم گوئی کا مظاہرہ مجھ سے نہیں ہو پاتا تھا کہاں میں باتونی قسم کا اِنسان اور کہاں ہر وقت بس اپنی عینک ٹھیک کرنے میں لگا رہتا تھا۔۔اُپر سے جن کے ساتھ رہنا تھا باتوں میں مجھ سے دو کیا تین

تین ہاتھ آگے کے نکلے میرا بھی ننھا سا معصوم دل چاہتا تھا میں بھی اپنی زبان شریف کو زحمت دو کہیں زنگ ہی نہ لگ جائے مگر نہ یہ کڑوا گھونٹ تو میں نے پینا تھا عریش اشرف دا گریٹ انوسینٹ اینڈ کیوٹ انسان بن کر اُپر سے ڈھیلی ڈھالی شرٹس پہن کر مجھے اپنے آپ کسی جوکر سے کم نہیں لگتا تھا۔۔۔ عریش اپنی ہنسی ضبط کرتا اُس کو نان سٹاپ بولتا دیکھ رہا تھا۔۔اپنے دوستوں کو وہ اچھے سے جانتا تھا جن کے ساتھ کم ہی سہی مگر خوبصورت لمحات اُس نے گزارے تھے۔۔۔۔

دوہائیاں فضول ہے تمہاری کیونکہ عریش بن کر تم نے وہ کام بھی کیے جو ہمارے مشن کا حصہ نہیں تھے۔۔۔ایجنٹ اے نے کہا

مسئلًا؟ بالاج نے آئبرو اُپر کیے۔۔

مسئلًا مناہل اسفندیار کو ہر بار فیور دینا اُس پہ نظر رکھنا اُس کے دوستوں پہ حملا آور ہونا۔۔۔ایجنٹ اے عریش نے کندھے اُچکا کر بتایا

فاریوئر کا سنڈرِانفارمیشن ٹونی مونی بھی ایک گینگ کا حصہ تھا۔۔ بالاج نے اپنی بات پہ وزن دیا۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ مگر اُس کا ہاتھ کاٹنا ہمارے مشن کا حصہ نہیں تھا۔۔۔ ہمیں محتاط طریقے سے ہر ایک قدم اُٹھانا تھا۔۔۔ عریش نے کہا

تمہیں یہاں بیٹھ کر بھی چین نہیں ہے نہ کونسے جاسوس بیٹھائے ہیں میرے آگے پیچھے اور اگل بگل ؟ جو میری ہر ایک سانس کا پتا بھی تمہیں دیتے ہیں۔۔۔۔ بالاج تپ کر بولا

فار یو ئر کائنڈ اِنفارمیشن تم میں ایک چِپ موجود ہے جو صرف مجھے نہیں ہماری پوری ٹیم کو تمہاری ہر سانس کا پتا دیتی ہے۔۔ عریش چِڑاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر اُسی کے انداز میں بولا تو بالاج نے آنکھیں گھمائی۔۔

ایک اِسی چِپ کی وجہ سے میں اپنی زوجہ کے ساتھ کوئی رومانٹک باتیں نہیں کر سکتا۔۔۔۔ بالاج جلے دل کے ساتھ بولا

کافی ترسے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔۔۔ خیر بس اب ہم اپنی منزل کے قریب ہیں ویسے بھی اُس کے بعد تمہارا بریک ہے اپنی بیوی کو وقت دینا۔ عریش باز نہ آیا۔۔۔ مگر اُس کی بات پہ بالاج کچھ سیکنڈز کے لیے خاموش ہو گیا تھا پھر کچھ بولنے والا تھا جب اُس کے کان میں لگے بلیو ٹھ ایئر فون سے آواز اُبھری جس کو سن کر بالاج الرٹ ہوا۔۔

I'm coming,

بالاج اتنا کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

All the best.

اللہ نگہبان۔۔۔

نہ کوئی سوال اور نہ کوئی اور بات کیے ایجنٹ اے نے کہا تو بالاج سر کو خم دیتا باہر نکل گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

عریش۔۔۔

مناہل کی آواز نے عریش کو سوچو کی دُنیا سے باہر نکالا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں؟ عریش خود کو کمپوز کرتا ہلکی مسکراہٹ سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا جو پہلے سے اب کافی بہتر تھی۔۔۔

میں تمہارا کمرے میں انتظار کر رہی تھی مگر تم نہیں آئے تو تمہاری تلاش میں یہاں چلی آئی۔۔۔ مناہل اُس کے سامنے والی کُرسی پہ بیٹھ کر بتانے لگی۔۔۔۔۔

میں بس آنے والا تھا اور تمہارے لیے میرے پاس ایک سرپرائز ہے جو تمہیں بہت پسند آئے گا۔۔۔ عریش اُس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر بتانے لگا۔۔۔

اچھا کونسا سرپرائز کب ملے گا مجھے ؟ مناہل پر جوش ہوئی۔۔

آج ملے گا۔۔۔ عریش اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بتانے لگا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ مناہل سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دینے لگی۔۔۔۔۔

کمرے میں چلو تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔۔ عریش اُس کو اپنے ساتھ کھڑا کیے بولا تو مناہل اُس کے ہمقدم ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہونے کے بعد عریش نے دروازہ لاک کیا پھر مناہل کی جانب متوجہ ہوا جو اُس کی کاروائی ملاحظہ فرما رہی تھی۔۔

ایسی بھی کیا بات ہے جو تم اتنا محتاط ہو رہے ہو؟ مناہل نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔ عریش نے اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی۔۔

میں عریش نہیں ہوں۔۔اُس نے کہا

پہلے بھی بتایا تھا۔۔۔ مناہل نے جوابً کہا

تو جاننا نہیں چاہوں گی تمہارا شوہر کون ہے؟ عریش غور سے اُس کو دیکھ کر بولا

جاننا چاہتی ہوں۔۔۔۔ مناہل نے گہری سانس بھر کر کہا

میں آمریکا کا رہائشی بالاج سکندر ہوں۔۔ایک گُمنام شخصیت جس کی پرورش ایک نام مسلم عورت نے کی تھی جو میری ماں تھی مگر میرا باپ مسلمان تھا اِس کا مطلب میں بھی مسلمان ہوں۔۔۔ بالاج اتنا کہتا سانس لینے کو رُکا جبکہ مناہل یک ٹک اُس کو دیکھے جا رہی تھی جو آج پھر نیا انکشاف اُس پہ کرنے والا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں دس سال کا تھا جب میری ماں کی وفات ہو گی اُس کے بعد میرا پاکستان آنے پہ اتفاق ہوا آیا تو یہاں میں اپنے باپ کی تلاش میں تھا مقصد میرا وہ تھا مگر یہاں آنے کے بعد میں نے اپنی زندگی کا مقصد فوج بنا لیا میں اپنے باپ کے پاس جانے کے بجائے آرمی جوائن کرنے لگ گیا اینڈ یو نو واٹ آج میں میجر کی پوسٹ پہ ہوں۔۔۔۔۔ بالاج نے بڑے آرام

سے بس مختصر سا اُس کو بتایا پھر مناہل کو دیکھنے لگا جو بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

تم۔۔۔۔۔۔۔میجر ہو۔۔۔۔؟ مناہل بے ساختہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوں۔۔۔۔

ایجنٹ بھی ہوں۔۔۔۔ بالاج گہری سانس بھر کر بولا۔۔۔

تم نے کہا تم اپنے باپ کی تلاش میں پاکستان آئے تو کیا یہ تمہارے ماں باپ نہیں؟ مناہل نے دماغ میں سوال آیا تو اُس نے پوچھا

یہ عریش کے والدین ہیں میرا اِن سے وہ رشتہ جو ایک چور اور پولیس کا ہوتا ہے۔۔۔۔ بالاج کندھے اُچکا کر بولا

تم مجھے کنفیوز کر رہے ہو۔۔۔ مناہل اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو بالاج نے اُس کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اشرف سجاد گرلز اسمگلنگ کا کام کرتے ہیں۔۔۔اُن کا کام یہی ہے الگ الگ شہر اور ملکوں سے معصوم بچیوں کو اغوہ کر کے اپنے قید میں رکھنا اُن کی عزت لوٹنا پھر دبئ بھیجنے کا ہے۔۔۔ ہم یہ کھیل اب ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔یہی ایک وجہ ہے جو میں پہلے یونیورسٹی

میں ایک اسٹوڈنٹ کی حیثیت سے آیا پھر ایک پروفیسر کی حیثیت سے کیونکہ مجھے ٹھیک سے معلومات حاصل نہیں ہو رہی تھی بس جو یونی میں لڑکیاں جو غائب ہو رہی تھی اُس پہ پتا چلا کے اِن کاموں میں ایک دو پروفیسرز ہیں جو اُن کا ساتھ دے رہے ہیں۔۔۔ بالاج نے بتایا تو مناہل کا ہاتھ اپنے منہ پہ پڑا۔۔۔۔

ایسے لوگوں کا زیادہ تر شکار ہاسٹل کی لڑکیاں ہوتی ہیں یہاں مِڈل کلاس کی لڑکیاں۔۔۔ مگر یونی میں تو ہائے کلاس کی بچیاں تھی یا وہ جن کو اسکالر شپس ملی تھی۔۔اُن کو ڈرایا جاتا تھا تبھی میں ابتہاج ملک بن کر اُن لڑکیوں کا ٹرانسفر دوسری یونیورسٹیز میں کروایا تھا جہاں ہمیں لگا تھا وہ محفوظ رہے گی۔۔۔یونی سے لڑکیاں غائب ہو گئی ہیں یہ بات بھی ہم نے جان کر پھیلائی تھی۔۔۔۔ بالاج اُس کو بتاتا گیا۔۔۔

انکل ڈیڈ کے کلوز فرینڈ ہیں۔۔ مناہل شاک میں بولی

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں تمہارے ڈیڈ کے پاس بہت ملکیت ہے اشرف سجاد کی نظریں اُس ملکیت پہ ہے۔۔ تمہارا مجھ سے نکاح کروانا ایک اسکیم تھا۔۔۔ بالاج نے گہری سانس بھر کر بتایا جس پہ مناہل حقیقتاً پریشان ہو گئی تھی اُس کو جانے کیوں بالاج کا آرمی میں ہونا پسند نہیں

آیا تھا اُپر سے اُس کا کہنا وہ ایجنٹ بھی ہے۔۔۔اتنا تو اُس کو بھی پتا تھا۔۔آرمی یا کسی ایجنٹ کی زندگی کیا ہوتی ہے جو بس اپنے ملک کے لیے جیتے ہیں نا کہ خود کے لیے۔۔۔۔

میں تمہاری باتیں سن کر بس یہ پوچھوں گی تم آرمی میں کیوں گئے؟ مناہل نے کہا تو بالاج کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔۔۔

وہ سُنا ہو گا دل دل پاکستان جان جان پاکستان تو بس میری رگوں میں بھی اپنے وطن کے لیے جذبا جاگ گیا میں اِس ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔۔۔اگر میں آرمی میں سلیکٹ نہ ہو پاتا تو کوئی اور طریقہ نکال کر اپنے ملک کی رکھوالی کرتا۔۔۔ بالاج کے چہرے پہ انوکھی چمک آئی تھی جو مناہل نے خاصی رشک بھری نظروں سے دیکھی تھی۔۔۔

تمہیں ڈر نہیں لگتا؟

ڈر؟ مناہل کا سوال بالاج کو بچکانہ سا لگا تبھی اُس کا لفظ دوہراتا ہنس پڑا۔۔۔

ڈر کس چیز کا؟ بالاج مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

موت کا۔۔۔ مناہل کے اندر گلٹی اُبھر کا معدوم ہوئی۔۔۔

موت برحق ہے آج نہیں تو کل اُس نے آنا ہے تو اچھا نہیں اپنی زندگی میں کچھ کرے کچھ قُربان کرے اپنے وطن کا سوچے۔۔۔۔ بالاج نے کہا

مجھے ایسی جابز سے ڈر لگتا ہے۔۔ میں عام لڑکیوں کی طرح یہ نہیں کہوں گی مجھے فوجیوں پہ کرش ہیں کیونکہ وہ افسانوی کردار نہیں ہوتے نا کوئی اسٹار جن کو اپنا کرش بنایا جائے میں بس اِتنا کہوں گی مجھے پاک آرمی والوں پہ فخر ہیں جو بنا اپنی جان کا سوچے کفن ماتھے پہ باندھ کر گھر سے نکلتے ہیں مگر عریش

"بالاج"

مناہل آہستہ آواز میں کچھ کہنے والی جس پہ بالاج نے اُس کی بات درمیان میں کاٹ دی۔۔

سالوں سے عریش کہنے کی عادت ہے ایک دن میں تو نہیں جائے گی نہ؟ مناہل منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو تم آرمی لور ہو؟ بالاج شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

ہاں پر ایسا ہمسفر نہیں چاہا تھا۔۔۔ مناہل اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی جو بالاج کے ہاتھوں میں مُقید تھے۔۔

کیوں؟ایک فوجی کی بیوی ہونا تو تمہارے لیے باعثِ فخر والی بات ہونی چاہیے۔۔۔۔۔بالاج اُس کے جواب پہ حیران ہوا

مجھے آج لگ رہا ہے میری باقی کی زندگی اب بس تمہارے انتظار میں گزرے گی تم سیناتان کر بارڈر پہ کھڑے ہو گے بے فکر ہو کر اور یہاں میں جائے نماز پہ تمہاری سلامتی کی دُعائیں مانگا کروں گی۔۔اِس بات سے انجان کے قسمت میں کیا لکھا ہوا ہے۔۔۔بس دل میں ایک دھڑکا لگا رہے گا جانے میرا شوہر کیسا ہو گا؟کس حال میں ہو گا؟فوجی کی بیوی ہونا باعث فخر ہونے کے ساتھ ساتھ حوصلہ بھی چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔مجھ میں اِتنا حوصلہ نہیں نہ جُدائی کا نہ تمہیں کھونے کا ٹیوی پہ یہ خبریں عام نشر ہوتی ہیں آج اپنے ملک کے لیے فلاں جانباز شہید ہو گیا آج فلاں شہید ہو گیا مگر جب اپنے دل کا مکین ایسی خطرناک سرحدوں پہ ہو تو چین سکون لُٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔بے چینی بے قراری چاروں طرف سے گھیرے میں لیے ہوتی ہے کاش بالاج تم مجھے اپنی حقیقت سے آگاہی نہ دیتے میں ایک سیراب والی زندگی گزارتی جس میں کم سے کم سکون تو میسر ہوتا۔۔۔۔مناہل جذباتی ہو گئ تھی اُس نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے باز رکھا تھا وہ بس بالاج کے آرمی میں ہونے کا سُن کر عجیب سے خدشات نے پل بھر میں اُس کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔۔دوسری

طرف بالاج خاصی تعجب اور محبت بھری نظروں سے اُس کو بولتا سُن رہا تھا وہ جان گیا تھا مناہل بدل گئی ہے مگر بدلنے کے ساتھ ساتھ وہ اِتنی گہری باتیں کرنے لگے گی یہ بات اُس کے گمان میں بھی نہیں تھی۔۔اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا سامنے بیٹھی انا پرست لڑکی کبھی اُس کو اِس حد تک چاہنے لگے گی جو اُس کے آج کے ساتھ ساتھ اُس کے کل کے لیے بھی فکر مند ہو گی۔۔۔وہ جانتا تھا محبت کرنے کے بعد انسان کو پہلا وہم محبوب کی جُدائی کا ہوتا ہے جس کا جیتا جاگتا ثبوت سامنے بیٹھی لڑکی تھی جو اُس کی شریکِ حیات تھی چاہے پھر نکاح جن حالات میں بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر میں شہید ہو گیا تو تم شہید کی بیوہ کہلاؤ گی۔۔۔بالاج اُس کو اپنے ساتھ لگاتا نرمی سے بولا تو مناہل تڑپ کے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا تم آرمی چھوڑ دو۔۔۔؟ مناہل آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔

بیوقوفانہ باتیں مت کرو۔۔۔بالاج نے ڈپٹ کر کہا

بالاج مجھے اِس خدشات سے باہر نکال دو پلیز اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟ مناہل عجیب انداز میں بولی۔۔

مناہل پاگل مت بنو تم بول ایسے رہی ہو جیسے میرے پیچھے دھشتگر د پڑے ہیں بس مجھے مارنے کے انتظار میں ہیں۔۔زندگی اور موت کی ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں چاہے کوئی پھر بندہ آرمی ہو یا عام انسان موت اپنے وقت پہ ہی آئے گی۔۔۔ بالاج کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

با

میرے دل کی ایک ایک دھڑکن میرے وطن پہ قُربان میرے جسم کے خون کا ایک ایک قطرہ میرے وطن کی مٹی پہ قُربان۔۔۔ مناہل اُس سے پہلے کچھ کہتی بالاج درمیان میں اُس کی بات کاٹ کر بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خود کو میری جگہ پہ رکھ کر سوچو۔ مناہل بے بس ہوئی۔۔۔

میں کیا سوچو؟ مجھے تم جیسی میچیور لڑکی سے ایسی باتوں کی توقع نہیں تھی۔۔ تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اپنی باتوں سے۔۔۔ بالاج سپاٹ لہجے میں کہا تو مناہل اُس کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:13 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 49

میں تم سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔ مناہل کمزور آواز میں بولی۔۔

میں جانتا ہوں مناہل میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں پر تمہیں ایسی بات منہ سے نہیں نکالنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ بالاج آہستگی سے بولا

www.novelsclubb.com

سوری پر میں بھی کیا کروں؟ مناہل جز بز ہوتی بولی تو بالاج نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

دانیال نے رات کے وقت انا کو بہت بار کال کی تھی مگر دوسری طرف انا نے بھی ڈھیٹ ہڈی ہونے کا ثبوت پیش کیا تھا اُس کی کسی بھی کال یا میسج جواب نہ دے کر فون کو سائلنٹ پہ کر کے وہ مزے سے سونے کے لیے لیٹ گئ۔۔اگلے دن اُس کا سامنا سب سے پہلے دانیال سے ہوا تھا۔۔۔

میں کل ساری رات تمہیں کال کرتا رہا تم نے اُٹھائی کیوں نہیں؟انا یونیورسٹی آئی تو دانیال اُس کا بازوں دبوچتا سنجیدگی استفسار ہوا۔۔۔

میری مرضی اور تم نہ اپنی حد میں رہو۔۔۔انا اپنا بازوں آزاد کرواتی اُس کو گھور کر بولی۔۔۔۔۔

انا مجھے تم سے ضروری بات کرنا تھی۔۔۔دانیال تپ کے بولا

کہو میں سن رہی ہوں۔۔۔۔انا بازوں سینے باندھتی سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی تو دانیال آس پاس دیکھنے لگا۔۔۔

یہاں بات کرنا مُناسب نہیں اِس لیے کینٹین چلو۔۔۔۔دانیال نے کہا جس پہ انا اُس کے ساتھ کینٹین چلی آئی۔۔۔

بتاؤاب پھر کلاس کا ٹائیم ہو جائے گا۔۔۔۔۔انا نے سنجیدگی سے کہا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔دانیال آنکھیں بند کرتا بلا آخر بول دیا تو انا ہونک بنی اُس کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

پی وی کر آئے ہو کیا؟انا سر جھٹک کر بولی۔۔۔

پوری ہوش و حواس میں اِس بات کا اعتراف کرتا ہوں کے میں دانیال قدوس تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔دانیال اُس کے جواب کے بجائے ایسی بات سن کر چڑ گیا۔۔۔

کیوں؟انا نے بے تکہ سوال کیا۔۔۔

مت ماری گئی ہے۔۔یار کیوں ہوتی ہے شادی؟دانیال دانت کچکچا کر بولا

تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے دانیال کیونکہ ہماری شادی افففف کہنے میں ہی اِتنا عجیب لگ رہا ہے۔۔۔انا جھرجھری لیکر بولی تو دانیال نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھا

مجھے حیرت ہے یہ اچانک تمہارے دماغ میں کیا سمائی؟ہماری آپس میں کبھی بنتی تو ہے نہیں

میں محبت کرنا لگا ہوں تم سے۔۔انا کچھ کہنے والی تھی جب دانیال بول پڑا تو انا بے یقین" نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

محبت؟انا نے تصدیق چاہی۔۔

محبت۔۔۔۔دانیال نے سر کو خم دیا۔۔

ہاہاہاہاہا لائیک سریسلی دانی؟انا اُس کی بات پہ ہنسنے لگی۔ مگر دانیال کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا جس پہ انا نے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔۔

دیکھو اگر تم یہ مذاق کر رہے ہو تو بہت فنی ہے۔۔۔۔انا نے کہا

میں سنجیدہ ہوں۔۔۔دانیال نے بتایا

کیا واقع؟مطلب تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟وہ بھی اپنے پورے ہوش و حواس میں اِس بات کا اعتراف کر رہے ہو تو بتانا ذرہ رات کو کونسی فلم دیکھ کر سوئے تھے۔۔آئے گیس کرن جوہر کی کوئی فلم دیکھی ہو گی۔۔۔۔۔انا غیر سنجیدہ ہوتی بولی تو دانیال کچھ پل تو اُس کو دیکھتا رہا پھر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تو انا نے فورن سے اُس کا ہاتھ پکڑا

کیا ہے اب؟ تمہیں تو بڑا مسخرا پن سوجھ رہا تھا۔۔۔دانیال ناگواری سے بولا

غصہ کیوں ہو رہے ہو بیٹھ جاؤ۔۔۔انا اُس کی حالت سے محفوظ ہوتی بولی۔۔۔

اپنا جواب دو۔۔۔دانیال بیٹھ کر بولا

میرا جواب میٹر نہیں کرتا کیونکہ فار یو ئر کائینڈ انفارمیشن میری ماں اور تمہاری ماں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہیں۔۔۔میری ماں تو خیر سے نہیں مانے گی مگر تمہاری ماں بھی مجھے اپنی بہو تسلیم نہیں کرے گی۔۔۔انا شانے اُچکا کر بولی۔۔

میرے لیے تمہارا جواب میٹر کرتا ہے اِس لیے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں تو میں اپنے پرینٹس سے بات کروں۔دانیال سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو انا کچھ پل کنفیوز ہو گئی کوئی اور یہ بات اُس سے کرتا تو شاید وہ اتنا سوچ کر جواب نہ دیتی مگر یہ بات دانیال کر رہا تھا جس سے لڑ کر وہ بڑی ہوئی تھی اب ایسے میں اُس انسان سے شادی کر کے ساری زندگی ساتھ رہنا اُس کو ہچکچاہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

تمہاری خاموشی کا میں کیا جواب سمجھو؟دانیال نے اُس کو کچھ بولتا نہ دیکھا تو کہا

تم پہلے اپنی اور میری ماں کو راضی کرو۔۔۔انا نے کہا اُس کو پتا تھا یہ ناممکنات میں سے تھا۔۔۔۔

پھر اگر جو تم نے انکار کیا تو؟ دانیال نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

میں ایسا کیوں کروں گی؟ انا نے منہ کے زاویئے بگاڑے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم میں آج سے اِس مشن پہ کام کرنا شروع کر دیتا ہوں۔۔۔دانیال نے کہا

آل دا بیسٹ۔۔۔انا نے چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔۔

ایزی مت لینا۔۔دانیال اُس کی نظروں کا مفہوم سمجھتا اپنا کالر جھاڑ کر بولا جس پہ انا نے آنکھیں گُھمائی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

چچی میں ہسپتال جا رہی ہوں۔۔۔چاہت تیار ہوتی صلحہ بیگم سے بولی جو ہال میں بیٹھی تھی۔۔

ہسپتال خیریت؟ صلحہ بیگم فکر مندی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔

جی بس کچھ دنوں سے طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی تو سوچا چیک اپ کے لیے جاؤں۔۔۔۔چاہت نے مسکرا کر بتایا

تو بیٹا پہلے بتانا تھا نہ اور اکیلے کیوں جاؤں گی بُراق سے کہو وہ چلے تمہارے ساتھ۔۔۔صلحہ بیگم نے نرمی سے کہا

آج اُن کی ضروری میٹنگ تھی تو سوچا میں خود سے چلی جاؤں ویسے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے اُن کو کیا پریشان کرنا۔۔۔۔چاہت عام انداز میں بولی۔۔۔

اچھا پھر تم رکو میں ساتھ چلتی ہوں۔۔۔۔۔۔صلحہ بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی تو چاہت نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ کس کا گھر ہے؟ مناہل حیران سی سامنے خوبصورت گھر کو دیکھنے لگی جو شہر سے کافی دور سنسان جگہ پہ تھا گھر کے باہر ایک چوکیدار پہلے سے کھڑا تھا پورچ میں تین سے چار گاڑیاں بھی الگ سے کھڑی تھی جبکہ مالی لان میں پودوں کو پانی دے رہا تھا۔۔۔آج بالاج اُس کو سرپرائز کے نام یہاں لایا تھا۔۔۔جس پہ مناہل کو خاصی حیرت آگھیرا تھا۔۔۔۔۔

ہمارا۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر بتایا

ہمارا؟ مناہل گردن موڑ کر بالاج کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

بلکل جی ہمارا اندر چلو۔۔۔۔۔ بالاج مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھام کر گھر کے اندر کی جانب بڑھا

واؤ اندر سے اور بھی پیارا ہے۔۔۔ گھر کے اندر داخل ہوتے مناہل پر جوش آواز میں

بولی۔۔۔

تو کیسا لگا میرا پہلا سرپرائز؟ بالاج بازوں سینے پہ باندھ کر اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

بہت پیارا پر یہ اتنا دور گھر کیوں خریدا ہے کیا یہ پہلے کسی کا فام ہاؤس تھا؟ مناہل نے جاننا

چاہا۔

فوجیوں کا گھر ایسے ہی سنسان علاقے میں ہوتا ہے۔۔۔ بالاج شرارت سے اُس کو دیکھ کر

www.novelsclubb.com

بولا جس پہ مناہل نے اُس کو گھورا

کب لیا تھا یہ گھر؟ مناہل آرام سے سینٹر صوفے پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔۔

تین سال پہلے پر چینجنگ کجھ اب کروائی ہے میں رہتا تو تھا نہیں یہاں باقی تم اپنی مرضی کے مطابق کرنا جو کرنا چاہو آفٹر آل اب اِس گھر کی مالکن تم ہو۔۔۔ بالاج نے کہا تو مناہل کی چمک اُٹھی۔۔۔۔۔

میں بہت خوش ہوں یہ میرا اور تمہارا گھر ہے اور بالاج وہ دیکھو۔۔۔ مناہل پر جوش آواز میں کہتی اپنی جگہ سے اُٹھ کر گلاس ڈور کے پاس کھڑی ہوتی اُس کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی تو بالاج نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا دیکھوں؟ بالاج کو سمجھ نہیں آیا

یہاں سے باہر کا گیٹ نظر آتا ہے اب جب تم کہیں جاؤ گے نہ تو میں یہاں کھڑی ہو کر تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔ مناہل نے کہا تو بالاج ہنس پڑا

پاگل ہو بلکل۔۔۔ بالاج نے اُس کے ماتھے پہ چپت لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل ہونے والی اِس میں کونسی بات۔۔ مناہل کا منہ بن گیا۔۔۔

آج سے ہم یہی رہینگے تمہاری ضرورت کا سارا سامان میں یہاں لاؤں گا بس تم ایک چیز کا خیال رکھنا۔۔۔ بالاج نے اچانک سنجیدگی سے کہا

کس چیز کا خیال؟ مناہل غور سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

اِس گھر کا ایڈریس تم کسی کو مت دینا جب تک میں نہ کہوں۔۔۔ بالاج نے بتایا

پر ایسا کیوں؟ مناہل کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔

ایسے ہی آؤ ہم ٹیرس پہ چلتے ہیں۔۔۔ بالاج ٹالنے والے انداز میں بولا

اچھا مجھے ایک بات بتاؤ۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتی مناہل نے کہا

کہو۔۔۔ بالاج نے اِجازت دی۔۔

یو ایس بی میں جو ڈیٹا میں نے کاپی کیا تھا کیا وہ تم نے ریمو و کیا تھا اور تمہیں کیسے پتا چلا اُس یو ایس بی کا؟ مناہل الجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

ڈیئر وائیف۔۔۔۔ بالاج ہنس کر اُس کو اپنے روبرو کھڑا کرنے لگا تو مناہل یک ٹک اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اول تو میں خود لیپ ٹاپ کھلا چھوڑ کر گیا تھا تمہیں غلط لگا تھا کے میں غافل ہو گیا ہوں کیونکہ ایک ایجنٹ کا ایک منٹ کے لیے بھی غافل ہونا اُس کے لیے تباہی لانے کا سبب بن جاتا ہے۔۔ بالاج نے بتایا تو مناہل کو اپنی کم عقلی پہ جی بھر کر افسوس ہوا تھا۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا تھا پھر؟ مناہل ناراض لہجے میں بولی۔۔

کیونکہ میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا پھر تم نے بھی میری سوچ مطابق کیا لیپ ٹاپ اور کمرے کا دروازہ دونوں کھول کر گیا تھا پھر جب واپس آیا تو کمرے کا دروازہ بند تھا لیپ ٹاپ کھولا ہوا تھا اور سُونے پہ سُہاگہ تمہاری بات کے تمہیں اگر پتا ہوتا تو لیپ ٹاپ یوز کرتی اِس لیے میں تمہاری چلاکی سمجھتا چلاکی سے تمہارے قریب آیا پھر یو ایس بی نکال دی۔۔۔ بالاج بڑے مزے سے بتانے لگا۔۔۔

بہت مین ہو تم۔۔۔ مناہل نے ایک جہانپڑ اُس کے کندھے پہ مارا

وہ تو میں ہوں۔۔۔ بالاج خوشدلی سے اُس کا لقب قبول کرتا اُس کے ساتھ ٹیرس آیا۔۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ؟ مناہل اُس کے پاس بیٹھ کر بولی۔۔۔۔

کونسی بات؟ بالاج نے اُس کو دیکھا

کسی ایجنٹ کی جاب مشکل ہوتی ہے یا کسی فوجی کی؟ مناہل با مشکل اپنے لہجے کو سرسری کیے بولی

میں دونوں کا نہیں کہوں گا کیونکہ میرے لیے آسان ہے۔۔۔ بالاج کندھے اُچکا کر بولا

تم مجھے جواب دو یہ سوچ کر کے تمہارا آرمی فورس یا کسی بھی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ مناہل بضد ہوئی۔۔۔

ہوں۔۔۔۔ بالاج نے ہنکارہ بھرا

بتاؤ۔۔ مناہل بے چینی سے بولی

ایک ایجنٹ کی۔۔۔ آرمی کی بھی ہوتی ہے مگر ایک ایجنٹ کی زیادہ مشکل ہوتی ہے پتا ہے کیوں؟ بالاج اتنا کہہ کر اُس کو دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

کیوں؟ مناہل نے بے ساختہ پوچھا

کیونکہ ایک ایجنٹ کے سینے میں اپنے ملک کے بہت راز دفن ہوتے ہیں۔۔۔ جو غیر ملک کے ایجنٹ اور آرمی والے جاننا چاہتے ہیں تاکہ وہ ہمارے ملک کو نقصان دے سکے اُن کو

اپنے مطابق استعمال کر پائے۔۔اگر غلطی سے بھی کوئی ایجنٹ اُن کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اُنہیں ذہنی اور جسمانی تکلیف دے کر وہ راز اُگلوانا چاہتے ہیں۔۔۔ بالاج نے عام لہجے میں بتایا

جب جنگ کے امکان ہو تو آرمی والے کہاں بیٹھتے ہیں؟ مناہل نے اپنا سوکھا گلا تر کیا۔۔۔۔

امم ہم بارڈر کے بیچوں بیچ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ہمارے دائیں اور بائیں دونوں طرف سے ہمارے دُشمن بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو اُن دونوں طرف سے کبھی بھی کہیں سے بھی حملا ہو سکتا ہے۔۔۔۔ مطلب دونوں سے کوئی بھی جنگ کا آغاز کر سکتا ہے تمہیں تو پتا ہے مسلمان امن کا دین ہے۔۔۔ بالاج کی سادہ لہجے میں کہے جانے والی باتیں مناہل کے دل پہ خنجر کا کام رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔ مناہل نے بات بدلنے میں عافیت جانی۔۔۔۔

کُک سے کہتا ہوں کچھ کھانے کا۔۔ بالاج نے کہا تو مناہل نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔۔۔

مُبارک ہو آپ ماں بننے والی ہیں۔۔۔۔چاہت صلحہ بیگم کے ساتھ ہسپتال آئی تو ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد اُس سے بولی تو چاہت کتنے ہی پل کچھ بولنے نے قابل نہ رہی۔۔

ماشااللہ ماشااللہ مبارک ہو بیٹا۔۔۔صلحہ بیگم خوشی سے نہال ہوتی چاہت کو اپنے ساتھ لگائے بولی۔۔۔

آپ کو بھی۔۔۔چاہت کی رِنگت پل بھر میں سرخ ہو گئی تھی۔۔خوشی کے مارے آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔۔۔۔اُس کو یقین نہیں آرہا تھا اللہ اتنی جلدی اُس کو اپنی نعمت سے نواز رہا تھا جس پہ وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔۔۔۔۔

بُراق کو یہ بات پتا چلے گی تو وہ بہت خوش ہو گا۔۔۔وہ دونوں ہسپتال سے باہر آکر گاڑی میں بیٹھے تو صلحہ بیگم نے خوشی سے چاہت سے کہا

جی بہت۔۔چاہت بُراق کو تصور میں لائے بولی۔۔۔جب وہ گھر داخل ہوئے تو بُراق ہال میں اُن کے انتظار میں تھا۔۔

آج جلدی آگئے آپ۔۔چاہت بُراق کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔

میں نے کال کی گھر تو چوکیدار نے بتایا آپ دونوں ہسپتال گئی ہوئیں ہیں تو میں پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ بُراق دونوں کو دیکھ کر فکر مندی سے بولا۔۔

خیریت ہے چاہت بتادے گی تمہیں میں ذرہ نماز پڑھ آؤں۔۔۔۔ صلحہ بیگم مسکرا کر اُس کو دیکھ کر چلی گئی جس پہ بُراق چاہت کو دیکھنے لگا جو نظریں نیچے کیے کھڑی تھی۔۔۔

کیا بات ہے چاہت؟ بُراق نے پوچھا

وہ۔۔ چاہت "وہ" کہہ کر چپ ہو گئی۔۔

وہ سے آگے بھی کچھ ہو گا۔۔۔ بُراق چڑا

ہاں ہے پر مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔ چاہت ڈوپٹے کا کونہ مروڑتی بولی

چاہت صاف صاف بات کرو کیا ہوا ہے؟ بُراق سخت چتونوں سے اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

وہ

کیا وہ وہ لگا رکھی ہے آگے بھی بول چکو۔۔ چاہت کچھ کہنے والی تھی جب بُراق جھنجھلا اُٹھا۔۔

وہ آپ پاپا بننے والے ہیں۔۔۔چاہت نے بلآخر بتا ہی دیا

تو اِس میں کونسں

بُراق تیزی سے بولتا اچانک رُک کر چاہت کو دیکھنے لگا جو شرم سے گُلنار ہوئے جا رہی تھی۔۔

کیا کہا تم نے؟ بُراق خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولا

مجھے نہیں پتا۔۔چاہت اتنا کہتی وہاں سے جانے لگی جب بُراق اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔

چاہت؟ بُراق اُس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر تنبیہہ کرتی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ویسے اگر آپ نے سُن لیا ہے جان لیا ہے تو لازمی ہے میں بار بار یہ ڈھول پیٹوں؟ چاہت بھی اُس کو اب گھورنے لگی تو بُراق لب دانتوں تلے دبائے اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔۔۔۔

ڈھول نہ پیٹوں بس ایک بار پھر سے کہو میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔بُراق نے مسکرا کر کہا

مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔چاہت نے کہا

اب کس چیز کی شرم بتادو ایک بار پھر۔۔۔۔بُراق نے کہا

میں مما بننے والی ہوں۔۔۔اور آپ پاپا۔۔۔میں آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہوں اور آپ میرے بچے کے پاپا بننے والے ہیں۔۔۔۔۔چاہت اتنا کہتی اپنا چہرہ اُس کے سینے میں چُھپایا تو بُراق کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔۔

Congratulations and thank you so much,

بُراق اُس کے بالوں کا بوسہ لیکر بولا

میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔چاہت نے چہک کر بتایا

میں تم سے زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔۔بُراق نے جواباً کہا

www.novelsclubb.com

آپ کو میرا بہت خیال رکھنا ہے اب ڈاکٹر نے کہا یہ شروعاتی دن بہت احتیاط کرنے والے ہوتے ہیں اپنے شوہر سے کہنا وہ تمہارا بہت خیال رکھے کام وغیرہ بلکل بھی نہ کرنے کا کہے بس ریسٹ ہی ریسٹ کرنا ایسے بچہ صحتمند پیدا ہو گا ساتھ میں یہ بھی کہا تین سے چار پانچ

ملازمائیں بھی رکھ کر دے جو تمہارا ہلکہ پُھلکہ کام کرے۔۔۔۔اور تمہارے شوہر کو چاہیے تم سے پیار محبت کی شاعرانہ باتیں کرے تاکہ تمہارا دل بہلا رہے کیونکہ عموماً ایسی صورتحال میں لڑکیاں اوٹ پٹانگ سوچے سوچتی ہیں۔۔۔چاہت موقعہِ غنیمت جان کر چوکے پہ چھکا لگایا

تمہارا خیال میں نے ویسے بھی رکھنا تھا اُس کے لیے تمہیں من گھڑت کہانیاں بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ میرے خیال سے ڈاکٹر نے تمہیں یہ بھی بتایا ہو گا ایسی صورتحال میں اگر ماں جھوٹ بولے تو بچے بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔۔۔بُراق اُس کے ماتھے پہ چپت لگا کر بولا تو چاہت شرمندہ ہونے کے بجائے کھل کھلا اُٹھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

امی آپ فری ہیں؟ دانیال شائلہ بیگم کے کمرے میں آتا اُن سے بولا

تجھے کوئی کام ہے تو بتا۔۔۔۔شائلہ بیگم ہاتھوں میں لوشن لگائے اُس سے بولی تو دانیال آیۃ الکرسی پڑھتا بات کرنے کے لیے الفاظ ترتیب دینے لگا۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔دانیال ڈائریکٹ یہ بولا

دماغ ٹھیک ہے تمہارا ابھی پڑھائی پوری ہوئی نہیں اور موصوف کو ہریالی سوجھ رہی ہے۔۔شمائلہ بیگم نے اُس کو گھورا

شادی میں ہریالی کہاں سے آ گئی؟دانیال اُن کی بات کا مطلب اخذ نہیں کر پایا

پڑھائی پوری کر لوں پھر شادی بھی کر لینا۔۔شمائلہ بیگم نے کہا

پڑھائی پوری ہو جائے گی پر مجھے شادی کرنی ہے۔میرے جتنے دوستوں کی شادیاں ہو گئ ہیں اب بس میں رہتا ہوں۔۔۔۔پلیز کروادے۔۔۔۔دانیال بچوں کی طرح رونی شکل بنائے بولا

یہ بیٹھے بیٹھائے تمہیں مرغی کا دورہ کیوں پورا ہے؟شمائلہ بیگم نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اللہ کو مانے بیٹا ہوں آپ کا کوئی اچھی بات منہ سے نکالے اور مجھے مرغی کا دورہ نہیں پڑا عشق کا سرور چڑھ کر بول رہا ہے۔۔۔دانیال بات کرتا آخر میں شرمانے کا ڈرامہ کرنے لگا۔۔

میری ایک چپل تمہاری بو تھی پہ پڑے گی نہ تو یہ عشق کا جو سُرور اور خمار سر چڑھ کر بول رہا ہے نہ کسی جھاگ کی طرح اُتر جائے گا۔۔۔۔۔ شمائلہ بیگم کی بات پہ دانیال کچھ قدم اُن سے دور کھڑا ہوا۔۔۔

میں سنجیدہ ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں بس آپ اور ڈیڈ میرا رشتہ لینے جائے۔۔۔۔۔ دانیال سنجیدہ شکل بنائے بولا

مجھے تم اُس لڑکی کا نام بتاؤ جس کے لیے تم اتنے بے تاب ہو رہے ہو۔ شمائلہ بیگم غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی

ان۔۔۔انا۔۔۔ شمائلہ بیگم کے تیور دیکھ کر دانیال کے گلے سے بڑی مشکل سے آواز نکلی تھی۔۔۔ مگر "انا" نام پہ شمائلہ بیگم کی آنکھیں حیرت سے کُھلی کی کھلی رہ گئی تھی۔

انا؟ شمائلہ بیگم نے ایک قدم اُس کی طرف بڑھا کر تصدیق چاہی۔۔

انا بلقیس آنٹی کی بیٹی انا۔۔۔ دانیال نے پورا تعارف کروایا۔۔۔

میں نے مار مار تمہارا حشر نشر کر دینا ہے دانی تم نے سوچا بھی کیسے میں بلن کے پاس جاؤں گی وہ بھی تمہارے رشتے کے لیے۔۔۔۔ شمائلہ بیگم اُس کا کان مروڑتی دانت پیس کر بولی

یہ بلن کیا کیا ہوتا ہے امی عزت سے نام لے اُن کا میری مدران لاء ہے۔۔۔۔۔دانیال اپنا کان آزاد کروانے کی کوشش کرتا بولا

کیا کہا؟ شمائلہ بیگم نے اُس کا کان زور سے مروڑا تو دانیال چیخ پڑا۔۔۔جس پہ شمائلہ بیگم اُس کو گھوری سے نوازتی کان چھوڑ دیا

امی پلیز آپ اپنی دشمنی کی وجہ سے میری محبت کے درمیان ویلن کا رول ادا نہ کرے۔۔دانیال اپنا کان سہلاتا اُن کے آگے سینہ تان کر کھڑا ہوا

چھترول کر لینی ہے میں نے تمہاری۔۔۔شمائلہ بیگم ہاتھ اپنے جوتے پہ پڑا تو دانیال نے باہر ڈور لگائی۔۔۔۔

بھاگ کہاں رہا ہے نالائق رُک میں بتاتی تجھے محبت کا سہی مطلب۔۔شمائلہ بیگم دانت کچکچا کر بولی مگر دانیال نو دو گیارہ ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:13 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 50

"میں محبت کرنے لگا ہوں تم سے"

میرے لیے تمہارا جواب میٹر کرتا ہے اِس لیے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں تو میں اپنے" "پرینٹس سے بات کروں

ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی انا کی نظریں تو ٹی وی پہ جمی تھی مگر سوچیں بار بار دانیال کی باتوں میں اُلجھ رہی تھیں۔۔۔دانیال کے اِظہار کے بعد اُس کی اندرونی کیفیت بدل سی گئی تھی ۔اُس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیریت ہے کیا سوچ کر مسکرایا جارہا ہے؟شیلا بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی تو انا نے چونک کر اُن کو دیکھا۔۔۔

کیا میں مسکرا رہی تھی؟انا نے خود سے سوال کیا۔

کیاہوا؟شیلا بیگم کو وہ آج ٹھیک نہیں لگی۔۔۔۔۔

دادو ایک بات بتائیں۔۔۔انا اُن گرد بانہوں کا گھیرا بناتی لاڈ سے بولی۔۔۔۔

کونسی بات؟شیلا بیگم نے مسکرا کر پوچھا

کیا محبت کا کوئی وجود ہوتا ہے؟مطلب کیا یہ ایسے انسان سے بھی ہوتی ہے جس کو کبھی آپ سخت ناپسند کیا کرتے تھے؟انا نے پر سوچ لہجے میں اُن سے پوچھا

محبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔۔۔محبت ایک خوبصورت احساس ہوتا ہے جو رب اپنے بندوں کے دل میں اُجاگر کرتا ہے۔۔۔۔رہی بات ناپسند لوگوں سے تو ہماری کسی کے بارے میں ایک رائے نہیں ہوتی۔۔۔۔شیلا بیگم نے بتایا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔انا کا منہ بن گیا

www.novelsclubb.com

ہاں مگر آج تم نے کیسے یہ سوال پوچھ لیا سب خیریت؟شیلا بیگم نے پوچھا تو انا سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

دادو کیا میں آپ کو اپنا ہمراز بنا سکتی ہوں؟انا نے پوچھا

بلکل بنا سکتی ہوں میں بھلا اپنی پوتی کی باتیں کس کو بتاؤں گی۔۔۔شیلا بیگم جوابً بولی۔۔

دانیال لوزمی۔۔۔۔۔انا بس اتنا بولی

کون دانیال؟شیلا بیگم کو لگا شاید کسی اور کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔

دانیال وہی جو آپ کو ڈارلنگ بولتا ہے۔۔۔۔انا نے سر جھٹک کر بتایا تو شیلا بیگم نے اُس کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا۔۔

کیا ہوا؟انا حیرت سے اُن کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ ہمارا پڑوسی دانیال تجھ سے پیار کرتا ہے؟شیلا بیگم کو جیسے یقین نہیں آیا

ہاں کیوں؟کیا کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہو سکتا؟انا بُرا مان گئ۔۔۔

اگر بات "کسی" کی ہوتی تو مجھے حیرت نہ ہوتی مگر بات تم نے "دانیال" کی کری ہے جو میری سمجھ سے بالاتر۔۔۔۔۔شیلا بیگم نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے

اِس میں نا سمجھنے والی کیا بات ہے اُس نے خود یونی میں مجھ سے کہا ہے کے پیار کرتا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔انا نے بتایا

تم نے غور کیا تھا اُس پہ جب یہ بات بول رہا تھا تو؟ شیلا بیگم نے پوچھا

غور کس چیز پہ؟ انانا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا پتا دماغ پہ گہری چوٹ آئی ہو تبھی تم سے ایسی بہکی بہکی بات کر رہا ہو۔۔ ورنہ کہاں تم دونوں پانچ منٹ سکون سے بیٹھا نہیں کرتے اور کہاں اب ساری عمر ساتھ رہنے کے لیے شادی اور پیار محبت کا دورہ پڑا ہے۔۔۔ شیلا بیگم ہنس کر بولی۔۔۔۔

It's not funny,

انا کو اُن کا ہنسنا پسند نہیں آیا۔۔۔

تو کیا تمہیں بھی وہ پسند ہے۔۔۔ یعنی لڑتے لڑتے لگ گئے رستے۔۔۔۔ شیلا بیگم اِتنا کہتی اور زور سے ہنسی شاید پہلی بار اُن کو موقع ملا تھا انا سے حساب بے باک کرنے کا۔۔ اِس وقت کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا دونوں کے درمیان دادی پوتی کا رشتہ ہے۔۔ اُن کی بات کرنے کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے دو دوستیں ایک دوسرے کو چھیڑ رہی تھیں۔

۔۔۔۔

ہنستے ہنستے لگ گئے رستے ہوتا ہے۔۔۔۔ انا اُن کو بات بتا کر پچھتائی۔۔۔۔

مگر تم دونوں کی نیا پار تو لڑتے لڑتے لگی ہے نہ۔۔۔۔۔شیلا بیگم نے کہا

کس کی نیا پار لگی ہے؟اچانک بلقیس بیگم کی آواز پہ انا کا دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔۔

کسی کی بھی نہیں وہ تو ہم ڈرامہ سیریل کی بات کر رہے تھے۔۔۔انا سنبھل کر بولی

جھوٹ مت بولو سچ سچ بتاؤ۔۔۔بلقیس بیگم کو یقین نہیں آیا۔۔۔

سچ یہ ہے کے تمہاری بیٹی اب بڑی ہو گئی ہے اُس کی اب شادی ہو جانی چاہیے۔۔۔شیلا بیگم نے کہا انا آنکھوں کے اِشارے سے منع کرنے لگی مگر شیلا بیگم نے بڑے اچھے طریقے سے اُس کو اگنور کر لیا تھا۔۔۔

پڑھائی پوری ہو جائے گی تو ہاتھ بھی پیلے کر دوں گی ویسے بھی دو اچھے رشتے اِس نے ضائع کر لیے ہیں۔۔۔بلقیس بیگم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو تیسرے پہ ٹِرائے مارو وہ بہت اچھا ہے۔۔۔شیلا بیگم نے کہا

کیا مطلب آپ کا؟بلقیس بیگم دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔انا جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

جلدی کیا ہے بیٹھو ابھی۔۔۔شیلا بیگم نے کھینچ کر اپنے ساتھ بیٹھایا

اب بتائیں بھی کونسا تیسرا رشتہ ؟بلقیس بیگم چڑ کر بولی۔۔۔۔۔

ہماری انا کو ایک لڑکے نے یونی میں پرپوز کیا ہے۔شیلا بیگم نے بتایا

یونی پڑھنے جاتی ہو یا آنکھ مٹکا کرنے۔۔۔شیلا بیگم کی بات سن کر بلقیس بیگم نے انا کو گھورا۔۔

میں نے نہیں کیا پرپوز اُس نے کیا۔۔۔انا گڑبڑا کر بولی

تم نے کوئی اِشارہ دیا ہو گا نہ۔۔۔۔بلقیس بیگم جوابً بولی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا خوامخواہ اپنی شک بھری نظریں مجھ سے پرے کرے۔

۔۔۔۔انا ناک سکوڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

کون ہے وہ لڑکا؟بلقیس بیگم نے اپنی نظریں اُس پہ مرکوز کی۔۔۔۔

ابھی نہیں بتا سکتی۔۔۔انا کو اپنا آپ پوری طرح پھسلتا محسوس ہوا

کیوں نہیں بتا سکتی ابھی۔۔۔۔۔بلقیس بیگم کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔

آپ غصہ کرے گی۔۔۔انانے کہا

اگر میرے غصے کی اِتنی پرواہ ہوتی تو یہ چاند نہ چڑھاتی۔۔۔۔۔۔۔بلقیس بیگم سر جھٹک کر بولی۔۔

پیار کیا ہے کوئی گناہ نہیں جو تم بے چاری کو یوں اپنی لپیٹ میں لے رہی ہو۔۔۔۔۔۔شیلا بیگم نے مداخلت کی۔۔۔

جی جی آپ نے تو یہی کہنا ہے کیونکہ جوانی کا پیار تو اِس عمر میں بھی آپ کے سر پہ سوار رہتا ہے۔۔۔بلقیس بیگم طنز بھرے لہجے میں اُن سے بولی تو وہ بیچاری دل مسوس کرتی رہ گئی مگر انانے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔۔

ہنسنا بعد میں بھی مجھے بتاؤ کونسا چاند کا ٹکرا گوہرِ نایاب پسند کیا ہے؟تاکہ تمہارے باپ کو بھی تو پتا چلیں تمہارے کارنامے۔۔۔بلقیس بیگم انا کو تند نگاہوں سے گھور کر بولی۔۔۔۔

مجھے آپ کو اپنا ہمراز بنانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔بلقیس بیگم کی بات پہ وہ ناراض بھرے لہجے میں شیلا بیگم سے بولی

بتاتی ہو یا اُتاروں چپل؟بلقیس بیگم نے اُس کو فضول باتوں میں لگا دیکھا تو کہا

دانیال نے مجھے پسند کیا ہے۔۔۔انا آنکھیں میچ کر آخر کو بتا ہی دیا۔۔

کیا؟؟؟؟بلقیس بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ۔۔۔۔

آنکھیں بند کرو کہی کالے بٹن باہر نہ نکل آئے پھر کہاں کہاں رُل کر تمہاری آنکھوں کا علاج کروائے گا میرا بیٹا۔۔۔شیلا بیگم بلقیس بیگم کی حالت سے محفوظ ہوتی بولی

آپ تو چپ کرے یقیناً یہ سب آپ کا کیا دھرا ہو گا۔۔۔بلقیس بیگم زچ ہوئی۔۔۔

دادو کا کوئی قصور نہیں۔۔۔انا نے شیلا بیگم کی سائیڈ لی

اچھے سے جانتی ہوں میں اور تمہیں تو شرم بلکل بھی نہ آئی دشمنوں کی اولاد سے سین آن کر دیا ذرہ ماں کا خیال نہ آیا تجھے۔۔۔؟بلقیس بیگم نے دونوں کو ایک ساتھ لتاڑا

میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔انا نے بتایا

www.novelsclubb.com

دیکھ انا اگر تمہارے دماغ میں ایسی کوئی کھچڑی پک رہی ہے تو اُس کو نکالوں کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اُس مچھر دانی سے تمہارا بیاہ بلکل بھی نہیں ہو گا۔میں ایسا کرنے ہی نہیں دوں گی

شائلہ چڑیل سے رشتیدار نونیورایور۔۔۔۔۔۔بلقیس بیگم سنجیدگی سے دوٹوک انداز میں کہہ کر وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔۔

فکر مت کرو سب ٹھیک ہو گا۔۔۔شیلا بیگم انا کو خاموش دیکھتی بولیں جو بلقیس بیگم کی پشت دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا حالات سازگار ہوتے تو میں اچھے سے بتا دیتی۔۔۔انا خاصے افسوس بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

یہ سہی وقت تھا اب تم فضول مت سوچو اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔شیلا بیگم نے اُس کو تسلی کروائی تو انا سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں جیسے آئی اُس کا فون سیل رِنگ کر رہا تھا اُس نے موبائیل اُٹھا کر دیکھا تو دانیال کالنگ لکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اِس کی وجہ سے میری ایسی کی تیسی ہوئی ہے۔۔۔موبائل اسکرین کو گھورتی وہ دانت پیس کر بڑبڑائی۔۔۔

ہیلو۔۔پھاڑ کھانے والا انداز

تمہیں کیا ہوا ہے اب؟ دانیال اُس کے انداز پہ حیران ہوا۔۔

جو ہونا چاہیے تھا۔۔۔انا دانت پیس کر بولی

صاف صاف بات کرو جو بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔دانیال چڑ کر بولا

امی کو پتا چل گیا۔۔۔انا نے بتایا

کیا چلا پتا؟ دانیال سمجھ نہیں پایا

جو پتا نہیں چلنا چاہیے تھا۔۔۔۔انا پریشانی سے بولی تو دانیال موبائیل کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔

کیا پتا نہیں چلنا چاہیے تھا یہ بھی بتا دو اب۔۔۔۔۔دانیال نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔

یہی کے تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ بات اُن کو کیسے پتا چلی؟ دانیال چونک پڑا

دادو کی بریک لیس زبان نے بتایا۔۔۔۔۔انا پریشانی سے بیڈ پہ بیٹھ کر بولی

اور اُن کو کیسے پتا چلا ایک ہی دفعے میں ساری بات بتا دو قسطوں میں کیوں بتا رہی ہو؟ دانیال جھنجھلا کر بولا

اُن کو میں نے بتایا تھا۔۔۔انا نے کہا

اچھا تو یوں کہو نہ سارا کیا دھرا تمہاری بریک لیس زبان کا ہے۔۔۔دانیال طنز بولا

میری زبان بریک لیس نہیں دوسرا تم اپنی حد میں رہو آج نہیں تو کل امی کو بھی آج یا کل یہ بات پتا چلنی تھی اچھا ہوا آج پتا چل گئی۔۔۔انا ایک سانس میں بولی۔۔۔۔۔

پہلے مجھے اپنی ماں کو راضی کرنا تھا تاکہ وہ میرا رشتہ لینے آتی تمہاری طرف۔۔۔دانیال نے کہا

امی اُن کو دروازہ کے آس پاس بھٹکنے بھی نہ دے اور تم رشتے کی بات کر رہے ہو امی بہت خفا ہوئی ہے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے کے ایسا نہیں ہو گا اُن کے جیتے جی تو بلکل بھی نہیں۔۔۔انا نے جتانے والے انداز میں بتانے لگی۔۔۔

پھر وہ مرے گی کب؟ اُنگلی دانتو تلے دبائے کھڑے دانیال کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

تم۔۔۔انانے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی دوسری طرف دانیال کو بھی اپنی بات کا احساس ہوا تو سٹپٹایا

میرے منہ سے بے ساختہ ادا ہونے والا جُملا تھا زیادہ سیریس نہ لو۔۔۔دانیال نے وضاحت دی کی۔۔۔

گوٹو ہیل مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔انا غصے سے کہتی کال کٹ کر گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا یار ایک طرف ماں تو دوسری اُن کی ہونے والی بہو پھر اب ساس کس کس کو راضی کرو؟دانیال اچھا خاصا پریشانی کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا کر رہی ہو یہاں؟چاہت کمرے کی ملاحکہ ٹیرس پہ کھڑی تھی جب بُراق عقب سے اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا

امی سے بات ہو رہی تھی۔۔۔۔چاہت نے مسکرا کر بتایا

کیا بات؟بُراق نے پوچھا

یہی کے وہ نانانانو بننے والے ہیں یہ بات سن کر وہ بہت خوش ہوئیں ملنے بھی آئے گیں۔۔۔۔۔۔چاہت پر جوش ہو کر بتانے لگی۔۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔۔بُراق نے کہا

ہاں پر آج آپ آفس نہیں گئے؟چاہت کو خیال آیا تو پوچھا شادی کے بعد یہ پہلا دن تھا جب بُراق نے آفس سے چھٹی لی تھی ورنہ وہ بہت پابند ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سوچا آج آفس کا کام گھر میں کیا جائے۔۔۔۔۔۔بُراق اُس کو لیے کمرے میں داخل ہوا۔

آپ کو پتا ہے میں نے نہ بچوں کے نام بھی سوچ لیئے ہیں۔۔چاہت نے کہا تو بُراق ہنس پڑا

بڑی تیز ہوا بھی تو بہت وقت ہے اُس میں۔۔۔۔۔۔بُراق نے کہا

ہاں تو کیا ہوا وقت گزرنے کا پتا کس کو چلتا ہے۔۔۔۔چاہت نے کہا

www.novelsclubb.com

یہ بھی ہے۔۔۔بُراق نے اُس کی بات کی تائید میں سر کو ہلانے لگا۔۔۔۔۔

اچھا میں آتی ہوں۔۔۔۔چاہت مسکرا کر کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔اُس کے جانے کے بعد بُراق بیڈ پہ بیٹھ کر لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھ کر اُس میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

چاہت باہر آ کر انا کو فون کرنے لگی بُراق کے سامنے تو ٹھیک سے بات نہ ہو پاتی تبھی اُس نے سوچا ہال میں بیٹھ کر بات کی جائے۔۔۔۔

کیسی ہو بے وفا؟انا نے جیسے کال ریسیو کی چاہت نے کہا

ٹھیک ہوں۔۔۔۔انا نے گہری سانس بھر کر بتایا

کچھ ہوا ہے؟چاہت نے پوچھا

نہیں تم بتاؤ آج میری یاد کیسے آ گئی تمہیں؟انا نے اپنا لہجہ ہشاش بشاش بنائے کہا

www.novelsclubb.com

گیس واٹ میں تمہیں کیا بتانے والی ہوں؟چاہت نے پر جوش لہجے میں کہا

ہنی مون پہ جا رہے ہو؟انا نے اندازاً کہا

ارے نہیں میرا شوہر نا اتنا رومانٹک ہے اور نہ اتنا ویلا جو بیوی کو ہنی مون پہ لے جائے۔۔۔چاہت نے منہ کے زاویئے بگاڑے

پھر اِظہارِ محبت کیا ہو گا؟انا نے دوسرا اُکا لگایا تھا چاہت نے بے اختیار اپنا گلا کھنکھارا اُس کو اب یاد آیا کہانی کا ایک اہم حصہ اُس نے انا کو نہیں بتایا تھا وہ ایک بار پھر اپنی خوشی میں بہک گئی تھی۔۔۔۔۔جس میں انا کو بتانے کا خیال نہیں آیا تھا۔۔۔

ہاں اِظہار محبت کیا۔۔۔چاہت زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اُس کو بتانے لگی۔اگر وہ کہتی یہ بات تو پُرانی بھی ہو گئی ہے اب خیر سے وہ ماں کے رتبے پہ فائز ہونے والی ہے تو انا نے اُس کی وہ عزت افزائی کرنی تھی جو اُس کی آنے والی نسلوں نے بھی یاد رکھنا تھا۔۔۔

کیا واقع یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے تو یقین نہیں آرہا۔۔اور تم اتنے پھیکے لہجے میں کیوں بتا رہی ہو؟انا خوشی اور حیرانی کی ملی جُلی کیفیت میں بولی۔۔۔

وہ میں خوش ہوں بس تمہاری طرح بے یقین بھی ہو۔۔۔چاہت نے کہا

اچھا کہاں اور کیسے پرپوز کیا؟انا متجسس لہجے میں پوچھنے لگی تو چاہت کے دماغ میں ایونٹ والا واقعہ تازہ ہوا۔۔۔

گھر پہ اور زبان سے پرپوز کیا۔۔۔چاہت نے کہا

بدھو میری بات کا مطلب تھا کسی رومانٹک جگہ پہ رومانٹک انداز میں پرپوز کیا ہوگا نہ رومانوی انداز میں۔۔۔انا نے تفصیل سے پوچھا۔۔۔

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اور جو بھی جیسے بھی ہوا تو میرے لیے قیمیتی ہے۔۔۔چاہت نے بتایا

اچھا مگر اُس کو تم سے محبت کیسے ہوئی؟انا نے نیا سوال کیا

پتا نہیں خیر تم یہ بتاؤ دانیال نے تم سے کوئی بات کی؟چاہت نے باتوں کا رخ اُس کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

کیا تم جانتی ہو یہ بات؟انا حیران ہوئی

www.novelsclubb.com

ہاں اُس نے سب سے پہلے یہ موضوع مجھ سے ڈسکس کیا تھا۔۔۔چاہت نے اعتراف کیا

۔۔۔

دونوں فیملیز نہیں منائے گی۔۔انا نے افسوس سے کہا

کیا تمہیں بھی اُس سے محبت ہے؟چاہت نے پوچھا

پتا نہیں؟انا نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

اپنے دل سے پوچھو اگر جواب "ہاں" میں ملے تو خود سے کوشش کرنا آنٹی کو راضی کرنے میں کیونکہ دانیال کا کام اپنی ماں کو راضی کرنا ہے آنٹی بلقیس کو راضی کرنا تمہارا کام ہے اُن کی بیٹی تم ہو۔۔۔چاہت نے سنجیدگی سے کہا

جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔انا نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں فون رکھتی ہوں بہت وقت گزر گیا ہے باتوں میں۔۔۔چاہت کو احساس ہوا تو کہا

ٹھیک ہے پر کیا بس یہی بات تھی جو تم نے مجھے بتائی؟انا نے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں یہی بات تھی۔۔۔اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتی چاہت نے کہا تو کچھ باتوں کے بعد انا نے کال کٹ کر دی تھی۔۔۔چاہت بھی کچھ وقت یہی بیٹھنے کے بعد کمرے میں جانے کا سوچ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

چاہت یہ سائیڈ ٹیبل دیکھو۔۔۔چاہت جیسے ہی کمرے میں آئی تو بُراق نے اُس سے کہا دیکھی ہوئی ہے۔۔۔چاہت جواب دیتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی اپنے بالوں میں برش پھیرنے لگی۔۔۔

میں سائیڈ ٹیبل پہ لگی ڈسٹ کی بات کر رہا ہوں دیکھو کتنی مٹی جمی ہوئی ہے ملازمہ سے کمرے کی صفائی اپنی نگرانی میں کرایا کرو۔۔۔جاؤ جا کر کسی ملازمہ سے کہو آ کر صاف کرے۔۔۔۔بُراق اُس کو گھور کر بولا

شام ہو گئی ہے سب کو ارٹر میں چلے گئے ہیں میں کل ٹھیک سے صفائی کروالوں گی۔۔۔۔چاہت نے جواب دیا

یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں جاؤ شاباش تم کوئی کپڑا لیکر صاف کرو۔۔۔۔بُراق نے کہا

میں کروں؟ چاہت نے بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھا

کھیت میں ہل چلانے کے لیے نہیں کہہ رہا جسٹ ایک میل صاف کہنے کا بول رہا ہوں۔۔۔بُراق نے طنز کیا

لاتی ہوں کپڑا۔۔۔چاہت منہ کے زاویئے بگاڑتی کمرے سے باہر گئ۔۔۔

جانے کونسے شوہر ہوتے ہیں جو بیوی کے پریگننٹ ہونے کے بعد اُس کو پلکوں پہ بیٹھاتے ہیں کیونکہ میرا والا شوہر موصوف جناب تو مجھ سے میل صاف کروا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔چاہت جلے دل کے ساتھ بڑبڑاتی کوئی کپڑا تلاش کرنے لگی جو اُس کو مل نہیں رہا تھا۔۔۔

اسٹور روم میں ہو گا۔۔۔۔چاہت خود سے کہتی سٹور روم میں داخل ہوتی جو کپڑا ہاتھ آیا بنا دیکھے ہاتھ میں لیتی دوبارہ اپنے کمرے میں آئی جہاں بُراق بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔۔۔چاہت ایک اچٹتی نظر اُس پہ ڈالتی ہاتھ میں پکڑا کپڑا زور سے سائیڈ ٹیبل پہ مارا تو دھول کا ایک جہان بُراق کے منہ پہ پڑا جس سے وہ کھانس نے لگا تو چاہت سٹپٹائی کپڑے والا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آر یو میڈ چاہت تمہارا دماغ خراب ہے؟ایسا کون کرتا ہے۔۔۔بُراق اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھانسی کے درمیان بولا۔۔

وہ۔۔۔۔۔میں تو صفائی کر رہی تھی آپ نے جو کہا۔۔۔چاہت سٹپٹا کر بولی۔۔

اِتنے میلے دھول سے بھرے کپڑے سے کون صفائی کرتا ہے؟ بُراق اُس کا ہاتھ آگے کرتا خشمگین نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ میں نے ایک پوسٹ پڑھی تھی جس میں تھا پاکستان وہ واحد ملک ہے جو صفائی میلے کپڑے سے کرتا ہے۔۔۔۔چاہت نے اپنی طرف سے بُراق کو ایک اہم خبر دے آگاہ کیا

ہاں پھر تم نے سوچا ہو گا کیوں نہ اُس پہ مثال قائم کی جائے ایک گندے کپڑے سے صفائی کر کے۔۔۔ بُراق نے بھگو بھگو کر تیر مارا

آپ نے وہ کہاوت نہیں سُنی کیا؟ ایک لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے ٹھیک اُسی طرح ایک دھول مٹی ڈسٹ کو دوسری دھول مٹی ڈسٹ ہی صاف کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔چاہت نے ایک نئی کہاوت قائم کی تو اُس کی انوکھی بات پہ بُراق کا دل چاہا اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔

چاہت میں اب کیا کہوں تمہارا بچپنا آخر کب جائے گا؟ بُراق زچ ہوا۔۔۔۔

بچپنا تو نہیں ہے میرا۔۔۔۔ویسے بھی امیچیور لڑکی سے شادی کرے گے تو یہی ہو گا نہ۔۔۔چاہت یہاں وہاں دیکھ کر بولی۔۔

تم ایک کام کرو یہ کپڑا باہر پھینکو فورن سے۔۔۔ بُراق اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا

رکھتی ہوں پر پہلے یہ ٹیبل پہ تو صاف کر دوں۔۔۔چاہت نے کہا

تمہاری مہربانی۔۔بُراق اُس کے راستے میں حائل ہوا تو چاہت کا منہ بن گیا۔۔۔

دوسرا صاف کپڑا لاتی ہوں۔۔۔چاہت نے کہا

اُس کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بُراق نے ایک بار پھر کہا

کیوں ضرورت نہیں ہے؟ چاہت زچ ہوئی۔۔۔

کیونکہ میں بول رہا ہوں۔۔۔۔بُراق نے آنکھیں دیکھائی تو چاہت پاؤں پٹختی کمرے سے جانے لگی۔۔۔

آرام سے چلو۔۔۔بُراق فکر مندی سے بولا

میری مرضی۔۔۔چاہت پلٹ کر اُس کو دیکھ کر ناک منہ چڑھا کر بولی۔۔۔۔۔

پریگننٹ ہو کیئر کرو اپنی۔۔۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا۔۔

آپ بھی کیئر کرے اکلوتی بیگم ہوں آپ کی۔۔۔چاہت نروٹھے پن سے بولی۔۔۔

کرتا تو ہوں۔۔۔۔بُراق نے کہا

جی بہت کرتے ہیں۔۔۔چاہت اُس کے سامنے صفائی والا کپڑا لہراتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔پیچھے بُراق ٹھنڈی سانس خارج کرتا رہ گیا۔۔۔۔۔

تم اپنی بیوی کو لیکر یہاں سے چلے گئے تمہارا باپ بھی جانے کونسے بزنس ٹرپ پہ چلا گیا ہے میں یہاں اکیلے کیا کروں؟اُجالا بیگم اپنے سامنے بیٹھے بالاج سے بولی

آپ بھی جیسے ٹرپ پہ جاتی تھیں ویسے ہی اپنی دوستوں کے ساتھ پلان کرے۔۔۔۔مناہل کے ساتھ تو آپ کی ویسے بھی نہیں لگتی تھی اب وہ یہاں رہے یا کہیں اور اُس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔بالاج نے جواباً کہا

مجھے بھی اب یہی کرنا ہے۔۔۔اُجالا بیگم سر جھٹک کر بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔۔۔بالاج اُٹھ کھڑا ہوا

تمہارے باپ کو پتا ہے تمہارے گھر سے الگ ہونے کا؟اُجالا بیگم نے اُس کو اُٹھتا دیکھا تو پوچھا

ابھی نہیں بتایا آپ کی بھی اگر کوئی بات ہو تو پلیز مت بتانا۔۔۔بالاج نے کہا

ٹھیک ہے۔۔اُجالا بیگم نے کہاتو بالاج اُن کے گھر سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ کر اپنے راستے کی طرف گامزن ہوا تقریباً دو گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اپنے گھر کے باہر کھڑا تھا۔۔۔ بالاج گاڑی سے اُتر کر جیسے ہی گیٹ کے پاس پہنچا اُس کی نظریں سامنے اُپر کی جانب اُٹھی جہاں مناہل کھڑی اُس کا ہی انتظار کر رہی تھی مناہل کا کہا جُملا یاد آیا تو اُس کے چہرے پہ تبسم کھلا تھا۔۔

تم یہی رُکنا میں آتی ہوں۔۔۔ مناہل اُس کو دیکھ کر اُونچی آواز میں بولی تو بالاج نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا جبکہ مناہل بھاگ کر اُس کی جانب آرہی تھی۔۔ بالاج یک ٹک اُس کو اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے مناہل اُس تک پہنچ کر زور سے اُس کے گلے لگی تھی جس پہ بالاج پہلے تو حیران ہوا تھا مگر پھر اپنی حیرانی سے نکلتا اُس کے گرد اپنا حصار قائم کرتے مناہل کے پاؤں زمین سے کچھ اُپر کیے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب تم کسی مشن کو کامیاب کر کے غازی بن کر میرے پاس لوٹو گے تو میں تمہارا ایسے ہی استقبال کروں گی۔۔۔ مناہل اُسی پوزیشن میں کھڑی ہوتی بتانے لگی تو بالاج اُس کا چہرہ سامنے کیے اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔

پاگل ہو بلکل۔۔۔ بالاج نے کہا تو وہ ہنسی

یہ بتاؤ میرا وارم ویلکم کیسا لگا؟ مناہل نے پوچھا

بہت اچھا۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر بتایا

تمہیں پتا ہے آج میں نے تمہارے لیے کھانا بنایا ہے۔۔۔ مناہل پر جوش ہو کر بتانے لگی۔۔

سیریسلی؟ بالاج آنکھیں بڑی کیے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

ہاں نہ اندر تو آؤ دال روٹی بنائی ہے میں نے سُنا تھا فوجی ایک ٹائم میں دال کھاتے ہیں تو سوچا تمہیں تو عادت ہو گی دال کھانے کی تبھی وہ بنایا تمہیں یاد بھی آ رہی ہو گی نہ اُس کی۔۔۔ مناہل اُس کا بازوں تھام کر کہتی اندر کی طرف لے جانے لگی۔۔۔ اُس کے ساتھ چلتا بالاج سوچنے لگا روٹی کا نقشا کیسے ہو گا اور دال کا سُواد کیسا ہو گا؟

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:38 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 51

بیٹھو میں ٹیبل سجاتی ہوں۔۔۔اندر آنے کے بعد مناہل مسکرا کر اُس کو کہتی خود کچن کی جانب چلی گئی۔۔۔

کُک چوکیدار مالی یہ سب کہاں ہیں؟ بالاج اپنے لیے کُرسی گھسیٹ کر بیٹھتا اُس سے بولا

اُن سب کو میں نے آج چھٹی دے دی۔۔۔ مناہل ٹرے ہاتھوں میں پکڑ کر لاتی اُس کو بتانے لگی۔۔۔

چھٹی کیوں؟ بالاج نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔

ویسے ہی تم اُس کو چھوڑو کھانا کھا کر بتاؤ کیسا ہے؟ مناہل نے اُس کی توجہ کھانے کی جانب مرکوز کروائی۔۔۔۔ بالاج نے ٹرائے کے اُپر سے پلیٹ ہٹائی تو بے ساختہ تھوک نگلا

یہ دال کا کونسا قسم ہے؟ کیونکہ میں نے اپنی پوری زندگی میں جتنی بھی دالیں کھائی ہیں اُن کی شکلیں اِس دال سے نہیں ملتی جُلتی۔۔۔ بالاج زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتا بولا

یونیک ہے نہ؟ مناہل خود بھی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھتی پر جوش سی بولی

ضرورت سے زیادہ۔۔۔ بالاج نے جواب دیا

پھر کھا کر بتاؤ ٹیسٹ کیسا ہے؟ مناہل نے چپاتی بھی اُس کے سامنے کی تو بالاج کی نظریں دال سے ہٹ کر ہارٹ شیپ پہ بنی چپاتی پہ پڑی

ٹیسٹ کرنے کے لیے کھانا ضروری ہے کیا؟ کیونکہ اِن کا یونیک سا ظاہری پن دیکھ کر میرا پیٹ بھر سا گیا ہے۔۔۔۔ بالاج نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کہا

لو یہ کیا بات ہوئی؟ میں نے اِتنی محنت کی ہے جلدی سے کھاؤ اور بتاؤ کیسی بنی ہے۔۔؟ تم بھی سوچ رہے ہو گے میں نے بریانی کباب یا چکن کے بجائے دال کو ترجیح کیوں دی تو وہ اُس لیے کیونکہ میں کچھ الگ سا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مناہل نے مسکرا کر بتایا

کچھ الگ کرنے کے چکر میں تم نے دال کا بیڑا غرق کر دیا۔۔۔ یہ بس بالاج دل میں سوچ سکا۔۔۔

بالاج کیا ہوا؟ مناہل نے اُس کو کھاتا نہ دیکھا تو کہا

کھاتا ہوں۔۔۔۔ بالاج مسکرا کر بولا ٹریننگ کے دوران ایسے جانے کتنے کھا دیں وہ کھا چُکا تھا۔۔۔ اور آج بھی اُس نے ایسا ہی کیا مناہل کا دل خراب نہ ہو اُس وجہ سے اُس نے مناہل کو بھی نہیں بتایا دال میں وہ نمک کے بجائے چینی ڈال گئی تھی۔۔۔۔

تم نے ساری کھالی مجھ سے پوچھا تک نہیں۔۔ مناہل ناراضگی سے بولی

تم نے شاہکار ہی اتنا اچھا بنایا تھا۔۔ کیا کرتا پھر میں۔۔۔ بالاج نے کہا

اچھا میں اب چائے بنا کر آتی ہوں۔۔ مناہل مسکرا کر کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

رکو تم نے یہ سب بنایا ہے تھک گئی ہو گی اِس لیے اب چائے میں بناتا ہوں۔۔۔۔۔ بالاج جلدی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا اُس کو ڈر تھا کہیں اب چائے میں چینی کے بجائے نمک ہی نہ ڈال دے وہ۔ اگر ایسا ہو جائے گا تو اُس کے پیٹ اور معدے کا اللہ ہی مالک تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں مجھے اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ مناہل نے کہا

پر مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔ بالاج بے ساختہ بول پڑا

کیوں؟ مناہل سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

کیونکہ تم اِن سب کی عادی نہیں ہو۔۔۔۔بالاج نے بہانا تراشا

عادت ڈال لوں گی تو عادی بھی ہو جاؤں گی۔۔مناہل مسکرا کر بولی

مگر میں نہیں چاہتا نہ ویسے بھی میرا بڑا دل چاہ رہا ہے چائے بنانے کا۔۔۔بالاج نے ایک بار پھر کہا تو دوبارہ مناہل نے بھی نہیں ٹوکا جس پہ بالاج شکر کا سانس خارج کرتا کچن میں چلا گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں اُس کو جان سے مار دوں گی۔۔یہ جھوٹ ہے فریب ہے۔۔۔علیزے کو جیسے ہی چاہت کے ماں بننے کا پتا چلا تھا تب سے وہ اپنا ہوش کھو بیٹھی تھی۔کمرے کی پوری حالت اُس نے خراب کر دی تھی۔۔۔اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا اِتنا سب کچھ ہو گیا دونوں کے درمیان۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل پہ موجود ساری چیزوں کو توڑتی وہ چیخی۔۔شور کی آواز سن کر عزہ بھی اُس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی مگر کمرے کا حال دیکھ کر فورن سے اُس نے دروازہ لاک کیا۔۔۔

آپی یہ سب کیا کر دیا ہے؟اگر امی کو پتا چل گیا نہ تو بہت غصہ ہو گی۔۔۔عزہ نے پریشانی سے اُس کو سمجھانا چاہا

میرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے میں کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔مجھے پتا ہے اِس سب میں تمہارا بھی ہاتھ ہے۔۔۔علیزے عزہ تک پہنچتی تیز آواز میں بولی

پاگل پن چھوڑ دے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔رہی بات دھوکے کی تو جو جیسا کرتا ہے ویسا بھرتا بھی ہے دُنیا کا دستور ہے اگر آج آپ کسی کے ساتھ بُرا کرے گے تو کل آپ کے ساتھ بھی بُرا ہو گا۔۔۔عزہ اُس کو دیکھ کر ناگواری سے بولی

نکلو۔علیزے سخت نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

وقت ہے ابھی بھی معافی مانگ لیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔عزہ نے اُس کو سمجھانے کی ایک اور کوشش کی۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا باہر نکلو۔۔۔علیزے اُس کو بازوں سے پکڑتی دھکا دیتی بولی

میری بات پہ غور ضرور کیجئے گا۔۔عزہ اُس کو کہتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔اُس کے جاتے ہی علیزے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کرتی گہرے سانس بھر کر خود کو پر سکون

کرنے لگی۔۔۔عزہ کی باتوں سے اُس کو وہ وقت یاد آیا جب جانے کتنی کوششوں سے اُس نے بُراق کو اپنی جانب راغب کیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

بُراق مجھے تم سے کچھ سمجھنا تھا پلیز میری مدد کر دو۔۔۔علیزے بُراق کے کمرے میں داخل ہوتی اُس سے بولی

یہ کیا بد تمیزی ہے علیزے؟ تمہیں کسی نے بتایا نہیں جب کسی کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو پہلے دروازہ نوک کرتے ہیں۔۔۔۔۔بُراق جو یونی اسائمنٹ بنا رہا تھا علیزے کے ایسی حرکت پہ اپنی ناگوار نہ چُھپایا

کزن ہوں تمہاری ویسے بھی چاہت بھی تو آتی ہے اگر آج میں آ گئی تو کونسی بڑی بات ہے۔۔۔علیزے منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی

چاہت کی بات الگ ہے۔۔بُراق نے جتانے والے انداز میں کہا

ایک ہی بات ہے وہ بھی تمہاری کزن ہے میں بھی تمہاری کزن ہوں۔اِس لیے تمہیں دونوں کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔۔علیزے اُس کی بات پہ جوابن بولی

وہ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ میری منگیتر بھی ہے۔۔۔۔بُراق ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولا

منگیتر؟علیزے اتنا کہتی زور سے ہنسی

اِس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟بُراق کو اُس کو ہنسنا سمجھ نہیں آیا

کچھ نہیں بس جو تمہارے والدین یعنی چچی اور چچا نے جذبات میں اگر ایسا کچھ کہہ دیا تو تم نے سیریسلی ہی لے لیا ورنہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ہماری طرف سے تو بلکل بھی نہیں۔علیزے مزے سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

اِس بکواس کا مطلب؟بُراق اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا

مطلب صاف ہے چاہت تو میرے بھائی موحد کو لائیک کرتی ہے دوسرا مرید چاچا یہ بچپن کی منگنیوں کے حق میں نہیں ہوتے اور میرے خیال سے چچی نے ایسا کچھ کہا بھی نہیں ہے۔ویسے بھی چاہت اُن کی اکلوتی اولاد ہے وہ شادی چاہت کی مرضی پوچھ کر کرے

گے۔۔۔علیزے شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی بُراق کی سرخ ہوتی رنگت محسوس کر کے اُس کے اندر سکون کی ایک لہر سرائیت کر گئی تھی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں سمجھی تم۔۔بُراق غصے سے بولا

ہم ساتھ رہتے ہیں تم سے زیادہ میں مجھے پتا ہے سب اور ویسے بھی موحد میرا بھائی ہے ہر بات مجھ سے شیئر کرتا ہے۔۔۔علیزے شانِ بے نیازی سے بولی۔۔۔

میرے کمرے سے باہر نکلو ابھی کے ابھی۔۔۔بُراق تند نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر بولا

مجھے لیکچر سمجھنا تھا۔۔۔علیزے مصنوعی فکر مندی سے بولی۔۔

Get out,

بُراق دھاڑا تو علیزے ایک پل کو سہم کر اپنے قدم پیچھے کی جانب کرنے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاؤ دوبارہ یہاں نظر مت آتا۔۔۔بُراق اُس کے منہ پہ دروازہ بند کرتا بولا

یہاں تو ایک میں ہی آؤں گی وہ بھی ہمیشہ کے لیے۔۔۔علیزے اپنے ہونٹوں پہ مسکراتی سجاتی بند دروازے کو دیکھ کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

اب میری باری ہے تم آؤٹ ہو چکے ہو۔۔۔چاہت موحد کو آنکھیں دیکھاتی اُس کے ہاتھ سے بیٹ کھینچنے لگی وہ آج لان میں کرکٹ گیم کھیل رہے تھے۔۔۔۔

میں آؤٹ نہیں ہوا یہ میرا چھکا تھا۔۔موحد بیٹ پیچھے کی جانب کرتا کالر جھاڑ کر بولا

اتنے تم شاہد آفریدی تم آؤٹ ہو چکے ہو لان کی دیوار سے باہر گینگ گئی ہے جس کا مطلب تم آؤٹ۔۔۔چاہت گھور کر بولی

لڑنا بعد میں ابھی یہ سوچو گینگ لینے جائے گا کون؟عزہ نے مداخلت کی۔۔

یہ جائے گی

یہ جائے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

موحد اور چاہت ایک آواز میں بولے

ویری فنی گینگ تم نے اُڑائی ہے باہر اب لینے بھی تم جاؤ گے۔۔چاہت وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

بالنگ عزہ بیٹنگ میں کر رہا تھا جبکہ گینگ لانے کا کام تمہارا تھا اِس لیے تم جاؤ گی۔۔ موحد زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

وہ تب جب یہی کہی گینگ پڑی ہوئی ہوتی مگر تم نے رولز کے خلاف بیٹنگ کی ہے تو جاؤ گے بھی خود۔۔ چاہت اُس کی بات سے انکاری ہوئی۔۔۔

میں نہیں تم۔۔ موحد بضد ہوا

تم تم تم۔۔۔ چاہت اُونچی آواز میں بولی تو موحد اور عزہ نے بے ساختہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسی۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ اچانک سرد آواز پہ وہ تینوں پلٹے جہاں ہاتھ جینز پاکٹ میں رکھے بُراق سنجیدہ کھڑا تھا۔۔

اِظہارِ محبت چل رہا تھا۔۔ موحد چاہت کو شوخ نظروں سے دیکھ کر بُراق کو بتانے لگا جس کو سن کر بُراق کے ماتھے پہ لاتعداد شکنوں کا جال بچھ گیا تھا۔۔

بکواس مت کرو۔۔چاہت نے ایک تھپڑ اُس کی کمر پہ رسید کی یہ منظر بُراق نے خاصی ناپسند نظروں سے دیکھا تھا اُس کے کانوں میں بار بار علیزے کی باتیں گونج رہی تھیں جس کو وہ چاہ کر بھی نظرانداز نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

وہ بُراق بھائی ہم کرکٹ کھیل رہے تھے آپ بھی جوائن کر لے۔۔عزہ چاہت اور موحد کو گھورتی بُراق سے بولی

نو تھینکس میں علیزے سے ملنے آیا تھا ویئر از شی؟ بُراق ایک اچٹتی نظر آس پاس ڈالتا بولا تو چاہت نے چونک کر بُراق کو دیکھا

علیزے سے تمہارا کیا کام؟ چاہت نے پوچھا ایسا پہلی بار ہوا تھا جب بُراق نے یہ کہا ہو تبھی چاہت ٹھٹھک کر پوچھنے لگی۔۔

پرسنل کام ہے۔۔۔بُراق سنجیدگی سے کہتا گھر کے اندر کی طرف بڑھا

بُت کیوں بن گئی ہو جاؤ جا کر گیسٹ لاؤ۔۔موحد نے چاہت سے کہا جو بُراق کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

ایک منٹ۔۔چاہت اُس کو اشارہ دیتی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔

اب اِس کو کیا ہوا؟ عزہ حیران ہوئی

کیا ہونا ہے بُراق بھائی کے سامنے یہ ہمیں لفٹ کہاں کرواتی ہے۔۔۔ موحد سر جھٹک کر بولا

ہمم سچی بات ہے چلو پھر ہم جاتے ہیں گینگ لینے۔۔۔ عزہ اُس کی بات سے اتفاق کرتی بولی۔۔

بُراق؟ اُس سے پہلے بُراق علیزے کے کمرے میں داخل ہوتا چاہت اُس کے راستے میں حائل ہوئی

کیا؟ بُراق نے سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھا

کیا تم ناراض ہو مجھ سے؟ چاہت نے پوچھا

www.novelsclubb.com

میں کیوں ہونے لگا تم سے ناراض؟ بُراق نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

تمہارا یہ پھیکا رویہ تو ایسی کسی چیز کا اِشارہ کر رہا ہے۔۔۔ چاہت نے کہا

تمہیں اُس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ بُراق رخ موڑ کر بولا

اگر میری بات سے خفا ہوئے ہو تو سوری۔۔چاہت بنا اپنی غلطی جانے کان پکڑ کر بولی تو اُس کو دیکھ کر بُراق نے گہری سانس خارک کی

میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔بُراق اُس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر بولا

پھر کیا بات ہے؟چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے تمہارا موحد کے ساتھ بے تکلف ہونا پسند نہیں آیا۔۔۔اِس لیے تم اُس سے بات مت کیا کرو۔۔بُراق نے سنجیدگی سے کہا

بُراق؟؟؟چاہت عجیب نظروں سے اُس کو گھورنے لگی۔۔۔

کیا کوئی مشکل کام تو نہیں۔۔۔بُراق نے کہا

میں ایسا کیوں کروں گی اور آج تمہیں کیا ہو گیا ہے جو ایسی بات کر رہے ہو۔موحد کو کتنا بُرا لگے گا اگر اُس کو تمہاری یہ بات پتا چل گی تو۔۔۔چاہت نے کہا

تمہیں اُس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے تمہارے لیے یہ ضروری ہونا چاہیے کے میں کیا چاہتا ہوں۔بُراق دوٹوک لہجے میں بولا

سوری مگر میں ایک کزن کے لیے دوسرے کزن کے ساتھ بات کرنا نہیں چھوڑ سکتی ہم ایک گھر میں رہتے ہیں کتنا عجیب لگے گا جب بات وغیرہ نہیں ہو گی تو گھر والے کیا وجہ نہیں پوچھے گے اُن سے میں کیا کہوں گی کے بُراق نے منع کیا ہے۔۔چاہت رسانیت سے بولی

تو کیا ہم بس کزنز ہیں؟ بُراق اُس کی بات کے جواب میں بس یہ بولا

اچھے دوست بھی ہیں مگر۔چاہت اتنا کہتی چپ ہو گئ۔

مگر تم موحد سے بات کرنا نہیں چھوڑ سکتی عزیز جو ہے تمہیں۔۔۔بُراق طنز لہجے میں بولا

ایسے بات کیوں کر رہے ہو؟آج سے پہلے تو تمہیں یہ سب ناگوار نہ لگا تو پھر آج کیا وجہ ہے؟چاہت نے جاننا چاہا

اگر تمہارے نزدیک میری کسی بات کی اہمیت نہیں تو ٹھیک ہے میں مجھ نہیں کہوں گا جو دل جی میں آئے وہ کرنا۔۔۔مگر میری بات یاد رکھنا آج تم وہ مقام کھو چکی جو میں نے تمہیں دیا تھا۔۔۔۔بُراق سپاٹ لہجے میں بولا

تم چھوٹی بات کو بڑھا رہے ہو۔چاہت جھنجھلائی

اگر یہ چھوٹی بات ہے تو تم اُس پہ عمل کیوں نہیں کرتی۔۔۔بُراق نے کہا

کیونکہ اِس پہ عمل کرنے والی کوئی بات ہے ہی نہیں مطلب یہ کیا بات ہوئی اُس سے بات کرو اُس سے نہ کرو میں نے تو آج تک تم سے یہ نہیں کہا۔۔۔چاہت اب سنجیدہ ہوا۔۔

OK fine,

بُراق اتنا کہہ کر اپنے قدم پیچھے لے جانے لگا۔۔

بُراق لِسن۔۔چاہت نے اُس کو روکنا چاہا مگر بُراق لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

Are you upset?

www.novelsclubb.com

اگلے دن یونی میں علیزے نے بُراق کو خاموش دیکھا تو اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

میں کیوں ہونے لگا اپسیٹ ؟ بُراق جواباً بولا

خاموش تھے تو میں نے سوچا شاید کسی بات کو لیکر تم اپسیٹ ہو۔۔۔علیزے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔بُراق نے ٹالا

دیکھو اگر تم چاہت اور موحد کی وجہ سے پریشان ہو تو مت ہو وہ دونوں سیم اتج سیم نیچر کے ہیں تمہارا اور چاہت کا کوئی جوڑ نہیں دوسرا تم چاہت کی فرسٹ چوائز کبھی نہیں ہو سکتے شی لوز موحد۔تمہارا اُس سے یہ کہنا موحد سے بات نہ کرو اُس کو غصہ دلا گیا تھا کافی غصے سے اُس نے یہ سب موحد کو بتایا تھا۔۔علیزے ہمدرد بھرے لہجے میں اُس سے بولی تو بُراق جو جبڑے بھینچے بیٹھا تھا چونک کر گردن موڑ کر اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اُس نے میری بات موحد کو بتائی؟وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے مجھے تو کبھی موحد کی کوئی بات نہیں بتائی۔۔بُراق بد گمان ہوا

www.novelsclubb.com

یہی تو اُس کو تمہاری پرائیویسی کا خیال نہیں ہے تم بھی مت سوچو اُس کو اِتنا جسٹ لیو اِٹ۔علیزے اُس کے بازوں پہ ہاتھ رکھ کر بولی

ویسے تمہیں کس نے بتایا میں نے چاہت سے کیا بات کی اور موحد کو اُس نے بتایا یہ سب ؟ بُراق کسی خیال کے تحت اُس سے جواب طلب ہوا تو ایک پل کے لیے علیزے گڑبڑا سی گئی اب وہ اُس کو کیا بتاتی وہ دونوں اُس کے کمرے کے باہر کھڑے بحث کر رہے تھے جس وجہ وہ سب سُن اور جا چُکی تھی۔۔

موحد نے بتایا۔۔۔علیزے خود کو کمپوز کرتی بولی۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا چاہت ہماری گہری دوست چھوڑ کر کسی اور کو اتنی اہمیت دے گی۔۔۔بُراق گہری سانس خارج کرتا افسوس سے بولا

تم اگر اُس کے دوست ہو تو موحد اُس کی محبت ہے۔۔۔۔۔چاہت کی پہلی ترجیح۔۔علیزے نے ایک آخری کیل ٹھوکی۔۔

میں نے کبھی چاہا بھی نہیں کے وہ اپنی پہلی ترجیح مجھے کرے میں تو چاہتا تھا وہ اپنی آخری ترجیح مجھے کرے تاعمر کے لیے پر خیر ضروری تو نہیں ہوتا جو انسان جیسا چاہے ویسا ہو۔۔بُراق سر جھٹک کر بولا تو علیزے کے چہرے پہ چمک آئی تھی۔۔

اُس دن کے بعد چاہت اور بُراق کی آپس میں دوبارہ کبھی بھی نہیں بنی تھی۔۔بُراق جب جب چاہت کو دیکھتا جانے کیوں اُس کو غصہ آجاتا چاہت میں اُس کو کیڑے نظر آنا شروع ہو چکے تھے۔۔اُس کی عادات اُس کا لاابالی پن حد سے زیادہ بُرا لگنے لگا تھا۔۔۔اُس کا یہ رویہ چاہت کو ہرٹ تو بہت کرتا تھا مگر ایک دو کوشش کرنے کے بعد اُس نے خاموشی اختیار کر لی تھی بس جو جیسے چلتا اُس کو ہونے دیتی۔۔۔وہ اچانک بُراق کے یوں بدل جانے کی وجہ سمجھ نہیں پائی تھی مگر عزہ اچھے سے جان گئی تھی۔۔۔مگر اُس نے چاہت کو کچھ نہیں بتایا تھا یوں ہی پھر اچانک بُراق نے باہر پڑھنے کا شوشہ چھوڑا تھا جس پہ چاہت حد سے زیادہ پریشان ہو گئی تھی چاہے وہ اُس سے اب پہلے کی طرح بات نہیں کرتا تھا مگر نظروں کے سامنے تو تھا وہ سوچے بیٹھی تھی آہستہ آہستہ بُراق ٹھیک ہو جائے گا اب وہ امید دم توڑتی محسوس ہوئی تھی۔کیونکہ اب جب بھی بُراق آتا ایک نظر بھی اُس پہ ڈالنا گوارا نہیں کرتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

○ ○

چاہت ٹیرس کے پاس کھڑی چُھپ کر بُراق کو سب سے ملتا دیکھ رہی تھی آج وہ پڑھائی کے سلسلے میں ملک سے باہر جا رہا تھا اِس لیے وہ اُس کے گھر آتا سب بڑوں اور اپنے کزنز علیزے عزہ موحد سے مل رہا تھا چاہت چاہتی تھی وہ ایک نظر اُس کو بھی دیکھتا مگر وہ یہ بھی جانتی تھی وہ سامنے والے شخص کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی وجہ اُس کا لا بالی ہونا تھا اُس کو بھی یاد تھا اُس کا لا بالی پن اُس کو اچانک بُرا لگنے لگا تھا۔ چاہت وہی کھڑی تھی جب کی بُراق کی گاڑی کب سے گیٹ سے باہر نکل چُکی تھی اپنی منزل کی جانب

وہ بخت کے تخت پہ بیٹھا نایاب شہزادہ۔

اور میں دریچے سے جھانکتی ایک لڑکی عام سی۔

www.novelsclubb.com

وہ چلا گیا ہے تم بھی اب ہوش میں آ جاؤ۔ اچانک عزہ کی آواز پہ چاہت چونک کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو شاید اب آئی تھی

وہ کیوں چلا گیا؟اگر گیا تو ملنا تو دور کی بات ایک نظر دیکھنا تک گوارا نہیں کیا۔۔چاہت اُداس ہو کر بولی۔۔

بھول گیا ہو گا۔۔عزہ نے کہا

وہ کیسے بھول سکتا ہے؟لوگ کتنی جلدی بدل جاتے ہیں یہ بھی نہیں سوچتے اُن کا بدلنا کسی کے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔۔چاہت نے کہا

ہر کوئی ایک سا نہیں رہتا۔۔عزہ نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں تو نہیں بدلی پھر وہ کیوں بدلا؟چاہت نے ایک اور سوال کیا

دونوں میں سے ایک تو بدل جاتا ہے نہ۔۔عزہ نے گہری سانس خارج کی تو چاہت خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

!!حال

چاہت یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا اُس نے موبائیل اسکرین کو دیکھا تو "عریش کالنگ" لکھا آرہا تھا جس کو دیکھ کر اُس کے چہرے پہ خوشگوار تاثرات نمایاں ہوئے۔۔۔

ہیلو کیسے ہو؟ چاہت نے چہک کر پوچھا

میں ٹھیک تم بتاؤ؟ بالاج نے پوچھا

I'm also too good,

چاہت نے الفاظ کھینچ کر ادا کیے۔۔

اچھا اچھی بات ہے تو کیوں نہ مل لیا جائے بہت وقت ہو گیا ملے بھی نہیں ہیں۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر کہا

www.novelsclubb.com

نائیس آئیڈیا میں بھی یونی کے لیے نکل رہی ہوں تو تم یونی کے پاس والے کافی شاپ میں میرا انتظار کرنا میں انا اور دانیال کے ساتھ آجاؤں گی۔۔ چاہت نے سارا پلان ترتیب دیا۔۔

ٹھیک ہے میں مناہل سے کہتا ہوں وہ تیار ہو جائے۔۔ بالاج اُس کی خوشی محسوس کرتا مسکرا کر بولا

Wow I'm so excited,,

چاہت ایک نظر مرر میں خود کو دیکھتی پر جوش سی بولی

میں ٹو۔۔ بالاج نے کہا

کتنے عرصے بعد ہم سب آپس میں بیٹھے گیں باتیں کرینگے۔۔ انجوائے کرینگے پُرانی بادیں تازہ کرینگے کتنا مزہ آئے گا۔ چاہت نے کہا تو بالاج مسکرا پڑا

ہاں تبھی میں نے سوچا آج کا دن ایک ساتھ رہے ہم سب۔ پھر موقع ملے یا نہ ملے۔۔ بالاج نے کہا تو چاہت ایک پل کو چونکی۔

www.novelsclubb.com

ایسا کیوں بول رہے ہو موقع تو ملتا رہے گا ان شاءاللہ ویسے بھی میں چاہتی ہو تم بُراق سے بھی دوستی کر لو۔۔ چاہت نے ہنس کر کہا

وہ سڑو ہے ہماری نہیں بن سکتی خیر میں کال رکھتا ہوں اب۔۔ بالاج نے کہا تو چاہت نے کال ڈراپ کر دی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 52

امی آپ کب جائے گی میرے رشتے کی بات کرنے؟ دانیال نے شائلہ بیگم سے کہا جو ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔

صبح صبح میرا دماغ نہ خراب کر دانی میں بتا چکی ہوں میں وہاں کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ شائلہ بیگم سخت رویہ اختیار کیے بولی

تو میری بات بھی آپ سن لے میں شادی صرف انا سے کروں گا۔۔ دانیال اٹل انداز میں بولا

دیکھتی ہوں پھر میں بھی کیسے وہ یہاں آتی ہے۔۔۔شائلہ بیگم تپے ہوئے لہجے میں بولی

کیوں غصہ ہو رہی ہو زندگی اِس نے گزارنی ہے تو شادی بھی اِس کی مرضی سے ہونی چاہیے۔۔قدوس صاحب نے باتوں میں حصہ لیا۔۔

بلن کی بیٹی میری بہو نہیں بنے گی یہ بات طے ہے بس۔۔شائلہ بیگم اپنی بات پہ بضد تھی۔۔۔

آپ خوامخواہ اپنی انا کا مسئلہ بنا رہی ہیں آنٹی بلقیس سے صلح کر لے پھر میرے رشتے کی بات کرے۔۔۔دانیال جھنجھلا کر بولا

اُس کے گھر جاتی ہے میری جوتی۔۔۔۔شائلہ بیگم اُونچی آواز میں کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

ڈیڈ آپ سمجھائے نہ ماں کو۔۔۔دانیال نے اُمید بھری نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا

بیٹا ساری عمر کو میں سمجھا نہیں پایا اب کیا خاک سمجھا پاؤں گا۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔قدوس صاحب سر جھٹک کر کہتے ہیں اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے دانیال کو اپنی آخری اُمید بھی ختم ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

کیوں پریشان ہوتا ہے مان جائے گی آہستہ آہستہ۔۔ فیضل صاحب نے اُس کی لٹکی شکل دیکھی تو حوصلہ دیا

اِن کے آہستہ آہستہ مان جانے پہ میرے بالوں میں چاندی چھا جائے گی۔۔۔۔ دانیال جل کے بولا

اگر اپنی جوانی کی اتنی فکر ہے تو عشق معشوقی کے لیے پڑوسن کی لڑکی کو نہ تاڑتے۔۔۔ شائلہ بیگم واپس آتی بولی

آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں دُشمنی آپ کی اُن سے اور اُن کی آپ سے تو مجھے اور انا کو کیوں بیچ میں گھسیٹا جا رہا ہے۔۔۔؟ دانیال جھنجھلا اُٹھا

یونی جانا ہے نہ تجھے تو وہاں جا میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ شائلہ بیگم نے اُس کی بات پہ توجہ نہ دی

www.novelsclubb.com

اگر آپ رشتہ لینے نہ گئی تو میں اور انا کورٹ میرج کر لینگے۔۔۔۔۔ دانیال نے اپنی طرف دھمکی دی تو قدوس صاحب جو اخبار پڑھنے میں مگن تھے اُس کی بات پہ تاسف سے دیکھنے لگے جبکہ فیضل صاحب کو دانیال میں اپنا عکس نظر آنے لگا۔۔۔ اور اپنا وقت یاد آیا

کیا کہا؟ شائلہ بیگم کا ہاتھ اپنی چپل پہ پڑا تھا

میں کہہ رہا ہوں مجھے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا ہے باقی کی باتیں واپسی پہ ہو گی۔ گُڈ بائے سی یو سون خدا حافظ۔۔ دانیال سٹپٹاتا اپنا یونی بیگ صوفے سے اُٹھا کر جلدی سے وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

بیڑا غرق ہو بلن کا۔۔۔ شائلہ بیگم نخوت سے بولی

بد دعائیں بعد میں دے نا پر دانیال کی بات کے بارے میں سوچو کہی ایسا نہ ہو سچ مچ میں کورٹ میرج نہ کر لے۔۔۔۔ فیضل صاحب نے کہا

رہنے دے ابا جی ایسی دھمکیاں آپ بھی اپنی جوانی میں اپنے ابا حضور کو بہت دے چُکے ہیں نتیجہ کیا نکلا؟ نہ آپ نے کورٹ میرج کی اور نہ آپ کے ابا مانے ہوا کیا وہی نے جو بڑے چاہتے تھے تو یہاں بھی وہ ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔۔۔ شائلہ بیگم کی بات پہ فیضل صاحب کو چپ سی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ بات تھی سچ تھی مگر تھی رسوائی کی۔۔۔۔

ابا تو کورٹ میرج کرنا چاہتے تھے پر لڑکی نہیں مانی۔۔ قدوس صاحب نے فیضل صاحب کی سائیڈ لی

فٹبال کی طرح چاروں اِطراف گھومنے کی ضرورت نہیں آپ کو۔۔۔سب پتا ہے اور خوب پتا ہے جن کے ساتھ اِن کا سین آن تھا وہ تو بچپن سے ہی کسی اور کے نکاح میں تھی۔۔اب میرا منہ نہ کھلوائے زیادہ۔۔۔شائلہ بیگم ہاتھ نچا نچا کر بولی تو قدوس صاحب واپس اخبار پڑھنے میں محو ہو گئے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

لاسٹ پیریڈ مس کرنا میں لینے آؤں گا آج لونگ ڈرائیو پہ جائے گے۔۔۔۔۔۔۔بُراق گاڑی یونی کے باہر کھڑا کرتا چاہت سے بولا

لونگ ڈرائیو پہ تو رات کو مزہ ہوتا ہے ویسے بھی آج میری ضروری کلاسس ہیں جو میں مس نہیں کر سکتی۔۔۔۔چاہت کو بالاج کی باتیں یاد آئی تو بُراق سے جھوٹ بولا

اچھا کوئی بات نہیں پھر کبھی پلان بنا دینگے۔۔۔بُراق نے کہا

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔خدا حافظ۔۔چاہت اتنا کہتی گاڑی سے باہر نکلی تو بُراق نے گاڑی ریورس کی۔۔۔۔۔۔

تمہارے پاس عریش کا فون آیا تھا؟یونی پہنچتے ہی چاہت نے انا سے پوچھا

ہاں آیا تھا تمہارا اور دانیال کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔عریش نے کسی کیفے میں آنے کا کہا تھا۔۔انا نے جواب دیا

دانیال نہیں آیا؟چاہت نے آس پاس نظریں گُھمائی

آگیا ہوں۔۔۔دانیال کی آواز پہ دونوں نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں دانیال آرہا تھا۔۔

تمہاری بتی کیوں گل ہے؟انا نے متجسس لہجے میں پوچھا

کیونکہ میری قسمت سوئی ہوئی ستارے بھی آسمان میں گردش پہ ہیں۔۔۔دانیال نے منہ بنائے جواب دیا۔۔

یہ بحث بعد میں ہو گی ابھی کیفے چلو مناہل اور عریش انتظار میں ہو گے۔۔۔۔چاہت نے اُن کو لڑائی کی تیاری کرتا دیکھا تو مُداخلت کی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں چلو۔۔۔انا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو وہ تینوں فری پیریڈ میں یونی سے باہر نکل گئے۔

○ ○ ○ ^^^oooooooooooooooo

کیسی ہو بے وفاؤ کی سردار؟ چاہت اور انا مناہل کے گلے ملتی مصنوعی خفگی لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔دانیال جبکہ بالاج سے مل رہا تھا۔

تم لوگوں کے سامنے۔۔۔مناہل نے ہنس کر بتایا

ماشااللہ پہلے سے بہت پیاری ہو گئی ہو۔۔۔۔۔چاہت اُس کو دیکھتی سچے دل سے بولی آج وہ پہلے کے برعکس شارٹ شرٹ میں نہیں بلکہ لونگ قمیض کے ساتھ جینز پینٹ میں تھی۔۔

کھڑے کھڑے ہی ساری باتیں کرنی ہے کیا؟ بالاج نے کہا

مجھے تو بیٹھ کر کرنی ہے۔۔۔چاہت اتنا کہتی بیٹھ گئی۔

کیسے ہو تم سب؟ مناہل نے ایک نظر دانیال کو دیکھ کر کہا جو آج تک اُس سے خفا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم سب تو ٹھیک تم اپنا ؤ سُناؤ موٹی ہو گئی ہو کیا کھاتی ہو؟ انا نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں تو ویسی ہی ہوں چاہت کو دیکھو کیسے بھرے بھرے گال ہو گئے ہیں اِس کے۔۔۔ مناہل سٹپٹا کر اُس کا دھیان چاہت کی جانب کیا تو اِس بار چاہت گڑبڑا سا گئ۔۔۔۔۔

مجھے تم لوگوں سے ایک بات کرنا تھی۔۔۔ بالاج سب پہ ایک نظر ڈالتا بولا ٹھیک اُسی ٹائیم کیفے میں علیزے داخل ہوئی تھی جس کی نظریں فورن سے بالاج سے ہٹ کر چاہت پہ پڑی تو اُس کے دماغ میں شیطانی خیال اچانک سے آیا تھا

بڑا اِتراتی تھی نہ اب دونوں کی ایسی پِکس بناؤں گی کے بُراق ایک منٹ نہیں لگائے گا طلاق دینے میں۔۔۔۔۔ علیزے ایک اچٹتی نظریں انادانیال اور مناہل پہ ڈالتی اُن کی سائیڈ والی ٹیبل پہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔

بُراق کو پہلے ایک میسج سینڈ کرتی ہوں۔۔۔ علیزے ایک نئے خیالات کے تحت اپنی پرس سے موبائیل نکالنے لگی۔۔۔

کیا بات بتانی ہے؟ دانیال نے پوچھا مناہل جبکہ جانتی تھی وہ کیا کہنے والا ہے۔۔۔

میں عریش نہیں ہوں۔۔۔۔ بالاج نے کہا تو خاموشی چھا گئی تھی۔۔ خاموشی کا سلسلہ طویل ہوتا گیا تو بالاج نے اپنا سر اُٹھا کر اُن تینوں کو دیکھا جس پہ چاہت انا کو دیکھنے لگی اور انا دانیال کو دیکھنے لگی پھر تینوں ایک ہم آواز میں بولے

"میں دانیال نہیں ہوں"

"میں چاہت نہیں ہوں"

"میں انا نہیں ہوں"

میں سیریس ہوں۔۔۔ بالاج نے تینوں کو گھورا

We are also serious.

وہ تینوں ایک بار پھر کہہ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں تالی مار کر ہنسنے لگے۔۔ مناہل نے تاسف سے اُن کو دیکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں میجر بالاج سکندر ہوں چاہت کا اسٹیپ برادر۔۔۔ بالاج نے اِس بار دھماکا کیا تھا جس کی زد میں مناہل بھی آئی تھی وہ آنکھیں پھاڑ کر بالاج کو دیکھنے لگی جس کی نظریں چاہت پہ تھی۔۔۔

میں دانیال قدوس ہوں انا کا بھائی

لاحول والا قوۃ۔۔۔۔ دانیال اِس بار بھی کچھ کہنے والا تھا جب بات کا احساس ہوا تو فورن سے اپنی زبان کو بریک لگائی۔۔۔۔ انا نے ایک زوردار کہنی اُس کی پسلی پہ ماری تھی جس پہ سب لوگوں کی موجودگی میں وہ چیخ بھی نہیں پایا۔۔

میرا بھائی؟؟؟؟ چاہت شاک کیفیت میں بالاج کو دیکھنے لگی۔۔ جو مسکرا کر اُس کو دیکھ رہا تھا

ہاں۔۔ بالاج نے تائید میں سر ہلایا

میں نہیں مانتی میرے ڈیڈ نے ایک شادی کی ہے وہ بھی میری ماں سے۔۔۔ چاہت اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو باقی سب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔ علیزے نا سمجھی سے اُن

سب کو ایسے اُٹھتا دیکھنے لگی۔۔۔۔کسی کی نظر اُس پہ نہ پڑے تبھی اپنے سامنے میگزین کی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق اپنی کسی ضروری میٹنگ کے لیے نکل رہا تھا جب اُس کے موبائل میں میسج ٹون بجی بُراق نے موبائل اُٹھا کر دیکھا تو علیزے کا میسج دیکھ کر اُس کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔۔پھر کچھ سوچ کر اُس نے میسج کھولا

چاہت تمہارے ساتھ سینسئر کبھی نہیں تھی نہ کل نہ آج اگر یقین نہیں میری بات کا تو اُس کی یونی کے پاس والی کافی شاپ پہ آجاؤ اپنے ایکس بوائے فرینڈ عریش کے ساتھ ہے۔۔۔

علیزے کا میسج پڑھ کر بُراق کو پہلے غصہ بہت آیا تھا وہ جانتا تھا یہ جھوٹ ہو گا چاہت بھلا کیوں اُس کو دھوکہ دے گی؟جب وہ اب اُس کے ساتھ بلکل ٹھیک تھا دونوں کے درمیان سب اچھا چل رہا تھا اُن کی فیملی شروع ہونے والی تھی۔۔۔ننھا مہمان آنے والا تھا اُن کو مکمل کرنے کے لیے۔۔۔پر عریش نام اُس کو کھٹک رہا تھا۔۔اُس نے تو منع کیا تھا چاہت کو

وہ اُس سے بات نہ کرے وہ ناپسند کرتا ہے عریش کو پھر وہ کیوں اُس کے ساتھ باتیں کرنا نہیں چھوڑتی؟

لاسٹ پیریڈ مس کرنا میں لینے آؤں گا آج لونگ ڈرائیو پہ جائے گے۔۔۔۔۔۔۔بُراق" گاڑی یونی کے باہر کھڑا کرتا چاہت سے بولا

لونگ ڈرائیو پہ تو رات کو مزہ ہوتا ہے ویسے بھی آج میری ضروری کلاسس ہیں جو میں مس نہیں کر سکتی۔۔۔۔

بُراق کو صبح والا واقع یاد آیا تو اُس کے اندر وسوسوں اور خدشات نے جنم لیا تھا وہ اپنی میٹنگ کینسل کرتا آفس سے باہر نکلنے لگا دل میں جانے کتنی بار اُس نے دعائیں کی تھی چاہت بس اُس کی ہو وہ اُس کو کوئی دھوکہ نہ دے رہی ہو۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت میری بات سنو میں تمہیں سب ڈیٹیل میں بتاتا ہوں۔۔۔بالاج اُس کے سامنے کھڑا ہوتا نرمی سے بولا

Stay away,

چاہت بالاج سے دور کھڑی ہوتی وارن کرنے لگی۔۔۔کیفے میں موجود لوگ سب اُن کو دیکھنے لگے۔۔۔

چاہت بیٹھو ہم آرام سے بات کرتے ہیں سب لوگ ہمیں گھور رہے ہیں۔۔۔بالاج اُس کو کندھوں سے پکڑتا بیٹھانے کی کوشش کرنے لگا تبھی بُراق کیفے میں داخل ہوا تھا مگر آتے ہی جو سامنے والا منظر اُس نے دیکھا تھا وہ ناقابل برداشت تھا۔۔۔

عریش تم ان ڈائریکٹلی میرے باپ کو گالی دے رہے ہو۔۔۔چاہت نے اُس کے ہاتھ جھٹکے تو بالاج کی آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی تھی۔۔منا ہل آگے آتی اُس کا بازوں تھام گئی تھی۔۔۔

میں اِن ڈائریکٹلی کسی کو گالی نہیں دے رہا مگر ڈائریکٹلی تم مجھے گالی دے چکی ہو۔۔۔بالاج تاسف سے بولا تو چاہت اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

میں کیسے مان لوں؟چاہت نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔ بالاج اُس کا بازوں پکڑتا اپنے ساتھ لیجانے لگا تو نظر سامنے سپاٹ تاثرات سجائے بُراق پہ پڑی۔۔ کسی انہونی کا احساس شدت سے چاہت کو ہوا تھا۔۔۔ پر بالاج بے تاثر نظروں سے اُس کو دیکھا تھا۔

یہ ہے تمہاری ضروری کلاسس؟ بُراق نے طنز کیا

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں بتاتا ہوں تمہیں سب کچھ۔۔۔ بالاج نے اُس کو گھڑکا۔۔

بُراق۔۔۔ایسا۔ کچھ نہیں وہ تو

بس ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ چاہت اپنی صفائی میں کچھ کہنے والی تھی جب بُراق نے ہاتھ اُٹھا کر اُس کو خاموش کروایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم ایک بار پھر غلطی پہ ہو۔۔۔ بالاج نے سنجیدگی سے کہا

تم سے تو مجھے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔۔۔ بُراق سرد نظروں سے اُس کو گھورتا وہاں سے واپس چلا گیا تھا۔۔ پیچھے چاہت جامد و ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تم فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ بالاج نے اُس کو اپنے ساتھ لگائے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اِتنا وقت ساتھ رہے ہیں مگر میں اُس کا بھروسہ جیت نہیں پائی۔۔۔۔ چاہت کی آنکھ سے ایک آنسو گال پہ پھسلا

تمہاری غلطی نہیں ہے وہ تمہیں ڈیزرو ہی نہیں کرتا۔۔۔ بالاج سر جھٹک کر بولا انادانیال مناہل بھی اپنی جگہ پریشان ہو گئے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ جو تم اور تمہاری بیٹی کے درمیان کھچڑی پک رہی ہے نہ اُس کو میں پکنے نہیں دوں گی اپنی بیٹی سے کہو میرے بیٹے سے دور رہے۔۔ بلقیس بیگم چھت پہ کپڑے اُتارنے آئی تو شائلہ بیگم جو اپنی چھت پہ کھڑی کبوتروں کو دانہ دے رہی تھی بلقیس بیگم کو دیکھ کر گھور کر بولی۔۔۔

تمہارے بیٹے کو اچھوت کی بیماری ہے کیا جو میری بیٹی اُس سے دور رہے؟ بلقیس بیگم نے بھگو بھگو کر طنز کیا

میرے بیٹے کے بارے میں ایسی بات مت کرو اچھوت ہو گا تمہاری بیٹی کو تمہارے پورے خاندان کو۔۔شمائلہ بیگم تپ کر بولی

تو جاؤنہ اپنا بوریا بستر سمیٹ کر ایسا نہ ہو ہمارے اندر موجود اچھوت کا وائرس تمہارے گھر تک آجائے۔۔۔۔بلقیس بیگم نخوت سے بولی

دیکھ بلن میں آخری بار وارن کر رہی ہو میرے بیٹے کی شادی تیری بیٹی سے قطعاً نہیں ہو گی۔۔۔شمائلہ بیگم انگلی اُٹھا کر بولی

نیند میں ہو کیا تمہارے بیٹے کو رشتہ دے کون رہا ہے؟آئی بڑی تیس مار خان کا پھٹا ہوا پوسٹر جو شادی نہیں ہونے دے گی۔۔۔بلقیس بیگم جل کے بولی

رشتہ ملے یا نہ ملے تمہاری بیٹی تو خواب دیکھ رہی ہے نہ۔۔شمائلہ بیگم فل لڑنے کے موڈ میں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جی نہیں میں سارا دن اپنی بیٹی کے اُپر آیۃ الکرسی کا ورد کر پھونکتی ہوں وہ ایسے ڈراؤنے خواب نہیں دیکھتی ہاں البتہ تمہارا بیٹا اُٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے ضرور دیکھتا ہو گا کسی چڑیل

کا جو بیٹا ہے۔۔۔خواب میں تو پریاں ہی آتی ہیں۔۔۔بلقیس بیگم نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔۔۔

دیکھ بلن

بلقیس نام ہے میرا تو تھوڑا تمیز سے ورنہ اگر میں وائلینٹ ہو گئی نہ تو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔بلقیس بیگم شائلہ بیگم کی بات درمیان میں کاٹ کر اُونچی آواز میں بولی

یہ دھمکی کس کو دے رہی ہے جانتی نہیں ہے کیا کے میں کون ہو؟اُن کی بات شائلہ بیگم کے سر پہ لگی تلوؤ پہ بُجھی۔۔۔

شمو عرف چڑیل کی سردارنی کو ہی ہی ہی۔۔۔بلقیس بیگم جواب دیتی آخر میں بے ڈھنگا قہقہہ لگانے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر تو میری سامنے ہوتی تو میں تیرے بال نوچ لیتی۔۔۔۔شائلہ بیگم دانت پیس کر بولی

اگر تو میرے سامنے ہوتی تو میں نے تمہارے سر کی گنج کرنی تھی۔۔۔بلقیس بیگم نے اُن کو اپنے عزائم سے آگاہ کیا۔۔

میں تمہارا ہاتھ توڑ دیتی۔۔۔شائلہ بیگم کا حال غصہ سے بے حال ہوا

میں پھر بھی دوسرے ہاتھ سے کام چلا لیتی مگر تجھے پھر بھی نہ چھوڑتی۔۔۔بلقیس بیگم شیطانی چمک سے بولی۔۔۔

مجھے تمہارے منہ ہی نہیں لگنا۔۔شائلہ بیگم سے کچھ اور نہ بن پایا تو یہ کہا

جا جا کر اپنے میاں کے منہ لگے ہمارے یہاں کا ٹیسٹ اتنا خراب نہیں۔۔۔۔بلقیس بیگم سر جھٹک کر کہتی کپڑے اُتار کر چھت سے نیچے اُتر گئی۔پیچھے شائلہ بیگم اپنا غصہ ضبط کرنے میں ہلکان ہو گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دانی بڑا پریشان ہے۔۔۔فیضل صاحب شیلا بیگم سے بولے جو اُن سے پارک میں ملنے آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

انا بھی پریشان ہے۔۔۔شیلا بیگم افسردہ لہجے میں بتانے لگی۔۔۔

ہونہہ وہ پریشان ہو ہی نہ جائے اُس کو بس دوسروں کو پریشان کرنا آتا ہے۔۔۔۔فیضل صاحب اُن کی بات ماننے سے انکاری ہوئے۔۔۔

سچی بات ہے وہ پریشان ہے جانے اُن کا کیا ہو گا؟ مجھے تو بڑی ٹینش ہیں اُن کی۔۔۔ شیلا بیگم نے ایک بار پھر کہا

مجھے بھی ہماری بڑی ٹینشن ہیں۔۔۔ فیضل صاحب ٹھنڈی سانس خارج کرتے بولے

ہر وقت چوول مارنا ضروری نہیں ہوتا ہم یہاں بچوں کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں۔۔۔ شیلا بیگم نے اُن کو گھورا

گھر کا بڑا سربراہ میں ہوں آخری فیصلہ وہ ہو گا جو میں چاہوں گا اِس لیے تم فکر نہیں کرو میں کرتا ہوں سنجیدہ لہجے میں بہوں سے بات۔۔۔ فیضل صاحب نے ہمت کا مظاہرہ کیا

پھر ایسے تو میں بھی اپنے گھر کی بڑی ہوں کرتی ہوں بات بلقیس سے۔۔۔ شیلا بیگم کو فیضل صاحب کی بات درست لگی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر نیکی کے کام میں دیری نہیں کرنی چاہیے تمہاری پوتی ہماری لواسٹوری کی ویلن ہے مگر میں نہیں ہوں کیونکہ یہاں بات میرے پوتے کی ہے۔۔۔ فیضل صاحب فخریہ لہجے میں کہا

اُس ویلن نے پہلی بار چھاپا نہیں مارا۔۔۔ شیلا بیگم ہنس کر بولی

سوچنے والی بات ہے۔۔۔فیضل صاحب پارک میں نظریں گُھما کر بولے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آفندی ویلا میں اِس وقت خاموشی کا راج تھا جب سے وہ پانچوں گھر میں آئے تھے بالاج نے اپنی حقیقت بتائی تھی تب سے جس کو سن کر سب اپنی جگہ جم گئے تھے عزہ موحد تک اپنی جگہ حیران تھے مگر مرید صاحب کا اپنا چہرہ احساسِ شرمندگی کی وجہ سے جھک گیا تھا۔۔۔چاہت اپنے کمرے میں چلی گئی تھی وہ آج بُراق کے رویے سے کافی مایوس ہو گئی تھی انا اور مناہل اُس کی حالت سمجھ کر پیچھے گئی تھیں۔۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں بیٹا۔۔۔مرید صاحب اچانک بولے تو بالاج کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کیا

آپ کے منہ سے بیٹا لفظ اچھا نہیں لگتا میں کبھی یہاں آکر اپنی سچائی آپ کو نہ بتاتا اگر مجھے چاہت سے محبت نہ ہوتی تو۔۔آپ تو وہ بدقسمت باپ ہیں جس کو اتنے سالوں تک پتا نہیں تھا کے اُس کا کوئی بیٹا بھی ہے۔۔۔بالاج بے تاثر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

میں شرمندہ ہوں۔۔مرید صاحب ہولے سے بولے تو مریم بیگم نے اُن کے کندھے پہ ہاتھ رکھا وہ جانتی تھی وہ اُن کی دوسری بیوی ہے مگر اُن کو یہ نہیں تھا پتا کے اُن کی کوئی اولاد بھی ہے۔۔۔

آپ کی شرمندگی میری ماں مجھے واپس نہیں لوٹا سکتی اور نہ میرا گزرا ہوا وقت۔زندگی میں اکیلے کیسے موو آن کرنا ہے یہ میں اچھے سے جان ہو گیا ہوں۔۔۔میری ماں مسلم بن کر مری تھی اور آپ کو پتا ہونا چاہیے مجھے کہا تھا میں اپنے نام سے سکندر لگاؤں مرید آفندی نہیں شاید اُن کو پتا تھا آپ میرے وجود سے انکاری ہو گے۔۔۔۔بالاج نے طنز کا تیر پھینکا

میں تمہارے وجود سے کبھی انکاری نہ ہوتا۔۔بلکہ اپنے سینے سے لگا لیتا۔۔مرید صاحب نے کہا بالاج کی بات پہ اُن کے اندر درد کی ایک ٹیس اُٹھی تھی۔۔۔

میری ماں سے کورٹ میرج کر کے ایک ہفتہ گزار کر شادی سے انکار کرنے والا شخص ہر بات سے انکاری ہو سکتا ہے۔۔۔بالاج نے جیسے اُن پہ کالی ضرب لگائی۔۔۔

بیٹا ایسی باتیں مت کرو۔۔مریم بیگم نے پہلی بار لب کشائی کی۔

آپ میری ماں کا درد نہیں سمجھ سکتی وہ ایک باوفا خاتون تھی مگر اُن کو غلط شخص سے محبت ہوئی جو یہاں کا المیہ ہے۔۔۔عورت کو اپنے پیار میں پھنسایا اپنا دل بہلایا پھر کسی یوز لیس ٹیشو کی طرح ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔اگر میں اپنی ماں سے ہٹ کر خود کی بات کروں تو میں آج جو ہوں جس مقام پہ ہوں وہ مقام مجھے آسانی سے نہیں ملا فوجی بننا میرا خواب تھا جس کی تکمیل اتنی آسانی سے نہیں ہوئی کیونکہ میری شُناخت کیا تھی؟یہ میں خود ٹھیک سے نہیں جانتا تھا مجھے غیر ملکی جاسوس کا نام دیا گیا اور جانے کیا کچھ جو میں سروائیو کر گیا

آپ کے شوہر میری ماں کو چھوڑنے کے بعد ایک بار بھی اُس کی خبر گیری نہیں کی۔۔۔ایک بار پلٹ تک نہیں دیکھا میری ماں نے ای میلز ذریعی اِن کو میری پیدائش کا بتانا چاہا پر اُس کا نتیجہ بھی کوئی خاص نہیں نکلا یہ یہاں آرام سے اپنی زندگی میں مگن تھے پیچھے اگر کسی کا دامن خالی تھا تو وہ میری ماں تھی کوئی تڑپا تھا تو وہ میری ماں تھی ہجر کی راتیں اگر کسی نے کاٹی تھی تو وہ میری ماں تھی زندگی میں تنگی کا سامنا میری ماں کو کرنا پڑا ہر تکلیف کو اکیلے میری ماں نے جھیلا تھا اِن کو پتا تھا۔۔(بالاج نے مجرموں کی طرح بیٹھے مرید صاحب کی جانب اِشارہ کیا)اِن کو سب پتا تھا جن سے یہ شادی کر رہے ہیں اُن کا کوئی نہیں ہے وہ ایک شلٹر ہاؤس میں پیدا ہونے والی لڑکی تھی جس کو سنہرے خواب دیکھا کر

آسرا دے کر بے آسرا کر دیا انہوں نے۔اُن کا قصور زیادہ نہیں تھا میری ماں کا کوئی قصور نہیں تھا اگر تھا بھی تو بس قصور اتنا تھا کے انہوں نے ایشین مرد سے پیار کیا۔۔عورت تھی بے وقوف بھی تھی کسی سے اتنی آسانی سے دل نہیں لگاتی مگر جب لگاتی ہیں تو اپنا سب کچھ اُس پہ وار دیتی ہے پیچھے اُس کے خود کے لیے بھی پھر کچھ نہیں بچتا خالی دامن رہ جاتی ہے۔۔۔۔بالاج مریم بیگم کی بات پہ پھٹ پڑا جانے کتنے وقت کا غبار وہ اپنے سینے پہ چُھپائے ہوئے تھا جو آج باہر آیا تھا۔۔۔ایک بار پھر لاؤنج میں سب کے ہوتے ہوئے بھی خاموش کا راج ہو گیا تھا دانیال بس خاموش نظروں سے بالاج کو دیکھ رہا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا جس کو وہ اپنا کزن اپنا بڈی اپنا سب کچھ مانتا تھا وہ عریش نہیں تھا بلکہ کوئی بالاج سکندر تھا چاہت کا بھائی اگر وہ عریش نہیں تھا تو عریش کہاں تھا؟اگر وہ بالاج تھا تو کیوں عریش بن کر اُن کو دھوکے میں رکھا؟وہ کب سے عریش ہونے کا ڈرامہ کر رہا تھا کسی کو پتا کیوں نہیں چلا؟اور اصلی عریش کہاں ہیں؟جس کا چہرہ تک بالاج نے کاپی کر لیا تھا اور وہ کب سے اُن کے ساتھ رہ رہا ہے؟اُس کزن اِس وقت کہاں ہو گا زندہ ہے بھی یا نہیں۔۔۔اِس کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا دماغ عجیب کشمش میں مبتلا ہو گیا

تھا۔۔۔سوالوں کا ایک انبار تھا جو دانیال کے اندر موجود تھا جس کا جواب بس بالاج دے سکتا تھا جو اُن کے لیے پہلے عریش ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا مانا کے میں جانے انجانے میں گناہ کر چُکا ہوں پر میں کُفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں تم یہاں میرے ساتھ اِس گھر میں رہو۔۔۔مرید صاحب آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگے تو بالاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی ایک اذیت سے بھرپور مسکراہٹ

میری بیوی کو بلوائے ہمیں اپنے گھر کے لیے نکلنا ہے پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔۔بالاج اُن کی بات نظر انداز کرتا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا

میں واقع انجان تھا مجھے معاف کر دو اور ہمارے ساتھ رہو۔۔۔مرید صاحب بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

www.novelsclubb.com

معذرت خواہ ہوں پر یہ میرے بس میں نہیں ہے میں ایسے انسان کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتا جس کے ساتھ محض ایک نام اور خون کا رشتہ ہے۔۔میری باری میں آپ نے اپنے کوئی بھی حقوق پورے نہیں کیے اُس لحاظ سے مجھ پہ آپ کا کوئی حق نہیں

دوسرا میں ایک بات پہلے ہی کلیئر کر چُکا ہوں میں ساری زندگی آپ کو یہ بات نہ بتاتا اگر بتایا ہے تو بس چاہت کی وجہ سے چاہے وہ میری سوتیلی بہن ہے اُس کے باپ نے ہمیں دربدر کر دیا تھا مگر مجھے وہ عزیز ہے کیونکہ بہن تو بہن ہوتی ہے اُن میں سگا پن یا سوتیلا پن نہیں دیکھا جاتا۔۔۔۔۔۔ بالاج نے سہولت سے انکار کیا مرید صاحب کو اپنا آپ زمین میں دُھنستا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

مناہل؟؟

مناہل۔۔۔۔

بالاج سب پہ ایک نظر ڈالتا اُونچی میں مناہل کو آواز دینے لگا۔۔۔۔۔۔۔ جو چاہت کے کمرے میں تھی۔

www.novelsclubb.com

منا

آتی ہوں۔۔۔ بالاج ایک بار پھر اُس کو پُکارنے والا تھا جب مناہل تیزی سے سیڑھیاں اُترتی دیکھائی دی۔

چلو۔۔ بالاج اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا تو مناہل اُس کے ایسے سنجیدہ سپاٹ تاثرات دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اُس نے سوچا تھا وہ اپنی ناراضگی کا اظہار کرے گی کے کیوں آخر اُس نے اتنی باری چُھپائی؟ مگر بالاج کو ایسے دیکھ کر اپنے ناراض ہونے کا اِرادہ اُس نے ترک کر دیا تھا۔۔۔۔

رُک جاؤ بیٹا۔۔۔ مریم بیگم نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا ہوں اتنا کے رُکنے کے جواز ہی نہیں بنتا۔۔۔۔ بالاج بنا مڑے کہتا مناہل کو لیکر وہاں کا زینہ عبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

تم اپسیٹ ہو؟ گاڑی میں بیٹھتے ہی مناہل اُس کے ہاتھ پہ اپنا نازک ہاتھ رکھتی استفسار ہوئی

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بالاج نے اپنا لہجہ ہشاش بشاش کیا

www.novelsclubb.com

تمہاری ماں کا نام کیا تھا؟ بالاج نے گاڑی اسٹارٹ کی تو مناہل نے دوسرا سوال کیا

روبی نام تھا مگر پھر آیت سکندر بن گئی تھی۔۔۔ بالاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اپنی ماں کے ذکر پہ

سب بھول جاؤ۔۔۔ مناہل نے آہستگی سے کہا

ہاں ویسے بھی اور کوئی آپشن بھی نہیں ہے۔۔۔ بالاج نے شانے اُچکائے کہا

اچھا ایک بتاؤں؟ مناہل اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے غرض سے بولی

کہو؟ بالاج نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا

مناہل بہت پیار کرتی ہے ابتہاج ملک عرف عریش پلس بالج سکندر سے۔۔۔ مناہل نے کہا

تو بالاج کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی مگر اُس نے رنگ میں بھنگ ڈالنا ضروری سمجھا یہ سوال پوچھ کر

اچھا اگر ابتہاج ملک عرف عریش پلس بالج سکندر کو اگر کچھ ہو گیا تو مناہل کیا کرے گی؟

تم میری سانسوں میں بسے ہوئے ہو اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو زندہ میں بھی نہیں رہ پاؤں گی۔۔اِس لیے آئیندہ ایسی باتیں مت کرنا۔۔ میرا دل پہلے ہی خدشات میں رہتا ہے۔۔ مناہل کا چہرہ پل بھر میں تاریک ہوا تھا

www.novelsclubb.com

سوری۔۔۔اُس کے جواب پہ بالاج شرمندہ ہوا تھا کہیں نہ کہیں اُس کو اِس بات کا شدت سے احساس ہوتا تھا کے اُس کو مناہل کو خود سے محبت کروانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا وہ لڑکی اپنی محبت میں بہت آگے بڑھ گئی تھی کیا ہوتا جو وہ بس مناہل اسفندیار ہوتی بس خود سے محبت کرنے والی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو سامنے دیکھو یہ نہ ہو کہی گاڑی ہٹ کر لوں۔۔مناہل نے مسلسل خود پہ بالاج کی نظریں محسوس کی تو کہا

مجھے معاف کر دینا۔۔۔بالاج نے اچانک سے کہا

کس چیز کے لیے؟مناہل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

ایڈوانس ایسکیوز ہے۔۔۔بالاج نے بس یہ کہا پر مناہل کو اُس کی بات اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی آخر وہ کیوں اُس سے معافی مانگ رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 53

چاہت یار بس کرو کیوں رو رہی ہو اِتنا۔۔۔انا پریشان ہو کر چاہت سے بولی جس نے رو رو کر اپنا حال بُرا کر لیا تھا۔۔۔۔انا پہلی بار اُس کو ایسا روتا ہوا دیکھ رہی تھی تبھی اُس کی فکر میں اضافہ ہوا تھا۔۔

اُس نے میری بات سُنی تک نہیں وہ کیوں آخر مجھ سے اتنا بد گمان رہتا ہے؟ میں بیوی ہوں اُس کی پر بُراق تھوڑا بھی اعتبار نہیں کرتا میری بس ایک ہی خواہش تھی چاہے بُراق کو مجھ سے محبت نہ ہو پر وہ میرا یقین کرتا ہوں کیونکہ بغیر اعتبار کے محبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا بس ایک کھوکھلا احساس ہوتا ہے جس کی خواہش میں نے کبھی نہیں کی تھی۔۔کاش میں بُراق سے اِظہارِ محبت نہیں اظہارِ اعتبار چاہتی وہ مجھے آئے لو یو کے بجائے آئے ٹرسٹ یو کہتا۔۔۔چاہت ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی تو انا نے اُس کو اپنے گلے لگایا

www.novelsclubb.com

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔انا نے اُس کو تسلی دلوانے کی کوشش کی۔۔

کیا خاک ٹھیک ہو گا۔ایک لڑکی کے کردار کا گواہ اُس کا اپنا شوہر ہوتا ہے جبکہ میرے شوہر کو رتی برابر بھی مجھ پہ اعتبار نہیں اُس کو میری نظروں میں اپنے لیے محبت کیوں دیکھائی

نہیں دیتی؟وہ کیوں نہیں سمجھتا چاہت ایکسٹریملی لو بُراق اونلی بُراق۔۔۔اُس کے علاوہ کبھی میں نے کسی کا تصور تک نہیں کر سکتی۔۔۔چاہت پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بولی تو انا کو چاہت کو سنبھالنا مشکل لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ اُداس مت ہو۔۔مریم بیگم نے مرید صاحب سے کہا

اُداس نہیں شرمندہ ہوں وہ بھی حد سے زیادہ کتنا لاعلم رہا میں اپنی جوانی میں بہک کر کسی معصوم کی زندگی خراب کر گیا اپنے خون سے لاعلم رہا۔۔۔۔مرید صاحب ٹھنڈی سانس خارج کرتے بولے

چاہت بھی آئی ہوئی ہے جب سے آئی ہے کمرے میں خود کو بند کیا ہوا ہے جانے کیا بات ہوئی ہے۔۔۔مریم بیگم نے کہا

www.novelsclubb.com

وہ چاہت کا یونی دوست تھا نہ چاہت کو بھی پتا چل گیا ہو گا کے بھائی ہے اُس کا۔۔مرید صاحب نے کہا

پتا تو خیر چل گیا ہے پر وہ چاہے وہ اُس کا یونی دوست تھا مگر کبھی ہمارے گھر نہیں آیا تھا۔

۔۔۔مریم بیگم گہری سانس خارج کرتی بولی

آج آیا وہ بھی یہ بتانے کے پھر کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔۔۔مرید صاحب افسردہ لہجے میں بولے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق چاہت نہیں آئی کیا یونی تو ختم ہو گیا ہو گا؟ بُراق جیسے ہی گھر میں داخل ہوا صلحہ بیگم نے پوچھا جس کو بُراق سرے سے نظر انداز کرتا سیڑھیوں کی جانب بڑا

بُراق کیا ہو گیا؟

بُراق۔۔

www.novelsclubb.com

صلحہ بیگم اُس کو آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔

چچی میں دیکھتی ہوں آپ پریشان نہ ہو۔۔علیزے بھی گھر میں داخل ہوتی صلحہ بیگم سے بولی تو وہ چونک کر علیزے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم یہاں؟صلحہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

جی بُراق کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔علیزے مسکرا کر بولی

چاہت کہاں ہے؟صلحہ بیگم اُس کی بات نظرانداز کرتی بولی

جہاں اُس کو ہونا چاہیے اپنے باپ کے گھر۔۔۔علیزے جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجاتی بُراق کے کمرے میں جانے لگی۔۔۔صلحہ بیگم پریشانی سے اُس کی پشت دیکھتی چاہت کو کال کرنے سوچتی اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔۔

علیزے بُراق کے کمرے میں آئی تو اُس کو بیڈ پہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا پایا

بُراق۔۔علیزے نے اُس کو آواز دی

تم؟

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیوں آئی ہو؟میرا تماشا دیکھنے؟بُراق علیزے کو دیکھ کر طیش میں غرایا تو علیزے گڑبڑائی اُس کو ذرہ توقع نہیں تھی بُراق ایسا شدت بھرا ردعمل دیکھائے گا

بلکل نہیں میں

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ نکلو میرے کمرے سے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔۔ بُراق اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر دھاڑا

تم چاہت کا غصہ مجھے پہ کیوں اُتار رہے ہو؟علیزے سنبھل کر بولی

تم نے کہا تھا چاہت موحد کو پسند کرتی ہے؟ بُراق اُس کی طرف قدم بڑھاتا سرد لہجے میں استفسار ہوا تو علیزے کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی اُس کو اندازہ نہیں تھا بُراق اتنی پُرانی باتیں اُس سے پوچھے گا

وہ۔۔۔ پُرانی۔۔۔ بات۔۔۔ ہے۔۔ علیزے اٹکنے کے درمیان بولی

ہاں یاناں؟؟ بُراق نے پاس پڑا اسٹل کا گُلدان زور سے فرش پہ گرا کر اُس سے جواب طلب ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔ کہاں تھا۔۔۔ علیزے سہم کر دیوار سے لگی۔

پھر یہ عریش کا کیا چیپٹر ہے؟ بُراق نے دوسرا سوال کیا

موحد کے بعد اُس کو عریش پسند آ گیا تھا۔۔۔ علیزے خود کو کمپوز کرتی بولی

آؤٹ۔۔۔ بُراق یکلفظی بولا

بُراق لِسن آئے لو یو۔۔۔ چاہت تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی اور نہ تم سے پیار کرتی ہے۔۔ ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ۔۔۔ علیزے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولی تو بُراق نے اُس کے ہاتھ بُری طرح سے جھٹکے

نکلو یہاں سے۔۔۔ بُراق ضبط کی انتہا کو چھو کر بولا

ب

جاؤ۔۔۔۔۔۔ بُراق پہلے سے زیادہ اُونچی آواز میں دھاڑا تو علیزے نے فی الوقت یہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔

نفرت ہے مجھے اُس وقت سے جس وقت سے تمہیں چاہا تھا۔۔۔۔ پاس پڑی ٹیبل پہ زور سے پاؤں کی ٹھوکر مارتا بُراق بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

o o o o o o o o o o o o o o o o o o o o o o

چاہت کچھ ہوا ہے؟ صلحہ بیگم چاہت کو کال کرتی استفسار ہوئی

اپنے بیٹے سے پوچھے۔۔۔۔۔چاہت خود کو رونے سے باز رکھتی بولی پاس بیٹھی عزہ تاسف سے اس کو دیکھ رہی تھی جس نے رو رو کر اپنی آنکھیں سُوجھالی تھیں۔۔

تم روئی ہو کیا؟صلحہ بیگم نے اُس کے لہجے میں گیلا پن صاف محسوس کیا تھا تبھی اُن کی فکر مندی میں اضافہ ہوا

میں کیوں روؤ گی۔۔۔چاہت سر جھٹک کر بولی

ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔صلحہ بیگم نے نرمی سے پوچھا

میں اِس وقت کچھ بھی بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔۔۔۔چاہت زور سے آنکھیں میچ کر بولی

گھر آجاؤ پھر۔۔۔۔صلحہ بیگم نے کہا

www.novelsclubb.com

میری وہاں کیوں آؤں؟چاہت کو خود پہ ہنسی

تمہارے شوہر کا گھر ہے۔۔میاں بیوی کی درمیان لڑائی ہوتی رہتی ہے یہ عام سی بات ہے ایسے میں اپنا گھر نہیں چھوڑا جاتا۔۔۔۔صلحہ بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

مجھے اپنی عزت نفس بہت عزیز ہے۔۔میاں بیوی کے درمیاں لڑائیاں ہوتی ہو گی مگر یہاں بات میرے کردار میری وفا پہ آئی ہے جو میں نہ برادشت کر سکتی ہوں اور نہ نظرانداز۔۔ایک شوہر کو اپنی بیوی سے چاہے محبت نہ ہو مگر اعتبار ضرور ہونا چاہیے جو آپ کے بیٹے کو مجھ پہ نہیں ہے۔۔۔۔چاہت بے تاثر لہجے میں بولی

بُراق نے تم پہ شک کیا؟صلحہ بیگم حیران ہوئی

جی میں اب فون رکھتی ہوں۔۔۔چاہت اتنا کہتی کال کٹ کر گئ۔۔۔۔

میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟چاہت خالی نظروں سے عزہ کو دیکھ کر بولی

رحم کرو خود پہ نہیں تو اپنے بچے پہ تمہارا یوں خود کو تکلیف دینا یوں رونا بچے پہ اثرانداز ہو سکتا ہے۔۔۔۔عزہ نے اُس کو سمجھایا

www.novelsclubb.com

ایک بات کہوں؟چاہت نے بس یہ کہا

کہو۔۔۔۔عزہ نے اِجازت دی

کبھی کسی سے پیار مت کرنا سچی بڑا خوار کرواتی ہے یہ محبت۔۔۔چاہت طنز لہجے میں بولی تو عزہ خاموش ہو گئ۔۔۔محبت کو زندگی خوبصورت احساس کا نام دینے والی لڑکی آج اُس محبت کو خواری کا نام دے رہی تھی۔۔۔عزہ کا دل کٹ کے رہ گیا تھا چاہت کو ایسے دیکھ کر وہ شاید اپنی پوری زندگی میں بھی اتنا نہیں روؤ ہو گی جتنا آج ایک دن میں وہ رو کر خود کو نڈھال کر چکی تھی۔۔۔

اُن کو اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔۔۔۔عزہ نے کہا

مجھے اب پرواہ نہیں۔۔۔چاہت بے تاثر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ جو خود کو بالاج بتا رہا تھا تمہیں اُس سے پوچھنا چاہیے تھا عریش کہاں ہے؟انا نے دانیال سے کہا وہ اِس وقت پارک میں موجود تھے۔۔۔۔

پوچھ لوں گا نمبر تو ہے میرے پاس میں خود پریشان ہوں کب سے ہمارے ساتھ ہے ہمیں پتا کیوں نہیں چلا؟دانیال اُلجھن بھرے لہجے میں بولا

ہوپ سو کے وہ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔انا نے کہا

وہ ٹھیک ہو گا۔۔۔۔دانیال نے کہا

گھر چلیں۔۔۔انا کو وقت کا احساس ہوا تو کہا

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔دانیال بھی اُٹھ کھڑا ہوا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اگلے دن بُراق اپنے کیبن میں تھا جب بالاج اندر آیا۔ جس کو دیکھ کر بُراق کو اُس کی ڈھیٹائی پہ تاؤ آیا تھا۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو؟اندر کس نے آنے دیا؟ بُراق اُس کو دیکھ کر بھڑک اُٹھا۔۔

یہ لو۔۔ بالاج اُس کی باتیں نظر انداز کرتا ایک انویلپ ٹیبل پہ پھینکا

کیا ہے اِس میں ؟ بُراق ایک اچٹتی نظر انویلپ پہ ڈال کر بالاج سے بولا

www.novelsclubb.com

یہ وہی انویلپ ہے جو میں وِکی ورما بن کر رات کی تنہائی میں تمہارے کیبن سے اُٹھا گیا تھا۔۔۔ بالاج نے سنجیدگی سے بتایا

مجھے اب اِس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔ بُراق نخوت سے بولا

ایک مرتبہ دیکھ لو ویسے بھی میں یہاں تمہارے اِس کیبن میں آخری بار آیا ہوں اور ہو سکتا ہے ہماری یہ ملاقات بھی آخری ہو۔۔۔ بالاج اپنی بات کہتا کُرسی گھسیٹ کر آرام سے بیٹھ گیا۔۔۔ بُراق ایک نظر اُس پہ ڈال کر ٹیبل سے انویلپ اُٹھا کر کھولا تو کچھ تصویریں اُس کے سامنے آئی جو کسی پانچ سے سات سال بچے کی تھی۔۔ بُراق تصویریں دیکھ کر شاک ہوا تھا پھر بے یقین نظروں سے بالاج کو دیکھنے لگا جو رلیکس تھا۔۔

یہ کیسے ؟ مطلب یہ تو چاہت ہے۔ بُراق کو سمجھ نہیں پایا وہ کیا بولے

یہ چاہت نہیں بلکہ چاہت کا بڑا بھائی یعنی میں ہوں۔۔ بہن بھائی کی اتنی شکلیں تو آپس میں ملتی ہی ہیں۔ بالاج پر سکون لہجے میں کہتا بُراق کا سکون اور چین برباد کر گیا تھا۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ بُراق بس یہ بولا

سچ ہے یہ بات اب تو سب کو پتا بھی چل گئی ہے اب تک تمہیں بھی پتا چل جاتی اگر تم اپنی آنکھوں سے شک کی پٹی نکال دیتے۔۔۔ بالاج نے طنز کیا

چاہت کا کوئی بھائی نہیں ہے ویسے بھی تصویریں ایڈیٹس کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔۔ بُراق ابھی بھی اپنی بات پہ قائم تھا۔۔

اپنی کزن علیزے کی بات پہ تو جلدی یقین کر لیتے ہو بنا کسی ثبوت کے تو پھر میری بات پہ یقین کرنے میں کیوں دقت ہو رہی ہے تمہیں؟ بالاج کہنیاں ٹیبل پہ ٹکائے تھوڑا اُس کی طرف جھک کر بولا

تم پہلے وِکی ورما بن کر آئے مجھ سے کہا تمہارا تعلق نان مسلم گھرانے سے ہے تمہارا باپ کوئی کسان ہے اب تم اپنا تعارف چاہت کے بھائی ہونے کی حیثیت سے کروا رہے ہو تاکہ میں اُس پہ کوئی شک نہ کروں؟ بُراق تپے ہوئے انداز میں بولا

اُس دن جب میں نے یہ بتایا تھا وہ واقع وِکی ورما کی پہچان تھی مگر میں تو میجر بالاج سکندر ہوں چاہت کا بھائی تمہارا کزن پلس سالا۔۔ بالاج نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

پاگل سمجھا ہوا ہے؟ بُراق نے اُس کو گھورا

تم دُنیا کے بے وقوف ترین آدمی ہو جس کو اپنی محبت پہ یقین نہیں ہے۔۔۔ محبت کی پہلی سیڑھی اعتبار ہوتی ہے جو تم پار نہ کر پائے کل کے رویے کے بعد تم نے چاہت کو خود سے دور کر دیا ہے اب میں پچھتا رہا ہوں کیوں چاہت کی شادی تم سے کروائی۔۔۔۔ بالاج افسوس بھرے لہجے میں بولا

کیا مطلب؟ بُراق ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

شادی کے دن علیزے کو میں نے پارلر میں لاک کروایا تھا۔۔۔ بالاج نے بڑے سکون سے اپنا اور کارنامہ بتایا تو بُراق کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیلی

کیا بکواس ہے یہ؟ تم نے ایسا کیوں کیا؟ بُراق غصے سے بولا

میری بہن جو تم سے پیار کرتی تھی اگر چاہت کو تم سے محبت نہ ہوتی تو میں ہونے دیتا تمہاری شادی اُس علیزے سے اچھا ہوتا اگر جو وہ تمہارے متھے لگتی ایویں میری بہن کو اب تمہیں جھیلنا پڑے گا۔۔۔ بالاج خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

تم چاہت کے بھائی کیسے ہو سکتے ہو؟ تم بالاج نہیں تم تو عریش ہو نہ؟ بُراق اب بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں بار بار ہر ایک کو اپنے بارے میں ڈیٹیل نہیں دے سکتا تمہیں یہاں اتنا بھی اِس لیے بتایا کیونکہ تمہارے اندر جو بدگمانی کی پٹی ہے اُس کو اُتارنا تھا چاہت تمہاری بیوی ہے تمہارے ساتھ سینسئر ہے وہ کسی اور میں نہ کبھی انوالو تھی اور نہ ہے پہلے جو بھی تھا مگر اب تمہیں اُس پہ اعتبار ہونا چاہیے تھا بیوی جو ہے۔۔ علیزے بس تمہیں چاہت کے خلاف یوز

کرتی ہے اور ماشااللہ سے تم ہو بھی جاتے ہو۔۔۔۔۔ بالاج کا لہجہ آخر میں پھر طنز ہو گیا تو بُراق اپنی جگہ پہلو بدلتہ رہ گیا۔۔۔

جب تم یہاں پہلی بار آئے تھے تب مجھے بتا سکتے تھے کے چاہت تمہاری بہن ہے جس میں مجھے ابھی بھی شک ہے۔۔۔ بُراق سنجیدگی سے بولا

کیا تمہیں واقع چاہت پہ یقین نہیں ہے؟ بالاج کو افسوس ہوا

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ بُراق نے نظریں چُرائی

پھر کیا بات ہے؟ خیر تم نے میری بہت مدد کی تھی اِس لیے وقت آیا تو میں بھی تمہاری مدد کروں گا۔۔۔۔ بالاج نے کہا

تم نے اشرف سُجاد کی پاور آف آٹرنری کے پیپرز حاصل کرنے چاہے میں نے وہ تمہیں پیپرز دیئے بھی تھے جو کی ہماری ڈیل تھی پر یہ سب کیا ہے؟ تم اُن کے گھر رہتے تھے یہ پیپرز تم خود بھی گھر سے لے سکتے تھے اُس کے لیے مجھے بلیک میل کیوں کیا چاہت کے ذریعے؟ بُراق کو پُرانی باتیں یاد آئی تو پوچھا جب وہ بلیک ہڈی میں اُس کے پاس آیا تھا پھر

جب بُراق نے ڈیل سے انکار کیا تھا تو کیسے چاہت کی تصویر اُس کے سامنے کی تھی جس میں کراس کا نشان تھا۔

وہ پیپرز گھر میں موجود ہوتے تو میرے لیے یہ مشکل نہیں تھا تمہیں کہا کیونکہ تم پہ ٹرسٹ تھا تم ایک بڑے بزنس مین ہو جس کے ساتھ ہر کوئی کام کرنا چاہے گا۔۔۔ بالاج مختصر بولا

کیا تم واقع چچا کے بیٹے ہو؟ بُراق غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا

تمہارا سالا بھی ہوں۔۔۔ بالاج اپنی بتیسی کی نمائش کرتا بولا

علیزے کے بارے میں تمہیں سب کیسے پتا۔؟ بُراق اُس کو گھور کر دیکھتا بولا

مجھے سب پتا ہوتا ہے علیزے چاہت سے حسد کرتی ہے علیزے کو تم میں کوئی دلچسپی نہیں وہ تم سے شادی اِس لیے کرنا چاہتی تھی کیونکہ چاہت کو تم سے محبت تھی۔اور علیزے چاہت سے اُس کی قیمتی چیز چھیننا چاہتی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو جاتی مگر اُس کو پتا نہیں تھا بالاج سکندر بھی کوئی ہے جس کو سب سے زیادہ اپنی بہن کی فکر ہے اُس کی خوشیاں عزیز ہے جس میں کسی کی رُکاوٹ برداشت نہیں کرے گا۔۔۔ بالاج پر سکون بولا

تم میجر ہو؟ بُراق اُس کی بات پہ گہری سانس خارج کرتا بولا

انکورس۔۔۔۔ بالاج نے سر کو خم دیا

اگر تم بالاج ہو تو پھر عریش اشرف کون اور کہاں ہیں؟ بُراق نے جاننا چاہا

بزنس مین نیوز ضرور دیکھتے ہیں تم نے بھی نیوز میں دیکھا ہو گا آج سے کچھ سال قبل کراچی کے مشہور ریڈ کلب جس میں لڑکیوں سے فحاشی کام کروائے جاتے ہیں اُس پہ آرمیوں والوں نے اٹیک کیا تھا ہم نے وہاں لڑکیوں اور بچیوں کی باحفاظت نکال دیا تھا غیر قانونی کام کرنے والے کچھ بندوں کو بھی۔ اُس ٹائیم اشرف سُجاد بھی ہماری پکڑ میں آجاتا مگر اُس نے کلب میں آگ لگا دی تھی اُسی دوران ایجنٹ اے یعنی عریش اشرف جو وہی تھا وہ اپنا بچاؤ نہیں کر پایا تھا اشرف سُجاد کو نہیں تھا پتا جس کو وہ مار رہا ہے یا جس کو آگ میں دھکا تک دے چُکا تھا وہ کوئی میجر بالاج سکندر نہیں بلکہ اُس کا خود کا بیٹا عریش اشرف تھا۔۔ بالاج اتنا کہتا خاموش ہو گیا

تو کیا وہ شہید ہو گیا؟ بُراق نے تُکا لگایا

نہیں وہ غازی بن گیا اُس کا پورا چہرہ پر جھلس گیا تھا تین سے چار سرجری کے بعد اللہ کے کرم سے وہ اب ٹھیک مکمل طور پہ ہو گیا ہو گا۔۔ بالاج کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ آئی تھی

اشرف سُجاد کی کیا تم سے کوئی خاص دُشمنی تھی؟ بُراق نے ساری بات سن کر کہا

ہاں کیونکہ میں نے بہت بار اُس کے گودام میں آگ لگوائی تھی جس میں اُس کا بہت نقصان ہو گیا تھا لاسٹ ٹائیم اُس کی فیکٹری کو بھی میں نے نہیں چھوڑا خیر حرام کا پیسا تھا۔۔ بالاج سر جھٹک کر بتانے لگا

تمہیں ڈر نہیں لگتا اِن کاموں سے؟ بُراق پہلی بار کسی سے ایمپریس ہوا تھا۔۔۔

کسی آرمی آفسر سے ایسا سوال کرنا چاہیے تو نہیں اگر کیا ہے تو بتا دیتا ہوں مجھے ڈر نہیں لگتا یہ ہمارا کام ہے ہم اپنے وطن کے محافظ ہیں ہمارا کام ہے اپنے ملک سے غلاظت صاف کرنے کا۔۔ بالاج نے بتایا تو بُراق نے پھر کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔

تم مذاق کر رہی ہو؟علیزے کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی جب عزہ نے اُس کو بتایا عریش (بالاج) چاہت کا بھائی ہے یہ بات جان کر اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی تھیں۔

۔

میں نے آج سے پہلے کب آپ سے مذاق کیا ہے جواب کروں گی وہ بالاج نامی لڑکا چچا کی کسی فرنگی بیوی کا بیٹا ہے میجر بالاج سکندر ہے۔۔عزہ نے بتایا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟علیزے کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔

ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟اور آپ کیوں اتنا حیران ہو رہی ہیں؟عزہ کو علیزے کا ایسا رویہ سمجھ میں نہیں آیا

اب تم پھر سے چاہت اور بُراق مل جائینگے ایسے کیسا ہو سکتا ہے؟میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔علیزے بار بار اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

او تو کیا اِس بار بھی اُن دونوں کے درمیان آگ آپ نے لگائی ہے؟کیا چیز ہیں آپ تھوڑا بھی خوفِ خدا نہیں؟عزہ کو افسوس ہوا۔

تم خاموش رہو اور نکلو یہاں سے۔۔علیزے اُس پہ چیخی

سُدھر جائے اُس سے پہلے دیر ہو جائے۔۔۔عزہ سنجیدگی سے کہتی اُس کے کمرے سے باہر نکل گئی پیچھے علیزے کا دماغ نئی ترکیبات سوچنے میں لگ گیا کچھ بھی ہو جائے وہ چاہت اور بُراق کو چین سے نہیں رہنے دینے والی تھی یہ اُس نے سوچ لیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چاہت خاموش سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب اُس کے کمرے کا دروازہ نوک ہونے لگا۔۔دو دن سے وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی اور نہ کسی نے اُس کو پریشان کیا تھا بس ملازمہ آتی اُس کو کھانا دے کر چلی جاتی۔عزہ نے مریم بیگم کو مختصر بات بتادی تھی جس پہ وہ محض ہنکارہ بھر کر رہ گئی تھیں۔۔۔

کون ہے؟چاہت نے بیزاری سے پوچھا مگر کوئی جواب نہیں ملا تو بے دلی سے بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ؟چاہت نے دروازہ کھولا تو بُراق کو دیکھ کر اُس کے تاثرات تن گئے تھے۔

مجھے بات کرنی ہے تم سے؟ بُراق ایک نظر اُس کے بکھرے حُلیے پہ ڈالتا بولا اُس کو گہری شرمندگی نے آگھیرا تھا چاہت کو ایسے دیکھ کر کیونکہ اُس کی ایسی حالت کا زمیدار بھی تو وہ خود تھا

پر مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے انفیکٹ مجھے تو آپ کا چہرہ دیکھنا بھی اب گوارا نہیں۔ ۔چاہت بے تاثر لہجے میں کہتی دروازہ بند کرنے والی تھی جب بُراق نے اپنا پاؤں درمیان کر کے اُس کی کوشش کو ناکام بنایا

I'm sorry,extremely sorry

بُراق نے آہستہ آواز میں کہا تو چاہت کے چہرے پہ طنز مسکراہٹ نے بسیرا کیا

عربی کی ایک مشہور کہاوت ہے۔

آپ جب چاہے دور تو جا سکتے ہو لیکن جب چاہے قریب نہیں آ سکتے۔۔اُس دن بنا میری بات سنے آپ اپنی مرضی سے چلے گئے تھے لیکن آج اب یہاں اپنی مرضی سے نہیں آ سکتے۔۔۔چاہت سپاٹ لہجے میں بولی تو بُراق نے دُکھ بھری نظروں سے اُس کو دیکھا تھا چاہت کے ایسے رویئے پہ وہ ہرٹ ہوا تھا۔

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 54

میں نے اگر تمہیں موقع نہیں دیا تو تم بھی تو یہی کر رہی ہو نہ مجھے موقع نہ دے کر۔۔۔ بُراق ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ چاہت نے سرد لہجے میں کہا تو بُراق زبردستی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ چاہت نے اُس کو دروازہ لاک کرتا دیکھا تو چیخی

www.novelsclubb.com

آہستہ اِس کنڈیشن میں تمہارا یوں چیخنا ٹھیک نہیں بچے پہ بُرا اثر ہو سکتا ہے۔۔۔ بُراق دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا اُس سے بولا

یہ میرا بچہ ہے آپ کو اُس کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔چاہت دبی دبی آواز میں غرائی

جہیز میں ملا تھا یا امی نے جو ب ّری تیار کی تھی اُس میں بچہ ملا تھا جو صرف تمہارا بچہ ہوا؟ بُراق نے طنز کیا

ب ّری اور جہیز دونوں مجھے نہیں ملے تھے اب آپ یہاں سے جائے۔۔۔چاہت خفت کا شکار ہوئی۔۔۔۔

چاہت میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اُس دن جو میں نے رد عمل دیا وہ ایک فطری عمل تھا مجھے کچھ اور سمجھ نہیں آیا تھا میں نہیں جانتا تھا کے چچا کا کوئی بیٹا بھی ہے۔۔۔۔بُراق اب سنجیدہ ہوا

او تو اب آپ کو یہ پتا چلا عریش میرا بھائی ہے تو آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور آ گئے میرے پاس سوری کہنے اگر پتا نہ چلتا تو میں تو آپ کی نظر میں ایک بُری لڑکی تھی جو شادی کے بعد بھی کسی اور لڑکے کے ساتھ افیئر چلاتی ہے آپ نے تو یہ بھی نہیں سوچا جس پہ

آپ شک کر رہے ہیں وہ آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔چاہت کے لہجے میں نمی گُھل گئی تھی۔۔۔

میں شرمندہ ہوں اپنے کیے پہ مگر چاہت تم خود کو میری جگہ پہ رکھ کر سوچو۔۔۔بُراق اُس تک آتا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا

میں اگر آپ کو کسی لڑکی کے ساتھ ایک بند کمرے میں بھی دیکھتی تو اللہ کی قسم ایک لفظ سوال تک نہیں پوچھتی اور نہ میری نظروں میں آپ کو شک کا کوئی عکس نظر آتا۔پتا کیوں؟چاہت آرام سے اُس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر بولی تو بُراق اُس کے اِس قدر مضبوط لہجے پہ کچھ بول نہ پایا

کیونکہ قرآن کہتا ہے بدکار عورت کے لیے بدکار مرد۔۔اور بدکار مرد کے لیے بدکار عورت۔۔جب میں بدکار نہیں تو ایسا کیوں سوچو گی جو میرے رب نے دُنیا کے سات ارب کی آبادی سے میرا ہمسفر چُنا ہے وہ بدکار ہو سکتا ہے۔چاہت بُراق کو خاموش دیکھ کر خود ہی بول پڑی اُس کی بات پہ بُراق پتھر کا بن گیا۔۔ایسا نہیں تھا وہ چاہت کو بدکار سمجھتا

تھاوہ بس اُس کو اگر کسی اور کے ساتھ دیکھتا یا تصور کرتا تو ایک ڈر اُس کے اندر کنڈلی مار کر بیٹھ جاتا تھا اور وہ ڈر تھا چاہت کے دور جانے کا۔۔

میں نے کبھی تمہارے کردار پہ شک نہیں کیا۔۔۔ بُراق نے صفائی دینا چاہی

اعتبار بھی کوئی نہیں کیا۔۔۔ چاہت اُداس مسکراہٹ سے بولی

سوری۔۔۔ بُراق نے کہا

آئے ایم سوری کیونکہ وہ منظر بھولے سے بھی میں بھول نہیں پاتی جس میں آپ میری بات سنے بنا مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔۔۔ چاہت نے کہا

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کے میں کیا کروں تبھی جو من میں آیا وہ کر دیا۔۔۔ مگر غلطی تمہاری بھی ہے تمہیں مجھ سے ضروری کلاسس کا کہہ کر جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔ بُراق نے کہا

www.novelsclubb.com

سب میری غلطی ہے میں نے مان لیا اب آپ جائے۔۔۔ چاہت نے بے تاثر لہجے میں کہا

تم بات کو بڑھا رہی ہو اب میں سوری کہہ تو رہا ہوں نہ۔۔۔ بُراق کو اب غصہ آیا

مجھے سوری نہ بولے نہیں چاہیے آپ کا احسان۔۔۔چاہت سر جھٹک کر بولی

تمہیں مجھ سے محبت کبھی تھی ہی نہیں تبھی ایسا رویہ اختیار کیا ہوا۔۔۔بُراق کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو کہا

مجھے محبت ہے یا نہیں وہ بات تو آپ رہنے ہی دے میری محبت کیا ہے ؟اُس کا اندازہ آپ اِس بات سے لگا لے آپ کے ہاتھوں بار بار زلت سہنے کے باوجود بھی میں نے آپ سے نکاح کیا میری محبت میں کوئی کمی نہیں آئی اپنے لیے آپ کی نظروں میں شک دیکھ کر میں نے اب تک طلاق کی بات نہیں کہی یہ ہے میری محبت جو آپ کی ہر بے رخی سہنے کے باجود بھی آپ سے الگ نہیں ہو پاتی۔۔۔۔چاہت بُراق کی بات پہ تڑپ کر بولی اُس کو کہاں برداشت تھا کوئی اُس کی محبت پہ سوال اُٹھائے۔۔

اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو کیوں ضد پہ اڑی ہوئی ہو چلو میرے ساتھ ہمارے گھر۔۔۔بُراق اُس کو اپنے حصار میں لیتا اُمید بھروں نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو آج ہر احساس سے عاری تھا

میں اب وہاں نہیں آؤں گی شادی کی رات میری شرائط آپ بھول گئے ہیں پر میں نہیں۔۔۔چاہت اُس کا حصار توڑ کر دو قدم دور جا کر کھڑی ہوئی۔۔

چاہت یار پلیز ضد چھوڑو چلو میرے ساتھ۔۔بُراق زندگی میں پہلی بار بے بس ہوا تھا

مجھے آرام کرنا ہے آپ یہاں سے جائے۔۔چاہت نے بے رخی کا مظاہرہ کیا

میں تم سے اور اپنے بچے سے دستبردار نہیں ہو سکتا تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا؟ بُراق اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا

آپ دستبردار نہیں ہو سکتے یقین بھی نہیں کر سکتے آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے میرے لیے تو بلکل بھی نہیں کیونکہ آپ کی نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں میں ہی پاگل تھی جو آپ سے دل لگا بیٹھی اب سمجھ آ رہا ہے پتھر سے ماتھا ٹکراؤ گے تو خود کا سر لہولہان ہو گا مگر پتھر کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔چاہت اُس کی کوئی بھی بات سُننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

میں ہرٹ ہو رہا ہوں ایسی باتیں مت کرو معاف کر دو اپنے بُراق کو ایک چانس دے دو اپنی محبت کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔۔۔بُراق اُس کو اپنے سینے سے لگاتا بولا تو چاہت نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا تھا انجانے میں یا جان کر بُراق اُس کی دُکھتی رگ دبا گیا تھا۔۔

بُراق پلیز مجھے وقت چاہیے۔۔۔چاہت اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی دور کرتی بولی وہ ابھی بھی اپنے فیصلے سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی یہ بات بُراق کو پاگل کر رہی تھی۔۔۔

محبت کرنے والوں کا دل تو وسیع ہوتا ہے پھر تم کیوں سنگدلی دلی کا مظاہرہ کر رہی ہو؟ بُراق کا لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔

آپ بھی تو کرتے تھے اب اگر میں نے کر دیا تھا کونسی قباحت آ گئی۔۔۔چاہت ہلکی مسکراہٹ سے بولی مگر اُس کی مسکراہٹ پہلے جیسی نہیں تھی آج اُس کی مسکراہٹ میں سوائے کھوکھلے پن کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔

اپنے فیصلے سے تم خود کو بھی تکلیف دے رہی ہو اور مجھے بھی چلو میرے ساتھ۔۔۔خود کو بھی اِس تکلیف سے آزاد کرو اور مجھے بھی۔۔۔بُراق نے ایک اور کوشش کی۔۔

میں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ آپ کو سوچ کر آپ سے محبت کر کے گزارا ہے اب میں کچھ وقت خود کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں خود کو سمجھنا چاہتی ہوں۔۔۔چاہت رخ پھیر کر بولی

غلط کر رہی ہو۔۔۔بُراق کو اُس کا یوں منہ موڑنا پسند نہیں آیا

آپ نے جو کیا وہ میری نظر میں گناہ تھا۔۔۔چاہت نے بناتاخیر کیے کہا تو بُراق چند پل تو اُس کو دیکھتا رہا پھر ناچاہتے ہوئے بھی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا اُس کے جانے کا یقین کر کے چاہت بیڈ پہ ڈھے سی گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ مناہل نے بالاج کو کچن میں کھڑا پایا تو پوچھا

اپنی پیاری سی بیوی کے لیے کافی بنا رہا ہوں۔۔۔بالاج نے بتایا

ارے واہ آج اتنی نوازش کس خوشی میں؟ مناہل مسکراہٹ دبائے پوچھنے لگی۔۔

میں تو ایسی کئی نوازشیں کر چُکا ہوں بغیر کسی خوشی کے۔۔۔۔بالاج نے اِترا کر بتایا

اچھا جی ایسی بات ہے تو میں بھی کرتی ہوں۔۔مناہل نے جواباً کہا

www.novelsclubb.com

جی آپ محترمہ ہمیں دال روٹی کھیلاتی ہیں۔۔۔بالاج سر جھٹک کر بولا

افففف سدا کے ناشکرے رہنا کتنی محنت سے میں نے بنائے تھے اسپیشلی تمہارے لیے۔۔۔۔مناہل منہ بنا کر بولی

اندازہ ہے تمہاری محنت کا دال روٹی میں سواد سے زیادہ تمہاری کی گئی محنت صاف عیاں تھی۔ بالاج جھرجھری لیکر بول کر اُس کی طرف کافی کا کپ بڑھایا

میں اب نہیں بناؤں گی تمہارے لیے کچھ انتہا کے ناشکرے ہو۔۔۔ مناہل اُس کو گھور کر بولی

میں تو یہی چاہتا ہوں تم میرے لیے کچھ نہ بناؤں۔۔۔ بالاج زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا جس پہ مناہل نے ایک تھپڑ اُس کے بازوں پہ مارا

کوئی موو دیکھے۔۔۔ بالاج اپنا بازوں سہلاتا بولا

ہاں ضرور۔۔۔ مناہل پرجوش ہوتی صوفے پہ اُس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

چاہت سے بات ہوئی ہے تمہاری؟ بالاج نے پوچھا

www.novelsclubb.com

نہیں میں نے ایک دو بار کال کی تھی مگر اُس نے ریسیو نہیں کی۔۔۔ مناہل نے بتایا

ڈسٹرب ہو گی۔۔۔ بالاج گہری سانس کھینچ کر بولا

تمہیں پتا ہے جب مجھے تم سے محبت نہیں تھی تب مجھے تمہارا چاہت کی یوں کیئر کرنا اُس کو امپورٹنس دینا بُرا لگتا تھا وجہ پتا نہیں تھی پر اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ مناہل اُس کے سینے پہ سر رکھتی بتانے لگی نظریں اُس کی سامنے ٹی وی میں چلتے مناظر پہ تھی۔۔۔

تمہاری جیلسی کا اندازہ ہے مجھے اور میں بہت انجوائے کرتا تھا۔۔۔ بالاج اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہنس کر بولا

مین جو ہو یہ بھی نہیں بتایا وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے۔۔۔ مناہل سر جھٹک کر بولی

اب تو بتا یا نہ۔۔ بالاج نے کہا

ہمم بڑا احسان کیا۔۔۔ مناہل کو تپ چڑھی مگر اُس کے ایسے انداز پہ بالاج نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

آئی پکس لیتے ہیں۔۔۔ بالاج ٹیوی بند کرتا مناہل سے پوچھا

میرے بال ٹھیک نہیں۔۔۔ مناہل کو اپنے بالوں کی فکر ہوئی

اچھی لگ رہی ہو اب کیمرہ کی طرف دیکھو۔۔۔ بالاج ایک نظر اُس پہ ڈال کر بولا

میں کیا سوچ رہی ہو کیوں نہ ہم اپنی لارج تصویر بنوائے پتا ہے کیا وہ میں پھر سامنے دیوار پہ چسپاں کر دوں گی جب بھی ہمارے گھر کوئی آئے تو اُس کی نظر ہماری تصویر پہ پڑے گی۔۔۔ مناہل پر جوش لہجے میں بالاج کو بتانے لگی۔۔

جو دل چاہتا ہے وہ کرو میں نے روکا تھوڑی ہے۔۔ بالاج اُس کی تصویر اپنے موبائیل میں محفوظ کرتا بولا تو مناہل آگے کی پلیننگ کرنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

مجھے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔رات کے ڈنر کے وقت فیضل صاحب اپنی آواز کو کرخت کیے بولے

اباجی خیریت ہے گلا ولا تو خراب نہیں ہو گیا؟ شائلہ بیگم نے پوچھا

میرا گلا ٹھیک ہے میں نے فیصلہ کیا ہے ایک اور وہ یہ ہے کے دانیال کی شادی اُس کی پسند سے ہو گی۔۔۔۔۔اور میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ فیضل صاحب کی بات پہ دانیال جو خاموش بیٹھا تھا اُس کی پوری بتیسی کھل چُکی تھی۔۔۔

ایسا قطعاً نہیں ہو گا۔۔۔ شائلہ بیگم نے جلدی سے کہا

ایسا ضرور ہو گا کیونکہ یہ اب میرا فیصلہ ہے تم لوگوں کی بلاوجہ لڑائی فساد میں بچوں کی خوشیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ فیضل صاحب کا لہجہ مضبوط تھا

آپ خاموش کیوں ہیں؟ سمجھائے اپنے ابا کو۔۔۔ شائلہ بیگم نے قدوس صاحب کو درمیان میں گھسیٹا

میں اِس گھر کا سربراہ ہوں مجھے سمجھانے سے اچھا ہے پڑوس سے وقت لو تاکہ ہم رشتے کی بات کرنے جائے۔۔۔ فیضل صاحب اپنی بات کہہ کر چلے گئے۔۔۔

یہ سب تیرا کیا دھڑا ہے۔۔۔ شائلہ بیگم نے دانیال کو گھورا

یہ سب میرا کیا دھڑا نہیں ہے بلاوجہ مجھے معصوم پہ الزام مت لگایا کریں۔۔۔ دانیال اپنی خوشی چُھپاتا بولا

www.novelsclubb.com

تو پھر بول ابا جی کو تجھے انا سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ شائلہ بیگم نے جیسے حکم دیا

ایسے کیسے منع کر دوں وہ بڑے ہیں اور بڑوں کے فیصلوں پہ سر جھکا دینا چاہیے۔۔۔۔۔ دانیال گڑبڑا سا گیا۔۔۔۔

سب پتا ہے کتنا تو ں فرمانبردار ہے۔۔۔شمائلہ بیگم تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی تو دانیال نے وہاں سے اُٹھنے میں ہی عافیت جانی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ نے اپنے کمرے میں کیوں بلایا ہے۔۔۔؟بلقیس بیگم سہیل صاحب کے ساتھ شیلا بیگم کے کمرے میں آتی بولی جن کے پاس بیٹھی انا اُن کے پاؤں دبا رہی تھی۔۔۔

میں نے اپنا فیصلہ سُنانے کے لیے بلایا ہے۔۔۔شیلا بیگم سنجیدگی سے بولی

کونسا فیصلہ ؟اِس بار سُہیل صاحب نے پوچھا

خدانخواستہ کہی آپ اولڈ ہوم میں تو نہیں رہنے کا سوچ رہی؟بلقیس بیگم یہاں وہاں نظریں گُھماتی بولی

جی نہیں میں نے یہ بتانا تھا کے انا کی شادی دانیال قدوس سے ہو گی۔۔۔شیلا بیگم نے بقلیس بیگم کے سر پہ جیسے بم گرایا تھا وہی انا حیران سی شیلا بیگم کو دیکھنے لگی۔۔

یہ آپ کیا بول رہی ہیں اِس عمر میں دماغ سٹیا گیا ہے کیا؟بلقیس بیگم ہڑ بڑا کر بولی

اماں آپ جانتی ہیں ہمارے اختلافات ہے اُس گھر کے لوگوں کے ساتھ پھر آپ نے اتنی بڑی بات جوان بچی کے سامنے کیسے کر دی؟ سُہیل صاحب بلقیس بیگم کو خاموش رہنے کا اِشارہ کیے شیلا بیگم سے بولے

میاں اُن کے ساتھ ہمارے اختلافات نہیں بلکہ تمہاری بیوی کے اختلافات ہیں جن سے میں بڑا تنگ ہوں۔۔۔رہی بات جوان بچی کی تو اِس میں اُس کی بھی خوشی ہے جو تمہاری بیوی کو نظر نہیں آرہی۔۔۔شیلا بیگم نخوت سے بولی

میرے اختلاف ہو یا ہمارے مگر جو آپ چاہتی ہیں وہ بلکل بھی نہیں ہو گا انا میری بیٹی ہے اُس کی شادی کا فیصلہ میں کروں گی۔۔۔۔بلقیس بیگم سنجیدہ لہجے میں بولی

اِس گھر کی بڑی میں ابھی زندہ ہوں اور یہاں وہ ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔۔شیلا بیگم فیصلہ کن لہجے میں گویا ہوئی

www.novelsclubb.com

آپ کو نیند کی ضرورت ہے۔۔بلقیس بیگم نے کہا

ایک دن تک شاید وہ رشتے کی بات کرنے آئے۔ تبھی تیاری کر لینا۔۔۔بہت ادب و احترام سے ملنا ہے۔شیلا بیگم بڑے سلیقے سے بلقیس بیگم کی بات نظر انداز کرتی بولی

میں نے انکار کر دینا ہے اُس چڑیل کے گھر میری بیٹی کی شادی کبھی نہیں ہو گی۔۔۔ بلقیس بیگم آپے سے باہر ہوئی

شادی کے لیے ہم ہال بک کروالیں گے۔۔۔ شیلا بیگم کی بات پہ انا کی ہنسی چھوٹ گئ۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:41 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 55

تیرا بڑا ہنسا نکل رہا ہے۔۔۔ بلقیس بیگم نے انا کو لتاڑا

وہ میں تو بس۔۔ انا گڑبڑائی

www.novelsclubb.com

اماں آپ نے یہ اچانک فیصلہ کیوں لیا ہے؟ ابھی تو انا کے دو سمسٹر رہتے ہیں۔۔۔ سُہیل صاحب نے شیلا بیگم سے کہا

کیونکہ رشتہ بہت اچھا ہے اور

کیا خاک اچھا ہے آپ کو تو جانے کیا ہو گیا ہے؟ بلقیس بیگم نے شیلا بیگم کی بات درمیان میں کاٹی

تم اماں کو بات کرنے دو۔۔۔ سہیل صاحب نے کچھ سختی سے بلقیس بیگم سے کہا تو وہ مجبورن خاموش ہو گئ۔۔

رشتہ بہت اچھا ہے میں نہیں چاہتی انا کے دو لاسٹ سمسٹر کی وجہ سے وہ چلا جائے اِس لیے وہ جب رشتہ لینے آئے تو کوئی بدمزگی نہیں ہونی چاہیے اگر وہ شادی کی تاریخ بھی رکھنا چاہے تو ڈن ہو گا۔۔۔۔ شیلا بیگم جلد بازی کا مظاہرہ کیا جس پہ انا کو بھی اپنے سامنے تارے ناچتے دیکھائی دیئے۔۔۔

میری بچی گری پڑی نہیں ہے جو آپ اتنی جلد بازی میں اُس کا بیاہ کروائیں گی اور میں خاموش رہوں گی میں ابھی زندہ ہوں۔۔۔ بلقیس بیگم زیادہ دیر تک خاموش نہ رہ پائی

ایسی بات کا تو افسوس ہے۔۔ شیلا بیگم کی بات پہ بلقیس بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ۔۔ سُہیل صاحب تاسف سے سر کو جنبش دینے لگے۔۔۔

دادو

بڑے بات کر رہے ہیں نہ۔۔اُن کی بات پہ انا احتجاجاً بولنا چاہتی تھی مگر شیلا بیگم نے اُس کو بھی ٹوکا

ٹھیک ہے آپ جو چاہے گی وہ ہو گا۔۔۔ سُہیل صاحب نے جیسے ساری بات ختم کی۔۔

ایسے کیسے وہ ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔ بلقیس بیگم ہتھے سے اُکھڑ گئی مگر شیلا بیگم تو خوشی سے نہال ہو گئی آخر وہ ہی جو ہوا جو وہ چاہتی تھیں۔۔

ماں کا رول کرو ڈائن کا نہیں۔۔۔۔ شیلا بیگم نے کہا

آپ مجھے ڈائن بول رہی ہیں انا میری بیٹی ہے میں آپ سے زیادہ اُس کا بہتر چاہ سکتی ہوں۔۔۔ بلقیس بیگم نے جتایا

ابھی تم دونوں جاؤ مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔ شیلا بیگم جمائی لیتی اُن کو باہر جانے کا بولنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ غلط کر رہی ہیں۔۔۔۔ بلقیس بیگم نے اُن کو گھورا

گُڈ نائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ شیلا بیگم نے اپنے اُپر بلینکٹ اُوڑھا

چلو تم۔۔۔ سُہیل صاحب گہری سانس خارج کر کے بولے

پر

پرور کو چھوڑو اب۔۔ سہیل صاحب زچ ہوئے۔۔۔

میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ بلقیس بیگم جاتے جاتے ہوئے بھی اُنہیں وارن کرنا نہ بھولی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح گھر داخل ہوا تھا جہاں ہال میں ہی صوفے پہ بیٹھی صلحہ بیگم اُس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

ایک بج رہا ہے کہاں تھے اتنی دیر تک اور کیا چاہت نہیں آئی ساتھ؟ صلحہ بیگم اُس کو دیکھ کر کئی سوال پوچھ ڈالے۔۔

www.novelsclubb.com

امی میں بہت تھک گیا ہوں۔۔ سونا چاہوں گا۔۔۔ بُراق کے پاس اِس وقت اُن کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔

نظریں کیوں چُرا رہے ہو بُراق؟ تم نے چاہت سے کیا کہا جو ابھی تک وہ گھر آنے پہ راضی نہیں ہوئی تم نے واقع اُس پہ شک کیا تھا؟ مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔۔ صلحہ بیگم افسوس بھری نظروں سے بُراق کو دیکھنے لگی جس کے بال ماتھے پہ بکھرے پڑے تھے شرٹ بھی سلوٹیں زدہ تھی۔۔۔

امی پلیز۔۔۔ بُراق اکتا سا گیا آج اُس کو اپنا آپ خالی سا لگ رہا تھا۔۔۔ چاہت کی بے رخی نے اُس کو توڑ کر رکھ دیا تھا اُس کو اندازہ نہیں تھا کبھی چاہت ایسا بھی اُس کے ساتھ کر سکتی ہے۔۔۔ مانا کے اُس نے جو کیا تھا وہ غلط تھا بُراق کو احساس تھا مگر وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اب چاہت کو کیسے منائے؟ کیسے اُس کو بتائے وہ اُس کو کتنا چاہتا ہے آج سے نہیں بچپن سے شاید تب سے جب اُس کو محبت کے "م" کا بھی پتا نہیں تھا۔۔۔۔

کب تک یوں چُھپتے رہو گے؟ حالات سے منہ تو دینا پڑے گا تمہیں۔۔ صلحہ بیگم نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

سامنا کر تو رہا ہوں۔۔۔۔ بُراق سپاٹ لہجے میں کہتا اپنے کمرے میں آیا جہاں اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا۔۔۔ شادی کے بعد ایسا پہلی بار ہوا تھا جب وہ کمرے میں آیا ہو اور

اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا ہو وہ تو جیسے ہی کمرے میں قدم رکھتا کمرے میں موجود چاہت نے کوئی نہ کوئی ڈرامہ یا فلم لگائی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔کانوں کے پردے پھاڑنے والی آواز اُس کے کانوں سے ٹکراتی ہے۔ مگر آج ایسا کچھ نہیں تھا بُراق کو وحشت اور گھٹن کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔بے ساختہ اُس نے اپنی شرٹ کے بٹنز کھول کر شرٹ اُتار کر صوفے پہ پھینکی تھی۔۔۔۔۔۔کچھ دیر تک یوں ہی بے مقصد کمرے کو تکنے کے بعد بُراق سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اُٹھاتا ٹی وی آن کر کے ایک ڈرامہ لگا دیا تھا جو اکثر چاہت دیکھا کرتی تھی یہ اُس کی اپنی سی کوشش تھی تاکہ اُس کو چاہت کی موجودگی کا احساس ہو جو وہاں نہ ہو کر بھی ہر جگہ تھی۔۔۔اُس کو ابھی بھی چین نہیں ملا تو گہری سانس خارج کرتے نہانے کے غرض سے واشروم چلا گیا۔۔بیس منٹ شاور کے نیچے کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ کمرے میں داخل ہوتا وارڈروب کی جانب آتا غلطی سے چاہت کی سائیڈ پہ آ گیا جس کا احساس وارڈروب کھولنے کے بعد بُراق کو ہوا کیونکہ چاہت کے کپڑے کسی بارش کی طرح اُس پہ گرے تھے۔۔۔جس پہ اُس کے لب جو آپس میں پہلے پیوست تھے اب ہلکی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔۔۔بُراق جھک کر چاہت کے کپڑے اُٹھاتا انہیں بیڈ پہ رکھیں پھر وارڈروب کی جانب بڑھتا چاہت کے لٹکتے کپڑے اُٹھا کر

ترتیب سے رکھنے کا سوچ کر اُس نے ہینگرز اپنے ہاتھ میں لیا جب غیر شعوری طور پہ اُس کی نظر مخملی کیس پہ پڑی بُراق اپنی نظر سرسری ضرور کرتا مگر مخملی کیس دیکھ کر اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔اپنے شک کی تصدیق کے غرض سے بُراق نے مخملی کیس اُٹھا کر اُس کو کھولا تو حیرانی کی انتہا نہ رہی جب اُس نے کیس میں پایل کو دیکھا جو چھوٹی سائیز کی تھی۔۔۔بُراق کو اچھے سے یاد تھا یہ اُس نے چاہت کو آج سے نو دس سالہ پہلے دی تھی۔۔کی۔۔

"میں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ آپ کو سوچ کر آپ سے محبت کر کے گزارا ہے"

کانوں میں چاہت کے الفاظ گونجے تو بُراق کو احساس ہوا وہ اپنی زندگی کا کتنا بھرا خسارا کر چُکا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دو چاہت۔۔۔۔۔میرے پاس لوٹ آؤ میں کچھ بھی نہیں تمہارے بنا۔۔۔۔۔بُراق اُس پایل کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا تصور میں چاہت سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

ایک بار معاف کر دو پھر کبھی کسی شکایت کا موقع نہیں دوں گا بس ایک چانس دے دو۔۔۔ بُراق کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تو وہ اپنی جگہ حیران ہو گیا تھا اُس کو پتا بھی نہیں چلا کب اُس کی آنکھ نم ہوئی اور کب یہ موتی ٹوٹا؟

❤❤❤❤❤❤❤❤

اپنی سب سے بڑی خواہش بتاؤ۔۔۔ مناہل بالاج کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھسائے استفسار ہوئی۔۔۔

پہلے تم اپنی خواہش بتاؤ۔ بالاج نے مسکرا کر کہا

پہلے میں نے پوچھا تھا اِس لیے جواب تم دو۔۔۔ مناہل بضد ہوئی

تم دو پھر میں دیتا ہوں۔۔۔ بالاج نے کہا

ابھی دینے میں کیا ہے؟ مناہل نے کڑے چتونوں سے اُس کو دیکھا

میں نوٹ کر رہا ہوں آج کل تم مجھ پہ غصہ بہت ہو رہی ہو۔۔۔۔۔۔ بالاج جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو مناہل اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھنے لگی۔۔۔

اِتنا دور گھر خریدا ہوا ہے کوئی آتا جاتا نہیں پاس میں کوئی "پارک "مال "ہوٹل "کیفے "ریسٹورنٹ وغیرہ کچھ نہیں میں بور ہو جاتی ہوں ایک تو تم بھی جانے کس کام سے چلے جاتے ہو واپسی کا کوئی پتا بھی نہیں ہوتا۔۔ مناہل نے اپنے رویے کی وجہ بتائی۔۔۔

میرے کام کی نوعیت کا اندازہ تمہیں ہے رہی بات بور ہونے کی تو بس چند ماہ پھر تم جہاں چاہوں گی وہی گھر خرید لیں گے۔۔۔ بالاج نے کہا تو مناہل جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی

نہیں نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا ہمارا گھر بس یہی ہو گا پہلی بار تو میں نے اپنا کوئی گھر خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا ہے۔۔۔ مجھے اِس گھر سے لگاؤ ہو گیا ہے سکون محسوس ہوتا ہے وہ تو بس میری بات کا مطلب یہ تھا کے تم مجھے وقت نہیں دیتے۔۔۔۔۔۔ مناہل نے جلدی سے اپنی بات کی وضاحت دی تو بالاج مسکرایا

میں سمجھتا ہوں تمہاری بات کا مطلب۔۔۔۔ بالاج نے اُس کے ماتھے کا بوسہ لیا

پھر بھی وقت نہیں دیتے۔۔۔۔۔ مناہل نے شکوہ کیا

بس تھوڑا اور کمپرومائز کرو پھر میں تمہارے والدین کے گھر بھی لے جاؤں گا۔۔۔ بالاج نے کہا

ٹھیک ہے مجھے بھی موم ڈیڈ کی بہت یاد آ رہی ہے پتا ہے موم بار بار کہتی ہے آنے کو مگر میں ہی ہر بار ٹال دیتی ہوں۔۔۔۔۔ مناہل نے کہا

دوبارہ ٹالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔ بالاج نے یقین دلایا

اچھا پھر بتاؤ تمہاری خواہش کیا ہے؟ مناہل گھوم پِھر کر اُسی بات پہ آئی۔۔۔۔۔

میری خواہش بھی ہر فوجی کی طرح یہی ہے شہادت حاصل کرنا۔۔۔۔۔۔۔ بالاج چہرے پہ چمک لائے بولا تو مناہل کے چہرے پہ ایک سائے لہرایا تھا اُس نے زور سے ایک تھپڑ بالاج کے سینے پہ مارا تھا۔۔

کیا ہوا؟ بالاج حیرانی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔ مناہل بنا جواب دیئے بیڈ پہ پڑے کشن اُس پہ مارنے لگی۔۔۔۔ بالاج ہکا بکا اُس کو دیکھنے لگا جو اچانک سے جھنگلی بلی کا روپ اختیار کر گئ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مناہل کیا ہوا ہے کیوں معصوم شوہر پہ تشدد کر رہی ہو؟ بالاج اُس کے دونوں ہاتھ اپنے قابوں میں کرتا نرمی سے پوچھنے لگا۔۔

یہ معصوم شوہر ہر وقت میری جان حلق پہ اٹکائے رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔ مناہل نے اپنے ہاتھ اُس سے چھڑوانے چاہے۔۔۔

اب میں نے کیا کر دیا؟ بالاج سرے سے انجان بن گیا۔۔۔۔۔۔

مانا کے آرمی والوں کے لیے شہادت حاصل کرنا ایک خواب ایک جنون ہوتا ہے مگر کیا اُن کو اپنے پیچھے رہ جانے والوں کا ذرہ احساس نہیں ہوتا؟ وہ تو شہید ہو کر جنت میں چلے جاتے ہیں مگر پھر؟ جو اُن کی راہ دیکھتے ہیں جو اُن کی جانوں کی دعائیں کرتے ہیں اُن کے بارے میں نہیں سوچتے کے اگر اُن کی دہلیز پہ جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں اُس کے بجائے تابوت میں اگر لاش آئے گی تو ان کے دلوں پہ کیا گزرے گی۔۔۔ مناہل کی آنکھوں سے بے اختیار ایک کے بعد ایک آنسو بہہ نکلا تھا جو بالاج کو اپنے دل پہ گرتا محسوس ہو رہا تھا اُس نے آگے بھر کر مناہل کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم ایسی تو نہیں تھی بات بات پہ رونے والی اب کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ کیوں اتنا کمزور بنا دیا ہے خود کو؟ بالاج اُس کے لیے فکر مند ہوا

مجھے محبت ہو گئی ہے اِس لیے ایسی بن گئی ہو میرا غرور خاک میں مل گیا ہے۔۔۔۔۔تمہاری دوری کا سوچ کر اندر تک میں ہل جاتی ہوں مجھے جتنے تم عزیز ہو گئے ہو اگر تمہارے بنا اب جینے کا تصور کرتی ہوں تو دل کانپ سا جاتا ہے تمہارے بنا میں خود کو کمزور سمجھتی ہوں۔۔۔ تمہیں میرے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا ہو گا مگر جب میں خود کو تمہارے بنا سوچتی ہوں تو سانس رُک رُک کر آتی ہے۔۔۔۔ مناہل نے اپنے دل کا حال اُس کے سامنے عیاں کیا تو بالاج کو بے اختیار اُس پہ پیار آیا تھا۔۔۔۔۔

ایمو شنل ہونا چھوڑو اور یہ بتاؤ تمہاری کیا خواہشات ہیں؟ بالاج نے اُس کا دل بہلانا چاہا

میری سبھی خواہشات میں سے ایک یہ ہے کے میں تم سے پہلے اِس دنیا سے

اِس سے آگے ایک اور لفظ نہیں۔۔۔۔۔ مناہل کچھ کہنے والی تھی جب بالاج اُس کی بات کا مطلب سمجھتا اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر سنجیدگی سے ٹوک کر بولا

تکلیف ہوئی نہ مجھے بھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔جب تم ایسی باتیں کرتے ہو۔۔۔اُس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتی مناہل ہلکی مسکراہٹ سے بولی

سو جاؤ۔۔۔۔۔رات کے تین بج رہے ہیں۔۔۔۔۔ بالاج نے بات ختم کرنے کی خاطر کہا

تم بھی سو جاؤ۔۔۔ مناہل اُس کے سینے پہ سر رکھتی آنکھیں موند کر بولی۔۔۔۔ بالاج اُس کے بالوں کو سہلاتا اپنی سوچوں میں گم ہو گیا تھا اُس نے سوچ لیا تھا آگے اُس نے کیا کرنا ہے وہ مناہل کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا اُس کو تو اپنی مغرور نک چڑھی مناہل سے پیار ہوا تھا جو ہر وقت لڑنے کے موڈ میں رہا کرتی تھی۔۔ نا کہ ہر وقت ڈر کر حساس قسم کی مناہل سے۔۔۔ بالاج تھوڑا سر جھکا کر اُس کو دیکھنے لگا جو گہری نیند میں ہونے کے باوجود بھی اُس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے تھی جیسے نیند میں بھی اُس کو ڈر ہو بالاج کے دور جانے کا۔۔۔۔۔

پاگل کر دوں گی مجھے۔۔۔۔۔۔ بالاج اپنا سر جھٹکتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ایک کمرے میں رہ رہ کر چاہت کو گھٹن کا احساس ہو رہا تھا تبھی وہ کھلی ہوا میں سانس لینے کے غرض سے اپنے گھر کے لان میں آتی چہل قدمی کر رہی تھی۔۔۔۔

نکل گئی ساری ہوا۔۔۔۔علیزے کی آواز پہ چاہت نے چونک کر پلٹتے علیزے کو دیکھا جو طنز نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میرا کوئی موڈ نہیں تم سے بحث کرنے کا۔۔۔چاہت اپنی نظروں کا رخ اُس سے ہٹاتی بولی

کیوں ہمت نہیں کیا؟ بڑا اُچھلتی تھی بُراق کے نام پہ اب کیا ہوا؟علیزے اُس کے سامنے آتی بولی

میں اُچھلوں یا کودوں اُس سے تمہیں کیا؟ بھولو مت بُراق اب بھی میرا شوہر ہے تمہیں زیادہ خوش فہم ہونے کی ضرورت نہیں۔۔چاہت نے تند نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر کہا

اب غرور تم پہ جچتا نہیں آج یا کل بُراق تمہیں طلاق دے ڈالے گا میری مانو اِس بچے کا بارشن کروا

www.novelsclubb.com

چٹاخ

علیزے کچھ کہنے والی تھی جب چاہت نے زوردار ایک تھپڑ اُس کے منہ پہ مارا۔اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی علیزے بے یقینی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی یکایک اُس کی آنکھوں میں آگ کے شعلے بھڑکنے لگے تھے۔۔

تمہاری اتنی ہمت تم مجھے تھپڑ مارو۔۔۔علیزے غصے سے چیختی جواب میں اُس کو تھپڑ مارنے والی تھی جب چاہت نے درمیان میں اُس کا ہاتھ روک لیا تھا۔۔

مجھے کمزور سمجھنے کی کوشش مت کرنا میں نہ کل کمزور تھی اور نہ آج۔۔۔یہ تھپڑ اُس لیے مارا کیونکہ تم اِس لائق تھی دوبارہ میرے بچے کے بارے میں ایسا کچھ کہا تو ابھی تو بس تھپڑ مارا دوبارہ منہ توڑ دوں گی۔۔۔چاہت نے اُس کے ہاتھ کو ایک جھٹکا دے کر چھوڑا

تم پاگل ہو گئی ہو تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں اور نہ اس بچے کو۔۔۔علیزے پاگلوں کی طرح یہاں وہاں ٹہلتی اُس کا گلا دبانے کے لیے بڑھی تھی جب اچانک کوئی اُس کے سامنے کوئی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔چاہت جو حیران نظروں سے اُس کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اُس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر زور سے اپنی آنکھوں کو میچ گئی تھی۔۔مگر علیزے کو کوئی حرکت نہ کرتا دیکھ کر اُس نے آنکھیں کھولی تو نظر مردانہ پشت پہ پڑی جس کو دیکھ کر چاہت نے بے ساختہ شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ کوئی اور نہیں بُراق تھا۔۔

سامنے سے ہٹ جاؤ آج میں اِس کو چھوڑوں گی نہیں ہمیشہ ہر چیز پہ قبضہ کر کے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔علیزے بُراق کو آگے سے ہٹاتی پاگلوں کے انداز میں بولی جس پہ بُراق کا بھی ہاتھ اُٹھا تھا اور اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

تمہیں اِس وقت یہاں نہیں پاگل خانے ہونا چاہیے تھا۔۔۔بُراق اُس کو دیکھ کر دھاڑا علیزے خاموش سی اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

بُراق۔۔۔چاہت نے ہچک لی۔۔۔بُراق ایک اچٹتی نظر علیزے پہ ڈالتا چاہت کو اپنے حصار میں لے گیا

میں تم دونوں کو کبھی خوش ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔علیزے باز پھر بھی نہیں آئی لان میں مرید صاحب مریم بیگم اور اسمارہ بیگم موحد عزہ یہ سب بھی آ گئے تھے۔۔۔۔۔اسمارہ بیگم نے علیزے کی بات سن لی تھی تبھی شرمندہ ہو کر اُس کا بازوں دبوچ گئی تھی

اندر چلو۔۔۔اسمارہ بیگم نے کاٹ دار نظروں سے اُس کو دیکھا

نو آج نہیں آج فیصلہ ہو کر رہے گا۔۔۔علیزے اپنا آپ اُن سے چھڑوانے لگی۔۔۔

میں نے کہا چلو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔اسمارہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ علیزے کا حشر نشر کر دیتی جس سے انہیں سب کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا۔۔۔

میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا آپی کو پاگل خانے داخل کروا لے گے۔۔۔۔موحد کی بات پہ سب حیران نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو؟مرید صاحب کو موحد کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔اسمارہ بیگم نظریں چُرانے لگی۔۔۔

پاگل خانے توں جائے گا یہ سارا خاندان جائے گا۔۔۔علیزے ہتھے سے اُکھڑ گئ۔۔۔

آپی نفسیاتی مریضہ ہیں ہم اِنہیں سائکاٹرسٹ کے پاس بھی لیکر جاتے تھے مگر یہ بات امی نے سب سے چُھپائی تھی۔۔۔۔موحد نے جیسے سب کے سروں پہ بم گرایا تھا عزہ شاک کی کیفیت میں اپنی ماں کو دیکھنے لگی جنہوں نے اُس کو بھی اتنی بڑی بات سے لاعلم رکھا تھا۔۔۔

اسمارہ۔۔۔۔مریم بیگم بے یقین نظروں سے اسمارہ بیگم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا اگر میں یہ سب نہ چُھپاتی تو ہر کوئی میری بیٹی کو پاگل کہتا وہ اگر اِس مرض میں مبتلا ہوئی ہے تو اپنے حسد اور بیجا ضد کی وجہ سے ہوئی ہے مگر میں ماں تھی کیسے اُس کو پاگل خانے چھوڑ دیتی۔۔؟اسمارہ بیگم کسی مجرم کی طرح بتانے لگی۔۔۔علیزے اب خاموش سی کبھی بُراق کو دیکھتی تو کبھی اُس کے حصار میں چُھپی چاہت کو جو خود اپنی جگہ حیران اور بے یقین تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے کہا یہ جس سے چاہتی ہے اُس سے شادی کروادوں تب ٹھیک ہونے کے چانسز ہیں میں نے تبھی بُراق سے علیزے کی شادی کروانے کا سوچا یہ جان کر بھی کے اُس کا رشتہ ہم بڑوں نے ہی بچپن سے چاہت کے ساتھ جوڑ دیا تھا۔۔۔اسمارہ بیگم نے مزید کہا چاہت کی سوئی ایک بات پہ اٹک گئی تھی اور وہ بات تھی۔"اُس کا رشتہ ہم بڑوں نے ہی بچپن سے چاہت کے ساتھ جوڑ دیا تھا۔۔۔""""

www.novelsclubb.com

چاہت سر اُٹھاتی بُراق کو دیکھنے لگی جو اپنی نظریں چُرا گیا تھا اُس کی حرکت پہ چاہت کو اپنا جواب مل گیا تھا وہ ایک جھٹکے میں بُراق کا حصار توڑتی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔بُراق اُس کی پشت کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس خارج کرتا اُس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

چاہت میری بات سنو۔۔ بُراق اندر آتا نرمی سے اُس کا بازوں پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیا

مجھ آپ کی کوئی بات نہیں سُننی۔۔۔۔ چاہت نے ناگواری سے کہا

پلیز چاہت ڈونٹ ڈو دس۔۔۔۔ بُراق بے بس نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ ایک تو آپ نے مجھے اتنی بڑی بات چُھپائی میرے منگیتر ہو کر بھی مجھ سے ایسا روڈ رویہ اختیار کیا کسی اور سے شادی کرنے تک کا سوچا اور اب آپ چاہ رہے ہیں میں آپ کی بات سنوں۔۔۔ تو کیا سنوں؟ اب رہ کیا گیا ہے۔۔۔۔؟ چاہت اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بے تاثر لہجے میں بولی

میں آج یہ سب تمہیں بتانے ہی والا تھا۔۔۔ بُراق نے یقین دِلانا چاہا

اب دیر ہو گئی ہے بہت دیر۔۔۔۔۔ چاہت اتنا کہتی اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔ بُراق کچھ سوچ کر خود بھی اُس کے پیچھے گیا۔۔۔

آپ کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی؟ چاہت اپنے کمرے میں بُراق کو دیکھ کر زچ ہوئی۔۔۔۔ بُراق بنا اُس کو جواب دے کر اُس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔ چاہت اُچھل کر دور کھڑی ہوئی۔۔۔

یہی کھڑی رہو۔۔۔ بُراق اُس سے کہتا اپنی جیب سے ایک چیز نکالی جس کو دیکھ کر چاہت کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ وہ سیم ڈیزائن کی پایل تھی جو آج سے پہلے بُراق نے اُس کو دی تھی مگر جواب وہ دیکھ رہی تھی اُس کا سائز الگ تھا۔۔۔ بُراق آرام سے اُس کے پاؤں میں وہ پایل پہنادی تھی۔۔۔ چاہت بس حیران نظروں سے اُس کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ جو آج اُس کے پاس جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔ چاہت کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

جب کل رات میں نے پُرانی پایل دیکھی تو میں خود بھی حیران ہوا تھا میں سوچے ہوئے تھا شاید تم نے میری دیئ ہوئی چیزیں کسی ردی میں پھینکی ہو گی۔۔۔۔ بُراق اُپر اُٹھتا اُس کے تاثرات نوٹ کرتا بولا

یہ کہاں سے آئی آپ کے پاس؟ چاہت نے بس یہ پوچھا

یہ میں نے پہلے سے ہی تمہارے لیے خریدی ہوئی تھی سیم ڈیزائن کی مگر دینے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ بُراق نے بتایا

اِس کی ضرورت نہیں تھی مجھے اب اِن چیزوں کا شوق نہیں ہے۔۔۔۔ چاہت نے کہا

پر مجھے ہے۔۔پتا ہے تم پہ یہ سنجیدہ تاثرات سوٹ نہیں کر رہے۔۔۔ بُراق ہلکی مسکراہٹ سے بولا

آپ کو تو میں ہر لحاظ سے بُری لگتی ہوں۔۔۔چاہت تلخ ہوئی۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے سخت خفا ہو پر پلیز ایک بار معاف کر دو یقین جانو پھر خفا ہونے کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔۔میں نے بہت سوچا تھا اِس کنڈیشن میں تمہاری بہت کیئر کروں گا تمہیں بہت پیار دوں گا۔۔۔ہم اپنے بچے کی خوب شاپنگ کرینگے۔۔۔۔ بُراق اُس کے گال پہ ہاتھ پہ رکھ کر بولا

خواب تو میں نے بھی بہت دیکھے تھے مگر پتا ہے کیا؟ ہر خواب کی تابیر نہیں ہوا کرتی۔۔۔۔چاہت نے کہا۔۔ بُراق بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

چاہت

پلیز لیو۔۔۔۔چاہت بُراق کی بات درمیان میں کاٹ کر اپنا رخ بدل کر بولی

کب معاف کروں گی؟ بُراق گہری سانس خارج کرتا بولا

پتا نہیں۔۔۔۔۔چاہت نے کندھے اُچکائے

میں روز آؤں گا۔۔۔۔۔۔یہاں تم سے معافی مانگنے۔۔۔بُراق نے کہاپر چاہت نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔بُراق ایک گہری نظر اُس پہ ڈالتا کمرے سے باہر جانے لگا جب دماغ میں کچھ فلیش بیک ہوا تھا۔

اوکے پر زندگی میں کبھی بھی میری مدد چاہیے ہو تو مجھے آواز دے دینا میں تمہاری مدد"""
کرنے کے لیے آجاؤں گا۔وِکی نے کہا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں خود کی مدد خود کرنے کے بجائے تمہیں آواز دوں گا؟بُراق کا لہجہ طنزیہ سے بھرپور تھا۔

www.novelsclubb.com

Because life is unexpected,

وِکی پُراسرار لہجے میں بولا

میں تمہاری بات سمجھا نہیں؟بُراق ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

بعض دفع زندگی میں ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جن کا ہم تصور تو کیا وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا ایسے حالات میں ہماری زندگی میں ایسا کجھ ہو جاتا ہے جب ہمارے اختیار میں کجھ نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو ہم بے بس ہوتے ہیں اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کر سکتے پھر کیا ہوتا ہے کے کسی اور میں ہمیں اُمید کی کرن نظر آنے لگتی ہے ہمیں لگتا ہے ہمیں اِس انسان سے تو مدد لینی چاہیے کیا پتا جو وہ خود کرنا چاہتا ہے مگر نہیں ہو رہا کسی اور کے کرنے سے ہو جائے۔وِکی کہنیاں میز پہ ٹِکائے سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگا۔

تمہیں تو اچھی خاصی اُردو آتی ہے۔بُراق کی نظروں میں حیرانی اُتر آئی جب سے وہ وِکی سے ملا تھا یہ وِکی کے منہ سے بولنے والا پہلا وہ جُملا تھا جس میں اُس نے انگریزی کا تڑخا نہیں لگایا تھا

www.novelsclubb.com

بس جیسا دیس ویسی زبان۔وِکی کندھے اُچکا کر کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

کبھی ایسا کجھ ہو گا تو نہیں ہاں اگر ہوا تو میرے پاس تمہارا نمبر ہے۔بُراق نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا جس پہ وہ بنا مڑے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

ساری باتوں کو سوچتا بُراق سیڑھیاں اُترنے لگا جو اُس نے بالاج کی باتیں تب ہوا میں اُڑائی تھی آج وہ سب سچ لگ رہی تھی وہ واقع آج بے بس تھا چاہت پہ سارے اختیارات ہونے کے باجود بھی وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ چاہت کی مرضی چاہتا تھا۔۔۔۔اور اب واقع اُس کو لگ رہا تھا اُس کو بالاج کی ضرورت پڑنے والی تھی بالاج اپنی بات پہ جیت چُکا تھا اُس نے ٹھیک کہا تھا زندگی میں ایسے واقعات ضرور رونما ہوتے ہیں جب انسان بے بس ہو جاتا ہے اور اُس کو کسی اور کی ضرورت پڑتی ہے جیسے آج بُراق کو بالاج کی ضرورت پڑی تھی جس کا اُس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسی کی تیسی

www.novelsclubb.com

تحریر رمشا حسین

Episode 56

باہر گیٹ پر بیل ہونے پہ انا نے دروازہ کھولا تو نظر شائلہ بیگم قدوس صاحب فیضل صاحب اور دانیال پہ پڑی۔

السلام علیکم۔انا نے سب کو دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام۔سب نے مسکرا کر اُس کے سلام کا جواب دیا سوائے شائلہ بیگم کے۔۔۔

آئے۔۔۔انا کو اب خیال آیا تو فورن سے راستہ دیا۔۔

ماں گھر پہ ہے؟شائلہ بیگم احسان کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

جی گھر پہ ہیں۔۔۔۔انا نے جلدی سے جواب دیا تو وہ اندر کی طرف بڑھے

یہ سب کیا ہے؟انا دانیال کو اپنے پاس رُکتی پوچھنے لگی۔۔۔

میرے والدین ہیں تمہارا رشتہ لینے آئے ہیں۔۔۔۔دانیال اُس کے کندھے سے کندھا ٹکراتا شرارت سے بتانے لگا

وہ تو مجھے پتا ہے مگر تم بتا کر نہیں آ سکتے تھے۔۔۔۔انا نے اُس کو گھورا

ڈارلنگ کو پتا تھا اُنہوں نے ہی کہا تھا۔۔۔۔دانیال نے مزے سے بتایا

اب تو اُنہیں ڈارلنگ کہنا چھوڑ دو۔۔۔۔۔انا چڑی

کیوں اب تمہیں کہوں کیا؟ڈارلنگگگگگ۔۔۔۔دانیال پھر سے اپنا کندھا اُس کے کندھے سے ٹکراتا"ڈارلنگ"لفظ پہ زور دیتے بولا

اندر چلو۔۔انا دانت پیس کر بولی

ہاں ہاں چلو۔۔۔۔دانیال بھی اُس کے پیچھے گیا۔۔۔

یہ صوفے اتنے میلے ہیں لگتا ہے صفائی کرنے پہ موت پڑتی ہے۔۔۔ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہی شائلہ بیگم صوفہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتی بیٹھ کر ناک منہ چڑھا کر بولی تو قدوس صاحب نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُنہیں دیکھا

ہمیں پتا جو تھا تم آؤ گی تبھی صفائی وغیرہ نہیں کی سوچا لگے ہاتھ تم سے صفائی بھی کروائی جائے گی۔۔بلقیس بیگم کہاں خاموش رہنے والی تھی۔۔۔۔باقی سب نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

ہم تمہاری بیٹی کا رشتہ لینے آئے ہیں۔۔۔شائلہ بیگم اُن کی بات پہ گھور کر بولی

کوئی احسان کرنے نہیں آئی اور نہ میں یا میرا شوہر تمہیں گھسیٹ کر لایا ہے۔۔۔بلقیس بیگم اُن کے انداز پہ جلے کٹے انداز میں بولی

تھمیز سے بات کرو لڑکے کی ماں ہوں میں۔۔۔شائلہ بیگم نے اپنا رعب جھاڑنا چاہا

تم کوئی اکیلی لڑکے کی ماں ہو جو بتا رہی ہو۔۔۔بلقیس بیگم نے بھگو بھگو کر تیر مارا

خاموش ہو جاؤ یہ کیا ڈرامہ شروع کیا ہے۔۔۔فیضل صاحب رعب سے بولے

شکر ہے اِنہوں نے بھی عشق معشوقی کے علاوہ کچھ بولا۔۔۔انا کی زبان میں کُھجلی ہوئی

میرے دادا کے بارے میں ایسے بات مت کرو آج جو ہو رہا ہے اِن کی بدولت ہو رہا ہے تمہیں تو اِن کا احسانمند ہونا چاہیے۔۔۔۔دانیال نے اُس کو گھور کر کہا

اِن کی وجہ سے نہیں میری دادو کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔انا نے ڈبل گھوری سے اُس کو نوازہ

www.novelsclubb.com

تم دونوں میں کیا کھسر پُھسر ہو رہی ہے شرافت سے بیٹھ جاؤ۔۔۔شیلا بیگم نے اُن دونوں سے کہا تو انا فورن سے اپنی جگہ بیٹھ گئی جبکہ دانیال باہر جانے لگا تو شیلا بیگم نے اُس کو آواز دی

اب تم کہاں جا رہے ہو؟

آپ نے جو کہا شرافت سے بیٹھو تو بس شرافت کو لینے جا رہا تھا۔۔۔دانیال معصوم شکل بنائے بولا تو سب نے اُس کو گھورا جس پہ وہ گڑبڑا تا انا کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

بڑا شوق چڑھا ہے مسخرے پن کا۔۔انا نے طنز کرنا ضروری سمجھا

تم خاموش نہیں بیٹھ سکتی؟ مستقبل کا مجازی خدا ہوں تمہارا۔۔۔دانیال نے آنکھیں دیکھائی

کوئی تیر نہیں مارا۔۔۔انا سر جھٹک کر بولی

رشتہ تو خیر ہم منظور کر لے گے مگر پہلے کچھ شرائط ہیں ہماری۔۔۔۔۔بلقیس بیگم نے شانِ بے نیازی سے بولی

بیٹی کا ماں شرائط نہیں رکھتی۔۔۔۔شائلہ بیگم نے طنز کیا۔۔۔وہ دونوں کسی اور کو بات کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

اچھا تو یہ کس کتاب میں لکھا ہے ذرہ میں بھی تو دیکھوں؟بلقیس بیگم مصنوعی حیرانگی سے بولی

آپ شرائط بتائے۔۔قدوس صاحب نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا

حق مہر ایک کروڑ ہو گا۔۔۔بلقیس بیگم کی بات پہ سب لوگ اپنی جگہ حیران ہوئے تھے۔۔۔سُہیل صاحب نے تاسف سے اُن کو دیکھا تھا۔۔۔

ایک کروڑ حق مہر ہے کیا تمہاری بیٹی میں؟شائلہ بیگم ایک نظر انا پہ ڈالتی بلقیس بیگم سے بولی تو انا کا منہ کھل گیا۔۔اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ کی مٹھی بنائے رکھ کر دانیال نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا

www.novelsclubb.com

ہیرا ہے میری بچی ہیرا۔۔۔بلقیس بیگم فخریہ انداز میں بولی تو انا کی گردن تن گئ۔۔۔

ایک کروڑ زیادہ نہیں؟قدوس صاحب نے کہا

حق مہر جتنا کہو اُتنا کم ہے یہ میری بیٹی کا مستقبل کا سوال ہے جس کو ہم نے ہی سیکیور کرنا ہے آپ لوگوں کا کیا بھروسہ۔۔۔بلقیس بیگم نے پر سکون لہجے میں کہا

پئسو سے کس کا گھر سیکیور ہوا ہے؟ شمائلہ بیگم نے پوچھا

حق مہر بس ڈن کرو تاکہ میں اپنی اور شرائط بتاؤ۔۔بلقیس بیگم نے اُن کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

ایک کروڑ حق مہر کے بعد بھی شرائط کی گنجائش ہے؟اِس بار فیضل صاحب بولے

ایک کروڑ ہے کتنا جو آپ لوگوں کا منہ کھل گیا ہے۔۔اتنے پئسے تو ہماری بچی ایک ماہ میں ختم کرتی ہے۔۔۔بلقیس بیگم کی بات پہ انا کو زبردست قسم کے کھانسی کا دورا پڑا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اور بتائے۔۔قدوس صاحب نے ڈن کیا

www.novelsclubb.com

شادی کے سارے فنکشنز ہال میں ہوگے جبکی رخصتی اور ولیمہ فائیو اسٹار ہوٹل میں ہوگا۔۔۔بلقیس بیگم آرام سے بولی

فائیو اسٹار میں یا ہال میں کیوں ہمارے گھر کا لان بڑا ہے وہی سب ہو گا۔۔۔ شائلہ بیگم نے اعتراض اُٹھایا

وہ لان جس کی صفائی مہینے میں ایک بار ہوتی ہے؟ جس کی سائیڈ پہ پانی کا سمندر کھڑا ہے۔۔ بلقیس بیگم مزاق اُڑانے والے انداز میں بولی

فائیو اسٹار ہوٹل میں کیسے یہ سب ہو سکتا ہے؟ مہنگائی کا دور ہے اُپر سے آسانی سے بُکنگ بھی نہیں ہوتی۔۔۔ فیضل صاحب اُن کی بات نظر انداز کرتے سنجیدگی سے بولے

میری ایک بیٹی ہے جس کے لیے میرے بہت چاہ ہے اور میں اپنے سبھی چاہ پورا کرنا چاہتی ہوں آپ لوگوں کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ بلقیس بیگم نے جیسے بات ختم کی۔۔۔

ٹھیک ہے ہو جائے گا سب آپ آگے بات کرتے ہیں۔۔۔ قدوس صاحب نے اُن کی یہ بات بھی مان لی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میری کچھ شرائط ہیں۔۔۔ شائلہ بیگم بولی تو بلقیس بیگم نے آنکھیں گُھمائی۔۔ انا نے دانیال کو دیکھا جو خود اُس کو دیکھ رہا تھا۔

بتاؤ۔۔۔ شیلا بیگم کوفت میں مبتلا ہوتی بولی

کارد ینی ہو گی ایک قیمتی ریسٹ BMW سلامی میں آپ لوگوں کو دانیال کو واچ۔۔۔ساتھ میں آئے فون کا مہنگا ماڈل اور جیسا کے دانیال کی پانچ خالائیں اور سات پھپھو ہیں تو اُن کو اور اُن کے بچوں کو تحائف الگ سے دینا پڑے گا یہ ہمارے یہاں کی رسم ہیں۔۔شائلہ بیگم چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجاتی حساب برابر کیے بولی

دیکھا دی نہ اپنی اوقات۔۔۔بلقیس بیگم نے افسوس سے اُن کو دیکھا

گاڑی خوبصورت سی BMW شادی تو لگتا ہے میرے لیے گُڈ لک ثابت ہوئی ہے پیاری سی بہت مہنگی سے واچ میری دودھیالی کلائی پہ کتنی جچے گی۔۔آئے فون کا مہنگا ماڈل انسان کو اور کیا چاہیے۔۔۔میری تو موجیں ہو گئ۔۔۔دانیال اپنے دانتوں کی نمائش کرتا انا کے پاس جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولا

بکو مت۔۔۔انا نے اُس کی کمر پہ کہنی ماری

ویسے ہی جیسے تم نے اپنی اوقات دیکھائی؟شائلہ بیگم نے جوابی حملہ کیا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے ہم رشتے کی بات کرنے آئے ہیں اور تم دونوں اپنی بھڑاس نکالے ہوئیں ہو۔۔۔فیضل صاحب زچ ہوئے۔۔۔

حق مہر ہر عورت کا حق ہوتا ہے۔۔۔بلقیس بیگم نے جتانے والے انداز میں کہا

تو سلامی پہ بھی مرد کا حق ہوتا ہے۔۔۔۔شائلہ بیگم دوبدو بولی

ایسا کرتے ہیں دونوں کو مسجد لے چلتے ہیں وہی سادگی سے خوش اسلوبی سے نکاح ہو جائے گا ویسے بھی سادگی میں برکت ہوتی ہے۔۔۔شیلا بیگم جواب تک خاموش تھی بولی۔۔۔۔

بات تو آپ نے ٹھیک کی ہے۔۔قدوس صاحب نے اُن کی بات پہ تائید کی۔۔

آپ لوگ تو ایسا کہے گے خیر منگنی دو دن بعد ہو گی لہنگا ہم نے آنلائن دیکھ لیا ہے کل تک آجائے گا۔۔بل پے کر لیجئے گا آپ۔۔۔بلقیس بیگم نے جھٹ سے کہا

لہنگے کی قیمتی؟شائلہ بیگم کھا جانے والی نظروں سے بلقیس بیگم کو دیکھنے لگی۔۔

زیادہ نہیں بس سات لاکھ کا تھا۔۔۔بلقیس بیگم نے ایسے کہا جیسے سات لاکھ نہ ہو سات سو ؤ ہو

www.novelsclubb.com

سات لاکھ دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟شائلہ بیگم کا تو منہ شاک کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

ایک دن لہنگا پہنا ہے اُس پہ اتنا فضول خرچہ کیوں؟ سُہیل صاحب کو بھی یہ بات ٹھیک نہیں لگی۔۔۔۔

ہائے جیسے ہیروئن اتنے مہنگے پہنتی ہیں میں بھی پہنوں گی میرے تو عیش ہو گئے۔۔اِس بار انا دانیال کے پاس جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولی

تمہاری ماں لگتا ہے ہمیں سڑک پہ لا کر ہی چھوڑے گی۔۔دانیال دانت پیس کر بولا تو انا ہنسی

میرے ارمان ہے اپنی بیٹی کے مطلق۔۔۔۔بلقیس بیگم نے کہا

ٹھیک ہے ایسے تو میں نے بھی منگنی کے حساب سے دانیال کے لیے شیروانی دیکھی ہے ساتھ میں جو جوتے پسند کیے تھے وہ ساٹھ ہزار کے ہیں کل آئے گے آپ بل پے کر لیجئے گا۔۔۔شمائلہ بیگم نے بھی پتہ پھینکا

www.novelsclubb.com

خدا کا خوف کرے تمہاری ماں ساٹھ ہزار کے جوتیں؟ کیا اُس میں ہیرے جُڑے ہوئے ہیں کیا؟انا کانوں کو ہاتھ لگاتی بولی

میرے خیال سے دونوں خاندانوں کی عورتوں نے سوچ لیا ہے اب آگے کی زندگی سڑک پہ بسر کرنی ہے۔۔دانیال پر سوچ لہجے میں بولا

میں تمہاری بات سے اتفاق کرتی ہوں۔۔انا نے جوابً کہا

شہنشاہ کا پٹکا اور تمہارے بیٹے کا جوتا۔۔۔لگتا ہے سونے کا استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔بلقیس بیگم خشمگین نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

میرے خیال سے ہمیں ہی آپس میں فیصلہ کر لینا چاہیے۔۔۔۔کیوں دانیال۔۔۔؟قدوس صاحب کی اب بس ہو گئی تھی تبھی اپنی بات کہہ کر دانیال کو دیکھنے لگے۔

جیسا آپ کو بہتر لگے میں کونسا ٹھرڈ ایمپائر ہوں۔۔۔دانیال نے کہا تو انا نے اپنا ماتھا پیٹا

تم بھی تو اپنی ماں کے بیٹے ہو۔۔۔قدوس صاحب افسوس سے اُس پہ نظر ڈالتے سُہیل صاحب کے ساتھ سارے معاملات طے کرنے لگے جس پہ جہاں دانیال اپنا سا منہ لیکر رہ گیا تھا وہی بلقیس بیگم اور شمائلہ بیگم ایک دوسرے کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگیں۔۔

www.novelsclubb.com

خیر ہے آج مجھے کیسے کال کی؟ بالاج شوخ لہجے میں بُراق سے مخاطب ہوا جس نے اُس کو کال کی تھی۔۔

I need your help.

بُراق نے کہا

Really?

بالاج محفوظ ہوا

ہمم چاہت سے کہو میرے پاس لوٹ آئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے مگر وہ مان ہی نہیں رہی تم اُس کے بھائی ہو پر پہلے اُس کے دوست ہو تمہاری بات وہ مان جائے گی۔۔ بُراق اپنی آنکھیں میچ کر بولا

www.novelsclubb.com

مانے گی تو سہی پر یہ تم دونوں کا آپسی معاملہ ہے۔۔۔ میں کیا کہوں اُس سے؟ بالاج اپنی بیئرڈ پہ ہاتھ پھیر کر بولا

اُس کو کہے بس میرے پاس آجائے باقی میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ بُراق نے کہا

میری بات نہیں ہوئی اُس سے پر آج میں اُس کو کال کروں گا۔۔۔ بالاج نے سنجیدگی سے کہا

تم چچا جان کے ساتھ کیوں نہیں رہ لیتے۔۔۔؟ بُراق اُس کی بات سن کر بولا

میں اُن کے پاس کیوں جاؤں؟ کیا رشتہ ہے ہمارے درمیان؟ بالاج کو بُراق کی بات پسند نہیں آئی

بہت گہرا رشتہ ہے وہ باپ ہے تمہارا۔۔۔ بُراق نے کہا

اُن کی وجہ سے ہم نے بہت سروائیو کیا ہے اور وہ لاتعلق بنے رہے یہ بہت تکلیف دہ ہے میرے لیے۔۔ بالاج نے جواب دیا

جو بھی مگر تم ملک کے محافظ ہو مجھے نہیں لگتا اپنے باپ کے لیے تمہاری ایسی باتیں تمہیں سوٹ کرتی ہیں۔۔۔ بُراق نے ایموشنلی اُس کو بلیک میل کرنا چاہا

میں بالاج سکندر ہوں جو کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور نہ کوئی مجھے اپنی باتوں میں اُلجھا سکتا ہے کیونکہ میں نے اِن چیزوں میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔۔۔۔ بالاج اُس کی چالاکی سمجھتا جتانے والے انداز میں بولا

تم ابھی چاہت کو کال کرو اُس کو سمجھاؤ۔۔ بُراق سر جھٹک کر بولا

ٹھیک ہے پھر تم کال کٹ کرو۔۔۔ بالاج نے کہا تو بُراق بنا کسی تاخیر کی کال ڈراپ کر گیا

اُس کے بعد بالاج نے چاہت کا نمبر ڈائل کیا جو دوسری بیل پہ ریسیو کیا گیا تھا۔۔

ہیلو۔۔۔ چاہت کی آواز اسپیکر پہ اُبھری

کیسی ہو؟ بالاج نے مسکرا کر پوچھا

شرمندہ۔۔ یکلفظی جواب

کیوں؟ بالاج چونک پڑا

اُس دن پہلی بار میں نے تم سے روڈ بیہیو کیا تھا۔۔۔ چاہت نے شرمندگی سے وجہ بتائی

شرمندہ مت ہو تم نے جو اُس دن کیا وہ ایک فطری عمل تھا۔۔۔ بالاج نے نرمی سے کہا

میں ابھی تک حیران ہوں مطلب تم میرے بھائی ہو۔۔۔ چاہت کے لہجے میں حیرانی واضع تھی

سات سال بڑا ہوں تم سے؟ بالاج نے مصنوعی رعب سے کہا

تو؟پہلے تواِس بات کااحساس نہیں کروایاہمیں تویہی لگاہم سیم ایج کے ہیں۔۔۔چاہت لاپرواہاندازمیں بول کراُس کی بات ہوامیں اُڑائی

اچھاجی تم مجھے "تم"ہی کہاکرو۔۔۔بالاج نے ہارمان لی

اچھانہیں لگتااب میں تمہیں بھائی کہوں گی۔۔۔چاہت نے کہاتوبالاج کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا

اِس کامطلب تم نے مجھے اپنابھائی مان لیا؟بالاج رلیکس اندازمیں بولا

بلکل جب تم میرے بناکچھ کہے میرا بہت خیال رکھ سکتے ہوتومیں کیوں نہیں مان سکتی۔۔۔چاہت نے مسکراکر کہا

ہمیشہ خوش رہاکرو۔۔۔بالاج نے کہا

www.novelsclubb.com

وہ تومیں ہمیشہ رہتی ہوں۔۔پرپتاہے کیامیں اب خود کوکوستی ہوں کیسے اپنے بھائی کے سامنے منہ پھاڑ کراپنی محبت کابتاتی تھی۔۔چاہت جھرجھری لیکربولی

وہ سب تم اپنے بھائی کو نہیں اپنے بیسٹ فرینڈ عریش کو بتاتی تھی۔۔۔ بالاج نے کہا تو چاہت الرٹ ہوئی

عریش کہاں ہیں؟ اور کیا ہماری دوستی تم سے ہوئی تھی کسی عریش سے نہیں؟ اگر ایسا ہے تو تم عریش بن کر کیوں رہے ہمارے ساتھ؟ چاہت نے ایک بار کئی سوال پوچھ ڈالے

نہیں تم لوگوں کی دوستی عریش سے ہی ہوئی تھی اور وہ جلد آ جائے گا۔۔۔ بالاج نے کہا

ایسے کیسے کیا تم دونوں ہمشکل ہو؟ چاہت حیران ہوئی

ہاں پہلے تو نہیں مگر اب ہیں۔۔۔ بالاج نے گہری سانس خارج کیے کہا

تم میجر ہو رائٹ؟ چاہت نے تائید چاہی

رائٹ۔۔۔ بالاج نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

تو عریش کون ہے تم اُس کو کیسے جانتے ہو؟ چاہت نے اگلا سوال کیا

وہ ایجنٹ اے ہے۔ بالاج نے کہا تو چاہت غش کھانے کے درپہ ہوئی۔

I can't believe it

چاہت بے یقین ہوئی

You know what?

بالاج مسکرائٹ ضبط کیے بولا

What ?

چاہت نے پوچھا اُس کو لگا آج انکشافات کا دن ہے۔۔۔

I'm your professor Abthaj malik..

بالاج نے نیا اُس پہ نیا دھماکا کیا تو چاہت گرتے گرتے بچی

ابتہاج ملک وہ فرنگی ٹائپ کا؟ چاہت کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا

فرنگی ٹائپ؟ بالاج کا منہ بن گیا

www.novelsclubb.com

ہاں اِتنا گورا اِچٹا اُپر سے اُس کی انگلش لینگویج ایک منٹ میں سب کو کنفیوز کرنے والا۔۔چاہت نے ایک سانس میں کہا

تعریف کچھ اِس انداز سے کیا کرو جس سے لگے تعریف ہو رہی ہے۔۔۔۔ بالاج تاسف سے سر کو جنبش دیتا بولا

تم واقع ابتہاج ملک ہو جو مناہل کی بارات نہیں لیکر آیا تھا پھر اُس کا نکاح عریش سے ہوا جو کی تم نہیں ہو کیونکہ تم تو میجر بالاج سکندر ہو۔۔۔ تم ہو کیا آخر؟ چاہت کو لگا وہ پاگل ہو جائے گی۔۔

جو تمہیں بتایا میں وہی ہوں مناہل یہ سب جانتی ہیں۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر بتایا

اچھا۔۔۔ چاہت بس یہ بول پائی

تم بُراق کے پاس کب جا رہی ہو؟ بالاج مدعے کی بات پہ آیا تو چاہت کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے

www.novelsclubb.com

پتا نہیں۔۔۔۔۔ چاہت نے لاعلمی کا اظہار کیا

You are pregnant.

بالاج نے جیسے یاد کروایا

تمہیں کیسے پتا؟ چاہت تعجب سے بولی اُس نے تو ابھی تک انا کو بھی نہیں بتایا تھا

یہ بات رہنے دو اِس حالت میں تمہیں اپنے شوہر کے ساتھ ہونا چاہیے اِسی میں سب کی بہتری ہے اسپیشلی تمہارے بچے کی۔۔۔ بالاج نے سمجھانے والے انداز میں کہا

میں نہیں جاؤں گی اُس کے پاس اُس نے تب میرا یقین نہیں کیا جب مجھے اُس کی ضرورت تھی۔۔۔ تمہیں نہیں پتا جب میں نے اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے شک دیکھا تو کیسا محسوس ہوا تھا۔۔۔ چاہت سنجیدہ لہجے میں بولی

وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔ بالاج نے کہا

اُس محبت کا کیا فائدہ؟ جس میں میاں اپنی بیوی کو اعتبار کی ڈور نہ تھمائے وہ میں مجھ سے پیار کرتا ہے پر میرا یقین نہیں کیا میں اِس بات کی وجہ سے خفا ہوں۔۔۔ چاہت نے کہا

وہ تمہارے لیے اوور پوزیسیو کے ساتھ اوور سینسٹو ہے۔۔۔ وہ تمہیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتا جب تم صرف اُس کی کزن تھی تب بھی اُس کو پسند نہیں تھا کے تم کسی لڑکے سے بات کرو پھر اب تو بیوی ہو تم بُراق کی اور اُس کے بچے کی ماں بھی تو خود سوچو وہ شخص

کیا محسوس کرے گا جب اُس کی بیوی ایسے انسان سے بات کر رہی ہو جس انسان سے وہ سخت چڑتا ہو؟ بالاج نے اُس کو آئینے کا دوسرا رخ دیکھایا تو چاہت خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی اُس کو مجھ پہ اعتبار کرنا چاہیے تھا وہ کیوں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔چاہت نے اُداسی سے کہا

دیکھو چاہت اعتبار چاہے کتنا بھی ہو مگر ہم جس کو چاہتے ہیں اُس کو کسی اور سے بات کرتا دیکھ کر ہمیں جلن ہوتی ہے پھر ہم وہ کر جاتے ہیں جو ہم نے سوچا نہیں ہوتا۔۔۔بُراق بھی اُس جلن کا شکار ہوا تھا اب تمہیں چاہیے اُس کو معاف کر دو ایک ہفتہ بہت ہے سزا کے طور پہ۔۔۔بالاج نے نرمی سے کہا

تم شاید ٹھیک بول رہے ہو۔۔۔چاہت نے کہا تو بالاج پر سکون سانس خارج کرنے لگا

شکر ہے جو تمہیں میری بات سمجھ آئی۔۔۔بالاج نے کہا تو چاہت مسکرائی۔۔۔

کھانا کھالیں۔۔۔عزہ نے علیزے کو دیکھ کر کہا جس نے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تھا اسمارہ بیگم موحد سمیت سب کی اُس سے بول چال بند تھی بس ایک عزہ تھی جو اُس سے بات کر لیا کرتی تھی اُس کے کھانے پینے کا خیال رکھتی تھی۔۔۔

بھوک نہیں۔۔۔علیزے سپاٹ لہجے میں بولی

آپی۔۔۔عزہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا

کہا نہ بھوک نہیں۔۔۔علیزے نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے آزاد کیا۔۔۔

صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ نے۔۔عزہ فکر مندی سے اُس کو دیکھنے لگا

تمہیں کیا؟ یہاں کونسا کسی کو میری فکر ہے۔۔۔۔علیزے سر جھٹک کر بولی

سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔عزہ نے کہا

www.novelsclubb.com

کوئی نہیں کرتا ہر ایک کو بس چاہت نظر آتی ہے۔۔۔علیزے نخوت سے بولی

آپ اپنا موازنہ چاہت سے کرنا بند کرے آپ کے اِس حسد نے یوں تنہا کر دیا ہے۔۔آپ کی ایک الگ زندگی ہے چاہت کی الگ تو کیوں آپ اُس کے معاملات میں پڑ کر خود کو اِس حال میں پہچایا ہے۔۔۔۔عزہ نے افسوس سے اُس کو دیکھا

میں یہاں نہیں رہوں گی اب۔۔۔علیزے اُس کی بات پہ بس یہ بولی

پھر کہاں جائے گی آپ؟عزہ نے پوچھا

کہی بھی مگر یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔علیزے نے کہا تو عزہ خاموش سی بس اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بُراق گھر داخل ہوا تو اپنے سامنے چاہت کو دیکھ کر اُس کو خوشی سے زیادہ حیرانگی نے آگھیرا جو ہال میں شاید اُس کا انتظار کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

دیر کر دی آنے میں؟چاہت عام لہجے میں اُس سے پوچھنے لگی جیسے درمیان میں کچھ ہوا ہی نہ ہو

تم کب اور کس کے ساتھ آئی ہو؟بُراق نے من میں آیا سوال پوچھا

ایک گھنٹہ پہلے آئی ہوں اور اکیلے آئی ہوں۔۔۔چاہت نے جواب دیا

مجھے معاف کر دیا؟ بُراق غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

اگر معاف نہ کرتی تو یہاں ہوتی؟ چاہت اُس کو دیکھ کر اُلٹا سوال پوچھنے لگی تو بُراق مسکرا کر اُس کو اپنے حصار میں لیتا اُس کا ماتھا چوما

تھینک یو۔۔۔بُراق نے کہا

اب تو کبھی شک نہیں کرے گے نہ؟ چاہت نے جواب میں یہ کہا

میں نے تم پہ پہلے بھی شک نہیں کیا تھا بس دل ڈرتا ہے تمہیں کھونے سے۔۔۔بُراق نے کہا

تو آپ اپنے دل سے یہ ڈر نکال دے کیونکہ چاہت آفندی بس بُراق آفندی کی ہے۔۔اُس کو اب چاہیے اپنی چاہت کی قدر کرے۔۔۔چاہت اپنی ٹون میں واپس آتی بولی

بالاج کے کہنے پہ آئی ہو؟ بُراق کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تو پوچھا

اُس کے سمجھانے پہ آئی ہوں۔۔چاہت نے اُس کا جُملا دُرست کیا

ویسے موٹی ہو رہی ہو۔۔۔ بُراق چڑاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

ایویں موٹی ہو گئی ہوں اتنی فٹ تو ہوں۔۔۔ چاہت منہ کے زاویئے بنا کر بولی تو بُراق ہنس پڑا

اچھا ایک بات بتائے۔۔۔۔ چاہت نے اچانک کہا

کیا بتاؤں؟ بُراق اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

آپ سچ میں بچپن سے مجھ سے پیار کرتے تھے ہماری منگنی بھی ہوئی تھی تو آپ شادی علیزے سے کیوں کر رہے تھے؟ چاہت نے اپنے اندر مچلتا سوال پوچھا

دماغ خراب ہو گیا تھا میرا جو تم سے دستبردار ہو رہا تھا۔۔۔ بُراق سر جھٹک کر بولا

مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی؟ پُرانی باتوں کو چاہت نے بھی دوہرانہ ضروری نہیں سمجھا

www.novelsclubb.com

بہت۔۔۔۔ بُراق بنا تاخیر کیے بولا تو چاہت اُس کی جلد بازی پہ ہنس پڑی

رات کا ایک بج رہا تھا جب بالاج کا موبائیل رِنگ کرنے لگا۔۔۔وہ اپنی آنکھیں کھولتا جلدی سے موبائل سائلنٹ پہ لگایا تاکہ مناہل کی نیند خراب نہ ہو۔۔پھر وہ نرمی سے مناہل کا سر اپنے سینے سے ہٹاتا آرام سے تکیے پہ رکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔باہر آکر بالاج نے کال بیک کی۔۔۔

وقت آگیا ہے اپنا آخری وار کرنے کا۔۔۔دوسری طرف سے بتایا گیا۔

میں آتا ہوں۔۔۔۔بالاج سنجیدگی سے یہی بولا

دھیان سے دشمنوں کو تم پہ شک ہو گیا ہے۔۔۔۔دوسری طرف جو کوئی بھی تھا اُس نے کہا

مجھے پتا ہے خیر تم ساری ٹیم کو تیار رکھو جب تک میں نہ آجاؤ۔۔۔بالاج کے اعتماد میں کوئی فرق نہیں آیا کچھ دیر بعد وہ بات کر کے جیسے ہی پلٹ نظر نم نظروں سے دیکھتی مناہل پہ پڑی تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔۔

تم اُٹھ گئی۔۔۔بالاج چہرے پہ مسکراہٹ سجا کر اُس کے پاس کھڑا ہوا

اِس وقت کہاں جا رہے ہو؟ مناہل اُس کا سوال نظر انداز کرتی بولی

ڈیوٹی پہ آرڈر ملا ہے۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

تمہارا جانا ضروری ہے؟ ابھی تو بہت رات ہے۔۔۔۔ مناہل کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے

جانا ضروری ہے۔۔۔ بالاج نے اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بتایا

مشن خطرناک ہے؟ مناہل نے ڈر کر پوچھا

پتا نہیں۔۔۔ بالاج سے کوئی جواب نہیں بن پایا

غازی بن کر آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔ مناہل اُس کے سینے سے لگتی اپنا گلا تر کیے بولی

ایسے الوداع کرو گی؟ بالاج مسکرا کر اُس کے بال سہلاتا بولا

www.novelsclubb.com

میں الوداع نہیں کروں گی تمہیں بس انتظار کروں گی۔۔۔ مناہل نے بتایا

الواع کیوں نہیں؟ بالاج نے جاننا چاہا

وجہ جانتے ہو تم خیر یہ بتاؤ واپس کب آؤ گے؟ مناہل اپنا سر اُٹھاتی اُس کو دیکھنے لگی۔۔

ایک ہفتہ

ایک مہینہ

ایک سال پتا نہیں کب واپسی ہو۔۔۔؟ بالاج نے رُک رُک کر بتایا

ایک ہفتے سے پہلے آجانا دن میں چار سے پانچ مرتبہ کال پہ بات کرنا اور پھر جب بزی ہو یا کوئی ساتھ ہو میسج پہ بات کر لینا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔ہاں رات کے وقت تو لازمی کال کرنی ہے۔۔تب تک بات کرنی ہے جب تک میں سو نہیں جاتی تمہیں پتا ہے مجھے عادت ہو گئی ہے تمہارے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اور اپنا سر تمہارے سینے پہ رکھ کر ہی نیند آتی ہے ورنہ نہیں اب بھی دیکھو تم اُٹھ گئے تو میری بھی آنکھ کھل گئی۔۔ مناہل ایک کے بعد ایک فرمائش کرنے لگی تو بالاج اُس کے دل کا حال سمجھتا زور سے اپنے سینے سے لگایا تھا جس پہ ناچاہتے ہوئے بھی مناہل کی نم آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

[15/02, 3:48 pm] 🙃: Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 57

آج دانیال اور انا کی منگنی تھی جس کا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا نا کے کسی ہال میں۔۔ کیونکہ یہ فنکشن لڑکی والوں کے یہاں ہونا تھا تبھی سُہیل صاحب نے گھر میں ہی کرنے کو ترجیح دی تھی جس پہ بلقیس بیگم نے واویلا تو بہت مچایا تھا پر اُن کی سُنی کسی نے نہیں تھی سُہیل صاحب نے پورے لان کو بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کروایا تھا۔ پورا لان خوبصورتی رنگی برنگی لائٹس سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔ مہمانوں کی آمد رفت شروع ہو چکی تھی۔۔۔ انا اپنے کمرے میں تھیں۔۔۔ میک اپ کے لیے بیوٹیشن کو اُس نے گھر میں ہی بُلوایا تھا۔۔۔ منگنی کا ڈریس اُس کا واقع سات لاکھ والا لہنگا تھا جو بلقیس بیگم نے آنلائن آرڈر پہ منگوا کر ایڈریس شمائلہ بیگم کے گھر کا دیا تھا جس پہ اُنہوں نے دل پہ پتھر رکھ کر لہنگے کی پیمنٹ ادا کر لی تھی۔۔ بلقیس بیگم اپنی پہلی جیت پہ بہت خوش تھی۔

آپ کا کیوں منہ بنا ہوا ہے؟انا نے بیوٹیشن کے جانے کے بعد بلقیس بیگم سے کہا جو تیار تو فل ہوئی تھی۔شمائلہ بیگم کو مات دینے کے لیے مگر چہرے پہ کافی نا فہم تاثرات تھے۔۔۔۔

تجھے تو جیسے پتا ہی نہیں۔۔۔بلقیس بیگم نے اُس کو گھورا جو گلابی رنگ کے خوبصورت لہنگے کے ساتھ میچنگ جیولری اور نفاست سے کیے گئے میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔انا مر رہیں ایک گہری نظر اپنے خوبصورت سراپے پہ ڈال کر بلکل انجان بنی

اگر تیری منگنی نہ ہوتی تو میری جوتی تیری شکل پہ سلامی دے رہی ہوتی۔۔۔بلقیس بیگم کو اُس کی بات پہ تاؤ آیا

www.novelsclubb.com

تھوڑا لحاظ کریں کچھ دنوں کی مہمان ہوں۔۔پھر تو مجھے کسی اور کے آنگن کا پھول بننا ہے کسی اور کے آنگن کو مہکانا ہے۔۔۔انا اُن کی بات پہ گڑبڑا کر بولی۔

السلام علیکم۔۔چاہت کی آواز پہ انا جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے گلے ملی تھی۔۔

وعلیکم السلام۔دیر کر دی بڑی آنے میں۔۔۔۔انا سلام کا جواب دیتی ناراضگی سے پوچھنے لگی۔۔بلقیس بیگم بھی اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرتی دونوں کو اکیلا چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

یار بس کیا بتاؤ پہلی بار ساڑھی پہنی ہے تو باندھنی نہیں آرہی تھی۔۔سات بار یوٹیوب پہ طریقہ دیکھا مگر مجال ہے جو مجھ سمجھ آئی ہو۔۔میں نے اُس وقت کو کوسا بہت بار جب دل میں ساڑھی پہننے کی سمائی تھی۔۔۔بس پھر جیسے تیسے ساڑھی پہن لی اب بھی ڈر ہے کہی کھل ہی نہ جائے۔۔۔انا کے پوچھنے کی دیر تھی چاہت نان سٹاپ بولنے لگ پڑی مگر اُس کی آخری بات پہ انا نے زبردست قسم کی گھوری سے اُس کو نوازہ تھا۔۔

ایسے مت دیکھ قاتل حسینہ آج تو بجلیاں گرا رہی ہو۔۔چاہت اُس کو دیکھ کر شرارت سے گویا ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ تم یہاں کھڑی ہو میں سیٹ کرتی ہوں تمہاری ساڑھی پر تم نے پہلے بھی تو پہنی تھی نہ ساڑھی؟انا اُس کو ایک طرف کھڑا کرتی پوچھنے لگی۔۔۔

شاید ٹھیک سے یاد نہیں۔۔۔چاہت نے کندھے اُچکائے

ویسے تمہارے سڑو پوزیسیو شوہر نے ساڑھی پہنے کیسے دی؟جس طرح کی روک ٹوک کرتا تھا تم پہ مجھے تو لگا تھا سفید ٹوپی والا برقعہ پہن کر تمہیں یہاں بھیجے گا۔۔اور کہے گا یہ ٹوپی اُٹھانامت۔۔۔اناُس کی ساڑھی کا پلو ٹائٹ کرتی پوچھنے لگی۔۔

بُراق پوزیسیو ہے تنگ نظر نہیں اور یہ ساڑھی ہر لحاظ سے قابلِ قبول ہے۔۔۔۔چاہت اُس کی بات سن کر بُرا مان کر بولی تو انا نے اُس کی ساڑھی کا جائزہ لیا جو کالے رنگ کی نفیس خوبصورت ساڑھی تھی جس سے چاہت کے وجود کا کوئی بھی حصہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

بات تو تمہاری دُرست ہے مگر میرا ڈریس بہت مہنگا ہے۔۔۔انا اپنی ہنسی ضبط کیے کہا

ہاں یار پہلی بار تمہاری ماں اور ساس کی لڑائی تمہارے لیے کار آمد ثابت ہوئی ہے دونوں پوری طرح سے ایک دوسرے کو لوٹنے میں لگی ہوئی ہیں۔۔۔۔دانی تو اِس بات پہ شکر کریں حق مہر ایک کروڑ مانگا ہے نا کہ حق مہر میں اُن کا گھر لکھوانے کا کہا ہے اگر ایسا ہوتا تو تم دونوں کی پریم کہانی اور تمہارے دادا دادی کی کہانی کی طرح بوڑھاپے میں چلتی۔۔۔چاہت مزے سے بولی

شکر ہے تب امی کو ایسا مشورہ دینے کے لیے تم نہیں تھی۔۔انا نے ایک تھپڑ اُس کی کمر پہ مارا

اِس بات کا افسوس رہے گا مجھے۔۔۔۔چاہت بازنہ آئی

اُس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ تم واقع دن بدن موٹی ہونے کے ساتھ خوبصورت ہوتی جارہی ہو کیا راز ہے؟ یہ سڑو بُراق تمہیں کیا کھیلاتا ہے؟انا نے تفتیشی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو چاہت سٹپٹاتی اپنی نظریں چاروں اِطراف کمرے میں ڈورائی جہاں اُن دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔اگر وہ اب انا کو بتاتی تو انا نے خوب اُس کی درگت بناتی ستم یہ کے وہ اپنی ایسی کنڈیشن میں بھاگ بھی نہیں سکتی تھی تبھی آج بھی ٹالنا بہتر سمجھا۔۔۔۔

میں پیدائشی خوبصورت ہوں۔۔۔۔۔چاہت اِترا کر بولی

گول مٹول چہرہ اور فٹبال جیسا پیٹ تو ابھی ظاہر ہو رہا ہے۔۔۔انا نے طنز کہا تو چاہت نے بے ساختہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا جو ابھی اتنا بھی بڑا نہیں تھا کے کوئی اُسے فٹبال کی تشبیہہ دیتا۔۔۔

خُدا کا خوف کرو کچھ۔۔۔چاہت نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا تبھی مناہل بھی آئی تو انا اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی جس پہ چاہت نے شکر کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔۔

کیسی ہو؟انا نے مسکرا کر اُس سے پوچھا جو نیوی بلیو کلر کے لونگ فراق میں تھی اور بغیر کسی میک اپ کے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ٹھیک۔۔مناہل نے مختصر جواب دیا

ڈریس تم پہ سوٹ کر رہا ہے بہت پر کیا تم تیار اب ہو گی؟چاہت نے مسکرا کر کہا اُس نے کبھی بھی مناہل کو بنا میک اپ کے نہیں دیکھا تھا تبھی اُس کو ایسا لگا۔۔

نہیں میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔مناہل نے جواب دیا

بالاج نہیں آیا؟انا نے پوچھا

www.novelsclubb.com

وہ ڈیوٹی پہ ہے مصروف ہے اپنا مشن پورا کرنا ہے اُس نے۔۔مناہل اپنے ہاتھ میں موجود موبائل کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ کر بتانے لگی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر صبح سے جانے کتنی کالز اور میسجز وہ بالاج کو کر چکی تھی مگر دوسری طرف سے جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔بالاج کا نمبر ہی سوئچ آف تھا۔۔۔

کونسا مشن؟چاہت متجسس نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

ایک گینگ ہے جو گرلز اسمگلنگ کا کام کرتی ہے شاید بالاج کی ٹیم کو اُن کے اصلی ٹھکانے کا پتا چل گیا ہے وہ اب وہاں ریڈ مارینگے اور اُس پوری گینگ کا خاتمہ کرینگے۔۔انشاءاللہ پھر وہ میرے پاس لوٹ آئے گا۔۔۔آخری بات پہ مناہل کا لہجہ بھیگ گیا جو دونوں نے ہی صاف محسوس کیا تھا۔۔۔

Be brave.

چاہت نے اُس کو دلاسہ دیا

Yes,I'm

مناہل بس یہ بولی

www.novelsclubb.com

تو پھر مسکراؤ۔ہمیں تمہیں ایسے دیکھنے کی عادت نہیں۔۔انا نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

میں ٹھیک ہوں۔۔پر اُس کے بنا مجھ سے مسکرایا نہیں جاتا۔۔۔مناہل کے لہجے میں بے بسی رونما تھی

اِتنا چاہنے لگی ہے اُس کو؟ چاہت حیرانگی سے پوچھنے لگی کہاں وہ پہلے اُس کو دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہوتی تھی اور اب ایک پل بھی جُدائی پہ مرنے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

شاید اِس سے زیادہ۔۔۔ مناہل نے جواب دیا

اچھا اب سینٹی تو نہ ہو تمہاری بیسٹ فرینڈ کی انگیجمنٹ ہے اُس کو انجوائے کرو۔۔ ورنہ بالاج بس چھینکیں مارنے میں مصروف ہو گا تم یاد جو اُس کو اتنا کر رہی ہو۔۔۔ انا نے ماحول خوشگوار کرنے کی خاطر کہا

تو مجھے صبح سے ایک بھی چھینک نہیں آئی اور نہ ہچکیاں آئی ہیں تو کیا وہ مجھے یاد نہیں کر رہا؟ مناہل بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو انا بول کر پچھتائی

مناہل کیا بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ بالاج جہاں ہے وہاں اُس کو کہاں کسی چیز کا ہوش ہو گا؟ چاہت نے اُس کو سمجھانا چاہا جس پہ مناہل مطمئن نہیں پر خاموش ضرور ہو گئ تھی۔

دانیال کی فیملی والے بھی آ گئے تو انا کو باہر لے آئے تھے جہاں اسٹیج پہ اُن دونوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

یہ تم ہو مجھے یقین نہیں آ رہا اچانک تم جن زادی سے شہزادی کیسے بن گئ؟انا کو دانیال کے پاس بیٹھے ابھی دو منٹ ہوئے تھے جب دانیال نے کہا اُس کی بات سن کر انا کو طیش تو بہت آیا تھا مگر اتنے سارے لوگوں کا لحاظ کیے زبردستی مسکرائٹ سجائے دانیال کو دیکھنے لگی جو اُس کی ادا پہ جی جان سے فدا ہوا وہ لگ جو اتنی پیاری رہی تھی اُپر سے دانیال کو اُس کو ایسا روپ پہلی بار دیکھنے کو مل رہا تھا۔

اگر چاہتے ہو سب کے سامنے میں تمہارا سر نہ پھاڑوں تو اپنی بریک لیس زبان کو بریک لگاؤ۔انا کی بات پہ دانیال کے جذبات بھک سے اُڑے تھے وہ تاسف سے اُس کو دیکھنے لگا جس نے ایک منٹ میں اُس کے ارمانوں کا کچومڑ بنا دیا تھا۔۔۔

اِنتہا کی کوئی اَن رومانٹک لڑکی ہو۔۔۔دانیال دانت پیس کر بولا

مجھے جن زادی سے شہزادی بول کر تم کونسا بالیووڈ کے رومانٹک ہیرو کا رکارڈ توڑ رہے ہو؟انا دوبدو بولی

غلطی ہو گئ تمہیں جن زادی سے ڈائن بولنا چاہیے تھا خون چوسنے والی نچوڑ نچوڑ کر خون پینے والی ایک ہے ڈائن۔۔۔دانیال بنا ماحول کا لحاظ کیے بولا

تم خود کیا ہوز کوٹے جن اِس مہنگی شیر وانی میں گدھے لگ رہے ہو بلکل۔۔۔انا کو اُس کی بات سن کر تپنگیں ہی لگ گئے۔۔۔

انسانوں کی طرح رہنا نہیں آتا تم دونوں کو؟ اگر جن اور ڈائن ہی کہنا ہے ایک دوسرے کو تو پیار و یار کا سین آن کیوں کیا؟ آنے والی نسلوں کو ویمپائر بنانے کے لیے؟ چاہت جو ابھی اُن کے پاس آئی تھی دانیال اور انا کے اُلقابات سن کر زچ ہو کر بولی

میں نے آن نہیں کیا تھا اِس کو ہی دورا پڑا تھا پیار کا۔۔انا نے دانیال کی طرف اِشارہ کیے کہا

ہاں ہاں یہ میرا ہی دماغ خراب تھا جو تم جیسی چھپکلی سے دل لگایا۔۔۔دانیال تپ کے بولا

تم خود کوئی مصر کے شہزادے گلفام ہو؟ یا کوئی پرنس۔؟ انا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزر جاتی

تم دونوں کی امائیں آرہی ہے خود پہ ضبط کرو۔۔اور انا اتنا غصہ مت کرو میک اپ خراب ہو جائے گا۔ چاہت نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا پر اُس کی آخری بات پہ انا کو اپنے چہرے کی فکر لاحق ہوئی۔۔

دوسری جانب اِس خوشگوار خوبصورت ماحول سے یکسر بے نیاز مناہل دور کونے میں بیٹھی اپنے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھ رہی تھی اِس آس سے کے شاید اب بالاج اُس کو کال کر دے یا کوئی ایک میسج ہی کر دے مگر اُس کی طرح اُس کا موبائل بھی خاموش تھا۔۔۔

یہ لو انگھوٹی پہناؤ۔۔ شمائلہ بیگم بے دلی سے انگھوٹی دانیال کو دیتی بولی جس نے جھٹ سے تھام لی تھی۔۔

ابا قائدِ اعظم کے زمانے کی انگھوٹی لگتی ہے۔۔ بلقیس بیگم نے خوبصورت انگھوٹی سے نُقص نکالنا ضروری سمجھا۔۔۔

اپنی لڑائی میں قائدِ اعظم کو تو بخش دے۔۔۔ چاہت جو اُن کے پاس کھڑی تھی بلقیس بیگم کی بات پہ خاموش نہ رہ پائی جس پہ بلقیس بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔

دانیال نے انا کو رِنگ پہنائی تو بلقیس بیگم نے انا کے ہاتھ میں انگھوٹی پکڑائی جو اُس نے دانیال کو پہنائی تو تالیوں کو شور گونج اُٹھا۔

مُبارک ہو۔۔۔ چاہت انا کے گلے ملتی بولی دانیال بھی اُٹھ کر اپنے دوستوں سے ملنے لگا تھا۔۔

خیر مُبارک مناہل یہاں کیوں نہیں آئی؟انا نے پوچھا

وہ بالاج کو یاد کر رہی ہے۔۔۔چاہت افسردہ سانس خارج کرتی بولی

واقع عشق کا روگ لگا ہے مناہل کو۔۔ہم میں سے کسی نے سوچا بھی نہ تھا کے مناہل بھی ایسی چیزوں میں پڑے گی۔۔انا کے لہجے میں حیرانگی واضع تھی۔۔

عشق محبت شے ہی ایسی ہیں جو نہ عمر دیکھتی ہے اور نہ اپنا پرایا۔۔چاہت انا کی بات پہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

سو تو ہے۔۔۔انا اُس کی بات سے متفق ہوئی

اچھا میری بات سنو۔۔۔چاہت ہر ایک کو باتوں میں محو دیکھتی انا سے بولی

ہاں کہو۔۔۔انا سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارے لیے خوشخبری ہے ایک۔۔چاہت نے سسپینس پھیلایا

اچھا جلدی بتاؤ۔۔انا بے چین ہوئی۔

جلد ہی ننھا مہمان آنے والا ہے۔۔۔جو تمہارے ساتھ شرارتیں کرے گا۔۔۔۔چاہت نے آنکھیں میچ کر بتایا

ننھا مہمان؟اومائے گوڈامی کواِس عمر میں کیا سوجھی؟کتنا عجیب لگے گا یااللہ میں ابھی امی سے کہتی ہوں بھلا وہ اب اِس عمر میں بچہ پیدا کرے گی؟انا چاہت کی بات کا الگ مطلب نکالتی جلدی سے اپنا لہنگا سنبھالتی اُٹھ کھڑی ہوئی تو چاہت دانت کچکچاتی اُس کو دیکھنے لگی۔۔

بیٹھو یہاں۔۔۔چاہت نے ہاتھ پکڑ کر اُس کو بیٹھایا

یار کیا بیٹھوں اتنی بار بات ہے یہ۔۔۔انا فکر مند ہوئی تھی۔۔

میں اپنے بارے میں بول رہی ہوں۔۔چاہت نے دانت پیس کر کہا

اپنے بارے میں کیا؟انا کا ماتھا ٹھنکا جب کے چاہت کو اب اُس سے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

I'm pregnant.

چاہت نے اپنا سو کھا گلا تر کیے بلا آخر بتا ہی دیا

Whattt??????????

انا بے ساختہ چیخ پڑی

آہستہ۔۔چاہت نے اُس کو گھورا

تم ماں بننے والی ہوں سیریسلی؟انا اب تک بے یقین تھی۔۔۔

ہاں اللہ کے فضل سے۔۔چاہت خوشی سے چور لہجے میں بولی

پہلے کیوں نہیں بتایا کمرے میں؟انا نے غور سے اُس کو دیکھ کر کہا

سوچا منگنی ہو جائے پھر بتاؤں تمہاری خوشی دوبالی ہو جائے گی۔۔۔چاہت نے گڑبڑا کر کہا

کب ہوا یہ مطلب ڈاکٹر کے پاس کب گئی تھی تم؟انا پر جوش لہجے میں استفسار ہوئی تو

چاہت کی سیٹی گم ہوئی

www.novelsclubb.com

ک کل۔۔۔۔چاہت نے اٹک کر بتایا

کل؟؟انا آئبرو اُچکا کر غور سے اُس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

ہاں۔۔چاہت نے اپنا لہجہ ہشاش بشاش کیا

سچ بتاؤ خالہ بننے کی خوشی میں تمہیں میں معاف کر دوں گی۔۔۔انا کو جانے کیوں چاہت کی بات پہ یقین نہیں آیا

ڈھائی ماہ پہلے۔۔۔۔چاہت دانتوں کی نمائش کرتی بولی تو انا کی پوری آنکھیں حیرت سے کُھلی کی کُھلی رہ گئ۔۔۔

ڈھائی ماہ پہلے ؟انا شاک کی کیفیت میں بولی

ہاں۔۔۔چاہت نے اعتراف کیا

اب بھی کیوں بتایا؟جب فٹبال سے تمہارا سیمپل باہر نکل آتا تب بتاتی۔۔انا نے طنز کیا

سوری یار میں تو اگلے ہی دن بتانے والی تھی مگر پھر دوسروں باتوں میں لگ گئے۔۔اُس کے بعد تم بھی مصروف ہو گئ پھر عریش کا بالاج ہونا بُراق سے ناراضگی اِن سب میں خیال ہی نہیں آیا تمہیں کچھ بتانے کا۔۔۔چاہت نے وضاحت دی۔۔

سزا تو سخت دیتی مگر خالہ بننے کی خوشی زیادہ ہے اِس لیے معاف کیا تمہیں۔۔۔۔انا نے کہا تو چاہت کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔۔

چاہت انا مناہل بیہوش ہو گئ ہے۔۔۔دانیال کی اچانک آواز پہ وہ دونوں اپنی جگہ پریشان سی اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

○ ○

ڈاکٹر کیا بات ہے یہ بیہوش کیوں ہوئی ہے؟ مناہل کو انا اپنے گھر لائی تھی اور ڈاکٹر کو یہی بُلایا تھا تبھی جب وہ چیک اپ کر گئ تھی چاہت نے پوچھا

Shi is expecting.

ڈاکٹر نے بتایا

ماشااللہ کیا واقع سچ میں؟ چاہت پر جوش لہجے میں بولی باقی سب کے چہروں پہ بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی یہ ایک ماہ سے ایکسیپٹ کر رہی ہیں مگر ان کو ویکنس ہے جس کے لیے آپ لوگوں کو اِن کا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔۔۔ڈاکٹر مسکرا کر بولی تو چاہت نے سر اثبات میں ہلایا۔۔ڈاکٹر اُن کو کچھ ہدایات دینے کے بعد چلی گئ تھیں۔۔

یار یہ سب ڈاکٹرز یہ کیوں کہتے ہیں؟ یہ ایک ماہ سے ایکسیپٹ کر رہی ہیں کیا دو ماہ سے ایک ہفتے سے نہیں ہو سکتا؟ انا پر سوچ لہجے میں چاہت سے گویا ہوئی جس پہ اُس نے گھورا

شادی کے بعد اگر تم بیہوش ہو جاؤ گی تو کسی ڈاکٹر کو نہیں بلوائے گے پانی کی بالٹی تمہارے اُپر گرا کر ہوش میں لائے گے ڈاکٹر کے پاس ایک ماہ بعد لیکر جائے گے پھر وہ کہے گی یہ دو ماہ سے ایکسیپ کر رہی ہے۔۔۔ چاہت آخر میں اُس کی نقل اُتار کر بولی تو انا کے منہ زاویئے بگاڑے

پانی۔۔۔ مناہل ہوش میں آتی آہستہ آواز میں بولی تو چاہت جھٹ سے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر مناہل کو دیا

سوری میری وجہ سے تمہارا اسپیشل ڈے خراب ہو گیا۔۔۔ پانی پینے کے بعد مناہل معذرت خواہ لہجے میں انا سے بولی

بکو مت۔۔۔ انا نے اُس کو ڈپٹا

حیرت ہے مناہل بالاج سکندر سوری بھی کہنے لگی ہے۔۔۔ چاہت چھیڑنے والے انداز میں بولی تو مناہل کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا

Congratulations.

تمہیں بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔انا اور چاہت یکدم اُس کے گلے لگتی بولی تو مناہل اِس اچانک افتاد پہ بوکھلائی

مبارک کس چیز کی؟ مناہل ناسمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی

You are pregnant.

چاہت اُس کا گال چومتی بولی۔

pregnant?

مناہل بے یقین نظروں سے دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں تم ماں بننے والی ہوں میں ماں پلس پُھپھو پلس خالہ بننے والی ہوں۔۔۔چاہت چہک کر بولی

www.novelsclubb.com

ماں؟ مناہل ابھی ایک حیرانگی سے نکلی نہیں تھی جب دوسری نے آگھیرا

یہ بھی پریگننٹ ہے۔۔انا نے بتایا

Also Congratulations.

مناہل خوشگوار لہجے میں بولی اُس کو اب یہ بے چینی تھی کیسے وہ اپنے ماں بننے والی بات بالاج کو بتائے۔

شکریہ۔۔۔چاہت نے مسکرا کر کہا

اب میں گھر چلوں گی۔۔۔مناہل بیڈ سے اُٹھ کر بولی

گھر؟نہیں نہیں تمہیں اب میرے ساتھ چلنا ہو گا ڈیڈ کے گھر تم اُن کی بہو ہو اور اِس حال میں تمہارا اکیلے رہنا سیف نہیں تمہیں بہت کیئر کی ضرورت ہے ویسے بھی جو بالاج نے تمہارے لیے گھر لیا ہے وہ بہت دور ہے۔۔تم کیسے اتنی دور اکیلے رہو گی؟چاہت اُس کی بات پہ جلدی سے بولی

سوری چاہت پر کہی اور نہیں جاؤں گی اپنے گھر جاؤں گی وہاں گارڈز ہیں گھر کے اندر سی سی ٹی وی فوٹیج ہے اور ایک کام والی بھی ہے جس کو بالاج نے میرا خیال رکھنے کے لیے رکھا ہے میں وہاں سیو ہوں اکیلی نہیں ہوں۔۔۔مناہل نے اُس کی بات کی نفی کی بالاج جاتے ہوئے اُس کو ہر چیز سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔

پر مناہل۔۔۔چاہت نے کچھ کہنا چاہا

پلیز چاہت فورس مت کرو بالاج وہاں آئے گا میں نے اُس سے کہا ہے میں انتظار کروں گی اُس کا ایسے میں اگر میں کہی اور ہو گی تو وہ بُرا مان جائے گا۔۔۔مناہل نے گہری سانس بھر کر کہا

جیسے تمہاری مرضی مگر ہم دونوں تم سے وہاں ملنے آیا کرینگے۔۔۔چاہت نے مزید بحث نہیں کی۔۔

موسٹ ویلکم۔۔۔۔مناہل نے خوشدلی سے کہا

❤❤❤❤❤❤❤

اب میں چلتی ہوں انا نے دیکھ لیا تو واویلا مچائے گی۔۔۔شیلا بیگم نے فیضل صاحب سے کہا

ارے آج اُس کی فکر چھوڑو وہ نہیں آئے گی میں تو سوچ رہا تھا لگے ہاتھ ہماری منگنی بھی ہو جاتی۔۔۔فیضل صاحب حسرت بھرے لہجے میں بولے

خدا کا خوف کرو۔۔۔شیلا بیگم نے اُن کو گھورا

دل تو کرتا ہے۔۔۔فیضل صاحب نے کہا

اپنے دل کو ذرہ قابو میں کرے۔۔۔انا کی اچانک آواز پہ فیضل صاحب سخت بدمزہ ہوئے تھے

تمہیں آج کے دن بھی چین نہیں ہے؟فیضل صاحب نے ملامت کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

آج کوئی خاص تاریخ ہے؟انا مصنوعی حیرت سے بولی

انا اندر چلو۔۔۔شیلا بیگم نے کہا

وہ تو میں چلوں گی مگر آپ ذرہ اِن کی باتوں میں آنا کم کرے شادی والا ماحول ہے مہمانوں سے گھر بھرا پڑا ہے۔۔۔لوگ دیکھے گے تو کیا سوچے گے؟انا نے خشمگین نظروں سے دونوں کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

جو پیار کرتے ہیں وہ ڈرتے نہیں۔۔فیضل صاحب سینہ تان کر بولے

ہی ہی ہی اچھا مذاق تھا مجھے بہت ہنسی آئی۔۔۔انا اُن کی بات پہ قہقہہ لگا کر بولی

یہ مذاق نہیں تھا۔۔۔فیضل صاحب نے کہا

پیار کرنے والے ڈرتے نہیں اگر ایسا ہوتا ہے تو آپ کو چاہیے تھا ثبوت بھی دیتے۔۔۔اپنی جوانی میں۔۔۔انا نے بھگو بھگو کر طنز کیا تو فیضل صاحب اپنی جگہ پہلو بدلتے رہ گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا مناہل آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ مرر میں خود کا عکس دیکھ رہی تھی۔۔وہ ماں بننے والی تھی کتنا خوبصورت احساس تھا جس سے وہ آج روشناس ہوئی تھی۔۔یکلخت مناہل کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی بالاج کا ری ایکشن سوچ کر پر سارا دن گزرا گیا تھا اُس سے بات نہیں ہوئی تھی۔یہ خیال آتے ہی اُس کو پھر سے اُداسی نے آگھیرا تھا مگر وہ خوش تھی وہ ماں بننے والی تھی جلد ہی اُس کا بچہ ہونے والا تھا جو اُن دونوں کے پیار کی نشانی ہوتا۔۔۔یہ سوچ آتے ہی مناہل کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔ابھی وہ یک ٹک خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔۔جب موبائل کی رِنگ ٹون نے اُس کی توجہ خود کی جانب مبذول کروائی۔۔۔مناہل جلدی سے تیز قدموں کے ساتھ چلتی سائیڈ ٹیبل

کالنگ دیکھ کر اُس کے چہرے پہ ناختم ہونے Husband سے اپنا موبائل اُٹھایا جہاں والی مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا پھر وہ بنا ایک منٹ ضائع کیے کال ریسیو کر گئ۔

سارا دن کال کیوں نہیں کی؟ پتا ہے میں نے کتنا انتظار کیا تھا۔۔۔ مناہل چھوٹتے ہی بولی تو حد درجہ تھکن اور پریشانی کے باوجود بھی بالاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

مجھے مس کیا؟ بالاج نے جان کر بھی پوچھا

حد سے زیادہ بے انتہا۔۔۔ مناہل صاف گوئی سے کہتی بیڈ پہ ریلیکس انداز میں بیٹھ گئ۔۔۔

میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا۔۔ بالاج نے کہا

جھوٹ۔۔۔ مناہل نے منہ بنایا

بلکل سچ۔۔۔ بالاج نے یقین دِلانا چاہا

www.novelsclubb.com

اگر مجھے یاد کیا تو ہچکی کیوں نہیں آئی مجھے؟ مناہل نے پوچھا

راستہ بھول گئ ہو گی۔۔ بالاج نے شرارت سے کہا

اچھا فضول مت بولو یہ بتاؤ کال کیوں نہیں کی؟ مناہل نے پھر پوچھا

اگر دن میں کرتا تو ہو سکتا تھا اِس وقت ہماری بات نہ ہو پاتی پھر اگر ایسا ہو جاتا تو تمہیں نیند بھی نہیں آتی۔۔۔جو کی از حد ضروری ہے۔۔۔بالاج گول مٹول جواب دینے لگا۔۔۔۔

ایسا کیوں؟ میں نے کہا جو تھا مجھے بار بار کال کرنا۔۔۔مناہل نے شکوہ کیا۔۔۔

اچھا تم بیڈ پہ لیٹ ہو جاؤ پھر باتیں کرتے ہیں۔۔۔بالاج نے مسکرا کر کہا

لیٹوں گی تو سو جاؤں گی میں سونا نہیں چاہتی تم سے بات کرنا چاہتی ہوں اور مجھے بات ہے تم رابطہ ختم کرنا چاہتے ہو تبھی لیٹنے کا بول رہے ہو۔۔۔مناہل بُرا مان کر بولی

میں ایسا نہیں چاہتا۔۔بالاج نے نرمی سے کہا

ویڈیو کال پہ بات کرے؟ مناہل نے پوچھا تو بالاج اپنا موبائل کان سے ہٹاتا اُسے دیکھنے لگا جو اُس کا سمارٹ فون نہیں بلکہ بٹنوں والا موبائل تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یا اندھیرہ ہے لائیٹ کا مسئلہ ہو گیا ہے۔میرا چہرہ تم دیکھ نہیں پاؤں گی۔۔بالاج آس پاس نظریں گُھماتا اُس سے بولا وہ اِس وقت سنسان علاقے میں تھا۔۔۔۔

تھوڑی جھلک تو نظر آ ہی جائے گی۔۔۔مناہل کا دل بُجھ گیا۔۔

گھپ اندھیرا ہے مناہل۔۔۔ بالاج نے سنجیدگی سے کہا

تمہیں ایک بات بتاؤ اگر تمہیں پتا چل گئی تو ایسی وقت بھاگ کر میرے پاس آجاؤ

گے۔۔ مناہل کو اب یاد آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولی

اگر ایسا ہے تو مت بتاؤ۔ بالاج نیچے بچھے کپڑے پہ لیٹ کر بولا

میں نے بتانا ہے۔۔ مناہل دانت پیس کر بولی

اچھا پھر بتاؤ۔۔۔ بالاج نے جاننا چاہا

میں آج بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔ مناہل نے ابھی اتنا کہا تھا جب بالاج فورن سے اپنی جگہ سے

اُٹھ بیٹھا

بیہوش کیوں؟ کیا تم نے صبح ناشتہ نہیں کیا تھا؟ میں کتنی بار بول کر گیا تھا اپنا خیال رکھنا مگر

تم نے میری سننی کہاں ہوتی ہے بس ڈائیٹ پہ تمہاری توجہ ہوتی ہے۔اب آ گئے نہ چکر

پڑ گیا ہو گا سکون۔۔ بالاج سخت لہجے میں بولا تو مناہل نے پر سکون سانس خارج کی۔۔

I'm pregnant balaj,

مناہل نے مسکرا کر بتایا تو دوسری طرف بالاج اپنی جگہ برف کا مجسمہ بن گیا تھا۔

سیریسلی؟ بالاج کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی وہ اضطراب کی کیفیت میں اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ مناہل کی بات نے چند پل کے لیے اُس کو سُن کر دیا تھا۔

Yes,And I need you please come back

مناہل نے حسرت بھرے لہجے میں کہا

میں بہت خوش ہوں مطلب سیریسلی؟ میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔ بالاج اُس کی بات نظر انداز کرتا عجیب لہجے میں بولا اُس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میں بھی خوش ہوں اور میں یہ خوشی تمہارے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مناہل نے کہا

www.novelsclubb.com

ابھی ایسا ممکن نہیں مگر آئے پرومس میں تمہاری ڈیلیوری کے وقت تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔ بالاج جذبات کی رو میں بہک کر بولا تو مناہل کا ماتھا ٹھٹکا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 58

ڈیلیوری دو تین دن بعد نہیں ہو گی جو تم ایسا بول رہے ہو وہ نو ماہ بعد ہو گی تو کیا تم اِتنا وقت مجھ سے دور رہو گے ؟ مناہل روہانسی ہوئی تھی۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ بالاج نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

ہونا چاہیے بھی نہیں۔۔۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا

اچھا یہ بتاؤ آج انا اور دانیال کی منگنی تھی نہ انجوائے کیا وہاں ؟ بالاج نے اُس کی توجہ دوسری باتوں میں کرنی چاہی۔۔

میں وہاں گئی تھی پر انجوائے نہیں کیا تمہاری یاد آ رہی تھی۔۔۔ مناہل نے کہا

اِظہار کے معاملے میں تم بہت امیر ہو۔۔۔ بالاج اُس کی بات پہ مسکرا کر بولا

مطلب؟ مناہل کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی

کچھ لوگ ہوتے ہیں نہ جو اِظہار نہیں کرتے تم اُن میں سے نہیں ہوں تم الگ ہو۔۔۔ بالاج نے کہا

واپس آجاؤ۔۔۔ مناہل کو بس ایک بات کی پڑی تھی

آجاؤں گا۔۔۔ بالاج نے اُس کو تسلی کروائی

کب؟ مناہل نے بے چینی سے پوچھا

جلد۔۔ بالاج بس یہ بولا

مجھے تم دیکھنا تھا۔ کیا ابھی تک لائٹ ٹھیک نہیں ہوئی؟ مناہل نے پوچھا

لو ڈشیڈنگ کا مسئلہ ہوتا ہے اکثر یہاں۔۔۔ بالاج نے اُس کی بات پہ ٹھنڈی سانس خارج کی

تم کہاں ہوں اِس وقت۔۔۔؟ مناہل نے جاننا چاہا

www.novelsclubb.com

محفوظ جگہ۔۔۔ بالاج نے اُس کو تسلی کروائی البتہ وہ اِس وقت اُس کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کے رات کے وقت وہ کسی جھنگل میں ہے۔۔۔ جانتا تھا مناہل نے پریشان ہو جانا تھا

اُس محفوظ جگہ کا نام؟ مناہل نے پھر پوچھا

تم خوش ہو؟ ہمارا بچہ اِس دُنیا میں آئے گا۔۔۔ بالاج نے خوبصورتی سے بات کا رخ بدلا

میں بہت خوش ہوں اتنا کے بتا نہیں سکتی۔۔۔۔ مناہل اچانک پر جوش لہجے میں کہہ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی تھی۔۔

اِس وقت اکیلی ہو؟ چاہو تو اپنی ماں کے پاس جا سکتی ہو تمہارا وہاں رہنا بہتر ہو گا جس اسٹیج پہ تم ہو۔۔۔۔ بالاج کچھ سوچ کر بولا

میں یہاں ٹھیک ہوں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ مناہل جمائی لیتی آرام سے بولی

www.novelsclubb.com

نیند آ رہی ہے؟ بالاج نے پوچھا

ہاں مگر میں سونا نہیں چاہتی۔۔۔۔ مناہل زبردستی اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

نیند آرہی ہے تو سو جاؤ۔۔۔ بالاج نے نرمی سے کہا

بہت باتیں کرنی ہے تم سے۔۔۔ مناہل نے بتایا

باقی کی باتیں کل ہو گی۔۔۔۔ بالاج نے کہا اب کی مناہل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اُس سے بات کرنے کے درمیان وہ نیند کی وادیوں میں اُتر گئی تھی۔ بالاج نے بھی اُس کو سوتا محسوس کیا تو کال کٹ کر دی تھی۔۔۔۔

ہرن کا شکار کر دیا ہے۔۔۔۔ مگر یہاں آس پاس پانی کا ذریعہ نہیں ہے۔۔۔۔ اگر ہے بھی تو نظر نہیں آیا شاید دور ہے۔۔۔ بالاج ابھی مناہل کی باتوں کو سوچ رہا تھا جب ایک شخص اُس کے ساتھ بیٹھ کر بولا

تین گھنٹے پہلے تم لوگ گئے تھے اور اب شکار کیا ہے تم لوگوں نے۔۔۔ بالاج نے افسوس سے اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

بہت گِھنا جھنگل ہے یہ۔۔ شکار بہت مشکل سے ملا۔۔ اُس کے ساتھی نے کہا

جانتا ہوں خیر اگر تم نے پانی پینا ہے تو میرے بیگ میں بوتل موجود ہے۔۔۔ بالاج نے بتایا

روشنی ہونے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے سفر لمبا ہے پانی آپ کے پاس ہونا چاہیے ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔۔آپ کو۔۔اُس نے کہا

میں تین دن پیاسا رہ سکتا ہوں۔۔ہمیں عادت ہے کیپٹن۔۔بالاج اُس کی بات پہ مسکرا کر بولا تو کیپٹن بھی مسکرایا

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں یہاں سے جا رہی تھی تو سوچا آپ سے ملتی جاؤں۔۔۔علیزے مرید صاحب کے کمرے میں آتی بولی

کہاں جا رہی ہوں؟ مریم بیگم نے ناچاہتے ہوئے بھی پوچھا

پتا نہیں بس یہاں سے دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔علیزے شانے اُچکا کر بولی

اکیلی لڑکی کو یہ دُنیا والے نوچ کھاتے ہیں۔۔۔۔مرید صاحب نے سنجیدگی سے کہا

اگر یہاں رہی تو آپ کی بیٹی کی خوشیوں کو میں نوچ کھاؤ گی۔۔۔۔علیزے اُس کی بات کے جواب میں بولی تو وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔۔۔جس پہ علیزے ایک نظر اُن پہ ڈالتی وہاں سے باہر چلی گئی۔۔

پتا نہیں کیا کمی رہ گئی تھی ہمارے پیار میں جو یہ ایسی بن گئی۔۔اپنی بیٹی کی طرح چاہا تھا ہر ضروریات ہر آسائشات کا خیال رکھا پھر بھی اِس نے ہماری بیٹی کے لیے اپنے دل میں بغض رکھا۔۔۔مرید صاحب افسوس بھرے لہجے میں گویا ہوئے

اِس میں ہماری غلطی نہیں اُس کی خود کی غلطی ہے حسد کرنے والوں نے کب کچھ پایا ہے؟ جو یہ حاصل کر پاتی حسد تو ایک ایسا دیمک ہے جو انسان کو ہی اندر سے ختم کر دیتا ہے۔۔اگر علیزے صبر شکر کرنے والوں میں سے ہوتی تو آج یوں اپنوں سے نظریں نہ چُرا رہی ہوتی بہت زیادہ کی جستجو نے اُس سے وہ سب بھی چھین لیا جو اُس کا خود کا تھا۔۔۔مریم بیگم نے سنجیدگی سے کہا علیزے پہ اُن کو بھی افسوس تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

بُراق

www.novelsclubb.com

بُراق

اُٹھ جائے ہم نے شاپنگ کرنے جانا ہے۔۔۔چاہت بُراق کے سر پہ کھڑی ہوتی کب سے اُس کو آوازیں دے رہی تھی جو اُٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

بُراق۔۔۔۔۔چاہت اُس کے کان کے پاس چیخی

چاہت کیا ہے یار سو جاؤ تم بھی اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔۔۔بُراق کروٹ بدل کر بولا

بُراق سونے کا وقت ختم ہو گیا ہے ہم نے اپنے بچے کی شاپنگ کرنے جانا ہے اُٹھ جائے۔۔۔۔۔چاہت نے اب کی اُس کے اُپر سے بلینکٹ اُتارا

چاہت یار پھر دیر کو چلتے ہیں۔۔۔بُراق نے پھر سے اپنے اُپر بلینکٹ ڈالا

آپ اُٹھ جائے ورنہ میں نے پورا جگ آپ کے سر پہ انڈیلنا ہے۔۔چاہت پانی بھرا جگ ہاتھ میں پکڑے دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو ناچار بُراق کو اُٹھنا پڑا

اُتوار کے دن بھی تم سکون کا سانس لینے نہ دینا۔۔بُراق افسوس سے اُس کو دیکھ کر شرمندہ کرنے کی خاطر بولا

www.novelsclubb.com

ویسے تو میرا بچہ میرا بچہ کہہ کر آپ کی زبان نہیں تھکتی اور اب جب شاپنگ کی بات آئی ہے تو یوں رنگ بدل رہے ہیں۔۔۔۔چاہت نے اُلٹا اُس کو شرمندہ کر دیا جس پہ بُراق سر جھٹک کر نہانے واشروم میں چلا گیا

خُدا جو بھی چلتا نظارہ"

ہمارے اِس لہوں سے نکھرا ہوا

زمین جاگتی ہے یہ آسمان جانتا ہے

زمین مانگتی ہے

جو آسمان مانگتا ہے

رگوں میں جو ٹھیرا

وہی بہہ رہا ہے

"سلام اُس پہ جو ہے زمین پہ مٹا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مناہل ٹیوی لاؤنج میں بیٹھی آرمی کے مطلق نیوز چینل لگایا تھا جس میں اُس کو آئے دن وطن کی خاطر شہید ہونے والوں کا پتا چل رہا تھا جو اُس کی سانس خُشک کر رہا تھا۔۔ تبھی اُس نے وہ چینل بدل کر عاطف اسلم کا گانا لگایا تھا وہ بھی جو ملک کے محافظوں کے بارے میں

ہی تھا۔۔۔آج دن دن ہو گئے تھے بالاج سے اُس کی کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر خود سے اُس نے بہت بار رابطہ کرنا چاہا تھا پر ہر وقت بالاج کا نمبر سوئچ آف ملتا وہ جانتی تھی آرمی والوں کو زیادہ موبائل استعمال کرنے کی اِجازت نہیں ہوتی تھی پر اُس کو لگتا تھا یہ رول اُن لوگوں پہ لاگو ہوتا تھا جو نئے لوگ ہوتے ہیں جن کی ٹریننگ کا وقت ہے بالاج تو میجر کی پوسٹ ہے اُس کا تو کیبن بھی الگ تھا وہ وہاں آرام سے اُس سے بات کر سکتا تھا پھر کیوں نہیں کرتا؟ایسی خود ساختہ کئی سوچیں نے اُس کا ماؤف کر دیا تھا۔۔۔

خون میں نہائے ہوئے"

جس منہ سے پوچھو

اِس زمین پہ جان لوٹانے کا مزہ ہے کیا

نفرتوں کی سانس کُھلی ہے کیسے

راکھ جس نے گھر کیا ہے اُس کی سزا ہے کیا

اندھیرے کی جو انتہا ہے

سویرے کی وہ انتہا ہے

خُدا جو بھی چلتا نظارہ

"ہمارے اِس لہوں سے نکھرا ہوا

میم آپ کے لیے فون آیا ہے۔۔۔مناہل اپنی سوچ میں غلطان تھی عاطف اسلم کی آواز لاؤنج میں ابھی بھی گونج رہی تھی۔جب ملازمہ نے اُسے بتایا جس پہ مناہل کی نظر اپنے فون پہ پڑی جو خاموش تھا۔۔

لینڈ لائن پہ ہے۔۔ملازمہ نے اُس کی نظروں کا مفہوم جان کر کہا تو مناہل جلدی سے اُٹھ کر لینڈ لائن کے پاس آئی۔۔

www.novelsclubb.com

زمین جاگتی ہے یہ آسمان جانتا ہے

زمین مانگتی ہے

جو آسمان مانگتا ہے

رگوں میں جو ٹھیرا

وہی بہہ رہا ہے

سلام اُس پہ جو ہے زمین پہ مٹا ہے

کیسی ہو؟ مناہل نے ابھی ریسیور کان پہ رکھا ہی تھا جب بالاج کی آواز نے اُس کے کان میں سُر پھینکا۔۔۔ مناہل کی اُداسی پریشانی پل بھر میں اُڑن چھو ہوئی تھی۔۔۔۔

ناراض سی۔۔۔ مناہل نے بتایا

www.novelsclubb.com

ناراض کیوں؟ بالاج انجان بنا

یہاں کیوں کال کی میرے نمبر پہ کیوں نہیں کی کال؟ مناہل بس یہ بولی

میرا موبائل گُم ہو گیا تھا ابھی بھی باہر آیا تو کسی آدمی سے موبائل لیکر تمہیں کال کی ہے۔۔۔ بالاج نے بہانا تراشا ورنہ حقیقت تو یہ تھی اُس کو ڈر تھا کہی ایک بار پھر نہ مناہل ویڈیو کال پہ بات کرنے کی فرمائش کرے اور وہ اُس کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کے اُس کو کسی اور مقصد سے کشمیر آنا پڑا ہے۔۔۔۔۔

نیا فون کیوں نہیں لیا؟ مجھے ویڈیو کال پہ بات کرنا تھی تم سے۔۔۔۔ مناہل اُداسی سے بولی

ہاں و

Major,come here.

بالاج کچھ کہنے والا تھا جب کسی نے اُس کو آواز دی جو مناہل نے بھی اچھے سے سُنی تھی

تم تو باہر ہو پھر یہ کون تمہیں آوازیں دے رہا ہے۔۔؟ مناہل نے نا سمجھی سے اُس سے سوال داغا

www.novelsclubb.com

پھر بات ہو گی خدا حافظ۔۔ بالاج اتنا کہتا کال کٹ کر گیا تھا۔۔

بالاج پہلے بتاؤ تم ہو کہاں؟

بالاج؟

کال بند ہونے کے باوجود بھی مناہل مسلسل اُس کو آواز دیتی رہ گئ۔۔

یااللہ بالاج کی حفاظت کرنا۔۔۔مناہل گہری سانس اپنے اندر کھینچتی دعائیہ انداز میں بڑبڑائی

❤❤❤❤❤❤❤❤

!تین ماہ بعد

وہ آج بالاج سے کیے اپنے واعدے کی مطابق گلاس وال کے پاس کھڑی تھی منتظر نظریں گیٹ کی جانب تھی جیسے ابھی وہ آجائے گا اور وہ بھاگ کر اُس کے گلے لگے لگی۔۔۔مگر اُس کا دور دور تک آنے کا جیسے کوئی اِرادہ نہیں تھا۔۔۔۔۔اُس کو اندازہ نہیں تھا ایسے کھڑے ہوئے کتنا وقت گزر گیا ہے اُس نے تو جیسے یہاں کھڑے ہونے کی روٹین بنالی تھی۔۔۔تبھی چوکیدار گیٹ کھول کر اندر آرہا تھا۔۔۔مناہل نے اُس کے ہاتھ میں ایک انویلپ دیکھا تو دل ضرور سے دھڑکا وہ بنا وقت ضائع کرتی بھاگ کر چوکیدار کے پاس پہنچی

باجی یہ ڈاکیہ والا دے گیا ہے۔۔۔چوکیدار نے مناہل کو دیکھ کر انویلپ دیکھا کر کہا تو وہ جھپٹنے والے انداز سے انویلپ لیتی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔مناہل نے انویلپ کھولا تو ایک خط برآمد ہوا اُس کو دیکھ کر مناہل کے دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑ لی تھی دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔آخر وہ خود میں ہمت جمع کرتی خط کھولنے لگی تو بالاج کی خوبصورت لکھائی اُس کے سامنے آئی۔۔۔مناہل بنا ایک لفظ پڑھے اُس کاغذ کو اپنے لبوں سے لگایا تھا آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا تھا۔۔آج پورے تین ماہ ہو گئے تھے بالاج کو گئے ہوئے مگر اُس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا شروعاتی دنوں میں تھوڑی بہت بات چیت وغیرہ ہو جایا کرتی تھی مگر وہ اب مکمل طور پہ بند ہو گئی تھی جس سے اُس کے دل میں انجانا خوف کنڈلی لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ہر آہٹ پہ وہ چونک جاتی تھی اُس کو لگتا تھا جیسے بالاج آگیا ہو مگر ایسا نہیں ہوتا تھا۔۔۔وہ انتظار کرتی رہ جاتی مگر وہ جلدی آنے کا کہتا ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔۔۔مناہل گہرے سانس بھرتی خود کو پر سکون کرنے کے بعد تحریر پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

میری پیاری نک چڑھی مغرور بیوی مناہل۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو؟

اپنا خیال تو اچھے سے رکھتی ہو نہ اگر نہیں رکھتی تو پلیز میرے لیے ہمارے بچے کے لیے خود کا بہت خیال رکھا کرو تمہیں اندازہ نہیں میری ایکسائٹمنٹ کا۔۔

مجھے پتا ہے میرے رابطہ نہ کرنے سے تم پریشان ہو گی ہو گی تو مت ہو تم ایک فوجی کی بہادر بیوی ہوں۔۔۔۔

میں بہادر نہیں ہوں۔۔۔خط پڑھتے مناہل کے ہونٹ پھڑ پھڑائے

مجھے تم پہلے جیسی اسٹرونگ گرل چاہیے ہو۔۔۔یہ میرا آخری میشن ہے اُس کے بعد ایک سال تک میرا بریک ہے بس تم دعا کرنا ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور ایک بات کہوں؟اگر مجھے کچھ ہو جائے گا تو تم خود کو تکلیف مت دینا اگر تم خود کو تکلیف دو گی تو مجھے بھی تکلیف ہو گی۔۔۔زندگی موت اللہ کے ہاتھ ہیں میری زندگی میں شہادت لکھی ہے یا نہیں میرا رب جانتا ہے۔۔۔

شہادت حاصل کرنا میرا خواب ہے جیسے مگر اب مجھے تمہاری بھی فکر ستاتی ہے جانتا ہوں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم شاید یہ برداشت نہ کر پاؤ مگر میری ایک بات جان لو فوجی کی بیوہ ہونا

بھی ایک اعزاز ہے اِس لیے ایک بار پھر کہوں گا بہادر بننا ہر حالات کے لیے خود کو تیار کرنا

بچے کا نام تم نے کیا سوچا ہے؟ اگر نہیں سوچا تو میں بتا دو میں نے سوچا ہوا ہے اگر بیٹی ہوئی

تو "عریشہ" بیٹا ہوں تو "عدنان" کیسے لگے یہ دونوں نام؟

بہت بُرے۔ مناہل سسک پڑی بالاج کی باتوں نے اُس کو مزید بے چین کر دیا تھا۔۔۔۔

مناہل مجھے پہلا عشق اپنے وطن سے ہے دوسرا تم سے اپنی ماں کے بعد اگر میں نے کسی

عورت کو چاہا ہے تو ایک میری بیوی یعنی تم ہو دوسری چاہت ہے میری بہن

پر پتا ہے کیا؟ عشق وطن سے ہو یا عورت سے منزل موت ہوتی ہے ہم اپنے عشق کی

آخری منزل تک جب جاتے ہیں تو جان کی بازی لگانی پڑتی ہے۔۔۔۔

بس وطن کے لیے جان کی بازی لگانے والا شہید کہلایا جاتا ہے جو شہید ہو کر بھی زندہ ہوتا

ہے۔

www.novelsclubb.com

اگر عورت کے عشق میں جان کی بازی لگانی پڑے تو پھر عشق امر ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

وقت کی قلت کی وجہ سے طویل خط نہیں لکھ سکتا مگر جو اور جتنا لکھا ہے دل کی گہرائیوں

سے لکھا ہے۔۔۔۔

"فقط تمہارا میجر بالاج سکندر"

خط پڑھنے کے بعد مناہل پھوٹ پھوٹ رو پڑی تھی جانے کتنے آنسو اُس کی آنکھوں سے گر کر اُس کاغذ کو گیلا کر چُکے تھے۔۔۔۔

مجھے خط نہیں بلکہ تم چاہیے ہو بالاج رات کو مجھے نیند نہیں آتی دل بے سکون ہوتا ہے۔۔ کھانا ٹھیک سے نہیں کھایا جاتا۔۔ڈاکٹرز کہتے ہیں بچہ ویک ہے اپنی ڈائیٹ کا خیال رکھا کرو مجھ سے نہیں رکھا جاتا یہ خیال۔۔۔ پلیز تم واپس آجاؤ۔۔۔ مناہل بے دردی سے اپنے آنسوؤ صاف کرتی تصور میں بالاج سے مخاطب ہوئی۔۔۔اُس کا چوتھا ماہ شروع ہو چُکا تھا جبکہ چاہت کا چھٹا ماہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔انا اور دانیال نے اپنی شادی کی تاریخ آگے کر لی تھی۔۔وجہ بالاج اور عریش تھا۔وہ چاہتے تھے اُن کی شادی میں عریش کے ساتھ بالاج بھی ہو۔۔بہت وقت اُن لوگوں نے ساتھ بیتایا تھا اور ایسے اُن کے خاص وقت میں بھی اُن کا ہونا ضروری تھا۔۔۔

میم کھانا تیار ہے۔۔۔ مناہل اکیلی بیٹھی یک ٹک اُس خط کو دیکھ رہی تھی جب ملازمہ نے بتایا

بعد میں کھالوں گی۔۔۔ مناہل نے جواب دیا

آپ نے دوائی بھی لینی ہے۔۔ایسے نہیں تو بچے کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ ملازمہ نے کہا تو مناہل پریشانی سے اپنے پیٹ میں ہاتھ رکھنے لگی۔۔ جو اُس کے وجود کا حصہ تھا جس کے آنے کے بعد اُس کی تنہائی ختم ہو جانی تھی۔۔ جس کے لیے اُس نے بہت خواب سجائے تھے اگر ایسے میں اُس کو کچھ ہو جاتا تو وہ تو جیتے جی مر جاتی۔ پھر وہ بالاج کو کیا جواب دیتی؟ایسی سوچ نے مناہل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

میں آتی ہوں۔۔۔۔ مناہل خود کو کمپوز کرتی بولی پھر احتیاط سے وہ خط لفافے میں ڈالتی اپنے کمرے میں آکر اُس کو سنبھال کر رکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا کر رہی ہو؟ بُراق نے چاہت کو اپنے لیپ ٹاپ میں مگن دیکھا تو پوچھا

بچوں کے نام سرچ کر رہی ہوں۔۔۔بہت پیارے نام میری نظر میں آئے ہیں پر سمجھ نہیں آرہا کونسا بیسٹ رہے گا۔۔چاہت نے مسکرا کر بتایا

تو یہ چیز تم گوگل پہ سرچ کیوں کر رہی ہو؟میں نے نام پہلے سے سوچ لیا ہے۔۔۔بُراق اُس کے پاس بیٹھ کر بولا

سچ میں بتائے پھر؟چاہت پر جوش لہجے میں بولی

راحت۔۔۔۔بُراق بس یہ بولا

راحت؟چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔

ہاں راحت دو حرف میرے نام کے درمیان والے اور دو حرف تمہارے نام کے آخر والے حرف ملا کر نام بنتا ہے "راحت"۔۔۔۔جوان شاءاللہ ہمارے اندر کی راحت ہو گا ہو گا ہمارا بچہ بُراق مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

براق کا "را" اور چاہت کاہ کے بجائے "ح" پھر "ت"۔۔واؤ نام تو بہت پیارا ہوا ہمارے بیٹے کا۔۔۔چاہت چہک کر بولا

ایک منٹ تم سے کس نے کہا راحت آفندی ہمارے بیٹے کا نام ہو گا یہ ہماری بیٹی کا نام ہو گا۔۔۔ بُراق نے ٹوک کر کہا

بیٹی کا نام؟ چاہت نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں ان شاءاللہ ہماری پہلی اولاد بیٹی ہو گی۔۔۔ بُراق کا لہجہ پُر اعتماد تھا۔۔

بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ چاہت نے کہا

اگر بیٹا ہو گا تو اُس کا نام برہان آفندی ہو گا۔۔۔ بُراق نے دوسرا نام بھی سوچا ہوا تھا۔۔۔

ہاں یہ بھی پیارا نام ہے۔۔۔ چاہت سر ہلاتی بولی

ویسے موٹی ہونے کے بعد خوبصورت ہو گئی ہو۔۔۔ بُراق اُس کے بھرے ہوئے گال کھینچ کر بولا جس کے چہرے پہ نور تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

موٹی مت کہا کریں۔۔۔ چاہت زچ ہوتی بولی

اب موٹی کو موٹی نہ بولاؤ تو کیا کہوں؟ بُراق اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

آپ سے مجھے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔۔۔۔چاہت اپنے گرد شال ٹھیک کرتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی

اچھا ناراض مت ہو نہیں کہتا میں موٹی۔۔۔بُراق نرمی سے اُس کو اپنے پاس بیٹھا کر بولا تو چاہت مسکرائی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت کا منظر تھا۔۔جس کے باہر میجر بالاج سکندر بازوں پشت پہ باندھ کر سنجیدہ تاثرات سجائے کھڑا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا جتنی یہ قابلِ افسوس قابلِ ہمدرد جگہ نظر آرہی ہے اندر سے اِتنی ہی شایانِ شان جگہ ہے جس میں جانے کتنی معصوم بچیوں کی عصمت کو لوٹا گیا ہے۔۔آج اُس کو اجازت مل گئی تھی اندر جانے کی اور وہ پُر یقین تھا اِس قصے کو وہ ختم کر ڈالے گا۔۔۔ہمیشہ کے لیے اب کسی معصوم کی جان عزت نہیں جائے گی۔۔۔۔

میجر آر یو ریڈی؟اُس کے کان میں لگے ایئر پیس سے آواز اُبھری تو بالاج الرٹ ہوا تبھی بالاج کو محسوس ہوا جیسے کوئی اُس کے پاس کھڑا ہے۔۔بالاج نے گردن موڑ کر دیکھا تو

بلیک شرٹ اور بلیک جینز پینٹ میں ملبوس کوئی اور نہیں بلکہ عریش اشرف کھڑا تھا جس کے بال نفاست سے ماتھے پہ سیٹ تھے آنکھوں میں نظر کا چشمہ بھی پہنا ہوا تھا جس نے اُس کی بھوری آنکھوں کا پردہ کیا تھا۔۔ چہرے پہ ایک الوہی چمک تھی مگر اِس سب کے باوجود اُس کے خوبصورت چہرے کے بائیں گال پہ تھوڑا سا ابھی جلنے کا نشان موجود تھا۔ مگر اُس کے چہرے پہ موجود چمک ہر شے پہ بھاری تھی۔۔

میجر بالاج سکندر چلے دُشمنوں کو دھول چٹانے کیونکہ ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں۔۔۔ عریش خود پہ بالاج کی نظروں کا محسوس کرتا اُس کی جانب دیکھ کر اپنا ہاتھ اُس کے سامنے کیا جب کے دوسرے ہاتھ سے اپنی عینک ٹھیک کی تو بالاج کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ آئی تھی۔

Congratulations.

www.novelsclubb.com

آخر تمہیں ساتھ چلنے کی پرمیشن مل ہی گئی۔۔۔ بالاج اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر پرجوش لہجے میں بولا تو عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا گردن نیچے کر کے ہنس پڑا

شکریہ کرنل صاحب کا اگر وہ پرمیشن نہ بھی دیتے تو میں نے جیسے تیسے کر کے یہاں آ جانا تھا کیونکہ جتنا اِس دن کا انتظار تمہاری ٹیم کو تھا مجھے بھی تھا۔۔۔ عریش اُس کی بات کے جواب میں بولا

وہ تو میں جانتا ہوں آپ ایجنٹ اے ہیں آپ کو ہلکے میں تھوڑی لینا ہے ہم نے اب چلتے ہیں سب کی ایسی کی تیسی کرنے۔۔۔ بالاج کا اعتماد قابلِ دید تھا۔۔۔۔ جبکی عریش بھی اُس کی بات سنتا اپنا سر اثبات میں ہلاتا اُس کے ہمقدم ہوا تھا۔۔ وہ دونوں مضبوط چال چلتے اندر کی طرف بڑھے تھے اب دیکھنا یہ تھا کون غازی بن کر لوٹتا تھا اور کس کی قسمت میں شہادت حاصل کرنا تھی۔۔۔ بالاج اور عریش کے اندر داخل ہوتے ہی باقی آرمی والوں نے اُس جگہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔ وہ بس اب دوسرے حکم کے منتظر تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

[15/02, 3:49 pm] 🙃: Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 59

وہ اندر داخل ہوتے ہوئے سامنے والی راہداری میں چلے گئے۔۔ جہاں داخل ہوتے ہی اُن کو بہت کمرے میں نظر آئے مگر اِس وقت دونوں کو تہہ خانے جانا تھا۔۔۔ بنا کسی کو کوئی خبر پہنچائے۔۔۔۔ تم ایک طرف جاؤ میں دوسری طرف جاتا ہوں کیا پتا دونوں میں سے کسی کو مطلوبہ جگہ مل جائے۔۔۔۔۔ بالاج نے عریش سے کہا جو آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔

وہاں ایک جگہ کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں موجود ہے۔۔ میں وہاں جاتا ہوں۔۔۔ عریش اُس کی بات سن کر بولا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے کچھ بھی پتا چلے مجھے اپڈیٹ دیتے رہنا۔۔۔۔ بالاج نے کہا تو عریش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔۔۔ پھر بالاج دائیں اور عریش بائیں کی جانب دھیمے قدموں کے ساتھ چلے گئے تھے۔۔

تم دونوں یہاں؟ مناہل نے اپنے گھر میں چاہت اور انا کو دیکھا تو اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی

Happy birthday dear

Happy birthday dear.

انا اور چاہت نے مسکرا کر پر جوش آواز میں کہا تو مناہل کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا اُس کو آج کے دن سے اب نفرت سی ہونے لگی تھی۔۔۔اور ایسا پہلی بار ہوا تھا جو اُس کو اپنی سالگرہ کا دن تک یاد نہیں تھا۔۔۔۔

کیا ہوا سرپرائز اچھا نہیں لگا؟ میں اتنی دور بڑی مشکل سے آئی ہوئی ہوں۔۔۔چاہت اُس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر بولی

ایسی کوئی بات نہیں آؤ تم دونوں بیٹھو۔۔۔مناہل زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولی

نائیس پِک۔۔۔انا کی نظر سامنے دیوار پہ لگی لارج تصویر پہ پڑی تو بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا اُس کی بات پہ چاہت نے بھی سامنے دیکھا جہاں بالاج اور مناہل کی مسکراتی خوبصورت تصویر تھی۔۔۔

یہ کب لگائی ہے؟چاہت نے پوچھا

بہت وقت ہو گیا ہے۔۔۔مناہل نے بتایا

بالاج سے کوئی رابطہ ہوا؟انا صوفے پہ بیٹھتی پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں ابھی رابطہ نہیں ہوا اور کچھ پتا بھی نہیں چلا۔۔۔۔۔مناہل مایوس لہجے میں بولی

پریشان مت ہو اپنا ڈھیر سارا خیال رکھا کرو تمہیں اپنی کیئر کرنی چاہیے۔۔۔چاہت نے اُس کو تسلی کروائی

میں تم دونوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرتی ہوں فرزانہ گروسری کا سامان لینے گئ ہے۔۔۔۔مناہل نے کہا

اُس کی کوئی ضرورت نہیں تم بھی بیٹھو یہاں ہمیں اگر کچھ چاہیے ہو گا تو میں جاؤں گی کچن تمہیں اِتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔انا اُس کو آنکھیں دیکھا کر بولی۔۔۔

اچھا نہیں لگتا تم دونوں پہلی بار آئی ہو۔۔۔۔مناہل کو عجیب لگا

www.novelsclubb.com

ڈونٹ وری یار تم بیٹھ جاؤ۔۔۔پھر ہم نے پورے گھر کا جائزہ بھی تو لینا ہے۔۔۔اِس بار چاہت نے کہا تو مناہل نے ہار مان لی۔۔۔۔

کوئی فلم دیکھتے ہیں۔۔۔اناٹی وی کا ریموٹ ہاتھ میں پکڑے بولی

اچھی سی لگانا۔۔۔۔۔چاہت نے جیسے ہدایت دی مناہل بس خاموشی سے اُن کو دیکھنے لگی۔۔ صبح سے اُس کو عجیب قسم کی گھبراہٹ نے آگھیرا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عریش اُپر والی منزل کے پاس آیا تو اُس کو ایک کمرہ نظر آیا جس کے باہر بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔۔اُس کو دیکھ کر عریش کی آنکھیں چمک اُٹھ تھی۔۔۔

تہہ خانہ مل گیا۔۔۔۔۔ہمیں اب اٹیک کرنا چاہیے۔۔۔عریش ایئر پیس کے پاس ہاتھ رکھتا دھیمی لہجے میں گویا ہوا تو بالاج کے ساتھ باقی کی ٹیم والے سب لوگ الرٹ ہوئے تھے۔

اٹیک نہیں کرنا پہلے بچیوں کو آزاد کرنا ہے اُن کی تعداد دیکھنی ہے جب تک وہ باہر نہیں نکل جاتی تب تک کسی کو پتا نہیں چلنا تم لوگ کی موجودگی۔۔۔یہ سب خاموشی سے کرنا

ہے کیونکہ سوال معصوم بچیوں کی زندگی کا ہے۔۔۔ عریش کی بات پہ کرنل صاحب نے حکم صادر کیا تھا۔۔

یس سر۔۔۔۔ عریش آہستہ آواز میں کہتا دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ مگر اب بالاج کا رخ ہال کی جانب تھا جہاں اشرف صاحب کے ساتھ جانے کتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جب تک عریش اپنے کام میں کامیاب نہیں ہو جاتا تھا۔۔۔ بالاج کو اُن سب کو سنبھالنا تھا۔۔۔۔

عریش اپنی جیب سے ایک پِن نکال کر تالا کھولا جس سے تالا کُھلنے کی آواز نے عجیب شور برپا کیا تھا۔۔ عریش نے اندر جانے سے پہلے اُپر دیواروں کے پاس دیکھنے لگا مگر حیرت انگیز جو بات اُس کے لیے تھی وہ یہ تھی کے یہاں سکیورٹی فورسز تو نہیں تھی پر احتیاطاً سی سی ٹی وی فوٹیج وغیرہ کا سسٹم بھی نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خود پہ اندھا اعتماد ہی انسان کو لے ڈوبتا ہے۔۔۔ عریش طنزانداز میں بڑبڑاتا دروازے کو ایک دھکا دیا جو چررر کی آواز سے کُھلتا چلا گیا۔۔۔

عریش نے اندر داخل ہوتے ہی جو منظر دیکھا اُس پہ اُس کا دل ہول اُٹھا تھا جہاں سب لڑکیاں زنجیروں سے بندھی ہوئی تھی۔۔۔جو اُس کو دیکھ کر خوفزدہ سہمی نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ لڑکیاں پچاس کے درمیان تھی اور سب کے ہاتھ رسیوں کے بجائے زنجیر سے بندھے ہوئے تھے جس پہ لاک بھی لگایا گیا تھا جو اتنی آسانی سے تو کُھلنے والا ہر گز نہیں تھا۔۔

عریش کو اب سمجھ آیا بغیر سکیورٹی اور سی سی ٹی وی فوٹیج کا نہ ہونا۔۔۔

عریش دروازہ واپس بند کرتا ایئر بیس پہ سب کو خبر دینے لگا۔۔پھر آہستہ آہستہ اُن کے ہاتھ میں موجود زنجیر کی لاک کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

آپ کون ہیں؟ یہاں سے جائیے یہاں بم فٹ ہے۔۔۔عریش جو ایک لڑکی کے ہاتھ کی زنجیر کھولنے کی کوشش کر رہا تھا اُس کی بات پہ چونک کر اُن کو دیکھا

کہاں ہے بم؟ عریش نے سوالیہ نظروں سے اُن سب کو دیکھا

وہ اُس پیٹی میں۔۔۔ایک لڑکی نے گھبراہٹ سے ایک طرف اِشارہ کیا تو عریش نے اُس کے اِشارے کے تعاقب میں دیکھا جہاں ایک پیٹی پڑی تھی۔۔عریش گہری سانس خارج

کرتا اُس پیتی کے پاس رک گیا جو لاک تو نہیں تھی اِس لیے عریش نے کھولی تو وہاں بوم واقع فٹ تھا۔۔ٹائمنگ تین آورز کی تھیں۔۔۔۔۔جس پہ عریش بوم سے اُلجھنے کے بجائے جلدی سے اُن لڑکیوں کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آجاؤ میجر تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔بالاج نے ہال میں جیسے ہی قدم رکھا اشرف صاحب نے کہا جس پہ بالاج کچھ چونکا تو ضرور تھا مگر ظاہر ہونے نہیں دیا

تو تم سب کو پتا تھا ہمارے آنے کا۔۔۔بالاج مسکرا کر اُن کی پشت کو دیکھ کر بولا تو باقی سب بالاج کو گھورنے لگے مگر اُس کی آواز پہ اشرف صاحب کے ہاتھ میں جو مشروب کا گلاس تھا وہ چھن کی آواز سے ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔

عریش تم؟اشرف صاحب ایک جھٹکے سے پلٹ کر بالاج کو دیکھنے لگے۔۔۔

تصیح کر لیجئے عریش نہیں میجر بالاج سکندر۔۔۔بالاج مسکرا کر بولا

تم نے مجھے دھوکہ دیا میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔اشرف صاحب گرجے

تصیح کر لیجئے آپ کا بیٹا عریش ہے مگر میں تو میجر بالاج سکندر ہوں۔۔۔ بالاج مسکرا کر بولا پھر دروازے سے اچانک کہاں سے آدمی نمودار ہوئے تھے جنہوں نے بالاج پہ اپنی گ*ن تان لی تھی۔۔۔

عریش کہاں ہیں؟اشرف صاحب کے من میں بہت سوال پیدا ہوئے تھے جن کو دبائے وہ بس یہ پوچھ پائے

کراچی کا ریڈ لائٹ ایریا یاد ہے؟ بالاج ایک صوفے پہ بیٹھتا رلیکس انداز میں بولا

بات کو گُھماؤ مت سیدھا سا جواب دو اگر تم بالاج ہو تو میرا بیٹا عریش کہاں ہے؟اشرف صاحب چیخ اُٹھے باقی سب لوگ خاموشی سے وہاں سے جانے کی تردد میں لگے ہوئے تھے۔۔

یہاں سے جانے کی کوشش کوئی نہ کرے کیونکہ اِس جگہ کو ہم نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔۔آپ سب کا کھیل تمام ہو چکا ہے۔۔۔ بالاج سرد لہجے میں بولا

وہ تو باہر ہیں یہاں تو تم اکیلے ہو ہمیں تمہارے ذریعی باہر نکلے گے وہ بھی مال سمیت۔۔۔ اور تمہاری یہ ٹیم ہاتھ ملتی رہ جائے گی۔۔اشرف صاحب چلتے ہوئے اُس کے سامنے

کھڑے ہوئے پھر اپنی جیب سے گ*ن نکال کر اُس کے ماتھے پہ تان لی تو بالاج بنا اُن کو سمجھنے کا موقع دیئے اپنی ٹانگ اُن کے ہاتھ پہ ماری جس سے اشرف صاحب کے ہاتھ گِ*ن چھوٹ کر نیچے گری تھی۔۔جو بڑی مہارت سے بالاج اپنے ہاتھ میں لیتا اُن کے سر پہ تان گیا تھا منظر بدل گیا تھا۔۔۔یہ سب اتنا ہڑ بڑی میں ہوا تھا کے وہاں کسی کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔۔بس ایک بالاج تھا جس کے ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ تھی۔۔۔اشرف صاحب کا رنگ پل بھر میں فق ہوا تھا۔۔۔

میرے۔۔۔آدمی یہاں موجود ہے تم پہ حملہ آور ہو سکتے ہیں۔۔۔اشرف صاحب نے اُس کو ڈرایا چاہا

کچی گولیاں میں نے بھی نہیں کھائی۔۔۔بالاج اتنا کہتا اپنے ایک ہاتھ سے پہنی جیکٹ کی زپ کھول گیا تھا جس میں بم فٹ تھے۔۔یہ دیکھ کر سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ تھی۔۔۔

میجر بالاج سکندر ہوں آج پوری تیاری کے ساتھ آیا ہوں۔۔ہمارا مشین گزرے سال پورا ہو جانا تھا مگر تم سب اُس دن تو بھاگ نکلے تھے آج نہیں جا پاؤں گے تم لوگوں کو جہنم

وصل کرنے کے بعد میں جنت میں جاؤں گا۔۔۔ بالاج خاصے پر سکون لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

کیا چاہیے تمہیں؟اشرف صاحب سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر بولے

تم لوگوں کی قید اور معصوم بچیوں کی رہائی۔۔۔ بالاج نے بنا تاخیر کیے کہا

سوچ ہے تمہاری اُن کو آزادی مل سکتی ہے کیونکہ جہاں وہ ہیں وہاں بھی بم فٹ ہیں جو جلد ہی پھٹنے والا ہے۔۔۔اِس بار کوئی اور آدمی خباثت سے بولا تھا جس پہ بامشکل بالاج نے اپنے تاثرات کو نارمل رکھا تھا۔۔۔۔

کہاں نہ یار ہم نے کچی گولیا ہم نے بھی نہیں کھائی۔۔۔ بالاج کا اعتماد ابھی بھی قابلِ دید تھا۔۔

تو بچ اب۔۔۔ بالاج کی بات پہ اُس کے پیچھے آدمی غصے میں آتا اُس کے سر کا نشانہ لیتے فائیر کھول گیا تھا۔۔ جس کا اندازہ بالاج کو پہلے سے ہی تھا تبھی وہ فورن سے جھک گیا تھا اور وہ گ*ولی سیدھا اُن کے آدمی کے دماغ کے آر پار ہو گئی تھی۔۔اور وہ لہرا کر فرش پہ

اوندھے منہ گرا تھا۔۔۔ماحول میں اچانک سناٹا چھا گیا تھا سب لوگ اپنی جگہ دبک کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔

پچھے سے وار کرنے والے لوگ سخت بُرے لگتے ہیں۔۔۔۔ بالاج ناگوار لہجے میں کہتا اُس انسان کی ٹانگ پہ دو گ*ولی*اں ایک ساتھ ماری جس سے فضا میں اُس کی دلخراش چیخیں نکلی تھیں۔۔جو بالاج کے لیے باعثِ سکون تھی۔۔۔

کسی اور نے لنگڑا بننا ہے تو بتا دے میں تیار ہوں۔۔ سچی بڑا مزہ آتا ہے شوٹ کرنے میں آرمی میں بھی اِس لیے گیا تاکہ مختلف اسلحہ والی چیزیں استعمال کروں ساتھ میں تم کتوں کو جہنم وصل کروں۔۔۔۔ بالاج پ*ست*ول کی نوک پہ پھونک مارتا مزے سے بولا

ہم سب کے گھیرے میں تم اکیلے ہو۔۔اشرف صاحب کو اُس کا سکون تڑپا رہا تھا۔۔دل میں بہت کچھ کرنے کی خواہش تھی مگر وہ جانے کیوں بے بس سے تھے۔۔۔

میں اکیلا ہوں تم لوگوں نے جو اُکھاڑنا ہے اُکھاڑ لو۔۔۔ بالاج اشرف صاحب کی بات سنتا اپنے بازوں کھول کر بولا تو اشرف صاحب کے ساتھ کھڑا آدمی جس کا نام ثاقب تھا اُس نے

بالاج کے بازوں کا نشانہ لیا مگر اِس بار بھی بالاج مہارت سے سائیڈ پہ ہو گیا تھا اور وہ گولی سامنے شیشے کے دروازے پہ لگتی اُس کو چکنا چور کر گئی۔۔۔

چہ۔چہ۔چہ۔۔۔ٹرائے اگین۔۔۔۔کیونکہ میں قلابازی میں بھی مہارت حاصل کرتا ہوں۔۔ بالاج کالر جھاڑ کر فخریہ انداز میں بتانے لگا۔۔۔تو اُنہوں نے سوچ لیا تھا اب وار بنا چاپ کے کرنا ہے۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ♥

عریش اب آرام سے زنجیروں کا لاک کھولتا جا رہا تھا ایک گھنٹے سے زائد وقت اُس کو اِن سب میں لگ گیا تھا کیونکہ زنجیروں میں جتنے بل تھے یہ پہلے تھوڑا مشکل تھا مگر اب نہیں۔۔۔وہ اپنے کام میں محو مگن تھا جو لڑکیاں آزاد ہو گئی تھی وہ اپنی کلائیاں سہلاتی تشکر آمیز لہجے میں عریش کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہاتھ سے اپنی عینک ٹھیک کر رہا تھا

کیپٹن سارا اور کیپٹن مومل آئے گی آپ سب جو آزاد ہیں وہ اُن کے ساتھ چلی جائے۔۔۔عریش خود پہ مسلسل اُن کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتا سنجیدگی سے بولا

آپ کون ہے؟جو اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمیں رہا کر رہے ہیں؟ایک لڑکی دل کے ہاتھوں مجبور ہوتی پوچھنے لگی۔۔تشکر کے احساس سے اُن سب کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی وہ سب تو سوچ بیٹھی تھیں اب رہائی ممکن نہیں اُن کی زندگی جہنم کے سِوا کچھ نہیں ہو گی اب پر اچانک عریش کا آنا اُن کے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔

ملک کا محافظ۔۔عریش مختصر بولا جو سب کو سمجھ آ گئی تھی۔۔مگر اُن میں سے موجود ایک بچی نظریں مسلسل پیتی پہ جمی تھی جہاں ٹِک ٹِک کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

ایجنٹ اے۔۔ہمارے پاس وقت کم ہے۔۔۔۔۔۔عریش ایک لڑکی کی ہاتھوں میں موجود زنجیر کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جب اُس کے کان میں موجود آلے میں آواز اُبھری

میں جانتا ہوں سر آپ بس کیپٹن کو بھیجے تاکہ اِنہیں باہر احتیاط سے لے جائے اِن کو باہر کے راستے کا علم نہیں۔۔عریش نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا جس پہ جلدی ہی دو لڑکیاں وہاں پہنچ گئی تھی پھر وہاں موجود جو لڑکیاں آزاد تھی اُنہیں اپنے ساتھ لے جانے

لگی۔۔۔عریش کا دھیان بس جلد از جلد ان زنجیروں کو کھولنے کا تھا کیونکہ اُس کو اندازہ تھا اب بم کبھی بھی پھٹ سکتا تھا۔۔۔

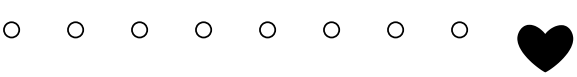

آؤ سب تم لوگ باہر بہت کر لی معصوموں کی زندگی برباد۔۔۔۔بالاج سپاٹ لہجے میں اُن سب کو دیکھ کر بولا تو اشرف صاحب آس پاس نظریں ڈورانے لگے۔۔۔کے شاید اُن کے ہاتھ کچھ لگ جائے کیونکہ وہ اِتنی آسانی سے ہار نہیں مان سکتے تھے۔۔۔

باہر جانے کی میری ایک شرط ہے۔۔۔اشرف صاحب نے اُس کو باتوں میں اُلجھانا چاہا

تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں یہاں تمہاری شرائطیں سُنوں گا پھر اُس پہ عمل پیراں ہو گا؟ بالاج نے طنز نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

اگر تم میرے بیٹے عریش نہیں تو میرا بیٹا کہاں ہے؟اشرف صاحب اُس کی بات نظر انداز کرتے بولے

جہاں بم فٹ ہے جان لیا؟پر گئی کلیجے وِچ ٹھنڈ اب باہر چلو۔۔۔بالاج سر جھٹک کر بولا تو اشرف صاحب نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا۔۔۔

میرے ساتھ کوئی چلا کی نہیں چلے گی اِس لیے آگے تم لوگ ہو گے میں پیچھے ہو گا۔۔۔ بالاج سائیڈ پہ کھڑا ہوتا اُن کو راستہ دینے لگا جس پہ سب لوگ مرے ہوئے قدموں کے ساتھ اُس کی بات ماننے لگے۔۔۔ کوئی اور چارہ جو نہ تھا۔۔۔

عریش آر یو سیو؟ بالاج بہت دھیمی آواز سے عریش کو مخاطب ہوا

یس آئے ایم۔۔۔ تم بس اُن سب کو آرمی ہیلی کاپٹر پہ بیٹھاؤ کوئی بھی بچ نہ پائے۔۔۔۔ جواب جلدی سے موصول ہوا تھا جس پہ بالاج کچھ پر سکون ہوا تھا۔۔۔

میں تمہارے پاس آجاؤں گا کتنی لڑکیاں اندر ہیں اب؟ بالاج نے سوال کیا۔۔۔

دس کے قریب اللہ کا کرم ہے چالیس بچیاں محفوظ ہیں اب۔۔۔ عریش اپنے ہاتھوں کو اب مشکل سے حرکت دیتا بالاج کو جواب دینے لگا۔۔۔ کچھ زنجیروں کے نہ کھولنے پہ وہ ہاتھوں سے اُن پہ وار کر رہا تھا جس وجہ سے اُس کے ہاتھوں پہ خراشیں تو بہت آئیں تھی مگر اب تھوڑا بہت خ*ون رسنے لگا تھا۔۔۔ اُس کو بس ایک بات کی پرواہ تھی کہیں اِن میں سے کوئی رہ نہ جائے۔۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہ کر پاتا

مجھے بس پانچ منٹ دو۔۔۔ بالاج جیسے اُس کے لہجے سے جان گیا تھا کے کوئی مسئلہ ضرور ہے۔۔۔۔

جلدی چلو۔۔۔۔ بالاج نے کرخت آواز میں کہا جس پہ وہ سب لوگ اپنے ہاتھ کھڑے کرتے باہر جانے کے قریب ہوئے تھے وہ جان گئے تھے آج اُن کا بچ پانا ممکن نہیں۔۔۔۔ پر اشرف صاحب کا غصے سے بُرا حال تھا آج اُنہوں نے یہ رِسک اپنے لیے خود لیا تھا اُن کو پتا تھا۔۔۔ کشمیر میں اِن کی خوفیہ جگہ کا پتا لیک ہو چُکا ہے آرمی والے کبھی بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں مگر اُن کی ایک غلطی تھی جو اُنہوں نے یہ سوچ لیا تھا کے آرمی والے اُن کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گے۔۔۔ جبکہ اُن سب کا سانس تو بس ایک نے خشک کر دیا تھا۔۔۔ جس کو اپنی نظر میں وہ سالوں پہلے مار چُکے تھے۔۔۔۔۔۔

God job major,

www.novelsclubb.com

بالاج اُن سب کو باہر لایا تو ایک آرمی آفسر اُس کو سلیوٹ کرتا بولا

سنبھالیں اِن سب کو ٹارچر روم میں اِن کی دعوت کا انتظار کرے میں آتا ہوں تب تک۔۔۔۔ بالاج حقارت سے اُن سب کو دیکھ کر آفسر سے بولا

ضرور مگر آپ پہنی ہوئی جیکٹ اُتار کر یہ بلیٹ پروف جیکٹ پہن لے۔۔۔آفسر نے مسکرا کر کہا

شکریہ مگر ابھی اِس کی ضرورت نہیں مجھے پوری عمارت کی جانچ پڑتال کرنی ہے جو میں نے فی الوقت نہیں کی مجھے فیل ہو رہا ہے شاید کوئی رہ گیا ہے۔۔۔بالاج کا لہجہ پر سوچ تھا کیونکہ اُس نے سبھی کمروں کی تلاشی نہیں لی تھی۔۔۔دوسرا جس کی ٹانگ پہ اُس نے گولیاں ماری تھی۔۔۔۔

یہ رِسک ہے۔۔۔۔آفسر نے کہا

ہماری زندگی میں کسی رسک کا نام نہیں ہوتا ہمیں یا تو آر کرنا ہوتا ہے یا پار۔۔۔۔بالاج مسکراتے لہجے میں کہتا اُنہیں سلیوٹ کیے دوبارہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

گر نامت ورنہ بم پھٹ سکتا ہے۔۔۔۔بالاج کے پاؤں میں پتھر اٹکا تو وہ گرتے گرتے بچا تبھی آفسر کی نظریں جو اُس پہ مرکوز تھی وہ احتیاطاً بولا

ڈونٹ وری۔۔۔۔ بالاج ہاتھ اُپر کرتا بولا تو فوجی لوگ اُن سب مجرموں کو آرمی ہیلی کاپٹر میں بیٹھانے لگے تھے کچھ ہی دیر میں پر جوش آواز میں "پاکستان زندہ آباد" کا نعرہ گونجا تھا۔۔۔۔۔

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بالاج تہہ خانے میں آیا تو بس پانچ لڑکیاں بندھی ہوئی تھیں جو سہمی نظروں سے عریش کے ہاتھ دیکھ رہی تھیں۔جب کی ایک لڑکی کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا اُن دونوں کی ایک جیسی شکل دیکھ کر۔۔ بالاج عریش کے ہاتھوں میں خ*ون رستا دیکھا تو جلدی سے اُس کے پاس جانے لگا جب عریش بول اُٹھا

وقت کم ہے میجر پیتی میں موجود بم کی وائیر کاٹو۔۔۔

عریش کی بات پہ بالاج فورن سے پیتی کے پاس آیا جہاں بم پھٹنے میں تیس منٹس رہتے تھے۔۔۔ بالاج غور سے بم کو دیکھتا مخصوص وائیر تلاش کرنے لگا۔۔۔۔ وائیر کاٹنے کے لیے قینچی اُس کے پاس پہلے سے موجود تھی کیونکہ اُس نے خود کی جیکٹ میں موجود بم کی وائیرز کو بھی کاٹنا تھا۔۔۔

اِس بم کی وائیر کاٹنے سے زیادہ ضروری اِن کی جانیں ہیں۔۔۔ بالاج نے عریش کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کی تو وہاں سے اُٹھتا ایک لڑکی کے پاس بیٹھ کر اُس کی زنجیر کا لاک کھولنے لگا

ہم تو چلی جائے گی پھر اگر وقت نا رہنے پہ بم پھٹ گیا تو آپ لوگوں کا کیا ہو گا؟ ایک لڑکی نے خوفزادہ لہجے میں پوچھا

وہی ہو گا جو منظورِ خدا ہو گا۔۔۔۔ بالاج مبہم مسکراہٹ سے کہتا ایک لڑکی کے ہاتھ کی زنجیر کھول چُکا تھا۔۔۔ زیادہ خ*ون رسنے کی وجہ سے عریش کا ہاتھ بار بار پھسلن کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مخصوص وائیر کاٹنا تمہارے لیے مشکل نہیں تھا۔۔۔ عریش نے بالاج کو دیکھ کر کہا جواب دوسری لڑکی کو آزاد کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیس منٹ رہتے تھے اگر غلطی سے میں غلط وائیر کاٹ جاتا تو بم پھٹ سکتا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا اِن معصوموں کی جان جائے۔۔۔ تبھی سوچا پہلے باحفاظت اِن کو یہاں سے باہر کیا جائے۔۔۔ بالاج جواباً بولا

قینچی ہے؟عریش نے سنجیدگی سے پوچھا

یہ لو۔۔۔بالاج نے قینچی پینٹ کی جیب سے نکال کر اُس کو دی۔۔۔۔

میں بم ڈفیوز کر لوں۔۔۔عریش اِتنا کہتا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ایکسپرٹ مین۔۔۔بالاج عریش کی بات پہ مسکرا کر سر جھٹک کر بڑبڑایا

آپ لوگ ایسی پیچیدہ حالت میں بھی پر سکون ہیں۔۔۔۔۔ایک لڑکی نے رشک بھری نظروں سے بالاج کے پر سکون چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

کیونکہ ہم بس اللہ کی ذات سے ڈرتے ہیں۔۔۔۔اور زندگی موت تو اللہ کے ہاتھوں ہوتی ہے۔۔۔اور حالات انسان کی سوچ پہ ڈیپینڈ کرتے ہیں آپ جتنا اچھا سوچو گے اُتنا اچھا ہو گا۔۔۔جیسا آپ چاہوں گے ویسی آپ کو چاہت ملے گی۔۔۔یہ سب آپ کی سوچ اور چاہ پہ ہے۔۔۔بالاج نے مسکرا کر جواب دیا

www.novelsclubb.com

مطلب جو انسان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے؟ایک لڑکی نے پوچھا

ہاں جس انسان کے اندر جتنی زیادہ چاہت ایک چیز کے لیے ہو گی اللہ اُس کو وہ دے گا۔۔۔آپ نے سُنا تو ہو گا اللہ اُس کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت چاہتا ہے۔۔۔بالاج اب بولا تو وہ لاجواب ہوئی۔۔۔

بم ڈفیوز ہو گیا۔۔۔۔۔عریش نے بتایا ٹھیک اُسی وقت بالاج نے ایک آخری لڑکی کے ہاتھ کی زنجیر بھی کھول دی تھی جس پہ عریش نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔

تم اِن کو لیکر جاؤ مجھے کچھ ثبوت چاہیے تھے جو آگے چل کر کام آئے گے۔۔۔بالاج اپنے ہاتھ جھاڑ کر بولا تو عریش نے اثبات میں سر ہلایا اُس کو پتا نہیں تھا کے بالاج کی جیکٹ میں بم فٹ ہے ورنہ وہ اُس کو کبھی اکیلا نہ چھوڑتا۔۔

یہ ابھی ٹِک ٹک کی آوازیں کہاں سے آ رہی ہے؟ عریش تہہ خانے کے دروزے پہ پہنچتا بالاج سے پوچھ بیٹھا

www.novelsclubb.com

میری گھڑی۔۔۔بالاج نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے کیا تو عریش بات سمجھتا سر اثبات میں ہلاتا جانے لگا۔

سُنو۔۔۔۔۔بالاج نے اُس کو آواز دی

کہو۔۔۔ عریش نے پلٹ کر اُس کو دیکھا

جاتے ہی ہاتھ کی ڈریسنگ کروانا ڈاکٹر فائزہ باہر ہی ہے۔۔۔۔ بالاج کے چہرے پہ اُس کے لیے فکر مندی کے تاثرات تھے

ڈونٹ وری۔۔۔ عریش اُس کو تسلی دیتا اُن لڑکیوں کو لیکر وہاں سے نکلتا گیا۔۔۔ اُس کے جانے کے بعد بالاج اپنی جیکٹ کی زپ کھول کر بم کی ٹائمنگ دیکھنے لگا جو چالیس منٹ تھی۔۔۔۔

ثبوت تلاش کر کے باہر پہچانے ہو گے۔۔۔۔ بالاج زپ واپس بند کرتا خود بھی تہہ خانے سے باہر نکلا (اپنی جیکٹ میں بم فٹ کرنے کا مقصد بالاج کا یہ تھا کے اگر کوئی دُشمن چلاکی سے اُن کے ہاتھوں سے باہر نکل جاتا تو بالاج اُس کے پیچھے جا کر بم کی غلط وائیر کاٹ لیتا تاکہ دشمن وہی جہنم وصل ہوتا اور وہ خود شہادت حاصل کر لیتا اُس کو اشرف صاحب پہ اعتبار بلکل نہیں تھا۔)

میجر بالاج کہاں ہے؟میں پانچ منٹس سے اُن کے ساتھ کنیکٹ ہونے کی کوشش کر رہا ہوں مگر اُن کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا۔۔۔عریش اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کر رہا تھا جب ایئر پیس پہ کرنل صاحب کی آواز ابھری

Congratulations sir

ہم نے سب بچیوں کو بازیاب کر لیا ہے۔۔اُن مجرموں کو بھی پکڑ لیا ہے اب بس کچھ ثبوت چاہیے تھے جن کی وجہ سے بالاج ابھی فیکٹری کے اندر ہیں۔۔۔عریش نے پرجوش آواز میں بتایا

میجر بالاج کب سے اتنا لاپرواہ ہو گیا اُس کو کیا پتا نہیں فیکٹری میں بم فٹ ہیں؟ہم نے بتایا ہوا تھا سارے ثبوت ہمیں لاہور میں ملینگے۔۔۔پھر میجر کا اندر کیا کام؟کرنل صاحب عریش کی بات سن کر سخت لہجے میں گویا ہوئے

تہہ خانے میں موجود بم میں نے رفیوز ڈ کر لیا تھا۔۔عریش کو اپنی آواز کھائی سی آتی محسوس ہوئی جبکہ ہاتھ میں پکڑی کاٹن نیچے گر پڑی تھی۔۔۔

کس نے کہا صرف ایک جگہ پہ بم فٹ ہے؟ایجنٹ اے لگتا ہے لمبے بریک کے بعد آپ کی عقل بھی گھاس چڑھنے گئی ہے۔۔۔۔کرنل صاحب نے طنزانداز میں کہا تو سب آفسرز خاص طور پہ عریش الرٹ ہوا تھا سب کی نظر اُس عمارت پہ ٹِک گئی تھی جہاں بالاج ہر چیز سے بے نیاز موجود تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔دیکھتا۔۔۔ہوں۔۔۔عریش نے اٹک کر اپنا جُملہ مکمل کیا تھا پھر وہ تیزی سے بھاگتا اندر کی طرف جانے لگا جب اُس عمارت میں اچانک ایک دھماکے کی آواز گونجی تھی۔۔اِس افتاد پہ عریش بے ساختہ نیچے گر پڑا تھا جس سے اُس کا ماتھا پتھر سے ٹکرایا تھا۔

آفسرز کی نظریں سامنے تھی جہاں اُس عمارت سے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے جہاں اُن کا میجر بالاج سکندر موجود تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

Don't copy paste without any permission 😈

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 60

انااور چاہت دم سادھے ٹی وی پہ چلتی نیوز دیکھ رہی تھی جہاں گرلز اسمگلنگ کرنے والوں کے بارے میں بتایا جارہا تھا کیسے اُن کو پاک آرمی والوں نے پکڑ لیا تھا اور معصوم بچیوں کو باحفاظت بازیاب کروایا گیا تھا تو ساتھ میں میجر بالاج سکندر کا نام سر فہرست تھا کے اپنے ملک کی خاطر اُس نے شہادت حاصل کرلی تھی۔۔۔

دیکھ کیا رہی ہو چینل تبدیل کرو جلدی سے۔۔۔۔نیوز میں مزید بتایا جارہا تھا۔۔جب مناہل کے آنے کے ڈر سے انا ہڑبڑا کر چاہت سے بولی جو ساکت نظروں سے ٹی وی میں نظر آتے بالاج کی تصویر دیکھ رہی تھی جس میں وہ آرمی یونیفارم میں ملبوس تھا تو کبھی جلتی عمارت کا منظر دیکھاتے جہاں پارک آرمی والوں کا ایک ہجوم اِکھٹا تھا۔۔۔۔۔

با۔۔۔۔لاج۔۔۔۔۔مناہل کی اچانک آواز پہ انا نے پلٹ کر دیکھا تھا جہاں وہ اُجڑی حالت میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

مناہل۔۔انا نے مناہل کو گرتا دیکھا تو بھاگ کر اُس کے پاس آئی جو ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مناہل۔۔۔۔؟؟؟اناُس کے گال تھپتھپا کر ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

چاہت مناہل بیہوش ہو گئی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر کو فون کرو۔۔۔انا نے چاہت کو ہوش دلانا چاہا جو اپنی جگہ ہل جُل تک نہیں رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔چاہت جیسے نیند سے جاگ اُٹھی

انا بھی ملازمہ کی مدد سے مناہل کو اُس کے کمرے تک لاتی بیڈ پہ لیٹانے لگی۔۔۔۔

❤ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کسی شاک کے اثر یہ بیہوش ہوئی ہے۔۔۔اِن کا آپ بہت خیال رکھے دوبارہ ایسا نہیں ہونا چاہیے ورنہ بچے کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔یہ بہت ویک ہیں اِن کی ڈائیٹ کا پروپر خیال کرنا ہے۔۔۔اور کوشش کیجئے گا کے یہ کوئی بھی بات اپنے دماغ میں نہ ڈالے بلکہ خوش رہنے کی کوشش کرے۔۔۔۔ڈاکٹر مناہل کا معائنہ کرنے کے بعد پروفیشنل انداز میں انا سے بولی جو فکر مندی سے مناہل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی ڈاکٹر مگر اِس کو ہوش کب آئے گا؟انا پریشانی سے بولی

میں نے اِن کو نیند کا انجیکشن لگایا ہے تاکہ یہ پر سکون رہے اور کسی بات کو دماغ پہ سوار نہ کرے۔۔۔۔یہ بچے اور ماں کے لیے بیحد ضرور تھا۔۔۔ڈاکٹر نے بتایا توانا نے گہری سانس خارج کی۔۔۔کچھ دیر بعد ڈاکٹر چلی گئی توانا مناہل کے کمرے کی لائیٹ آف کرتی لاؤنج میں آئی۔۔۔

چاہت میں آج یہی رہوں گی مناہل کے پاس امی کو کال پہ بتادوں گی سب۔۔۔۔۔۔انا چاہت کو دیکھ کر بتانے لگی۔۔۔۔

میں بُراق کو کال کر کے بتادوں اپنے یہاں رُکنے کا۔۔۔۔۔چاہت سنجیدگی سے کہتی اُٹھ گئی۔۔۔۔

ہیلو چاہت میری ضروری میٹنگ تھی جس وجہ سے لیٹ ہو گیا مگر میں اب نکل رہا ہوں آفس سے۔۔۔۔۔بُراق کال ریسیو کرتا چاہت کو بتانے لگا۔۔۔

بُراق۔۔۔۔۔چاہت بُراق کا نام لیتی سسک پڑی

چاہت آر یو او کے کیا ہوا ہے؟ بُراق جو پورچ میں کھڑا تھا چاہت کی آواز میں نمی محسوس کرتا فکر مندی سے گویا ہوا

بُراق وہ بالاج۔۔۔چاہت روتی ہوئی بُراق کو سب بتانے لگی جس پہ بُراق اپنی جگہ جم گیا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔اِتنا کچھ ہو گیا۔۔۔۔

چاہت رلیکس میں معلوم کرواتا ہوں۔۔۔۔۔تم میں سے کسی کو آرمی والوں سے کال آئی؟ بُراق نے چاہت کو بُری طرح سے روتا دیکھا تو اُس کو تسلی کروانے غرض سے بولا

کال کیوں؟ چاہت چونکی

کال آتی ہے نہ ایسی سچویشن میں۔۔۔خیر میں پتا کروانے کی کوشش کرتا ہوں اللہ خیر کرے گا۔۔۔۔بُراق خود پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

نیوز چینل والے چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں بالاج کی تصویر سب کے سامنے آئی ہے اب کیا خیر ہو گی۔۔۔چاہت روتے ہوئے بولی

ہو سکتا ہے۔۔ہو سکتا ہے میڈیا والوں کو غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔بُراق نے نرمی سے کہا

اِتنی بڑی بات کوئی غلطفہمی میں نہیں کرتا یہ خبریں تو خود آرمی والے نشر کرواتے ہیں۔۔۔۔چاہت اُس کی بات سے انکاری ہوئی

میں آرہا ہوں تم پریشان مت ہو۔۔۔۔ بُراق ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا

آج میں یہی ہوں مناہل کے پاس۔۔۔۔ چاہت اپنے آنسو صاف کرتی اُس کو بتانے لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر تمہاری دوائیاں تو گھر پہ ہیں۔۔ تمہیں اپنا بھی تو خیال رکھنا ہے نہ اور سوال ہمارے بچے کا بھی ہے خود کو یوں ہلکان مت کرنا میں دوائیاں لاتا ہوں۔۔۔۔ بُراق نے سنجیدگی سے اُس کو سمجھانے والے انداز میں کہا تو ایک دو بات کرنے کے بعد چاہت نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔

♥oooooooo

"نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے بہت زیادہ نفرت تم مر جاؤ عریش اللہ کا واسطہ ہے مر جاؤ"

www.novelsclubb.com

سوچ ہے تمہاری ورنہ میں مر کر بھی تمہیں یاد نہ کروں میں تو بس تمہارے مرنے کے "انتظار میں ہوں۔۔۔۔"

تم جو یوں جھولی بھر بھر میرے مرنے کی دعائیں کرتی ہوں نہ ایک بات بتادوں""
میرے مرنے کی خبر سن کر تمہارے پاؤں کے نیچے زمین کِھسک جائے گی۔۔۔رونا
چاہوں گی تو آنسو تمہاری آنکھوں سے نہیں بہے گیں۔۔۔چیخ کر مجھے آوازیں دے کر بُلانا
""چاہوں گی بھی تو گلے سے آواز نہیں نکلے گی۔۔۔

نیم بیہوشی کی حالت میں ماضی کی باتیں بُری طرح سے اُس پہ حاوی ہو رہی تھی جس سے
مناہل اپنے سر دائیں بائیں ہلاتی اُن آوازوں سے جان چُھڑانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر
سب بے سود۔۔۔اچانک وہ بیڈ سے اُٹھ گئ۔۔۔اور ہراساں نظروں سے تاریک کمرے کو
دیکھنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امم ہم بارڈر کے بیچوں بیچ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ہمارے دائیں اور بائیں دونوں طرف""
سے ہمارے دُشمن بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو اُن دونوں طرف سے کبھی بھی کہیں سے بھی

حملا ہو سکتا ہے۔۔۔مطلب دونوں سے کوئی بھی جنگ کا آغاز کر سکتا ہے تمہیں تو پتا ہے """"مسلمان امن کا دین ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔مناہل اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتی چیخی

تم جو یوں جھولی بھر بھر میرے مرنے کی دعائیں کرتی ہوں نہ ایک بات بتا دوں"""
میرے مرنے کی خبر سن کر تمہارے پاؤں کے نیچے زمین کِھسک جائے گی۔۔۔رونا چاہوں گی تو آنسو تمہاری آنکھوں سے نہیں بہے گیں۔۔۔چیخ کر مجھے آوازیں دے کر بُلانا """چاہوں گی بھی تو گلے سے آواز نہیں نکلے گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں پلیز بالاج آجاؤ پلیز آجاؤ مناہل لَ وزیو۔۔۔پلیز بلاج کم بیک میں کوئی سوال نہیں کروں گی بلکل بھی تنگ نہیں کروں گی۔۔۔۔پلیز آجاؤ تم مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو؟ مناہل ہراسا نظروں سے اپنا خالی کمرہ دیکھتی ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اُس کی

آواز پہ انا اور چاہت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جو اُس کی حالت سمجھ کر پوری رات اُس کے پاس ہی ٹھیر گئیں تھی۔۔۔

مناہل سنبھالو خود کو۔۔۔انا اُس کو اپنے ساتھ لگائے تسلی دلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔چاہت خود کو اپنی جگہ حیران و پریشان تھی اُس میں اِتنی سکت نہیں تھی کے وہ تسلی کے دو بول مناہل سے بولتی۔۔۔۔

انا اُس کو بولو مناہل نے اپنے بال لمبے کر لیے ہیں۔۔۔اُس کو لڑکیوں کے لمبے بال پسند ہوتے ہیں نہ ؟اُس کو کہو اب مناہل جینز شرٹ نہیں پہنتی اُس کو شلوار قمیض پسند ہیں نہ تو مناہل وہ پہنتی ہے۔۔۔مناہل عجیب انداز میں کہتی اپنے بال کھول کر اُس کو دیکھانے لگتی تو کبھی اپنے کپڑوں کی طرف اُس کو متوجہ کرنے لگی۔۔۔انا کا دل کٹ کے رہ گیا تھا اُس کو ایسی حالت میں دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

مناہل حقیقت کو تسلیم کرو۔۔۔انا کا خود کا لہجہ بھاری ہو گیا تھا۔۔۔

کیا مطلب؟ کیا کہنا چاہتی ہو؟ بالاج مجھے چھوڑ کر چلا گیا وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے؟ وہ مجھ سے واعدہ کر کے گیا ہے وہ میرے پاس آئے گا۔۔۔۔ مناہل انا کو خود سے دور کرتی کمرے سے باہر کو بھاگی تھی۔۔

مناہل رُکو

کہاں جا رہی ہو؟ مناہل رُکو

اپنی حالت اپنے بچے پہ ترس کھاؤ۔۔انا اُس کے پیچھے بھاگتی مسلسل آواز دے رہی تھی۔۔۔ جس پہ وہ ان سنی کرتی بس یہاں سے باہر نکلنے میں تھی اُس کو نہیں تھا پتا وہ کہا جا رہی ہے ابھی وہ گیٹ سے باہر نکلتی کے چوکیدار نے گیٹ بند کر دی تھی۔۔۔

یہ کھولو مجھے بالاج کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ مناہل چیختی دروازے پہ ہاتھ مارنے لگی۔۔۔۔اُس کی سانسیں پھول گئی تھی مگر ایک جنون اُس پہ سوار ہو گیا تھا۔۔۔ بھلا اُس کا بلاج کیسے چھوڑ سکتا تھا اُس کو؟ نیوز والے تو کچھ بھی بول دیتے ہیں بس اپنے چینل کی ریٹنگ بڑھانے کے لیے۔۔۔۔

مناہل۔۔۔انا نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

چھوڑو مجھے۔۔۔مناہل نے اُس کا ہاتھ جھٹکا

مت بھولو تم پریگننٹ ہو۔۔۔انا نے اُس کو سمجھانا چاہا

مجھے سب یاد ہے بالاج کو بھی یاد ہونا چاہیے وہ ملک کا محافظ بنا پھرتا ہے مگر یہاں میرا تحفظ کرنا وہ بھول گیا ہے۔۔۔وہ معصوم بچیوں کی جان بچانے گیا تھا۔۔مگر کوئی جا کر اُس کو بتائے دل میں اپنی محبت ڈال کر اُس کو چھوڑ دینا کسی کے قتل کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔۔۔۔اور وہ میں میرے دل میں اپنی محبت ڈال کر چھوڑ نہیں سکتا وہ میرا قاتل نہیں بن سکتا۔۔۔اُس کو ایسا کرنا تھا تو کیوں آیا میری زندگی میں؟ کیوں مجھے بدل کے رکھ دیا؟آخر کیوں؟؟؟ مناہل پاگلوں کی طرح اپنے گالوں پہ تھپڑ مارتی ہذیاتی انداز میں چیخنے چلانے لگی۔۔۔۔

مناہل۔۔۔انا نے زور سے اُس کو اپنے گلے لگایا تھا۔۔مناہل کو ایسے دیکھ کر اُس کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔۔

دیکھو نہ میری آنکھیں خالی ہیں ایک آنسو نہیں بہہ رہا بالاج کی بات سچ ہو رہی ہیں اُس نے کہا تھا میں رونا چاہوں گی تو میری آنکھوں سے آنسو نہیں بہے گے۔۔میرا دل تڑپ رہا ہے

یار مجھے رونا ہے میری آنکھیں کیوں بنجر ہیں؟ میں اتنا رونا تڑپنا چاہتی ہوں کے بالاج جا کہی بھی ہو میرے پاس لوٹ آئے وہ اپنے عشق میں خود غرض بن گیا اُس کو اپنی مناہل کی محبت نظر نہیں آئی کیوں اُس کا عشق؟ میری محبت پہ حاوی پڑ گیا کیوں؟ مناہل درد سے سسک پڑی تھی پر ستم یہ تھا اُس کی آنکھیں اِس درد میں اُس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔۔چاہنے کے باوجود بھی اُس کی آنکھوں سے آنسو نہیں بہہ رہے تھے۔۔۔

سب سے خطرناک اور دردناک آنسو وہ ہوتا ہے"

""جو آنکھ سے نکلنے کے بجائے سیدھا دل پہ گرتا ہے

www.novelsclubb.com

تم فوجی کی بیوہ ہو اور فوجی کی بیوہ یوں رویا نہیں کرتی۔۔۔۔انا نے یہ بات بڑے ضبط سے کہی تھی۔۔۔

نہیں ہوں میں بیوہ بالاج زندہ ہے دیکھنا وہ آئے گا۔۔۔وہ غازی بن کر آئے گا اُس کو آنا پڑے گا میرے لیے اپنے بچے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔مناہل اُس سے دور ہوتی اُونچی آواز میں کہا تو انا اُس کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

اندر چلو تم۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تھا تمہارا پریشان ہونا بچے کے لیے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔انا نے فکر مندی سے اُس کو دیکھ کر کہا

یااللہ پلیز بالاج کو بھیج دے۔۔۔۔۔۔مناہل جیسے انا کی کوئی بات سن ہی نہیں رہی تھی اُس کے دماغ میں بس بالاج سوار تھا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

میجر بالاج سکندر کے شہید ہونے کی خبر اُجالا بیگم سے مخفی نہ رہی تھی۔۔۔اُنہوں نے جب نیوز چینل پہ عریش کی تصویروں کو دیکھا تو اُن کو اپنا وجود زلزلوں کی زد میں آتا محسوس ہوا۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی طرح برس رہے تھے۔۔۔۔رشتیداروں سے لیکر اُن کے سرکل کے لوگ اُن کی فرینڈز ہر کوئی اُن کو کال پہ کال کیے جا رہا تھا مگر اُن میں اتنی سکت نہیں تھی کے کسی کی کال وہ اٹینڈ کرتی۔۔

میرا عریش میجر یہ سب کیا؟اُجالا بیگم بے یقین سی ٹی وی پہ نشر ہوتی خبریں دیکھ رہی تھی۔۔وہ تو اپنی دوستوں کے ساتھ آمریکا گئی ہوئی تھی اُن کو تو اندازہ بھی نہیں تھا ایسا کچھ ہو سکتا ہے یا ہو جائے گا۔۔کیسی ماں تھی وہ جن کو اب پتا چل رہا تھا۔۔اُن کا بیٹا فوجی تھا۔۔۔

میجر بالاج سکندر کیسے ؟ وہ تو میرا بیٹا عریش ہے۔۔۔۔اُجالا بیگم اپنی نم آنکھیں صاف کرتی مناہل کو کال کرنے لگی پھر اُن کو خیال آیا نہ تو اُن کے پاس مناہل کا نمبر تھا۔۔۔اور نہ اُن کے نئے گھر کے ایڈریس کا پتا۔۔۔۔

یااللہ یہ کیسی بے بسی ہے۔۔میرے مولا میرے بچے کو محفوظ رکھنا۔۔۔۔۔۔اُجالا بیگم دعائیہ انداز میں ہاتھ کھڑے کرتی اللہ سے اپنی اولاد کی زندگی مانگنے لگی اُس اولاد کے لیے جس کو کبھی اُنہوں نے اولاد جیسی توجہ نہیں دی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥♥

ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔چاہت نے مناہل سے کہا جو بکھرے حُلیے میں بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔۔صبا بیگم اسفندیار صاحب کے ساتھ بزنس ٹرپ پہ گئیں ہوئی تھی اِس لیے اُن

دونوں کو کسی بات کا بھی علم نہیں تھا۔۔۔اور اِس واقعے کو دو دن ہو گئے تھے اُنہوں نے مناہل کو ایک منٹ کے لیے بھی تنہا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔پر ایک مناہل تھی جو سارا وقت الماری کھول کر بالاج کے کپڑوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی تو کبھی اُس کا لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھ دیتی جو کبھی اُس کو اپنی سوتن لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

میرا گھر یہ ہے۔۔۔۔ مناہل نے سپاٹ لہجے میں کہا اُس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔

اکیلی کب تک رہو گی۔۔۔؟ چاہت نے پوچھا

میں اکیلی نہیں ہوں۔۔۔۔ مناہل نے ہنوز اُس لہجے میں جواب دیا

تم اکیلی ہو ہم یوں تمہیں چوکیدار اور ملازموں کے ہاتھ نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔اِس بار انا نے کہا

اللہ میرے ساتھ ہے۔۔ بالاج کی یادیں اُس کے خیالات میرے ساتھ ہیں۔۔۔ وہ آئے گا مجھے یقین ہے۔۔۔ مناہل نے جواب دیا

وہ نہیں آئے گا اب کبھی۔۔۔۔ چاہت نے سنجیدگی سے کہا

وہ آئے گا اُس کو آنا ہو گا۔۔۔میں نے اُس سے کہا تھا اگر اُس کو کچھ ہو گیا تو زندہ میں بھی نہیں رہوں گی۔۔۔اگر جو میں زندہ ہوں تو یقیناً وہ بھی زندہ ہو گا۔۔۔۔میری سانسوں کا دارومدار اب اُس کی سانسوں سے جڑا ہے۔۔۔۔۔مناہل کھوئے ہوئے انداز میں کہتی اُن دونوں کو لاجواب کر گئی تھی۔۔بھلا اُنہوں نے کب مناہل کی ایسی دیوانگی دیکھی تھی۔۔۔۔۔۔

مناہل تم ایسی تو نہ تھی۔۔۔انا حیران سی اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

میرا غرور خاک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔میں اب میں نہیں ہوں۔۔۔مجھے میں بالاج ہے۔۔۔اُس کے بنا زندگی جینے کا تصور میرے لیے عذاب ہے۔۔۔۔مناہل انا کو دیکھ کر آہستگی سے بولی

اچھا کچھ کھالوں۔۔۔چاہت نے کہا

بھوک نہیں۔۔۔۔۔مناہل نے کہا

کھانا تمہیں کھانا پڑے گا ورنہ بچے کی گروتھ متاثر ہو گی۔۔۔۔۔انا نے اِس بار اُس کو گھور کر کہا

وہ آجائے تو کتنا اچھا ہو گا نہ۔۔۔ مناہل انا کی بات نظر انداز کرتی بولی

بالاج آجائے گا مگر تم اپنے بچے کی گروتھ کو نظر انداز نہ کرو۔۔۔ چاہت نے نرمی سے کہا تو مناہل اِس بار خاموش رہی۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

کچھ دن بعد!

مناہل نیند کی گولی لیکر گلاس وال کے پاس ابھی سوئی تھی جب اُس کو اپنے ماتھے پہ کسی کا لمس محسوس ہوا پہلے تو اپنا وہم سمجھ کر وہ ہنوز آنکھیں موندے لیٹی رہی مگر جب ایک بار پھر اپنی آنکھوں پہ کسی کا لمس محسوس کرتی وہ آہستگی سے اپنی آنکھ کھول گئ۔۔۔ آنکھ کھولتے ہی جو اُس کو چہرہ نظر آیا اُس پہ وہ تلخ انداز میں مسکرا دی۔۔۔۔ ایک ماہ سے ایسا بہت بار ہو گیا تھا جب وہ بالاج کو اپنے سامنے دیکھتی آج بھی وہ بالاج کے وجود کو اپنا تصور سمجھتی وہ خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔ اُس کو ڈر تھا اگر وہ آنکھیں جھپکیں گی تو بالاج کا عکس غائب ہو جائے گا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

کچھ بولو گی نہیں؟ بالاج اُس کا گال سہلاتا مسکراتا بولا تو مناہل کی آنکھیں حیرت سے کُھلی تھی۔۔۔اُس کا انداز دیکھ کر بالاج کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

با۔۔۔۔لاج۔۔۔۔۔مناہل اپنی جگہ سے اُٹھتی ٹکروں میں اُس کا نام لیا۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔۔۔بالاج نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیے

بالاج۔۔۔۔۔۔مناہل کی آنکھیں جواب تک بنجر تھی آنسو لڑیوں کی صورت میں اب بہہ نکلے تھے۔۔۔

ڈونٹ کرائے۔۔۔۔۔میں آگیا ہوں تمہارے پاس واپس۔۔۔۔بالاج اُس کے آنسو اپنے ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا مسکراتے لہجے میں بولا

تم۔۔۔نہیں۔۔۔ہوں۔۔۔۔یہ خیال ہے میرا۔۔۔۔۔مناہل ابھی تک شاک کے زیر اثر تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ہوں یقین نہیں آتا تو چھو کر دیکھ لو۔۔۔۔۔بالاج نے اُس کا ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرا تو مناہل کو کرنٹ سا لگا۔۔۔

بالاج تم سچ میں ہو؟ یہ میرا وہم نہیں۔۔۔۔۔ مناہل پاگلوں کی طرح کبھی اُس کا چہرہ تو کبھی اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی خود کو یقین دلانے کی کوشش کرنے لگی تو بالاج نے اُس کو اپنے سینے سے لگایا

ہاں یہ تمہارا وہم نہیں ہے۔۔۔۔ بالاج نے اُس کی پشت سہلائی تو مناہل اُس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی اِتنے وقت کا جو غبار تھا ایک پل میں باہر آیا تھا۔۔۔۔

مت روؤ۔۔۔۔۔ بالاج پریشان سا اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔۔

نیوز۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ بتا رہے۔۔۔۔۔۔ تھے۔۔۔۔۔ میجر۔۔۔۔۔۔ بالاج۔۔۔ سکندر۔ ۔۔۔۔ شہید۔۔۔۔۔ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔۔ اُس۔۔۔۔۔۔ چینل۔۔۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔۔ خلاف۔۔۔۔۔۔۔ کیس۔۔۔۔۔ کر دینگے۔۔۔۔۔ محض۔۔۔۔۔۔ ایک۔ ۔۔۔۔۔ رٹینگ۔۔۔۔ کے۔۔۔۔ لیے۔۔۔۔ جو۔۔۔۔ آتا ہے۔۔۔۔ بس۔۔۔۔ بول دیتے۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مناہل اُس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے ہچکیوں کے درمیان بولی

کچھ نہیں ہوا مجھے میں ٹھیک ہوں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔۔۔ بالاج اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولا تو مناہل اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگی۔۔۔ رو رو کر جب وہ تھک گئی تو بالاج سے دور ہوتی اُس کے سینے پہ تھپڑوں کی برسات کرنے لگی۔۔۔۔۔ بالاج ہکا بکا اُس کو دیکھنے لگا جو کچھ دیر پہلے محبت لوٹا رہی تھی اب اُس کو مارنے پہ تُلی ہوئی تھی۔۔۔۔

مناہل کیا ہو گیا ہے؟ بالاج حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جو اپنے ناخن اُس کی گردن پہ گاڑھ چُکی تھی۔۔۔۔۔۔

کمینے ہو تم۔۔۔۔ مناہل اُس کے سینے پہ تھپڑ برساتی بولی

سیدھا دوزخ میں جاؤں گی مجازی خدا کو گالی دی ہے۔۔۔۔ بالاج تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا وہ کیا سوچ کر آیا تھا۔۔۔ مناہل اُس کی خاطر مدارت کرے گی۔۔۔۔ حال احوال پوچھے گی مگر یہاں گالیوں سے خاطر تواضع کی جا رہی تھی۔۔۔

واعدہ خلاف لوگ بھی دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جاتے ہیں۔۔۔۔ مناہل نم نظروں سے اُس کو گھور کر دوبدو بولی

اتنا پیار کس خوشی میں لوٹایا جا رہا ہے؟ بالاج دانت پیس کر بولا

تم لوفر لفنگے انسان ہو۔۔۔۔ مناہل نے ایک مکہ اُس کے بازوں پہ جھڑا

میں نے پڑوس کی کونسی آنٹی کو چھیڑا ہے؟ بالاج ضبط سے پوچھ بیٹھا

مجھے اِتنا رُلایا۔۔۔ اتنا انتظار کروایا اتنا تڑپایا تمہیں پتا ہے بہت راتوں سے میں سوئی نہیں۔۔۔۔ بالاج جو سنجیدگی سے اُس کی باتیں سن رہا تھا آخری لائن پہ اُس کو گھورا

ابھی گدھے گھوڑے بیچ کر تو تمہاری روح سو رہی تھی نہ۔۔۔۔ بالاج نے طنز کرنا ضروری سمجھا

کتنے بے حس ہو تم۔۔۔۔۔ مناہل کا دل کٹ کے رہ گیا

اب میں نے کیا کر دیا؟ بالاج کو سمجھ نہیں آیا

تمہیں میری بلکل پرواہ نہیں۔۔۔۔۔۔ مناہل کو پھر سے رونا آیا تبھی منہ موڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

تمہاری پرواہ نہ ہوتی تو یہاں نہ ہوتا۔۔۔ بالاج اُس کا چہرہ اپنی طرف کرتا سنجیدگی سے بولا

آئے ہیٹ یو۔۔۔۔ مناہل نے کہا

آئے لو یو ٹو۔۔۔۔ بالاج مسکراہٹ دبائے بولا

تمہیں پتا ہے میں تمہاری کالز میسجز کا انتظار کرتی تھی۔۔۔۔۔ مناہل نے کہا

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔ بالاج اُس کا چہرہ صاف کرتا بولا

اتنے وقت سے کہاں تھے مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ میری کنڈیشن کا اندازہ تو تمہیں تھا نہ؟ مناہل نے شکوہ کیا۔

مجبوری تھی میری۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

کونسی مجبوری؟ مناہل نے جاننا چاہا

بس یہ جان لو اگر میں آج زندہ ہو تو بڑی وجہ تم ہو اور تمہاری محبت ہے ورنہ وہ نیوز سچ ہوتی۔۔۔ بالاج سنجیدہ لہجے میں بولا تو مناہل نے تڑپ کر اُس کو دیکھا

ایسی باتیں مت کیا کرو۔۔۔۔ مناہل نے روانگی سے کہا تو وہ مسکرا پڑا

www.novelsclubb.com

یہ بتاؤ میرا بے بی کیسا ہے؟ بالاج مسکرا کر اُس کے سراپے کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

چار ماہ بعد خیال آ ہی گیا۔۔۔ مناہل نے طنز کیا

آج لگتا ہے گالیوں اور طنز سے پیٹ بھرو گی میرا۔۔۔۔ بالاج تپ اُٹھا

کیا تم نے کچھ نہیں کھایا؟ مناہل فکر مندی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کھائی ہیں نہ گالیاں۔۔۔ بالاج نے کہا

میں سیریس ہوں۔۔۔۔۔ مناہل نے جتایا

بھوک نہیں مگر تم پہ غصہ ہے کیا حال بنا دیا ہے اپنا۔۔۔۔۔ بالاج تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا

زمیدار تم ہو۔۔۔ مناہل عجیب خفت کا شکار ہوئی

سارا ملبہ میرے اُپر ڈال دو۔۔۔۔ بالاج سر جھٹک کر بولا

تمہیں میری یاد نہیں آتی تھی کیا؟ مناہل نے اُس کے چہرے پہ اپنے لیے بیتابی نہیں دیکھی تو پوچھا

www.novelsclubb.com

یاد کرنے کے لیے بھولنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بالاج نے پل بھر میں اُس کو لاجواب کیا تھا۔۔۔۔

میں آج اپنی ساری نیندیں پوری کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ مناہل اُس کے گلے بازوں حائل کرتی لاڈ سے بولی تو بالاج احتیاط سے اُس کو اپنی بانہوں میں بھرتا اپنے کمرے میں آ کر اُس کو بیڈ پہ لیٹایا

میرے کپڑے یہاں کیوں رُل رہے ہیں؟ بالاج نے اپنی شرٹس بیڈ پہ اور صوفے پہ دیکھی تو مناہل کو گھور کر پوچھا

میں پہنا کرتی تھی۔۔۔۔۔ مناہل اُس کا ہاتھ تھام کہتی اپنے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔ جس پہ بالاج گہری سانس خارج کرتا اُس کے برابر لیٹ گیا۔۔۔۔۔ مناہل تو اُس کی موجودگی محسوس کرتی سو گئی تھی مگر بالاج نرمی سے اُس کے بال سہلاتا گزشتہ دنوں کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔۔

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

www.novelsclubb.com

کچھ ماہ قبل!

بالاج بیس منٹس میں پوری فیکٹری کی جان پرچال کر آیا تھا میٹنگ کے دوران انہوں نے جو نقشہ کھینچا تھا یہ جگہ اُس کے برعکس تھی۔۔۔۔ خیر جو بھی تھا اِن بیس منٹس میں اُس کو

تین خوفیہ جگہ پر بم بھی ملے تھے جس کی وائیر اُس نے کاٹ دی تھی۔۔۔ کہی اور بھی بم موجود ہو سکتا تھا جو کی بالاج کو نظر نہیں آیا اور نہ اُس نے کوشش کی تلاش کرنے کی۔۔۔اُس کے لیے ابھی یہ بات پہیلی تھی کے اِن سب کو پتا چلا کیسے ؟ کے آرمی والے آج اُن پہ حملا آور ہو گے جو اُنہوں نے اپنی طرف سے ایسی کوشش کی تھی آرمی والوں کو مارنے کی۔۔۔۔لڑکیوں کو بھی رہائی نہیں دی تھی شاید اُنہیں کسی جال میں پھنسا کر خود نکلنے کی کوشش ہو جو بھی تھا۔۔۔ مگر اب بالاج کی تلاش ایک لیپ ٹاپ تھا جو اشرف صاحب کی زیرِ استعمال ہوتا تھا۔۔ بالاج کو شک نہیں یقین تھا وہ لیپ ٹاپ یہی ہو گا اور ضرور اِن کے ہر کرتوتوں کا رکارڈ بھی موجود ہو گا۔۔۔۔۔جس کو حاصل کرنا اُن کے لیے بہت ضروری تھا تبھی وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر ایکسرے کرتی نظروں سے ہر جگہ کا معائنہ کر رہا تھا ٹیرس تک اُس نے نہیں چھوڑی تھی جہاں فیکٹری کی بیک سائیڈ اُس کو ایک سوئمنگ پول بھی نظر آیا تھا جس کو بالاج نے سرسری نظروں سے دیکھا تھا اِس بات سے انجان کے یہ سوئمنگ پول اُس کے لیے کتنا کار آمد ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔

اتنی دور اور انوکھی جگہ پہ سوئمنگ پول یہ ہی لوگ بنوا سکتے ہیں۔۔۔۔سوئمنگ پول کو دیکھ کر بالاج کو پہلا خیال یہی آیا تھا تبھی وہ تاسف سے بڑبڑایا

بالاج ہال میں دوبارہ داخل ہوا تو نظر ایک مردہ وجود پہ پڑی جس کے ماتھے پہ گولی لگی تھی۔۔تو دوسری نظر اُس پہ پڑی جس نے پیچھے سے اُس پہ وار کیا تھا اور بالاج نے اُس کی ٹانگیں زخمی کر دی تھی اور اسی وجہ سے وہ اب بیہوش ہو گیا تھا جب خون ہر طرف پھیل سا گیا تھا۔۔۔۔بالاج کینا توز نظر اُس پہ ڈالتا ہال میں موجود الماری کی طرف بڑھا جس کے باہر ایک ساتھ دو تالے لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

مانا کے آرمی والوں کے لیے شہادت حاصل کرنا ایک خواب ایک جنون ہوتا ہے مگر کیا"""
اُن کو اپنے پیچھے رہ جانے والوں کا ذرہ احساس نہیں ہوتا؟ وہ تو شہید ہو کر جنت میں چلے جاتے ہیں مگر پھر؟ جو اُن کی راہ دیکھتے ہیں جو اُن کی جانوں کی دعائیں کرتے ہیں اُن کے بارے میں نہیں سوچتے کے اگر اُن کی دہلیز پہ جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں اُس کے بجائے """"تابوت میں اگر لاش آئے گی تو ان کے دلوں پہ کیا گزرے گی

بالاج ابھی لاک کھولنے کے لیے بڑھ رہا تھا کے مناہل کے جُملے اُس کے کانوں سے ٹکرائے جس پہ وہ گہری سانس لیکر رہ گیا تھا۔۔۔اُس کو یاد تھا آج مناہل کی سالگرہ ہے مگر وہ آج اُس کو وش کرنے کے لیے کال نہیں کر پایا تھا۔۔وہ جانتا تھا مناہل پریشان ہو گی بہت وقت سے رابطہ نہ کرنے پہ۔۔۔پر اُس کے لیے اپنا کام بھی بے حد ضروری تھا۔۔۔جس کے لیے وہ اپنی پرسنل زندگی کو پوری طرح سے نظرانداز کر گیا تھا۔۔۔اور ابھی بھی اُس نے یہی کیا تھا۔۔اپنا سر جھٹک کر اُس نے جیکٹ کی طرف دیکھا جہاں پندرہ منٹس بچے تھے۔۔یعنی پندرہ منٹس میں اُس کو ثبوت حاصل بھی کرنا تھا اور اپنی ٹیم والوں تک پہنچانا بھی تھا۔۔۔۔۔

"غازی بن کر آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"""""میں الوداع نہیں کروں گی تمہیں بس انتظار کروں گی۔۔۔"

جیسے جیسے وقت کم بچتا رہا تھا ٹھیک اُس طرح مناہل کی آوازیں اُس کے دماغ میں گونجنے لگی تھی۔۔۔ جس پہ بالاج نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ کر کھولا تھا۔۔۔۔۔

آئے لو یو مناہل ریئلی لو یو مگر تمہاری محبت پہ وطن کا عشق حاوی پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ آج اگر ہم نے پوری طرح سے کامیابی حاصل نہیں کی تو جانے کتنی اور لڑکیوں کو درندگی کا نشانہ اور بیچنے کا سامان بنایا جائے گا۔۔۔۔ اور سمجھا جائے گا۔۔۔ بالاج تصور میں مناہل کو مخاطب کرتا ایک لاک کھول گیا۔۔۔۔۔

دونوں تالوں کے لوک کھولنے کے بعد ابھی وہ اندر سے کچھ دیکھتا کے تبھی موبائل رِنگ ٹون نے اُس کا دھیان اپنی طرف کیا تھا۔۔۔ بالاج نے پلٹ کر اُس آواز کا تعاقب کیا تھا۔۔۔۔ جو نیم بیہوش کی حالت میں تھا اُس کی جیب میں پڑا موبائل بج رہا تھا۔۔۔۔ وقت کم ہونے کی وجہ سے بالاج نے نظر انداز کرنا چاہا پر ایسے حالات میں ایسی چیزیں نظر انداز کرنا سراسر بیوقوفی کے زمرے میں آتا تھا مگر وہ میجر بالاج سکندر تھا جو ایسی بیوقوفی ہرگز کرنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔ تبھی ایک ہی جست میں اُس تک پہنچ کر بالاج نے کالنگ دیکھ کر اُس کا ماتھا ٹھنکا۔۔ اُن Don موبائیل اُس کی جیب سے نکالا تو اسکرین پہ

کے نزدیک تواِس سارے کام کا سربراہ اشرف صاحب تھا۔۔۔پھر یہ ڈون کون تھا؟ بالاج ایک نظر موبائل اسکرین پہ ڈالتا کال ریسیو کر کے خاموش ہو گیا۔۔۔۔

سالوں تم سب مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے ہو کیا؟ ابھی تک فیکٹری میں کوئی بم کیوں نہیں پھٹا؟ آرمی کی ساری ٹیم پہنچ گئی ہدایت دی تھی نہ پھر کیوں نہیں ہوا یہ کام؟ پانچ جگہوں پہ بم فٹ کیے تھے یا نہیں؟ کچھ بولتے کیوں نہیں؟ اگر اِس بار نقصان ہوا لڑکیاں ہاتھ سے نکلی تو تم سب آرمی کے ہاتھ لگوں یا نہ لگو میری گولی سے بچ نہیں پاؤ گے۔۔۔۔۔دوسری جانب سے جانے کون غلاظت بک رہا تھا۔۔اور بالاج اپنی جگہ جم کے کھڑا رہ گیا تھا تو کیا آج بھی اُن کی قسمت میں کامیابی نہیں تھی؟ آخر کون شخص تھا وہ جو اِس کام کو اتنی چلاکی سے چلا رہا تھا بنا کسی کو خبر کیے۔۔۔۔۔۔۔بنا ایک منٹ کی دیر کیے بالاج نے وہ نمبر اپنی ٹیم کے ہر میمبر کو سینڈ کیا ساتھ میں ایک میسج بھی۔۔۔یہاں پانچ بم تھے جن میں چار ڈفیوز ڈ ہو چکے تھے مگر ایک اب بھی تھا جو کبھی بھی پھٹ سکتا تھا۔۔۔اور بالاج جو پہلے موت کی نزدیکی پہ بے فکر تھا اب فکر لاحق ہوئی تھی یہ مشن پورے کرنے پہ اُس نے سر توڑ جوڑ ہر کوشش کی تھی اور وہ ایک سربراہ کو چھوڑ کر کیسے شہید ہو سکتا تھا؟ ایسے تو اُس کو سکون نہیں پھر نہیں ملنا تھا۔۔۔۔اگر مرنا ہے تو اِس مشن کو پورا کرنے کے

بعد پہلے نہیں پہلے نہیں۔۔۔یہ خیال بالاج کو اندر تک جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔مطلب آج اُنہوں نے جو کیا تھا وہ تو کچھ بھی نہیں تھا تب تک جب تک اصلی مجرم یعنی اُن کے سربراہ کو پکڑا نہیں جا سکتا ایک منٹ نہیں لگا تھا بالاج کو فیصلہ کرنے پہ وہ جلدی سے خود کو جیکٹ سے آزاد کروا گیا تھا۔۔۔سات منٹس ابھی باقی تھے مگر جو یہاں ایک اور بم تھا اُس کی ٹائمنگ کا پتا نہیں تھا تبھی وہ احتیاط سے جیکٹ کو رکھتا دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا اُس الماری کی جانب آیا تو ہونٹوں پہ طنز مسکراہٹ نے بسیرا کیا کیونکہ پانچواں بم انہوں نے وہاں سیٹ کیا تھا جس کی ٹائمنگ اب پانچ منٹ بچی تھی۔۔بالاج کو پتا چل گیا تھا اُن کا بوس شاطر قسم کا اور مطلب پرست بندہ ہے تبھی اُس نے سوچا جو کھیل اُس نے کھیلا تھا وہی کھیل وہ اب اُس کے ساتھ کھیلے گا۔۔۔اُن کو بتائے گا ایک فوجی کو اتنا ایزی لینا نہیں چاہیے۔۔۔

پانچ منٹ تھوڑا وقت تھا اور بم کی وائیرز کو عجیب طرح سے اُلجھایا گیا تھا تبھی وہ اُس کو ڈفیوز ڈ کیے بنا باہر کی جانب تیز قدموں سے بھاگا۔۔راہداری کے درمیان جب وہ آیا تو اُس کے پاس دو آپشنز تھے بائیں طرف سیڑھیاں چڑھ کر ٹیرس سے جمپ لگا کر سوئم پول میں کود جانا یا دائیں طرف جا کر اپنی ٹیم کے پاس پہنچ کر ساری اطلاع دینا۔۔۔بالاج کو سوئم پول بیسٹ آپشن لگا تھا وگرنہ جتنی یہ بڑی فیکٹری تھی وہ صحیح سلامت باہر کو جا نہیں سکتا

تھا پانچ منٹ کم تھے بہت کم تھے۔۔۔۔راستہ لمبا تھا۔۔۔۔۔اِس وجہ سے بالاج سیڑھیاں چڑھتا گیا تھا۔۔۔ ٹیرس کے پاس پہنچ کر اُس کا سانس پوری طرح سے پُھول گیا تھا۔۔اُس نے تھوڑا جھک کر نیچے کی جانب دیکھا جہاں اُونچائی کچھ زیادہ سوائی تھی یہ دیکھ کر پھر اپنے قدم بالاج نے پیچھے کی جانب کھسکائے۔۔۔۔۔

شہادت حاصل ہو یا نہ ہو لنگڑاپن ضرور حاصل ہو گا۔۔۔۔۔۔بالاج دل ہی دل میں بڑبڑایا اُس کو پتا تھا اگر وہ پول کے اندر نہ گرا تو لنگڑا ضرور اُس نے بننا تھا۔۔۔ خیر وہ دور کھڑا ہو کر پھر واپس تیزی سے بھاگ کر آتا جمپ لگا گیا تھا۔۔۔ جس پہ کچھ دیر میں بالاج کا وجود سوئمنگ پول کی گہرائی میں اُتر گیا تھا جس سے پانی کا ایک اُبال اُٹھا تھا وہی ٹھیک اُسی وقت فیکٹری میں بم پھٹنے سے زور کا دھماکہ ہوا تھا۔۔۔۔ مگر اِس دھماکے سے میجر بالاج سکندر خود کو بچا گیا تھا سوئمنگ پول کی گہرائی میں جا کر۔۔۔

www.novelsclubb.com

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ♥

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:54 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode part 61

تقریباً دس منٹ پول میں رہنے کے بعد بالاج نے اپنا سر باہر نکالا تو ہر چیز کو جلتا دیکھا وہ چاروں اِطراف دیکھتا اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پول سے باہر نکل کر صاف راستے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بالاج بنا کسی کو خبر دیئے کینٹ آیا تھا اور کرنل صاحب کو ساری اِطلاع دے دی تھی۔۔۔۔ پھر کرنل صاحب کے مشورے پہ ہی اُس نے خود کو سب کے سامنے شہید قرار دیا تھا۔۔۔۔۔ تاکہ جو شخص چُھپا بیٹھا ہے وہ خود کو ظاہر کرے۔۔۔۔۔

کچھ دن کی محنت مشقت کے بعد بالاج اور عریش جو اِس بار بھی ساتھ تھے اُن کو پتا چل گیا تھا جو دبئ کا ڈون تھا۔۔۔۔ نام اُس کا اسحاق ظفر تھا مگر پہچان اے زی سے تھی۔۔۔۔ جو ہر بار انڈر گراؤنڈ ہو جاتا تھا جس طرح ہر ایک کی کمزوری تھی ٹھیک اُس طرح اُس کی بھی ایک کمزور تھی وہ تھا اُس کا دس سالہ بیٹا زاویار اسحاق جو دبئ کے بورڈنگ اسکول میں داخل تھا۔۔۔۔ اِس لڑائی میں اُن کو بچوں کی یا کسی اور چیز کی انولمنٹ پسند تو نہ تھی مگر اسحاق

ظفر کو پکڑنے کے لیے اُنہوں نے زاویار کو اپنے ساتھ رکھ کیا تھا اور اب وہ اِس وقت دبئ کے ریسٹورنٹ میں تھے اور وہاں وہ دس سالہ زاویار کی فرمائش پہ آئے تھے۔۔۔

آپ کو اُردو آتی ہے؟ عریش نے دلچسپ نظروں سے زاویار کے خوبصورت نین نقش کو دیکھ کر پوچھا جو سرخ سفید رنگ اور بھورے بالوں کا مالک اٹریکٹو بچہ تھا

ہمممم۔۔۔زاویار نے بس ہمممم کہنے پہ اکتفا کیا

بیٹا آپ کو پتا ہے ہم نے آپ کو اغوہ کیا ہے۔۔۔۔ بالاج نے سکون سے زاویار کو کھانا کھاتا دیکھا تو عریش کو گھور کر دانت پہ دانت جمائے زاویار سے کہا جس کا سکون قابلِ دید تھا۔۔۔

آئے نو۔۔۔زاویار مختصر کہتا جوس کا گلاس پینے لگا۔۔۔۔

آپ بہت خوبصورت ہو بچے۔۔۔ عریش سے رہا نہیں گیا تو اُس کے گورے چٹے گال کھینچ کر مسکرا کر کہا جس پہ زاویار نے اپنی گول مٹول آنکھیں گُھما کر اُس کو دیکھا

خوبصورت لڑکیاں ہوتی ہیں لڑکے ہینڈسم ہوتے ہیں۔۔۔جوس کا گلاس خالی کرتے زاویار نے عریش کی معلومات میں اضافہ کیا

ہم نے اِس کی خوبصورت کی اچار نہیں ڈالنا کام کی بات کرو۔۔۔ بالاج بیزاری سے اُن دونوں کے جُملے سُنتا بولا

ویسے آپ کو ڈر نہیں لگا جب ہم نے آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کا کہا اور آپ خاموشی سے آ بھی گئے۔۔۔ عریش نے کچھ حیرت سے پوچھا کیونکہ وہ جب زاویار کو لینے گئے تھے تو اسکول انتظامیہ نے کچھ سوال جواب کرنے چاہے تھے پر زاویار نے کہہ دیا تھا وہ اِن دونوں کو جانتا ہے تبھی خاموشی سے اُن کے ساتھ چلا آیا جیسے اُس کو اُن دونوں کا ہی انتظار ہو

آئے ڈونٹ لائیک اسٹڈی اینڈ آلسو ڈونٹ لائیک رومز میٹس اینڈ کلاس میٹس۔۔۔ زاویار اکتاہٹ بھرے لہجے میں بتانے لگا تو اُس کے کیوٹ فیس ایکسپریشن دیکھ کر بالاج کو ہنسی آئی

www.novelsclubb.com

اسٹڈی تو موسٹ امپورٹنٹ ہوتی ہے نہ۔۔۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بچوں کی طرح اُس کو پچکارہ

میرے باپ کے پاس ہر چیز ہے اور مجھے پڑھنے کی کیا ضرورت؟ زاویار اپنے چھوٹے شانے اُچکا کر بولا

اپنے باپ کا حُلیہ بتاؤ ہمیں یہ اُس کا اسکیچ بنائے گا۔۔۔ بالاج سنجیدگی سے زاویار سے کہہ کر عریش کی جانب اِشارہ کیا

میں کیوں اُس کا اسکیچ بناؤں تم بناؤ گے مجھے اپنے ہاتھ ناپاک نہیں کرنے۔۔۔ عریش بالاج کے کان کے پاس جُھکتا سرگوشی نما آواز میں بولا تو سامنے بیٹھا زاویار غور سے اُس کے ہلتے لب دیکھ کر اُس کا جُملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا جو اُس کو آ بھی گیا تھا تبھی اُس کی آنکھوں کا رنگ یکدم بدلا تھا۔

مجھے اسکیچ نہیں بنانا نہیں آتا۔۔ بالاج نے معصوم شکل بنائے کہا

میرا منہ مت کُھلواؤ۔۔ اسکیچ بنانا نہیں آتا یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی کا بنانا چاہتے نہیں؟ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا تند نگاہوں سے بالاج کو دیکھ کر بولا

میرے فادر کا اسکیچ آپ لوگ کیوں بناؤ گے؟ زاویار نے دونوں کے درمیان مُداخلت کی۔۔۔

زاویار

زی بولے آئے ڈونٹ لائیک زاویار۔۔۔عریش کچھ کہنے والا تھا جب زاویار اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

زی آپ ماں پہ گئے ہو یا باپ پہ؟ بالاج کو وہ لگا تو اپنی طرح فرنگی تھا مگر پھر بھی پوچھ لیا جب کے عریش پانی کا گلاس اُٹھا کر پانی پینے لگا

فادر بولتے ماں پہ گیا ہوں اگر اُن پہ گیا ہوتا تو کالا رنگ ہوتا کالی آنکھیں ہوتی۔۔۔زاویار کی بات پہ عریش کو زبردست قسم کا اچھو لگا تھا جبکہ بالاج یہاں وہاں دیکھ کر اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

اچھا تو اِس لیے آپ کے باپ کے گوری چمڑی والی لڑکی سے شادی کی تھی۔۔۔عریش خود کو کمپوز کرتا بولا

www.novelsclubb.com

ہو سکتا ہے۔۔۔۔زاویار نے لاعلمی کا اظہار کیا

آپ کی ماں کہاں ہوتی ہے؟ بالاج نے پوچھا

پتا نہیں۔۔۔۔زاویار نے دوبارہ سے لاعلمی کا اظہار کیا

آپ کو اپنی ماں کا نہیں پتا؟ بالاج حیران ہوا

فادر لوز ویری مچ ود موم۔۔۔۔زاویار اتنا بتاتا خاموش ہوا پھر کہا

میرے فادر یعنی ڈیڈ کے بہت اینمی ہوتے ہیں تبھی اُنہوں نے موم کو خوفیہ جگہ پہ رکھا ہے۔۔۔۔

اپنے باپ کو کال کرو اور یہاں آنے کا کہو۔۔۔بالاج سر جھٹک کر اپنا سیل اُس کی طرف بڑھائے ہوئے بولا

تمہیں لگتا ہے وہ آجائے گا وہ ڈون ہے یہاں کا اگر آئے گا تو تیس کے درمیان باڈی گارڈز ساتھ ہوگے ہم کیسے اُس کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں؟ عریش کسی خیال کے تحت بولا

www.novelsclubb.com

وہ آئے گا کیونکہ اُس کا کل اثاثہ ہمارے قبضے میں ہے جس پہ اُس کا کوئی بھی باڈی گارڈ ہمارے راستے کی رُکاوٹ نہیں بنے گا۔۔۔۔بالاج پُر اعتماد لہجے میں بولا

میرے ڈیڈ کو آپ لوگ قید کرینگے؟ زاویار نے پوچھا

ہمیں اُن سے بات کرنی ہے۔۔۔آپ کال کرو۔۔۔بالاج نے کہا

ڈیڈ اکیلے نہیں آتے اگر اُنہوں نے غصے میں آکر آپ دونوں میں سے کسی کو شوٹ کر لیا تو؟زاویار سرسری لہجے میں پوچھنے لگا

آپ بڑوں کے درمیان نہ آئے بس اپنے ڈیڈ کو کال کرے۔۔۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

پاسورڈ۔۔۔زویار بالاج کا موبائیل اُٹھاتا لاک اسکرین اُس کے سامنے کی تو بالاج نے پاسورڈ اُس کو بتایا۔۔۔زاویار نے لاک کھولا تو ہوم اسکرین پہ ایک لڑکی (مناہل) کی تصویر دیکھتا نظریں اُٹھا کر بالاج کو دیکھنے لگا جو عریش کی کوئی بات سن رہا تھا۔۔۔بالاج کو دیکھنے کے بعد ایک بار پھر زاویار مناہل کو دیکھنے لگا

یہ آپ دونوں کی بہن ہے۔۔۔۔زاویار اسکرین اُن دونوں کے سامنے کرتا بولا تو اسکرین پہ نظر پڑتے ہی عریش کا قہقہہ چھوٹ گیا تھا وہی بالاج سخت نگاہوں سے زاویار کو دیکھنے لگا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟زاویار اپنی آنکھیں گُھما کر بالاج سے بولا جبکہ عریش کی ہنسی نہیں رُک رہی تھی۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔۔بالاج اُس پہ سے نظر ہٹاتا بولا آج اُس کو احساس ہو رہا تھا اپنی زندگی میں جتنے بھی لوگوں کا دماغ اُس نے خراب کیا تھا آج ایک چھوٹا بچہ سب کا حساب لے رہا تھا

تو وہ آپ دونوں میں سے اپنے ہسبنڈ کو پہچانتی کیسے ہے؟زاویار نے اب دونوں کے چہروں پہ غور کیا تو اشتیاق بھرے لہجے میں استفسار ہوا

اپنے باپ کو کال کرو۔۔۔بالاج کا صبر جواب دے رہا تھا۔۔۔

لیٹ می گیس یہ انکل کیوٹ پرسن ہیں جبکہ آپ سڑو قسم کے اٹیٹیوڈ بوائے ہیں تبھی پہچاننے میں مشکل نہیں ہوتی ہو گی۔۔۔۔زاویار خود سے اندازہ لگانے لگا۔۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا وہ دونوں اِس وقت یہ بات بھول گئے تھے سامنے والا بچہ کس کی اولاد ہے ایک گرل اسمگلنگ ڈون اسحاق ظفر کا جس نے آگے چل کر شاید اپنے باپ کی کرسی سنبھالنی تھی۔۔مگر وہ دونوں آگے کی سوچوں میں پڑ جانے کے بجائے اُس کے کیوٹ فیس ایکسپریشن پہ محبت پاش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اگر پتا ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو؟ بالاج زبردستی مسکراہٹ سے بولا

ایسے ہی۔۔۔زاویار کندھے اُچکا کر کہتا موبائیل اسکرین کو دیکھنے لگا۔۔

کیا تمہیں اپنے باپ کا نمبر یاد نہیں؟ عریش نے اُس کو خاموش دیکھا تو پوچھا

یاد ہے۔۔۔۔زاویار اتنا کہتا کال لسٹ میں گیا۔۔

اپنے باپ سے کہو گے کیا؟ زاویار نے سیل فون کان پہ رکھا تو بالاج نے آہستگی سے پوچھا

جو میرا دل کرے گا۔۔۔۔۔زاویار نے جواب دیا

Hello dad,it's me zee.

تین چار بیلز کے بعد جیسے ہی کال ریسیو ہوئی زاویار نے اپنا تعارف کروایا وہی بالاج الرٹ ہوا تھا جبکہ عریش لوکیشن ٹریس کرنے لگا اُس کو اِس بات پہ یقین نہیں تھا وہ شخص آئے گا۔۔۔۔

Some people have kidnapped me.

کچھ لوگوں نے مجھے اغوا کر لیا ہے۔

دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا جب زاویار بالاج اور عریش کو دیکھنے کے بعد کال پہ بتانے لگا۔۔۔

اپنے باپ سے کہو لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں وہاں آ جاؤ۔۔۔ بالاج نے اِشارے سے اُس کو اپنی بات سمجھائی تو زاویار نے ویسا ہی کہا جس پہ جانے کیا کہا گیا کے زاویار کی سفید چھوٹی پیشانی پہ بل نمایاں ہوئے

I'm telling you to come soon.

زاویار اپنی بات پہ زور دے کر بولا تو بالاج امپریس ہوتی نظروں سے اُس چھوٹے پٹاخے کو دیکھنے لگا۔۔۔ اُن دونوں سے بے نیاز عریش کی آنکھوں میں چمک اُبھری تھی وہ فاتحہ نظروں سے اپنے سیل اسکرین کو دیکھنے لگا جس پہ اُس کو مطلوبہ لوکیشن شو ہو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

عریش ایک منٹ ضائع کیے بنا جو ٹیم اُن کی آئی تھی اُن کو میسج سینڈ کرنے لگا۔۔

وہ آؤٹ آف کنٹری ہیں۔۔۔ زاویار سیل ٹیبل پہ رکھ کر بالاج کو بتانے لگا تو عریش کو اُس میں اپنے آپ نظر آیا اُس کے باپ نے بھی تو اپنی اولاد سے زیادہ پیسو کو ترجیح دی تھی اور

زاویار کا باپ بھی ایسے کر رہا تھا دونوں کی کہانی ایک جیسی تھی دونوں کے فادر گرلز اسمگلنگ میں شامل تھے مگر اُن دونوں میں ایک چیز کا فرق تھا۔۔۔دس سالہ عریش میں کانفڈنٹ کی کمی تھی جبکہ زاویار اپنی عمر سے زیادہ انٹلیجنٹ ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

پتا چل گیا ہے اِس کا باپ اِس ملک کے کس ایریا میں ہے۔۔۔عریش ایک نظر زاویار پہ ڈال کر سر جھٹک کر بولا تو بالاج چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔۔

ریئلی؟ بالاج کا چہرہ چمک اُٹھا

آپ اِن ڈائریکٹلی مجھے جھوٹا بول رہے ہو۔۔۔زاویار کو عریش کی بات پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔

میں ڈائریکٹلی آپ کے باپ کو جھوٹا بول رہا ہوں۔۔۔۔عریش اپنی عینک ٹھیک کیے بولا تو زاویار نے اپنے چھوٹے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی

آپ بلکل بھی کیوٹ نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔زاویار اپنی چھوٹی ناک پُھلا کر عریش سے بولا

بلکل مرد کیوٹ نہیں ہوتے کیوٹ بچے ہوتے ہیں لائیک یو۔۔۔۔عریش اُس کے گال کھینچ کر بولا

میں بچہ نہیں ہوں۔۔۔زاویار نے اپنی آنکھیں چھوٹی کی۔۔۔۔

مجھے تمہارا یہ بھائی لگتا ہے۔۔۔۔عریش زاویار کے غصے بھرے تاثرات دیکھتا بالاج سے بولا

اِس کی کیوٹنس دیکھ کر مجھے تمہارا بچھڑا ہوا بھائی لگتا ہے۔۔۔۔بالاج مزے سے بولا تو عریش اور زاویار دونوں نے اُس کو ایک ساتھ گھورا

I'm one and only.

زاویار عریش کو گھور کر بالاج سے بولا

Me to.

عریش نے ڈبل گھوری سے زاویار کو گھورا

www.novelsclubb.com

مجھے آپ کے جیسے بھائی کی ضرورت ہے بھی نہیں میں اکلوتا ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے جتانے والے لہجے میں کہا

مجھے بھی تمہارے جیسے بھائی کی ضرورت نہیں شکر ہے تم میرے بھائی نہیں۔۔۔۔عریش آپ جناب کا تکلف بُھلائے بولا

Now enough is enough.

بالاج چیخا تو وہ دونوں خاموش ہوئے

اپنے ہمشکل پہ روعب جمائے مجھ پہ نہیں۔۔۔۔زاویار ایک منٹ بھی خاموش نہ رہ پایا

میں کسی پہ روعب نہیں جمارہا۔۔۔۔بالاج جھنجھلا اُٹھا

اچھی بات ہے میں نے آنا تھا بھی نہیں آپ کے روعب میں۔۔۔زاویار اپنی عادت موجب آنکھیں گُھما کر بولا

تم خود کو سمجھتے کیا ہو؟عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

www.novelsclubb.com

زاویار اسحاق ظفر خانزادہ زی اے مستقبل میں یہاں کا بادشاہ جہاں میری حکومت ہو گی۔۔۔۔زاویار اپنی آنکھوں میں الگ چمک لیے بولا تو دونوں کو اپنی عمر سے زیادہ بڑا لگا

میری مان کرنل صاحب کو کال پہ کہو ڈون نہیں ڈون کی کاپی ہاتھ لگی ہے اُس کو تہہ خانے میں ڈالتے ہیں اصل ڈون تو ایک یا دو سال تک جیے گا پھر مر کھپ جائے گا ہمیں کل کا سوچنے چاہیے جہاں اِس کے جیسے بچے ہو گے۔۔۔ عریش بالاج کے کان کے پاس جُھکتا بولا تو اُس کی بے تُکی بات پہ بالاج نے صبر کا گھونٹ بھرا

اِس بچے کے آگے تم یہ بات بھول گئے ہو کے تم ایجنٹ اے ہو جس کو ایسی باتیں سوٹ نہیں کرتی۔۔۔ بالاج نے کہا تو عریش اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

تو پھر چلے مطلوبہ جگہ پہ کل کس نے دیکھا ہے اور ہمارے دن اِتنے بُرے بھی نہیں آئے جو ایک بچے سے خوفزدہ ہو جائے۔۔۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

میں بچہ نہیں ہوں۔۔۔ دس سال کا ہوں فائیو کلاس کا اسٹوڈنٹ ہوں سو یو ڈونٹ کال می اگین بچہ۔۔۔ زاویار بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا تو عریش نے اپنی عینک ٹھیک کیے اُس کو دیکھا جو اُس کے گھٹنے سے تھوڑا اُپر تک آ رہا تھا

راستہ لمبا ہے ہم غریبوں کے پاس کوئی سواری بھی نہیں تو آپ خود چلینگے یا میں گود میں اُٹھاؤں۔۔۔ عریش بڑی مشکل سے اپنے تاثرات سنجیدہ کیے زاویار سے بولا تو زاویار کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا البتہ بالاج کا جاندار قہقہہ گونجا تھا۔۔

مجھے میرے اسکول چھوڑ آئے۔۔۔ زاویار سنجیدگی سے بولا

ابھی تمہارا ہمارے ساتھ ہونا ضروری ہے۔۔۔ بالاج نے جوابً سنجیدگی سے کہا تو زاویار نے سر جھٹکا

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تینوں اب شاندار محل نما گھر کے سامنے کھڑے تھے جس کے بڑے گیٹ کے سامنے گارڈز کی قطار اسلحہ سمیت کھڑی تھی۔۔۔

آپ لوگوں کے پاس تو کوئی اسلحہ نہیں ہے۔۔۔ زاویار نے جیسے اُن دونوں کا مذاق اُڑایا ہمیں لڑنے کے لیے اِن چیزوں کی ضرورت ہے بھی نہیں ہم ایک اور ایک گیارہ ہیں جو بنا کسی اسلحہ کے جنگ فتح کر سکتے ہیں۔۔۔ بالاج اُس کے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پر سکون لہجے میں کہا

ہم اندر جائینگے کیسے۔۔۔۔؟عریش آس پاس نظریں گُھما کر بولا

اِس کو کیوں پکڑا ہے پھر ہم نے یہ لے جائے گا اندر ہمیں۔۔۔ بالاج نے زاویار کی طرف اِشارہ کیا

ویسے ایمبیر سمنٹ کی بات ہے آپ ایک بچے کو ہتھیار بنا رہے ہیں۔۔۔۔زاویار نے طنز کیا

کیونکہ بیٹا پیار اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔اور کچھ وقت پہلے آپ نے خود کہا تھا آپ بچے نہیں ہے سو وی ڈونٹ کال یو بچہ۔۔۔ بالاج مسکراہٹ ضبط کرتا بولا تو زاویار اپنی جگہ پہلو بدلتا رہ گیا۔۔۔

ہم جس مقام پہ پہنچ ہیں وہاں کسی بچے کو کیا اگر کسی اور حد پار کرنے کا موقع ملا تو وہ بھی کر گزرے گے۔۔۔ تمہارے باپ نے سالوں سے اپنے پیچھے بھگایا ہے اب ہم مزید کوئی وقت ضائع نہیں کرینگے کوئی اور پلیننگ نہیں کرے گے بلکہ بس اُس کو آج اپنے ساتھ لے جائینگے۔۔ عریش نے بے تاثر لہجے میں کہا تو زاویار خاموش ہو گیا

اِن سے کہو گیٹ کھولے۔۔۔ بالاج نے گھڑی میں وقت دیکھ کر زاویار سے کہا

Open the gate,

زاویار گیٹ کے پاس کھڑا ہوتا اپنا ہاتھ ہلا کر بولا تو سب گارڈز الرٹ ہو کر اُس کو سلام کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

کیا ٹشن ہے بچے کے۔۔۔۔۔۔زاویار کے ایک بار کہنے پہ گیٹ کُھلنے لگا تو بالاج بڑبڑایا

عریش کے نمبر پہ ایک پیغام موصول ہوا تو میسج پڑھ کر اُس نے اُپر کی جانب دیکھا جہاں آرمی ہیلی کاپٹرز آ چُکے تھے۔۔.

آج آر یا پار ہو کر رہے گا پہلے اسکیچ کا سوچا تھا مگر اب اُس شخص کا کھیل جلدی ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔۔ عریش نے کہا پھر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے تو خاموشی نے اُن کا استقبال کیا

وائرلیس ساتھ لانا چاہیے تھا۔۔۔۔ بالاج چاروں اِطراف نظریں پھیرتا عریش سے بولا

کیپٹن سے لے آؤں؟ عریش نے پوچھا زاویار جبکہ اپنا ہاتھ چھڑا کر جانے کہا چلا گیا تھا

Welcome major

Welcome Agent (A)

بالاج عریش کو جواب دیتا اُس سے پہلے کسی کی گھمبر آواز نے اُن کو اپنی طرف متوجہ کیا تو دونوں کے ہال کے دونوں اطراف بنی سیڑھیوں کو دیکھا جہاں ایک سوٹ بوٹ میں ملبوس پچاس سالہ کے درمیان شخص سیڑھیاں اُتر کر آرہا تھا پیچھے جبکہ باڈی گارڈز الگ تھے ساتھ اُن کے درمیان زاویار بھی کھڑا تھا جو کب خاموشی سے اپنے گھر داخل ہو گیا تھا کسی کو پتا نہیں تھا مگر اب اُن دونوں کی نظریں اسحاق ظفر پہ تھیں اُس کو دیکھ کر دونوں کی نظریں سرد ہوئی تھیں

Your game is over.

بالاج اپنے لونگ شوز سے ریوالور نکال کر اُس کے سر کا نشانہ لیتا سپاٹ لہجے میں بولا تو اسحاق ظفر نے بے ڈھنگا قہقہہ لگایا جس پہ بالاج نفرت میں آکر اُس کی سائیڈ پہ کھڑے آدمی کے سر کا نشانہ لیے شوٹ کر دیا تھا۔۔۔جس پہ سب لوگوں نے اپنی بندوقیں اُن دونوں پہ تانی۔۔۔زاویار کی نظریں اُس آدمی پہ ٹھیر سی گئی جس کے سر سے خون اُبل اُبل کر فرش کو رنگین کر رہا تھا

ہمارے ساتھ چلو وقت ضائع پہلے ہی بہت ہو چکا ہے۔۔۔۔ عریش اپنی جیب سے ہتھکڑی نکال کر سپاٹ لہجے میں گویا ہوا

برخوداراِتنا اعتماد ہم چاہے تو ابھی تم دونوں کو مار کر لاشیں کسی دریا میں پھینک سکتے ہیں۔۔۔ اسحاق ظفر طنزانداز میں بولا

ہمیں تمہاری چاہت سے کو سروکار نہیں۔۔۔۔ عریش حقارت سے اُس کی شکل دیکھتا ہتھکڑی پہنا چُکا تھا۔۔۔ آرمی والوں کی لائن الگ سے اچانک اندر داخل ہوئیں تھی جنہوں نے پورے گھر کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا اسحاق ظفر کی رنگت اب اُڑی تھی اُس نے بے ساختہ زاویار کو دیکھا جس کے مطابق دو آدمی تھے بغیر کسی اسلحہ کے اور وہ زاویار پہ یقین کرتے بھاگنے کا منصوبہ بنائے بناڈٹ کر اُن کا سامنا کرنے آئے تھے مگر اِس بار اُن سے بڑی بیوقوفی ہو گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آئے ڈونٹ نو کہاں سے یہ آئے۔۔۔ زاویار اپنے باپ کی نظروں کا مفہوم سمجھتا بتانے لگا

بچے تم ابھی چھوٹے ہو معصوم ہو سب سے بڑی بات بہت پیارے ہو مگر افسوس غلط جگہ پہ پیدا ہوئے ہو۔۔۔ بالاج ہمدرد بھری نظروں سے زاویار کو دیکھ کر اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو اُس نے نفرت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا

میں بچہ نہیں۔۔۔۔ زاویار اِس بار چیخا

اِس کو اپنی ماں کے پاس چھوڑ آنا۔۔۔ بالاج نفی میں سر ہلاتا اپنے آدمی سے بولا باقی سب کو اُنہوں نے اپنے ساتھ لے جانا تھا اور اِس بڑے گھر کو توڑنا تھا ایک فاؤنڈیشن اِدارے کے لیے۔۔

چلو عریش اسحاق ظفر سے بولا جو خود کو چُھڑوانے کی ہر کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر بالاج اُس کی کوشش ناکام کرتا اپنے ساتھ لے جانے لگا ابھی وہ کچھ قدم ہی آگے بھرے تھے کے بالاج کو اپنی کمر کے پاس کچھ جلتا محسوس ہوا اُس کو لگا جیسے کسی نے گرم لوہا اُس کی کمر پہ مارا ہو۔۔۔ بے ساختہ اُس نے اپنا ہاتھ کمر کے پاس رکھا تو کچھ گیلا سا محسوس ہوا بالاج نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو سارا ہاتھ خون میں لت پت تھا۔۔۔ بالاج تکلیف ضبط کرتا ریوالور ہاتھ میں لیے پلٹ کر جوابی حملہ کرنے والا تھا جب سامنے زاویار کو سائلنس لگی پستول تھامے

دیکھا تو اُس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیل گئی تھی۔۔۔ایک دس سالہ بچے سے بالاج کو کسی ایسے عمل کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔۔ مگر میں وہ دبئی کے ڈون اسحاق ظفر کا بیٹا تھا جس سے اُس کو ہر عمل کی توقع ہونی چاہیے تھی۔۔۔ عریش پہلے پہل نا سمجھی سے بالاج کو دیکھنے لگا مگر اُس کی سفید شرٹ کو سرخ ہوتا دیکھا تو پاؤں کی نیچے زمین جیسے کھسک گئی ہو۔۔۔

بالاج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عریش کے منہ سے ایک چیخ برآمد ہوئی تھی اور زاویار کے ہاتھ سے پستول چھوٹ کر نیچے گری تھی جو اُس نے باڈی گارڈ کے ہاتھ سے چھین کر بالاج پہ تانی تھی

میں بچہ نہیں۔۔۔۔زاویار اپنے ماتھے پہ آیا پسینا صاف کر کے کہتا سیڑھیوں کے اُپر بھاگا تھا

میرا بیٹا ہے وہ زاویار اسحاق ظفر جس کو ہتھیار استعمال کرنا اچھے سے آتا ہے شوٹر نے خاص ٹریننگ دی ہوئی ہے اُس کو۔۔۔اسحاق ظفر کے کلیجے میں جیسے ٹھنڈ پڑ گئی۔۔ عریش نے نفرت سے اُس کا کِھلتا چہرہ دیکھا تھا جس نے ایک معصوم بچے کی معصومیت چھینی تھی بجائے اُس پہ وہ شرمندہ ہونے کے اُلٹا خوش ہو رہا تھا۔۔۔

بالاج اپنی تکلیف ضبط کرتا جم کے بڑی مشکل سے کھڑا تھا دو آرمی آفسر جلدی سے اسٹریچر لائے تھے جن میں ایک آرمی ڈاکٹر تھا۔۔۔۔

تمہاری آزادی پھر بھی اب ممکن نہیں۔۔۔ عریش سرد نظروں سے اسحاق ظفر کو دیکھ کر بولا کچھ ہی منٹس میں اُس کو لیکر الگ ہیلی کاپٹر میں ڈالا تھا اور بالاج کو اسٹریچر میں لیٹائے دوسرے ہیلی کاپٹر میں ڈالا گیا تھا جہاں اُس کا ٹریٹمنٹ ہونا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 62

www.novelsclubb.com

بالاج کو ہوش آیا تو خود ایک کمرے میں موجود پایا وہ پہلے بے مقصد چھت کو تکتا رہا پھر نظر آفسرز کے ساتھ کھڑے کرنل صاحب پہ پڑی جن کی نظریں اُس پہ ہی جمی تھی۔۔۔۔

کیسے ہو غازی؟ اُس کو ہوش میں آتا دیکھ کر کرنل صاحب خوشگوار لہجے میں پوچھنے لگے

کیا میرے نیو مشن میں نام غازی ہو گا؟ بالاج نے پوچھا تو سب کا قہقہہ گونجا

ابھی ہوش آیا ہے اور نئے مشن کی تیاری میں ہو۔۔۔ کرنل صاحب نفی میں سر کو جنبش دیتے بولے

ملک کے لیے سب کچھ قُربان ہے اگر میری ضرورت پڑے تو

بالاج زندہ ہے۔۔۔۔۔ بالاج کچھ کہنے والا تھا جب عریش اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر اپنی عینک ٹھیک کیے بولا تو ایک بار پھر سب نے قہقہہ لگایا تھا

بکومت۔۔۔ بالاج نے اُس کو گھورا

کیسا محسوس کر رہے ہو؟ عریش اب سنجیدہ ہوا

فیلنگ ویری ویل۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

www.novelsclubb.com

ہمیں تم پہ فخر ہے میجر ہمیں تمہارے جیسے جانباز آفسرز کی ہی ضرورت ہے۔۔۔۔ کرنل صاحب نے کہا تو بالاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

میں خوش ہوں ہماری سالوں کی کوششیں رنگ لائی۔۔۔۔ بالاج گہری سانس بھر کر کہا

ہاں مگر وہ بچہ جانے کہاں چلا گیا جس نے آپ پہ حملہ کیا۔۔۔ایک آفسر بولا تو بالاج کی آنکھوں کے سامنے زاویار کا خوبصورت معصوم چہرہ لہرایا جو بس چہرے سے معصوم دِکھنے والا تھا

کسی خوفیہ جگہ سے نکل گیا ہو گا۔۔۔۔ عریش نے کہا تو باقی سب نے سر اثبات میں ہلایا

آپ اپنے گھر والوں کو انفارم کر دے۔۔۔۔ ویسے بھی آپ کے چھٹیوں کے دن ہیں۔۔۔۔ کرنل صاحب نے بالاج سے کہا

کچھ دن بعد ٹھیک ہو جاؤں گا تو ڈائریکٹ ملنے جاؤں گا۔۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر کہا تو کرنل صاحب بھی مسکرا کر چلے گئے۔۔۔۔

کیوں اُنہیں انتظار کروا رہے ہو؟ اگر کرنل صاحب نے پرمیشن دی ہے تو جاؤ نہ اُن کے پاس۔۔۔۔۔ سب کے جانے کے بعد عریش نے بالاج سے کہا

اِس زخمی کمر کے ساتھ ناگن ڈانس کرتا جاؤں کیا؟ بس ایک دو دن کی بات ہے پھر چلا جاؤں گا مجھے ایسے دیکھ کر مناہل نے اور پریشان ہو جانا ہے میں نہیں چاہتا ایسی حالت میں وہ میری تیمارداری کرنے لگ جائے۔۔۔۔۔ بالاج سر جھٹک کر بولا

زاویار کا کیا کرنا ہے؟ عریش نے موضوع بدل کر کہا

بچہ ہے وہ جیل میں ڈِلوا کر اُس کا بچپن نہیں چھین سکتا میں۔۔۔۔ ویسے بھی جہاں پاکستان میں خوبصورت بچیوں کے لیے خطرہ ہے یہاں خوبصورت لڑکوں کو بھی خطرہ ہوتا ہے اور یہ بات تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو بالاج گہری سانس خارج کرتا بولا

اِس طرح اُس کو چھوٹ دینا بھی ٹھیک نہیں ایسے تو وہ مزید باغی اور غلط کاموں ملوث ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ عریش نے کہا

تجھے وہ قصہ یاد ہے جو آج سے کچھ سال پہلے ہوا تھا؟ بالاج نے کہا تو عریش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

کونسا قصہ؟

لنڈن میں بارہ سالہ بچے نے مڈر کیا تھا تو اُس کو لنڈن کی پولیس اپنے ساتھ لے گئی تھی مگر کچھ ہی وقت میں یہ معلوم ہوا تھا کے اُس بچے کو جنسی زیادتی کا شکار کیا تھا اور اِن میں پولیس والوں کا ہی ہاتھ تھا۔ اُس بچے کا قصور مڈر کرنے کا نہیں تھا بلکہ خوبصورت ہونا

تھا۔۔۔۔ بالاج نے کہا تو عریش ایک پل چُپ ہوا تھا کیونکہ وہ بچہ عریش خود تھا۔۔۔۔۔۔

میں یہ سب باتیں دُوہرانا نہیں چاہتا۔۔۔۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کیے سنجیدگی سے بولا

اور میں یہ تاریخ دوہرانا نہیں چاہتا۔۔۔۔ بالاج دوٹوک انداز میں بولا

تو پھر کیا کریں ہم؟ عریش نے پوچھا

دیکھا جائے تو تمہارا اور زاویار کا کیس سیم ہے پر یار اُس کی ماں ہے وہ اُس کے ساتھ رہے گا میرا نہیں خیال کوئی ماں اپنے بچے کو غلط کاموں میں ملوث کرے گی۔۔۔۔ بالاج نے اپنی سوچ بیان کی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے تبھی تو اسحاق اپنی بیوی کو سب سے چُھپا کر رکھتا ہے۔۔۔۔ عریش اِس بار اُس کی بات سے متفق ہوا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پھر جب تک ہم یہاں دبئی میں ہیں تم اپنے سورسز لگا کر زاویار کو اُس کی ماں تک پہنچاؤ۔۔۔ ہو سکے تو اُس کی ماں سے مل لینا ایک مرتبہ۔۔۔۔۔ بالاج نے کہا

زاویار نے ہم سے جھوٹ بولا تھا کے اُس کو نہیں پتا کے اُس کی ماں کہاں ہیں۔۔۔۔۔ عریش نے بتایا

وہ جھوٹ کیوں بولے گا؟ بالاج نے چونک کر پوچھا

ہو سکتا ہے اُس کو ڈر ہو کہی ہم اُس کی ماں کو اپنے ساتھ نہ لے جائے جیسے باپ کو لے گئے۔۔۔۔ عریش نے کہا

اُس کو نہیں تھا پتا ہم اُس کے باپ کو لے جانے والے ہیں۔۔۔۔ بالاج نے اُس کی بات پہ انکار کیا

اُس کو پتا تھا تم نے دیکھا نہیں ہم جب اُس کے سامنے اُس کے باپ کو لے گئے تو وہ خاموش ہی کھڑا تھا عام بچوں کی طرح واویلا نہیں مچایا تھا نہ پریشانی کے عالم میں یہ کہا کے میرے باپ کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔ عریش یہاں سے وہاں چکر لگاتا اُس کو بتانے لگا اُس کا انداز پر سوچ تھا

وہ ڈون کا بیٹا ہے رونے سے زیادہ رُلانے میں دلچسپی رکھتا ہے دوسری بات وہ خاموش نہیں کھڑا تھا اُس کا اِرادہ میری کمر توڑنے کا تھا مطلب حد ہے وہ تمہیں بھی شوٹ کر سکتا تھا مجھے

ہی کیوں کیا؟ بالاج منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولا اُس کو سوچ سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا کے ایک دس سالہ بچے نے اُس پہ شوٹ کیا

کیونکہ تم نے جس آدمی کو شوٹ کیا وہاں وہ زاویار کا بوڈی گارڈ تھا تم نے جانے انجانے میں اُس شخص کو شوٹ کر دیا جس سے اپنے والدین کے بعد زاویار اٹیچڈ تھا۔۔۔۔ عریش کی بات پہ بالاج لاجواب ہوا

تمہیں کیسے پتا چلا اتنے باڈی گارڈز تھے وہاں؟ بالاج متجسس ہوا

میری نگاہیں سب پہ تھی میں نے زی کی نظریں اُس انسان پہ محسوس کی جو خون میں لت پت تھا۔۔۔ عریش پر سوچ لہجے میں بولا

جو بچہ اپنے باڈی گارڈ کا ریونج لے سکتا ہے تمہیں لگتا ہے وہ اپنے باپ کا بدلا نہیں لے گا؟ بالاج نے کچھ سوچ کر کہا

www.novelsclubb.com

اول تو وہ بچہ ہر بات سے انجان ہے دوسرا وہ کر ہی کیا سکتا ہے؟ جو ہم اُس کے بارے میں سوچیں ایک دو دن بعد اُس کے دماغ سے ساری باتیں نکل جائے گی۔۔۔۔ عریش شانے اُچکا کر بولا تو بالاج نے گہری سانس خارج کی۔

اور ہاں انڈیا سے تمہارے لیے کال آئی تھی۔۔۔۔۔ عریش کو اچانک یاد آیا

میرے لیے کال؟ بالاج حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں جو تم نے لاہور میں دبئ جانے والی ٹرک کو بچایا تھا اُن میں سے ایک بچی جو انڈیا سے تھی شاید۔۔۔ عریش نے اتنا کہا تو بالاج کو یاد آیا

ہاں مجھے یاد ہے کیا وہ خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئ۔۔؟ اُس کے والدین نے کوئی مسئلہ تو نہیں کیا تھا نہ؟ بالاج نے در پہ در سوال کیا

ہاں انڈیا تو وہ خیریت سے پہنچ گئ اور معصوم سی بچی تھی والدین نے کیا اعتراض کرنا تھا خیر کال شکریہ ادا کرنے کے لیے کی تھی اُنہوں نے۔۔ عریش نے بتایا

اور باقیوں کا کیا بنا؟ ٹرک کراچی میں جانے کے بعد میں اور کاموں میں مصروف ہو گیا تھا تمہیں پتا ہو گا؟ بالاج نے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ اپنے گھروں میں ہیں محفوظ اور کچھ جن کے والدین نے گھر میں جگہ نہ تھی وہ بھی محفوظ ہیں اپنی زندگی اپنے طرز سے گزارنے کی کوشش کر رہی ہیں کچھ کرنا چاہتی ہیں اپنے بل بوتے پہ۔۔۔۔ عریش نے بتایا

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔بالاج شکر کا سانس خارج کرتا بولا

♥♥♥♥♥♥♥♥

زاویار بالاج کو شوٹ کرنے کے بعد اپنی ماں کی طرف آ گیا تھا جو اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

ایس نے تمہیں میرے پاس بھیج ہی دیا آخر۔۔۔۔۔جاناں چٹاچٹ زاویار کے گال چومتی مسکرا کر بولی۔۔وہ اسحاق ظفر سے بیس سال چھوٹی تھی۔۔۔جاناں اسحاق ظفر تیس سالہ کی ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی وہ خود کا اپنی صحت کا بہت خیال رکھتی تھی جس وجہ سے وہ اپنی عمر سے بھی چھوٹی نظر آتی تھی۔۔۔۔اُس کی خوبصورتی پہ فدا ہو کر ہی اسحاق نے اُس سے شادی کے لیے پرپوز کیا تھا جس پہ جاناں نے حامی بھی بھر لی تھی دبئ میں وہ دونوں ایک خوشگوار زندگی بسر کر رہے تھے پھر اُن کی زندگی میں گول مٹول آنکھوں والا زاویار آ گیا جس میں اُن کی جان بسنے لگی۔۔۔۔جاناں اُس کے کاموں میں مُداخلت نہیں کرتی تھی پر کبھی کبھار کام کی نوعیت دیکھ کر اُس نے اپنے شوہر کو منع کرنا چاہا تھا پر اسحاق نے اُس کی بات نہیں مانی تھی بس وہ اپنے بیٹے اور بیوی کو دُشمنوں سے دور رکھتا

تھا۔۔۔۔جاناں کو الگ فلیٹ میں رکھتا جس کی خبر کسی کو بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔اور زاویار کا بورڈنگ اسکول میں ایک عام بچے کی پہچان سے داخلہ کروایا تھا۔۔۔۔۔

میں خود آیا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار سنجیدگی سے بتانے لگا

ایس(اسحاق)نے تمہیں آنے دیا وہ بھی اکیلے؟جاناں حیرانگی سے اُس کو دیکھ کر بولی

ارے بھابھی جی اکیلے کہاں میں لیکر آیا ہوں اِس کو آپ کے پاس۔۔۔۔جواب زاویار کے بجائے کسی اور آدمی نے دیا تھا جس پہ وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی جو عجیب تاثرات سجائے ایکسرے کرتی نظروں سے اُس کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ کو یہاں کا کیسے پتا چلا اور بیٹھے۔۔۔جاناں نے بیٹھنے کا اِشارہ کیا تو وہ اُن دونوں کے ساتھ بیٹھنے والا تھا جب زاویار ناگوار لہجے میں بول پڑا

www.novelsclubb.com

وہ سامنے والا صوفہ خالی ہے وہاں بیٹھے۔۔۔۔

بلکل۔۔۔۔وہ جس کا نام اصغر تھا اُس نے کہا

مجھے یہاں کا ایڈریس نہیں تھا پتا زی نے بتایا تو ہم چلے آئے ورنہ اے زی تو آپ کو چُھپائے رکھتا ہے۔۔۔اصغر خباثت سے بولا تھا زاویار کو اُس کی نظریں اپنی ماں پہ پسند نہیں آ رہی تھی وہ کچھ عجیب سا محسوس کرنے لگا تھا تبھی اُس نے گردن موڑ کر جاناں کو دیکھا جو بلیک کلر کی نائٹی میں ملبوس تھی جس کا گلا بھی کافی ڈیپ تھا۔۔۔زاویار کچھ سوچ کر جاناں کے پاس سرکنے لگا

اب آپ جا سکتے ہیں۔۔۔زاویار جاناں کی گود میں بیٹھ کر سپاٹ لہجے میں اصغر سے بولا تھا جبکہ جاناں خوشگوار حیرت سے زاویار کو دیکھنے لگی جو کبھی اُس کی گود میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا تھا یہ کہہ کر کے وہ بچہ نہیں اور اب دس سال کا ہونے کے بعد بیٹھ گیا تھا

اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں؟اصغر کا موڈ بُری طرح سے خراب ہو گیا تھا

ہم اکیلے نہیں آپ جائے یہاں سے۔۔زاویار نے اپنی بات پہ زور دیا

بھابھی آپ ہی سمجھائے زی کو اے زی کو آرمی والے پکڑ کر لے گئے ہیں ایسے میں آپ کو تنہا کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔اگر انہوں نے آپ کو نقصان پہنچایا تو۔۔اصغر جاناں کو دیکھ کر فکر مندی سے بولا

میں اپنی موم کا خیال رکھ لوں گا۔۔اُس کے لیے آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔زاویار کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُس کو بھی شوٹ کر دیتا جس کی غلیظ نظریں اپنی ماں پہ دیکھ کر اُس وحشت سی ہونے لگی تھی۔۔چاہے وہ اِن سب کا مطلب سمجھ نہیں پا رہا تھا مگر اُس کو لگ رہا تھا یہ سب ٹھیک نہیں اُس کے باپ نے کبھی اُس کی ماں کو ایسی نظروں سے نہیں دیکھا تھا پھر کوئی اور کیوں دیکھ رہا تھا؟

تم کیا کر سکتے ہو ابھی تم دس سال کے ہو۔۔۔اصغر نے کاٹ کھانے والی نظروں سے اُس کو دیکھا

میں گن بہت اچھے سے چلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔نشانہ بھی کافی پکا ہے میرا۔۔۔۔۔زاویار کے لہجے میں جانے کیا تھا جس پہ اصغر جیسا بڑا آدمی بھی ایک پل کے لیے ڈر گیا تھا

ہشششش کیا بول رہے ہو؟ جاناں نے اُس کو ٹوکا

موم انکل سے کہے یہاں سے جائے۔۔۔۔۔۔زاویار بس یہ بولا

زی کو آپ کا یہاں رُکنا پسند نہیں تو پلیز آپ جائے ورنہ یہ ناراض ہو جائے گا۔۔۔جاناں نے براہ راست اصغر کو مخاطب کیا جس پہ وہ جلتا کلستا اپنی جگہ سے اُٹھ گیا۔۔

اگر کسی چیز کی ضرورت ہو

تو میں ڈیڈ کے خاص آدمی کو کال کر لوں گا۔۔۔اصغر کچھ کہنے والا تھا جب زاویار اُس کا جُملہ اچک کر بولا جس پہ اصغر نے کینا توز نظروں سے اُس کو دیکھا جو جاناں کی گود میں چپکا بیٹھا ہوا تھا

میں چلتا ہوں۔۔۔اصغر کہہ کر وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

میرا زی غصے میں کیوں ہے؟ جاناں نے پوچھا

موم ڈیڈ کب واپس آئے گے؟ زاویار جاناں کا سوال اگنور کرتا اُس کی گود سے اُترتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

بس ختم ہو گئے ماں سے لاڈ؟ جاناں نے شرارت سے اُس کو دیکھا

موم پلیز گیو می آنسر۔۔۔زاویار نے بے چینی سے پوچھا

مجھے نہیں پتا بچے تمہارے باپ کو منع کیا تھا میں نے اِن کاموں سے مگر وہ مانا ہی نہیں اب لگ گیا نہ آرمی والوں کے ہاتھ۔۔۔جاناں گہری سانس اپنے اندر کھینچ کر بولی

کن کاموں سے؟زاویار نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

چھوڑو یہ بتاؤ کیا کھاؤ گے؟میڈ سے کہتی ہوں میں۔۔۔جاناں نے بات کا رخ بدل کر کہا

آپ کو ڈیڈ کی فکر نہیں؟ہم اکیلے ہیں کوئی گارڈ بھی نہیں ہمارے پاس۔۔۔۔زاویار غور سے اُس کا چہرہ دیکھتا بولا

زی کیا ہو گیا ہے کیوں اتنا پریشان ہو گئے ہو میرا بیٹا تو بہادر ہے بہت پھر؟جاناں اُس کو اپنے ساتھ لگاتی پوچھنے لگی وہ جان گئی تھی زاویار کسی بات کی وجہ سے اپسیٹ ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کو اُس شخص کی نظریں بُری نہیں لگی؟کتنا ڈرٹی تھا وہ۔۔۔زاویار نے کہا

میں نے غور نہیں کیا میری توجہ تو اپنے زی پہ تھی جس نے اتنے وقت بعد اپنی شکل دیکھائی ہے ورنہ تو میں بھول گئی تھی میرا کوئی بیٹا بھی ہے۔۔۔۔جاناں اُس کی بات سن

کر مسکرا کر بولی وہ اُس کو بچہ سمجھ کر اُس کی بات نظر انداز کر گئ تھی بنا اُس کی بات کی گہرائی میں جا کر سوچنے کی

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔زاویار نے کہا

میں میگی سے کہتی ہوں۔۔۔اور یہ بتاؤ بوبی کہاں ہے جو سائے کی طرح تمہارے ساتھ ہوتا ہے؟ جاناں نے پوچھا تو زاویار کو بالاج کا گارڈ کو شوٹ کرنا یاد آیا

قتل ہو گیا اُس کا۔۔۔۔زاویار نے بتایا

اوو۔۔۔۔جاناں کو افسوس ہوا

میں اب بورڈنگ اسکول نہیں جاؤں گا۔۔آپ کے ساتھ رہوں گا۔۔۔۔۔زاویار نے بتایا

پڑھائی تو کرنی پڑے گی۔۔۔۔جاناں اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر بولی تو زاویار نے اپنی آنکھیں گھمائی

www.novelsclubb.com

ہم گھر چینج کرینگے۔۔۔۔زاویار نے مزید کہا

اپنے باپ کی زبان مت بولو۔۔۔جاناں نے اُس کو گھورا تو زاویار کو چپ ہونا پڑا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

!حال

تم سوئے نہیں کیا ساری رات؟ مناہل اپنی آنکھیں کھولتی بالاج سے بولی جو اپنی سوچ میں مگن تھا۔۔۔۔

صبح ہو گی کیا؟ بالاج چونک پڑا

ہاں ہو گئ۔۔۔۔ مناہل نے مسکرا کر بتایا

اچھا تم بیٹھو میں ناشتے کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔۔ بالاج کہتا بیڈ سے اُٹھنے لگا جب مناہل نے اُس کا بازوں پکڑ لیا

کیا ہوا؟ بالاج نے پوچھا

www.novelsclubb.com

یہی رہو۔۔۔۔۔۔ مناہل اُس کے کشادہ سینے پہ اپنا سر رکھ کر بولی

اب تو یہی رہوں گا۔۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

ہمممم اتنے ماہ دور تھے تم۔۔۔اُپر سے نیوز والے۔ مناہل گہری سانس بھر کر بولی

بھول جاؤ سب اور فریش بھی ہو جاؤ۔۔۔ بالاج اُس کے بال سہلاتا بولا

باتیں کرنی ہیں بہت۔۔۔۔۔ مناہل بضد ہوئی

مجھے بھوک لگی ہے تم یہی بیٹھو میں میڈ سے ناشتے کا کہوں یا خود ہی کچھ

بنا دوں۔۔۔۔ بالاج نے نرمی سے کہا تو مناہل نے سر اثبات میں ہلایا۔

بالاج کے نکلتے مناہل کو اچانک انا اور چاہت کا خیال آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مارتی اُن کو کال کرنے کا سوچا سب سے پہلے اُس نے چاہت کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

♥ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بُراق آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا ساتھ میں ایک نظر سوئی چاہت پہ بھی ڈال لیتا۔۔۔ ابھی وہ کمرے سے باہر نکلنے والا تھا جب موبائیل رِنگ ٹون کی آواز سن کر وہ واپس لوٹا

www.novelsclubb.com

چاہت اُٹھو تمہاری دوست کی کال ہے شاید کوئی ضروری بات کرنی ہو۔۔۔۔ بُراق نے پہلے موبائیل سائلنٹ پہ کرنا چاہا مگر مناہل کا لنگ دیکھ کر اُس نے چاہت کو جگانا مناسب سمجھا

ہممم تھینک یو۔۔۔۔۔چاہت اپنی نیند بھری آنکھیں کھولتی بُراق سے بولی تو وہ باہر نکل گیا

ہاں ہیلو مناہل کیسی ہو؟چاہت کال ریسیو کرنے کے بعد جمائی لیتی بولی اُس کی نیند ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

بالاج رات کو واپس آگیا تھا۔۔۔مناہل خوشی سے چور لہجے میں بتانے لگی۔۔۔

ہممم رات کو میرے خواب میں بھی آیا تھا۔۔۔کہہ رہا تھا جنت میں بڑا سکون ہے۔۔ستر حوریں بھی ساتھ تھیں اُس کے خدمت چاکری کر رہی تھی۔۔۔۔اور بتا رہا تھا پھل کافی میٹھے ہیں یہاں کے۔۔۔۔میں نے کہا مجھے دو کھانے کو تو کہنے لگا اُس کے لیے جنت میں آنا پڑے گا۔۔۔۔پھر میں نے سوچا اُس کے لیے تو مرنا پڑے گا پھر قبر میں حساب کتاب دینا پڑے گا تب جا کر جنت میں جانے کے چانسز

www.novelsclubb.com

بسسسسس۔۔۔

چاہت نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔جب مناہل نے اُونچی آواز میں اُس کو ٹوکا وہ تو سمجھے ہوئی تھی چاہت اُس کی بات سن کر خوش ہو گی مگر اُس نے خواب ہی سمجھ لیا تھا۔۔۔۔

کیاہوا؟حقیقت قبول کیوں نہیں کر لیتی؟چاہت اب سنجیدہ ہو کر بولی

بالاج سچ میں آگیا ہے وہ شہید نہیں ہوا وہ غازی بن کر لوٹا ہے میرے پاس۔۔۔۔۔مناہل نے چہک کر بتایا اُس کا دل توڈانس کرنے کا چاہ رہا تھا مگر جانے کیسے وہ خود پہ ضبط کیے ہوئی تھی

تم سیریس ہو؟چاہت اپنے لہجے میں حیرانگی سموئے بولی

ہاں اور اب وہ ناشتہ بنانے گیا ہے۔۔۔مناہل پرجوش ہو کر بتایا

شرم کرو میاں اتنے وقت بعد آیا ہے وہ بھی موت کے منہ نکل کر اور تم اُس کو کاموں میں لگا رہی ہو۔۔۔۔چاہت اُفسوس سے بولی

خود گیا ہے کونسا میں نے بھیجا ہے اور کیا تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔مناہل منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

خوشی کیا وہ میرے ہاتھ تو لگے۔۔۔ہماری جان سولی پہ لٹکائی ہوئی تھی پہلے اُس کا جواب دینا پڑے گا تمہارے میاں کو اللہ پوچھے میں نے جانے کتنے آنسو بہائے۔۔۔۔چاہت سر جھٹک کر بولی

میں نے کل رات حساب لے لیا تھا۔۔۔ مناہل نے جلدی سے بتایا

رہنے دو بے بی تمہیں تو بس دورے پڑتے تھے آنسو تو ہماری آنکھوں سے بہتے تھے اور آنسو ؤانمول ہوتے ہیں جو ہم نے بلاوجہ بے مول کیے۔۔۔ چاہت فُل لڑاکا انداز میں بولی

کیسی بہن ہو تم اُس کی؟ بجائے مبارکباد دینے کی آنسوؤ کا حساب لینے پہ تُلی ہوئی ہو۔۔۔ مناہل نے تاسف سے کہا

میں نہیں بخشنے والی اور یہ بتاؤ عریش کا کیا ہوا؟ کیا وہ بھی آیا ہے؟ کیسا ہے؟ چاہت کو اچانک عریش کا خیال آیا تو پر جوش ہو کر بولی

عریش کو بھی آنا تھا؟ مناہل حیران ہوئی

کیوں کیا وہ نہیں آئے گا؟ مشن تو ضرور پورا ہو گیا ہو گا اب تو عریش کو بھی پردے سے باہر نکل آجانا چاہیے۔۔۔۔۔ چاہت ٹھنڈی سانس خارج کرتی بولی

تمہیں عریش سے اتنا لگاؤ کیوں ہے؟ مطلب اتنا بالاج کے لیے پیار خوشی نہیں دیکھائی جتنی عریش کے لیے شو کر رہی ہو؟ مناہل نے یہ بات طنز میں نہیں کی تھی وہ چاہت کی بات پہ واقع حیران ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہمارا دوست ہے اور میں ایک مخلص دوست ہوں جو اپنے فرینڈز کو یاد رکھتی ہے بھولتی نہیں مجھے تو جب سے ساری سچائی پتا چلی ہے عریش کے بارے میں سوچتی ہوں جانے وہ کیسا ہو گا؟ اتنے سال ہو گئے ہیں اُس کو ہم یاد ہو گے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔چاہت نے مسکرا کر جواب دیا تو مناہل بھی مسکرا پڑی

میں نے بالاج سے عریش کے بارے میں نہیں پوچھا۔۔۔۔مناہل نے بتایا

تو پوچھ لو پھر مجھے بتانا یا نمبر وغیرہ لیکر مجھے سینڈ کرنا۔۔۔۔۔چاہت نے خوش ہو کر کہا

♥♥♥♥♥♥♥

آپ کو اُنہیں یہاں رہنے کی اِجازت نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔۔جاناں پانی کو بوتل لیکر زاویار کے کمرے میں آئی تو اُس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔گزرے دنوں میں گھر میں سیکیورٹی کا بندوبست ہو گیا تھا۔۔۔جو اسحاف ظفر کے خاص آدمی نے کر لیا تھا گھر کے بار چوکیداروں اور گارڈز کی لائن تھی۔۔۔مگر پھر آج شام اصغر آیا تھا کے اُس کو اسحاق کے مینجر نہ یہاں آنے کا کہا ہے جس پہ زاویار نے تو بہت اعتراض اُٹھایا تھا مگر اصغر کے بار بار کہنے پہ جاناں مان گئی تھی۔۔۔۔۔تب سے زاویار اُس سے ناراض سا تھا

منصور نے کہا ہے اُس سے۔۔۔اُس بیچارے کا ایکسیڈنٹ جو ہو گیا ہے۔۔۔جاناں نے نرمی سے اُس کو سمجھانا چاہا

ہمیں اُس کی ضرورت نہیں ہے موم نیچے گارڈز آلریڈی موجود ہے یہ شخص مجھے بلکل نہیں پسند اور آپ نے رات رہنے کی اِجازت دے دی۔۔۔اگر پولیس وغیرہ آئی بھی تو میں دیکھ لوں گا اُنہیں۔زاویار شدید غصے میں بولا اُس کی چھوٹی ناک اِس وقت سرخ ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

زی اب تو اوور ہو رہے ہو۔۔۔۔جاناں نے ناپسندیدگی سے کہا

میں اوور نہیں ہو رہا۔۔۔زاویار نے سر جھٹکا

سو جاؤ رات بہت ہو گئ ہے کل صبح بات ہو گی۔۔۔جاناں اُس کا ماتھا چوم کر کہتی اُس پہ کمفرٹ دُرست کرنے لگی۔۔۔۔

آپ کہاں جا رہی ہیں؟زاویار نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا

اپنے کمرے میں کیونکہ میں بھی تھک گئ ہو سوؤں گی اب۔۔۔۔جاناں جمائی لیتی بولی

میرے ساتھ سو جائے آپ۔۔۔۔زاویار نے کہا

تمہیں تو اپنا بیڈ شیئر کرنا پسند نہیں۔۔۔۔جاناں نے شرارت سے کہا

موم پلیز آپ میرے ساتھ سو جائے اگر باہر جانا ہو تو مجھے ساتھ لے چلیے گا اکیلے مت جانا۔۔۔۔زاویار نے اِس بار ہلکی آواز میں کہا

زی میری جان کیا تم ڈر گئے ہو؟ مجھے پتا چلا تم نے ایک آدمی کو شوٹ کیا تھا۔۔۔۔جاناں کسی خدشے کے تحت اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پوچھنے لگی۔۔۔

جی میں ڈر گیا ہوں اب یہاں سے اکیلے کہی مت جانا۔۔۔۔۔۔زاویار نظریں چُرا کر بولا

ٹھیک ہے میں اپنے کمرے کی لائٹس آف کر کے آتی ہوں۔۔۔۔جاناں مسکرا کر بولی

www.novelsclubb.com

میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے خود سے کمفرٹ ہٹایا

زی تم یہاں رہو میں جلدی سے آجاؤں گی۔۔۔۔۔پاس میں ہی تو میرا کمرہ ہے اور تمہارے ڈیڈ نے کیا کہتے ہیں جو تم نے یاد بھی کر لیا تھا۔۔۔جاناں اتنا کہتی اپنے دماغ پہ زور

ڈالنے لگی۔۔۔جاناں ایک نان مسلم لڑکی تھی۔۔۔ تبھی اُس کو ٹھیک سے یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

آیۃ الکرسی۔۔۔زاویار نے بتایا

ہاں وہی تم وہ پڑھو میں تب تک آجاؤں گی۔۔۔جاناں مسکرا کر بول کر اُٹھ کھڑی ہوئی تو زاویار نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا پھر خود بیڈ پہ پنجوں کے بل کھڑا ہوتا دل میں آیۃ الکرسی کا ورد کر کے جاناں کے چہرے پہ ہلکی سی پھونک ماری۔۔۔اِن سب میں جاناں نا سمجھی سے بس اُس کو دیکھتی رہی۔

اب آپ جائے جلدی آیئے گا آپ سے کہانی سُن کر پھر سوؤ گا۔۔۔۔زاویار نے کہا جس پہ جاناں مسکرا کر اُس کا گال تھپتھپا کر کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے کمرے میں جانے والی تھی جب دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا اور کسی نے اُس کا بازوں پکڑ کر زبردستی اندر کھینچا یہ سب اتنا اچانک ہوا کے جاناں کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔زاویار جو اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھا جاناں کا انتظار کر رہا تھا اُس کی چیخ سنی تو ہڑبڑی میں بیڈ سے اُٹھنے لگا جس پہ اُس کا ایک پاؤں اَن بلینس ہوا اور وہ فرش پر

منہ کے بل گرا۔۔گرنے کی وجہ سے اُس کے ماتھے پہ چوٹ آئی تھی مگر اپنی تکلیف وہ نظرانداز کرتا کمرے سے باہر بھاگا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 63

تم اور یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔؟ جاناں نے اصغر کو دیکھا تو ناگواری سے بولی

بدتمیزی کہاں یہ تو ہماری محبت ہے۔۔۔اصغر اُس کا گال چھو کر بولا

دور ہٹو مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔جاناں اُس کا ہاتھ جھٹکتی سختی سے بولی

www.novelsclubb.com

ایسے کیسے ابھی تو شروعات ہے۔۔۔۔۔اصغر دروازہ لاک کرتا اُس کو بیڈ کی جانب گھسیٹنے لگا۔۔۔

چھوڑو میں کہتی ہوں ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔جاناں مزاحمت کرتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔دوسری جانب اپنے کمرے سے باہر نکلتا زاویار نے پاس والے کمرے سے آوازیں سُنی تو وہی رُک کر دروازے کے قریب آیا۔۔اُس نے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھ کر کھولنا چاہا مگر لاک ہونے کی وجہ سے وہ کھول نہیں پایا وہ بار بار لاک کو گُھما کر اپنی سی کوششیں کرنے لگا کے اب شاید کھل جائے۔۔۔۔

دروازہ کھولو مجھے اندر آنا ہے۔۔۔۔زاویار پوری قوت سے اپنے چھوٹے ہاتھ دروازے پہ مار کر چیخا تھا جس سے اُس کے سر میں درد کی ٹیسیں اُٹھی تھی مگر وہ نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔۔سر پہ لگی چوٹ سے ہلکی ہلکی خون کی بوندیں ٹپک کرنے لگی جس سے وہ سر سے انجان تھا۔۔۔۔

آآہ چھوڑو زی

بچاؤ کوئی ہے باہر؟؟؟

زی۔۔۔۔

زی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ چھوڑو۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔دروازہ کھولو میرا بیٹا باہر تڑپ رہا ہو گا۔جاناں نے اصغر کو اپنی طرف آتا دیکھا تو اُس کی روح فنا ہوئی تھی جس پہ اصغر ہوس بھری نظروں سے شیطانی مسکراہٹ سے سر تا پیر گھورنے لگا۔۔۔مگر جاناں کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔بے اختیار اُس کی آنکھوں کے سامنے زاویار کا معصوم عکس لہرایا

آج کی رات کا بہت انتظار کیا تھا غصہ تو اُس چھٹانگ بھر لڑکے پہ بھی ہے مگر بچہ ہے اِس لیے معاف کرتا ہوں۔۔۔۔اصغر اُس کی کلائی پکڑتا کمینگی سے بولا

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔میرے بیٹے کو بچہ سمجھ کر نظر انداز مت کرنا وہاں مارے گا جہاں ایک بوند پانی کے لیے بھی ترس جاؤ گے۔۔۔۔جاناں نے کھینچ کر اُس کے گال پہ تھپڑ مار کر کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سالی تیری تو۔۔۔اصغر اُس کو بالوں سے پکڑ کر اُس کا سر دیوار پہ مار کر بیڈ پہ گرایا تو تکلیف کی شدت سے اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔۔

کمرے سے دل دُھلانے والی اپنی ماں کی چیخ و پکار سن کر زاویار کا گلا خشک ہوا تھا اُس کو اپنی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔یہی۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔کو کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔بتائے۔۔۔۔میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔آئے پر و مس بس آپ۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔ بھی۔۔۔کر کے دروازہ کھولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار دروازے کو بار بار زور سے پیٹتا اٹکنے کے درمیان بولا اپنی ماں کی چیخیں سن کر اُس کو اپنا سینا پھٹتا محسوس ہو رہا تھا جانے کیسی بے بسی کیسا خوف تھا جو اُس کے اندر سما گیا تھا۔۔۔۔۔اندر سے مسلسل چیخوں کی آواز آ رہی تھی۔۔۔جو اُس کے لیے سُننا محال تھا۔۔۔۔

اندر کون ہے؟ دروازہ کھولو ورنہ میں کتے کی موت دوں گا۔۔۔۔۔دروازہ پیٹتے پیٹتے اُس کے ہاتھوں میں درد ہونے لگا تھا آنکھوں میں بار بار آتی نمی کو وہ بار بار آنکھیں جھپک کر اندر کی جانب دھکیلنے کی کوشش میں الگ سے ہلکان تھا مگر اُس کے باوجود بھی آنکھوں سے گرم سیال بہہ کر اُس کے گال پہ پھسلے تھے۔۔۔اُس کو یاد نہیں تھا جب سے اُس نے ہوش

سنبھالا تھا کب وہ رویا تھا؟ وہ تو اُن خوشقسمت بچوں میں تھا جن کی ہر خواہش بولنے سے پہلے پوری ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

اگر میری ماں کو کچھ ہوا نہ میں تمہارے جسم میں آگ لگا دوں گا۔۔۔۔زاویار اب پاؤں سے دروازے کو ٹھوکر مار کر چیخنے لگا مگر اب اُس کی آواز پہ بے بسی کا عنصر نمایاں تھا۔۔اُس کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اندر سے چیخنے کی آوازیں آنا بند ہو گئی ہو۔۔

موم۔۔۔۔۔۔آر یو دیئر؟؟؟؟ پانچ منٹ تک اندر سے کوئی آواز نہ سننے پہ زاویار نے اپنے لبوں پہ زبان پھیر کر پوچھا مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔جواب۔۔۔۔دے۔۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ اُس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہونے لگا۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔۔اِٹس می زی پلیز رسپانس دے۔۔۔۔۔پریشانی کی حالت میں اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے تو کیا کرے یکا یک اُس کے دماغ میں ایک خیال کوندا تھا جس پہ وہ زور سے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر اپنی عقل پہ ماتم کرتا گھر کے کچن کی جانب بھاگا۔۔اُس کو اب خیال آیا تھا کے دروازہ وہ ڈوپلیکیٹ چابی سے بھی کھول سکتا ہے۔۔۔پر جو چیخیں اُس

نے سُنی تھی اُس چیخوں نے دس سالہ بچے کا دماغ ماؤف کر دیا تھا۔۔۔ مگر جو بھی تھا اپنی ماں کے مجرم کو وہ چھوڑنے والا ہر گز نہیں تھا بقول اُس کی ماں کے مطابق """""میرے بیٹے کو بچہ سمجھ کر نظر انداز مت کرنا وہاں مارے گا جہاں ایک بوند پانی کے لیے بھی ترس جاؤ """""""گے۔۔۔۔۔

کچن میں آ کر زاویار کانپتے ہاتھوں سے اسٹول فریج کے سامنے کرتا اُس پہ چڑھ کر اُپر اپنے ہاتھ سے ٹٹولنے لگا۔۔۔ چابیاں جیسے ہی اُس کے ہاتھ میں آئی اُس کا بُجھا چہرہ ایسے چمکا جیسے جانے کونسا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔۔۔ جس پہ وہ بنا مزید کوئی وقت ضائع کرتا کچن سے نکل کر چابی سے دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

چرررر کی آواز پہ اصغر جو جاناں کے نیم مردہ وجود سے اپنی ہوس پوری کر رہا تھا اُس سے دور ہوتا جلدی سے کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مو۔۔۔م۔میں

زاویار دروازہ کھول کر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اپنی ماں کو ناقابل قبول حُلیے میں دیکھ کر اُس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔ چمکتا چہرہ یکدم بُجھ گیا تھا۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔زاویار مرے مرے قدموں سے بیڈ کے پاس آتا چادر اُس کے وجود پہ ڈالتا آہستہ سے اپنا ہاتھ اُس کے گال پہ رکھا جس کے ماتھے سے خون کی لیکریں کِھسک کر گالوں پہ لڑھک آئی تھی بازوں سے لیکر گردن تک خراشوں کے نشان واضع تھے۔۔.

موم۔۔۔۔۔آنکھیں کھولے پلیز۔۔۔۔زاویار بامشکل بول پایا

موم۔۔۔۔زاویار اُس کا بے جان ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پہ رکھتا تو کبھی چوم کر جاناں کو آواز دیں دینے لگا جو شاید خود پہ ہوئے ظلم کو برداشت نہ کرنے کی صورت میں اُس کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی گئ تھی۔۔۔۔اسحاق ظفر جس نے جانے کتنی لڑکیوں کی عصمت سے کھیلا تھا جانے کتنی معصوم بچیوں کی آہ پُکار کو مزے سے سُنا تھا مگر اپنی جس عزیز بیوی کو سب سے چُھپا کر رکھتا تھا آج اُس کی عصمت کے ساتھ کھیلا گیا تھا جس کے بعد والا نظارہ ایک معصوم بچے نے دیکھا جو کبھی وہ بھولنے والا نہیں تھا۔۔۔۔بیشک زنا ایک ایسا قرض ہے جو انسان کو چُکانا پڑتا ہے۔۔۔اُس شخص کو اللہ نے بہن بیٹی سے تو محروم رکھا تھا مگر جس بیوی کو خود سے زیادہ چاہتا تھا آج وہ بے موت مری تھی۔۔۔اُس

کا کیا اُس کی بیوی نے جھیلا تھا۔۔۔۔وہ اذیت جاناں نے محسوس کی جو جانے وہ کتنی معصوم بچیوں کو دے چُکا تھا۔۔۔

آپ کو میری آواز آرہی ہے نہ؟ زاویار آہستگی سے چہرے پہ موجود خراشوں پہ اپنا ہاتھ پھیرنے لگا اُس کو ڈر تھا کہی اُس کی ماں کو اُس کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔۔۔۔۔

میں برنال لاتا ہوں۔۔۔۔۔آپ کے زخم ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔۔پین نہیں ہو گا پھر اور جب پین نہیں ہو گا تو شاید آپ اپنی آنکھیں کھول لے۔۔۔۔زاویار کو ایک اُمید کی کرن نظر آئی تو پر جوش سا کھڑا ہوتا سائیڈ ٹیبل کا دراز کھول کر فرسٹ ایڈ بوکس تلاشنے لگا جو اُس کو مل گیا اُس میں سے برنال نکال کر جاناں کے بازوں اور چہرے پہ لگانے لگا پھر اُس پہ سے تھوڑی چادر ہٹا کر گردن پہ آئے نشانوں پہ نرمی سے برنال لگانے لگا اِس بیچ اُس کی نظریں مسلسل جاناں کی آنکھوں پہ جمی تھی وہ اِس انتظار میں تھا کے شاید اُس کی آنکھوں میں جنبش ہونے لگا۔۔۔۔

آپ کے ہونٹ سفید خشک کیوں ہو گئے ہیں؟ کیا آپ کو پیاس لگی ہے؟ برنال سے فارغ ہوتا وہ نارملی انداز میں دوسرا سوال کرنے لگا مگر سب بے سود۔۔۔۔۔

صبح بات ہو گی پھر۔۔۔۔۔۔۔آپ بھلے نیند پوری کر لے۔۔۔۔۔۔وہ بے دردی سے اپنے لب کُچل کر کہتا اُس کے بلکل پاس لیٹ کر آنکھیں موندیں گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا بات ہے ڈیئر سس بڑا فٹبال جیسا پیٹ باہر نکالا ہے میرے خیال سے تین چار بچے ہو گے۔۔۔۔۔۔۔بالاج اور مناہل چاہت کے گھر اُس سے ملنے آئے تھے جس پہ چاہت نے اپنے چہرے پہ نو لفٹ کا بورڈ لگایا ہوا تھا تبھی بالاج اُس کی ناراضگی سمجھتا اُس کا بھرا ہوا وجود دیکھ کر چھیڑنے لگا جس پہ مناہل نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی وہی چاہت آنکھیں پھاڑ کر بالاج کو دیکھنے لگی جو ہنسی ضبط کرنے کی جدوجہد میں پورا سرخ ہو گیا تھا۔۔۔صلحہ . . . بیگم جبکہ اُن کے لیے ریفریشمنٹ کا سامان تیار کروا رہی تھی۔

بہن ہوں تمہاری شرم کرو ذرہ۔۔۔۔چاہت نے پاس پڑا کشن اُس کی طرف اُچھال کر دانت پیس کر کہا

بیڈ شوٹ۔۔۔۔۔۔۔۔بالاج ماہرت سے کشن کیچ کرتا افسوس سے بولا

بات نہ کرو تم مجھ سے۔۔۔۔۔۔چاہت نے اُس کو گھورا

میں اتنی دوررررررررسے اور اتنا لمباااااااااسفر رررررررکر آیاااااہوں وہ بھی تم دونوں کے لیے مگر تم عورتوں کے مزاج ہی سوا نیزے پہ ہیں۔۔۔۔۔بالاج تاسف سے دونوں کو دیکھ کر لفظوں کو کھینچ کر ادا کرنے لگا۔۔۔۔

یہ عورت کس کو بولا؟

یہ عورت کس کو بولا؟

چاہت اور مناہل ایکدم بولی تھی جس پہ بالاج بے چارہ گڑبڑا سا گیا

ناراضگی چھوڑ دو یار تمہیں تو شکر ادا کرنا چاہیے تمہارا بھائی صحیح سلامت تمہارے پاس بیٹھا ہے۔۔۔۔بالاج کو کچھ اور نہیں سوجھا تو اُنہیں ایموشنل کرنے لگا۔۔۔۔

وہ تو میں نے سجدہ شکر کر لیا تھا مگر تم نے اچھا نہیں کیا۔۔یقین جانو اپنی حالت کی وجہ سے ہاتھوں کو زحمت نہیں دے رہی۔۔۔۔چاہت گھوم پِھر کر ایک بات پہ آئی۔

ہاں ویسے تم نے بتایا نہیں فٹبال کے اندر تین چار بچے ہیں یا تعداد زیادہ ہے؟ بالاج چھیڑنے سے باز نہیں آیا

شرم تو چھو کر نہیں گزری۔۔۔چاہت خفت کا شکار ہوئی وہ اچھی طرح سے خود کے گرد شال اُوڑھے رہتی تھی مگر اُس کے باوجود بُراق عزہ یہ سب اُس کو چڑاتے تھے اور اب تو بالاج کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

تم سے بھی یہ نہیں ہوتا تم کے بجائے آپ کہوں بڑا ہوں تم سے میں یار۔۔۔بالاج منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہا

بڑا ہو نہہ کس نے کہا تھا یونی میں ہماری اتیج کا بن جاؤ اب تم کی عادت ہے جو قبر تک چلے گی تم آپ جناب کے خواب دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔۔۔چاہت سر جھٹک کر کہتی یکدم چونکی

ویئر از عریش؟چاہت نے پر جوش آواز میں پوچھا

عریش۔۔۔۔۔یہی کہی ہو گا۔۔۔۔بالاج نے ٹالا تو اِس بار مناہل جو خاموش بیٹھی تھی اُس کی بیٹھ پہ ایک جھانپر رسید کیا

www.novelsclubb.com

کیا ہے؟بالاج نے گھورا

یہاں کہاں؟مناہل نے ڈبل گھوری سے اُس کو نوازہ

یار میرا رابطہ نہیں ہوا اُس سے پاکستان ہم ساتھ آئے تھے اُس کے بعد میں نے کال وغیرہ نہیں کی۔۔۔۔۔۔ بالاج کان کی لو کُھجا کر بولا

دانی اور انا نے تم دونوں کی وجہ سے شادی کی ڈیٹ آگے کر لی ہے اور تم دونوں کے سیر سپاٹے ختم ہونے کو نہیں آتے۔۔۔۔ چاہت نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا

بار ڈر پر تم لڑکیوں کو بیٹھ جانا چاہیے کسی ہتھیاروں کی ضرورت نہیں پڑے گی زبان کافی ہے دہشتگروں کا دماغ ہی الٹ جائے گا۔۔۔۔ بالاج تپ کے بولا تھا مگر اُس کا جلا کٹا انداز دیکھ کر وہ دونوں دل کھول کر ہنسی تھیں۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

صبح زاویار کی آنکھ کُھلی تو سب سے پہلے جاناں کو دیکھنے لگا جو رات کی طرح ہی بے سُدھ لیٹی ہوئی تھی کوئی بھی جنبش نہیں ہو رہی تھی اُس کے وجود میں۔۔۔ اُس کو دیکھ کر بے ساختہ زاویار نے اپنا خشک حلق تر کیا پھر کسی خوف کے تحت اُس کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُس کی دھڑکن محسوس کرنی چاہی جو بلکل ساکت تھی۔۔۔۔۔ زاویار کی آنکھیں پتھرا سی گئی وہ جھک کر اُس کے سینے پہ اپنا کان رکھ کر دھڑکن سُننے لگا مگر کوئی فائدہ

نہیں ہوا۔۔۔ باپ کو پکڑ کر لے گئے تو اُس نے بات زیادہ دماغ پہ سوار نہیں کی کیونکہ اُس کے پاس اُس کی ماں تھی وہ سمجھا تھا کچھ وقت تک باپ بھی آجائے گا مگر یوں اب اپنی ماں کو ایسی حالت میں دیکھ کر اُس کو اپنا آپ بے بسی کی انتہاؤ پہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ مگر ہاں اُس کو کیا پتا بے بسی کیا ہے؟ شاید اب پتا چل گیا ہو وہ بھی اچھے سے کبھی نہ بُھولنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

موم آنکھیں کھولے نہ پلیز زی نیڈ یو۔۔۔۔ زاویار اب اُس کے سینے سے سر اُٹھاتا کبھی اُس کا ماتھا چھوتا تو کبھی اُس کا ہاتھ۔۔۔

موم آپ کو یہاں ہرٹ ہو رہا ہو گا نہ میں یہاں کس کروں گا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا آپ پھر آنکھیں کھول لینا جب مجھے چوٹ لگتی تھی تو آپ کی کس سے میرا درد ٹھیک جاتا تھا۔۔۔ زاویا خود ہی بولتا گردن پہ موجود زخم پہ اپنے ہونٹ رکھنے لگا مگر اپنی ماں کے وجود میں کوئی بھی جنبش نا پا کر اُس کی آنکھیں لبالب آنسوؤ سے بھر گئی تھی۔۔۔

آپ کس میں میچک ہوتا ہے میری میں نہیں ہے۔۔۔۔ زاویار کو افسوس ہوا

موم بہت ہو گیا اب اُٹھے مجھے بھوک لگی ہے میڈ سے کھانے کا بولے۔۔۔۔زاویار اپنے چھوٹے ہاتھوں سے آنسو صاف کرتا سنجیدگی سے اُس کے زخمی بے جان وجود کو دیکھ کر بولا اُٹھے۔۔۔زاویار نے اُس کا ہاتھ ہلایا وہ جان گیا تھا اُس کی ماں اب کبھی نہیں اُٹھے گی وہ اُس کو چھوڑ کر جا چکی ہے کبھی نہ واپس آنے کے لیے مگر جاننے کے باوجود وہ یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

موم آئے لو یو آلوٹ پلیز اپنی آنکھیں کھولے اپنے زی کو دیکھے زی ڈیڈ سے زیادہ آپ سے پیار کرتا ہے آپ کو پتا ہے نہ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی؟ زاویار کے آنسو اُس کے گال بھگونے لگے تھے اُس کی آواز میں تڑپ تھی وہ معصوم بچہ اپنی ماں کو ایسی حالت میں دیکھ کر تکلیف سے دوچار ہو گیا تھا اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔؟

گوڈ پلیز مجھے پانچ منٹس کے لیے میجک دے میں اپنی موم کو ٹھیک کر لوں وہ آنکھیں نہیں کھول رہی وہ ایسے بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی بس پانچ منٹ کے لیے میجک دے میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔بس میری مدر کو ٹھیک کر دے تاکہ وہ مجھ سے بات کرے پلیز

مجھے میجک دے۔۔۔۔جانے کتنے آنسو اُس کی آنکھوں سے بہہ چُکے تھے تبھی جب خود سے نہ بن پایا تو ہاتھ کھڑے کیے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو جنبش دینے لگا۔

یااللہ مجھے مانگنا نہیں آتا آپ میری بے ترتیب دعا کو ترتیب دے میری ماں کو ٹھیک کر دے۔۔۔۔یا پانچ منٹس یا ایک ہی منٹ کے لیے کوئی میجک دے میں اپنی ماں کو ٹھیک کر دوں۔۔۔۔زاویار ٹوٹے ہوئے لہجے میں دعائیں مانگنے لگا تبھی کمرے میں میگی اور گارڈز آئے تھے۔۔۔۔۔

سر میم کو کیا ہوا؟میگی فکر مندی سے اُس کے پاس آتی جاناں کے وجود سے چادر ہٹانے لگی جب زاویار اُس کا ہاتھ بیچ میں روکتا سرخ نظروں سے اُس کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ (گالی) رات بھر کہاں تھے؟اب بھاگے بھاگے آرہے ہو۔۔۔۔زاویار پانچ سے چھ گارڈز کو دیکھتا غصیلے انداز میں گالی بکتا بولا تو وہ اپنی نظریں جُھکا گئے تھے۔۔۔۔

نکلو تم سب یہاں سے۔۔۔۔۔۔زاویار نفرت سے اُن کو دیکھ کر چیخا

سر میم کو ایک بار دیکھ

کیادیکھو گے ہاں کیادیکھو گے ؟نکلو ورنہ ایک منٹ نہیں لگاؤں گا گولیوں سے بھون دوں گا تم سب کو۔۔۔۔۔زاویاراُن کی بات درمیان کاٹ کر حلق کے بل چلایا جس پہ اُس کا گلا بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔وہ سب میگی کو معاملہ سنبھالنے کااِشارہ کرتے خود کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔

اب چادر ہٹاؤں۔۔۔۔۔۔۔؟سب گارڈز کے جانے کے بعد میگی نے ڈر کر پوچھا جس پہ زاویارایک نظر جاناں کے چہرے پہ ڈال کر اپنی نظروں کازاویہ بدل گیا تو میگی نے جاناں کے وجود سے چادر ہٹائی تواُس کی آنکھیں بے یقینی سے کھل گئ

یہ۔۔۔۔۔میم کاریپ۔۔۔میگی ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی

ریپ کیاہوتاہے ؟زاویارچونک کر میگی کودیکھ کرپوچھنے لگا تووہ جلدی سے اپناسر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔

میرے کہنے کا مطلب تھا۔۔۔میم کا مڈر کس نے کیا۔۔۔۔۔۔؟میگی نے کہاتوایک بار پھرزاویار کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔۔

پتا نہیں وہ جو کوئی بھی تھا کھڑکی کے راستے باہر بھاگ گیا۔۔۔۔زاویار اپنی آنکھیں صاف کرتا بتانے لگا۔۔۔

کون کھڑکی سے باہر بھاگ گیا؟اور یہ بھابھی جی کو کیا ہوا؟کیسے ہوا؟یہ سب ؟اصغر انجان بنتا کمرے میں داخل ہوتا فکر مندی سے پوچھ تاچھ کرنے لگا تو زاویار نے اپنے ہاتھوں کی مٹھوں کو زور سے بھینچا

میم کے کمرے میں پتا نہیں کل رات کون آیا تھا؟میگی آہستگی سے بتانے لگی۔۔۔۔زاویار جبکہ بیڈ پہ چڑھتا جاناں کے خونم خون ماتھے پہ لب رکھتا اُس کے چہرے پہ بھی اِس بار چادر رکھ کر اُس کے مکمل وجود کو چُھپا گیا۔۔

تذفین کا بندوبست کرواؤ۔۔۔۔اصغر سب کو انجان پا کر شکر کا سانس خارج کرتا بولا تو میگی نے سر اثبات میں ہلا کر جانے لگی۔۔۔اُس کے جانے کے بعد اصغر کو زاویار کے ساتھ اکیلا کھڑا ہونے پہ عجیب سا ڈر محسوس ہونے لگا تبھی خود بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔زاویار کی نظر نیچے قالین پہ پڑی تو اُس کو کچھ چمکتا محسوس ہوا جس پہ وہ بیڈ سے اُٹھ کر نیچے آتا قالین پہ دیکھا جہاں جاناں کی ڈائمنڈ رِنگ پڑی تھی۔۔یہ انگھوٹی ہمیشہ وہ

اُس کے ہاتھ کی انگلی میں دیکھتا آیا تھا۔۔۔زاویارا نگھوٹی اپنے ہاتھ میں لیتا زور سے ہاتھ کی مٹھی کو بند کر گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آیا بھئی آیا۔۔۔۔دروازہ نوک ہونے پہ دانیال اُونچی آواز میں کہتا دروازہ کھولنے لگا تو نظر گرے کلر کی شرٹ وائٹ جینز پینٹ میں ملبوس عریش پہ پڑی جس نے آنکھوں پہ نظر کا چشما پہنا تھا۔۔۔ایک گال پہ ہلکہ سا نشان بھی تھا

تم عریش ہو بالاج نہیں۔۔۔۔دانیال کو ایک منٹ لگا تھا پہنچان نے میں جبکہ عریش مسکراتا آگے بڑھ کر اُس کے گلے لگا تھا۔۔

کیسا ہے کمینے ؟دانیال خود بھی زور سے اُس کے گلے لگتا پوچھنے لگا

تیرے سامنے ہوں۔۔۔۔عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بتانے لگا

یہ بھی بتادے ہم کتنے وقت بعد مل رہے ہیں؟دانیال نے پوچھا تو عریش ہنس پڑا

زیادہ نہیں بس تین سال ہو گئے ہیں۔۔۔عریش نے بتایا

کمینا ہے بڑا۔۔۔۔دانیال نے مکہ اُس کے بازوں پہ مارا

بس کبھی غرور نہیں کیا یہ بتاؤ امی کہاں ہیں؟ عریش کا لہجہ آخر میں سنجیدہ ہو گیا تھا

آنٹی نے نیوز دیکھی تھی تب سے تمہارے لیے پریشان ہو گئ تھیں بہت روئی بھی تھیں۔۔۔۔انکل کی سچائی بھی جو اُن کے سامنے آئی اُس پہ وہ مزید ٹوٹ گئ تھی گھر بھی سرکار نے اپنے قبضے میں کر لیا تو وہ یہی ہیں۔۔۔۔ہمارے پاس۔۔۔۔دانیال نے بتایا تو عریش نے سکون بھرا سانس خارج کیا

شکر امی یہاں ہیں ورنہ میں پریشان ہو گیا تھا۔۔۔خیر میں گھر دیکھ رہا ہوں پھر امی کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔عریش اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولا

موم امی کب سے بن گئ؟اور زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں اتنا مجھے بھی پتا ہے تمہیں آنٹی کے یہاں ہونے کا یقین تھا تبھی میرے پاس آؤ ہوا بھی اندر چلو سب تم سے مل کر خوش ہو جائینگے۔۔۔۔۔دانیال اُس کو گھور کر بولا تو عریش اُس کے ساتھ گھر میں داخل ہونے لگا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 64

عریش کو سہی سلامت دیکھ کر اُجالا بیگم بہت روئی تھی۔۔۔بار بار اُس سے معافی بھی مانگنے لگی تھیں جس پہ عریش نے فورن سے اُن کو چپ کروا کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔اور ساری سچائی اُن کو بتادی تھی۔۔۔اُجالا بیگم کافی شرمسار بھی ہوئی تھی کے وہ اپنے بیٹے کی غیر موجودگی کو محسوس تک نہیں کر پائی۔۔۔۔پر عریش نے اُس کو مطمئن کر لیا تھا۔۔۔۔

تو کیا اب ایک شکل کے دونوں آدمی ہیں۔۔ایک تم دوسرا تمہارا دوست؟ شائلہ بیگم جو پاس بیٹھی تھی بہت دیر بعد بولی

تھوڑا فرق ہے۔۔۔۔عریش اپنی عینک ٹھیک کیے بولا

ظاہر تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔شائلہ بیگم غور سے اُس کو دیکھ کر بولی

میرے گال پہ نشان ہے جبکہ بالاج کا چہرہ صاف ہے۔۔۔۔۔عریش ہلکی مسکراہٹ سے بولا اُس کے چہرے کی ایک سائیڈ زیادہ متاثر ہو گئی تھی جبھی اتنی بار سرجری کرنے کے باوجود بھی تھوڑا نشان رہ گیا تھا۔۔۔۔

چاند میں داغ ہوتا ہے تبھی وہ خوبصورت لگتا ہے۔۔۔شائلہ بیگم اُس کی بات کے جواب میں بولی

چاند کی مثال لڑکیوں کے لیے دی جاتی ہے۔۔۔عریش نے کہا

چاند لفظ تو لڑکوں کے لیے استعمال ہوتا ہے نہ کے لڑکیوں کے لیے چاندنی یا پھر تارہ۔۔۔شائلہ بیگم اپنی بات پہ بضد تھی تبھی عریش نے خاموش ہونے میں عافیت جانی۔۔۔۔

اب خیریت سے تم بھی واپس آ گئے ہو تو ہم دانیال کی شادی کی ڈیٹ فائنل کر دینگے۔۔۔۔فیضل صاحب نے کہا تو دانیال کی بتیسی کھل گئی۔۔۔۔

میں تو کہتا ہوں لگے ہاتھ عریش کی شادی بھی ہو جائے پورا دو ماہ بڑا ہے دانیال سے۔۔۔کب تک چھڑا چھانٹ رہے گا۔۔۔۔قدوس صاحب نے مزاحیہ انداز میں

کہا۔۔اُن کی بات پہ سب مسکرائے تھے سوائے عریش کے اُس کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

انکل دراصل میرا شادی کا کوئی اِرادہ نہیں مجھے ٹریننگ کے لیے ابھی باہر بھی جانا ہے جس میں ایک سال کا وقت تو لگ جائے گا پھر آمریکا بھی جانا ہے ایک کام کے سلسلے میں۔۔۔اِس لیے میرا فلحال شادی کرنے کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔انفیکٹ سوچنے تک سوال پیدا نہیں ہوتا عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا سنجیدگی سے بولا

شادی کے بعد بھی ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ویسے بھی تمہاری عمر ہو گئی ہے شادی کی۔۔۔اُجالا بیگم مسکرا کر بولی

ہو جائے گی اگر نصیب میں ہوئی اگر ابھی تو گھر تلاش کر رہا ہوں۔۔۔عریش نے بات بدلی

www.novelsclubb.com

گھر دیکھنے کی کیا ضرورت نہیں یہی رہ لو۔۔۔قدوس صاحب نے کہا

اچھا نہیں لگتا۔۔۔عریش نے سہولت سے انکار کیا وہ جانتا تھا اپنی ماں کو اپنے گھر کے علاوہ وہ کہی کمفرٹ ایبل نہیں رہے گی۔۔یہاں کسی بھی چیز کو لیتے وقت وہ ضرور ہچکچاہٹ کا شکار ہو گی جو وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

غیروں جیسی باتیں مت کرو۔۔۔شائلہ بیگم نے مصنوعی گھوری سے اُس کو نوازہ

غیروں والی بات نہیں ہے بس میں امی کو گھر لیکر دینا چاہتا ہوں اپنی کمائی سے۔۔۔عریش نے کہا تو کسی نے بحث نہیں کی مگر آج اُجالا بیگم سوائے شرمندہ ہونے کے کوئی اور احساس محسوس نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

بُراق آپ کو پتا ہے؟چاہت بُراق کے پاس بیٹھ کر پر جوش آواز میں استفسار ہوئی

نہیں مجھے نہیں پتا۔۔۔۔بُراق مصروف انداز میں بولا تو چاہت نے اُس کو گھورا

میرے فرینڈز انا اور دانیال کے شادی کی تاریخ فِکس ہو گئی ہے۔۔۔۔چاہت نے بتایا۔

Oh that's good congratulations.

بُراق ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیتا پھر سے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا

اِس میں گُڈ والی کوئی بات نہیں مجھے دیکھے کیا میں اِس حال میں شادی انجوائے کر پاؤں گی؟ چاہت نے اُس کی توجہ خود کی جانب مبذول کروائی

کیا ہوا ہے تمہیں اچھی خاصی ہڈی کٹی تو ہو۔۔۔ بُراق مسکراہٹ دبائے بولا

بہت بُرے ہیں آپ۔۔۔ میرا اتنا بڑا پیٹ ہے۔۔۔۔ چاہت کی حالت رونے جیسے ہو گئی۔۔۔۔

سو واٹ یار ویسے بھی اب تھوڑا وقت رہتا ہے۔۔۔۔ پھر ہمارا بچہ ہمارے ہاتھوں میں ہو گا۔۔۔ بُراق نے کہا تو چاہت کے چہرے پہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا

ہاں نہ آپ کو نہیں پتا میں نے کتنا ویٹ کیا ہے۔۔ اپنے بچے کے آنے کا۔۔۔ چاہت باقی باتوں کو بھلائے پر جوش آواز میں بولی

www.novelsclubb.com

راحت کا انتظار ہے یا بُرہان کا؟ بُراق نے پوچھا

بُرہان کا جو میرے جیسا پیارا معصوم ہو گا۔۔۔چاہت مزے سے بولی تو بُراق نے تاسف سے اُس کو دیکھو

اگر وہ تمہارے جیسے ہو گا تو معصوم بلکل بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔بُراق جھرجھری لیکر بولا

ویسے ایک بات تو آپ کو ماننی پڑے گی۔۔انتہا کے ناشکرے انسان ہیں سہی کہتے ہیں لوگ گھر کی مرغی دال برابر۔۔۔۔چاہت دانت کچکچا کر کہا

میں نے کوئی غلط بات نہیں ویسے بھی بیٹی ہو یا بیٹا اُس کو اپنے باپ جیسا ہونا چاہیے۔۔۔بُراق گہری سانس لیکر بولا

ہونہہ اچھا مذاق تھا۔۔۔ایک آپ کو برداشت کر لیتی ہوں اُس پہ ہی سجدہِ شکر ادا کرے دوسرا کوئی نمونہ یا نمونی برداشت کرنے کے حق میں نہیں ہوں میں۔۔۔۔راحت یا برہان وہ تو اپنی سویٹ سی مما پہ جائینگے۔۔۔ہنس مکھ۔۔۔چاہت بالوں کو جھٹکا دیتی بولی

پھر تو تمہیں بھی سجدہِ شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ ایک مینٹل پیس برداشت کر سکتا ہوں دوسرا مینٹل کیس لینے کے حق میں نہیں ہوں میں۔۔۔۔بُراق دوبدو بولا تو چاہت کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

میں مینٹل پیس ہوں؟چاہت نے اپنی طرف اِشارہ کیے بے یقین لہجے میں پوچھا

تو کیا نہیں ہو؟بُراق نے آئبرو اُچکائے

آئے ہیٹ یو مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔چاہت سے کچھ اور نہ بن پڑا تو ناراض لہجے میں کہتی اُٹھ کر جانے لگی۔۔جس پہ بُراق جلدی سے اُس کے راستے میں حائل ہوا

.

کیا ہے؟پھاڑ کھانے والے انداز

ناراض ہو گی کیا؟میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔بُراق اُس کے ہاتھ تھام کر بولا

آپ کو کونسا فرق پڑتا ہے۔۔۔چاہت نے منہ بسورا

موڈ ٹھیک کرو اپنا پھر باہر چلتے ہیں۔۔۔تم شادی کی شاپنگ بھی کر لینا۔۔۔۔بُراق نے پچکارا

www.novelsclubb.com

ہائے سچی آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔چاہت یکدم پرجوش ہو کر بولی

ہماری اولاد میری جیسی ہو یا تمہارے جیسی میں برداشت کر لوں گا۔۔۔۔۔کیونکہ ایک بات تو مجھے ماننی پڑے گی تمہاری یہی بیوقوفیاں اور شرارتوں سے میں امپریس ہو کر اپنا دل ہارا تھا۔۔۔بُراق مسکراتے لہجے میں بولا تو چاہت کا چہرہ دمک اُٹھا یہی تو وہ اِظہار تھا جس کو وہ سننا چاہتی تھی۔۔۔وہ بھی محرم کے روپ میں جو اُس کی چاہت پوری بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟ بُراق نے بس اُس کو مسکراتا دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔چاہت نفی میں سر ہلاتی اپنا سر اُس کے سینے پہ ٹِکا یا

♥♥♥♥♥♥

جاناں کو دُنیا سے گئے ایک ہفتے سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا۔۔۔تب سے زاویار جو پہلے ہی سنجیدہ ہوتا تھا اب پوری طرح سے بولنا بند کر دیا تھا گونگا بہرہ بن گیا تھا بس اپنے کمرے میں رہتا تھا یا کبھی کبھار جاناں کے کمرے میں چلا جاتا گھر میں ملازماؤ کا ہجوم تھا مگر ایسا کوئی نہیں تھا جس سے وہ اپنی دل کی بات کر لیتا بس ایک میگی تھی جو خود ہی اُس سے بات کرتی کھانا وغیرہ زبردستی کھیلا دیتی جس پہ زاویار کوئی بحث نہیں کرتا تھا بس ایک روبوٹ کی

طرح ہو گیا تھا۔۔۔۔۔اِن دنوں میں اُس کا اصغر سے سامنا بھی نہیں ہوا تھا پر اُس کو شدت سے اُس کی آمد کا انتظار تھا۔۔۔ تبھی اُس کو پتا چلا تھا کے وہ اُس کے گھر آیا ہے اپنے ڈیڈ کے مینجر سے یہ بھی کے وہ اب اے زی کی کُرسی سنبھالنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ مگر اُس کی رُکاوٹ اے زی کا بیٹا یعنی وہ خود تھا۔۔۔پر یہ بات سُننے کے بعد بھی وہ اپنے اندر سمندر جیسی خاموشی اختیار کر گیا تھا۔۔۔ابھی وہ اپنے کمرے میں بیٹا جاناں کا چہرہ بنا رہا تھا وہ بنانے کے بعد جو اُس کی چین تھی وہ اور جاناں کی انگھوٹی لیے بیٹھا تب اُس کو محسوس ہوا جیسے کمرے میں کوئی داخل ہو گیا ہے۔۔۔۔

یہاں اکیلے کب تک رہو گے ؟میرے ساتھ چلو اے زی کو رہا بھی کروائے گے اور تم اپنی ماں کی موت کا بدلا بھی لینا۔۔۔اصغر زاویار کے کمرے میں آتا اُس سے بولا جو جاناں کی انگھوٹی چین میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔پاس ہی اُس کے ڈرائینگ کا سامان تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ بھابھی کا چہرہ بنایا ہے ؟اصغر ایک کاغذ اُٹھانے لگا جب زاویار سارے کاغذات فولڈ کرنے لگا اُس کے تاثرات سپاٹ ہر احساس سے عاری تھے۔۔۔اُس کو دیکھ کر اصغر نے گہری سانس خارج پھر اپنی جیب سے ریوالر نکالا

یہ پکڑو۔۔۔۔۔۔اصغر زاویار کے ہاتھ سے پینسل لیتا ریوالر پکڑانے لگا تو زاویار کی آنکھوں میں طنز تاثرات اُبھرنے لگے۔۔۔۔۔

میرے ساتھ پاکستان چلو تمہارے باپ کے دُشمن کا پتا ہے مجھے اُس کو شوٹ کر کے اپنا بدلا لینا۔۔۔بھابھی جی کے ساتھ جو ہوا اُس میں بھی ان لوگوں کا ہاتھ ہے۔۔۔۔اصغر اُس کے اندر بدلے کی آگ بھڑکانے لگا۔۔۔۔۔

How many bullets are in it۔?

کتنی گولیاں ہے اِس میں ؟زاویار ریوالر کو ہر اینگل سے دیکھتا سرسری لہجے میں اُس سے استفسار ہوا

چھے کی چھے گولیاں ہیں۔۔۔۔۔پاکستان کی ٹکٹس میں نے کنفرم کروالی ہیں تم بس چلنے کی تیاری کرو۔۔۔۔۔اصغر کو لگا جیسے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہو۔۔۔اُس کی سوچ سے بے نیاز زاویار نے ٹریگر پہ ہاتھ رکھ کر ریوار اصغر پہ تانی۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔کر رہے۔۔۔۔۔ہو۔۔۔اِس کو نیچے کرو۔۔۔۔اصغر ہکلا کر بولا

وہی جو تم نے کیا تھا۔۔۔زاویار بے تاثر لہجے میں بتانے لگا۔۔

اِس کو نیچے کرو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔اصغر نے جلدی سے کہا وہ اِس وقت اُس پہ حملا آور بھی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ زاویار کے کمرے کے باہر دو گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔۔جن کے ساتھ وہ آیا تھا۔۔۔اگر وہ کچھ کرتا تو یقیناً انہوں نے اُس کو گولیوں سے بھون دینا تھا

جو تم نے کیا ہے اُس کی سزا تو ملے گی۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تم نے میری ماں کا قتل کیا تو یہ کیسے سوچ لیا ہے زی تمہیں زندہ چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔

آآآہہ

اپنی بات کہتے ہی زاویار نے سیدھا اُس کے بائیں گھٹنے پہ گولی ماری جس پہ اصغر درد سے بُلبُلا اُٹھا مگر باہر سے کسی نے اندر آنے کی جُرئت نہیں کی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔کیا۔۔۔۔اصغر اپنے گھٹنے پہ ہاتھ رکھتا نیچے بیٹھتا چلا گیا

تمہاری چیخیں سُننی ہے مجھے آسان موت نہیں دوں گا میں۔۔۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔

آآآآآہ۔۔۔۔

کہتے ہیں زاویار نے اِس بار اُس کے دائیں بازوں پہ گولی ماری۔۔۔ جس سے خون کا فوارہ نکلا تھا۔۔ تکلیف کی شدت سے اصغر کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔ اُس کی چیخوں پہ زاویار کے بے سکون دل کو تھوڑا قرار سا مل گیا۔۔۔۔

بچہ

بچہ۔۔

مجھے بچہ سمجھ لیا اگر میں اتنا ہی بچہ نظر آتا ہوں تو یہ کیوں نہیں سوچا وہ بچہ اپنی ماں کے بغیر کیسے رہے گا۔۔۔؟ زاویار نے جس گھٹنے پہ اُس کو گولی ماری تھی وہی اپنا پاؤں رکھ کر اُس پہ دباؤ ڈال کر چیخ کر بولا

www.novelsclubb.com

د۔۔۔۔۔رد۔۔۔ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اصغر ہانپتے بولا اپنی آنکھوں کو بڑی مشکل سے اُس نے کھولا تھا۔۔

میری موم کو بھی ہوا ہو گا۔۔ چیخیں وہ خوشی سے نہیں مار رہی تھی۔۔۔مجھے بھی تکلیف ہوئی تھی جب اپنی ماں کو نیوڈ کو دیکھا تھا۔۔۔۔زاویار اب اُس کے بازوں پہ دباؤ دینے لگا تو اصغر کی چیخوں میں روانگی آ گئی۔۔۔

چیخو

چِلاؤ۔۔۔

میں تمہاری یہ چیخیں ہی سُننا چاہتا ہوں اور خبردار جو تم بیہوش ہوئے۔۔۔۔زاویار پانی کا جگ اُٹھا کر اُس پہ انڈیلتا وارننگ دینے لگا۔۔۔۔ مگر اِس بار اصغر کی آنکھیں بند ہو رہی تھی تو زاویار نے دوسرے گھٹنے پہ بھی شوٹ کر دیا تو اُس کی دلخراش چیخیں پوری گھر میں گونجی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

Very good I'm impressed..

زاویار سرسراتے لہجے میں کہتا اب پوری طرح سے اُس پہ کھڑا ہو گیا تھا اُس کے دونوں پاؤ اصغر کے گھٹنے کو مسل رہے تھے جہاں اُس نے شوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔یہ سب اب اُس کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا تبھی کچھ ہی پل میں اُس کا وجود ڈھیلا ہو گیا۔۔۔۔زاویار کو اُس

کو اتنی جلدی مرنے پہ افسوس تو بہت ہوا تبھی جو گولیاریوالر میں بچی تھی وہ اُس کے سینے پہ پیوست کی سارا کمرہ اب خون سانہایا ہوا تھا۔۔۔ میگی گارڈرز کو پیچھے دھکیلتی کمرے میں آئی تو اندر کا ماحول دیکھ کر اُس کا پورا وجود لرز اُٹھا۔۔۔۔۔

Go far away from here.

میگی زاویار کو اصغر کی لاش سے دور کھڑا کرتی سیدھا یہ بولی ساتھ میں ریوالر بھی اُس کے ہاتھ سے لیا

Why?

زاویار نے خاصی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھا

It's not safe for you to stay here.

www.novelsclubb.com

آپ کے لئے یہاں رہنا محفوظ نہیں ہے۔ میگی پریشانی سے اُس کے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بتانے لگی۔۔۔۔۔

I'm not afraid of anyone۔

زاویار نے دوٹوک کہا

The police are coming here.

پولیس والے یہاں آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ میگی بار بار دروازے کی جانب دیکھتی اُس کو بتانے لگی۔۔۔.

I don't care..

زاویار آرام سے کہتا بیڈ پہ بیٹھ کر اصغر کے خون میں لت پت لاش کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

The police will arrest you, so get out of here.

پولیس آپ کو گرفتار کرے گی، لہذا یہاں سے چلے جائیں۔ میگی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر جاتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

Why would they arrest me ?

وہ مجھے گرفتار کیوں کرے گی؟ زاویار نے اپنی آنکھیں گُھمائی۔۔۔۔۔

All the enemies of the head want to kill you now

سر کے تمام دشمن اب آپ کو مارنا چاہتے ہیں۔ میگی گھٹنوں کے بل اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے گالوں پہ ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولی تو زاویار خاموش نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ اُس کے لیے فکر مندی والے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔

یو ڈونٹ وری اباؤٹ اِٹ میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔۔۔زاویار گہری سانس خارج کرتا بولا تو میگی اُس کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

لِسن می کیئر فُلی زی آپ بڑے ہو کر اُن لوگوں کو سزا دلوانا چاہتے ہیں نہ جو لڑکیوں کے ساتھ بُرا کرتے ہیں؟ میگی نے سنجیدگی سے پوچھا

میں اُن کو سزا دلواؤں گا نہیں بلکہ خود سزا دوں گا۔۔۔۔۔۔زاویار کی گول مٹول آنکھیں میں سرخی ڈور گئی۔

اُس کے لیے ابھی آپ کا سیف جگہ ہونا ضروری ہے اگر آپ پولیس کے ہاتھ لگے تو وہ آپ کو ٹارچر کرے گی۔۔آپ آگے پڑھ نہیں پاؤ گے آپ کی پوری زندگی برباد ہو جائے گی۔۔۔ میگی نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

پولیس کو یہاں کا کیسے پتا چلا؟ سیکیورٹی سسٹم تو اسٹرونگ تھا نہ؟ زاویار کو اچانک خیال آیا

تھا مگر اب سر کے بعد سب نے اپنی اصلی چہرے دیکھائے ہیں میں نے ایک چھوٹا سا بیگ تیار کیا ہے۔۔۔اُس میں ٹفن پانی کی بوتل پیسے سیل فون موجود ہیں۔۔۔۔آپ ابھی بیک ڈور سے باہر جائینگے اور کیب کرواکر کہی محفوظ جگہ پہ جائینگے میں آپ سے رابطہ کرتی رہوں گی اُس کے بعد میں آپ کو سر کے نیو گھر چھوڑ آؤں گی۔۔۔ بڑے ہو کر آپ نے سر کی کُرسی سنبھالنی ہے نہ؟ بات کرتے کرتے آخر میں میگی نے تائید بھری نظروں سے اُس کو دیکھا جس پہ زاویار نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

اوکے پھر چلو آپ میں ضرور چلتی ساتھ مگر ایسے گارڈز کو شک ہو جائے گا۔۔۔۔ میگی نے اُس کو کھڑا ہونے کا کہا تو زاویار نے بیڈ سے چین اُٹھائی جس میں جاناں کی انگھوٹی موجود تھی وہ چین اپنے گلے میں پہنتا شرٹ کے پیچھے کر دی۔۔۔ پھر اپنی ڈرائینگ بُک اُٹھاتا میگی کے ہمقدم ہوا

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥

آج تو میرا ڈوپٹہ کسی ہینڈسم کی مہنگی گھڑی میں ضرور اٹکے گا۔۔۔۔یا پھر میری ہیل دغا بازی کرے گی۔۔۔ پھر مجھے میرا شہزادہ سنبھال لے گا۔۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے میں بھی

اپنا کسی کے ساتھ ٹانکا فٹ کر کے رہوں گی۔۔۔عزہ بار بار اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی مسلسل بڑبڑانے لگی جبھی اُس کو لگا جیسے کسی نے اُس کے ڈوپٹے کا کونا پکڑا ہو۔۔۔یہ سوچ آتے ہی اُس کی چلتی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔دل بے ہنگم انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔آگے کا سوچ کر ہونٹوں پہ شرمگین مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا۔۔۔گُلال گال مزید سرخ انار ہو گئے تھے۔۔۔وہ اپنے بے قرار دل کو سنبھالتی پلٹ کر دیکھنے لگی تو کچھ پل میں پیدا ہونے والے جذبات بھک سے اُڑے تھے۔۔۔ہونٹوں پہ سجی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی۔۔۔۔گال جو پہلے شرم وحیا کی وجہ سے سرخ ہوئے تھے۔۔۔وہ غصے سے لال ٹماٹر ہونے لگے۔۔۔۔۔کیونکہ اُس کا ڈوپٹہ کسی ہینڈسم لڑکے کی گھڑی میں نہیں اٹکا تھا بلکہ ڈوپٹے کی لیس ٹیبل کے کورنر پہ اٹک گئی تھی جس وجہ سے اُس کا ڈوپٹہ پھٹ سا گیا تھا۔۔۔اپنے نئے ڈریس کی حالت دیکھ کر صدمے میں اُس کا حال بے حال ہو گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمینی میرا ڈوپٹہ پھاڑ دیا۔۔۔عزہ جلدی سے ڈوپٹہ ٹیبل سے ہٹاتی اُس کو کوسنے لگی۔۔۔۔۔

ہائے میرا نیو جوڑا۔۔۔۔۔عزہ ڈوپٹہ کو دیکھتی چلتی جا رہی تھی نظریں اُس کی مسلسل ڈوپٹے کی پھٹی جگہ پہ تھی یکدم اُس کا ہیل والا پاؤں کسی چیز سے اٹکا تھا اُس سے پہلے وہ نیچے گرتی کسی نے اپنے مضبوط بازوں کے ذریعے اُس کو گرنے سے بچایا تھا۔۔ گرنے کے ڈر سے اُس نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا تھا۔۔ مگر اپنے بے حد پاس مردانہ کلون کی خوشبو کو محسوس کیے اُس کا حلق خشک ہوا تھا۔۔۔

نہیں عزہ آنکھیں مت کھولنا کوئی ہینڈسم لڑکا نہیں ہو گا۔۔ ضرور کوئی پچاس ساٹھ کا بوڑھا آدمی ہو گا۔۔۔ تم اتنی نیک پروین بھی نہیں جو تمہاری دعاؤں اور خواہشات یکدم سے حقیقت کا روپ دھاڑے۔۔۔۔ عزہ بنا اپنی آنکھیں کھولے دل ہی دل میں خود کو کوسے جا رہی تھی۔۔۔

اپنے سونے کا شوق کمرے میں جا کر پورا کریں میرے ناتواں بازوں کو بخش دے۔۔۔۔۔ کسی کی بھاری پاٹ دار آواز سن کر اُس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔ مگر اپنے بے حد پاس کسی پچاس ساٹھ سال کے مرد کے بجائے چھبیس ستائیس سالہ

خوبرو مرد کو دیکھ کر عزہ بنا پلکیں جھپکائیں اُس کو دیکھتی رہی جس نے اپنی آنکھوں میں گلاسس لگائے ہوئے تھے۔۔۔

یہ بالاج بھائی

نہیں نہیں

یہ تو کیوٹو سا بندہ ہے۔۔۔۔۔

عریش کو دیکھ کر عزہ کو پہلا خیال بالاج کا آیا تھا مگر اُس کی آنکھوں میں گلاسس دیکھ کر اُس نے اپنے خیال کی تردید کر دی۔۔۔

مس اُٹھے۔۔۔۔۔ عریش نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے لہرایا کیونکہ عزہ نے اُس نے کالر کو زور سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کون؟ عزہ بنا اپنی پوزیشن کا خیال کیے نام پوچھنے لگی۔۔۔ تو عریش پہلے تو اُس کو دیکھتا رہا پھر اپنا ہاتھ جو اُس کی کمر پہ تھا وہاں ہٹایا تو عزہ جو پر شوق نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی دھڑام سے نیچے گری تھی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟عزہ بامشکل کھڑی ہوتی عریش سے بولی جو اپنی عینک ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ بد تمیزی نہیں تھی۔۔۔۔ عریش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔۔ کچھ لوگ اُن کے پاس سے گزرتے جا رہے تھے۔۔ جس سے وہ دونوں بے نیاز تھے۔۔

مجھے چوٹ لگی آپ کی وجہ سے آپ میں اتنا ادب نہیں کے لڑکیوں سے کیسے پیش آیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ عزہ اُس کے روبرو کھڑی ہوتی خشمگین نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔۔

جی مجھے نہیں پتا۔۔۔ عریش نے سر کو خم دے کر کہا

مانا کے اللہ نے شکل اچھی دی ہے اِس کا مطلب یہ نہیں کے آپ آنکھیں ماتھے پہ ٹِکا دے۔۔۔۔ عزہ اُس کے گال پہ نشان کو دیکھتی بولی

میری آنکھیں اپنی جگہ پہ ہیں بر حال اگر میری آنکھیں ماتھے پہ ہیں بھی تو آپ کی آنکھیں تو اپنی جگہ پہ ہو گی تو آپ دیکھ کر کیوں نہیں چلی؟ عریش بازوں سینے پہ باندھتا اُس سے جواب طلب ہوا

آپ مجھے بُری شکل والی بول رہے ہیں؟ عزہ کی پوری آنکھیں حیرت سے کھل گئ

میں نے ایسا کب کہا؟ عریش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔

مطلب میں خوبصورت لگی آپ کو۔۔۔ عزہ شرم سے بے حال ہوتی اپنے ڈوپٹے کا کونہ مروڑنے لگی۔۔۔

اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔ عریش بس اُس کی ڈرامے بازی دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

دل کی باتیں بندہ منہ پہ مارتا ہے وگرنہ بعد میں بس پچھتاوا رہ جاتا ہے۔۔۔اِس لیے میرے لیے جو پہلا خیال آپ کے دماغ میں آیا ہے وہ بول دے میں عام لڑکیوں کی طرح اوور ایکٹنگ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔ عزہ نے اُس کو بولنے پہ اُکسایا

سچ میں بول دوں؟ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا ایک قدم اُس کی جانب بڑھا کر بولا تو عزہ گڑبڑائی مگر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔۔

اگر ہمت ہے تو۔۔۔ عزہ نے خود کو کمپوز کیا تو عریش مزید اُس کی جانب قدم بڑھاتا اُس کے پاس چہرہ کرتا کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا

آپ اپنی ایک آنکھ میں آئے لائنر لگانا بھول گئیں جب آپ نے اپنی آنکھیں کھولی تو میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ عریش کے اس قدر پاس آنے پہ عزہ کی دھڑکنیں اُتھل پُتھل ہو گئ

تھی اُس سے پہلے وہ خوشفہمی کے مینار پہ چڑھ جاتی اُس کی بات سن کر اُس کا دل کیا چلو بھر پانی میں ڈوب مرے۔۔اُس نے پوچھا ہی کیوں اُس نے جی بھر کر خود کو کوسا جبکہ عریش اپنی بات کہنے کے بعد جانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی : 🙃 [15/02, 3:58 pm]

تحریر رمشا حسین

Episode 65

عریش کے جانے کے بعد عزہ فورن سے ایک کمرے میں جا کر خود کو آئینے میں دیکھا تو سچ میں اُس نے اپنی ایک آنکھ میں آئے لائنز نہیں لگایا تھا۔۔جس وجہ سے وہ عجیب ہی کوئی مخلوق لگ رہی تھی۔۔۔وہ آج چاہت کے اسرار کرنے پہ انا اور دانیال کے مہندی کے فنکشن میں آئی تھی جو ہال میں طے پایا تھا۔۔۔۔اپنی عمر کی سب لڑکیوں کی شادی کا سن کر اُس کے اندر بھی شادی کا ارمان جاگا تھا تبھی وہ اتنا تیار ہوئی تھی تاکہ کوئی ہینڈسم سا بندہ

اُس سے ٹکرا جائے۔۔۔ مگر عجلت میں وہ غلطی کر گئی تھی بقول اُس کے اپنے شہزادے کے سامنے چڑیل بن کے جا کر۔۔۔۔۔۔

ہائے تم سچ میں میرے سامنے ہو۔۔۔ چاہت عریش کو اپنے سامنے دیکھتی منہ پہ ہاتھ رکھ کر بھرپور حیرانگی کا اِظہار کیا

موٹی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ جواب میں عریش نے یہ کہا تو جہاں سب کا قہقہہ گونجا تھا وہی چاہت کا منہ بن گیا

اِس سے اچھا تھا تم بولتے ہی نہ۔۔۔۔ چاہت نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا تو عریش نے اپنی عینک ٹھیک کی۔۔

www.novelsclubb.com

ہم بھی کھڑے ہیں راہے انتظار میں۔۔۔ انا نے اُس کی توجہ خود کی جانب کروائی تو عریش اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

شادی کی بہت مُبارک ہو تمہیں۔۔۔ عریش اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا

میں پہلے پہچان نہیں پائی تھی تم پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہو گئے ہو۔۔۔ مناہل جواب تک خاموش کھڑی تھی عریش کو دیکھ کر تعریفی انداز میں بولی تو بالاج جو اپنے سیل فون میں مصروف تھا اُس کی بات سن کر گردن موڑ کر اُس کو گھورا جس کی نظریں عریش پہ جمی تھی۔۔۔

Thanks, and you look very gorgeous

۔عریش بالاج کی حالت سے محفوظ ہوتا بولا جبھی عزہ بھی اسٹیج پہ آئی تو آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورنے لگی۔۔۔۔

او تھینکس۔۔۔ مناہل مسکرا کر بولی

فلرٹی نہ ہو تو۔۔۔ عزہ منہ کے زاویئے بگاڑ کر بڑبڑائی

میں تم سے زیادہ پیار الگ رہا ہوں مگر میری بیوی کو میری تعریف کرنے کی توفیق نہیں ہوئی مطلب گھر کی مرغی دال برابر۔۔۔ بالاج جلے کٹے انداز میں بولا تو چاہت فورن سے کھڑی ہوتی اُس کے پاس کھڑی ہوئی

جو تیرا حال ہے وہی میرا حال ہے۔۔۔ چاہت خاصے افسوس لہجے میں اُس سے بولی

تو کس نے کہا تھا سڑیل انسان سے شادی کرنے کو۔۔۔ بالاج نے ڈپٹ کر کہا تو چاہت اُس کے بازوں پہ مُکہ مارتی واپس اپنی جگہ پہ بیٹھی۔۔۔۔

کہی بھی شروع مت ہو جایا کرو۔۔۔ مناہل نے آہستہ آواز میں بالاج کے کان کے پاس جُھک کر کہا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

تم کیوں آج خاموش ہو؟ عریش نے دانیال کو چپ کو دیکھا تو پوچھا

وہ دیکھو۔۔۔۔۔ دانیال نے سامنے کی طرف اِشارہ کیا جہاں بلقیس بیگم اور شمائلہ بیگم کی اپنی جنگ چِھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو میں اُن سے کہتا ہوں۔۔۔ مہندی کی رسم شروع کرے۔۔۔ عریش ہلکی مسکراہٹ سے بول کر اسٹیج سے نیچے اُتر گیا

www.novelsclubb.com

تمہارا شوہر کیوں نہیں آیا؟ مناہل نے چاہت سے پوچھا

اُس کی کوئی ضروری میٹنگ تھی۔۔۔ چاہت نے بتایا

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ دانیال نے آہستہ سے انا کو کہا

مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔انا شانِ بے نیازی سے بولی

دل رکھنے کے لیے بولا تھا مگر تم تو خوشفہمی کے ماؤنٹ ایورسٹ پہ ہو۔۔۔دانیال نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا

میرا موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں میں بہیتتتتت سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔۔انا اُس کو آنکھیں دیکھاتی بولی

اگر ایسا ہے تو میرا ایک مخلص مشورہ ہے جلدی سے کسی اچھے ڈاکٹر کے ساتھ رجوع کرو۔۔۔۔۔دانیال مصنوعی فکر مندی سے بولا

یہ تم دونوں کیا آج بھی ٹوم اینڈ جیری بن گئے ہو۔۔۔۔چاہت نے اکتاہٹ سے اُن کو دیکھا شروعات اِس نے کی تھی۔۔انا نے دانیال کی طرف اِشارہ کیا

www.novelsclubb.com

تم تو جیسے پانچواں کلمہ پڑھ رہی تھی نہ۔۔دانیال نے طنز کیا

زیادہ مسجد کے امام بننے کی ضرورت نہیں ورنہ تم مجھے جانتے نہیں۔۔۔انا نے اونچی آواز میں بولی تو مناہل اور چاہت نے اپنا ماتھا پیٹا تھا وہی کچھ لوگوں کا دھیان اُن کی طرف ہوا جس وجہ سے وہ دونوں گِ ڑبڑا سے گئے۔۔۔۔

شرم تو تم دونوں کو چھو کر نہیں گزری۔۔۔۔بلقیس بیگم اسٹیج پہ آتی دونوں کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

آئی تھی مگر مجھے دیکھ کر شرما گئ۔۔۔۔دانیال دانتوں کی نمائش کرتا بولا

خاموش رہو۔۔۔انا نے اُس کو کہنی ماری عزہ جبکہ یہاں وہاں دیکھتی عریش کو تلاش کرنے لگی۔۔۔جو اُس کو کورنر والی جگہ پہ کھڑا نظر آیا کچھ سوچ کر وہ عریش کے پاس جانے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا نام عزہ ہے۔۔۔۔عزہ عریش کے ساتھ کھڑی ہوتی اپنا تعارف کروانے لگی۔۔۔۔

میں نے پوچھا نہیں۔۔۔۔عریش اپنی نظریں موبائل پہ جماتا بولا

ضروری تو نہیں نہ ہر بات پوچھی یا کہی جائے کچھ اندر کی باتیں خود بخود سمجھ آجاتی ہیں۔۔۔

عزہ اُس کی بات پہ شرمندہ ہوئے بنا اپنا فلسفہ جھاڑنے لگی تو عریش نے پہلی بار نظر اُٹھا کر اُس کو دیکھا

آپ کے کہنے کا مطلب میرے دل میں آپ کا نام جاننے کی خواہش تھی؟ عریش کو حیرت ہوئی تھی جس کو چُھپاتا سنجیدگی سے بس یہ بولا

تو کیا ایسی خواہش نہیں تھی؟ عزہ باز نہ آئی

بلکل نہیں تھی۔۔۔ عریش بنا لحاظ کیے بولا تو عزہ تپ اُٹھی مگر بظاہر چہرے پہ خوبصورت برقرار رکھی

آپ کی عینک بہت پیاری ہے۔ مجھے بہت پسند آئی ہے۔۔۔ عزہ اُس کی بات نظر انداز کرتی تعریفی انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

آپ کو چاہیے کیا؟ عریش ہاتھ پینٹ کی جیب میں پھنساتا اُس سے پوچھنے لگا۔۔

میں نے ایسا کہا؟ عزہ اُس کی بات پہ دانت پیس کر بولی

ضروری تو نہیں نہ ہر بات کہی یا پوچھی جائے کچھ اندر کی باتیں خود بخود سمجھ آجاتی ہیں۔۔۔ عریش اُس کا کچھ دیر والا جُملا واپس لوٹاتا سائیڈ سے گزر گیا جبکہ اُس کا اٹیٹیوڈ دیکھ کر عزہ ہکا بکا رہ گئی۔۔

حد ہے مطلب یہ زیادہ نہیں ہو گیا۔۔۔ عریش کی پشت کو دیکھتی عزہ کلس کر خود سے بولی

کیا ہوا تمہیں یہاں کیوں کھڑی ہوئی؟ چاہت اُس کے پاس آتی پوچھنے لگی

مجھے تمہارے کہنے پہ یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ عزہ منہ بنا کر بولی

کیوں کیا ہوا؟ کسی نے کچھ کہا تو نہیں؟ چاہت اُس کی بات پہ چونک کر استفسار ہوئی

وہ لڑکا نظر آرہا ہے؟ عزہ نے عریش کی طرف اِشارہ کیا

www.novelsclubb.com

عریش کی بات کر رہی ہو؟ چاہت اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی بولی

کون عریش؟ عزہ نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

جس کی جانب تمہارا اِشارہ اور نظریں ہیں وہ عریش اشرف ہے ہمارا دوست رئیل والا۔۔۔چاہت نے بتایا

نام تو بڑا پیارا ہے تو کیا اِس لیے بالاج بھائی کی شکل بھی اِس سے ملتی جُلتی ہے؟عزہ تجسس بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں مگر اُس نے کیا کہا جو تمہارا موڈ خراب ہو گیا تھا؟چاہت نے جاننا چاہا

مجھے لفٹ نہیں کروائی۔۔۔عزہ منہ بسور کر بولی تو چاہت ہنسی

اِس بات سے کیا مطلب تمہارا؟اگر دل وِل آگیا ہے تو خیال نکال دو۔۔چاہت نے مزے سے کہا

کیوں؟

www.novelsclubb.com

کیوں؟

کیوں؟

عزہ نے ایک سانس میں پوچھا

کیونکہ وہ ایجنٹ ہے۔۔۔چاہت نے گہری سانس بھر کر بتایا

ہائے واقع؟ کیا بات ہے میں اتنی خوشقسمت ثابت ہو گی مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔عزہ اپنے دونوں ہاتھ گالوں پہ رکھتی بولی

تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔چاہت اُس کے ماتھے پہ چپت لگائی

پہلی پہلی بار محبت ہوئی ہے۔۔۔۔۔عزہ آنکھ ونک کرتی بے باکی سے بولی

ایسی محبت پہلے بھی تمہیں ہوئی تھی۔۔۔چاہت کو وہ دن یاد آیا جب ابتہاج ملک (بالاج) کو پہلی بار دیکھ کر عزہ پاگل ہوئی تھی

پہلے کا پتا نہیں اِس بار جو ہوا نہ زور سے ہوا ہے ڈائریکٹ دل پہ ٹھاہ کر کے لگا ہے وہ شخص۔۔۔عزہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھتی خیالوں کی دُنیا میں گم ہوتی بولی

www.novelsclubb.com

دل کا علاج کرواؤ تازہ تازہ بریکنگ نیوز سُنی ہے موصوف کا شادی کرنے کا دور دور تک کوئی اِرادہ نہیں۔۔۔چاہت نے بتایا

ہاں تو پہلے وہ مجھ سے ملا نہیں تھا اب مجھ سے ملا ہے دیکھنا کیسے اِرادے بدلتے ہیں۔۔۔۔۔۔عزہ پر جوش ہو کر بولی

یقین جانوں انتہا کی چِھچھُوری لگ رہی ہو۔۔۔چاہت نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

ہاں نہ یقین جانوں جب تب بُراق بھائی کے قصے سُناتی تھی نہ مجھے بھی تم انتہا کی چِھچھُوری لگتی تھی۔۔۔۔عزہ اُس کے بھرے ہوئے گال کھینچتی دوبدو بولی

بہت بد تمیزی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔چاہت نے اُس کو گھورا

عشق نے بد تمیزی کر لیا ہے غالب ورنہ ہم بھی تھے بڑے تمیز دار۔۔۔۔۔عزہ شاعرانہ انداز میں بولی

مورخ لکھے گا ایک پاگل لڑکی تھی جس کو عشق نے مزید پاگل بنا دیا تھا۔۔۔۔۔۔چاہت اِس بار ہنس کر بولی

مورخ یہ بھی لکھے گا ایک دُبلی پتلی سی لڑکی تھی جو شادی کے بعد بے حد موٹی ہو گئی تھی۔۔۔عزہ آج الگ ہی موڈ میں تھی۔۔۔۔۔۔

بات نہ کرنا تم مجھ سے۔۔۔۔چاہت اپنی شال ٹھیک کرتی اُس کو وارننگ دے کر چلی گئی تو عزہ کھل کر ہنسی

She look like a angel.

بالاج عریش کے پاس کھڑا ہوتا اُس کی نظروں کے تعاقب میں ہنستی ہوئی عزہ کو دیکھ کر بولا تو عریش چونک کر اُس کو دیکھنے لگا جس پہ بالاج نے اپنی آنکھ وِنک کی

میں گارنٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔۔۔۔اینجل لفظ تم نے اپنی بیوی کے لیے کبھی استعمال نہیں کیا ہو گا۔۔۔ عریش نے مناہل کو بالاج کی طرف آتا دیکھا تو سنجیدگی سے پوچھنے لگا یہ بات مناہل نے بھی سُنی تھی پر بالاج اُس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا تبھی اُس کی موجودگی کا اندازہ نہیں کر پایا

وہ مجھے اینجل کبھی لگی ہی نہیں بس جب بھی لگی ہے خون پینے والی پیاسی ڈائن لگی ہے۔۔۔۔ بالاج مگن انداز میں بولا تو عریش اپنی ہنسی کا گلا گھونٹتا عینک ٹھیک کرنے لگا۔۔۔ مگر مناہل کے کانوں سے دُھواں نکلنے لگا تھا بالاج کے اپنے بارے میں خیال جان کر

نہ کرو وہ اتنی پیاری ہے۔۔۔ عریش نے ہلکی آواز میں کہا

خاک پیاری شکل دیکھ کر تھوڑا پاگل میں بھی ہوا تھا مگر پھر عقل آ گئی۔۔۔ بالاج نے خاصے غمگیں لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تو جان چھڑوالوں نہ خون پینے والی پیاسی ڈائن سے۔۔۔ مناہل کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

مانا کے تمہیں آوازیں بدلنا آتی ہیں مگر یوں میرے سامنے زنانہ آواز نہ نکالوں۔۔۔۔ بالاج نے کالر جھاڑ کر اُس سے بولا تو عریش اُس کا کندھا پکڑ تا رخ بدلا تو اپنے سامنے مناہل کو دیکھ کر بالاج کے چودہ طبق روشن ہوئے

ہائے آج تو تم آسمان سے اُتری ہوئی کوئی حور اور اپسرہ لگ رہی ہو۔۔۔ بالاج خود کو کمپوز کرتا خوش باش لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

آسمان سے اُتری پری یا قبر سے نکلی ہوئی ڈائن؟ مناہل نے طنز کیا

توبہ توبہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ بالاج کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا

ابھی جو

ایک منٹ۔۔۔۔۔ مناہل غصے سے کچھ کہنے والی تھی جب بالاج کا سیل فون بجنے لگا تو اُس نے مناہل کو خاموش رہنے کا اِشارہ کیا پھر خود سائیڈ پہ کھڑا ہوتا کال ریسیو کرنے لگا۔۔۔ عریش نے اُس کے سنجیدہ تاثرات نوٹ کیے تو خود بھی اُس کے ساتھ کھڑا ہوا مناہل بھی سر جھٹک کر انا کے پاس گئ۔۔

یہ سب پر کیسے ہوا؟ دوسری طرف جانے کیا کہا گیا تھا جس پہ بالاج اپنی پیشانی مسلتا بولا

ٹھیک ہے۔۔۔۔

کیا ہوا؟ ازایوری تھنگ اوکے؟ بالاج کال سے فارغ ہوا تو عریش نے پوچھا

اسحاف ظفر نے خودکشی کر لی۔۔۔۔۔ بالاج نے ٹھنڈی سانس خارج کر کے بتایا

www.novelsclubb.com

کیا؟

کیوں؟

کیسے؟ عریش تقریبً چیخ پڑا

اُس کی بیوی کا ریپ کرنے کے بعد کسی نے بے دردی سے قتل کر دیا یہ بات جانے کیسے اُس کو پتا چل گئی جو اُس نے خود کو ختم کر ڈالا۔۔۔ بالاج خود پریشان تھا

اُس کو کورٹ پیش کرنا تھا۔۔۔ عبرت کا نشانہ بنانا تھا۔۔۔ عریش نے کہا

قُدرت بہتر انصاف کرتی ہے کروڑوں لڑکیوں کی عصمت اُس نے داؤ پہ لگائی تھی پھر کیا ہوا آخر میں اُس کی خود کی عزیز بیوی کے ساتھ وہ سب ہوا ساری زندگی حرام کھایا پھر موت بھی حرام نصیب ہوئی۔۔۔ بالاج گہری سانس لیکر بولا

ہاں مگر اُس کا بیٹا بھی تو بہت چھوٹا ہے وہ کیسے رہے گا مطلب کس کے ساتھ رہے گا؟ عریش کو اچانک زاویار کا خیال آیا

وہ ہمارا مسئلہ نہیں ویسے بھی کسی نہ کسی کے ساتھ رہ لے گا۔۔۔۔۔۔ بالاج نے سر جھٹک کر بولا

www.novelsclubb.com

وہ معصوم بچہ ہے ماں باپ کے بعد کون اُس کو سنبھالے گا سب تو اُس کے دُشمن ہیں اور وہ جہاں رہتا ہے وہاں انسانوں کے روپ میں بھیڑیے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ عریش سنجیدگی سے بولا

وہ معصوم بلکل نہیں ہے۔۔۔۔۔اگر اُس کے ہاتھ میں گن ہو نہ تو پانچ آدمیوں سے لڑ سکتا ہے وہ۔۔۔۔۔بالاج نے جتانے والے انداز میں کہا

جب گن ہو ہاتھ میں ہو تو۔۔۔۔وہ بچہ ہے لوگوں کو شوٹ کر سکتا ہے مگر فائیٹ بس اپنی عمر کے بچوں سے کر سکتا ہے۔۔۔۔عریش کی سوچیں مسلسل زاویار کی جانب گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈونٹ ٹیل می کے تم اُس کو گود لینے کا سوچ رہے ہو کیونکہ کرنل صاحب تمہیں ہر گز اِجازت نہیں دینگے وہ چاہے بچہ ہو مگر ہے وہ ایک ڈون کا بیٹا جو کل ہمارے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا ہے کیونکہ وہ سب جانتا ہے۔۔۔۔اُس کی رگوں میں جس کا خون ہے اُس انسان نے ہر قسم کا گناہ کیا تھا۔۔۔۔بالاج نے کہا

یہ خیال تو میرے دماغ میں نہیں تھا آیا مگر ناٹ بیڈ آئیڈیا۔۔۔۔عریش نے کہا تو بالاج نے اُس کو گھورا

بکو مت کرنل صاحب نے میٹنگ فکس کی ہے کل ہم نے جانا ہے۔۔۔۔۔بالاج نے کہا

ہمممم۔۔۔۔عریش نے ہنکارہ بھرا

♥♥♥♥♥♥♥

دبئی کی سنسان سڑکوں پہ وہ بلاوجہ چل رہا تھا جہاں آس پاس گھنے درختوں کی قطاریں تھیں اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہاں جائے؟ دوسرا صبح سے اُس نے کچھ کھایا نہیں تھا بیگ میں جو چیزیں تھی وہ اُس کے باسی ہو گئی تھی جس کو کھانے کا اُس کا دل نہیں چاہ رہا تھا وہ الگ بات تھی بھوک سے اُس کا بُرا حال تھا۔۔۔۔ کسی کھانے کی جگہ جانے کا سوچ کر وہ آس پاس اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے لگا مگر بے سود۔۔۔۔ تبھی اُس کو اپنی پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سُنائی دی تو زاویار رُک کر پلٹ کر دیکھنے لگا جہاں ٹھیک سے اُس کو کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔۔ زاویار کو اُس کی چھٹی حس خبردار کرنے لگی تو اُس نے بے دردی سے اپنے ہونٹ کُچلے وہ جان گیا تھا اب اُس کی زندگی آسان نہیں رہی۔۔۔۔

کون ہے؟ زاویار نے اندھیرے میں کوڈی پھینکی

www.novelsclubb.com

ہم ہیں۔۔۔۔ اپنے پیچھے بے حد پاس کسی مرد کی بھاری آواز سن کر زاویار کو پہلی بار شدت سے خوف محسوس ہوا۔۔ جس سے وہ خوف سے اُچھلتا پلٹ کر دیکھنے لگا جہاں تین حبشی غلیظ نظروں سے اُس کے معصوم وجود کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیاچاہیے ؟زاویار خود کو مضبوط ظاہر کرتا نڈر انداز اپناتا بولا

ہمارے ساتھ چلو۔۔۔ایک ہٹا کٹا آدمی اُس کا بازوں دبوچ کر بولا تو زاویار نے جو ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑی تھی اُس شخص کے سر پہ ماری

تیری تو(گالی)

دوسرا آدمی گالی بکتا زناٹے دار تھپڑ اُس کے نازک گال پہ مارا تو زاویار اوندھے پہ روڈ پہ گرا جس وجہ سے اُس کے ماتھے پہ چوٹ لگی ہونٹ الگ سے پھٹ گیا تھا۔۔۔۔۔یہ اُس کی زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو اُس کو پڑا تھا۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے سر پہ خون رستا دیکھ کر زاویار کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

اِدھر آ بڑا ہیرو بن رہا تھا۔۔۔پہلے آدمی نے اُس کے بھورے بال دبوچے تو زاویار آگ اُگلتی نظروں سے اُس کو دیکھتا اپنے ہاتھ کا مکہ بنائے اُس کے ناک پہ مارنے والا تھا جب دوسرے نے اُس کا بیچ میں روک کر سختی سے اپنی گرفت میں لیا۔۔۔جس پہ زاویار اُن کی گرفت میں مچلنے لگا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔زاویار چیخا

اِتنی جلدی کیا۔۔۔۔جیکوپ کپڑے پھاڑاِس کے۔۔۔۔۔وہ خباثت سے اُس کو جواب دیتااپنی جیکٹ سے چاکو نکال کراپنے ساتھی کو دیاتواُس کی بات سن کرزاویار کی آنکھیں پھٹنے کے حدتک کھل گئ۔۔۔۔۔

Don't touch me,

زاویاراپنی ٹانگ زور سے اُس کے منہ پہ مارتافورن سے اُن کی گرفت سے آزاد ہو کراُن سے دور کھڑاہوا

پیار کی بات سمجھ نہیں آتی تجھے ؟ایک آدمی بھڑک اُٹھاتوزاویاراپنابیگ کھول کر کسی کے چہرے پہ ٹفن بوکس زور سے مارااتوکسی کے منہ پہ پانی کی بوتل پھر آخر میں پورابیگ اُن تینوں کی جانب پھینک کر جتنی تیزی سے بھاگ سکتا تھابھاگنے لگا۔۔۔۔

پکڑوسالے کو بچ کر ہاتھ سے جانے نہ پائے. وہ تینوں بھی اُس کے پیچھے بھاگے۔۔۔

زاویاربھاگتے بھاگتے اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا تبھی روڈ کی دوسری سائیڈ سے گاڑی کو آتادیکھ کراُس نے رُک کردوبارہ پلٹ کر دیکھاجہاں وہ آدمی قریب تھے۔۔۔۔۔اُن کے ہاتھ لگنے سے اچھاتھاوہ مر جاتا تبھی زاویاربناکسی کو سمجھنے کاموقع دیئےخود کو گاڑی کے سامنے

کیا جو اُس کو ٹکر مارتی خود ایک درخت سے لگی تھی جس سے گاڑی کا یا اُس میں موجود لوگوں کا زیادہ نقصان تو نہیں ہوا تھا مگر زاویار روڈ پہ زخمی حالت میں اپنی سانسیں گِن رہا تھا۔۔آنکھیں بند ہونے سے پہلے اُس کے سامنے جاناں کا زخمی وجود گھوم گیا تھا اُس کے بعد زاویار کو کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا اُس کا پورا وجود ڈھیلا ہو گیا تھا۔۔۔اُن آدمیوں نے جب زاویار کو خون میں لت پت ہوش و حواس سے بیگانہ پایا تو ایک منٹ کی دیر کیے بنا وہاں سے بھاگے

♥♥♥♥♥♥

اگلے دن عزہ نے عریش کو کال کرنے کا سوچا نمبر اُس نے چاہت سے لے رکھا تھا تبھی وہ فریش ہوتی عریش کا نمبر ڈائل کرنے لگی ساتھ میں یہ دعا بھی کے وہ کال ریسیو کر لے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

♥

عریش واشروم سے نہا کر آتا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا جب اُس کا موبائل رِنگ کرنے لگا۔۔۔اُس نے جب سائیڈ ٹیبل سے فون اُٹھا کر اسکرین کو دیکھا تو کوئی انون نمبر تھا۔۔۔۔۔۔

کون؟ عریش کال ریسیو کرتا پوچھنے لگا

میں عزہ بات کر رہی ہوں۔۔۔۔عزہ نے بتایا

کون عزہ؟ عریش انجان بنا

آپ نے پہچانا نہیں؟ عزہ کو ایسے سوال کی توقع نہیں تھی۔۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔عریش نے فورن سے جواب دیا

میں مانوں ہی نہ کے آپ نے پہچانا نہ ہو۔۔۔۔عزہ نفی میں سر ہلاتی بولی

www.novelsclubb.com

اِس میں نا ماننے والی کونسی بات ہے؟ عریش نے جاننا چاہا

میں بھولنے والوں میں سے تو نہیں ہوں۔۔۔. عزہ نے جیسے شکوہ کیا

بھولنے کے لیے یاد کرنا ضروری ہوتا ہے اور میں نے یہ دونوں کام نہیں کیے۔۔۔ عریش کی بات پہ عزہ اچھا خاصا بدمزہ ہوئی

مطلب میں سچ میں آپ کو یاد نہیں؟ عزہ نے اپنا لہجہ غمگیں بنایا

سیڈلی نو۔۔۔ عریش نے جواب دیا

ایک سیکریٹ ایجنٹ کی یاداشت اتنی کمزور تو نہیں ہوتی۔۔۔ عزہ نے کہا

اِس بات سے کیا مطلب آپ کا؟ عریش کو سمجھ نہیں آیا

مطلب کل پورا وقت تو آپ مجھے دیکھتے رہے اور اب میں کیسے مان لوں ایک ایجنٹ کے منہ سے یہ بات کے اُس نے مجھے یاد نہیں کیا مجھے بھول گیا ہے۔۔۔ عزہ کی بات پہ عریش کا منہ حیرانگی سے کھل گیا

www.novelsclubb.com

میں نے آپ کو کب دیکھا؟ عریش نے پوچھا لہجے میں حیرانگی صاف عیاں تھی۔

سارا وقت۔۔۔ عزہ اِترا کر بولی

اور آپ کو کیسے پتا میں نے سارا وقت آپ کو دیکھا؟اِس کا مطلب تو یہ ہوا کے کل آپ سارا وقت مجھے دیکھتی رہی ہیں۔۔۔۔عریش نے کہا تو عزہ سٹپٹاہٹ کا شکار ہوئی

♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Episode 66

آپ زیادہ خوشفہمی کا شکار نہ ہو۔۔۔۔۔۔عزہ نے اپنا بھرم قائم کیا

آپ کو بھی میں یہی مشورہ دوں گا۔۔۔۔۔عریش نے کہا

ضروری ہے کے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے؟عزہ اُس کے دوبدو جواب دینے پہ زچ ہوئی

www.novelsclubb.com

ضروری تو نہیں ہے۔۔۔۔۔عریش نے کہا

تو ہم نارمل انسانوں کی طرح بات کیوں نہیں کر رہے؟عزہ نے پوچھا

کیا آپ نارمل انسان ہیں؟ عریش نے بھرپور حیرانگی کا اِظہار کیا تو عزہ نے دانت پیسے

مجھ میں ابنارمل والی کونسی بات آپ کو نظر آئی؟ ذرہ اِس میں روشنی ڈالنا پسند فرمائے

گے؟ عزہ دانت پہ دانت جمائے بولی

آپ کو کیا کوئی ضروری بات کرنی تھی جو مجھے کال کی؟ عریش اب مطلب کی بات پہ آیا

ہاں بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔ عزہ شرمائے ہوئے لہجے میں بولی

تو کرے تاکہ میں پھر کال کٹ کرلوں۔۔۔ عریش نے کہا

آپ کو جلدی کس بات کی ہے؟ عزہ بیزار ہوئی

مجھے ضروری کام ہے۔۔۔ عریش نے بتایا

کونسا ضروری کام؟ عزہ نے جاننا چاہا

www.novelsclubb.com

ہے بس کوئی اگر آپ نے بات نہیں کرنی تو میں کال کٹ کر دیتا ہوں۔۔۔۔ عریش نے

کہا

ٹھیک ہے کٹ کرلے میں بعد میں کال کرلوں گی۔۔۔ عزہ آرام سے بولی

ابھی کر لے۔۔۔۔ عریش بضد ہوا

ابھی آپ مصروف ہیں تو کوئی بات نہیں پھر فرصت سے باتیں ہو گی۔۔۔۔ عزہ کا لہجہ پر سکون تھا۔۔۔۔

میں بار بار آپ کی کال ریسیو نہیں کر سکتا۔۔۔اِس لیے فضول باتوں سے اچھا ہے آپ کام کی بات پہ آئے۔۔۔۔ عریش نے سنجیدگی سے کہا

سیدھا یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کے پلیز کال نہ کاٹو میں کوئل جیسی تمہاری آواز سُننا چاہتا ہوں۔۔۔۔ عزہ نے کہا تو عریش موبائل کان سے ہٹاتا اسکرین کو گھورنے لگا

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ عریش نے بلاوجہ صفائی پیش کی

تو کیسی بات ہے؟ عزہ نے مسکراہٹ ضبط کی

www.novelsclubb.com

کسی بھی نہیں میں کال کٹ رہا ہوں۔۔۔۔ کہتے ہی عریش نے کال کٹ کر دی تھی جس پہ عزہ منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

واپس کب آؤ گے ؟ مناہل نے بالاج کو جاتا دیکھا تو پوچھا

پریشان مت ہو صبح تک آجاؤں گا۔۔۔۔ بالاج اُس کی فکر سمجھتا مسکرا کر بولا

تم نے تو کہا تھا اب تم چھٹی پہ ہو پھر آرڈر کیوں ملا آنے کا؟ شام میں نکاح بھی انا اور دانیال کا

مناہل نے گہری سانس ہوا کے سپرد کر کے پوچھا

ضروری کام آگیا ہے اِس لیے۔۔۔ تم میری طرف سے اُن سے معذرت کر لینا بالاج نے کہا

ٹھیک ہے ویسے جاتے ہوئے مجھے موم کی طرف چھوڑ دینا۔۔۔۔ مناہل اپنا بیگ اُٹھاتی بولی تو بالاج نے سر اثبات میں ہلایا

♥♥♥♥♥♥♥♥

ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔ انا بیڈ پہ بیٹھی اپنے شادی کا جوڑا دیکھ رہی تھی جب بلقیس بیگم اُس کے کمرے میں آتی بولی

جی امی بولے کیا بات ہے ؟ انا اُن کی طرف متوجہ ہوئی

آج تمہاری شادی ہے تم وہاں جاؤں گی جہاں میں نے بھیجنے کا تصور بھی نہیں کیا تھا اِس لیے بس اتنا کہوں گی میری اور شمائلہ کی لڑائی ایک طرف مگر تم اُس سے کبھی بد تمیزی سے بات مت کرنا۔۔۔۔کیونکہ وہ تمہاری ساس ہو گی اُس کو دانیال کی ماں سمجھ کر مت دیکھنا بلکہ اپنی ماں سمجھ کر دیکھنا۔۔۔۔بلقیس بیگم اُس کے پاس بیٹھتی سمجھانے لگی۔۔۔

میں کیوں اُن سے بد تمیزی کروں گی وہ عمر میں مجھ سے بڑی ہیں اُن کا احترام کرنا میرا فرض ہے۔۔۔۔۔۔انا کو بلقیس بیگم کی بات عجیب لگی۔۔۔

تمہیں تو پتا شادی کتنی شرائط پر ہو رہی ہے مگر اِن شرائطوں میں تمہارے جہیز کے بارے میں کچھ نہیں تھا مگر ہم والدین کو بیٹیوں کو خالی ہاتھ رخصت تو نہیں کیا جاتا نہ آج جب تمہارے جہیز کا سامان وہاں جا رہا تھا تو اُنہوں نے صاف انکار کیا۔۔۔۔۔فرنیچر کا بھی جو سامان تھا اُنہوں نے نہیں لیا۔۔۔۔بلقیس بیگم نے بتایا

www.novelsclubb.com

پر وہ سامان تو دانیال کے کمرے میں جانا تھا نہ ؟انا حیران ہوئی

اُنہوں نے کہا جہیز ایک لعنت ہے ہمیں آپ کے گھر کی رحمت چاہیے اور کچھ نہیں۔۔۔۔بلقیس بیگم ہلکی مسکراہٹ سے بولی

پر یہ تو ہم اپنی خوشی سے دے رہے تھے۔۔انا نے کہا

ہاں پر اگر وہ نہیں چاہتے تو ہم اعتراض نہیں کر سکتے۔۔۔۔تم بس اپنے سسرال والوں سے اچھے سے پیش آنا ہو سکتا ہے شروع شروع میں وہ تمہیں میری بیٹی ہونے کی حیثیت سے دیکھے تمہیں ٹارچر کریں یا طعنے وغیرہ بھی دے تو خاموشی سے سُن لینا۔۔۔۔واپس جوابی کاروائی مت دینا ورنہ تمہارے لیے اُس کے دل میں فرق آئے گا۔۔۔۔بلقیس بیگم کا لہجہ آج کافی سنجیدہ تھا

یہ آپ بول رہی ہیں مجھے تو لگا تھا آپ کہے گی انا وہ اگر تمہیں ایک بات سُنائے تو تم جواب میں دس باتیں سُنانا وہ ایک اگر تمہاری چغلی شوہر سے کریں تو تم بھی کرنا۔۔انا اپنی آواز بھاری کرتی بولی تو بلقیس بیگم مسکرائی

مجھے تمہارا گھر بسانا ہے اُجاڑنا نہیں اِس لیے تم اپنی ساس کی شکایت شوہر سے مت کرنا ورنہ وہ تم سے اکتا جائے گا مرد کو گھر میں سکون چاہیے ہوتا ہے نہ کے ہر وقت کا لڑائی جھگڑا۔۔۔اپنی محبت اور توجہ سے ساس کا دل بھی جیت لینا۔۔۔ویسے بھی وہ دل کی

اِتنی بُری نہیں ہے تم اُس کی اکلوتی بہو ہو گی اچھے سے پیش آئے گی مگر میں تمہاری ماں ہوں تو اپنی طرف سے سمجھاؤں گی۔۔۔بلقیس بیگم اُس کی ٹھوڑی چھو کر بولی

میں اب تک بے یقین ہوں۔۔۔۔مطلب یہ آپ بول رہی ہیں۔۔۔انا کو آج بلقیس بیگم کی باتیں حیران کر گئی تھی۔۔

ہاں میں بول رہی ہوں اب کر لوں یقین اور میری ساری باتیں دماغ میں بیٹھا بھی لو۔۔۔بلقیس بیگم نے کہا

میں نے آپ کا ایک ایک لفظ حفظ کر لیا ہے تو آپ پریشان نہ ہو آپ کو میری وجہ سے کبھی اُن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑے گا میں اپنی ساس جو آپ کی دُشمن اول ہے اُس کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔۔۔بلکہ اُن کا دل اپنے لیے موم کر لوں گی۔۔۔۔۔انا ان کے گلے لگتی مسکراتے لہجے میں بولی۔۔۔۔

شاباش۔۔۔۔بلقیس بیگم نے اُس کے بالوں میں بوسہ دیا تو انا کے پر سکون سانس خارج کی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

میں زاویار اسحاق کی کسٹڈی لینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔میٹنگ روم میں بالاج کی آواز نے سب کو حیران کر دیا تھا۔۔۔۔عریش بھی عجیب نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جو کل تک اُس کو منع کر رہا تھا اور آج سب کے سامنے خود اپنا فیصلہ سُنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسا ممکن نہیں میجر۔۔۔کرنل صاحب نے سنجیدگی سے کہا

پر کیوں؟ بالاج نے جاننا چاہا

کیوں کا جواب آپ کے پاس موجود ہے وہ ہمارے ملک کے لیے ایک دیمک ہے۔۔۔۔دوسرے آفسر نے اب کی جواب دیا

وہ دس سال کا بچہ ہے۔۔۔۔۔۔عریش نے کہا

اُس دس سال کے بچے نے میجر پہ فائیر کھولا تھا اور اب وہ اُس کی کسٹڈی لینا چاہتا ہے جو کی حماقت ہے۔۔۔۔۔۔جنرل صاحب نے بھاری آواز میں کہا

مگر وہ اکیلا بھی سروائیو نہیں کر سکتا ایسے تو وہ باغی ہو جائے گا۔۔۔۔عریش نے کہا

ہماری اپڈیٹ کے مطابق نے زاویار نے ایک بندے کا قتل کیا ہے اور خود جانے کہاں روپوش ہو گیا دبئ کی پولیس اب اُس کی تلاش میں ہے۔۔۔۔۔۔۔دوسرے آفسر کی بات پہ بالاج چونک پڑا

کس کا قتل کیا اُس نے؟ بالاج نے پوچھا

جس نے اُس کی ماں پہ بُری نظر رکھی۔۔۔۔۔آفسر نے بتایا تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔۔سامنے چلتی چمکتی اسکرین پہ جس میں عریش کا سیل کنیکٹ تھا اُس کے موبائیل میں میسج ٹون بجی تو سب کی نظریں اسکرین پہ جگمگاتے میسج پہ اٹک گئ۔۔جبکہ اُس سے بے نیاز عریش نے اپنا سیل آف کرنا چاہا پھر کچھ سوچ کر اُس نے میسج اُوپن کیا جو انون نمبر سے یعنی عزہ کی طرف سے تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گونجتا ہوں جو دل میں تو حیراں ہو کیوں؟"

میں تمہارے ہی دل کی تو آواز ہوں۔۔۔۔

سُن سکوں تو سُنو دھڑکتے دل کی زبان

میں یہاں ہوں۔۔یہاں ہوں۔۔یہاں۔۔۔۔

میسج پڑھ کر عریش سٹپٹاہٹ کا شکار ہوتا اپنی نظریں اُپر اُٹھائی تو سب آفسرز اُس کو معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔عریش کو اب یاد آیا اُس کا موبائل کنیکٹڈ ہے تو جلدی سے اُس نے اپنا موبائیل بند کیا

سوری سر۔۔۔دراصل انون نمبر تھا۔عریش خجل ہوتا صفائی دیتا بولا مگر دل ہی دل میں عزہ کو جی بھر کر کوسا

مجھے تو انون نمبر سے کبھی ایسا کوئی میسج موصول نہیں ہوا۔۔۔۔بالاج نے اُس کی ٹانگ کھینچا لازمی سمجھا

کم ٹو دا پوائنٹ ہم کہاں ہے وہ بات دھیان میں رکھو۔۔۔۔عریش گھور کر اُس سے بولا تو بالاج نے خود پہ سنجیدگی کا خول چڑھایا

www.novelsclubb.com

میٹنگ سے فارغ ہوتا عریش عزہ کو کال کرنے والا تھا جب بالاج اُس کے پاس آیا

وہ عزہ تھی نہ جس کا میسج تمہارے پاس آیا تھا؟ بالاج نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔ عریش نے ٹالا

سچ بولو۔۔۔۔ بالاج نے گھورا

ہاں وہ تھی پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ عریش سر جھٹک کر بولا

اُس کو تم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔ بالاج نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر بتایا

اتنی جلدی محبتیں نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ عریش نے جتایا

محبت ایک لمحے کا کھیل ہے۔۔۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

میری سچائی جاننے کے بعد دوسرے لمحے میں ختم بھی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ عریش نے طنز کیا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟ بالاج نے سنجیدگی سے استفسار کیا

کیونکہ میں حقیقت پسند ہوں۔۔۔۔۔ عریش نے اپنی عینک ٹھیک کیے کہا

ایک بات بتاؤا گراُس کو تم سے نہیں تم کواُس سے ہوتی اورا گراللہ نہ کرے اللہ نہ کرے جوسب ماضی میں تمہارے ساتھ ہواوہ اگراُس کے ساتھ ہواہوتاتو کیاساری سچائی جاننے کے بعد تم اُس سے محبت کرنا چھوڑ دیتے؟ بالاج جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر استفسار ہوا

Absolutely not

میں ایسا بلکل بھی نہ کرتا بلکہ میں تو یہ کوشش کرتا کے ماضی میں ہوئے اُس کے ساتھ ظلم کو اپنی چاہت سے سمیٹ لیتا ختم کر دیتا۔۔۔ عریش کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو بالاج مسکرایا

Exactly

یہی بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں محبت میں انسان ظاہری شخصیت کو نہیں دیکھتا بس جو ہوتا ہے۔۔۔اگر تمہیں لگتا ہے عزہ ساری Acceptable جیسا ہوتا ہے وہ ہمیں بات جاننے کے بعد اپنے راستے الگ کرے گی تو تم غلط ہو وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔۔۔ بالاج نے اپنے تیے اُس کو سمجھانا چاہا

جو بھی مگر میں شادی کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔ عریش اپنی بات پہ قائم رہا

عزہ کا سوچو۔۔۔۔۔ بالاج نے ایک اور کوشش کی

اُس کے بارے میں کیا سوچو کل ہماری ملاقات ہوئی ہے اُس کو میں پسند آ گیا بات ختم۔۔۔۔ اب ضروری تو نہیں ہے جو انسان آپ کو پسند آئے اُس سے شادی بھی ہو جائے۔۔۔۔ عریش بیزار ہوا

مانا کے ضروری نہیں مگر اِس کو ضروری بھی تو بنایا جا سکتا ہے نہ؟ ایک مرتبہ سوچو وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔ بالاج نے کہا

ہو گی وہ اچھی لڑکی مگر میں اچھا نہیں ہوں۔۔ وہ کوئی اور مکمل انسان ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔۔ عریش نے کہا

www.novelsclubb.com

تم

پلیز بالاج بند کرو اِس ٹاپک کو میں مزید اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ بالاج نے کچھ کہنا چاہا مگر عریش نے بیچ میں اُس کی بات کاٹ کر کہا تو بالاج خاموش ہو گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سب سے پہلے میرے داد واور انا کی ڈارلنگ دادی کا نکاح ہو گا۔۔۔پھر میرا اور انا کا۔دانیال کی بات پہ اُس کے پاس گھونگھٹ اُوڑے بیٹھی انا کو زور کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو؟بلقیس بیگم نے اُس کو گھورا مہمانوں میں ہلچل سی مچ گئی تھی مگر فیضل صاحب اپنے پوتے کے واری صدقے ہوئے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

میں نے تمہارا منہ توڑ دینا ہے دانی۔۔۔انا نے آہستہ مگر سخت آواز میں کہا

چپ کر ودو لہن کو جگہ پہ بیٹھی ہو تمہارا بولنا زیب نہیں دیتا۔۔۔دانیال نے اُس کو ڈپٹا تو انا پیچ وتاب کھاتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔بلقیس بیگم اُونچی آواز میں بولی

یہ اِس کو کیا ہو گیا ہے؟ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے؟مناہل حیرت سے چاہت کو دیکھ کر بولی

بیچارے کو اپنی محبت ملی ہے تو چاہتا ہو گا باقی ترسی ہوئی عوام کو بھی مل جائے جس کی شروعات اُس نے اپنے گھر سے کی ہے۔۔۔۔چاہت لمبا سانس خارج کرتی بولی

ایسا ہے تو پھر میری بھی سفارش لگواؤ۔۔۔عزہ چاہت کی بات سن کر پر جوش لہجے میں بولی

تو چاہت نے اُس کو گھورا جس پہ وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئ۔۔۔۔۔

دماغ سٹیا گیا ہے تو وہ بات کرو ایک چپل ماروں گی تو دماغ اپنی جگہ پہ آئے گا۔۔۔۔۔۔اِس بار شمائلہ بیگم نے کہا تو دانیال سٹپٹا گیا

کیا ہو گیا ہے آج میرا نکاح ہے تھوڑا لحاظ ہی کر لے۔۔۔۔۔۔دانیال احتجاجاً بولا

بیٹا نکاح کے وقت کیا شوشہ چھوڑا ہے یہ ایسا ممکن نہیں۔۔۔۔سُہیل صاحب نے سنجیدگی سے کہا

ناممکن بھی نہیں ماشااللہ سے دونوں بالغ ہیں۔۔۔۔۔۔دانیال نے بھی بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا

ہمیں پتا ہے وہ الٹرا لیول کے بالغ ہیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔انا نے دانت پیس کر کہا

دولہن ہو خاموش رہنا نہیں آتا؟دانیال نے ٹھیک ٹھاک اُس کو جھاڑ پلائی تو انا بامشکل خود پہ کنٹرول کیا۔۔

دانی میں تمہاری وہ چھترول کروں گی نہ تو نکاح کا لفظ بھول جائے گا۔۔۔شائلہ بیگم مہمانوں کا لحاظ کیے آہستگی سے بولی

اچھا تو نکاح کے بعد چھترول کر لیجئے گا میں کونسا کہی بھاگا جا رہا ہوں۔۔۔۔دانیال بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔۔۔

مجھ سے بات کرو اب سب میں نے کہا تھا دانیال سے میرا اور شیلا کا نکاح ہو گا۔۔۔۔جوانی میں تو ہماری محبت کو تکمیل نہیں ملی مگر اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔فیضل صاحب بھی میدان میں اُترے

جو بھی کرنا ہے جلدی کرے پھر مجھے جنازہ نماز بھی پڑھانے جانا ہے۔۔۔۔قاضی صاحب اُن کی بحث سن کر بولے

ایک تو آپ لوگوں کو نکاح کروانے کے بعد جنازہ نماز پڑھانا ہوتا ہے کیوں ہمیشہ یہ بہانا بناتے ہیں۔۔کوئی اور بہانا اختیار کر لے اب۔۔۔۔۔۔۔۔چاہت نے کہا تو قاضی صاحب نے کانوں کو ہاتھ لگایا

ختم ہو گی بحث آپ نکاح پڑھانا شروع کرے۔۔۔۔۔دانیال نے مسکرا کر بولا

دانی۔۔۔

دانیال۔۔۔۔۔

مچھر دانی۔۔۔۔۔۔۔۔

ون بائے ون سب نے اُس کو ٹوکا مگر دانیال اپنی دُھن میں مگن رہا۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب اب مزید دیر نہ کرے نکاح کے کلمات پڑھانا شروع کرے۔۔۔۔۔ فیضل صاحب بے قراری سے بولے

اباجی اپنی عمر کا لحاظ کرے۔۔۔ قدوس صاحب نے پہلی بار لب کشائی کی۔۔۔

میرے ابا مت بنو۔۔۔۔۔۔ فیضل صاحب نے اُن کو گھورا

اماں جی آپ کو آپ کے سفید بالوں کی قسم قبول ہے نہیں کہنا۔۔۔ بلقیس بیگم شرمائی لجائی شیلا بیگم سے بولی

کیوں نہ بولوں میں تو بولوں گی۔۔۔۔ شیلا بیگم ساری شرم بلائے طاق کیے بولی تو سب کا ہاتھ اپنے منہ پہ پڑا مگر چاہت کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔ پھر وہی ہوا تھا جو دانیال نے چاہا تھا

سارے مہمانوں کے سامنے پہلے فیضل صاحب اور شیلا بیگم کا نکاح ہوا تھا اُس کے بعد انا اور دانیال کا۔۔۔۔

آج تو تم نے میدان لوٹ لیا۔۔۔چاہت مزے سے دانیال کو مخاطب ہوئی انا جبکہ ناراض ناراض سی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

مانتی ہو یا نہیں؟؟؟دانیال فخریہ انداز میں بولا

بلکل مانتے ہیں کیوں نہیں مانے گے بھئ۔۔۔چاہت اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ مار کر خوشی سے بولی

مناہل پلیز امی سے کہو مجھے کمرے میں جانا ہے میں تھک گئ ہوں۔۔۔انا سنجیدگی سے مناہل کو بولی

www.novelsclubb.com

رخصتی ہونے والی ہے تھوڑا صبر کر لوں۔۔۔چاہت نے کہا

مجھ اِس کی منحوس شکل نہیں دیکھی جاتی۔۔انا دانیال کو گھور کر بولی

گُستاخ بے ادب میں تمہارا مجازی خدا ہوں۔۔۔۔۔دانیال نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

بات نہ کرو تم مجھ سے۔۔۔تم نے جس وقت وار کیا ہے نہ مجھ پہ اُس کے لیے میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔اناُس پہ بھڑک اُٹھی

ڈیئر تازی ترین وائیفی میں نے معافی مانگی کب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟دانیال شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے بولا تو اناتپ اُٹھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

زہے نصیب

زے نصیب

آج آپ نے کیسے کال کر لی؟گھر واپس آکر عزہ نے اپنی فون میں عریش کی کال کو آتا دیکھا تو اُس کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا

یہ کیا حرکت تھی؟جواب میں عریش بس یہ بولا

کونسی حرکت؟عزہ انجان بنی

وہی جو آپ نے میسج کیا تھا مجھے اُس کا کیا مطلب سمجھو میں؟عریش سنجیدگی سے بولا

لالی پاپ کھاتے بچے تو آپ ہیں نہیں جو مطلب سمجھ نہ پائے۔۔۔عزہ نے منہ بسورا

آپ نے غلط کیا ایسے کیسے ایک مُلاقات میں آپ کسی شخص کو پسند کر سکتی ہیں؟عریش کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا

اب یہ مت کہیے گا اگر آپ سے بات کر رہی ہو اوروں سے بھی کی ہو گی یقین جانے میرا ننھا دل ٹوٹ جائے بکھر جائے گا تڑپ اُٹھے گا۔۔۔عزہ ڈرامائی انداز میں بولی

دیکھو عزہ

ہائے یقین جانے زندگی میں پہلی بار مجھے اپنا نام بہت پیارا لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔عزہ اُس کی بات کاٹ کر دلفریب لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

کیا آپ پاگل ہو؟عریش نے سر جھٹک کر کہا

آپ کہہ سکتے ہیں۔۔۔عزہ شرما کر بولی

مطلب باز نہیں آنے والی اپنی حرکتوں سے؟ عریش نے پوچھا

بلکل بھی نہیں صاف کھڑی بات کروں گی آپ پہلی نظر میں اچھے لگے مانا کے بالاج بھائی کا چہرہ بھی سیم ہے مگر اُن کو بہت بار دیکھنے سے بھی وہ محسوس نہیں ہوا جو آپ کو دیکھ کر محسوس ہوا۔۔۔میرے اظہار پہ یہ مت سمجھ لیجئے گا کے میں بولڈ ہوں۔۔۔میں بولڈ نہیں ہوں اور نہ میرا کردار خراب ہے۔۔۔پہل اِس لیے کی کیونکہ مجھے پتا ہے آپ کبھی نہیں کرینگے۔۔۔۔اور اِتنا بھی پتا ہے آپ باقی مردوں کی طرح میرے اظہارِ محبت پہ مجھے حقارت سے دیکھے گے بھی نہیں۔۔۔۔۔عزہ پہلی بار سنجیدہ ہوئی تھی اور عریش لاجواب ہوا تھا

اور اگر میں ایسا کروں تو؟ عریش نے پوچھا

آپ باقیوں سے الگ ہیں مجھے پتا ہے میرا دل نہیں توڑے گے۔۔۔عزہ کا لہجہ قابلِ دید تھا۔۔۔

میں آپ کے قابل نہیں۔۔۔عریش نے کہا

یہ فیصلہ کرنے والے آپ کون ہوتے ہیں؟ ہو سکتا ہے میں آپ کے قابل نہ ہوں۔۔۔۔۔۔ عزہ اُس کی بات پہ مسکرا کر بولی

جذباتی ہو رہی ہیں آپ۔۔۔۔ عریش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اِس سر پھری لڑکی سے جان چُھڑوائے

آپ کو لگ رہا ہے تو شاید۔۔۔ عزہ نے سکون سے جواب دیا

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں آج ہوں کل نہیں ہوں گا۔۔۔۔۔ عریش نے دوسرا حُربہ اختیار کیا

موت برحق ہے زندگی کا بھروسہ تو کسی کو نہیں ہوتا کب کہاں کس جگہ حادثے کا انسان شکار ہو جائے پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔۔۔۔۔ عزہ کو اب بھی کوئی فرق نہیں پڑا

میں آپ کا نمبر بلاک کر دوں گا ویسے بھی مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔۔ عریش نے سر جھٹکا

نمبر بلاک کرنے سے کیا ہو گا؟ کچھ نہیں ہو گا اور آپ کو بھلے مجھ میں دلچسپی نہ ہو مجھے آپ میں بہت دلچسپی ہے۔۔۔۔ عزہ نے مسکراہٹ ضبط کر کے کہا

اگر ایسا تو کل مجھ سے ملو میں اپنے بارے میں ساری سچائی آپ کو بتاؤں گا دیکھتے ہیں پھر آپ کی یہ دلچسپی کب تک قائم رہتی ہے۔۔۔عریش فیصلہ کن لہجے میں بولا

اوکے ڈن میں وقت پہ آجاؤں گی۔۔۔عزہ کا خوشی سے بُرا حال ہو گیا مگر عریش نے نفی میں سر ہلا کر کال کٹ کر دی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

ایسی کی تیسی

تحریر رمشا حسین

Last Episode

دانیال اپنے کمرے میں داخل ہوا تو فلائنگ تکیے نے اُس کا استقبال کیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہے انا؟ دانیال دانت پیس کر کہتا انا کو دیکھنے لگا جو شادی کے کامدار لہنگے میں ملبوس جوالہ مکھی بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

تکیہ ہے نظر نہیں آرہا؟انادانت پہ دانت جماتی دوسرا تکیہ اُس کو دے مارا جواِس بار دانیال کے کیچ کر لیا۔۔۔

آج ہماری شادی کی پہلی رات ہے اور تم یہ سلوک کر رہی ہو؟دانیال نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

ہاں کیونکہ تم ایسی لائق ہو۔۔۔انا نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا

یقین جانو قاتل حسینہ لگ رہی ہو۔۔۔۔دانیال سر تا پیر اُس کو دیکھ کر آنکھ وِنک کیے بولا تو انا سٹپٹائی

تمہاری اِن باتوں میں نہیں آنے والی میں اور خبردار جو میرے پاس آئے۔۔۔۔۔انا نے اُس کو اپنی طرف آتا دیکھا تو وارن کیا۔۔۔

غصہ تھوک دو ایسا بھی کچھ نہیں کر دیا میں نے۔۔۔۔دانیال نے منت کی۔۔۔

تم نے جو حرکت کی ہے وہ بہت عجیب تھی تمہیں اندازہ ہے لوگ کن کن نظروں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔انا کا بس نہیں چل رہا تھا اور دانیال کا سر پھاڑ دیتی

انا تم دادا دادی کا سوچو وہ کتنے خوش تھے۔۔۔دانیال اُس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے بولا

دانی۔۔۔۔۔۔اُن کی عمر شادی کی نہیں تھی کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔انا زچ ہوتی بولی

شادی کی کوئی عمر نہیں ہوتی ہمیں لوگوں کی سوچ سے نہیں اپنے سے جڑے لوگوں کی

خوشیوں کا سوچنا چاہیے۔۔۔۔دانیال سنجیدگی سے بولا

ریئلی؟ تمہیں لگتا ہے آج تمہارے اِس فیصلے سے سب خوش تھے۔۔۔انا نے تمسخرانہ لہجے

میں پوچھا

جن کے لیے کیا وہ خوش تھے اور میرے لیے یہی بڑی بات ہے۔۔۔۔۔۔دانیال اتنا کہتا

.ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوتا ہاتھ میں پہنی گھڑی اُتارنے لگا۔۔

اگنور کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟ انا اُس کی حرکت پہ تنگ ہوتی بولی

www.novelsclubb.com

میں اگنور کر رہا ہوں یا تم غصے پہ غصہ ہوئے جا رہی ہو؟ نکاح کے وقت بھی منہ بنایا ہوا تھا

فوٹو شوٹ تک ہمارا نہیں ہوا ناراض اِس بات پہ بھی میں ہو سکتا ہوں بٹ یو نو واٹ میں

نہیں ہو گا۔۔آج ہماری زندگی کا خاص دن تھا جو تم نے اپنی انا میں اسپوئل کر دیا۔۔۔

you really dispointed me.

دانیال اپنے چہرے پہ سنجیدہ تاثرات سجاتا وارڈوب سے اپنا نائٹ سوٹ نکالنے لگا۔۔

تم نے میری تعریف تک نہیں کی نئی نویلی دولہن کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے۔۔۔انا کو اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوا تبھی خود ہی بات بدل کر اُس سے بولی

تعریف؟ تمہیں تکیوں کی گلے شکوے کرنے سے فرصت ہو تبھی نہ۔۔۔دانیال نے طنز کیا

اچھا چھوڑو میری منہ دیکھائی دو۔۔۔انا اپنا حنائی والا ہاتھ اُس کے سامنے کرتی بولی

کیوں دو؟ کس لیے دوں؟ کونسا تم روایتی دولہنوں کی طرح میرے انتظار میں گھونگھٹ اُوڑھے بیٹھی تھی۔۔۔۔دانیال نے تند نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

زیادہ باتیں مت بناؤ چپ چاپ مجھے میری منہ دیکھائی دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔انا نے جلدی سے کہا

نہیں ہے میرے پاس۔۔۔دانیال نے انکار کیا

میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔انا غصے سے بولی

سائیڈ ٹیبل کے سیکنڈ ڈرار میں پڑی ہے اُٹھالو۔۔۔دانیال نے جان چُھڑائی

ایسے کیسے میں لے لوں شوہر اُٹھا کر دیتا ہے اپنی بیوی کو۔۔۔۔انا نے شانے اُچکا کر کہا تو

دانیال ایک نظر اُس پہ ڈالتا خود ہی ڈرار سے ایک مخملی کیس نکال کر اُس کو دیا

مجھے کیا دے رہے ہو کھولو اِس کو۔۔۔انا اِدھر اُدھر دیکھتی بولی تو دانیال گہری سانس

خارج کرتا ایسے ہی کرنے لگا۔۔۔

Wow it's beautiful.

دانیال نے سفید موتیوں والا بریسلیٹ اُس کے سامنے کیا تو انا ستائش بھری نظروں سے

اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

لاؤ پہنا دوں۔۔۔دانیال نے اُس کا ہاتھ پکڑا تو اُس کی دونوں کلائیاں چوڑیوں سے بھری

ہوئی تھی جس پہ اُس نے آہستہ سے ایک ہاتھ کی چوڑیاں اُتار کر بریسلیٹ پہنایا۔۔۔

Now it's beautiful.

دانیال نے کہا تو انا مسکرائی

سوری۔۔۔انا نے ہلکی آواز میں کہا

فار واٹ ؟دانیال انجان بنا

فار ایوری تھنگ۔۔۔انا نے سادگی سے کہا

شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا۔۔۔۔دانیال باقاعدہ ہاتھ آسمان کی جانب کرتا بولا

زیادہ بنو مت۔۔۔۔انا نے اُس کے بازوں پہ تھپڑ رسید کیا

سیدھا جہنم میں جاؤ گی دیکھنا۔۔۔۔۔دانیال اپنا بازوں سہلاتا خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا جس پہ انا نے دانتوں کی نمائش کی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

رات کتنی مشکل سے کٹی تھی یہ بس عزہ جانتی تھی تبھی وہ عریش کی بتائی ہوئی جگہ پہ وقت سے پہلے آئی تھی اور عریش کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔جو پانچ دس منٹ کے انتظار کے بعد آ گیا تھا

السلام علیکم۔۔۔عزہ نے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ؟ عریش پاس والی چیئر گھسیٹ کر بیٹھتا اُس سے استفسار ہوا

میں تو بہت ٹھیک ہوں۔۔۔۔عزہ ٹیبل پہ کہنی ٹکائے مسکرا کر بولی

یہاں ہمارے علاوہ کوئی نہیں میں چاہتا تھا پر سکون ماحول میں آپ سے بات ہو تو اچھا ہے۔۔۔۔۔عریش گلا کھنکار کر بولا

میں سن رہی ہوں آپ بولے۔۔۔۔عزہ یک ٹک اُس کو دیکھ کر بولی تو عریش خوامخواہ کبھی اپنی عینک ٹھیک کرتا تو کبھی اپنی شرٹ۔۔اصل میں اُس کو عزہ کی نظریں ڈسٹرب کر رہی تھی جو عزہ صاف محسوس کر گئی تھی تبھی مسکراہٹ ضبط کرتی اُس کی حالت سے محفوظ ہونے لگی۔۔۔۔۔اُس نے تو ایویں سوچا تھا جس سے اُس کی شادی ہو وہ کیوٹ یا معصوم سا ہو مگر اُس کو لگتا تھا اصل زندگی میں ایسے مرد نہیں ہوتے مگر اب اپنے سامنے عریش کو دیکھ کر اُس کو لگ رہا تھا جیسے جلد ہی اُس کی خواہش اپنی تکمیل کو پہنچے گی۔۔۔۔

میری بات تحمل سے سُنیئے گا میں جانتا ہوں آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے پر میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔عریش نے بات کا آغاز کیا

کیوں کیا خرابی ہے مجھ میں؟ ینگ ہوں پڑھی لکھی ہوں خوبصورت ہوں گوری چِٹی بھی ہوں پھر کیا مسئلہ ہے؟ عزہ شکوہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

جی آپ بہت اچھی ہیں آپ میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔۔۔ تبھی یہ بول رہا ہوں۔۔۔ عریش نے اُس کو سمجھانا چاہا

تو کیا اگر مجھ میں خرابی ہوتی تو آپ کر لیتے شادی؟ عزہ بنا اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر بولی

آپ سمجھ نہیں رہی۔۔۔۔۔ عریش نے کہا

تو آپ سمجھائے۔۔۔۔ عزہ ہمہ تن گوش ہوئی۔۔۔۔۔

بچپن میں جنسی زیادتی کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔ عریش یہ بات بتاتے ہوئے کس تکلیف سے گزرا تھا بس وہ اور اُس کا خدا جانتا تھا۔۔۔۔۔ عزہ اُس کے چہرے پہ درد بھرے تاثرات صاف محسوس کر سکتی تھی جس سے وہ خود بھی اُداس ہو گئی تھی۔۔۔

آپ بہت بری ہیں۔۔۔ عزہ نے رشک سے اُس کو دیکھ کر کہا اُس نے کوئی ہمدردی بھرا جُملا نہیں بولا تھا کیونکہ بعض دفع لوگوں کی ہمدردیاں ہمیں کھٹکتی ہیں۔۔۔۔۔ اور وہ ایسا کر کے عریش کو مزید تکلیف سے دوچار کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُمید ہے آپ کا فیصلہ بدل گیا ہو گا۔۔۔ عریش ہلکی مسکراہٹ سے بولا

میرا فیصلہ کیوں بدل جائے گا۔۔۔ مجھے آپ سے محبت ہے۔۔ مانا کے آپ کے ساتھ جو ہوا وہ غلط تھا پر ایسا ہونا آپ کی قسمت میں طے پایا تھا۔۔۔ مجھے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا نہ ہی میرے دل پہ اثر ہوا ہے۔۔۔ عزہ عام لہجے میں کہتی عریش کو حیران کر گئ

میں یوز لیس ہوں۔۔۔۔ عریش نے اُس کو عقل دینی چاہی

آپ پیور ہیں۔۔۔۔۔ عزہ خاصے پر سکون لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

میں آپ سے شادی نہیں کر سکتا آپ بہترین کی حقدار ہے ایک مکمل لڑکی ہے جبکہ میں مکمل مرد نہیں ہوں۔۔۔ اُمید ہے یہ ہماری آخری مُلاقات ہو گی۔۔۔۔ عریش اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا بولا

مکمل بس اللہ کی زات ہے۔۔ کوئی بھی انسان مکمل نہیں ہوتا ہاں نکاح کے بعد وہ ایک دوسرے کو مکمل کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ عزہ بھی کھڑی ہوتی مسکرا کر بولی

میری مصروف زندگی ہے آپ کی گنجائش نہیں نکلتی۔۔۔۔ عریش نے جیسے قسم اُٹھائی تھی کے عزہ کی کسی بات میں نہیں آئے گا

جتنی نکلتی ہے میں اُس میں خود کو ایڈجسٹ کر لوں گی۔۔۔۔عزہ نے کہا

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔عریش اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہتا جانے لگا جب عزہ اُس کے راستے میں حائل ہوئی

میں لڑکی ہو کر آپ کو پرپوز کر رہی ہوں انکار مت کرے ورنہ خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہوں گی۔۔۔چاہے جانے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے ٹھیک اُسی طرح دُھتکارے جانے والا احساس جان لوا ہوتا ہے۔۔۔عزہ کی بات پہ عریش ایک پل کو ساکت ضرور ہوا تھا

میں آپ کے لیے کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کر لوں گا۔۔۔عریش نے جیسے اُس کو پچکارا

مستقبل میں میرے بیوروکھوُلنے کا اِرادہ ہے کیا؟اُس کی ایسی بے تُکی بات سن کر عزہ نے طنز کیا

www.novelsclubb.com

I'm getting late.

عریش مصروف لہجہ اپناتا سائیڈ سے گزرنے لگا جب ایک بار پھر عزہ اُس کے راستے میں حائل ہوئی۔۔۔۔

اگر آپ نے شادی کے لیے ہاں نہیں کی تو میں یہ گولیاں کھالوں گی۔۔۔۔۔عزہ نے اچانک ایک شیشی اُس کے سامنے کی تو عریش چونک کر اُس کے ہاتھ میں دیکھنے لگا مگر عزہ کے پاس پوائزن کی شیشی دیکھ کر وہ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جو بے بسی کی مورت بنی اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بوتل مجھے دو۔۔۔۔عریش نے سنجیدگی سے کہہ کر اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

پہلے کہو میں تم سے شادی کروں گا۔۔۔۔عزہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور خود بھی اپنے قدم پیچھے کی جانب کِھسکاتی اُس سے دور ہونے لگی۔۔۔

ضد نہیں کرے مجھے بوتل دے۔۔۔۔عریش نے سختی سے کہا وہ اُس کا چہرہ پڑھنا چاہتا تھا مگر جس طرح کے تاثرات عزہ نے سجائے ہوئے تھے اُس کو دیکھ کر عریش بلاوجہ اپنی نظریں چُرا گیا

www.novelsclubb.com

پہلے وہ کہے جو میں نے کہنے کا بولا ہے۔۔۔۔عزہ نے بھی سنجیدگی اختیار کی

میں نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔عریش کا لہجہ دوٹوک تھا

ٹھیک ہے پھر میں یہ کھالیتی ہوں۔۔۔عزہ اتنا کہتی بوتل کا ڈھکن کھولنے لگی۔۔۔

عزہ کیا ہو گیا کیوں ایسا پاگل پن کر رہی ہیں۔۔۔؟ عریش ایک ہی جست میں اُس تک پہنچ کر بولا مگر عزہ نے بوتل اپنے ہاتھ کی مٹھی میں قید کر لی تھی۔۔۔۔

پہلے کہے آپ مجھ سے شادی کرینگے۔۔۔ عزہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو عریش زندگی میں پہلی بار کنفیوز ہوا تھا۔۔۔

میں ایسا نہ

مجھے کھانی ہیں یہ۔۔۔۔ عزہ اُس کی آدھی بات سن کر کہتی بوتل منہ کو لگانے لگی جب عریش کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

میں کروں گا آپ سے شادی

واقع؟ عزہ خوشی سے جھوم اُٹھی

www.novelsclubb.com

ہاں اب بوتل مجھے دے۔۔۔ عریش اپنی عینک ٹھیک کرتا بولا

اچھاایک منٹ۔۔۔عزہ مسکرا کر کہتی بوتل کے اندر موجود پلز کو اپنی ہتھیلی میں رکھتی خالی شیشی عریش کے ہاتھ میں پکڑائی تو وہ اپنی عینک ٹھیک کرتا عزہ کی ہتھیلی میں پڑی نیلی پیلی بلو سفید چاکلیٹی ہر رنگ کی گولیاں دیکھتا نا سمجھی سے نظریں اُٹھا کر عزہ کو دیکھنے لگا۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔عزہ اُس کا چہرہ پڑھتی ایک گولی دانتوں کے درمیان کاٹ کر آدھی عریش کے سامنے کی تو اُس کے اندر چاکلیٹ دیکھ کر عریش کا پورا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

یہ کیا آپ مجھے بے وقوف بنایا؟ عریش اپنے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اُس کو گھورنے لگا

نہیں تو میں نے کب آپ کو بے وقوف بنایا آپ تو ماشااللہ سے ایجنٹ ہے اور میں کونسا اتنی لیجنڈ ہوں جو آپ کو بے وقوف بناپاؤں ہماری اتنی اوقات کہاں؟ عزہ معصومیت کی حدیں توڑتی بولی

www.novelsclubb.com

یہ پوائزن کی بوتل دیکھا کر کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔عریش نے بوتل اُس کے سامنے کی

اب یہ تو ہمیں بچپن میں سِکھایا جاتا ہے کبھی بھی ظاہری شخصیت کی جانب مبذول مت ہونا کیونکہ وہ اندرونی طور پہ بلکل اُلٹ ہوتی ہے۔۔اب یہ پوائزن کی بوتل ہے ضروری تو نہیں ہے نہ اُس میں اندر زہر ہو اور میں نے ایسا کوئی لفظ یوز بھی نہیں کیا کے میں زہر کھالوں گی میں نے کہا یہ گولیاں کھالوں گی۔۔۔عزہ آنکھیں پٹپٹا کر بولی

مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی آپ کھائے یہ گولیاں۔۔۔۔عریش دانت پیس کر کہتا دروازے کی جانب بڑھا

رو کے تو ہماری اب شادی فِکس ہو گئی ہے آپ نے پہلے ایسا بولا اور میں اِس لیے یہ لائی ہوں۔۔۔تاکہ بعد میں منہ بھی میٹھا ہو جائے۔۔۔۔۔اور ایک مزے کی بات بتاؤں بچپن میں چاہت اور میں یہ بہت شوق سے کھاتے تھے۔۔اب تو بڑی مشکل سے ملی ہے اگر نہ ملتی تو جانا کیا ہوتا۔۔۔۔عزہ عریش کے ساتھ چلتی نان سٹاپ بولتی گئی۔۔۔۔۔

میں نے اپنے الفاظ واپس لیے۔۔۔۔۔۔عریش اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا تو عزہ کچھ پل تو اُس کو دیکھتی رہی پھر آلتی پالتی مارے ریسٹورنٹ کے باہر بیٹھ گئی تو آتے جاتے لوگ عجیب نظروں سے اُس کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

اب یہ کیا نیا ڈرامہ ہے۔۔؟اُٹھے خاموشی سے آپ کوئی چھوٹی بچی نہیں۔۔۔۔۔عریش جھنجھلا اُٹھا

پہلے آپ پر مینٹلی کہے مجھ سے شادی کرینگے ورنہ میں نے یہی ڈھیرا جمانا ہے۔۔کوئی کچھ بھی کہتا ہے تو کہہ دے میڈیا والے بھی آتے ہیں تو آئے مگر میں نے یہاں سے ایک آنچ تک نہیں ہلنا جلنا۔۔۔عزہ اپنی جگہ ڈھیٹ بنی رہی وہ سمجھ گئی تھی عریش ٹیڑھی چیز ہے جو اِتنی آسانی سے اُس کے ہاتھ نہیں آنے والا۔۔۔۔مگر اُس نے سوچ لیا تھا اپنی پہلی محبت کو اتنی آسانی سے جانے نہیں دے گی ایڑی چوڑی کا زور لگائے گی۔۔۔۔۔

اُٹھے ورنہ میں نے سب کے سامنے آپ کو اُٹھا کر لے جانا ہے۔۔۔۔عریش نے آس پاس لوگوں کا رش کھڑا ہوتا محسوس کیا تو اپنی طرف سے اُس کو دھمکی تھی

واقع جیسے فلموں میں ہوتا ہے تو دیر کس بات کی؟اُٹھائے۔۔۔۔۔۔۔عزہ مسکراہٹ ضبط کرتی بانہیں پھیلا کر بولی تو عریش سٹپٹا گیا اُس کو عزہ سے اِس قدر بے باکی کی اُمید ہر گز نہ تھی۔۔۔۔

بیٹا یہ کیا تماشا لگایا ہوا ہے؟ایک آدمی نے پوچھا تو عریش نے عزہ کو گھورا جو اپنے چہرے پہ دُنیا جہاں کی مظلومیت سجائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

انکل بات کچھ یوں ہے کے اِس شخص نے جینے مرنے کے قسم کھائی تھی میرے ساتھ اور اب یہ مکر رہا ہے۔۔عزہ عریش کی جانب اِشارہ کرتی بولی تو وہ پریشانی سے اپنا ماتھا مسلنے لگا۔۔

کیوں بھئی؟کیا تمہارے گھر میں کوئی بہن نہیں؟اگر کل کلاں کو کوئی اُس کے ساتھ ایسا کریں تو کیا کرو گے؟ایک شخص نے ناگواری سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

جی میرے گھر میں کوئی بہن نہیں ہے ایک ماں تھی جو رشتیداروں کی طرف ہیں اگر آپ نے آنا ہے تو آجائے۔۔عریش جو پہلے ہی تپا ہوا تھا اُس آدمی کی بات نے مزید جلے پہ نمک کا کام کیا

www.novelsclubb.com

توبہ توبہ آجکل کے بدزبان بچے۔۔۔سب نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا

اگر آپ کا تماشا ختم ہو گیا ہو تو چلے۔۔۔میں کروں گا آپ سے شادی۔۔۔۔۔خوش ہو جائے۔۔۔عریش اُن سب کو نظر انداز کرتا بولا تو وہاں کھڑے سب لوگ یاہو کا نعرہ

لگاتے تالیاں بجانے لگے۔۔۔عزہ بھی گہری مسکراہٹ اپنے چہرے پہ سجاتی ہاتھ جھاڑ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ؟عزہ مسکراہٹ سے اُس سے بولی

نہیں۔۔۔۔پھاڑ کھانے والا انداز

میں تو بتاؤں گی۔۔۔آپ کو پتا ہے مرد چاہے جتنا بھی خود کو تیس مار سمجھ لے مگر ہم عورتوں سے جیت نہیں سکتا۔۔۔۔عزہ نے مزے سے کہا جس پہ عریش خاموش رہا کیونکہ اُس کو واقع بخوبی اِس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کے کم سے کم وہ خود سامنے والی لڑکی سے جیت نہیں سکتا۔۔۔وہ آر آئے پی ریڈنگ کا ماہر تھا۔۔۔بنا دیر کیے لوگوں کا چہرہ پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔اُن کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ اُن کا دماغ پڑھ سکتا تھا۔۔۔مگر آج اُس کا کوئی بھی ٹیلنٹ عزہ کے معاملے میں کام نہیں آیا تھا۔۔وہ لڑکی اُس کے چاروں شانے چت کر گئ تھی۔۔۔۔۔۔اُس کو ایسے موڑ پہ کھڑا کیا جہاں نہ وہ اُس کی آنکھیں پڑھ سکتا تھا اور نہ چہرہ نہ ہی وہ کچھ اور سوچ سکتا تھا۔۔۔شاید وہ سب سے پہلے ہی واقف تھی تبھی اتنی چلاکی سے یہ سب کر دیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

!!! کچھ عرصے بعد

اِس عرصے میں بہت کچھ ہو گیا تھا بلقیس بیگم اور شائلہ بیگم کی آپسی لڑائی ختم ہو گئ تھی۔۔۔ شائلہ بیگم روایتی ساس کی طرح انا سے پیش نہیں آتی تھی اگر جو دانیال اور انا کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو بھی جاتا تو وہ ہمیشہ انا کا ساتھ دیتی تھی۔۔۔۔ علیزے آمریکا جا کر وہاں کسی بینکر کے ساتھ شادی کر لی تھی اور بتایا تھا وہ اپنی زندگی میں مطمئن ہے اب کبھی وہ پاکستان واپس نہیں آئے گی۔۔۔۔ جس پہ کسی نے اُس پہ زیادہ دباؤ نہیں ڈالا تھا۔۔۔ موحد کی بھی شادی اُس لڑکی سے شادی ہو گئ تھی جس کو وہ چاہتا تھا۔۔۔۔ بالاج نے اپنے باپ کو معاف کر دیا تھا اور اب اُن کے کہنے پہ آفندی ویلا رہتا تھا۔۔ سب اپنی اپنی زندگیوں میں بہت خوش تھے۔۔ اور ایک اہم بات عریش اور عزہ کی شادی بھی ہو گئ تھی۔۔۔۔۔ جس پہ اُجالا بیگم انتہا کی خوش تھی جیسے وہ مناہل کے ساتھ پیش آتی تھی عزہ سے بلکل بھی ایسے پیش نہیں آئی تھی شوہر کی سچائی پھر اپنے کوتاہیوں کی وجہ سے وہ بہت نادم تھی۔۔۔ عزہ عریش کے لیے ایک بہت اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی۔۔۔ عریش کو بھی اُس سے پیار ہو گیا تھا اُس کی بچکانہ حرکتوں سے اُس کو چڑ نہیں ہوتی تھی بلکہ کبھی کبھی

اُس کو لگتا تھا جیسے اُس نے کوئی بچی گود لی ہے پھر اپنی سوچ پہ وہ خود ہی ہنس پڑتا تھا۔۔۔اُن کی شادی کے ایک ماہ بعد ہی خوشخبری آئی تھی۔۔۔ مگر انا اور دانیال کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی جس پہ انا تھوڑا بہت اب پریشان رہتی تھی۔۔۔۔ مگر دانیال اُس کو سمجھاتا رہتا۔۔۔۔۔ عریش نے اپنے سورسز سے زاویار کے بارے میں پتا کروایا تھا جس سے اُس کو یہ معلوم ہوا تھا کے روڈ ایکسیڈنٹ میں وہ اپنی جان کی بازی ہار گیا تھا۔۔۔۔اِس بات کو سن کر عریش کو افسوس ہوا مگر یقین نہیں آیا تھا۔۔اُس کو کہی نہ کہی ایسا لگتا تھا جیسے وہ زندہ ہے اور آج نہیں تو کل اُن کے روبرو کھڑا ہو جائے گا۔۔۔۔اور عریش کو اِس وقت کا شدت سے انتظار تھا۔۔جانے کیوں اُس کو زاویار سے عجیب قسم کا لگاؤ ہو گیا تھا۔۔۔۔

چاہت کے یہاں دو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی تھی ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔۔۔بیٹی کا نام راحت اور بیٹے کا نام بُرہان جو انہوں نے پہلے سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔چاہت اور بُراق اپنے بچوں کو لیکر بہت خوش تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اور آج مناہل کی ڈیلیوری تھی جس وجہ سے بالاج صبا بیگم اسفند صاحب عریش عزہ انا دانیال یہ سب ہسپتال تھے مگر چاہت اپنے بچوں کی وجہ سے نہیں آپائی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر میری وائیف کیسی ہے۔۔۔۔؟لیڈی ڈاکٹر جیسے ہی باہر آئی بالاج نے بے چینی سے پوچھا اُس کی نظر گود میں نومولود بچے پہ نہیں پڑی تھی۔۔۔

She is perfectly fine,don't worry and congratulations.

ڈاکٹر مسکرا کر کہتی اُس کی توجہ نومولود بچے پہ کرائی تو بالاج نے جلدی سے اُس کو اپنی گود میں لیا۔۔۔

اللہ کی رحمت ہوئی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے بتایا تو بالاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی باقی سب کی اُس معصوم بچی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری منال۔۔۔۔۔۔بالاج اُس کی پیشانی چومتا بولا

ارے نام تو پیارا سوچا ہے آپ نے۔۔۔عزہ بالاج کی بات سنتی خوشی سے بولی اُس کا اپنا تیسرہ ماہ شروع ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔مگر حرکتوں میں سُدھار نہیں آیا تھا اِس لیے اب عریش کو اپنے بچوں کی فکر لاحق ہوئی تھی اگر وہ ماں پہ چلے جاتے تو؟؟اُس نے تو ابھی سے

سوچ لیا تھا اگر بیٹا ہوا تو یا وہ اُس کو آرمی میں کرے گا یا پھر سیکرٹ ایجنٹ۔۔۔۔۔۔پر عزہ کو دیکھ کر اُس کو لگ نہیں رہا تھا ایسا کچھ ہو گا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر کہا

مجھے دو۔۔۔۔۔انا نے بے قراری سے بالاج کو کہا تو اُس نے اپنی بچی اُس کی گود میں ڈالی۔۔ابھی انا نے ٹھیک سے اُس کو پیار بھی نہیں کیا تھا جب اُس کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ دانیال فکر مندی سے انا کی طرف بڑھا۔۔۔

کچھ نہیں بس چکر سا آ گیا تھا۔۔۔۔۔۔انا بچی عزہ کو دیتی بتانے لگی۔۔۔۔۔۔

اندر آئے میں آپ کا چیک اپ کرتی ہوں۔۔۔ڈاکٹر جو جانے والی تھی انا کو دیکھ کر بولی تو اُس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

www.novelsclubb.com

میں مناہل سے مل سکتا ہوں؟ بالاج نے پوچھا

جی ضرور۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تو بالاج بچی کو لیتا مناہل کی طرف آیا جو آنکھیں موندیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مناہل؟ بالاج اُس کے پاس بیٹھتا آہستگی سے اُس کو آواز دی تو وہ اپنی آنکھیں کھولتی بالاج کو دیکھنے لگی۔۔۔

مُبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ بالاج نے بچی اُس کی گود میں دی تو مناہل والہانہ اُس کے چہرے پہ پیار کرنے لگی جس پہ وہ ہلکہ سا کسمسائی۔۔۔۔

کتنی پیاری ہے نہ۔۔۔ تشکر کے احساس سے مناہل کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔۔۔

تمہاری جیسی میں نے تو تام بھی تم سے ملتا جُلتا رکھا ہے منال۔۔۔ بالاج نے مسکرا کر بتایا مگر اُس کی بات پہ مناہل کے مسکراتے لب سکڑ گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

منال کیوں؟ تم نے تو عریشہ سوچا تھا۔۔۔ مناہل نے پوچھا

ہاں پھر منال نام زیادہ پیارا لگا۔۔۔۔۔۔ بالاج نے بتایا

منال نہیں عریشہ ٹھیک ہے میں نہیں چاہتی ہماری بچی اپنی ماں کی طرح بنے مغرور انا پرست۔۔۔۔ مناہل نے اپنا خوف بیان کیا تو بالاج نے گہری سانس اپنے اندر کھینچی۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا زیادہ مت سوچو۔۔۔۔۔۔ بالاج نرمی سے اُس کا ماتھا چھو کر بولا

اگر ایسا ہوا تو؟ مناہل ڈر کر بولی

تو اُس کی زندگی میں بھی میرا جیسا بالاج آئے گا۔۔۔۔ جو سیدھا کر دے گا اُس کو۔۔۔۔۔ بالاج شرارت سے اُس کو دیکھ کر بولا تو اِس بار مناہل ہنس پڑی۔۔۔۔

_____❤_____

کیا کہا ڈاکٹر نے؟ انا ڈاکٹر کے کیبن سے باہر آئی تو دانیال نے پوچھا

I'm pregnant.

www.novelsclubb.com

انا نے شرما کر بتایا تو دانیال خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ریئلی؟ دانیال بے یقین سا تھا۔۔۔۔

ہمممم۔۔ جواب میں انا نے "ہمم" کہنے پہ اکتفا کیا

I'm so happy thank you so much

دانیال اُس کو اپنے حصار میں لیتا خوشی سے چور لہجے میں بولا

ہم ہوسپٹل میں ہیں۔۔۔۔۔انا نے یاد کروایا

تو؟اپنی بیوی کو گلے لگایا ہے کونسا ہوسپٹل کی کسی نرس کو۔۔۔دانیال نے اُس کی بات ہوا میں اُڑائی جس پہ انا نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

مناہل کو ڈسچارج مل گیا تو سب لوگوں نے آفندی ویلا میں اپنا ڈھیرا جما لیا۔۔۔اِس بار چاہت اور بُراق بھی آئے ہوئے تھے۔۔۔بُراق کی گود میں راحت تھی۔۔۔اور بالاج کی گود میں بُرہان۔۔۔چاہت جبکہ منال کو اپنی گود میں لیے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔عزہ اور انا اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔دراصل وہ اپنے بچوں کے نام ڈیسائیڈ کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں ماننا پڑے گا میری بیٹی تمہارے لیے گُڈ لک ثابت ہوئی ہے۔۔۔مناہل انا کو دیکھ کر شوخ لہجے میں بولی جو عزہ کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

ہاں یہ تو میں نے مان لیا۔۔۔انا نے ہاتھ کھڑے کیے کہا تو سب ہنس پڑے تبھی راحت نے رونا ڈال دیا

ایک تو اِس کے گلے میں جانے کونسا اسپیکر فٹ ہے۔۔۔چاہت سخت بدمزہ ہوتی بولی

شرم کرو۔۔۔بُراق نے اُس کو گھورا راحت میں تو اُس کی جان تھی بھلا وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

سب کچھ مجھے ہی کرنا ہے۔۔۔۔چاہت منال کو مناہل کی گود میں ڈالتی بُراق سے راحت لی۔۔۔جو اُس کی گود میں آتے ہی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

میلوڈرامہ۔۔۔۔چاہت اُس کو دیکھتی بڑبڑائی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

!!!! کچھ سال بعد

یہ میری ٹیم میں ہو گا۔۔۔چھ سالہ راحت اپنے کرلی بال چہرے سے ہٹاتی چیلینج کرتی نظروں سے منال کو دیکھ کر بولی اُن دونوں کے درمیان پانچ سالہ انا اور دانیال کا بیٹا دُرکان تھا جس کے لیے دونوں نے جنگ چھیڑی ہوئی تھی۔۔۔اُتوار ہونے کی وجہ سے وہ سب

آفندی ویلا آئے تھے بڑے سب تو گھر کے اندر تھے مگر بچے سب لان میں تھے۔۔۔منال اور راحت کی ایک دوسرے کے ساتھ بلکل بھی نہیں بنتی تھی ہر وقت کا لڑائی جھگڑا چلتا رہتا آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

دُر میری ٹیم میں ہو گا۔۔۔منال دُرکان کا بازوں کھینچ کر اپنی طرف کیا

لان میں موجود کرسیوں پہ چھ سالہ برہان اکتاہٹ بھرے تاثرات سے اُن تینوں کو دیکھ رہا تھا وہ بلکل اپنے باپ بُراق کی کاپی تھا جبکہ راحت پٹاخہ تھی چاہت سے دو ہاتھ آگے۔۔۔اور منال ابھی سے نک چڑی لڑاکوں تھی۔۔۔اور پانچ سالہ دُرکان کے معاملے میں وہ دونوں پوزیسیو تھی۔۔۔وہ بیچارہ تو ہمیشہ اُن دونوں کی لڑائی میں پس کر رہ جاتا

مجھے نہیں لگتا کوئی گیم کھیل پائینگے ہم۔۔عجرم جو عزہ اور عریش کا بیٹا تھا آہستہ آواز میں بُرہان سے بولا اُس کی آنکھوں میں ابھی سے گلاسس تھے کیونکہ اُس کی نظر کمزور تھی ۔اور وہ دیکھنے میں عریش جیسے تھا کیوٹ۔۔۔عجرم کے بعد عزہ کی یہاں بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی جس کا نام اُنہوں نے عنادل رکھا تھا جو اب لان میں گھاس پہ بیٹھی اپنی ڈولز کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی وہ نہ تین میں ہوتی تھی نہ تیرہ میں۔۔عجرم کے علاوہ کوئی بھی اُس

کے ساتھ نہیں کھیلتا تھا کیونکہ وہ بہت روتی تھی۔۔۔ایک ماہ پہلے وہ تین سال کی ہو گئ تھی۔۔۔۔۔اور اُس سے چھ سالہ بُرہان جب بھی ملتا بلاوجہ اُس کے روئی جیسے گالوں پہ تھپڑ ضرور مارتا بلاوجہ بے مقصد۔۔۔

میں موم کے پاس جارہا ہوں۔۔۔بُرہان اپنی بات کہتا اُٹھ کھڑا ہوتا تو اُس کا پاؤں عنادل کی ڈول پہ آیا تو عنادل بھاں بھاں کرتی رونے لگ گئ تھی۔۔

ایک تو یہ ہر وقت روتی رہتی ہے۔۔۔۔۔بُرہان بیزاری سے عنادل کو دیکھتا ایک تھپڑ اُس کے نازک گالوں پہ مارا تو اُس کے رونے میں مزید روانگی آ گئ تھی۔۔۔۔راحت اور منال اپنی لڑائی بھول کر فورن سے بھاگ کر عنادل کے پاس آئی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو مارنے کی۔۔۔۔عجرم خونخوار نظروں سے برہان کو دیکھتا ایک مُکہ اُس کی ناک پہ مارا

www.novelsclubb.com

تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔۔بُرہان اپنی ناک پہ ہاتھ رکھتا عجرم کو مارنے لگا۔۔۔۔اب اُن دونوں کے درمیان جنگ لگ گئ تھی۔۔راحت عنادل کو خاموش کم اور اپنے کرلی بال زیادہ سنبھال رہی تھی۔جو کُھلے ہوئے ہونے کی وجہ سے بار بار چہرے پہ پڑ

رہے تھے۔۔جبکہ منال اُس کے گال صاف کرتی بہلانے میں مصروف تھی۔۔اپنے چاکلیٹس کی لالچ تک دے رہی تھی مگر اب اُس کا رونا سسکیوں اور ہچکیوں میں بدل گیا۔اُن سب سے لاتعلق بے نیاز دُرکان تھا۔۔۔جو راحت کے پاس سے چاکلیٹ اُٹھا کر کھانے میں مصروف تھا جیسے زندگی میں اُس سے ضروری کام کوئی ہو ہی نہ۔

کیا ہو رہا یہ؟ وہ سب لان میں آئے تو اُن سب کو دیکھ کر حیران ہوئے۔۔عریش بھاگ کر عنادل کے پاس جاتا اُس کے آنسوؤ سے تر گال صاف کرنے لگا۔۔عزہ اور چاہت بُرہان اور عجرم کو ایک دوسرے سے الگ کرنے لگی۔۔۔۔جن کی شرٹس کے بٹنز تک ٹوٹ گئے تھے مگر پھر بھی وہ لڑنا ختم نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

تران (برہان) نے مالا (مارا)۔۔۔۔۔۔۔۔۔عنادل ہچکیاں لیتی عریش سے بُرہان کی شکایت کرنے لگی۔۔تو عریش نے اُس کو اپنے سینے سے لگایا

www.novelsclubb.com

میں تمہاری بوٹی بوٹی کر لوں گا۔۔تم نے میری بہن کو مارا ہے۔۔۔۔عجرم عزہ کی گرفت میں پھڑ پھڑاتا برہان کو کو دھمکی دینے لگا۔۔۔۔

ہاتھ تو لگا کر دیکھا۔۔۔۔برہان نے دانت پیس کر کہا

یقین تم بھی چاہت کو ایسے مارتے ہو گے بچپن میں۔۔۔۔ بالاج برہان کو دیکھتا بُراق سے بولا

میری اور چاہت کی آپس میں بہت بنتی تھی۔۔۔ اگر کبھی مذاق میں تھپڑ مار بھی دیتا تو وہ جواب میں دس تھپڑ مارتی۔۔۔ بُراق جھرجھری لیکر بولا

اوو تبھی میں سوچو تمہارا ایک گال اندر تک دُھنسا ہوا کیوں ہے۔۔۔۔۔ مطلب یہ چاہت کا کمال ہے۔۔۔۔۔۔۔ بالاج سمجھنے والے انداز میں بولا تو بُراق نے اُس کو گھورا

زندگی ہو تو ایسی۔۔۔ مطلب آگ لگے بستی میں تمہارا بیٹا اپنا مستی میں۔۔۔ دانیال نے انا کی توجہ دُر کان پہ کروائی جس کا چہرہ چاکلیٹ سے لت پت تھا۔۔ اب وہ دوسرا کھانے کی چاہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ آس پاس کیا ہو رہا تھا اُس سے سرے سے بے نیاز تھا۔۔۔۔۔۔

تم پہ گیا ہے سارا۔۔ انا نے سر جھٹک کر کہا

حرکتوں پہ تم پہ گیا ہے۔۔ دانیال نے جتانے والے انداز میں کہا

سوری یار پتا نہیں برہان کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ چاہت عزہ کو دیکھ کر معذرت خواہ لہجے میں بولی

مجھ سے کیوں اِتنا فار مل ہو رہی ہو بچے ہیں لڑائی وغیرہ تو کرینگے نہ تم سیریس نہ لو۔۔۔۔۔۔عزہ نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا تو چاہت نے گہری سانس لیکر راحت کو دیکھا

چریوں کا گھونسلہ ہیں تمہارے بال۔۔منال راحت کے کرلی بالوں کو دیکھتی طنز بولی

خود تمہاری چوٹی ناگن جیسی ہے۔۔۔راحت دوبدو بولی

راحت چلو تم میں تمہارے بال بناؤں غضب خدا کا منال کو دیکھو کتنا خیال رکھتی ہے اپنے کپڑوں اور بالوں کا اور ایک تم ہو سب بچوں سے الگ۔۔۔چاہت راحت کا ہاتھ پکڑتی اُس کو ڈپٹ کر بولی

موم آسمان میں تارے بہت ہوتے ہیں مگر چاند ایک ہوتا ہے جو کی میں ہوں۔۔۔۔۔چاہت کی بات پہ راحت کھی کھی کرتی بولی جس پہ منال نے اپنی آنکھیں گُھمائی وہی سب کا قہقہہ چھوٹ گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ منظر ممبئی کا تھا جہاں ایک آدمی عریش کے سامنے گڑگڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

پاکستان میں جتنے تعداد کی تم نے ڈرگز فروخت کی ہے تمہیں لگتا ہے معافی کی گنجائش بچتی ہے۔۔۔۔ معصوم بچوں کو نشے کا عادی بنایا ہوا ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔ عریش اُس کے گلے پہ دباؤ بڑھاتا بولا اِس بات سے انجان کے کمرے میں لگے پردے کے پیچھے پانچ سالہ معصوم بچی چُھپ کر سہمی ہوئی نظروں سے سارا منظر دیکھ رہی تھی

میری معصوم بچی ہے۔۔۔۔۔اُس آدمی نے اٹک کر کہا

تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔۔۔ تمہاری فیکٹری کو بھی حراست میں لیا ہے ناؤ گُڈ بائے۔۔۔۔۔۔ عریش اتنا کہتا اپنی جیب سے ریوالر نکال کر ساری گولیاں اُس کے سینے میں پیوست کی۔۔ جس پہ اُس کی گردن ایک طرف کو لڑھک سی گئی تھی۔۔ پانچ سالہ بچی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا وہ آنکھیں پھاڑ کر کبھی اپنے باپ کی لاش کو دیکھتی تو کبھی عریش کو جو حقارت سے اُس انسان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عریش جس طرح سے کمرے میں داخل ہوا ویسے جانے والا تھا جب اُس کو محسوس ہوا کمرے میں کوئی اور بھی ہے۔۔ مگر اُس نے زیادہ توجہ نہیں دی کیونکہ اُس کو ایک اور

ضروری کام سے جانا تھا۔۔۔ تبھی کھڑکی کے راستے سے باہر نکل گیا۔۔۔اُس کے جاتے ہی بچی پردے سے باہر آتی اپنے باپ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ختم شد

www.novelsclubb.com